جب لاکر دی جاتی ہے تو فوراً ایک اور خواہش پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے لیے فکر کرتے ہیں غرض انسان کو جدید حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں - دیکھو ایک ماں بچہ کے لئے کس قدر مفید ہے - بچہ ہمیشہ اس کی گود میں رہنا پسند کرتا ہے - مگر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے - توریت میں لکھا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کی خاطر ماں باپ سے الگ ہوگا - میرے نو بچے مر گئے ایک بیوی نے تو اس صدمہ سے سخت تکلیف اٹھائی - اس سے پتہ لگا کہ

کوئی محبت کے قابل ہے تو وہ اللہ ہے۔

اس رضا کی خواہش نے تیسرا امر پیدا کیا -

میں کتابوں کے مطالعہ کا بہت شائق ہوں ایک دفعہ ایک کتاب میں میں نے لکھا دیکھا - کہ فلاں مقام و موقعہ پر یہ دعا مانگے - یہ پڑھ کر میرے خیال میں آیا کہ ایک دعا مانگ کر کیا کروں - ممکن ہے کہ کچھ دن بعد اس کی ضرورت نہ رہے یا صورت حالات بدل جانے سے وہی مطلب جو ایک وقت مفید معلوم ہوتا ہے دوسرے وقت مضر ثابت ہو جائے مثلاً کسی سے کہ محبت [illegible] جاتی اب ممکن ہے کہ اس کی شکل بھونڈی ہو جائے اور پھر اس کا ملنا دکھ کا موجب ہو جائے - آخر خدا [illegible] دعا کی کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھا دے - جو ایک ہی [illegible] دعا ہو پس یہ دعا میرے دل میں ڈالی گئی - کہ مضطر [illegible] مانگوں وہ مجھے دے - اب اس دعا کے ذریعہ [illegible] مجھے قرآن کی محبت دی اور قرآن وہ کتاب ہے [illegible] تمام [illegible] کی راہیں موجود ہیں - خود قرآن شریف میں موجود ہے - اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم - حضرت [illegible] کی نسبت کہا [illegible] حالانکہ [illegible] اس آیت کی بناء پر [illegible] پھر میں نے قرآن شریف سے [illegible] فائدہ اٹھایا - یہ دعا [illegible] بات ہے - [illegible] دعائیں [illegible] کی نسبت سوچا کہ ان پر انحصار کروں - کہ وہ قرآن شریف کے خلاف تو نہیں - اللّٰھم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد - یہ میری دعا کا ابتدائی مضمون ہوا کرتا ہے اس دعا میں جو لفظ صمد ہے اس سے مجھے یقین ہوا - کہ اللہ نے ہمیں محتاج پیدا کیا ہے - ہم کس کے محتاج ہیں اللہ کے نکتہ یہ سوجھا - کہ جب میرے مولیٰ کا نام صمد ہے - اسماء الٰہی کا پرتو انسان پر بھی ہوتا ہے - چنانچہ جس قدر اللہ کے نام ہیں - وہ بعض انسانوں کے بھی ہیں - مثلاً سمیع و بصیر اور رؤف اور رحیم کہ نبی کریم کا نام بھی ہے - غرض اس کے صفات کی جلوہ گری مخلوق میں بھی دکھائی دیتی ہے تعلیم لامراللہ کی تعلیم - تو لا الٰہ الا اللہ سے ہوئی اور شفقت علیٰ خلق اللہ محمد نے سکھائی کیونکہ جب ہم اللہ کے محتاج ہیں - تو ہم پر جو اس کی صمدیت کا جلوہ ہے اس لحاظ سے ہمارا بھی کوئی محتاج ہے - پس ضرور ہے کہ ہم بھی کسی سے ہمدردی کریں - میں نے غور کی کہ میں جو ہری کا بھی محتاج ہوں اور اس کے مقابلہ میں ایک پہلو سے مجھ میں صمدیت ہے اور ایک پہلو سے میں اس کا محتاج ہوں - وہ مجھ سے روپیہ لینے کی محتاج ہے - تو میں اس سے صفائی کا - اسی طرح دھوبی - غرض مخلوق میں ایک محتاج ہے - دوسرا محتاج الیہ - اور جو محتاج ہے - وہ محتاج الیہ بھی ہے - قرآن کریم میں ہے - - - - لیتخذ بعضنا بعضاً - اسی صمدیت کے مطالعہ سے مجھے جلسہ کا شوق پیدا ہوا اور اجتماع کا بھی کیونکہ احتیاج کا پورا ہونا اجتماع پر موقوف ہے - ابتداء ہی سے اجتماع کا فیضان جاری ہے - پہلے ماں کی گود میں پھر استادوں سے - ابھی ایک قاعدہ پڑھتے ہیں [illegible] سے کتاب - پھر اس سے اعلیٰ درجہ کی کتاب پھر اسی اجتماع کے اصل کی [illegible] شادی ہے - [illegible] سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا - [illegible] بینکم مودۃ و رحمۃ ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون پھر اولاد ہوئی - اور یہ ایک اجتماع کا فائدہ تھا - کہ اس سے زیادہ اجتماع حاصل ہوا -

میں ایک دفعہ نماز میں امام تھا الحمد للہ [illegible] لگا - تو بعض لوگوں نے شرح صدر کے ساتھ یہ کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا - ذرا بھی مولانا کی قلبی کیفیت [illegible] ورنہ کتنے لوگ جو الحمد للہ پڑھتے وقت یہ سوچتے ہیں - [illegible] میں قربان جاؤں لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کے کہ معاً یہ خیال بجلی کی طرح میرے دل میں آیا - کہ دیکھو مصیبتوں میں ہم الحمد للہ پڑھتے ہیں - جب سب کچھ خدا کے لئے ہے - تو الحمد کا مستحق بھی وہی ہے - اس طرف سے ایک پھوٹی ہوئی کوڑی جاتی ہے تو دوسرے ایک خزانہ آتا ہے - ۵

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اس سے اخلاقی فائدہ یہ ہوا - کہ جب تم سب محتاج ہو یہاں تک کہ حجام نہ ہو تو بڑی مشکل ہو - پس احتیاج کی مشکلات کے اندر صمد نے یہ فائدہ پہونچایا کہ لا یسخر قوم من قوم - کیونکہ سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں - گویا سارا رکوع ایک لفظ صمد پر تدبر کرنے سے حل کر دیا - دنیا میں کوئی چیز نہیں جو لغو اور بیکار پیدا ہوئی ہے - حتے کہ سادان میں ایک کیڑا پاخانہ میں پیدا ہوتا ہے - اسے عربی میں جعل کہتے ہیں اس کیڑے کی خصوصیت ہے - کہ جب گلاب کا پھول اس کے پاس رکھا جائے تو وہ مر جاتا ہے - اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ دنیا میں مختلف اشیاء ہیں - کسی کو کچھ پسند ہے کسی کو کچھ - پس انسان کو چاہیئے - کہ صرف خوبی کا متوالا رہے - اور عیوب کا خیال تک نہ کرے - اور کسب (طب) نے مجھے بڑی مدد دی - کہ میں نے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی - جو کسی نہ کسی طرح پر انسان کے لئے مفید نہ ہو - ایسے ایسے فائدے دیکھے ہیں - کہ عقل حیران رہ جاتی ہے - خشگی گدھ جو ہوا کی خشک راکھ بعض مرضوں میں ایسی مفید ہوتی ہے - کہ ہزار روپے کی دوائیں بھی اس کے مقابل میں ہیچ ہیں - پھر اجتماع کے حصول کے لئے ایک اور صورت خدا نے پیدا کی - میں حضرت صاحب کے زمانے میں التحیات پڑھ رہا تھا پڑھتے پڑھتے مثنوی کی ایک حکایت یاد آئی - کہ ایک تاجر تھا اور اس کا ایک طوطا تھا - جب وہ ہندوستان میں آنے لگا تو اس کے دوستوں نے اسے مختلف فرمائشیں کیں اس نے اپنے طوطے سے پوچھا تم بھی کچھ کہو تو اس نے کہا اور تو کچھ نہیں میرے بھائیوں کو سلام دیدینا - اتفاق ایسا ہوا کہ جب طوطوں کی ڈار سے اس نے پیغام کہا تو ان میں سے ایک طوطا گر پڑا - یہی قصہ اس تاجر نے اپنے طوطے سے جا کہا وہ سنتے ہی مردہ بن کر نیچے گر پڑا - مالک نے افسوس کیا کہ میں نے اسے کیوں ایسی بری خبر سنائی - اور اسے باہر پھینکدیا وہ طوطا پھر سے اڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور اس نے کہا - کہ مجھے گویا اس طوطے ہند نے یہ پیغام دیا تھا - کہ جب تک موت اختیار نہ کرو - نجات نہیں مل سکتی اس پر میں نے سب انبیاء علیہم السلام کو سلام پہونچایا کہ ان طوطیان چمن رسالت میرا تم پر سلام مجھے بھی کوئی نجات کی راہ بتاؤ - اس کے بعد میں نے وہ کارڈ شائع کئے - (جن میں حسن ظن اور دیگر امور حسنہ کے متعلق ایک مجلس الاحباب کے انعقاد کی خبر اور اس میں شمولیت کی ترغیب تھی) یہ کارڈ مضمون میں نے سب سے پہلے محمود کو دیا - کہ ذرا آپ کو دکھا دو - انہوں نے کہا اس سے بہتر اور کیا کام ہو سکتا ہے چودہ سو کارڈ چھاپے گئے تھے اور میرا خیال تھا کہ اتنے احباب

www.aaiil.org

میرے ہو گئے تو میں حضرت صاحب کے دعا کرنے سے لگا کہ ہم پر وہ فیضان ہو جو اجتماع پر موقوف ہے۔ مگر میرے سوال کو میرے دل کی تڑپ کامل معلوم تھا میں چودہ سو چاہتا تھا مگر خدا نے مجھے کئی چودہ سو مخلص احباب دے دئے۔ اور میری وہ حالت ہو گئی جو تم دیکھتے ہو۔

اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہیں۔ تمہاری کیا ضرورت ہے کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہیں ان کی اسی کے قریب کتابیں موجود ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہیں یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی سنت کا علم نہیں رکھتے اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہیں کہ علم آدم الاسماء کلھا جب خدا نے سب کچھ آدم کو سنا دیا تو اب نوح اور ابراہیم کیا لائے جو آنا ضروری ہے۔ کلھا تو آپ کے حق میں آ چکا ہے۔ پھر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے۔

پھر دوم نقد واقعہ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبیین خاتم الانبیاء خاتم الانسان ہیں اب ان کے بعد اگر کوئی ابوبکر کو نہیں مانتا۔ تو فرمایا۔ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون۔ یعنی جو انکار کرے گا۔ وہ حدِ اطاعت سے نکلنے والا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نئے نئے دشمن پیدا ہوتے رہتے ہیں تو نئے نئے ان کے سمجھانے والے بھی مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک آیت ہے ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون لا مدرسے میں میں نے ایک کھیل دیکھی۔ رسے کو ایک فریق ایک طرف سے کھینچتا ہے اور ایک دوسری طرف۔ اب جس طرف سے کمزوری ہوگی وہی ہاریگا اسی طرح قرآن مجید میں خدا نے فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ گویا مسلمانوں کو کہتا ہے کہ دشمن رسے کو ایک طرف کھینچ رہا ہے اب اگر تم اس زعم میں سست ہو کر بیٹھے رہو کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے وقت فتح پا چکے ہیں تو ضرور شکست کھاؤ گے کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ ہمارے اعداء دنیا سے اٹھ گئے جب یہ بات نہیں۔ تو پھر اعداء کی مدافعت کے لئے انتظام ضروری ہے مسیح نے اتمام حجت کیا۔ مگر کیا کوئی عیسائی دنیا میں باقی نہیں رہا اور کیا مخالف علماء رسے کے سب مرتفع ہو گئے ہرگز نہیں بلکہ ایک مرتا ہے تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا ہے پس تم کس طرح باغی ہو کر کہہ سکتے ہو کہ ہمیں ضرورت نہیں بلکہ میرے نزدیک جس رسے کو ایک طرف کھینچنے کی ضرورت تھی اب اس کو زیادہ زور کے ساتھ کھینچنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ زور ڈالا جو ہمارے ساتھ تھا جا چکا ہے غرض یہ سوال پہلے آدم پر پڑتا ہے۔ پھر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر ابوبکرؓ پر۔ پھر علی رضؓ پر پھر مہدی پر کہ جب سارے علوم جناب رسالتمآب سنا گئے تو مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور شیرازۂ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے۔ اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت میں کافی نہیں مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ عصر کو کیا۔ پھر شام کو کیا پھر عشاء کو کیا۔ پھر جمعہ کو اکٹھے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے، پھر حج میں کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھالی تو پھر دوسرے وقت کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتوں میں تکرار ضروری ہے تو اس اجتماع میں بھی تکرار ضروری ہے یہ میں اس لئے بیان کرتا ہوں تا تم سمجھو کہ ہمارے امام چلے گئے تو پھر بھی ہم میں اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پرجوش روح کی ضرورت ہے۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ اجتماع کیوں ہوا ہے ہر ایک آدمی نے خود ہی سوچ لیا ہوگا کہ وہاں کیوں جاتا ہے سردی کا موسم ہے گھروں میں بیماریاں ہیں تھوڑی سی سرد ہوا لگے تو کھانسی ہو جاتی ہے۔ وہاں گھر میں پلنگوں پر سوتے تھے تو یہاں کسیر موجود ہے۔ باوجود ان مشکلات کے اپنے اپنے آنے کے اغراض کو تم ہی خوب سمجھتے ہو گے۔ کیا تم اس لئے جمع ہوئے کہ میری نمبرداری کو دیکھو۔ اس میں تو شک نہیں کہ اجتماع کی ضرورت کو تم تسلیم کرتے ہو اب اجتماع کے اغراض جو ہیں وہ ہر ایک شخص اپنی اپنی نسبت خوب سمجھتا ہے باہر سے آنے والے اپنی نسبت خوب جانتے ہیں قادیان کے رہنے والے اپنی نسبت۔ میں اپنی نسبت سناتا ہوں کہ میں ایسا کسب جانتا ہوں جس میں بخوبی میں اپنا گذارہ کر سکتا ہوں۔ پھر بھی میں سب کچھ چھوڑ کر یہاں آگیا۔ صرف قرآن شریف سمجھنے کے لئے۔ لا الٰہ الا اللہ کی تڑپ مجھے یہاں لائی۔ قرآن میری غذا ہے یہ غذا اگر میں آٹھ پہر میں استعمال نہ کروں تو میں مر جاؤں۔ صرف یہی غرض تھی ورنہ جہاں اتنے برس خدا نے مجھے بہتر سے بہتر سامان دیا۔ اور جس نے ستر سال تک مجھے سب کچھ دیا کیا چند سال اور نہ دے سکتا تھا۔ یہاں تک جو میں نے تمہیں سنایا اس میں نصیحت یہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ پر پکے رہو دعا کیا کرو۔ عقد ہمت اور استقلال سے کام لو۔ قرآن کریم سے محبت رکھو۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ اگر اللہ راضی ہو تو سب کام ہو جائیں۔ صوفیائے کرام میں ایک بزرگ گذرے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ سالک پر کئی حالات آتے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے وہ فرماتا ہے کہ کچھ نہ مانگو ایک وقت سوال کا حکم دیتا ہے اور پھر فرشتہ اس شخص (جس سے مانگتا ہے) کے دل میں ڈالتا ہے کہ اسے نہ دے۔ اس میں یہ سمجھایا جاتا ہے کہ امید کے قابل اللہ ہی کی ذات ہے۔ ایک وقت قرضہ حسنہ لینے کا حکم ہوتا ہے ایک وقت قرضہ سے امتناعی حکم جاری ہوتا ہے۔ میری اللہ نے میرا قرضہ۔ ایک مخفی راز ہے نہ مجھے کسی سے سوال کی حاجت پڑی نہ پڑنے کی امید ہے۔ میرے پاس وہ خزانہ ہے جسے نہ کسی چور کا ڈر ہے نہ کسی دھوکہ باز کا۔ میں یہ بات ظاہر نہ کرتا کیونکہ صوفیا نے منع کیا ہے مگر قرآن کا حکم مقدم ہے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ یہاں چندے آتے ہیں۔ میں ان سے ایک کوڑی کا بھی اپنے لئے روادار نہیں۔ بلکہ ان چندوں میں حصہ لیتا ہوں۔ ابھی ایک کام کے لئے ہزار کا وعدہ کر کے آیا ہوں اور یہ میں اسی دارالشفا سے لینے والا ہوں۔ جس سے پہلے اپنے کام چلاتا ہوں۔ آگے باہر بیٹھتا تھا۔ تو لوگ سمجھتے کہ طب کرتا ہے اب تو میں باہر بھی نہیں آتا۔ بلکہ دن بھر تمہاری خاطر کام کرتا ہوں۔ مگر ما اسئلکم علیہ اجراً۔ اس پر میں کچھ اجر نہیں مانگتا۔ ہاں جس طرح خدا تعالیٰ باوجود غنی ہونے اور لا یسئلکم اموالکم فرمانے کے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اسئلکم علیہ اجراً کا اعلان دینے کے پھر بھی چندوں کی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں یہ دینے کی نسبت کچھ کہنا دراصل کچھ دلانا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً۔ تم مال اپنے اموال سے قطع کرکے دو ہم بڑھا دیں گے۔ ابوبکرؓ نے کیا دیا۔ ایک کنال زمین سے بھی کم ہوگا۔ حضرت علی نے کیا دیا۔ اور اس کے بدلے میں کیا کچھ لیا۔ سادات کتنے ہی فسق و فجور میں مبتلا ہوں۔ مگر لوگ ان کی عزت کرنے والے موجود ہیں۔ غرض یہ چندے انبیاء کے ساتھ ہی رہے ہیں اولیاء کے ساتھ بھی۔ پھر ہمارے ساتھ کیوں نہ رہیں۔ پھر چندہ دینے والوں کو بھی بعض وقت بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میرے ایک لنگوٹیے یار ہیں۔ فضل دین حکیم۔ انہوں نے ساری جائداد لکھ دی۔ لیکن پھر بھی ان کے بھائی بند کہتے ہیں کہ مال بٹورنے کا ذریعہ ہے حالانکہ ایک معمولی عقل والا بھی جانتا ہے کہ اس کی نہ اولاد ہے نہ جوانی کی عمر نہ کوئی حقیقی بھائی نہ چچا۔ پس وہ مال جمع کرکے کریگا کیا؟

تم اپنے چندوں کی نسبت بالکل اطمینان رکھو ان کی

www.aaiil.org

نسبت کسی قسم کی بدظنی نیک نتیجہ نہیں دے سکتی۔ میں نہ چندہ کی خاطر بشر دار بنا۔ نہ اس غرض سے کھڑا ہوا اور نہ اس غرض سے بیعت لی۔ اور یہ جو چندوں کی نسبت کہتا ہوں۔ تو یہ بھی اسی رنگ میں ہے۔ جیسے خدا باوجود غنی ہونے کے زکوٰۃ وغیرہ کا حکم فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی چندوں کے لئے صرف خدا کے فضل سے حصہ دار بنانے کے لئے فرماتے تھے۔ میں انجمن حمایت الاسلام کو اچھا سمجھتا ہوں پر اس میں بھی مالی جھگڑے شروع ہو گئے۔ علی گڑھ میں بھی ایک ہندو مال کھا گیا۔ لیکن تم ایسا خیال تک نہ لاؤ۔ اگر ہم بد دیانتی سے تمہارا مال لیں۔ تو تم شکایت نہ کرو۔ تم کہو۔ مومن ہو تو دیکھو اس سے آگے تین قومیں گذری ہیں۔ عیسائی لوگ اپنے مذہب کی خوبی کو نہیں بتلا سکتے۔ ان دوسروں کے معائب بیان کرنے میں دلیر ہیں۔ پھر ان کے شاگرد شیعہ ہیں۔ وہ بھی کوئی بات نہیں کی۔ اس سے صحابہ کو متہم کر دیتے ہیں۔ پھر تیسری قوم آریہ ہے۔ ان کا بھی یہی پیشہ ہے کہ دوسرے مذاہب والوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر کی طرف نہیں دیکھتے۔ خدا کی نسبت یہ عقیدہ کہ روح و مادہ ازلی ہے اور حقوق العباد میں یہ حال کہ نیوگ کو ایک مقدس کام سمجھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں تم عیب چینی (خواہ اپنی جماعت کے افراد کی نسبت ہو خواہ بیرونی لوگوں کی) سے بچتے رہو گے۔ ہم اگر تم سے کسی قسم کا دھوکہ کریں۔ تو اس کا وبال ہماری ہی جان پر ہے۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے ہو رہتے ہیں۔ خدا خود ان کے لئے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ بعض لوگ اعتراض کرتے تھے کہ حضرت صاحب فاخرہ لباس کیوں پہنتے ہیں۔ یہ پچھلے بزرگان قوم کے سوانح سے ناواقفی ہے۔ سید عبدالقادر گیلانی نے ایک دفعہ صافہ باندھا۔ جس کی قیمت ۵۰۰ پونڈ تھی۔ کسی نے اعتراض کیا فرمایا ہم نہیں پہنتے۔ جب تک خدا نہ کہے۔ کہ تم پہنو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے باتیں بہت کیں۔ یہ بھی لینے کا طریق ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ صدق دل سے کہا ہے اب اپنے خیال کے موافق جو کچھ کوئی سمجھ لے۔

كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

چندے ضرور دینے پڑیں گے۔ اگر دل سے دو گے۔ تو بہتر بدلہ پاؤ گے اور اگر دل سے نہ دو گے۔ تو اجر بھی نہ ملے گا۔

کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی لکھا۔ کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سر کٹ چکا ہے۔ شخص جو ان کا امام بنا ہے اکیلا ہے! ور تو کچھ ہوگا

نہیں۔ ہاں یہ ہے۔ کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے سو خدا کرے یہی ہو۔ کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔ اچھا میں تمہیں قرآن شریف کی چند آیتیں سناتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۔ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ ۔ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

پہلے میں درد مند دل سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم روح القدس سے موید ہو امراض جسمانیہ و روحانیہ سے بچ جاؤ۔ تم دنیا میں مظفر و منصور رہو۔ یہ درد ہے جو اس نے پیدا کیا۔ جس نے مجھے یہ مقام دیا۔ اپنے لئے ربّ اشرح لی صدری دعا کرتا ہوں اور یہ بھی کہ میرے بھی وزراء ہوں۔ جو میرے بازو کو قوی کریں۔ مگر ایسے کہ اللہ کو راضی کرنا ان کا منشا ہو۔ تم میں واعظ ہوں ان میں اس کے لئے تڑپتا ہوں۔ مگر وہ کہ جن میں اخلاص کامل ہو۔ حقیقی راہ کو جانتے ہوں وہ اپنے کام میں کاہل الوجود نہ ہوں۔

اللّٰہ۔ سارے کمالات صفات کے موصوف اور بدیوں سے منزہ ذات ... ...

لا الٰہ الا اللّٰہ کا بھی یہی منشا ہے۔

اب ترجمہ سنو۔ اللہ نے لیا مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو بھی اس سے معلوم ہوا کہ اب مومن نہ اپنی جانوں کے مالک ہے نہ اپنے مالوں کے۔ پھر وہ لینے سے ضائع نہیں ہوا بلکہ ہمارے حضور موجود ہے۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ لڑو مرد اللہ کی راہ میں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں کے لئے جنت ہے یہ وعدہ ہے۔ جو توراۃ میں بھی ہے۔ انجیل میں بھی قرآن میں بھی۔

مومنین کا لفظ بھی آیا ہے قرآن کریم و احادیث سے زیادہ شعبے ایمان کے ثابت ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(پارہ ۲۶)

پانچ باتیں تو اس میں ہیں۔ ایمان باللّٰہ۔ ایمان بالرسول عدم ارتیاب۔ جہاد مال۔ جہاد جان۔

پھر فرمایا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء ۹) یعنے مومن ہوتا ہی نہیں جب تک محمد رسول اللہ کو ہر امر دین میں حکم نہ بنا لے۔ رسول کا فیصلہ ماننا اور فیصلہ کے ساتھ جوش ہونا یہ سات ہوئے۔ اب اور سنو!

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب کسی امر جامع میں ہو تو بلا اجازت نہ اٹھنا۔ پھر اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ پھر تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ جب تذکیر کی جائے۔ تو سجدے میں گر پڑتے اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں تکبر نہیں کرتے۔ اللہ سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ کے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ۔ جب رسول کوئی فیصلہ دیدے۔ تو انشراح صدر قبول کر لیتے ہیں۔

پھر اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ پھر اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

اس میں دو لفظ ایسے آئے ہیں جو آجکل کی بیماریوں کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ کتاب کے علاوہ رسول کریم کی فرمانبرداری کی بھی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک جو قوم کہتی ہے۔ ہمیں رسول کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ وہ دجال کی قوم ہے یہ کہتے ہیں کہ اطاعت اللہ کے ساتھ اطاعت الرسول ایک شرک ہے۔ میں ان کے لئے سورۃ نوح کی آیت پڑھتا ہوں اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ۔ پس اگر یہ شرک ہے۔ کہ اللہ کے سوا نبی کی اطاعت بھی کی جاوے۔ تو اس شرک کا بانی نوح ہے۔ یوں کہو کہ رسول کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ بلکہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کے ساتھ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ بھی آیا ہے۔ طوائف الملوکی کے زمانہ میں خود صحابہ کفار حاکموں کا حکم مانتے رہے۔ پھر ملک حبش میں جو ہجرت کر کے گئے وہ

اس گورنمنٹ کے ماتحت تھے۔ پھر مدینہ میں پہلے پہلے جمہوری سلطنت تھی۔ گویا کل حکومتوں کے نمونے اور ان میں جو مومنوں کا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ وہ موجود ہیں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے فرمانبردار رہیں اور کبھی ان منصوبوں میں شامل نہ ہوں۔ جیسے کہ اب تک نہیں ہوئے۔ جو گورنمنٹ کے خلاف ہوں۔ پھر فرمایا۔ ان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر۔

پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ھم المومنون حقا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ مہاجرین کو جگہ دینا مومنوں کا فرض ہے پھر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔

پھر وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین۔ (سورۂ نو) ولا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ۔ کیونکہ خدا کے ہوتے ہوئے مومن غم کرے تو یہ شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ جب کہ ایک معمولی حاکم کسی کے ساتھ ہو تو کوئی غم نہیں کرتا۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو اس کو کیا غم ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ یعقوب علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ روتے روتے ان کا اندھا ہو جانا یہ صحیح نہیں۔ قرآن شریف میں وابیضت عیناہ من الحزن جس کے معنے ہیں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پھر کسی کی جدائی مومن کو کیوں اتنا غم میں ڈالے۔ جب کہ خدا فرماتا ہے۔ وان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ۔ یعنی جدا ہوئے۔ تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیگا۔

پھر والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔ مومن خدا سے بہت محبت رکھتا ہے۔ پھر الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ۔ پھر اوفوا الکیل ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذٰلکم خیر لکم ان کنتم مومنین۔ ماپ تول ٹھیک رکھو۔

یہ چالیس کے قریب عام فہم باتیں ہیں ان کے بعد فاصلحوا ذات بینکم ان کنتم مومنین۔ فرمایا اسی لئے ہم نے بیعت میں ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کا عہد لیا ہے۔ پھر انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم الآیہ۔ اس کے اخیر میں یتوکلون فرمایا۔ گویا مومن میں توکل بھی ہونا چاہیئے۔

اب احادیث میں ایمان کے شعبوں کا ذکر کرتا ہوں (۱) قدر خیر و شر کو ماننا بھی جزو ایمان ہے قرآن مجید میں ہے۔ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا۔ انسان کی ساری بلند پروازیاں تمام بلند ہمتیاں تقدیر کے مسئلے پر موقوف ہیں۔ جو تقدیر کو نہیں مانتا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ ہرچہ گیرد علتی علت شود۔ اگلے زمانہ میں دو فوجوں کا مقابلہ اس طرح ہوتا تھا۔ کہ فریقین میں سے سب سے بڑے پہلوان نکلتے اور آپس میں کشتی لڑتے جو ہارتا وہ جس فریق کا تھا اس کی شکست سمجھی جاتی۔ اب یہ مسلمان ہیں۔ کہ اب تک کشتی لڑے جاتے ہیں۔ بارود سے بہت سے کام نکل سکتے ہیں۔ اس کے متعلق اگلے زمانہ میں سالانہ مشقیں ہوتی تھیں اب وہ اصل غرض بھول گئے اور شب برات رہ گئی۔ جس میں چند ٹوٹکے اور پٹاخے چلا کر اپنا منہ جھلس لیا جاتا ہے۔ یہ نہیں سیکھتے۔ کہ ہمیں اس قسم کی مشقوں کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔ ہوا کے عجائبات کے تجارب کے لئے پتنگ وغیرہ چڑھائے جاتے تھے اب وہ زمانہ گیا وہ مقصد فوت ہو چکا۔ مگر مسلمان لڑکے ابھی تک دن بھر پتنگ چڑھائے جاتے ہیں۔ اور آئے دن کئی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح تقدیر کے مسئلہ کا حال ہے۔ ہر بھلائی کی بھی ایک حد مقرر ہے اور بدی کی بھی۔ جو اس اندازہ سے گذریگا وہ نقصان اٹھائیگا۔ اب اس تقدیر کا مطلب تو یہ تھا۔ کہ اگر سست ہوگے تو چستوں کے نیچے ہیں وہ تم کو لیں گے اور اگر چست ہوگے۔ تو چستوں والے انعام پاؤگے۔ میں نے اپنی ماں سے بھی اس کے یہی معنے پڑھے تھے۔ جو پنجابی میں مجھے اب تک یاد ہیں۔ اتنے ہر شے دا اندازہ چاہیے بہتے چاہیے نیک جیسا کوئی کریگا۔ ویسا ہی بھریگا۔ جو آگ کھائے گا انگار ہگیگا۔

پھر یہ کہ رسول کی محبت والدین سے بڑھکر ہو۔ (۲) نمازوں کو قائم کرے (۳) روزے رکھے (۴) حج کرے (۵) مومن وہ ہوتا ہے کہ لوگ اس سے امن میں رہیں (۶) چور۔ زانی مومن نہیں ہوتے جب تک چوری و زنا میں مشغول ہوں (۷) رستے کے دکھ کو دور کرنا یعنی کوئی مسلمان ہو اس کے مقصد میں روک ہو اسے دور کر دینا (۸) محبت للہ۔ بغض للہ (۹) زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے (۱۰) دے تو اللہ کے لئے نہ دے تو اللہ کے لئے (۱۱) نبی کریم کے پاس ایک قوم آئی تھی جس نے عرض کیا ہمیں کچھ سنا دو۔ آپ نے فرمایا ایمان بیس چیزوں کا نام ہے۔ اللہ پر[۱]۔ ملائکہ پر[۲]۔ کتب پر[۳] رسل پر[۴]۔ جزا و سزا پر[۵]۔ ملائکہ کے ایمان سے کیا فائدہ ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر وقت انسان کے اندر دو محرک کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک نیکی کی ایک بدی کی تحریک کرتا ہے جو شخص نیکی کی تحریک کو مانتا ہے۔ وہ گویا ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے اور جب ایک ملک کی بات مان لی جاتی ہے تو فرشتوں سے اس کا ایک قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے پھر قسم قسم کے ملائک اس سے مصافحہ کرتے اور ہر حال میں اس کے موید رہتے ہیں۔ پھر کتب و رسل پر ایمان کی سنو۔ کہ ایک دفعہ مجھے ایک دوست ایک معزز شخص کے پاس لے گیا۔ مجھے اس کی باتوں سے فوراً معلوم ہو گیا کہ علماء کی سخت حقارت کرتا ہے۔ آخر اثناء گفتگو میں اوس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ رسولوں کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا تمہارے نزدیک ایمان کچھ چیز ہے اور اس کی کچھ ضرورت ہے۔ اس نے کہا اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے پوچھا یہ نام تم نے کہاں سے سنے جس کتاب سے تم نے یہ سیکھے۔ کیا اس کلّم پر ایمان نہیں۔ افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ پھر میں نے کہا کہ اس میں لکھا ہوا دیکھو۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلا۔ اولٰئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا۔

جس سے صاف ثابت ہے کہ جو اللہ کو مانتے اور رسولوں کو نہیں مانتے۔ وہی پکے کافر ہیں۔ اس پر وہ بولا نجات کے لئے اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان کافی ہے۔ میں نے کہا سنو قرآن مجید میں ہے۔ والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علٰی صلاتھم یحافظون۔ جو آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ پانچ چیزیں تو ایسی ہیں۔ جو ہم کیا کرتے ہیں (۱) الصبر علی البلاء (۲) والشکر علی الرخاء (آرام) (۳) والرضاء بالقضاء (جو ہو چکا اس پر راضی) والصدق عند اللقاء (۵) وترک الشماتۃ للاعداء۔ فرمایا یہ پندرہ ہو گئیں۔ پانچ اور سن لو۔ الذین یتقون۔ ہر کام میں

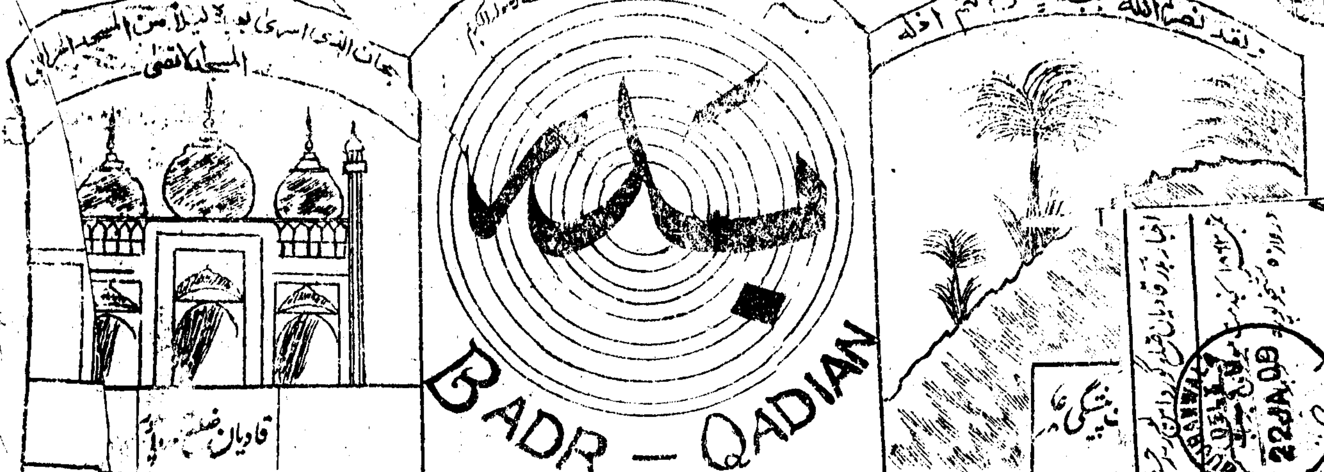

گرچہ گویم با تو گر آئی بہ دارقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دارالامان بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ | مورخہ ۲۸ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء مطابق ۸ ماگھ سمت ۶۵ | نمبر ۱۳

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

یتامی مساکین اور طالب علموں کے لئے ایک تحریک

(بحکم حضرت خلیفۃ المسیح)

سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یعنے صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں ایک رقم معین تک جو ہر سال بجٹ میں ظاہر کر دیجاتی ہے مساکین یتامی اور طالب علموں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ سال حال میں ایک ہزار روپیہ یتامی کے لئے دو ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ مساکین کے لئے اور ایک ہزار روپیہ زکوٰۃ کے اخراجات کے لئے۔ جس سے بعض طالب علموں کو اور بعض مساکین اور مولفۃ القلوب اور دیگر محتاجوں کو مدد دی جاتی ہے تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری قوم کے سامنے کئی قسم کے چندے مثلاً لنگرخانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام۔ تعمیر مدرسہ۔ یادگار وغیرہ کر اور بھی ہیں۔ لہذا ان تمام چندوں کو مد نظر رکھ کر قریباً چار ہزار روپے کا یتامی اور مساکین کی مدد کے لئے الگ نکل آنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے مگر یہ رقم دراصل اس قدر تھوڑی ہے کہ بہت سے درخواست کنندگان کو جواب دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک پہلے وظیفہ خواروں میں کمی ہو کر گنجائش نہ نکلے۔ نئے وظیفہ خوار نہ لئے جا سکتے۔ چنانچہ اس وقت بھی سات آٹھ یتامی اور قریب اٹھارہ کے مساکین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اور گنجائش قریباً قریب

کچھ بھی نہیں اس لئے بظاہر ان درخواستوں کے منظور ہونے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی مگر اس بات کا علم حضرت خلیفۃ المسیح کو ہونے پر اور نیز اس خیال پر کہ بعض طالب علموں کا جو قریباً سترہ کے ہیں لنگرخانہ پر بوجھ ہے اور یہ خود مقروض ہے آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ کی طرف سے احباب کی خدمت میں یہ تحریک کروں کہ ان لوگوں کے لئے کچھ انتظام ہونا چاہیئے بلکہ ابھی ابتدائے سال ہے اور اثنائے سال میں اور بھی درخواستیں آئیں گی کیونکہ ہر مہینہ میں عموماً پانچ سات ایسی درخواستیں آجاتی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے علاوہ رقم مندرجہ بجٹ کے روپیہ کا انتظام ہونا چاہیئے گویا صورت حال یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامی مساکین طالب علموں وغیرہ کی گذارہ کے لئے چاہیئے جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں اور ... اکیس سو روپے کی رقم ان یتامی مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گذارہ کے لئے چاہیئے جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور گو اس روپے کا بالفعل کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جا سکتا جو آئندہ درخواست کنندگان کے لئے درکار ہو گا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ گنجائش اور بھی ہونی چاہیئے۔ پس مجھے یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ میں ان سب کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں اپیل کروں۔ چار ہزار روپیہ تو موجودہ مسکین فنڈ یتیم فنڈ زکوٰۃ فنڈ میں حسب معمول سابق آنے چاہیئے اور اس کی طرف تمام احباب کو اور تمام انجمنوں کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے اور موجودہ اکیس سو روپے کی ضرورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس میں سے ایک سو روپیہ وہ خود

دیں گے اور باقی دو ہزار روپے کو ایک ہزار احباب دو دو روپے دے کر پورا کر دیں اور ان میں سے جن کو وسعت ہو احباب کئی کئی آدمیوں کے قائم مقام ہو جاویں یعنی کئی دو دو روپے دینے والے احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس رقم سے ان پہلے چندوں پر جو وہ دیتے ہیں یا ان کو دینے چاہیئے کوئی اثر نہ پڑے اور ان کی ادائگی کے بعد جو شخص شرح صدر سے اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ یعنی نہ صرف ... پر ... پڑے۔ جو لنگرخانہ مدرسہ اشاعت اسلام وغیرہ مقدم اغراض ... جاتے ہیں جن کا قیام ہر طرح سے اس سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہو چند ... زکوٰۃ فنڈ پر بھی کسی قسم کا اثر نہ ... کیونکہ اگر ایک جگہ کم ہو کر وہی رقم دوسری جگہ دیدی گئی تو اس سے اس تحریک کا اصل مقصد ... مفقود ہو جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ ہا ... سالانہ ہم نے خود کسی روپے کے لئے تحریک نہیں کی بلکہ صرف وعظ و نصیحت پر ہی کفایت کی تھی اور مندرجہ ذیل آیات قرآن کی ... بھی توجہ دلائی ہے ارءیت الذی یکذب بالدین فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین گویا ایسے لوگوں کو جو یتیم یا مسکین کی پرواہ نہیں کرتے مکذب بالدین قرار دیا ہے اور پھر یتیم کے متعلق فرمایا۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن۔ اور پھر فرمایا۔ ما ادرٰک ما العقبۃ۔ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔ گویا یتیم اور ... کے لئے

(جسے پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر طبع و شائع کیا گیا)

www.aaiil.org

دنیا سخت دشوار گذار گھاٹی میں سے ہوکر گذرنے کے برابر ہے اور پھر علم دینی کے حصول کے لئے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین۔ گویا ہر جماعت اور ہر قوم میں ایک وہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے۔ جو حصول علم دینی کے بعد تفقہ فی الدین کریں اور لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس یتامیٰ مساکین طالب علموں کے لئے انتظام کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر بعض لوگ تائید حق یا ایسی اور کتابیں جو ہیں خرید لیں تو ان کا روپیہ بھی اسی غرض میں ہم صرف کرتے ہیں۔ والسلام

محمد علی

نوٹ۔ جو احباب اس تحریک کے مطابق روپیہ بھیجیں وہ منی آرڈر میں خصوصیت سے اس تحریک کا ذکر کریں کہ روپیہ فنڈ میں جاوے تا کہ اس طرح سے جو رقم جمع ہو اس کا صحیح اندازہ ہو سکے روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔

ایک ایرانی مقیم کا فارسی اخبار چہرہ نما میں جناب حجۃ الاسلام سید محمد کاظم یزدی مشہور ومعروف ۔۔۔ شائع کرتا ہے ۔۔۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر ۔۔۔ کو گواہ کرکے ۔۔۔ خدا تعالیٰ کی ۔۔۔ پر لعنت ہو جو اس تحریر ۔۔۔ بالقول نہ کرے کئی سال ہوئے ۔۔۔ معہ اہل وعیال کربلائے معلیٰ پہنچ گیا اور حجۃ الاسلام آقا سید محمد کاظم یزدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند ۔۔۔ رنگ ۔۔۔ دستمال ریشمی وغیرہ جو کچھ ممکن ہوا۔ آقا سید محمد کاظم کی خدمت میں بطور نذر پیش کرنے ۔۔۔ آقائے موصوف نے فرمایا کہ بتاؤ طالب علموں اور ۔۔۔ کے لئے کہ سب میری اولاد میں کیا لائے ہو کیا ۔۔۔ میں نے مذکورہ بالا چیزیں پیش کیں۔ اور ۔۔۔ نے فرمایا کہ تو نے یہ کاہے کی نذر مانی تھی ۔۔۔ نے ۔۔۔ میں فرزند دار تھا۔ میرا فرض ادا ہو گیا اور کا شکرانہ ہے۔ کہ میرے کئی اولاد نہیں آپ کی دعا اور ۔۔۔ جد امجد کی گریہ زاری کے واسطے میرے بالا ۔۔۔ جائے۔ فرمایا کہ غم نہ کر۔ میرا اور ۔۔۔ اور رب کا ملک کا مشکل کشا ہے وہ تجھ کو فرزند عطا کریگا۔ بیوی کو کہہ غسل کرکے اپنے جسم کو خوب خوشبو لگائے میں اوس کے لئے ایک الکھتا ہوں اس کو دھو کر کچھ تو پی لے اور کچھ اپنے پر چھڑک لے اور بیوی حرم محترم سے کل بعد نماز ظہر آکر ملاقات کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد مراد حاصل ہوگی۔ میں نے آقا موصوف سے رخصت ہو کر اپنی بیوی سے تمام حال بیان کیا اوس نے آقا کو بڑی دعائیں دیں اور خوشی کے مارے رات بھر سوئی۔ اگلے روز آقا کے یہاں گئی۔ میں بھی گیا اور باہر بیٹھا رہا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ آدمیوں کی کثرت سے میرا آقا تک پہونچنا بھی دشوار تھا۔ میں نے آقا کے ایک نوکر سے دریافت کیا کہ میری بیوی اندر گئی تھی۔ وہ بولا یہاں تو برابر عورتیں زائروں کی آتی اور چلی جاتی ہیں۔ میں لوٹ آیا اور چند گھنٹہ تک صحن مطہر اور رواق اور حرم اور دالانوں میں پھرتا رہا۔ لیکن اپنی بیوی کو نہ پایا۔ بلکہ دو ایک عورتوں سے اپنی بیوی کا پتہ پوچھا۔ تو وہ اس قدر ناراض ہوئیں کہ گالیاں دینے لگیں۔ دیوانہ وار آقا کے مکان کی طرف زیاد رسی کے لئے لوٹا تو دروازوں کو بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر لوٹ آیا اور صبح تک نہ سویا صبح کو بہت جلد اٹھا اور آقا کے گھر کی طرف چلا۔ جب آقا کے گھر کے قریب پہونچا تو اپنی بیوی کو آتے ہوئے دیکھا کہ روتی تھی اور بے قرار تھی۔ مجھ کو دیکھتے ہی چلا اٹھی کہ بے غیرت تیرا موہنہ کالا ہو۔ تف ہے تیری غیرت پر اور لعنت تیری سات پشت پر۔ اسی قسم کی اولاد پیدا کرنا چاہتا تھا اور مجھ کو اسی طرح حاملہ بنانا چاہتا تھا۔ کہ یہ سید بے دین ۔ . . . . اب ہر ایک باغیرت اندازہ کرے کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اس وقت بھی میرا ہاتھ کانپ رہا ہے۔ میرے دل میں طپش ہے اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اب مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔ کہ سید کاظم یزدی بے دین نے کس طرح میری بیوی کے ساتھ . . . . اور مجھ سے کیا حیا کیا۔

یہ وہی سید کاظم یزدی ہیں جو آجکل خلاف اور مجتہدین کے شاہ ایران سے رشوت لیکر شاہ کے ہوا خواہ بنے ہوئے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے کئی سال کے بعد اس ایرانی زائر کربلا نے اب اپنی سرگذشت کو شائع کیا ہے۔

مفصلہ ذیل ریزولیوشن جو مجلس معتمدین نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء میں بیرونی انجمنوں کے لئے پاس کئے ہیں ان کی اطلاع وعمل درآمد کے لئے اخبار میں شائع کرکے مشکور فرمائیں۔ تاکہ غرض کے لئے نقل ریزولیوشن ۲۲۴ ارسال خدمت ہے۔

۲۲۴۔ رپورٹ ہائے سالانہ بیرونی انجمنوں کے متعلق مجلس معتمدین میں پیش ہو کر قرار پایا کہ:۔

۱۔ مجلس معتمدین رپورٹ ہائے آمدہ از شاخہائے انجمن مفصلات وغیرہ کے متعلق ذیل کے امور کو پسند کرتی ہے۔

(الف) ہر ایک بڑی انجمن حتے الوسع ایک سالانہ جلسہ کیا کرے جس میں بعض بزرگان سلسلہ احمدیہ کو باہر سے بغرض وعظ و تبلیغ مدعو کیا جاوے۔ اس کے متعلق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط وکتابت کرکے انتظام کیا جاوے۔

(ب) ہر ایک انجمن ضلع اگر اس کی آمد ضروریات مقامی اجازت دے تو ایک لائبریری صدر مقام میں قائم کرے۔

(ج) ہر ایک انجمن اپنی طرف سے اپنے خرچ پر بغرض تعلیم قرآن کسی ممبر کو قادیان میں بغرض تعلیم بھیجدے۔

(د) ہر ایک انجمن ضلع اپنے ضلع میں تبلیغ کے لئے اپنے آدمی تجویز کرے۔ جو اس ضلع کا ہو اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ بلا تنخواہ ہو۔

(۲) مجلس معتمدین افسوس کرتی ہے۔ کہ جن اغراض کے لئے انجمنیں قائم کی گئی تھیں وہ بسبب ممبران انجمن ہا کے بہت کم دلچسپی لینے کے ابھی تک حاصل نہیں ہو سکیں۔ مجلس امید کرتی ہے کہ تمام احمدی بھائی جو اس سلسلہ میں منسلک ہیں وہ انجمنوں کا قیام اور ان کے باضابطہ اجلاس کو اپنا سب سے پہلا فرض سمجھ کر ان اغراض کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی اور تمام احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے جلسوں میں شریک ہوا کریں اور انجمن کے کاموں میں دلچسپی کیا کریں۔

(۳) چندوں کے متعلق مجلس معتمدین نے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ قاعدہ جاری کیا تھا۔ کہ تمام افراد سلسلہ احمدیہ تین مدات کا چندہ یعنے لنگر خانہ، مدرسہ اور اشاعت اسلام ضرور ادا کریں۔ مگر مجلس معتمدین کو بعض انجمنوں کی رپورٹ سے یہ معلوم کرکے افسوس ہے کہ بعض احباب تک تینوں مدات کا اور بعض احباب بعض مدات کا چندہ باقاعدہ ادا نہیں کرتے مجلس امید کرتی ہے کہ کل احباب سلسلہ کل چندوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں گے اور انجمنوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چندوں کو باقاعدہ وصول کرنے کے لئے کوشش کریں اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک ممبر اپنی اپنی انجمن متعلقہ کی معرفت چندہ بھیجے ۔۔۔ کی طرف خاص طور پر انجمنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔۔۔۔

(باقی آئندہ)

سراج الاخبار کی حماقت

۰۔ دسمبر کے سراج (جہلم) میں قصہ یوسف و زلیخا کے عنوان سے ایک نوٹ

ایڈیٹوریل میں چھپا ہے جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ مولانا جامی نے اپنی نظم میں ایک عجیب وغریب صفت اختیار کی۔ اس کو ایک اعلے معجزہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ مگر آپ نے شاید کسر نفسی سے اس کو مخفی رکھا تھا۔ جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہے۔ یہ فقرے پڑھکر میں ہمہ تن متوجہ ہو کر اس قاعدے کو پڑھنے لگا اور پڑھ کر مجھے اس حماقت پر افسوس آیا۔ کہ مسلمان علم ریاضی سے کس قدر بے بہرہ ہیں۔ ایک معمولی قاعدہ کو جو اس علم کی ماتحت کسی نے تفنن طبع کے لئے وضع کیا۔ یہ اعجاز قرار دے رہا ہے ان لوگوں کی الٹی سمجھ۔ پر مجھے بار بار افسوس آتا ہے۔ ایک معجزے دکھانے والا ان کے پاس آیا۔ اس کے نشان دیکھ دیکھ کر تو یہ لوگ کہتے تھے۔ ساحر، کذاب اور ادھر ایک معمولی بات کو جسے یہ اپنی کم عقلی سے سمجھ نہیں سکتے۔ اعلیٰ معجزہ کہنا مبالغہ نہیں سمجھتے۔ نبیوں کے بارے میں یہ لوگ ہمیشہ ٹھوکر کھاتے آئے ہیں۔ ان کی زندگی میں تو ان کے منکر رہ کر اول کافر بنتے ہیں۔ اور ان کے مرنے کے بعد انہیں خدا کا ہمتا بنا کر ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اپنے تئیں عقل کے پتلے سمجھتے ہیں بس نعوذ ان کی عقل کو مار دیتا ہے۔ دیکھئے وہ لکھتا ہے۔ کہ کتاب زلیخا کے پہلے مصرعہ کے اعداد کو چوگنا کر کے بعد دگنا کریں پھر اس میں سے ایک تفریق کر دیں۔ پھر آٹھ پر تقسیم کریں اور باقی کو ۹ میں ضرب دیں۔ پھر دائی کو تین میں ضرب دے دیں۔ تو جو حاصل ہوگا۔ وہ یوسف کے اعداد کے برابر ہوگا یعنے ۱۵۶ اسی طرح اگر دوسرے مصرعہ کے اعداد کو سات میں ضرب دیکر حاصل کو دگنا کر کے ایک منہا کر دیں اور چھ پر تقسیم کر دیں۔ اور جو باقی بچے اس کو برقرار بھی رکھیں اور ۸ میں ضرب بھی دے لیں تو ۷۷۸ زلیخا کے عدد نکل آئیں گے۔

ایک معمولی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ اب کا پھیر ہے اس میں کتاب زلیخا کے مصرعوں کی تخصیص نہیں کسی کتاب کے مصرعے لیجئے۔ بوستان ہو یا کریما یا تحفۃ الاحرار یا نیک عشق سب کے مصرعوں سے یہی نام نکل آئینگے۔ پس کیسی حماقت ہے۔ کہ اسے مولانا جامی کا بلا مبالغہ اعجاز سمجھا جائے الا میں اس قاعدے کے بنانے والے کو ریاضی دان کہہ سکتا ہوں یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ اس نے نکتہ اور دانشمند ... کرنے کا وطیرہ اگر بنا دیا۔ ہم مضمون لکھنے والے ... ہمارے اعجاز پر بھی ایمان لائے۔ کیونکہ ہمارے ... بھی یہ صفت ہے۔ عقل بڑی کہ بھینس؟ (الکل)

راجپوت گزٹ کی یاوہ گوئی

یکم جنوری کے پرچے میں ہمارا بہادر راجپوت جو آہنی تلوار چلنے کی طاقت نہ پا کر اپنی زبان (؟) کا تیشہ چلانے میں مصروف ہے رقمطراز ہے کہ راجپوت گزٹ کبھی مسلمانوں یا اور مذہب والوں کے خلاف نہیں لکھتا۔

اب دیکھئے اسی پرچہ میں کیا نغمہ سرائی کی ہے۔ خلیفہ عمر نے ایک بڑی جرار اسلامی فوج ابو العاص سپہ سالار کی ماتحتی میں سندھ پر بھیجی۔ لیکن یہ نتیجہ ... قابل اطمینان نہ نکلا سخت شکست ہوئی۔ اسی جنگ کے دوران میں یعنے میدان اروڑ میں ابوالعاص مارا گیا (قیاس یہ کہتا ہے کہ خلیفہ عمر بھی شاید اسی جنگ میں مارا گیا ہوگا۔ اب اس سے آگے گوہر فشانی سنئے۔ واقعات بتلاتے ہیں کہ عثمان کے بعد علی کو استحقاق خلافت حاصل ہوئے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ عثمان بھی ہندوستان کی لڑائیوں میں کام آئے ہوں گے۔ بندہ خدا یا تعصب۔ اسلامی تاریخیں موجود ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان و حضرت عمر کی شہادت کس طرح واقع ہوئی پھر آپ کیا فرما رہے ہیں۔ اور محمد بن قاسم پر جو الزام آپنے دئے ہیں۔ وہ بھی کہاں تک صحیح ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ کچھ عجیب دماغ کے ہوتے ہیں۔ لکھتے ہوئے جو دل میں آتا ہے۔ حوالہ قلم کر دیتے ہیں۔ اور کچھ خیال نہیں کرتے۔ اردو کورس حصہ اول لگ گیا ہے۔ چونکہ شاہجہان خاندان رانا کی ایک راج کماری کے بطن سے تھا۔ اب صفحہ ۱۱۶ پر لکھتے ہیں۔ اورنگزیب خالص تاتاری تھا۔ شاہجہان تو کسی راج کماری کے بطن سے ... مگر ان کا بیٹا خالص تاتاری تھا۔ یہ الٹی منطق آج ہی۔ (۱۸)

عبد اللہ مہاجر

موضع ... ضلع گجرات میں وعظ کرنے گیا۔ تو ان دنوں میرا یہ بھائی ساکن ... بھی آیا اور کچھ ایسا اثر ہوا کہ خدا کے فضل نے اسے قادیان ہجرت کرنے کی توفیق دی۔ باوجود کثرت عیال کے جس صبر و شکر سے چند در چند مشکلات میں وہ گذارہ کرتا رہا میں اسے جانتا ہوں۔ پچھلے چند ماہ وہ سخت بیمار رہا ہے جسکی وجہ سے اس دودھ کی دکان بھی نہیں رہی اور قرض بہت ہو گیا ہے میں ذاتی طور سے اپنے بھائیوں کو اس کی امداد کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ ... اسکے پاس ہو جائے جس سے وہ دکان چڑھے کی یا دودھ کی کھول بیٹھے۔ ... ہمدردی ... تو عند اللہ ماجور ہوگا۔ ماجرہ کے احباب خصوصیت سے توجہ کریں۔

والذین آمنوا و ہاجروا ... اولئک ہم المومنون حقا۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم (الکل)

ایران کی ابتری

اسوقت اصفہان صوبہ شاہی حکومت سے بالکل کٹ گیا ہے اور پاس کے پہاڑ کی بختیاری قوم نے یہ لوگ اس ... سلطنت کر رکھی ... ریاستی اصفہان شاہی ... تھی اور اسی شاہی ... شکست کھائی کر باقیماندہ سپاہیوں اور افسروں کو برٹش قنصل کے احاطہ میں پناہ لینی پڑی تھی خود شاہی فوج نے غنیم کو بھاری پا کر شہر کا لوٹنا شروع کر دیا۔ اور اہل شہر کو پیٹ بھر لوٹا لیکن بہاڑی قوم بختیاری فی الحال یہاں کی حاکم ... قوم کا ایک شخص اصفہان کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ان ایام میں اسی کا سکہ چلتا ہے الیسی لیتوں حکومت کا اندازہ قیاس کر سکتے ہیں۔

شریف مکہ

حسین پاشا کا جو ابھی حال میں قسطنطنیہ سے شریف مقرر ہو کر آیا ... مکہ معظمہ میں بڑی دھوم ... پہلا کام ان کا یہ تھا کہ حفاظت کر نے قافلوں کے ساتھ جو فوج ہمراہ جاتی تھی اس کی ممانعت کر دی اور ... کے ساتھ حکم دیا کہ خود جدہ ... حفاظت کے ذمہ دار ہیں جدہ ... زائد سپاہ تمام حج میں امن قائم رکھنے کے لئے ... آتی تھی اسکو ... قبائل عرب و حجاج کی جان ومال کا ضامن قرار دیا ہے عام طور پر منادی کر دی گئی کہ ہر حاجی کی کوئی چیز ... اس کو بہم پہونچا ... کے ذمہ دار ہیں منادی کے خاص الفاظ یہ تھے من فقد عقالا اعطینا بعیرا یعنے جس کے اونٹ باندھنے کی رسی بھی گم ہو گئی تو اس کے معاوضہ میں شریف صاحب اونٹ دینگے ... کو تاکید دی کہ انتظامی معاملات ... میں بڑی ... جدہ میں اگر قلہ خریدنے شہر اور جن کو عرب کی اصطلاح میں مستعمرہ کہتے ہیں ... فی شتر پانچ قرش محصول لیا جاتا تھا شریف صاحب نے ... معاف کر دیا۔ جدہ سے مکہ معظمہ کو جو ... مال جاتا تھا وہاں جدہ میں آتا ... فی ... دو قرش شریف کے نام ... ٹیکس مقرر تہا جس کی آمدنی ... مکہ شریف کی نہر زبیدہ کی اصلاح و مرمت میں صرف کیا جاتا ہے۔ اس آمدنی کی سالانہ مقدار ... ہزار پونڈ عثمانی یعنے ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ ... پاشانے اس آمدنی ... ناجائز سمجھ کر بیت المال کا حق قرار دیا ہے (الکل)

چھاونی لرکی ـــ
ہاکاتے اڑ ــے کا وقوع میں آیا ... صبح کو ایک شدید حادثہ
پانچ آدمی زخمی ہو گئے ایک کی دونوں ٹانگیں ... خون تھا۔ جانبر نہ ہو سکا۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے بباعث خشک سالی ۱۰ لاکھ روپیہ کاشتکاروں کی تقاوی کے لئے منظور کیا۔

ملا سرمال لینڈ نے ایک اور حملہ کر کے دوستدار قوموں کے مویشی زادہ اونٹ کر چھین لئے۔

ملا دولون سے اس حملہ میں دوستدار اقوام کے بہت سے آدمی بھی قتل کرواد لے۔ خرابی عظیم۔

ایک برٹش فوج تیار کی گئی ہے وہ ملا کی طاقت کو توڑیگی تا کہ برٹش رعیت میں فرق نہ آ دے۔

افواج ... القلادہ کے ... ہو ہوان اور ہندی فوج کے ... سپاہی ... پہونچ گئے ...

۱۲ کی خبر ہے ۱۴ جنوری ... کو امریکن صوبہ برٹش کولمبیہ میں بھی ... زلزلہ آیا۔

یہ بھونچال بعد دوپہر اور شام کو دو دفعہ آیا۔ تمام باشندے گھبرا اٹھے۔ لیکن خیریت رہی۔

مقامات سیاٹل۔ بیلنگھم۔ ٹاکوما۔ وانکوور اور وکٹوریہ میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا۔

بذر ٹونسنڈ میں چھتیں بیٹھ گئیں۔ کھڑکیاں ٹوٹیں۔ نلکے پھٹے۔ جس سے گھروں میں پانی بھر گیا۔

امریکا نے صرف دو نئے جنگی جہازوں کے لئے ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر منظور ... کیا بجائے ... ۷ کروڑ کے ...

... ریاست ہرزیگوینہ و بوسنیہ کے معاوضہ کا ... قطعی طے پایا ... منظور کر لیا ہے۔

... ۲۰ لاکھ ترکی پونڈ پیش کیا ...
تو ... چار کروڑ روپے ... ترکی نے چاہا تھا ۳۰ لاکھ پونڈ دئے جاویں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سرمہ حضرت ... صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ... قسم دوم ... سرمہ قسم اول ... قسم ... اور ... کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ ... بھی موجود ہے۔ احباب ایک دفعہ منگا کر امتحان فرماویں۔

المشتہر
احمد ... کابلی - مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زرچندہ

۲ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت صاحب ۱/
- ۱۵۲۷ - حکیم نظر حسین صاحب ۱/
- ۱۷۵۷ - اللہ دتا صاحب بقایا
- ۱۷۷۸ - عبد الرزاق صاحب ۸/ ۱/
- ۲۰۳۰ - ماسٹر نور محمد صاحب بقایا
- ۱۹۵۳ - عبد الکریم صاحب
- ۲۱۴۸ - میاں اللہ بخش صاحب ۸/ ۱/
- ۱۲۶۹ - محمد دین صاحب للعہ بقایا
- ۱۷۴۱ - ماسٹر رکن الدین صاحب ۸/ ۱/
- ۱۷۵۹ - نور احمد صاحب ۱/
- ۱۶۹۴ - دولت خان صاحب ۱/
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۱۶۹۱ - چودھری ... الدین صاحب بقایا
- ۲۵۱ - غلام حیدر صاحب ۱/
- ۱۸۴۳ - صدر الدین صاحب ۱/
- ۱۰۰ - پیر برکت علی صاحب ۸/ ۱/
- ۱۹۲۵ - قادر خان صاحب ۱/
- ۱۷۱۶ - محمد صالح صاحب ۸/ ۱/

۷ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۹۵۱ - عبد الرحمان صاحب ۱/
- ۷۲۰ - جلال الدین صاحب ۱/
- ۱۹۳ - سردار شاہ صاحب ۱/
- ۹۴۹ - غلام حسین صاحب ۸/ ۱/
- ۶۱ - زین الدین صاحب ۱/
- ۳۳۲ - غلام احمد صاحب ۱/
- ۲۷۵ - اللہ داد خان صاحب ۱/
- ۴۱۵ - بابو محمد صاحب ۸/ ۱/
- میاں عیسیٰ صاحب ۱/
- ۱۸۸۷ - مولا بخش صاحب ۱/
- ۲۱۱۸ - عمر الدین صاحب

۹ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۱۲۹۵ - نیاز اللہ للعہ

۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۳۲۵ - ... الدین صاحب ۸/ ۱/

۲ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۱۵۳۲ - رحیم ... صاحب للعہ
- ۵۳۰ - ... احمد صاحب ۱/
- ۷۸۴ - ... حسین صاحب للعہ
- ۷۸۷ - ... حسین صاحب للعہ
- ۲۱۲۷ - ... ابراہیم صاحب للعہ
- ۵۸ - سعید اللہ صاحب
- ۵۰ - مرزا محمد احسن صاحب للعہ

۴ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۱۱۷۵ - یار محمد خان صاحب للعہ
- ۱۷۷ - حبیب اللہ صاحب للعہ
- احمد علی صاحب بستی مندان ۱/
- ۱۱۹۹ - عبد العزیز صاحب ...
- ۹۵۸ - عبد الواحد ۸/ ۱/
- ۱۳۱۵ - اکبر علی خان صاحب ۸/ ۱/
- ۲۰۸۰ - عبد العزیز خان صاحب بقایا
- ۲۱۳۹ - عبد الغنی صاحب
- ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب ۸/ ۱/

۶ر جنوری ۱۹۰۹ء
- عبد العزیز خان صاحب ...
- ۱۲۰۹ - محمد بخش صاحب ۸/ ۱/
- ۱۹۶ - قاضی فضل الٰہی صاحب للعہ
- ۱۶۱ - محمد ایوب خان صاحب للعہ
- ۲۹۹ - راجہ عطار اللہ خان صاحب ...

۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۲۱۴۰ - منشی چراغ الدین صاحب ۸/ ۱/
- ۲۰۰۸ - غلام قادر صاحب ۸/ ۱/ بقایا
- ۲۱۲۱ - منشی اللہ دتا صاحب ۸/ ۱/
- ۱۳۱۷ - محمد عمر صاحب ۱/
- ۹۶۴ - شیخ عبد المجید صاحب ۱/
- ۱۳۹۷ - عطار محمد صاحب ۱/
- ۱۱۱ - عطار الٰہی صاحب للعہ

۱۴ر جنوری ۱۹۰۹ء
- ۲۱۲۴ - پیر احمد شاہ صاحب ۱/
- ... شاہ صاحب ۸/ ۱/

فوراً - جلد خرید کرو

قرآن شریف

میں

کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے یعنے

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبد الحی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے

جس کی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی۔ اس کتاب کے خاتمہ پر چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف (۴ عہ) ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب فرماویں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے ملتی ہیں

ظہور المسیح ۶/ - معیار الصادقین ۳/ - براہین احمدیہ مجلد ۵/ بے جلد ۴/

در ثمین مجلد ۸/ بے جلد ۶/ - سر الشہادتین ۱/ - غلامی اور عصمت انبیاء ۹/

جنگ مقدس ۸/ - اسلام کی پہلی کتاب ۱/ - کرشن لیلا ۱/

شری نہہ کلنک اوتار ۱۰/ - سیر ہند ۱/ - البرہان الصریح ۲/

الفقہ صحیح - عیسائی مذہب - معیار حق - فتح الحق ۴/ /

www.aaiil.org

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ

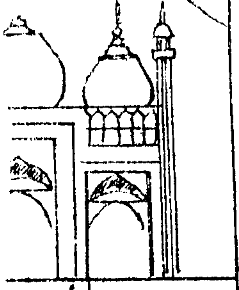

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع

عام قیمت

معہ ضمیمہ

بگوئم با تو گر آئی چہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸

مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۷ہجری المقدس علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۵

ہمارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

وی پی وصول فرمائیں

جن صاحبوں نے ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے ان کے نام اور جنھوں نے ۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ ابھی تک نہیں دیا اور نہ کسی خاص دن دینے کی ہدایت کی ہے ان سب کے نام وی پی کئے ہوئے ہیں احباب وصول فرما کر مشکور کریں

خریداران بدر سے

استدعا ہے کہ وہ ضرور کم از کم ایک ایک خریدار تو دیں انشاء اللہ معاونین کے نام اخبار میں چھپتے رہینگے

ضمیمہ تفسیر

کی نسبت عرض ہے کہ جن جن صاحبان کے نام ۴ فروری کے پرچہ میں ضمیمہ بھیجا گیا ہے وہ اس کے خریدار سمجھے گئے ہیں ان سے حسب قاعدہ ... اگر کسی صاحب کو اس تفسیر کی خریداری منظور نہ ہو تو وہ ابھی سے اطلاع دیں ورنہ پورا اخبار "بدر" مع ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائینگے اطلاع دینے میں سستی نہیں چاہیئے بلکہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام سے تصنیف کیا تھا جس میں حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا۔ اس کے جواب میں شہادۃ الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جس میں ہر دلیل کو علمی رنگ میں بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۸ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہے ۳ قیمت ہے۔ احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیاں خرید کر تقسیم فرماویں۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے

معیار الصادقین

اسی کتاب کے ساتھ میں معیار الصادقین کی طرف احباب کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ نہایت مدلل طرز جدید پر لکھا گیا ہے۔ اس میں راستبازوں کی اصول لکھے گئے ہیں اور اسی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے دلائل دیئے گئے ہیں اور اخیر میں بتایا ہے کہ دنیا میں منظفر و منصور کس طرح ہوتے ... سخت افسوس ہوگا۔ اگر آپ ... منگوائیں اس رسالہ کی طرف احباب نے کم توجہ کی ...

خذوا حذرکم

آجکل جو زلزلے اور حوادث آرہے ہیں خصوصاً وہ زلزلہ جس سے مسینا اور ریجیو کے دو لاکھ آدمیوں میں سے صرف چودہ ہزار بچے ہیں اور کوئی مکان سلامت نہیں رہا اور حیدر آباد کا طوفان ان کے متعلق حضور کی مندرجہ ذیل مومنین کے ایمان کے ازدیاد کی موجب پیشگوئیاں منکرین پر اتمام حجت کر رہی ہے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں (۲) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

(۳) حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے ... بہتوں کی زندگی تلخ ہو جاوے گی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے ... مفتی محمد صادق منیجر مطبع واخبار چھاپ کر شائع کیا گیا) (کتبہ محمد حسین ...)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تازہ نشان

...کی سنت چلی آئی ہے کہ جب وہ اپنے کسی مامور کو خبر دیتا ہے تو وہ ایسے الفاظ میں ہوتی ہے کہ اول اسے سمجھ نہیں سکتا اور بظاہر اسے ناممکن سمجھتا ...نت اس کو کھول کر صاف کر دیتا ہے اور وہ ایسی ...جاتی ہے کہ موافق تو الگ مخالف کو بھی شک و شبہ کی گنجائش ...ہی چنانچہ حیدرآباد کا طوفان پچھلے سال کا تپ اور اٹلی کا ...بھی ایسے واقعات تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ ان کی نسبت ...ن پہلے خبر دے چکے تھے مگر اس وقت میں ایک اور عظیم الشان ...پیشگوئی کے پورا ہونے کی نسبت دوست و دشمن کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہام عام طور سے شائع کیا تھا کہ

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

یہ وقت وہ تھا کہ کسی کو وہم بھی نہیں گذرتا تھا کہ ایران کسی ایسی سخت مصیبت کا شکار ہوگا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوئے بغیر نہیں رہتا اس کے بعد ہی ایران میں وقتاً فوقتاً فساد شروع ہوا اور اب ایسی خبر آئی ہے کہ اس الہام کے پورا ہونے میں دشمن بھی شک نہیں کر سکتا اور وہ یہ کہ بادشاہ سخت بے بس حالت میں ہے اور مایار روپیہ اور جواہرات روس کے ملک میں بھیج رہا ہے اور تمام جنوبی حصہ ملک کا باغی ہوگیا ہے اور اس نے خودمختاری کا اعلان دیدیا ہے۔ بوشہر شیراز کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ لارستان کے قومی فریق نے باغی سید حسین کی شاہی حکومت کر دی ہے شاہی فرقہ کے لوگ تبریز سے ہٹ گئے۔ لاہجان و اکبر آباد کی آبادی بھی سرکش ہوگئی اب یہ ایسا اور کھلا روشن نشان ہے کہ دشمن بھی اگر شرافت سے کام لے تو انکار نہیں کر سکتا کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص افترا علی اللہ کرے اور ایک ملک کی آئندہ قسمت ایسے کھلے الفاظ میں کئی سال پہلے ظاہر کر دے۔ بے حق کے طالبو! ذرا غور کرو اور ضد کو چھوڑ دو ایسے کھلے نشانات کو دیکھ کر تباہیوں اور بلاؤں کو کیوں بلاتے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا نشان دکھلانے سے تھک جائے گا نہیں! نہیں!! نہیں!!! انسان تھک جاتا ہے۔ مگر خدا نہیں تھکتا اگر کچھ عقل ہو تو خدا سے ڈر کر توبہ کرو اور مامور من اللہ کی جماعت میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار لو۔ جو خدا حیدرآباد کو تباہ کر سکتا ہے اور اٹلی کو ویران کیا اس کا ہاتھ تم پر نہیں پڑیگا شوخی مت دکھاؤ اور دگیر و سخت گیر و مرتزاں کے مقولہ کو مدنظر رکھو یہ وقت ہے کہ تم اپنے لئے زاد راہ اور تقوے کا مال جمع کر لو۔ کیونکہ مرنے کے بعد دنیا کے مال و جلال کام نہیں آتے پس آؤ اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہو ورنہ ایسے نشان کی نظیر کسی جھوٹے نبی کے کارناموں میں دکھلاؤ مگر جو کہتا ہو کہ ایسا ہوتا ہے وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پس خدا کی لعنت سے بچنے کے لئے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے پناہ لو کیونکہ اب اس کے سوا کہیں مفر نہیں۔ والسلام

الراقم۔ خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعودؑ

نوٹ۔ جماعت کو چاہیئے اس اشتہار کو عام طور سے تقسیم کرے اور دیواروں پر چسپاں کرے اور مخالفین میں خاص طور سے تقسیم کیا جاوے اور جہاں ضرورت ہو وہ لوگ مجھے لکھیں میں یہ اشتہار بھیجدوں گا۔

گلشن اسلام

یہ نظم ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے سالانہ جلسہ مجمع الاخوان لاہور میں پڑھی تھی جو اب تک درج نہ ہو سکی۔

مبارک ہو کہ آیا مہدی صاحبقراں اپنا
مسیحائے جہاں اور احمدِ آخر زماں اپنا

خدا نے مہدی موعود ان آنکھوں سے دکھلایا
زہے قسمت زہے بختِ رسا او نوجوان اپنا

زمانہ ہے موافق ہے خدا بھی مہرباں اپنا
زمیں اپنی زماں اپنا ہے دورِ آسماں اپنا

مبارک ہو مبارک ہو امام الوقت کی آمد
زمین و آسمان دکھلا چکے اک اک نشاں اپنا

بچا اب بندِ عصیاں سے یہ جسم ناتواں اپنا
خدا کا شکر ہے سر سے ٹلا بارِ گراں اپنا

رہے اس جستجو میں ہم نہ ملے مشفق کوئی ایسا
سنے دل اپنا ہے وہ رازداں اپنا

تمنائے دلِ بَر آئی۔ ہوئی تسکین
ملا خوش قسمتی سے احمدؐ دلستاں اپنا

مسیح مسندِ قادیاں تجھ کو مبارک ہو
کرلی غمخوار اپنا مہرباں اپنا

اسی نے گلشن آکر دیا پانی
الٰہی دیر تک زندہ یہ باغباں اپنا

خدا سے صیاد کا کھٹکا نہیں باقی
بڑا اماں میں ہے عزیز دوستاں اپنا

بہارِ جاوداں پہلے اراحمدؐ میں
اٹھا کر لے گئی جیب خزاں اپنا

ہزار چمن میں کھل گئے توحید کے غنچے
زیر ملک مہکا ہوا ہے بوستاں اپنا

نہیں کچھ بھی ضرورت مشک و عنبر کی
معطر ہو گیا توحید سوستاں اپنا

الٰہی یہ ہمیشہ سبز و تر دیکھوں
قیامت تک پھولا پھلا یہ گلستاں اپنا

ہمارا کیسۂ امید پُر ہے ہو آج
بھرا در ہائے عرفاں سے زرفشاں اپنا

مچی ازار میں دھوم اس ماہِ منوّر کی
بنا ہے جس کو مکاں جنت نشاں اپنا

تمنا ہے تصدق روئے پر کردوں دل کو
نثارِ روئے اقدس ہو یہ جاں اپنا

اگر حق کی نا خدا بن کر نہ تو آتا
یقیناً ڈوبنے ملتا کچھ نشاں اپنا

ترے آنے سے اے نورِ خدا عالم
ترے دیدار جاں پرور سے ہے جاں اپنا

ہمارے آنا ترا اک رحمتِ رب ہے
کہ تیرے ہی اٹھا ہو دینِ ناتواں اپنا

دکھائی شوکتِ حق تو نے جب آیا
قلم تیغِ دو دم اپنا دمِ معجزنما

بنا ہے معترف تری شیریں زبانی کا
کیا ہے جب سے چشمۂ شیریں رواں اپنا

دکھائے اس قدر تو نے رخ توحید کا
کہ ہے دل سب حسینانِ جہاں سے بدگماں

مقابل میں ترے سے دشمن بھی حرامخور ٹھہرے
کیا ثابت جہاں میں ہونا پہلواں اپنا

خدا خود حمد فرماتا ہے تیری عرش بالا پر۔ نکالا قیدِ عصیاں سے بچایا کیدِ شیطاں سے۔ دل بسمل تڑپتا ہے ہمیشہ یاد میں تیری۔ جلایا سوزِ فرقت نے مریضِ عشق کا سینہ۔ خدا سے ہو یہی دن رات میری التجا اشرف۔
زہے قسمت بنی تجھ سا ولی شاہ زماں اپنا۔ تو ہی ہے حرزِ جاں اپنا تو ہی دارالاماں اپنا۔ کبھی جلوہ دکھا قالے اے جانِ جہاں اپنا۔ برنگ شمع گھل گھل کر ہوا دل نیم جاں اپنا۔ بہشتی مقبرہ کے باغ میں ہو آشیاں اپنا۔

آمین۔ محمد علی اشرف۔ اسسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان

www.aaiil.org

خطبہ جمعہ

۱۵ جنوری ۱۹۰۹ء

قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علے قلبک باذن اللہ تا یعلمون الناس السحر پڑھا۔

مین نے بارہا سنا یا کہ ملک پر ایمان لانے کا منشا کیا ہے؟ صرف وجود کا ماننا تو غیر ضروری ہے۔ اس طرح تو پھر سادون آسمانوں شیطانون کا ماننا بھی ضروری ہوگا۔ پس ملائکہ پر ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ بیٹھے بیٹھے جو کبھی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کا محرک فرشتہ سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے کیونکہ جب وہ تحریک ہوتی ہے تو وہ موقعہ ہوتا ہے نیکی کرنے کا۔ اگر انسان اس وقت نیکی نہ کرے تو ملک اس شخص سے محبت کم کر دیتا ہے پھر نیکی کی تحریک بہت کم کرتا ہے اور جون جون انسان لاپروا ہوتا جائے وہ اپنی تحریکات کو کم کرتا جاتا ہے اور اگر وہ اس تحریک پر عمل کرے تو پھر ملک اور بھی زیادہ تحریکین کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس شخص سے تعلقات محبت قائم ہوتے جاتے ہین بلکہ اور فرشتون سے بھی یہی تعلق پیدا ہو کر تتنزل علیہم الملائکہ کا وقت آ جاتا ہے۔

یہان خدا تعالی نے خصوصیت سے دو فرشتون کا ذکر کیا ہے اس مین ایک کا نام جبرئیل ہے۔ دوسرے مقام پر اس کے بارے مین فرمایا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ یعنی وہ رسول ہے اعلی درجہ کی عزت والا۔ طاقتون والا۔ رتبے والا۔ اور ملائکہ اسکی ماتحت چلتے مین۔ اللہ کی رحمتون کے خزانہ کا امین ہے۔ پس جب یہ امر مسلم ہے۔ کہ تمام دنیا مین ملائکہ کی تحریک سے کوئی نیکی ہوسکتی ہے اور ملائکہ کی فرمانبرداری مومن کا فرض ہے تو پھر اس ملائکہ کے سردار کی تحریک اور بات تو ضرور مان لینی چاہیئے۔ چونکہ یہ تمام حکمون کا افسر ہے اسکی باتین بھی جامع ہین۔ پس ہر ایک ہدایت کی جڑ یہی جبرئیل ہے جسکی شان مین ہے۔ فانہ نزلہ علے قلبک۔ یعنے اسکی تمام تحریکون کا بڑا مرکز حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب ہے پس ہمہ تن اس کے احکام کے تابع ہوجاؤ کیونکہ یہ جامع تحریکات جمیع ملائکہ ہے اور اسی لحاظ سے قرآن شریف جامع کتاب ہے، جیسا کہ فرماتا ہے۔ فیھا کتب قیمہ۔ تو گویا جو جبرئیل کا منکر ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر اللہ کے کلام کا کافر ہے پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ پھر ایک اور ملک کا ذکر فرمایا ہے۔ جہان تک مین نے سوچا ہے حضرت ابراہیم کی دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے۔ کہ انسان کو دو ضرورتین ہین ایک جسمانی جیسے عزت۔ اولاد۔ ان کے اخراجات۔ کمانے کے لئے چیزین ایک روحانی۔ جبرئیل کے بعد ایسی تحریکون کا مرکز میکائیل ہے۔ اللہ نے دین بنایا۔ دنیا بھی بنائی۔ یہ جہان بھی بنایا۔ وہ جہان بھی۔ دونو تحریکون کا مرکز ہمارے نبی کریم کا قلب مبارک تھا۔

اسی لئے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ قرآن شریف مین دنیا و دین دونون کے متعلق ہدایتین ہین۔

بہت سے لوگ ہین کہ جب فرشتون کی تحریک ہوتی ہے تو وہ اس تحریک کو پیچھے ڈالدیتے ہین اور اللہ کی پاک آیات کو واہیات بناتے ہین بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ جب قبض وغیرہ ہو تو انسان میکائیلی تحریکون کے ماننے کو تیار ہوجاتا ہے مگر جب روحانی قبض ہو تو پھر کہتے ہین کہ خیر۔ اللہ غفور رحیم ہے اس کی جڑ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو مقدم کرلیتا ہے۔ حضرت سلیمان کے عہد مین جب لوگون کو امن حاصل ہوا اور مال و ثروت کی فراوانی ہوئی تو ان مین نئی نئی تحریکین ہونے لگین۔ آسمانی کتب کا جو مجموعہ ان کے پاس تھا۔ اس سے طبیعت اکتا گئی تو کسی اور تعلیم کی خواہش ہوئی مگر وہ تعلیم ایسی تھی۔ جو خدا سے دور پھینکنے والی تھی۔ نقش سلیمانی وغیرہ اسی تعلیم کی یادگار بعض مسلمانون مین مروج ہے بنی اسرائیل نے جب خدا کی کتاب سے دل اٹھایا تو ان لغو باتون مین پڑ گئے۔ جو بعض شیطانی اثرون کے لحاظ سے دلربا باتین بن گئین۔ خدا تعالے نے فرمایا۔ یہ سب اس زمانہ کے شریرون کی کارروائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو یہ تعلیم نہین دی بلکہ از خود یہ باتین انہون نے گھڑ لین اور ایسی دلربا باتون کی اشاعت کی۔

خطبہ جمعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت الی۔ لو کانوا یعلمون ۔ پڑھا۔

فرمایا۔ انسان مین عجیب در عجیب خواہشین پیدا ہوتی رہتی ہین۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے۔ پھر جب ہوش سنبھالتا ہے پھر جب جوان ہوتا ہے۔ پھر جب بری صحبتون مین پھنستا ہے جب اچھی صحبتون مین رہتا ہے۔ جب ناکام ہوتا ہے۔ غرض کئی تغیرات آتے رہتے ہین۔ مین جانتا ہون کبھی تمہارے دل سے بھی بدی کے خیال اٹھتے ہین۔ تنہائی مین تو ضرور ضمیر ملامت کرتی ہے۔ اور کبھی بدی کی خواہش اکٹھی ہوتی ہے۔ تو پھر دور ہونے لگتے ہین۔ یہ سب صحبت بد کا اثر ہے۔ اسی واسطے کونوا مع الصادقین کا اسی واسطے حکم ہے تو تین۔ نیکی کی طرف متوجہ رہین اور نیک حالات باقی رہین۔ غرض انسان کے دکھون مین اور خیالات رہین سکھون مین اور۔ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے نامراد ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل مین اٹھتے ہین اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہین اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہونے ہین تو پھر انجمنین بن جاتی ہین اللہ تعالے نے اس سے روکا تو نہین۔ مگر یہ حکم ضرور دیا۔

یا ایہا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین امنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ۔

ایمان والو! ہم جانتے ہین کہ تم کوئی منصوبہ کرتے ہو انجمنین بناتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ۔ تو گناہ و سرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے مین نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل ان کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر جب شرارت پکڑ بانذی۔ تو فراعنہ کی نظر مین بہت ذلیل ہوگئے۔ مگر آخر خدا نے رحم کیا اور موسی علیہ السلام کے ذریعے ان کو نجات ملی۔ یہان تک کہ وہ فارغ ہوگئے اور وہ اپنے تئین نحن ابناء اللہ واحباءہ سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہوگئی۔ ان مین بہت ہی حرامکاری۔ شرک اور بدذاتیان پھیل گئین۔ تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالے نے ان پر مسلط کیا۔

فاذا جاء وعد اولھما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلل الدیار وکان وعدا مفعولا۔

۷۰ برس وہ اس بلا مین مبتلا رہے۔ آخر جب بابل مین

www.aaiil.org

...ان میں سے بہت صلحاء ہو گئے۔

...قیل۔ ارمیا ایسے برگزیدہ بندگان خدا
...نے جناب الٰہی میں بہی خشوع خضوع
...ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ
...اب ہم ان کی خبرگیری کرتے ہیں۔
...دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ایسے کہ ان
...عمل نہیں۔ مثلاً اب سردی ہے اور آفتاب
...پھر گرمی ہو جائے گی۔ اور آفتاب قریب آ
...اپنے ہی بندوں کی معرفت کرایا۔ اور ان لوگوں
...بادشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے پس تم مید و فارس
...بادشاہوں سے تعلق پیدا کرو۔ کیونکہ عنقریب یہ دکھ دینے والی
قوم اور ان کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی۔ پس اللہ نے دو فرشتے
ہاروت ماروت نازل کئے۔ ہرت کہتے ہیں زمین کو مصفا
کرنے کو اور مرت زمین کو بالکل چٹیل میدان بنا دینا گویا یہ امر ان
فرشتوں کے فرض میں داخل تھا کہ یہ لوگ برباد ہو جائیں اور
بنی اسرائیل نجات پا کے اپنے ملک میں جائیں
پس وہ ہاروت ماروت نبیوں کی معرفت ایسی باتیں سکھاتے
تھے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرتے تھے کہ ان تجاویز کو یہاں تک
مخفی رکھو کہ اپنی بیبیوں کو بھی نہ بتاؤ کیونکہ عورتیں کمزور مزاج کی
ہوتی ہیں اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہدیں۔
پس اس تعلیم کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ میاں بی بی میں ہی افتراق
ہو جاتا تھا۔ یعنے میاں اپنی بی بی کو اس راز سے مطلع نہ کرتا تھا
اور پھر یہ بات جب پختہ ہو گئی تو مید و فارس کے ذریعہ بابل تباہ
ہو گیا اور خدا نے بنی اسرائیل کو بچا لیا مگر جتنا ضرر دشمنوں کو
پہونچایا گیا چونکہ اللہ کے اذن سے تھا اسیواسطے وہ اس میز
کامیاب ہو گئے۔

اب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف
لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ و غضب پیدا ہوا۔ پس انہوں نے
یہودیوں سے دوستی گانٹھی۔ اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے
لگے کہ ایرانی بادشاہ سے ملکر اس محمدی سلطنت کا استیصال کریں
اسیواسطے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا یہ ایک لمبی کہانی ہے
ایرانیوں کے گورنر بعض عرب کے مضافات میں بھی تھے انہوں نے
اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے
کے لئے بھی بھیجائے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آگے تو تم اے یہودیو! خدا کے
حکم سے ایسے منصوبوں میں کامیاب ہوتے تھے اب تم
چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو

اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گے۔ چنانچہ چند آدمی شاہ فارس
کی طرف سے گرفتار کرنے آئے۔ آپنے ان کو فرمایا میں کل جواب
دونگا۔ صبح آپنے فرمایا۔ کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے
اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے وہ یہ بات سن کر
بہت حیران ہوئے۔
(بات میں بات آگئی ہے ہرچند وہ ایسی عظیم الشان نہیں ہے
وہ یہ کہ جب وہ ایلچی نبی کریم کے حضور آئے تو صبح داڑھیاں
منڈوا کر آئے۔ آپنے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو ہم اس امر کو کراہت
کے ساتھ دیکھتے ہیں جہاں اوپر کا قصہ لکھا ہے وہاں یہ بات
بھی ہے خیر) اور خائب و خاسر واپس پھرے۔ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اب یہ یہودی ایسی باتیں سکھتے ہیں جو ان کو
ضرر دیتی ہیں ان کے حق میں مفید بالکل نہیں ہیں جواب
یہ کرتے ہیں آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہاروت
ماروت نے جو سکھایا تھا۔ وہ چونکہ نبیوں کے حکموں کی ماتحت
تھا اس لئے کامیابی کا موجب ہوا لیکن اب چونکہ نبی کی نافرمانی
میں وہ ہتھیار چلتا ہے اس لئے کچھ کام نہ دیگا۔ کیا اچھا ہوتا
کہ وہ ایسی بری شے کے بدلے میں اپنی جانوں کو نہ بیچتے
بلکہ اب تو یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ ایمان لائیں متقی بن
جاویں۔ تو اللہ کے ہاں بہت اجر پائیں۔

تصدیق المسیح

سن اے امرتسری نادان بے پیر :: خلاف حق ہے تیری ساری تحریر
خدا کرتا ہے جسکی آپ تطہیر :: مقام او مبین از راہ تحقیر
بدر وانش رسولان ناز کردند
یہودان را تبو ہمراز کردند

حضرت اقدس علیہ السلام کی ۷۰ سال کی عمر کا ثبوت ایک بدترین دشمن کے اقرار سے

آج منگل کا دن اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت ہے
جبکہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی
عزیز بھائی چودہری غلام قادر صاحب قانونگوئی بندوبست
ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام آعاذہ رحمانی
رد وساوس قادیانی" المعروف بہ اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد ۱۵
مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے اس کے
صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی تو
مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت میرزا صاحب

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ جس کو پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی
ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے اور میری روح سجدات شکر الٰہی بجالائی
نہ اس لئے کہ خدانخواستہ مجھے یا کسی متقی دیندار فرد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو
حضور پرنور کی عمر مبارک کے متعلق کوئی شبہ یا شک تھا کہ آپ کی عمر الہام الٰہی
کے خلاف کم و بیش ہوئی ہے بلکہ اس لئے خوشی ہوئی کہ امرتسری
منکر جیسے بدبخت اور خبیث طبع کے لئے یہ ایک کاری حربہ ہے جو
اس کے روحانی باپ کی طرف سے اس پر چلایا جا چکا اور اس کی روک تھام
اس کے پاس کچھ نہیں امید ہے کہ امرتسری کا ذب اور اس کے ہمجنس اس
حضرت عیسیٰ کو دیکھ کر زندہ در گور یا مردہ بدست زندہ ہو جاوینگے
یہ تو محال ہے کہ ایسے روسیاہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کر کے اپنے
حبط اعمال کا موجب نہ بنیں۔ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلکر
ہمیشہ "لست مرسلا" کے نعرے بلند کئے جاوینگے۔ گو
خدا کی طرف سے وعدہ سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم
الآیتہ۔ کا پورا ہوتا ہوا بھی دیکھتے رہیں۔ میں نے خدا ہی سے
قوت و توفیق حاصل کر کے ایک مکمل مدلل کتاب موسومہ بہ
منتہی الکلام فی وفات المسیح علیہ السلام تیار کی ہے جو چھپ
رہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی۔ اس میں بٹالوی
بھوپالی۔ دہلوی۔ گولڑوی۔ امرتسری۔ سیالکوٹی۔ سرہندی۔ چکڑالوی
حائری۔ لاہوری وغیرہ جملہ مخالفین کے دلائل حیات مسیح و
جوابات ادلہ وفات مسیح کا ایسا لاجواب اور باصواب فیصلہ ہوگا۔
جو بائد و شائد خصوصاً امرتسری مفسد کا جس طرح تعاقب کیا گیا ہے
اور اس کی تفسیر ثنائی وغیرہ کتابوں سے جس طور پر اس کی علمی
پردہ دری ہوئی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نادان
امرتسری کے مقابلہ کی ایک خاص قوت اور طاقت مجھے بطفیل
حضرت مسیح الزمان علیہ السلام خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے
جس کا شکریہ میری زبان و قلم سے ادا ہونا ناممکن ہے مجھے یقین
ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر امرتسری میں کوئی غیرت کا
مادہ اور شرم کا ذرہ باقی ہوگا۔ تو احمدیہ پبلک کے سامنے منہ دکھلانے
کے قابل نہیں رہے گا۔ حضرت اقدس کی وفات اور آپ کی
دعا رجعی امرتسری کا ایک عجیب طرز پر اس میں جواب ہوگا۔
انشاء اللہ۔ اب میں وہ مضمون اشاعۃ السنہ دربارہ عمر مبارک
نقل کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میاں بٹالوی حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے ایک معقول اعتراض متعلق حیات المسیح کا نامعقول
جواب دیتا ہوا لکھتا ہے۔
"آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت مسیح سے پہلے فوت
ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے تو چاہیئے تھا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی

www.aaiil.org

کادیانی کو
تجویز کے وقت یہ خیال نہ آیا۔ کہ آنحضرت (محمد صلی اللہ ... فوت ہوکر زیرزمین مدفون ہیں اور میں زمین پر زندہ پھرتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور کیوں .... نہیں مرجاتا۔ اور اگر یہ توہین عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے تو بھی چاہیئے تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر سے زیادہ عمر پاتا۔ اور کادیانی کو چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دے کچھہ کھا کر مرجاوے کیونکہ ترسیٹھ برس کا تو وہ ہوچکا ہے انتہیٰ بلفظہ صفحہ ۵۵۔

ناظرین یہ نامعقول جواب بٹالوی نے شروع ۱۸۹۳ء میں شائع کیا ہے اور اس وقت وہ حضور میرزا صاحب علیہ السلام کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ مانتا ہے۔ گویا ۱۸۹۲ء میں آپ ۶۳ سال کی عمر کے تھے اور ۱۹۰۸ء تک سولہ سال ہوتے ہیں۔ جو ۶۳ میں جمع کرنے سے ۶۳+۱۶ = ۷۹ سال ہوگئے۔ پس اس حساب سے آپ کی عمر مبارک ۱۹۰۸ء میں ۷۹ سال تھی جو مصداق ہے اسّی سال کے قریب والے الہام کی اب میں امرتسری سے پوچھتا ہوں۔ کہ اے دریدہ دہن بتا کہ اب بھی کچھہ کسر صداقت مسیح موعود ... اور عمر کے متعلق اس سے بڑھکر اور بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے جو ایک ایسی قلم سے نکلا ہے جس قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف بھی نہیں لکھا اور اگر اس ثبوت کو بھی تو نے قبول نہ کیا تو سخت ناخلف ہوگا کیونکہ یہ تیرے روحانی باپ کی شہادت ہے اور اس زمانہ کی جبکہ تجھہ کو روحانی فرزندی سے عاق نہیں کیا تھا۔

فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔ والسلام

عاجز قاسم علی احمدی از دہلی

تاریخ گوئی

یہ بھی ایک فن ہے جس کے لئے خاص خاص طبیعتیں موزون ہوتی ہیں بعض واقعات کی تاریخ یاد رکھنے کے لئے یہ طریقہ نہایت مفید ہے کیونکہ کسی مہینہ کی تاریخ یاد کرنے کی نسبت کسی مصرعہ یا موزون فقرہ یا مرکب کا یاد کرلینا اور پھر اس کا دماغ میں محفوظ رہنا بہت آسان ہے ہمارے ایشیائی شاعروں نے اس فن میں ایک خاص ترقی کی اور فی البدیہ اور دلچسپ تاریخ کہنے میں وہ ملکہ حاصل کیا۔ کہ اب تک زبان چٹخارے لے لے کر رہ جاتی ہے۔ ہرچند کہ فی زمانہ اس کی قدر بہت کم رہ گئی ہے اور اسے کوہ کندن کاہ برآوردن سمجھا جاتا ہے مگر تاہم بعض لوگ ابھی اس کی یادگار باقی ہیں۔ چنانچہ ...... ایک عالم ... میں ... نے میرے لڑکے کی تاریخ وفات نکالی۔

"یاربّہ اجعلہ شافعاً ومشفعاً"

اور جب دوسرا فوت ہوا تو اس کی تاریخ کہی

"واجعلہ لنا اجراً وذخراً"

اس سے بہتر میری رائے میں کسی مرنے والے بچے کی کوئی تاریخ نہیں ہوسکتی مگر اس فن کو بدنام کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو چند مہمل اور بے ڈھنگے فقرات تاریخ کے لئے لکھہ دیتے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے اپنے لڑکے کا نام تجویز کیا گل زریریخ کلب علی ایسا ہی روزانہ پیسہ میں کچھہ تاریخی نام چھپے ہیں جنھیں میں نے نہایت حیرت سے پڑھا۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں۔ سید عبرت اشرف شہامت اشرف۔ مقدار الرحمان خان۔ سعادت الدین خان انواع النساء خاتون۔ محک آرا خاتون۔ زلازل آرا خاتون میر توسل اشرف۔ کیوان الرحمان۔ شیخ زمام الرحمان۔ انجام اشرف خان۔ محمد تفقد خان۔ مظفر قباد۔ کیا یہ نام اس قابل ہیں کہ کوئی اپنے بچّون کے رکھے۔ پس ان کے پیش کرنے سے اچنبھے سوائے اسکے کہ عوام ہنسانے کے کچھہ اور بھی حاصل ہو سکتا ہے؟

خلوت میں عبادت آلہی کا فائدہ

میرا مرتے دم تک خیال تھا کہ اپنی بہنوں ... کی خدمت میں ... بہنوں کو کچھہ عبادت پہ لکھہ کر پیش کردن۔ مگر خداوند کریم برا کرے اس نامراد دنیا کا جس کی جھمیلوں میں اتنی فراغت نہیں ملتی کہ آدمی یکسو ہوکر خداتعالے کا کام ہی کرے۔ خیر گذرتی گذر جاوے گی میرا مشاہدہ ہے کہ خلوت میں عبادت کرنے کے ہزارہا فوائد ہیں جس کے دوسرے معنے چلہ کشی صوفی لوگ بتاتے ہیں۔ میرے مغفور ابا جان کا سلسلہ بیعت پہلے طریقہ چشتیہ میں تھا اور وہ دن ہی نہایت خدا دوست انسان تھے الگ ہوکر اندھیرے میں عبادت مولا کرتے تھے میں ابھی کوئی ۱۲-۱۳ سال کی تھی کہ میرے ابا جان نے فرمایا کہ الگ ہوکر عبادت کیا کرو۔ میں پہلے تو تھوڑی دیر تک عبادت کیا کرتی پھر آہستہ آہستہ اس قدر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ جب سب گھر کے لوگ سوجاتے تو اندھیرے میں اٹھہ کر نماز پڑھتی اور بہت لمبے سجدے کرتی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں زار زار اپنے گناہوں کا اقرار کرکے روتی بخدا اس رونے میں مجھے اس قدر سرور آتا۔ کہ اس کی لذت ابھی تک دل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور تعجب یہ کہ پھر ایسے ایسے عجیب واقعات دیکھے اور لطیف نظارے مشاہدہ میں آئے کہ ان کا بیان الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ ان دنوں میں میری اکثر دعائین مقبول ہوئی ہیں ... لکھتی ہوں۔ میرا بھائی ... و باذن اللہ تعالےٰ ... نے دیا) جب برس ایک کا ... سخت بیمار ہوگیا کہ بالکل امید زیست نہ رہی۔ مجھے اس سے بہت الفت تھی اور اس لئے اس کی علالت سے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ میں نے تڑپ تڑپ کر دعا مانگی اور دعا مانگتے ہی سوگئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک ایسا لطف خیز اور سرور انگیز سماں ہے جسکی لذت کا اثر دل میں بہت مدت تک رہا پھر دو جانور ایک سفید رنگ اور دوسرا سبز رنگ آگے پیچھے آسمان سے اڑتے ہمارے گھر چلے آئے اور پھر سفید رنگ والا واپس اڑ گیا اور سبز رہ گیا میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ روح جو قفس عنصری سے پرواز کرنے کو تھی واپس چلی آئی۔ صبح بچہ تندرست ہوگیا۔ کئی دفعہ نبی کریم کی زیارت ہوئی۔ آسمان پر ایک دفعہ بدلی کا ٹکڑا سیاہ رنگ دیکھا جس پر کلمہ شریف لکھا تھا اور پھر ۱۳۱۵ھ لکھا تھا غرضیکہ خلوت بے حد مفید ہے اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو عبادت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اب رہی ہم مستورات کی عبادت سو میری بہنو! خدا کے لئے تم اپنے نفسوں کا تزکیہ سب سے الگ ہوکر کرو۔ تا فلاح پاؤ کیونکہ یہ دنیا کا مال یہ دولت یہ حرص و ہوا کے سامان ہرگز کام نہیں آئیں گے۔ اپنے نفسوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرو تا ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

(اہلیہ اکمل آف گولیکی۔ گجرات پنجاب)

نام جملہ احمدی نجاران وآہنگران

بخدمت جناب مفتی صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ صاحبان کو یاد ہوگا کہ قادیان میں ایک جلسہ قرار پاکر یہ رائے پاس ہوئی تھی۔ کہ ایک فہرست چھپوائی جائے۔ جسمین ہرایک احمدی کا نام درج ہووے اور وہ طبع شدہ فہرست ہرایک ممبر کے پاس رہے۔ جس کا نام اسی میں درج ہو۔ وہ فہرست آجکل تیار ہوکر چھپنے والی ہے۔ آپ بہت جلد اپنا نام معہ پورا پتہ لوہاران وآہنگران بھیجدیں۔

مستری فیض احمد از جموں

گذارش

خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری تحریر فرمادیں اور جواب کے لئے جوابی ...

امرتسر ریلوں کے اوقات

لاہور شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

(فاصلہ ۳۲ میل کرایہ درجہ سوم)

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل وکیفیت
۱ بجے	۳۲ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۲ "	صبح	پسنجر بٹالہ کو
۸ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۱۰ بجے	۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۱۰ بجے	۴۵ "	"	پسنجر
۱ بجے	۵ "	"	لوکل امرتسر سے لاہور تک
۲ بجے	۰ "	"	ڈاک کلکتہ
۳ بجے	۵ "	"	پسنجر ہردوار
۵ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۶ بجے	۴۵ "	شام	پسنجر
۹ بجے	۳۵ "	رات	لوکل امرتسر تک
۱۰ بجے	۵۰ "	رات	ڈاک بمبئی

جالندھر شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۱ بجے	۵۸ منٹ	رات	پسنجر
۴ بجے	۵۲ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	۰
۷ بجے	۴۰ "	صبح	ڈاک بمبئی
۱۰ بجے	۸ "	دن	ڈاک کلکتہ
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۱ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۵ بجے	۱۳ "	دن	پسنجر
۱۱ بجے	۱۱ "	رات	"

بٹالہ سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۲۴ میل کرایہ درجہ سوم ۴ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۱۰ بجے	۲ منٹ	دن	پسنجر لاہور کو گیا ۱۸
۱ بجے	۵۹ "	"	" " " ۱۸
۵ بجے	۴۴ منٹ	دن	پسنجر امرتسر تک ۲۱

ترنتارن سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۱۵ میل کرایہ درجہ سوم ۲ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۷ بجے	۱ منٹ	صبح	پسنجر امرتسر تک
۱ بجے	۳۱ "	دن	" " "
۵ بجے	۳۴ "	"	" " "

امرتسر سے جالندھر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۴۹ میل کرایہ درجہ سوم ۹ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۳ بجے	۱۶ منٹ	رات	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۴
۱۰ بجے	۷ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۵
۱۲ بجے	۹ منٹ	دن	پسنجر
۳ بجے	۱۱ "	"	ڈاک کلکتہ
۴ بجے	۵۱ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۶
۸ بجے	۵۰ "	رات	پسنجر
۰	۱۰ "	"	امرتسر تک تھا
۱۱ بجے	۵۹ "	"	ڈاک بمبئی

امرتسر سے لاہور کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۵ بجے	۸ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۳۱ "	صبح	پسنجر ہردوار
۸ بجے	۴۰ "	دن	لوکل امرتسر سے
۹ بجے	۱۱ "	"	ڈاک بمبئی
۱۱ بجے	۳۲ "	"	ڈاک کلکتہ
۱ بجے	۴۸ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۱
۳ بجے	۲۵ "	دن	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۵
۳ بجے	۵۲ "	"	پسنجر
۶ بجے	۰ "	شام	لوکل امرتسر سے
۷ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۶
۸ بجے	۳ "	رات	پسنجر
۲ بجے	۱۵ "	"	پسنجر

امرتسر سے بٹالہ کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۹ بجے	۵۳ منٹ	دن	پسنجر لاہور سے آیا ۱۳
۱۲ بجے	۰	"	" " " ۱۵
۸ بجے	۴۰ "	رات	" " " ۱۹

امرتسر سے ترنتارن کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل
۶ بجے	منٹ	صبح	پسنجر
۲ بجے	۳۰ "	دن	"
۶ بجے	۵ "	شام	"

ترک شعر

اخویم خان اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی کی نظم نہایت مؤثر اور اعلیٰ درجہ کی ہوا کرتی تھی۔ مگر اب خاں صاحب موصوف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کبھی کوئی نظم نہیں لکھیں گے کیونکہ اونھوں نے سید سرور شاہ صاحب وحضرت مولانا خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ شاعر ہمیشہ بزدل ہوا کرتے ہیں۔

میں نہیں سمجھتا کہ ان بزرگان کا یہ مطلب ہو۔ کہ ہر ایک شعر کہنے والا بزدل ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے بزرگ اولیاء اللہ شاعر ہوئے ہیں۔ مثلاً شیخ سعدیؒ۔ نظامی۔ جامی۔ مولانا روم وغیرہ اور خود ہمارے حضرت جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم ومغفور نے بہت سی نظمیں اپنی مختلف تصانیف میں حسب موقعہ درج فرمائی ہیں اور اب حضرت صاحبزادہ اور دیگر بزرگ ہمارے سلسلہ کے اکثر نظمیں لکھتے ہیں۔ جو مردہ دلوں میں جان ڈالنے والی ہوتی ہیں یا یوں کہئے۔ کہ دلوں کی مردہ زمین کے لئے ابر رحمت کا کام دیتی ہیں۔ مگر خاں صاحب موصوف کا یہ عجیب فیصلہ ہے۔ میرے خیال ناقص میں وہ شاعری مذموم ہے جسمیں مبالغہ اور جھوٹ ہو جیسے کہ عام شعراء کا قاعدہ ہے کہ دنیا کے بڑے آدمیوں سے اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے یا خواہ مخواہ اپنی شاعرانہ لیاقت جتلانے کے لئے اشعار گھڑتے ہیں اور زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اس شاعری کو اپنا پیشہ ہی بنا لیتے ہیں ورنہ وہ شاعری جس میں حقیقت ہو اور سچائی کے لئے درد اور سوز دل کا اظہار ہو وہ تو کسی صورت میں مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ شعر کہنے کا ایک قدرتی ملکہ ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ عنایت فرمایا ہے اُسے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ اس ملکہ سے نیک کام لیوے یعنے ایسے اشعار ہوں جو اخلاق پر اور اعتقاد پر نیک اثر ڈالنے والے اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے والے ہوں۔ سو الحمد للہ ہمارے سلسلہ کے بزرگان کے اشعار ایسے ہی ہوتے ہیں اسلئے خاں صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ہرگز اشعار لکھنے

www.aaiil.org

کو ترک نہ کریں اور میرے خیال میں یہ ضرور نہیں کہ انسان ایک غلط فیصلہ پر جو انسانی کمزوری (یا جو کچھ سمجھنے) کا نتیجہ ہے سمجھ آنے پر بھی اس پر اڑا رہے اور اس کی اصلاح نہ کرے ۔ والسلام

خاکسار ماسٹر ہدایت اللہ احمدی گجرات

دو عجیب واقعات

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ضلع سیالکوٹ کے موضع سید انوالی جٹان میں مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء بعد شام ایک عجیب واقعہ ہوا جو کہ برائے اندراج اخبار عرض کرتا ہوں۔

ضلع سیال کوٹ میں ایک قوم چنگڑوں کی آباد ہے جنکی عادت ہے کہ جب فصل غلہ مونجی یعنے چھونہ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو وہ اپنا اپنا مستقل قیام یعنے مستقل رہائش چھوڑ کر ان دیہات میں جہاں غلہ چھونہ یا مونجی کی کثرت ہوتی ہے عارضی رہائش کے لئے چلے جاتے ہیں اور بعد ختم ہونے فصل کے اپنے اپنے مستقل مکانوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ موضع سید انوالی جٹان میں بھی بباعث اچھی فصل مونجی کے یہ لوگ آئے ہوئے تھے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء کو ایک عورت چنگڑی اپنے شیر خوار بچہ کو جس کی عمر ابھی تک صرف ۹ یا ۱۰ یوم کی تھی ۔ چارپائی پر ڈال کر کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گئی ۔ جب واپس آئی تو دیکھا کہ بچہ چارپائی پر نہیں ہے ۔ بہت روئی پیٹی چلائی لیکن بچہ کا کوئی پتہ نہ ملا ۔ لوگ جمع ہو گئے اور ہر طرح کی کوشش ہوئی لیکن بچہ کہیں سے نہ ملا نہ کوئی پتہ چلا ۔ آخر تھک کر اور مایوس ہو کر کے سب بیٹھ گئے ۔ جب صبح ہوئی تو دائرہ میں ایک مسافر آ کر حقہ پینے بیٹھ گیا ۔ اس نے بیان کیا کہ راستہ میں ایک پرالی کے ڈھیر میں میں نے ایک انسانی بچہ دیکھا ہے اور اس کے پاس ایک حیوان لیٹا ہوا ہے معلوم نہیں گیدڑ ہے یا بگھاڑ یعنے بھیڑیا یا کتا یا کتیا ۔ یہ بات سنکر چونکہ بچہ کا گم ہونا عام طور پر گاؤں میں مشہور ہو چکا ہوا تھا سب لوگ جو تعداد میں تیس پینتیس تھے ۔ اس مسافر کے ہمراہ چل پڑے اور پرالی کے انبار کے گرداگرد گھیرا ڈال دیا کیا دیکھیں کہ بچہ اس ڈھیر میں لیٹا ہوا ہے اور ایک کتیا کا تھن منہ میں لیا ہوا ہے اور بڑے مزہ سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دودھ پی رہا ہے ان میں سے ایک آدمی نے اس بچہ کو اٹھا لیا اور گاؤں میں آکر اس کی والدہ کے حوالہ کیا ۔ جب کہ اوٹھایا گیا تھا یعنے کتیا ساتھ ساتھ چلی آئی ۔ جب بچہ کو اس کی والدہ نے اپنی گود میں لے لیا تو کتیا پاس بیٹھ گئی اور اس کے پاس جاتی نہیں جب چارپائی پر ڈال گیا تو کتیا اس کے ساتھ لیٹ گیا تھن اس کے منہ میں دیدیا ۔ اس کتیا کی محبت دیکھ کر سب لوگ حیران ہیں اب اس کتیا کو باہر نکالتے ہیں وہ نکلتی نہیں اگر نکلتی ہو تو پھر جھٹ آجاتی ہے

دوسرا واقعہ

موضع جوڑیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک وقت میں تین بچے (ایک لڑکی اور دو لڑکے) پیدا ہوئے ہیں ۔ عرصہ ایک ماہ کا گذرا ہے ۔ تینوں بچے تندرست اور پرورش پا رہے ہیں ۔ والسلام

خاکسار مولا بخش احمدی سیالکوٹ

خبریں

سرحدی علاقہ ژوب کی فوج لیوی کا جمعدار معہ ۲۲ سواروں کے فرار ہو گیا ہے ۔ ۱۲ تاریخ کو۔

یہ لوگ سارہ ڈنگہ کی چوکی سے ۳۲ قرابین اور ۲۶ گھوڑے بھی لیگئے وردی وغیرہ سامان بھی اڑا لیا۔

قبل فراری کے چھ گھوڑے بھی مار گئے ایک سوار کو زخمی کر گئے ایک دوکاندار کو قتل بھی کر گئے۔

پچھلے سال پنجاب میں ۲۹ ہزار ۲۳۰ لوگ طاعون سے مرے ۱۹۰۷ء میں ۶ لاکھ ۵ ہزار مرے تھے ۔

بابو رام ہری اڈیٹر اخبار سوراجیہ الہ آباد کی ۷ سال قید کی سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔

برہوال سے سیتا پور تک ریلوے بنانے کی منظوری ولایت سے آ گئی یہ تنگ پٹری کی ہوگی ۔

ٹرنسوال (رینڈ) کی سونے کی کانوں کا خالص منافع پچھلے سال پونے ۱۹ کروڑ روپیہ تھا۔

لندن کے ہنری ہس نام ساہوکار وقائع نگار کو بجرم خورد برد ایک سال قید کی سزا دیگئی ہے۔

برٹش بیڑہ بحری نے قرار دیا کہ بیڑہ چینل میں تخفیف کرینگے بحیرہ شمال کا ایک نیا بیڑہ اضافہ کرینگے۔

تجویز پیش تھی کہ انگلستان وہندوستان کے مابین وی پی سسٹم جاری کیا جاوے ۔ مگر گورنمنٹ ہند نے اتفاق ظاہر نہیں کیا

اسلامی وفد نے لارڈ مارلے کی خدمت میں پیش ہو کر التجاء کی کہ مقامی مجالس سے لیکر شاہی کونسل تک مسلمانوں کے ہی منتخب کردہ مسلمان ممبر بہ تعداد مناسب ۔ ۔ ہوا کریں مناسبت لحاظ آبادی کے خیال سے نہ ہو بلکہ پالیسی اور مقامی حالات کے لحاظ سے بھی ۔ نیز وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں بجائے ایک کے دو دیسی ممبر ہوں ایک ہندو ایک مسلمان وفد نہایت باثر اور موقر تھا۔

قاضی مکہ مکرمہ ۔ حضرت عثمان لوذی آفندی جو مکہ مکرمہ کے قاضی مقرر ہوئے ہیں اپنے مستقر القضا پر پہونچ گئے اور شروع ۱۳۲۷ھ سے کام شروع کریں گے۔

البانی قوم ۔ ٹرکی میں ایک نہایت بہادر وطن پرست اور جنگی قوم ہے یونان کے ساتھ الحاق کریٹ کے مسئلہ پر باب عالی کیطرف سے ابھی تک کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی اور نہ سلطان روم نے پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریر میں اس کا تذکرہ فرمایا ۔ دول یورپ بھی بظاہر اس الحاق کے چنداں خلاف نہیں البانیوں نے یہ تمام باتیں دیکھ کر عملی میدان میں قدم رکھنے کی کوشش کی ہے بیروت کے روزانہ اخبار لسان الحال کو بذریعہ تار برقی خبر ملی ہے کہ تمام البانی قوم نے جس میں البانی جنگی پلٹنیں بھی شامل ہیں قسم کھائی ہے کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو الحاق کریٹ کا انتقام ضرور لیا جائیگا

ٹرنسوال میں طوفان بارش نے مستحکم معدن کو توڑ کر کانوں میں گرا دیا ۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں ۔ صرف ایک کان میں ۱۵۰ شخص ڈوب مرے ۔ ایک ٹرنسوال کان ڈولی ڈیپ نامی کے چینی مزدوروں نے سال نو کے دن کام کرنے سے انکار کیا اور احاطہ توڑ ڈالا ۔ پولیس نے ہنگامہ پردازوں پر گولیاں چلا کر ۳ قتل اور ۵ زخمی کئے ۔

حجاز ریلوے کے اسٹیشن العلا پر جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو میل کے اوپر ہے ۔ بدوؤں اور ریلوے والوں میں لڑائی ہو گئی جسمیں کئی آدمی ضائع ہوئے مفسدوں نے تار بھی کاٹ ڈالے تھے۔

صوفیا ۔ (بلگیریا کا صدر مقام) کا ایک تار ہے کہ چونکہ ٹرکی صوبہ رومیلیا (یہ بلگیریا کے متصل ہے) کے اہم موقعوں اور ناکوں پر فوج جمع کر رہی ہے بنابریں بلگیریا نے بھی اپنے تیرہ ڈویژن ریزرو فوج کو گھروں سے طلب کیا ہے۔

سمرنا کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع خوشیار کے دیہات میں تین سو سے زیادہ مکانات زلزلہ کے باعث گر گئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں بعد میں سمرنا کے والی کو تار آیا کہ زلزلہ سے فوشیا میں ۵۰۰ مکانات منہدم ہوئے زلزلہ کے جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں اور لوگ بھاگ رہے ہیں

حادثہ ہدم ۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر ماسکو میں ایک گرجا کی چھت گر جانے سے ۱۰ شخص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔

خبر ہے کہ حضور وائسرائے بماہ اپریل صوبہ سرحد شمال مغرب کا ...

بدوؤن کی غارتگری

۲۰۔ ذیقعدہ گذشتہ کو مکہ مکرمہ سے چھ ہزار ہندی اور جاوی اور بخاری حاجیون کا قافلہ مدینہ منورہ کیطرف بغرض زیارت قبر رسول کریم روانہ ہوا تھا۔ رابغ مین پہونچکر قافلہ والون کو خبر ملی۔ کہ بدو راستہ روکے پڑے ہیں۔ مشورہ کے بعد قافلہ بیر حصانی تک آگے بڑھا اور وہان سے راستہ صاف پاکر منزل بمنزل آگے بھی چلتا رہا۔ مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچکر جب کہ چار گھنٹہ کا راستہ اور باقی تھا۔ یکایک بدوؤن کی کثیر جماعت قافلہ پر آپڑی۔ اور لوٹ مار مچادی۔ غریب حاجی بدحواس ہوکر بھاگ گئے۔ تمام مال ومتاع ان کا لُٹ گیا اور دو سو دس آدمی جان سے ضائع گئے باقی بحال خراب چار و ناچار راستہ کی مشکلین جھیلتے اور فاقون کے مارے مکہ مین آپڑے بدوؤن نے پانچ راہبر اور معلوف بھی پکڑ لئے جو ان کے پاس مصالحت کی گفتگو کرنے کے لئے قافلہ سے گئے تھے خبر نہین ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہوگا۔ اسی طرح ۱۵۰۰ ہندی زائرین کا قافلہ ینبوع کے راستہ سے مدینہ جاتا ہوا مدینہ سے ایک منزل کا صلہ پر بدوؤن نے لوٹ لیا اور اس میں بہت سے آدمی تلف ہوئے۔ بقیۃ السیف ینبوع کو واپس آئے۔ غارتگر بدو قبائل مطیر عوف مسروح احد بنی علی کے ہیں۔ جو سب بنی علی کے ساتھ آمادہ فساد ہیں۔ ان کا سردار ربیق نامی ایک شخص ہے جس کے زیر نشان ۱۳۰۰ سوار ہیں اور ان کی تقسیم کئی فوجی دستون مین ہے بعض اشخاص ابن سعد امیر نجد کو اس شرارت کا محرک قرار دیتے ہین مشیر کاظم پاشا ان حادثات سے کمال رنجیدہ ہین اور وہ باب عالی سے شریرون کی سرکوبی کے لئے خط وکتابت کر رہے ہین۔

ایران کی حالت بدستور سخت ابتر ہے خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کیوجہ سے شیراز اور بندر بوشہر کا راستہ بند ہے۔ صوبہ لارستان مین آزادی طلبون نے بسرکردگی سید حسین شاہی حکومت کا قطعی خاتمہ کردیا ہے شاہ کو وہان اختیار نہین رہگیا۔ تبریز سے بھی شاہی فوج پھر واپس ہٹ گئی ہے۔ اور استرآباد ولاہی جان کی کمیشنون نے شاہ کے برخلاف ہوجانیکا اعلان کردیا ہے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام وحضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ممیرا قسم اول عہ ثانی ے سرمہ قسم اول عا۔ دوم عہ سوم مہ۔ علاوہ ازین لنگی ہر قسم پشاوری و کلاہ زری وسادہ بھی میرے پاس موجود ہے

المشتہر

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار لاکھ احمدیوں مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ بھجوادین اور جو اجرت رکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

الصدق ینجی والکذب یہلک

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کیوجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو محصول ڈاک بھیجکر نمونہ مفت منگا کر کسی تجربہ کار سے تسلی کراسکتے ہین

المشتہر۔ محمد یمین احمدی از داتہ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ دفتر بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اشتہار

... سرخ ۔ گڑ شکر وامعروف الذرکی ۔ چاول باسمتی ۔ چاول قسم دوم ... زدہ عمن کنجد ۳ بار ۔ سکا جس کو پنجاب مین جوار بوتے ہین ۔ باجرہ ... قسم اول ۱۰ بار ۔ بان قسم دوم ۱۱ بار ۔ فی روپیہ کے حساب سے ... احمد احمدی ساکن موضع تاجپورہ ڈاکخانہ سنسارپور ضلع سہارنپور سے ملسکتی ہین بشرطیکہ خریدار قیمت پیشگی ارسال کرے اور پانچ فیصدی کمیشن لاگت ... وعدہ کرے ہر درخواست کنندہ نمونہ مفت منگا سکتا ہے لیکن طلب مال ... تعین ہو اسٹیشن ریلوے اور نیز یہ کہ مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کیا جاوے یا بذریعہ سواری گاڑی۔ مگر ایسے احباب کی خدمت مین کہ جن کا ہم سے ذاتی تعارف ہے ... اور ہم اونکو خوش معاملہ سمجھین گے بلا پیشگی قیمت آنے کے بھی صرف درخواست ...

(بدر پریس قادیان)

دوڑو جلد خرید کرو

یعنے

قرآن شریف

مین

کن چیزون کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کامون کے کام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

یعنے

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبدالحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کردیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس کتاب مین چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت صرف عہ ہے اور پھر اور رعایت کردیگئی ہے یعنی صرف ۹ر اور دفتر اخبار بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد خرید فرماوین کیونکہ تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہے۔

مفصلہ ذیل کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶ر ۔ معیار الصادقین ۳ر ۔ براہین احمدیہ مجلد صمہ غیر مجلد ۱۲ر

در ثمین ۔ نری تہہ کلنک اوتار ۔ سیرپرند ۔ مجلدہ غیر مجلد ۶ر

کرشن لیلا ۔ سر الشہادتین ۸ر ۔ غلامی اور عصمت بنیاد

جنگ مقدس ۔ البرہان الصریح فی تائید المسیح ۳ر ۔ ۷ر

القول الصحیح ۸ر ۔ مورکھ سیدھ ۲ر ۔ معیار حق ۔ کلام احمدی ار ار ار

عیسائی مذہب ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۔ جام شہادت

لکچر سردار سنگھ ۔ رویائے صالحہ ۔ السر المکتوم ۴ر ار

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

چہ گویم باتو گرائی بہادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

۴ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی

جلد ۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ہر ایک کاروباری انسان صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار۔ مصنف۔ مورخ۔ اڈیٹر۔ شاعر۔ وکیل۔ مختار۔ اکونٹنٹ۔ محاسب۔ منشی خوان۔ مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس۔ ایجنٹ۔ بیوپاری۔ ٹھیکدار۔ بیمہ۔ پیام۔ [illegible] وغیرہ کو [illegible] کا [illegible] کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب۔

تقویم عمری یعنی سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک

ایک سو چوبیس برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپ کو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب۔ بہی۔ کھاتے۔ وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ دعوے۔ جواب دعوے۔ مورخانہ مضمون۔ تاریخیں۔ اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور ان کی صحت اور عدم صحت کے متعلق رائے قائم کرنے اور پیدائش، موت اور دوسرے امور جن کے ساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنے کی کس قدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایک سو چوبیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے۔ اس جنتری میں سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء ۱۱۹۷ہجری سے سنہ ۱۳۲۵ ہجری ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے سنہ ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں

اس عجیب و غریب جنتری [illegible] کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند [illegible] خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کرنے میں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے۔ ہر ایک گھر۔ دفتر۔ کتب خانے۔ دکان۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی۔ لہذا آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کے لئے ارشاد کریں۔ باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا۔ لاہور

"صادق" دورہ پر

میرے مخدوم و محسن مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر۔ یکم فروری سنہ ۱۹۰۹ء سے اخبار کا چارج اس ناچیز کے حوالہ کر کے اس اہتمام میں ہیں کہ باہر متعلقات میں ایک دورہ کریں اور اس دورہ کی اغراض یہ ہوں۔ کہ (۱) خریداران بدر سے بقایا وصول کیا جاوے (۲) اخبار کی اشاعت کو بڑھایا جاوے (۳) عام طور سے اسلام کی حقانیت کا وعظ کیا جاوے (۴) جہاں انجمنیں نہیں بنیں۔ وہاں انجمنیں قائم کی جاویں (۵) جہاں انجمنیں بن چکی ہیں ان کے جسٹروں کی پڑتال کی جاوے اسی طرح کئی مقدس اغراض اس کے متعلق تھیں پھر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی اور کچھ اور موانعات پیش آگئے اسلئے اب انشاء اللہ یکم مارچ کو یہ دورہ شروع ہوگا۔ اس خاکسار کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے۔ اگلے اخبار کی ترتیب میں اگر کچھ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے چھپکر شائع کیا گیا۔

کاتب محمد حسین احمدی

عربی تعلیم اور قرآن مجید

صرف عربی جاننے سے دین نہیں آتا لیکن یہ ایک دلیل اور زبان کا زمانہ ہے اور کوئی شخص مذہب کے اصل اصول پر پوچھئے یا اس کی سند بغیر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے مسئلہ میں قرآن شریف کی سند چاہتا اور اس پر بھی فلسفانہ رنگ میں اس کی تفہیم طلب کرتا ہے اور نہایت ضروری ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہو اور اس رنگ میں کہ اپنے نوجوانوں کو اطمینان قلبی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور مخالفین کے سکوت و خاموشی کا باعث ہو بجائے اس کے کہ ہم اپنے انگریزی خوان نوجوانوں سے جن سے ہماری آیندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کے ہونہار دماغوں کو علوم جدیدہ نے نانجہ دیا ہے اور ان کی شعلوں کو صاف اور روشن کر دیا ہے۔ وضو کے فرض و واجب مستحب کے نام گنواتے رہیں یہ ضروری ہے کہ انہیں وضو کی فلاسفی بتلائی جاوے ایسا ہی بجائے اس کے کہ ان سے پانچ نمازوں کی تاکید کی جائے یہ بتا دیا جاوے کہ پانچ نمازیں اور ان اوقات میں پڑھنے کی حکمت اور حقیقت کیا ہے۔ پھر وہ خود بخود پڑھیں گے۔

اسمیں شک نہیں کہ قرآن دانی اور قرآن فہمی کیلئے اعلیٰ عربی دانی جزو لازم کی طرح ضروری اور لابدی ہے اور یہ نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھنے کے لائق ہے کہ ہم میں دن بدن عربی دانوں کی کمی ہوتی جاتی ہے چونکہ زمانہ ناموافق ہے اس لئے مولوی عربی دان پیدا ہونے بند ہو چکے ہیں۔ پرانی مسجدیں عربی خوانوں سے خالی اور مدارس اسلامی ان سے ویران چلے آتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی مدرسہ ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسا کہ وہاں سے ایسے آدمی ہونے کی کوئی اُمید نہیں ہو سکتی اول تو اس لئے کہ انگریزی علوم وفنون کی ضرورت نے تمام سمجھدار لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے حتیٰ کہ مولویوں۔ واعظوں۔ پیروں سجادہ نشینوں کے بھی لڑکے کالجوں سکولوں میں نظر آتے ہیں۔ عربی مدارس میں زیادہ تر وہی جاتے ہیں جو تعلیم پانے کا کوئی ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔ دوسرا اُن بقیہ مدارس میں بھی پرانی طرز تعلیم اور وہی خیالی منطق ہے جس کا فائدہ صرف خیال ہی خیال میں محدود رہتا ہے نیز ان کے علوم درسیہ اور طرز بود و باش ایسی ہے کہ عام لوازمات سے انسان بالکل ناواقف اور بے بہرہ رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا

ذکر ہے کہ ایک طالب علم جو کافیہ شرح تہذیب پڑھتا تھا مجھ سے پوچھتا ہے ملکہ معظمہ کہاں رہتی ہے لاہور یا کلکتہ میں جن کا دنیاوی علم اس قدر محدود ہے۔ ان کا آگے علم الٰہی ان تک وسیع ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت دن نہیں گذرے کہ عربی دان مولوی ہی تمام اعلیٰ واقفیتوں اور معاملہ فہمیوں کے مالک تھے اور نکتہ رسی اور حقیقت فہمی انہی کا حصہ تھا مگر وہ اسی وقت تک محدود تھا جب تک ان میں ایک خاص روح تھی اور علوم جدیدہ نے قدم رکھا تھا اب ان علوم جدیدہ کا حق ہے کہ انہیں پڑھنے اور زیر مطالعہ رکھنے والے انسان سمجھداری اور روشنضمیری کے مزین لقب سے ملقب ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ عربی کی طرف سے یہ بھی قریباً غافل بے پروا ہیں اور سلسلہ تعلیم ہی کچھ ایسا ناقص اور نامکمل ہے کہ ایم۔ اے عربی میں پاس کر کے ایک گریجوایٹ عربی دان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا یعنی اسے عربی سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی قرآن فہمی کے عناصر اس عربی دانی میں منحصر نہیں بلکہ اصل قرآن دانی اور چیزوں پر منحصر ہے۔ عربیت محض آلہ کی طرح ضروری الاستعمال ہے۔ یہ ایک مسلّم الثبوت امر ہے کہ کسی کلام کے سمجھنے کے لئے متکلم کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت ضروری ہے نیز اس کی حیثیت اور موقع کلام سے پوری پوری واقفیت لازمی ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی فقرے کے معنے متفرق مواقع کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک فقرہ ہے ٹکٹ لاؤ۔ جب اسے ایک بزّاز اپنی دکان پر بیٹھا ہوا بولے تو ایک معنی ہوں گے جب کسی ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر بولے تو اور۔ جب کوئی مسافر ریلوے سٹیشن پر پہونچکر اپنے ملازم سے یہ فقرہ بولے تو اور معنی ہوں گے علیٰ ہذا القیاس بہت سے فقروں کے معنے طرز بیان اور لہجہ سے بدل جاتے ہیں لیکن جسے متکلم کی مزاج اور حیثیت سے واقفیت ہے وہ اس کی حقیقت خوب سمجھ سکتا ہے اور نہ صرف کسی اس کے بولے ہوئے فقرہ کے معنے خوب سمجھ سکتا ہے بلکہ قبل از تکلم وہ ایسے مطلب کو معلوم کر لیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک انسان کسی انسان سے اعلیٰ درجہ کا تعلق محبت پیدا کر لیتا ہے تو اُسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ اُسے دوسرا دوست کوئی بات کہے بلکہ بن کہے وہ اس کے سب ارادوں اور منشاؤں کو جانتا اور پہچانتا ہوتا ہے یہی وہ حالت ہے جسے اہل اللہ اور خدا رسیدہ لوگوں کی صورت میں حالت کشف یا انشراح تام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر اس قسم کے تعلق کے لئے ایک طرح کے تعلق محبت کی ضرورت ہے بلکہ صرف پاس رہنا بھی بہت کچھ واقف کر دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک

حاکم یا افسر کے پاس رہنے والے منشی وغیرہ ایک ایسے افسر اعلیٰ جاری کرنیوالا ہوا اور نہ ہوا اس نے بالصراحت ہرگز اسے لوگوں سے ظاہر کیا ہو جانتے ہوتے ہیں اور ایک حد تک یہ امر ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ شائع ہونے کے بعد تو ساری دنیا ہی ہے

ہم مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم خداوند تعالیٰ کا ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے سچے تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت جو اس کے مزاج پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور کلام کے مواقع دریافت کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کامن سنس مطلوب ہے۔

میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ عربی سے اتنی واقفیت نہ رکھتے مگر قرآن شریف کی آیات کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں گو یا وہ خداوند تعالیٰ کے اصل منشا پر آگاہ ہیں اس کے برخلاف ایسے بھی دیکھے ہیں جو عربی زبان سے اعلیٰ واقفیت رکھتے ہیں مگر قرآن شریف کے ترجمہ میں عربی دانی اُن کے مفید نہیں پڑ سکتی۔

ایک عربی کے عالم ایک حدیث کے ترجمہ میں جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔ علیکم کثرۃ النعال فی السفر۔ لکھتے ہیں سفر میں جوتے بہت سے ساتھ لیجایا کرو اور ایک دوسرے صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ سفر میں جوتے کا اکثر کر کے استعمال رکھا کرو۔ عربیت دونوں کے ساتھ ہے مگر اصلی معنی حدیث کا اس کے ساتھ ہے جو عربیت کے ساتھ کامن سنس بھی حصہ رکھتا ہے کیونکہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانہ طبیعت سے واقفیت ہے وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھی اسی قسم کی محبت کی تعلیم ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جلتا ہوا چراغ گھر میں اکیلا نہ چھوڑ جایا کرو یا شب کو بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالت قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی ہے جہاں کہیں محض عربی دانی کو ہی ہادی و رہنما بنایا گیا ہے وہاں اس قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں ایک آیت ہے جو ایک دہریہ خداوند تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرنیوالے انسان کے جواب میں ہے من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ کے معنے عموماً تفاسیر و تراجم میں یہ لکھے ہیں جس شخص کو خدائی اعانت اور نصرت کا گمان نہیں یعنی جس کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی انسان کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا یہی علاج ہے۔ آسمان یعنی اوپر یا کوٹھے کی چھت کی طرف ایک رسی لٹکائے اور زمین سے پھر کاٹ دے پھر دیکھیں اس کا غصہ گیا یا نہیں یعنی ایسے بدمعاش کا کیا علاج ہو سکتا ہے بس یہی کہ پھانسی لیکر مر جاوے لیکن جن لوگوں کو خداوند تعالیٰ اور اس کی حیثیت سے واقفیت ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو اس طرح سختی سے گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کا قاعدہ محبت اور الفت سے سمجھانے اور سچی دلیل پیش کرنے کا ہے اس لئے اس کا اصلی معنی یہ ہے جس (بے سمجھ) شخص کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ شہادت کی تعریف اور شہید کون ہو سکتا ہے

جواب۔ شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال۔ عزت آبرو بچانے پمارا جاوے وہ بھی شہید ہے مبطون۔ مطعون۔ غرق جو ہدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

(۲) امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں۔

جواب۔ امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دہوکا کیا گیا تہا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے ہی شہید ہوئے۔

(۳) امام حسین کی شہادت کا ثبوت۔ امام حسین اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ۔ محرم کے دنوں میں خوشی کرے یا غمی کرے۔

جواب۔ امام حسین کی شہادت۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر و تقریر سے ثابت ہے یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام اُمۃ خیر الامم نے مقدس لوگوں میں چہوڑ دیا ثابت ہے۔ یہ امر بڑا تفصیل طلب ہے۔ محرم کے ایام میں یہ طرز اظہار جوش و حزن کا بدعت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں۔ اہل کوفہ نے نصرۃ و امداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہونچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکہہ کر غداری کی۔ والسلام۔ نورالدین۔

ہدایت کے لئے پانچ چیزیں مجہے اللہ تعالی کے فضل سے ملی ہیں آپکے پیش کرتا ہوں۔

اوّل۔ استغفار۔ دوئم لاحول۔ سوئم درود شریف چہارم الحمد شریف۔ پنجم قرآن کریم اور یہ سب بلحاظ معنے پڑہنا اس کے سوا اور کچہہ بہی نہیں جو ہے یہی ہے۔ عملدرآمد کے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب ہرو والسید عبد القادر الجیلانی کی ہی میں یہ ہے جو ہم چاہتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم۔ (نورالدین)

(۳) بے ہوئے روزگار کو ترک نہ کرنا چاہئیے ان بنا ہوا روزگار نہ ہوا تو اور تلاش کرو۔ آپ عموماً استغفار سے کام لیں نور الدین دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ لوگ باوجود

دینے کمانے میں سستے ہیں کیونکہ سب خریدار قیمت نہیں دیتے۔ نورالدین

صاحبزادہ میرزا محمود احمد	میرے مکرم مہربان کے سینہ میں عشق و عرفان کا ایک دریا

ہے جو موجزن ہے کبہی کبہی جو موتی اگل دیتا ہے تو دامن انتظار پُر ہو جاتا ہے ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ یہ بالکل غلط ہے کہ ایسی شاعری تضیع اوقات ہے۔ وہ سٹیم جو عملی زندگی کے لئے درکار ہے اس کے لئے جو آتش درکار ہے وہ انہی لعل پاروں میں مخفی ہے۔

میں نے جس دن سے ہے پیارے ترا چہرا دیکھا
پھر نہیں اور کسی کا رُخ زیبا دیکھا

سچ کہوں گا کہ نہیں دیکھی یہ خوبی اُن میں
چہرۂ یوسف و انداز زلیخا دیکھا

خاک کے پُتلے تو دنیا پہ بہت دیکھے تھے
پر کبھی ایسا نہ تہا نور کا پُتلا دیکھا

جب کبہی دیکہی ہیں یہ تیری غزال آنکہیں
میں نے دنیا میں ہی جنت کا ہے نقشا دیکھا

تیرے جاتے ہی ترے خیال چلے آتے ہیں
تیرے جانے میں بہی آنے کا تماشا دیکھا

تیری آنکھوں میں ہے دیکہی ملک الموت کی آنکھ
ہے جو ہاتھوں میں ترے دست قضا کا دیکھا

مشتری ہی ہے ترا مشتری اے جانِ جہان
اُس نے جس دن سے ہے تیرا رُخ زیبا دیکھا

اپنی آنکھوں سے کئی بار ہے سورج کا بہی
پتا اُلفت میں تری میں نے پگھلتا دیکھا

دیکھ کر اس کو ہیں دنیا کے حسین دیکھ لئے
کیا بتاؤں کہ ترے چہرہ میں ہے کیا دیکھا

تیری غصہ بہری آنکہوں کو جو دیکھا میں نے
حور کی آنکھ میں دوزخ کا نظارہ دیکھا

ہنتے دیکھا جو کبہی تیرا ہلال ابرو
پارہ ہائے جگر شمس کو اڑتا دیکھا

ظلم کرتے ہو جو کہتے ہو شفق پہولی ہے
تم نے عاشق کا ہے یہ خون تپتا دیکھا

فراق جانان

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر طالب علم ٹریننگ کالج لاہور)

واعظ کو کیا خبر ہے کیا علم مولوی کو
دردِ دروں کی میرے اطلاع نہیں کسی کو

راتیں کٹی ہوں جسکی جاناں کے درد و غم میں
وہ جانتا ہے جانکنی عاشق کی جاں کنی کو

تھا مہربان اپنا وہ دلبر یگانہ
بھرتا ہوں سرد آہیں کر یاد میں اسی کو

دل دینے پر جو آئے دلدار آزمائے
اس نقد دل کا لیکن پایا امین اسی کو

اشکوں کا میرے پانی بادِ صبا تو لیجا
اُس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکہڑی کو

میرے لئے مُقدم مصحف ہے روئے جانان
پڑہتا ہوں بعد ناصح مسلم کو ترمذی کو

نیچی نگہ سے اُنکی اپنی ہیں نیچی آنکہیں
کرتا ہوں یاد ہر دم اس چشم نرگسی کو

زہے نہ پر ہے آخر کیا تجھ سے ان کو بہیجوں
لیجا نسیم سحری اس میری بے بسی کو

دم کیا اشارہ اُن کا کافی تہا زندگی کو
رُخ دیکھا جسنے اُن کا بہولا وہ ناصری کو

پیش از وصال مشکل گو ہے وصال جانان
ملتے ہیں آکے لیکن رویا میں احمدی کو

جس آنکھ نے ہو دیکھا جلوہ روئے تاباں
زیر نگہ وہ لائے کب حور کو پری کو

جاناں تمہارے موہنہ سے نیّر میں نور چمکا
کیا منہہ تھا ورنہ اس کا پاتا جو روشنی کو

المفتی

سوال۔ ایک آدمی فوت ہو گیا ہے اسکی جائیداد کے دو آدمی وارث ہیں اور ایک وارث کی زوجہ کو وقت زندگی میں خفیہ طور پر کچہہ مبلغات دیگیا ہے کیا وہ مبلغات کا لینا عورت پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ وہ مبلغات اس عورت کو جائز ہیں ان مبلغات کی تحقیق کرنا لغو ہے کسی وارث کا اس روپیہ سے تعلق نہیں وہ علیحدہ ہے

سوال۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ مجدد الف ثانی صاحب بہی اپنے وقت کے امام تھے ان کی بہی مخالفت ہوئی کفر کے فتوے بہی جاری ہوئے تھے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو نماز کے بارہ میں کیا فرمایا تہا۔

حضرت مجدد نے علماء کو لصوص دین اور سخت بُرے لفظوں سے

ایڈیٹوریل

ایشور جیو اور پرکرتی کا سمبندھ

یہ ایک مضمون [illegible] جسے مہاشہ [illegible] نے

جی بی اے ایل ایل بی آریہ سماج لاہور کے [illegible] پر پڑھا جن خیالات کا اظہار [illegible] کرنے اپنے مذہبی عقائد کا عادہ سے کیا اس وقت ہم ان [illegible] بحث نہیں بلکہ میں صرف اس افترا کی تردید کرتا ہوں جو اس شخص نے بلا کسی کافی تحقیق کے مذہب اسلام پر باندھا۔ وہ لکھتا ہے کہ بائبل اور قرآن کریم کی ایک تعلیم ہے چھ ہزار سال کے قریب کا عرصہ گذرا کہ خدا نے اس جگت کو نیستی سے بنایا۔

یہ بالکل جھوٹ ہے اہل اسلام کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا چھ ہزار برس سے ذات الٰہی سے پیدا ہوئی بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ جب سے خالق ہے تب سے مخلوق ہے ہاں مخلوق ہونے کے سبب مؤخر ہے ہاں موجودہ آدم چھ ہزار برس گذرے کہ پیدا ہوا تھا مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے کوئی آدم نہیں ہو چکا یا اس سے اول کوئی مخلوق ہی نہ تھی ضرور تھی۔

۲۔ آدم کی پسلی میں سے حوا کو بنا کر دونوں کو بہشت میں رکھا پسلی میں سے نکلنے کا مطلب جو آپ سمجھے ہیں وہ ہرگز نہیں اور بہشت سے بھی باغ عدن مراد ہے نہ وہ بہشت جہاں مر کر مؤمنین جاوا کرتے ہیں۔

۳۔ شیطان جو ایک وقت میں فرشتہ تھا محض جھوٹ۔ کذب بہتان۔ اور افترا۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کان من الجنّ ففسق عن امر ربّہ۔ وہ تو جن تھا

۴۔ شیطان نے بہکایا جس پر خدا نے دونو (آدم۔ حوا) کو غضب میں آکر بہشت کی چار دیواری سے نکال دیا اور زمین پر پھینکدیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ اس بے لگامی کی کوئی انتہا ہی ہے بس تیز قلم کذب کی روسیاہی لئے ہوئے بلا دیکھے نشیب و فراز کے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سنئے جناب! اللہ تعالیٰ نے غضب میں آکر آدم و حوا کو ہرگز نہیں نکالا بلکہ یہ نکالنا بطور انعام تھا چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر ترقی ہوئی اور نسل انسانی ایسے ایسے انعامات سے بہرہ ور ہوئی جو لغزش بحالت نسیان تام بمصداق کلام (نسی فلم نجد لہ عزمًا) آپ سے ہوئی اس کے متعلق فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم فرما کر پھر ارشاد کیا ہے۔ اھبطوا منہا پس یہ سزا نہیں اور نہ اھبطوا سے مراد آسمان سے زمین پر پھینکنا ہے بلکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا۔ (اھبطوا مصرا) اور یہ تمام [illegible] من الظالمین میں لفظ ظالم بھی یہ وہم نہ ہو [illegible] برگزیدگی میں اس سے کچھ فرق آ [illegible] فرما چکا ہے [illegible] رضا [illegible] ثم اورثنا الکتٰب الذین [illegible]

۵۔ ہم [illegible] سب جدا ہیں [illegible] قائل ہیں جو توبہ کرنیوالی [illegible] کرسکتا تھا ہاں یہ ایمان ہے کہ انسان [illegible] پیدا کیا گیا ہے پھر وہ اپنے اختیار سے بڑا [illegible] [illegible] بالکل مختار ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعًا بصیرا۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورا۔ یعنی ہم نے اسے اپنی راہ دکھا دی اب خواہ اس پر چلے اور ہمارا شکر گزار ہو خواہ اسے چھوڑ کر ناشکرا ہے۔

۶۔ محمد صاحب کی سفارش [illegible] بہشت میں داخل ہونے کا سرٹیفکیٹ ہوگی۔ یہ بھی غلط ہے آپ شفاعت کے معنی نہیں سمجھتے جب تک کوئی شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جز ی دار نہیں بنتا شفاعت کا مستحق نہیں ہوسکتا پھر شفاعت تو اذن الٰہی پر موقوف ہے اور وہ بھی مناسب موقعہ و محل۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابًا وارد و نازل ہوچکا ہے۔

۷۔ خدا نے آدم و حوا کو جاہل اور کمزور نہیں پیدا کیا تھا جاہل نے آپ کو کہا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ ثم سوّٰہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلًا ما تشکرون۔

۸۔ خدا نے کیوں شیطان کو قید یا قتل نہ کیا۔ داعی الی الشر نہ ہو تو پھر کسی انسان کو اس نیکی کا اجر کیونکر ملے۔ نیکی کی قدر اور اس پر اجر اسی لئے ہے کہ باوجود ایک مخالف تحریک کے انسان نے اس پر عمل کیا پھر شیطان کا کوئی زور و غلبہ آدم زاد پر نہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انہ لیس لہ سلطان علی الذین اٰمنوا۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اور آیتہ ما کان لی علیکم من سلطان۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ خود شیطان کے معنے ہلاک ہونیوالی روح کے ہیں اور رجیم سے مراد بھی مقتول ہے پس شیطان تو قتل ہوچکا۔

انبیاء کی بعثت بھی اسی غرض سے ہے اب جو خود شیطان کے گھر چلا جائے اس کا کیا علاج۔

۹۔ ایک بات یہ بھی آپ پوچھتے ہیں نیستی سے ہستی کیونکر ہوئی کیا آپ اس لامحدود ذات کی لامحدود طاقتوں کو گروتی نا پاپا [illegible] [illegible] بغیر آنکھوں کے دیکھتا [illegible] سکتا ہے لیا وہ بغیر مادہ کے پیدا نہیں کر سکتا [illegible] [illegible] قدر [illegible] جو اس کا مثال [illegible] [illegible] الا انھم یہا الذی الا [illegible]

آریہ مسافر کی [illegible]

[illegible] آریہ مسافر [illegible]

ہم لینے والے جان اسلام کی صداقت کا [illegible] [illegible] ایسے شوخ ہیں کہ چھوٹی سے بڑا [illegible] [illegible] باز نہیں آتے۔

جنوری کے رسالہ میں ایک [illegible] [illegible] [illegible] عالم میں بڑی [illegible] عائشہ سے موت کے کلام و نشست [illegible] وہ تواریخ [illegible] مخفی نہیں ہے۔

[illegible] انبیاء [illegible] ظاہر تھا [illegible] کے عالم [illegible] تھا وہ جس کے دشمن ان [illegible] اسکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوچکے ہوں جو اپنے ارادوں میں کامیاب ہوا ہو جو اپنی زندگی کا مشن پورا کرچکا ہو جیسے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجًا کی ندا آچکی ہو اور جسے اختیار دیا گیا ہو کہ خواہ وہ دنیا میں کچھ مدت اور رہے خواہ اپنے حبیب کے پاس چلا آئے تو اس نے اپنے محبوب کے پاس جانا پسند کیا ہو کیا اسکی موت حسرت واندوہ کی موت ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں موت ان لوگوں کے لئے ہے اے نادان آریہ! خوفناک ہوسکتی ہے جو آنیوالے عالم کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ جو صدہا برس کتے بلی کی جونوں میں چکر کھاتے پھرتے ہیں جب کو دائمی مکتی نصیب نہیں ہوسکتی بلکہ مکتی پا کے پھر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ ابھی پرمیشر کے پاس روحوں کا ذخیرہ ختم ہوا اور اس نے مجھے پھر اسی دارالمحن میں روانہ کیا اور ان لوگوں کیواسطے تو عین راحت ہے۔ جو مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں جن کا خدا ایک رحیم خدا ہے جو انہیں ایسی ایسی نعمتیں دیتا ہے جن کا ظہور اس تنگنائے دہر میں مطلق نہیں ہوسکتا۔

www.aaiil.org

ثناء اللہ کی کم فہمی

امرتسری اہلحدیث کا مشہور مناظر انبیاء کی عصمت کی نسبت اپنا

عقیدہ ... کہ اس پر کوئی انگلی ... نہیں ... بلکہ ... عمل الشیطان ... کر یہی بتایا گیا ہے کہ موسیٰ ... ایک ... معاذ اللہ شیطانی حرکت کی۔ اصل میں یا مورمن اللہ کی مخالفت ... کا نتیجہ قلب پر مہر لگ جانا ہے اور قرآن مجید میں عدم تدبر کا نتیجہ ہے ورنہ تھوڑے سے تامل سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ ... عمل ... طبع فرمایا ہے یعنی اے ... مخالف یہ تیری شیطانی حرکت ... میں نے ... سزا دی۔ ... شک شیطان صریح ہلاک کرنے والا دشمن ہے ... ہیں ... پر بڑا ... قرینہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے پہلے وکذلک ... فرما کر بتا چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام محسن نیکوکار ... کہ کسی ایسے قصہ کا بیان ہونا چاہیئے جس ... کا بیان ہو نہ کہ جرم کا۔ پھر جناب آلہی کی ... متوجہ ... میرے رب ... تیری رضا کے لئے ... معصیت ... ہے اب تو میری حفاظت کر چنانچہ ... حفاظت کی اور دشمن ... سے بچا لیا واقعی بات ... اور نیک عنوان پر نیک ثمرات ... [illegible]

... [illegible]

تعجب ہے کہ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن آدلیہ وذلی مگر اتنا نہیں ... کہ ... نظالم النفس بھی ہوتا ہے یاد رکھیئے یہ آیت ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ مولوی ... صاحب ... اور یہ عرض کروں گا کوئی ... کہ آپ خواہ مخواہ ہی ... کی مخالفت کریں ... معاملہ ... انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا مسئلہ ... کیا ضرور ... کیا ... کے لئے حضرت موسیٰ کو ... گناہ ثابت کرنے ... اپنی غلطی کو تسلیم ... شان ... ختم کر دیا ہے۔

پھر آپ نے ایک حدیث کے معنوں میں ٹھوکر کھائی ہے۔ ... حدیث کو ملا کر جہالت۔ آپ ما من مولود یولد کے حصر کو حصر انسانی کیوں نہیں قرار دے لیتے جب کہ بہ مقابلہ مریم و ابن مریم واقعہ ہوا ہے ... اس صورت میں استثناء منقطع ہوگا پس جن کو شیطان مس کرتا ہے وہی مولود ہوں۔ گو جو مریم و ابن مریم کی صفات رکھنے والے مامورانِ آلہی کے مخالف ہیں صفات رکھنے والے ہیں ... اس کیا کہ بحکم آیت ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ ولا نفرق بین احد من رسلہ ... کل انبیاء بمنزلہ شخص واحد ہیں باقی رہا مریم و ابن مریم

... کے نام کی تخصیص سو وہ اس لئے ہے کہ ان کی ولادت کے متعلق یہود خصوصیت سے تہمتیں لگاتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مریم شیطانی ولادت سے اپنے دوسرے بھائیوں (نبیوں) کی طرح پاک تھا۔

یہ معنے میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے بلکہ الحمدللہ کہ اکابر مفسرین اس مسئلہ میں مجھ سے متفق ہیں چنانچہ کشاف میں ہے

کل مولود یطمع الشیطان فی اغوائہ الا مریم وابنہا فانہما کانا معصومین وکذلک کل من کان فی صفتہما لقولہ تعالیٰ لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین

یعنے صرف ابن مریم کی تخصیص نہیں بلکہ جو ان دونوں کی صفت میں ہو وہ بھی اس آیت الا عبادک منہم المخلصین کے رو سے اس وعدہ میں داخل ہے خود اسی بخاری کی حدیث میں ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ... اپنی اہل پاس یہ دعا مانگ کر جائے۔ بسم اللہ۔ اللّٰھُمَّ جنبنا الشیطن وجنب الشیطن ما رزقتنا۔ اگر ولد مقدر ہوگا لم یضرہ الشیطان ... شیطان اسے بالکل ضرر نہ دیگا ... امید ہے کہ ... خدا ترس دل لیکر اس تحریر کو پڑھیں گے اور اپنی رائے پر نظر ثانی فرمائیں گے۔

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

مندرجہ عنوان فقرے کے مصداق وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر بدعت کے طور پر اپنی طرف سے انواع و اقسام کے اوراد و وظائف۔ چلہ کشی ... رہبانیت وغیرہ وغیرہ۔ اسقاط اور قل ... وغیرہ وغیرہ ایجاد و اختراع کر کے اصل اسلام اور سنت نبوی میں افراط و تفریط کر کے ختم نبوت و رسالت کو توڑ پھوڑ کر گویا خود ایک قسم کی نبوت و رسالت ... بدعات میں سرگرم ہیں اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کو جو افراط و تفریط کو دور کر کے اصل اسلام اور سنت نبوی کا چہرہ دکھلا کر غیروں کو بھی شرمندہ کر رہے ہیں اور اس ... شرک سے جو تیرہ چودہ سو سال ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی محنت اور مشقت سے تیار فرمائی تھی کوڑا کرکٹ اور کنکر پتھر پھینک کر صاف کر رہے ہیں ملزم قرار دیکر عوام کو بھڑکاتے ہیں کہ دیکھو مرزا صاحب نے خاتم النبیین کی ختم رسالت کو توڑ کر نئی نبوت اور رسالت کا دعوےٰ کیا ہے حالانکہ یہ بات

بالکل غلط ہے۔ ع

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم استم و زخداوند منذرم

اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے ختم نبوت و رسالت کے معنی سمجھنے ہی میں غلطی کھائی ہے یا دیدہ و دانستہ لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ پہلی نبوتیں اور رسالتیں تو صرف قوم قوم کے لئے تھیں اس لئے ان میں ہدایات بھی بقدر القوم اور بقدر الزمان ہی نازل ہوتی رہیں ... تکمیل نبوت یا یوں کہو کہ انسانی کمالات اپنی نہایت اور غایت کو نہ پہنچے بلکہ کسی کسی شاخ کی اصلاح اور درستی ہوتی رہی اسی لئے تو وہ نبوتیں کامل و مکمل نہ تھیں اُن کے عہد میں لوگوں کو براہ راست ہی بارگاہ آلہی میں راہ و رابطہ ممکن اور شدن تو اندہا اور مکالمہ و مخاطبہ و الہام و بشارات وغیرہ سے لوگ مستفیض ہو سکتے تھے حتیٰ کہ بعض عورتیں بھی اس زمانہ میں ملہم من اللہ ہو گذری ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں ختم نبوت یا بالفاظ دیگر انسانی پودا اپنے کمال پر پہنچ گیا۔ اب بغیر مُہر محمدی کے کوئی لاکھ جتن کرے ربانی دربار میں باریابی محال اور ناممکن محض ہے خدا کے لئے اس کے یہ معنے نہ سمجھنا کہ اب ہر ایک قسم کا فیض آسمانی ... موقوف ہو گیا ہے اس حساب تو پہلی نبوتوں اور رسالتوں سے بھی گئی گذری ہوئی کیونکہ جب بات کی فضیلت ... اور مخاطبہ و مکالمہ وغیرہ ہی ہو سکتا ہے جب وہ بھی بند اور موقوف ہو گیا تو فضیلت اور بڑائی کیسی بے فیض چشمہ ہوا ... تو ایسے گندے عقیدے سے اللہ تعالیٰ بچاوے اب تو ... فیضان آسمانی نازل اور جاری ہو سکتے ہیں ... ہو کر بروزی رنگ میں صوفیائے کرام کی کتابیں پڑھ کر ... براہ راست بغیر مُہر محمدی یعنی اتباع کامل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے فیض کا دروازہ بند ہو چکا ... خاتم النبیین کے اب تا قیامت کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو صاحب شریعت ہو کر نئے احکام لائے ورنہ ... اور پورا پورا متبع ہو کر پہلے فنا فی الشیخ اور پھر فنا فی الرسول بعدہ فنا فی اللہ بھی ہو جانا ممکن ہے ... یا ... تیرہ بار ... صوفیائے کرام کو ماننے والے تو کسی طرح سے بھی انکار نہیں کر سکتے ہاں حضرت مرزا صاحب کی ضد سے اپنے مسلمات سے بھی انکار کر کے اپنے پیشواؤں کو بھی مورد طعن بناویں تو وہ دوسری بات۔ حضرت مرزا صاحب نے تو بار بار اپنی تصانیف میں تحریر فرمایا ہے کہ ... میں کوئی تشریعی نبی یا رسول نہیں اور یہ بات ناممکن بھی ہے لیکن بروزی رنگ میں مظہر انبیاء ہوں اور بس

اقتباس الصحائف

بے غیرتی کی حد ہو گئی

تمہیں صورت شناسی ہو مبارک!
تمہیں دوست مہربانی ہو مبارک!
تمہیں عیش و عشرت کی بانی ہو مبارک! تمہیں ادنیٰ سا جرانی ہو مبارک!
یہ کام ہو دیوانہ تم پر جہاں ہو ہو تم تک پردہ نہ تمہیں جہاں سے
(آریہ گزٹ)

گیہوں کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑہانیکی ترکیب

ملک فرانس کے ایک صاحب نے جو زیادہ مشہور نہیں ہیں کئی تجاربوں کے بعد اس ترکیب سے گیہوں کے ایک ایک دانے سے اس قدر زیادہ اور بہت سے نئے پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے کہ گیہوں کا پودا بجائے ایک فصلی پودا رہنے کی بجائے کہ جو جلدی پیدا ہوتا اور ختم ہو جاتا ہے ایک ایسے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے کہ جو کہ سے کم دو سال تک رہے اور غلہ دیتا رہے اور ممکن ہے کہ اسی طرح تجربہ کرنے سے اور اسکی نسل کو بڑہاتے جانے سے اس عمر کا حصہ اور بھی زیادہ بڑہ جائے یہ ترکیب مختصر الفاظ میں اس طرح پر ہے کہ گیہوں کا دانہ بجائے موجودہ طریق پر بونے کے ایک فٹ سے لیکر ڈیڑھ فٹ تک یعنی ایک ... گہرے سوراخ ... میں کہ جو مخروطی شکل کا یعنی اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ بویا جاتا ہے اور اس پر صرف اس قدر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے بیج ڈھک جائے۔ جب یہ بیج اگتا ہے اور مٹی سے اوپر اسکی شاخ نظر آنے لگتی ہے۔ تب پھر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے وہ انکر چھپ جاوے۔ اس کے بعد جب پھر یہ انکر مٹی سے باہر نکل آتا ہے تب دوبارہ اس پر مٹی ڈالدی جاتی ہے اور یہ امر لگاتار کئی مرتبہ تک جاری رکھا جاتا ہے حتی کہ وہ سارا گڑھا مٹی سے بھر جائے۔ تب آخر کار یہ پودا کثرت سے شاخوں میں پیدا ہوتا ہے اور بہت سے بیج دیتا ہے ایک موسم کے بیج پک جانے پر وہ کاٹ لئے جاتے ہیں مگر پودا بدستور کھڑا رہنے دیا جاتا ہے حتی کہ مختلف فصلوں میں وہ بیج دیتا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اپنے طور پر اسی طرح تجربہ کرکے دیکھیں اور اسے مفید پائیں۔ تو ہمارے پاس اس کا حال بغرض اشاعت ارسال کریں۔

ریوٹر عدن سے تار خبر دیتا ہے کہ ملا سوالی لینڈ قبائل طرز سکی دلسفوری کو تنگ کر رہا ہے قبیلہ کے لوگ گرد نواح میل پر چڑہ آئے اور تحفظ کے متجی ہوئے اس پر نیل سے چھوٹی توپوں سے کئی فیر کرکے ملاکے آدمیوں کو منتشر کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے بہت سے لوگ مارے گئے ہیں نلوسیل ... (انگریزی ...) دوست قبائل کے ۹۰ آدمیوں کو ... جاکر دوسری محفوظ جگہ میں خشکی پر اتار دیا۔ اس وقت کل آمدی سپاہ جس کی تعداد دو ہزار ہے بربرہ پہنچ چکی ہے۔

عالیجناب سرجان ہیویٹ بالقابہم لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کو ان دنوں دوران قیام آگرہ میں صبح کی سیر و تفریح کے وقت ایک ناگوار حادثہ اس طرح پیش آیا کہ آپ کی بائیسکل ایک چھکڑے سے ٹکرا گئی اور ہز آنر کے سر میں ایسی سخت ضرب آئی جس سے بے اختیار خون جاری ہو گیا۔ اتفاق سے ایک اے ڈی کانگ کے سوا کوئی رفیق یا ملازم اس وقت کے ہمراہ نہ تھا اور یورپین اے ڈی کانگ بھی شاید دور نکل گیا یا پیچھے رہ گیا تھا اس لئے فی الفور مدد نہ پہونچ سکا۔ اور ہز آنر کو سنبھالنے کا خوشگوار و قابل فخر فرض ایک خوش نصیب دیسی عورت کے حصہ میں آیا جو حسن اتفاق سے اس وقت موقعہ پر موجود تھی اس عورت نے محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہو کر نہ صرف حمال حوالت ہز آنر کو اٹھایا بلکہ اپنی چادر سے آپکے لباس کی گرد جھاڑی اور اسی کا ایک کونا پھاڑ کر آپکے زخم کا لہو پونچھا۔ غنیمت ہے کہ ضرب ایسی شدید نہ تھی جو خدانخواستہ ہز آنر کو معاودت میں مانع آتی۔ مگر رخصت ہونے سے قبل آپنے اس عورت کی ہمدردی پر پانسو روپے کے گرانقدر عطیہ سے اظہار قدردانی فرمایا اور اس کی معمولی خدمت کے بدلے ایک ایسا فخر و ناز کا موقع اسے بخشا جو اس کے خاندان کی پشتوں تک یادگار رہیگا۔ اے کاش! انگریز حکام سرجان ہیویٹ کے اس طریق عمل سے دیسیوں کی قدردانی کا سبق لیں۔

مصر میں اس وقت دو قابل ذکر حادث پیش آئے ہیں۔ اوّل جامع ازہر شریف کے طلباء کی ناراضی اور اسٹرائک اور دوم غازی مختار پاشا عثمانی ہائی کمشنر مصر کے بعض خاص اور کاذاتی کاغذات کی ضبطی جو عثمانی صدر اعظم کے حکم سے عمل میں آئی ہے۔ طلباء اپنی ضد نہیں چھوڑتے اس لئے جامع ازہر کے شیوخ ان کے مطالبات منظور کرنے سے منکر ہیں اور غازی مختار پاشا کا معاملہ ان کے بعض دشمنوں کی بیہودہ کوشش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ جنھوں نے انجمن اتحاد کو بھڑکایا۔ اور غازی کو بدنام کرنا چاہا۔ امید ہے کہ تحقیقات میں وہ بری الذمہ ثابت ہونگے

امریکہ کے شامی تارکان وطن کی انجمن کے رشید مطران نامی ایک ممبر نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ملک شام سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ایک نو آبادی اور خود مختار یہ ملک قرار دیا جاوے لیکن خاص اہل شام اس تجویز کے سخت مخالف ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم سلطنت عثمانیہ کے ناقابل انفکاک جز رہیں گے اور اس کو اپنی سعادت سمجھیں گے۔

ڈیو مثل طہران سے مطلع کرتا ہے کہ رشت میں سخت شورش ہوئی ہے۔ انقلاب پسندوں نے گورنر اور کئی دوسرے سرکاری افسروں کو قتل کر ڈالا اور کنک کا ڈاک خانہ اور تار گھر جلا دیا۔ بازار بند ہیں۔ سپاہی روسی قنصل خانہ میں پناہ گزین ہیں۔

ڈیو مثل طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ چار سو سپاہی اور ایک توپ رشت کو روانہ ہو گی۔ خبر ہے کہ ایک پراونشل انقلابی گورنمنٹ قائم ہو گئی۔ ممالک غیر کے باشندوں کی جان و مال محفوظ ہیں۔ تار کا سلسلہ ہنوز منقطع ہے۔

رسید ٹکٹوں کا جھگڑا

اس سے پہلے رسید کا ٹکٹ علیحدہ ہوتا تھا۔ لیکن پچھلے سال کی اصلاح کی رو سے ڈاک اور مال کے ٹکٹ ملحق کئے گئے ہیں۔ اگر ایک آنہ کا ٹکٹ نہ ملے تو آدھ آدھ آنہ کے دو ٹکٹ بھی لگانا جائز ہے لیکن [illegible] ... تو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ بعض تاجران نے اسی خیال سے کہ جب نصف آنہ والے دو ٹکٹ لگانا جائز ہیں تو پاؤ آنہ والے چار ٹکٹ بھی جائز ہوں گے۔ بہت نقصان اٹھایا ہے۔

پارلیمنٹ کا افتتاح

آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا ملک معظم نے اپنے تخت کی تقریر میں کہا کہ میں برلن میں اپنے استقبال سے بہت محظوظ ہوا مجھے یقین ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات عمدہ ہو جائیں گے جو خود ان ملکوں کے فوائد اور امن عامہ کے لئے اب ضروری ہے۔

دول خارجہ سے میرے تعلقات دوستانہ ہیں اضلاع متحدہ کے ساتھ تصفیہ طلب امور طے ہو گئے۔ فرانس۔ اٹلی اور اسپین کے مابین معاہدوں کی تجدید ہو گئی ہے ایران کی حالت بدستور اضطراب انگیز ہے۔ میری گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے اصول سے انحراف کرے لیکن ہماری رائے میں ایران کی حالت اس کی مقتضی ہے کہ ملک میں امن قائم کیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ مشکلات کی وجہ سے روس اور برطانیہ کے تجارتی اور مالی فوائد خطرہ میں ہیں اس معاملہ پر دونوں گورنمنٹیں تبادلہ آرا کر رہی ہیں۔ میں خوش ہوں کہ بغاریہ

جو کہے وہ مانیو ورنہ دکھ پاؤ گے (۵) جو کہیگا وہ پورا ہو گا (۶) موسیٰ کا مثل ہو گا۔ اعمال حواریوں میں اس مسئلہ کو بالکل حل کر دیا گیا ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ تم دعائیں کرو ضرور ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ باتیں پوری ہو جاویں جو ہمارے باپ داؤد کو کہی گئیں اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں نہ تھی

یستفتحون۔ یہ باتیں تم کافروں پر کہا کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں نبی آنیوالے کی دعائیں کیا کرتے تھے

ماعرفوا۔ دوسری جگہ فرمایا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

بغضب علی غضب۔ مسیح کی مخالفت کا غضب پھر اس نبی کی مخالفت کا غضب

وھو الحق۔ اور وہ حق ہے اگر کتاب سچی ہی ہو اور سچ کی تصدیق کرنیوالی ہی ہو تو پھر انسان کیوں نہ ملنے

تقتلون۔ مقابلہ کرتے رہے۔ اگر کہیں کہ وہ نبی نہ تھے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اچھا موسیٰ کو تو تم سب نبی مانتے ہو پس تم نے اس کی کیوں حکم عدولی کی۔

عصینا۔ ہاں تو لیا مگر ہم سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اشربوا۔ رچ گئی تھی۔

تمنوا الموت۔ اس کے دو معنے ہیں دونوں پسند ہیں ایک تو یہ کہ تم سب ملکر اس نبی کے مرنے کی دعائیں کرلو۔ اور پھر دیکھو کہ یہ دعا مقبول ہوتی ہے یا نہیں یا الٹی تم پر پڑتی ہے۔ یا وہ جنگ کرلو جو ایک گروہ کو فنا کرے۔ موت بمعنی جنگ۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولقد کنتم تمنون الموت

ومن الذین اشرکوا۔ یہ تو زیادہ جینے کی حرص میں مجوسیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک دعائیہ فقرہ ہے۔ کہ ہزار سال بجوی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

قل من کان عدوًا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبك۔ لوگ کس طرح اللہ کی نعمتوں سے محروم رہتے ہیں اور کیونکر راستبازوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور کس طرح ضد اور عداوت بے جا کلمات کے لئے جرأت دلاتی ہے ان تین باتوں کا بیان اس رکوع میں ہے۔

بہت سے لوگ ملائکہ کے منکر ہیں بعض مسلمانوں نے بھی ان پر ایمان لانے کو اتنا ضروری نہیں سمجھا حالانکہ تمام نیک تحریکوں کے سرچشمے یہی ہیں۔ علم عقائد میں ایک کتاب کتاب التوحید نام میں نے دیکھی ہے جس میں اس نیک بخت نے ملائکہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ملائکہ کی نسبت کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان پر ایمان نے مجھے بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔

اس دنیا میں کوئی مسبب بغیر از سبب نہیں ایک چیز دوسری چیز سے پیدا ہوتی ہے اس زمانے کے فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں پس خیال کرو کہ بعض وقت بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں نیک کام کے لئے ایک لہر اٹھتی ہے اور ایک نیکی کے کرنے کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اسمیں جدید تحریک نظر آتی ہے حالانکہ انسان اور اس کا علم اور اس کے قوی پہلے سے موجود تھے۔

مگر یہ تحریک یکدم پیدا ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوئی نرالی وجود اس کا محرک ہے پس ایسی تحریک کرنیوالے کا نام حدیث و قرآن کے رو سے ملائکہ ہے۔ ملائکہ کو علم ہوتا ہے اس لئے وہ سب موقعہ و محل ایک نامی تحریک کرتا ہے جو انسان فوراً اس پر عمل کرتا ہے (ہمارے حضرت اقدس ... ایز قلب صاف ہیں جس وقت کسی کام کی تحریک پاتے تو اوسی وقت خواہ رات کے بارہ بجے ہوں اس کے کرنے میں مشغول ہو جاتے اور مشکلات کی پروا نہ کرتے) تو ملائکہ کو اس شخص کے ساتھ ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ اور تحریک کرتا ہے اور پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص اس قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے رہیں اس طرح تمام ملائکہ حتیٰ کہ ملاء اعلیٰ میں اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس کا تعلق بڑھتے بڑھتے وہ زمانہ آتا ہے کہ تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو چاہی تم تجربہ کرکے دیکھ لو۔

پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ کا افسر جبرئیل امین ہے۔ یعنی تمام نیک تحریکوں کی تحریک کے جو فلاسفر متعلق ہیں ان کا افسر جبرئیل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ... عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین۔ آنحضرت رسول کریم نے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ میری تعلیم تمام دنیا کی پاک تعلیموں کی جامع ہے کیونکہ تمام نیکیوں کی تحریکوں کے افسر کا تعلق میرے قلب سے ہے۔ جامع کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی صداقت (جو قلبی اور روحانی ہو) نہ ہوگی جس کے لئے قرآن مجید سے کوئی آیت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبرئیل کا کون دشمن ہو سکتا ہے جبکہ وہی نیک تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے نازل کیا ہے۔ یہ قرآن تیرے قلب پر۔ آئندہ جو ہوگا وہ دنیا دیکھیگی۔ مگر موجودہ تعلیمات دنیا میں جس قدر ہیں ان ساری پاک تعلیموں اور نیک تحریکوں کا عطر نکالو۔ پھر محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے مقابلہ کرو تو وہ سب کچھ اسمیں موجود ہوگا اور میں (نور الدین) اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائبل کو دیکھا ہے اور تین (شام۔ یجر۔ رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے۔ پھر دساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے اور ہندوؤں کی کتابوں کو دیکھا۔ یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی ہیں ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ اور پھر اتم نہ ہو۔

مصدقًا لما بین یدیہ وھدًی وبشرٰی للمؤمنین۔ پھر فرماتا ہے کہ جو اگلی کتابوں میں سچ ہے اس کی تصدیق کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی کچھ ہدایتیں ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں۔ ایک بات سناتا ہوں۔ اگلی کتابوں میں جو نصائح ہیں ان پر دلائل نہیں چنانچہ انہیں لکھا ہے خدا ایک ہے۔ زمین و آسمان میں تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ پڑوسی کی مدد کر۔ سبت منا مبارک وہ جو غریب ملی ہیں اس قسم کی تعلیمات ہیں مگر انکے ساتھ دلائل کوئی نہیں۔ مگر قرآن شریف میں یہ خاصہ ہے کہ ایک طرف دعوےٰ ہے دوسری طرف اس کے دلائل بھی ساتھ دئے ہیں۔ ان فی خلق السمٰوات والارض الیٰ والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون۔ البقرہ ۲ ع ۱۹ میں آیات سے مراد دلائل ہیں

یہ قرآن مجید پہلے مصدق ہوا۔ پھر اسمیں نئی باتیں بھی ہیں۔ یہ تو علمی پہلو سے اس کا کمال ہے اب عملی پہلو میں اس کا ثبوت لو۔ وہ یہ کہ قرآن کریم پر عمل کرو تو دنیا کے فاتح بن جاؤ گے چنانچہ صحابہ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ بشریٰ کی ایک تشریح یہ بھی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

www.aaiil.org

چاہتے ہو۔ یہ اس طرح کہ

تظاہرون علیہم بالاثم والعدوان ۔ بدکاری اور ظلم کے لئے ان کی پیٹھ بھرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔

قیدیوں کو تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو مگر جو اس سے برا کام ہے جلا وطن کرنا اس سے باز نہیں آتے۔

افتومنون ببعض الکتاب ۔ یہ مرض آجکل بہت سا رہتی ہے۔ کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے بعض کی مطلق پروا نہیں کرتے کئی لوگ ایسے ہیں ۔ جو نماز پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہیں روزے رکھتے ہیں ۔ مگر نہیں سوچتے کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے ۔ یوں تو تہجد گذار ہیں مگر لڑکیوں کو میراث دینے کی قسم ہے یہ بہت بری بات ہے اس سے بچو۔ ورنہ اس کی سزا جہنم ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون ۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

مدینہ طیبہ میں ایک شخص ایک مسلمان کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر مارا گیا ۔ یہ واقعہ گذر گیا مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام شہر کے لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ ہم مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا مناسب سمجھتے ہیں ۔ تاکہ اسکی قوم کے لوگ ہماری مخالفت کریں ۔ مگر امن عامہ کے شریک اس دیت کے دینے میں شریک نہ ہوئے بلکہ ایک مسلمان عورت نکلا سیدہ کرانے کے لئے قینقاع (جو لوہار تھے) کے محلہ میں گئی وہ گھونگٹ نکلے ہوئے تھی ۔ شریر لوہار نے کہا کہ یہ کپڑا کیوں مونہہ پر ڈالے ہوئے اس نے جواب دیا ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پردہ کا حکم دیا ہے اس پر اس بدمعاش نے شرارت سے لوہے کی ایک میخ پچھلی طرف کپڑے میں ٹھونک دی عورت اٹھنے لگی تو اس کا کپڑا بھی پھٹ گیا اور گھونگٹ بھی اتر گیا یہ حالت دیکھ کر بجائے اس کے کہ معذرت کرتے انہوں نے تمسخر اڑایا عورت نے گھبرا کر کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے ادہر سے ایک مسلمان بھائی نے یہ بات سن لی وہ مدد کو دوڑا آپس میں وہاں لڑائی چھڑ گئی جس سے ایک قتل ہو گیا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو فرمایا کہ ہم نے بیرونی انتظام کے لئے یہ معاہدہ کیا تہا ۔ تم اندرونی معاملات میں ایسے تیز ہو جاتے ہو کہ قتل تک نوبت پہونچ گئی ہے ۔ جب وہ بہت تنگ ہوئے تو مدینہ چھوڑ کر چلے گئے ۔

ادھر بنو نضیر سے ایک حماقت ہوئی کہ کسی اپنے معاملہ کے لئے نبی کریم صلعم کو اپنے محلہ میں بلا لیا اور وہاں ایک شخص کو سکھایا کہ جب یہ دیوار کے پاس بیٹھے ہوں تو تم اوپر سے چکی کا پاٹ گرا دو ۔ آپ کو ان کی اس بدنیتی کی خبر کسی نہ کسی طرح مل گئی اس لئے آپ یکدم اٹھ کر چلے گئے اور ان کا داؤ نہ چل سکا ۔ یہ بات بڑھ گئی ان میں کچھ شاعر بھی تھے ۔ وہ مکہ میں گئے اور وہاں کے سرداروں کو جا کر بھڑکایا اور بعض نے مسلمان عورتوں سے تغزل کیا اس لئے بنو نضیر کو حکم ہوا ۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ ۔ جلا وطن کر دیا گیا حالانکہ ان سے معاہدہ لیا جا چکا تہا کہ وہ ایسے کام نہ کریں گے جن سے یہ جلا وطنی کرنی پڑے ۔ ادہر مکہ والوں نے پیغام بھیجا کہ تم ان مسلمانوں کی عورتوں کو مارو اور ہم باہر سے لشکر لے کر ان پر حملہ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک اپنے ساتھ گرد و نواح کی قوموں کو جمع کر لائے سورۂ احزاب میں انکا ذکر ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس لڑائی سے مسلمانوں کو بچا لیا جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ نے بنو قریظہ سے پوچھا کہ تم پہلے دو واقعے قینقاع اور بنو نضیر کے دیکھ چکے اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور اب تمہارے حق میں ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہیں ماننا پڑیگا ۔ بدقسمت انسان نیک کی بات کو نہیں مانتا اس لئے انہوں نے کہا ۔ ہمیں سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور ہے ۔ آپکا اس نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ جنگ کے شریکوں کو قتل کر دیا جاوے ۔ یہ فیصلہ انہیں چار و ناچار منظور کرنا پڑا جن کو قتل کی سزا دی گئی ان کی تعداد کم از کم دو سو پچاس اور زیادہ سے زیادہ نو سو کی بتائی گئی ۔

خیر یہودیوں کے فرقے تو اس طرح تباہ ہوئے ۔ باقی رہے عیسائی ان کا لاٹ پادری عامر تہا اوس نے لوگوں کو خواب سنایا ۔ کہ میں نے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ وہ پراگندہ اور ملک ملک اکیلا پھرتا ہوا مر جائیگا آپ نے فرمایا خواب تو سچ دیکھا ہے مگر میرا نہیں اپنا یہ انجام دیکھا ہے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ مکہ گیا اس خیال سے کہ کچھ ان تمام مسلمانوں کے خلاف کروں مگر وہاں اوس نے شراب پی کر بدمستی کی تو نکالا گیا ۔ پھر روما چلا گیا ۔ وہاں بادشاہ کو سکھایا مگر بادشاہ ناراض ہوا راتوں رات نکل کر بھاگنا پڑا ۔ اور آخر اسی طرح مارا گیا ۔ حدیث میں وحیداً ۔ طریداً ۔ شریداً آیا ہے اب میدان صاف تھا ۔ دو گروہ رہ گئے ایک منافقوں کا اور دوسرے مسلمانوں کا منافقوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ ۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ورلی زندگی کو اختیار کر لیا اس لئے ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائیں گے چنانچہ جب ان لوگوں کی تباہی آئی کوئی ان کا حامی و ناصر نہ ہوا ۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو بھیجا اور پھر اس کے بعد کئی رسول در پے بھیجے حتیٰ کہ عیسیٰ کو بھیجا ۔ ایدناہ بروح

غلف ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا اس پر ایک پردہ رہ جاتا ہے اغلف وہ شخص جو نامختون ہے ۔ دوسرے معنے غلاف میں ہیں جیسے کہ آیا ہے قلوبہم اکنہ تیسرے معنے ہم بڑے مکرم معظم لوگ ہیں جن پر کسی کا اثر نہیں پڑتا ۔

فقلیلاً ما یومنون ۔ کم ہی ایمان لاتے ہیں یہ محاورہ ہے یعنی ایمان نہیں لاتے ۔

مصدق ۔ ایسے لوگوں کی وہ کتابیں تھیں جنمیں کچھ باتیں آئندہ کی نسبت لکھی ہوئی تہیں ۔ قرآن کریم سے ان کی تصدیق ہوگئی چنانچہ توراۃ باب استثناء آیت ۱۸ میں مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ساتھ جانیوالوں نے گھبرا کر کہا کہ اب ہم تیری آواز سننا نہیں چاہتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وحی تم میں نہیں بلکہ تمہارے بھائیوں میں اترے گی اور پھر اس رسول کے نشان بتائے ۔ (۱) وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا (۲) بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا (۳) اپنا کلام اوس کے مونہہ میں ڈالوں گا

[illegible]

کوئی واقعہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ کیا بات ہے۔ ان یہ معنے کہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ اور لوگون نے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے کاٹے کو مقتول کے جسم سے لگاؤ تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ یہ نہ نبی سے آئی اور ایسا کہنا بڑی دلیری ہے ان معانی کو نہ صحابہ نے بیان کیا نہ ائمہ تابعین نے نہ تبع تابعین نے نہ کسی محدث نے۔ اس میں ایک لفظ عجیب ہے وہ ہے کذلک یحیی اللہ الموتی مُردے اسی طرح زندہ ہوا کرتے ہیں پھر یہ کہ وہ تم کو اس طرح کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ صوفیوں نے بھی اس آیت کے معنے کئے ہیں وہ قتل نفس سے مراد نفس کشی لیتے ہیں اور اس کا طریق بتاتے ہیں بعض قویٰ کو بعض سے مارنا۔ مگر قتل نفس کے یہ معنے میں نے کسی محاورہ عرب میں نہیں دیکھے۔ اس لئے جرأت نہیں کرتا۔

یخرج منہ الماء۔ جب بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکلتا ہے تو مومن کے اندر سے تو اس سے بڑھ کر کچھ نکلنا چاہیئے یعنی اتنی ندیاں پھوٹ کر نکلیں کہ عالم سیراب ہو۔

پتھروں سے پانی نکلکر فارغ البالی سرسبزی کا ذریعہ بنتا ہے تو مومن کے اندر سے بھی ایسے کلمات نکلنے چاہئیں جن سے روحانی سرزمین میں بہار آتی ہو۔

لما یھبط من خشیۃ اللہ۔ پتھر سے اوپر سے گرنے کا نظارہ انسان میں خشیۃ پیدا کرتا ہے۔ یا ضمیر قلوب کی طرف ہو۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ گناہ سے بچنے اور خشیت اللہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو اللہ میرے کاموں سے بے خبر نہیں۔

افتطمعون ان یؤمنوا لکم۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بات مان لیں مگر یہ وہ لوگ ہیں کہ جس کتاب کو کلام اللہ مانتے ہیں اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں بعد اس کے کہ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتی

لیحاجوکم۔ حجت میں غالب آئیں گے۔

امانی۔ امانی کے تین معنے ہیں (۱) امانی جمع امنیۃ کی اُمیدیں (۲) امانی کے معنے تلاوت (۳) امانی کے معنے اکاذیب۔ آنحضرت ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جھوٹے خیالات۔ جھوٹی اُمیدیں۔ عبارت تو سُن لیتے ہیں مگر مطلب نہیں سمجھتے

ثمنا قلیلا۔ دنیا جیسا کہ فرمایا متاع الدنیا قلیل۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی چند روزہ فائدہ کے لئے دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

مما کتبت ایدیھم۔ (بائبل ترجمہ در ترجمہ ہو کر اسکی مصداق ہو چکی ہے خصوصاً یمین اناجیل اور اس کے ملحقات اور اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اصل کیا تھا)

۱۰۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اطلاع دی کہ خدا نے مجھے رسول بنایا۔ تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اس کے بعد جب آپ کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی۔ حکم الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے چلے گئے۔ مکہ میں آپ کو کئی قسم کی سہولتیں تھیں۔ اوّل تو یہ کہ ایک ہی قسم کے مخالفین سے پالا پڑتا تھا۔ یعنے مشرکین سے۔ پھر دوسرے یہ کہ آپکا خاندان نہایت معزز تھا اور آپکے قرابت دار بھی وہاں تھے کوئی ایذا رسانی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ ان لوگوں کے رسم و عادات کو بھی سمجھتے تھے آپکے کئی پُرانے دوست بھی تھے جو ہر وقت مدد کرتے برخلاف اس کے مدینہ میں جب آپ آئے۔ تو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ پہلی مشکل تو یہ کہ مکہ کی مخالفت بدستور تھی (۲) پھر مدینہ میں بھی مشرکین موجود تھے (۳) ایک منافقوں کا گروہ بھی وہاں پیدا ہو گیا یہ بدذات گروہ بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۴) عیسائی بھی تھے۔ (۵) بنو قینقاع یہودی بڑے تہمد سے اور اوباش تھے۔ (۶) بنو نضیر (۷) بنو قرنضیہ۔ پھر ان کے علاوہ مدینہ کے ارد گرد غطفان۔ مضر کا گروہ تھا۔ (مجھے یہاں ایک نکتہ یاد آگیا ایک شیعہ نے مجھ سے کہا بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا خطرناک کام تھا۔ میں نے کہا کہ بیشک۔ اتنی قوموں کی مخالفت میں پیغام الٰہی پہونچانا بڑا مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے واللہ یعصمک من الناس آیت نازل فرمائی۔

مکہ کے لوگ تو ایسے تھے کہ نہ ان کے پاس کتاب نہ انبیاء کے علوم نہ وہ اتنے چالاک۔ مگر مدینہ کا دشمن بڑا خطرناک اور چالاک دشمن تھا کیونکہ عیسائی اور یہودی سب پڑھے ہوئے تھے ان کا ایک کالج بھی وہاں تھا جسے بیت المدراس کہتے تھے۔ پھر ان میں رہبان بھی تھے جو کچھ روحانی طاقتیں بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص اثر بھی۔ اس واسطے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تجویز کی کہ سب قوموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو میں یہاں آکر آباد ہو گیا ہوں۔ میری قوم کے لوگ میرے دشمن ہیں تم جانتے ہو کہ اس قوم کا رعب تمام علاقہ عرب پر ہے پس ان کے ساتھ اور قومیں بھی مل کر ہمیں ایذا پہونچائیں گی پس ضرور ہے کہ ہم بیرونی دشمنوں سے بچنے کے لئے اتفاق کریں۔ میں اس کے لئے چند شرائط پیش کرتا ہوں جن پر اگر ہمارا تمہارا اتفاق ہو جائے تو کوئی فساد نہ رہے چنانچہ آپنے ان کے سامنے عہدنامہ کا یہ مسودہ پیش کیا جو انہوں نے مان لیا اور جو اس رکوع میں مفصل مذکور ہے۔ اس میں حقوق الٰہی اور حقوق العباد دونوں آگئے۔

لا تعبدون الا اللہ۔ یہی آپ کا اصل منشاء تھا جو ان سے منوالیا کہ ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے یہودیوں کے لئے اس کا مان لینا کوئی مشکل امر نہ تھا

بالوالدین احسانا۔ یہ عام اخلاقی باتیں ہیں۔

قولوا للناس حسنا۔ خوش معاملگی کرنا۔ قولوا حسنا کے یہی معنے ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اپنے اپنے طور سے نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔

یہ تدین الٰہی کے متعلق معاہدہ ہوا اب دوسری طرف . . . . یہ وعدہ لیا (۱) تم اپنے خون نہ بہاؤ گے یعنی آپس میں نہ لڑو گے (۲) اپنے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہیں دربدر نہ کراؤ گے۔

انتم تشھدون۔ تم نے اس معاہدہ پر اپنی گواہیاں ثبت کر دیں۔ اس سے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تم وہی ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرانا اور جلا وطن بنانا

صحیفوں کو کلام اللہ [illegible]

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی ایسے محاورات بولے جاتے ہیں جیسے راوی پر لاہور آباد ہے یا راوی لاہور کے نیچے بہتی ہے اور قرآن کریم میں ہے۔ دخلوا علی یوسف۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ سب بھائی آکر یوسف کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک حدیث سے بھی یہ محاورہ صاف ہو جاتا ہے وہ ہجرت کی حدیث ہے جس میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں فما قام لنا الجبل

واذکروا ما فیہ۔ جو کچھ اس میں ہے اُس پر عمل کرو۔

تتقون۔ تاکہ تم دکھوں سے بچ جاؤ۔

مخاطب بنی اسرائیل ہیں مگر میں سمجھاتا ہے۔ کہ غار حرا میں رسول کریم بھی اوپر گئے تھے اللہ نے انہیں وہاں کتاب دی۔ تم اس پر عمل کرو تا دکھوں سے بچ جاؤ۔

ولقد علمتم۔ خاسرین میں سے ہونے کی ایک مثال دیتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے حکم کو نہیں مانتے وہ کس طرح دکھوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ علمتم یعنے تمہیں یہ واقعہ خوب معلوم ہے اعتدوا منکم۔ خدا کے حکموں سے نکل کر کام کیا اور الٰہی حد بندیوں کو توڑ دیا۔

فی السبت۔ سبت کے معنے ہیں آرام۔ راحت۔ آسودگی کے۔ لغت میں ہے السبت الراحۃ۔ اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال۔ جاہ و جلال۔ جتھا صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک اور معنے بھی ہیں وہ ایک دن کا نام ہے۔ جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے یہودیوں میں ہی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اٹھا لاتے اور کہتے کہ آج تو سبت نہیں ہے شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو یہ لوگ کیوں کر دھوکا دے سکتے ہیں۔ یاد رکھو اس آیت میں یہ نصیحت ہے کہ مرفہ الحال ہو کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو وہ بھی بُرا۔ اور خدا نے جو عبادت کے وقت مقرر کر رکھے ہیں ان میں حیلہ گریوں سے کام لے تو وہ بھی بُرا۔ پس ان دونوں باتوں سے بچو۔ دیکھو ایک قوم نے ایام راحت اور ایام عبادت کی قدر نہ کی حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے اون کو یہ عذاب دیا کہ بندروں کی طرح ذلیل بنا دیا۔ وہ احکام کو ٹال کر اپنی عزت چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا اور یہ واقعہ ایسا خطرناک ہُوا کہ فجعلنٰها نکالاً۔ کہ اسے وحشت بنا دیا۔ ان لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور اون کے لئے بھی جو پیچھے آئینگے۔

پارہ ۹ رکوع گیارہ اور پھر پارہ ۶ رکوع ۱۳ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

پس جب ممنوع امور کو گردن کشی سے کرنے لگے تو ہم نے کہا جاؤ تم ... بندر ذلیل اور جب تیرے رب نے آگاہ کر دیا کہ ان یہود پر ایسے لوگوں کو مسلط کریگا جو قیامت تک انہیں بُری بُری دکھ پہونچاتے رہیں تحقیق تیرا رب اعمال کا بُرا نتیجہ دینے والا ہے اور بات یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بناکر ملک میں منتشر کر دیا ان میں سے بعض نیکوکار ہو گئے اور انہی میں سے بعض اور طرح کے ... ہے اور انہیں ہم نے سکھوں دکھوں سے آزمایا تاکہ رجوع کریں۔

(۲) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(۲) میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سوءر بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی انہی لوگوں کا بُرا ٹھکانا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں جب وہ تمہارے پاس آئے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کیساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھیگا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں پیشدستی کرتے ہیں بہت بُرا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں

تذبحوا بقرۃً۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے وحشی گائے ذبح کرائی۔ مسلمۃ۔ ان کاموں (تثیر الارض۔ تسقی الحرث) سے بچے۔ بے داغ۔

۹۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

واذ قتلتم نفساً۔ اس آیت کے معنے کے متعلق مجھے شرح صدر نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ لہٰذا میں متکلف ہو ہو کر اور بنا بنا کر اس آیت کے معنے بیان کروں۔ اسکی مجھے ضرورت نہیں۔ میں اس پر ایمان لایا ہوں۔

www.aaiil.org

انتخاب الجرائد

نتیجہ ٹورنمنٹ ۔ بٹالہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ہوئی پانچ ہائی اسکول تھے ۔ ان میں فٹ بال میں ہمارا ہائی سکول (قادیانیہ) سیکنڈ رہا۔ رسہ کشی میں اول رہا۔ بال تھرو انگ میں فسٹ رہا اور ہمارے جمناسٹک ماسٹر مامون خان صاحب نے سات ورزش ماسٹروں کے مقابلہ میں اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

ان المساجد للہ ۔ آج مقدمہ کپورتھلہ آخری عدالت سے خاکسار یعنی احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوگیا اگرچہ ابتدائی عدالتوں سے بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہوتا رہا مگر یہ آخری عدالت تھی اور آج ہم نے سات سال کے بعد اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کا احسان ہے آج حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے حق میں دعا فرماویں۔

خاکسار حبیب الرحمٰن کپورتھلہ

زلزلہ ۔ ولائت سیداس (ایشیائی کوچک) میں متواتر زلزلے آرہے ہیں ۔ ۳۰۴ مکانات بالکل منہدم ہوگئے اور ۴۰۴ کو خفیف صدمہ پہونچا ہے تلافت نفوس کی پوری کیفیت ہنوز معلوم نہیں ہوئی

بنگال میں زلزلہ ۔ (کلکتہ ۱۸ فروری) الہ باسرائے کا ایک تار مظہر ہے کہ کل شب نو بجے کے بعد یہاں زلزلہ کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا۔

ایران میں زلزلہ ۔ رائٹر طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ لورستان میں ۲۳ جنوری کو اس سے بھی زیادہ سخت زلزلہ آیا جو تاریخ مذکور پر مسینا میں آیا تھا اور جس کی نسبت خیال ہوا تھا کہ یہ اس زلزلہ کا سلسلہ ہے جو یہاں سے ۲ ½ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے ۔ بہت مواضع تباہ ہوئے اور بہت سے دوسرے مواضع زمین کے ساتھ ہم سطح ہوگئے ۔ اس زلزلہ سے ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور اس سے دو چند تعداد کے مویشی ہلاک ہوئے ۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں بروجرد میں جمع اور حکومت سے امداد کے خواستگار ہو رہے ہیں

(بعد کی خبر) آج صبح سمرنا میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہوگئے ۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ آج صبح بمقام پورٹ پورکیو بھی زلزلہ محسوس ہوا۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

تھیٹر میں آتشزدگی ۔ کاپلکو کے تھیٹر کی آتشزدگی سے دو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔ اتلاف نفوس زیادہ تر چھت کے گرنے سے ہوا جو غیر متوقع طور پر جلد گرگئی تھی ۔ اور دوسرے لوگ مجبور تھے وہ کچھ مدد نہ کرسکے اور تھیٹر اور آدمیوں کو جلتا دیکھا کئے۔

تعزیری پولیس ۔ گورنمنٹ بنگال نے گذشتہ حادثہ بم کے بعد سے تمام ان مواضع پر جو ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے پر دونوں جانب بارکپور تک واقع ہیں تعزیری محصول قائم کردیا ہے تاکہ ۵ بجے شام سے نصف شب تک لائن کی حفاظت ہوسکے لائن سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر جتنے مواضع ہیں انہیں یہ محصول ہوگا۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس انتظام کی توسیع نیچر پاڑہ تک ہوگی پولیس کی تعیناتی کیلئے صاحب ڈویژنل انسپکٹر مواضع کا معائنہ کررہے ہیں۔

پشاور کی سڑک جمرود پر ایک فوجی گورہ مقتول پایا گیا اسپر ۷ ازخم تلوار نمایاں تھے

لاہور کے شیخ عبدالعزیز اور دوسرے بی اے دتہ فیلو پنجاب یونیورسٹی چنے گئے ہیں امید ہے

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکرا کر ڈوب گئی ۔ ۱۵-۲۰ آدمی بھی ضائع ہوگئے ہیں۔

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار حادثہ سے اچھل کر زمین آپڑے جان بچ گئی۔

جموں کی خبر دان سے ظاہر ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک کلکتہ کی سیر سے واپس نہیں آئے اور تحقیق نہیں ہے کہ کس روز رونق افروز دالریاست ہوں گے یہ بات بہت افسوس کی ہے کہ عالیجناب سرراجہ امرسنگھ صاحب بہادر کی طبیعت بہت علیل چلی آتی ہے اگر ایک روز کچھ آرام ہوتا ہے تو دوسرے روز پھر صحت بگڑ جاتی ہے

تحصیل لیہ کا مظفرگڈھ ضلع میں ملحق کیا جانا یکم اپریل کو دفتروں میں آدیگی طے پایا ہے

سرراجہ امرسنگھ صاحب بہادر کو آرام ہے تبدیل آب و ہوا کیلئے جموں سے رام نگر کو تشریف لے گئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۳۰،۴۴۸ فوتیاں تھیں بمبئی میں ۵۵۵ صوبجات متحدہ ۷۴۴ ۔ پنجاب میں ۷۰۵۔

روضہ تاج آگرہ میں جو فانوس ٹکایا گیا ہے مصری کاریگر تدروس نے بدر دو سال میں تیار کیا ہے ۔ بمبئی میں تجارتی تعلیم کی کوٹھی ایک فیکلٹی قائم کرنا منظور ہوا۔ اس پر ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔

کرنل ڈیرس پولٹیکل ایجنٹ کولہاپور کے قتل کی سازش کے مقدمہ میں دو ملزم رہا کئے گئے ۔ باقی دونوں کو سات سات سال قید سخت کی سزا ملی اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ علاوہ ہے۔

حضور نظام چالیس گاڑیوں کی اسپیشل ٹرین میں بمبئی پہونچے ان کے ساتھ پانسو خدام کی بھیڑ بھاڑ ہے۔

بدھوار کی رات کو لہریا سرائے میں دس بجے کے بعد بنگال کا ایک زردار مع تاج ہوا

بانکی پور میں بینک بنگال کی شاخ کا ایک ملازم امداس جعلی سکہ کے جرم میں سشن سپرد ہوا۔

کلکتہ میں نیشنل چوٹ ملز میں سخت آگ لگی ۱۵ لاکھ کا نقصان اندازہ کیا گیا ہے۔

حالت ایران ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ شاہ کا بھائی شعاع السلطنت جو یورپ سے واپس ہو کر شطاط پہونچا تو اسکو انقلاب پسند اہلکار پکڑ لینگے اور اسکے فدیہ میں ہزار پونڈ طلب کرتے ہیں۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہورہی ہیں ۔ مجلد فی جلد ۱۲ ار

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ مجلد فی جلد ۱ ار

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲ ار

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مع موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ ار

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ ار

سر الشہادتین ۔ (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سیرہ لیسین سے قیمت ار

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ار

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ار

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۲ ار

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۳ ار

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۳ ار

مورکھ سید حد ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ار

چشمہ مسیحی ۔ حضرت کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳ ار

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت ۱۰ عہ

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب ار

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۲ ار

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مشہور مباحثہ ۸ ار

شری نہہ کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت ۸ ار

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ار

سیر پرند ۔ تمام شکاری پرندوں کی صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر بحجم ۸ ار

اوامر و نواہی قرآن کریم جسمیں چہار چہل احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبدالحی کی تصنیف پسندیدہ حضرت امیر المومنین بحجم ۹ ار

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الجرد

سالم العروف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ روحانی امراض کا جن کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے۔ اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر موثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا ... ہے کہ کتنا ہی کام کرو ... اور اعضائے رئیسہ کی ساری ... کو بے نظیر طور پر ... بات کی حاجت باقی نہیں رہتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص ... روپیہ کا کشتہ ... خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف ... جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے۔ کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے ... استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں ... استعمال کیا جاتا ہے۔ ... ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ ... روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین (عـ۲) ... محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈلی بازار لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور ہر دیہات میں کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے کمزوری ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعوی ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ۲/

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر

مولوی محمد یٰسین احمدی داتہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر درخواست آنے پر روانہ ہو سکتا ہے

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کرواکر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بہی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں۔ تو نصف قیمت پر واپس لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب۔ ... سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے ممیرا قسم اول عـہ۔ قسم دوم ... سرمہ قسم اول عـ۔ ثانی ... سوم ... علاوہ ازیں لنگی پشاوری دکلاہ ... زری و سادہ بہی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

(جماعت احمدی)

مستی علم الدین خیاط ساکن جموں۔ عمر ۲۰ سال خوبصورت۔ خواندہ اور اوسط ماہواری کم از کم بیس روپیہ ہے۔ اس کو نکاح کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب احمدی بھائی کو رشتہ کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔

تلاش

اس عاجز کا لڑکا محمد جمیل نامی عمر ۱۶ سال چوڑا چہرہ۔ گندم رنگ عرصہ دو سال سے مجھ اپنے خادم سے رنجیدہ ہو کر لمبہ گاؤں سے کہیں کو نکل گیا ہے فارسی کا مڈل پاس شدہ ہے اور پٹوار کا امتحان پاس کیا ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بھائی مجھے اس کا پتہ دیوے تو بچہ اور اس کی بیوی اور یہ عاجز احسان مند رہینگے۔

احمدی جماعت کا خادم۔ سید محمد اسمعیل۔ برانچ پوسٹ ماسٹر لمبہ گاؤں۔ تحصیل پالم پور ضلع کانگڑہ

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

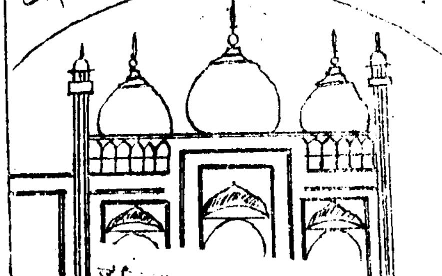

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ

چہ گویم باتو گرامی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان

مورخہ ۱۸۔ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ پھاگن

نمبر ۱۷ ۸

رسالہ سے جہاں اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رؤیا

ایک دالان کے اندر میں نے بہت سے دوستوں کے لیٹا ہوا ہوں۔ درمیان دالان کے حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف رکھتے ہیں۔ نوکر کھانا لایا۔ میں نے پوچھا کیا رسول اکرم نے کھانا تناول فرمالیا ہے نوکر نے کہا کہ ابھی نہیں میں نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا کیا ہوں کہ رسول کریم کی شکل مولوی نور الدین صاحب کی ہوگئی ہے۔ میں بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی

مستری حسن الدین سیالکوٹ

۲۔ میں نے ایک عجیب رویاء دیکھا تھا جو گذارش کرتا ہوں خواب میں دیکھا کہ حضور والا کو محکمہ انجینئرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے۔ اور ایک بڑا عالیشان پل تیار ہونا ہے۔ جس کے نقشے وغیرہ حضور کے ہاتھ میں ہیں اور اس پل کی بنیادیں کچھ پہلے سے بھی کھدائی کی گئی ہوئی ہیں۔ کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا شروع کرانے کے واسطے موقعہ پر تشریف لائے ہیں اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیر نگرانی حضور والا نے ختم کرنے کا حکم دیا اور وہ تمام نقشے حضور نے مجھے دے دئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادوں میں روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہاں سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہیں اور بہت سے احباب درس میں شامل ہیں وہ عمارت بھی بڑی عالیشان ہے اور وہاں پر عجیب روشنی ہے۔ یہ خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل میں ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ باوجود اس قدر کام کے آپ نے کبھی درس نہیں چھوڑا اب درس قرآن شریف کے حضور والا دوسرے کاموں کا ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لائے ہیں اور یہ عاجز نہایت اونکے ساتھ کھڑا تھا حضور میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہیں اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہیں اس وقت آپ کا چہرہ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ سبحان اللہ اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب میں کچھ فرق نہیں۔ الحمد للہ رب العالمین

۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بوقت ۵ بجے صبح جب میں نیند سے اٹھا ہوں تو زبان پر یہ شعر جاری تھا۔ ؎

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند
لگا سینے میں پالیں خوب دلبند

ناصر شاہ از جموں

یہ باتیں نوٹ کر لیجئے

۱۔ اگر آپ بدر کے اب تک خریدار نہیں ہوئے تو خریدار بن جائیے صرف عہ سالانہ میں آپ دین و دنیا کے متعلق بہت کچھ مفید باتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہیں تو پھر سب سے پہلا آپ کا فرض ہے کہ اپنے بدر کو ایک خریدار دیں۔

۳۔ اگر آپ اہل قلم ہیں تو پھر قلمی اعانت کا بھی انتظار ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ مضمون لمبا نہ ہو بلکہ مختصر اور جامع ہو سوائے خاص صورتوں کے ایک کالم سے بڑھ کر نہ ہو بعض احباب کو شکایت رہتی ہے کہ ہمارے مضامین درج اخبار نہیں ہوتے۔ لیکن اگر وہ ایڈیٹر کی بجائے ہوں تو پھر یہ شکایت نہ کریں اڈیٹر اس بات کا ذمہ وار نہیں کہ مضمون کو واپس کردے اگر آپ کا مضمون آپ کے خیال میں قیمتی ہے تو اس کی نقل اپنے پاس رکھئے۔

۴۔ راستبازوں کی پہچان (جو ایمان کی روح ہے) کے لئے معیار الصادقین کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہے اور وفات مسیح کے متعلق شہادت الفرقان۔ دونوں کی قیمت ۵/ ہے۔

۵۔ ضمیمہ تفسیر اپنے نام ضرور ہی جاری کروائیے اس میں امیر المومنین کا روزانہ درس باقاعدہ چھپتا ہے اور چھپنے سے پہلے اسے جناب خلافت مآب ملاحظہ فرما لیتے ہیں اس لئے وہ کامل اطمینان کے قابل ہے سال کے اخیر پر ۱۲۰۰ صفحہ کی کتاب وہی تفسیر القرآن صرف عہ میں آپ کے پاس ہوگی۔ علیحدہ اسے ابھی جاری ہو سکتا ہے۔ عہ سالانہ قیمت پر

۶۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والے قرآن مجید مجلد دفتر بدر میں موجود ہیں جن کے لفظی ترجمہ کو حضرت مولانا خلیفۃ المسیح بہت پسند فرماتے ہیں درس کے نوٹوں کے ساتھ یہ قرآن مجید قرآن فہمی کے لئے ازبس نافع ہے۔ قیمت صرف عہ

۷۔ خریداری کا نمبر اور جوابی کارڈ جواب کے لئے ضروری ہے، ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینیجر اخبار و مطبع چھاپا اور شائع کیا گیا۔) (اکتبہ محمد حسین احمدی)

www.aaiil.org

خطبہ جمعہ

(۱۳ - فروری ۱۹۱۰ء)

ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیہا اسمہ الی کن فیکون - پر حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔

فرمایا۔ اس سے پہلے رکوع میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ مناسب یہ ہے کہ اگر کسی کو اللہ نے علم - طاقت اور آبرو دی ہے تو اس کے شکریہ میں اُن کی جو اس نعمت سے متمتع نہیں مدد کرے نہ یہ کہ اس پر تمسخر اڑاتے پھریں۔ چنانچہ اس نے فرمایا - لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم - مگر افسوس کہ لوگ اگر ذرا بھی آسودگی پاتے ہیں تو مخلوق الٰہی کو حقارت سے دیکھتے ہیں اس کا انجام خطرناک ہے ان لوگوں میں تحقیر کا مادہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اگر کسی کی طاقت مسجد کے متعلق ہے تو وہ ان لوگوں کو جو اس کے ہم خیال نہیں۔ مسجد سے روک دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا۔ کہ آخر وہ بھی خدا ہی کا نام لیتا ہے ایسا کر کے وہ اس مسجد کو آباد نہیں بلکہ ویران کرنا چاہتا ہے - بارہویں صدی تک اسلام کی مسجدیں الگ نہ تھیں بلکہ اس کے بعد سنی اور شیعہ کی مساجد الگ ہوئیں پھر وہابیوں اور غیر وہابیوں کی اور اب تو کوئی حساب ہی نہیں ان لوگوں کو یہ شرم نہ آئی کہ مکہ کی مسجد تو ایک ہی ہے اور مدینہ کی بھی ایک ہی - قرآن بھی ایک - نبی بھی ایک - اللہ بھی ایک پھر ہم کیوں ایسا تفرقہ ڈالتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ مسجدوں میں خوف الٰہی سے بھرے داخل ہوتے۔

صرف اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آئے۔ اور ادب کرے جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے لیکن وہ اگر خوف الٰہی سے کام نہیں لیتے اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے - یاد رکھو کسی کو مسجد سے روکنا بڑا بھاری ظلم ہے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل کو دیکھو کہ انصرانیوں کو اپنی مسجد مبارک میں گرجہ کرنے کی اجازت دیدی۔

صحابہ کرام کو تسلی دیتا ہے کہ اگر تمہیں مسجد میں داخل ہونے سے روکتا ہے تو کچھ غم نہ کرو - میں تمہارا حامی ہوں جس طرف تم گھوڑوں کی باگیں اُٹھاؤ گے اور منہ کرو گے اسی طرف میری بھی توجہ ہے۔ چنانچہ جدھر صحابہ نے رُخ کیا - فتح و ظفر استقبال کو آئی - یہ بڑا اعلیٰ نسخہ ہے - کہ کسی کو عبادت گاہ سے نہ روکو اور کسی مخلوق کی تحقیر نہ کرو - مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں امر بالمعروف نہ کرو ہرگز نہیں بلکہ صرف حُسن سلوک اور سلامت روی سے پیش آؤ جو کسی کی غلطی ہو اس کی فوراً تردید کرو - مثلاً عیسائی میں جب یہ کہیں کہ خدا کا بیٹا ہے تو تم اُنکو کہو خدا تعالیٰ اس قسم کی احتیاج سے پاک ہے جب آسمان و زمین میں سب کچھ اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں تو اس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔

ان تنصروا الله ینصرکم

مخدومی سکرٹری انجمن احمدیہ مفصلہ ذیل مضمون اخبار میں شائع کرنے کے لئے بھیجتے ہیں جو برادرم محمد عبد اللہ صاحب نے کوٹ مومن سے ارسال کیا ہے واقعی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

"آپ کو معلوم ہوگا کہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے تمام پرمانٹ ملازمین ہندوستان کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ میں پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی میں بطور انعام عطا ہوگئی ہے - چنانچہ اس عاجز کو بھی یہ انعام مبلغ ۱۸ گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ عاجز کی تنخواہ ماہواری ہشتاد روپیہ ہے - روپیہ خواہ وہ کسی طور سے مُفت ہو یا کسی محنت کے صلہ میں - بہر حال مرغوب خاطر ہوتا ہے اور خاص کر ان قحط کے ایام میں تو وہ چند تنخواہ سے بھی پوری نہیں پڑتی - مگر لن تنالوا البر کا درجہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا - تاوقتیکہ حتیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل نہ کیا جاوے - سو میں اس ۱۸ کی رقم کو ایک زائد آمدنی اور گورنمنٹی عطیہ او خیرات خیال کر کے اپنے مصرف میں نہیں لانا چاہتا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم مُفت بغیر طلب و محنت کے عطا کی ہے میں بھی اس سے **مفت کا ثواب** حاصل کرتا ہوں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں آج کی ڈاک میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن موصوف روانہ کر کے داخل کرتا ہوں۔ انجمن اس رقم یا اسی قسم کی اور تمام رقوم کو جو انجمن کو حاصل ہوں سوائے اوس صورت کے کہ معطی اوس کو کسی خاص فنڈ سے مخصوص کرے اختیار ہے کہ علیحدہ کسی مصرف میں لگا دے یا موجودہ مدات میں سے کسی مستحق مد میں صرف کر دے میرا اول بالکل اس بات کا خواہشمند نہ تھا - کہ میں یہ ایک معمولی رقم انجمن کے پیش کر کے لمبے چوڑے مضمون سُنا کر بزرگان دین کا وقت ضائع کروں بلکہ اس کو بھی بمثل دیگر ماہواری چندوں یا اتفاقیہ چندوں کے چُپ چاپ داخل خزانہ کر دیتا - مگر ایک خیال پیدا ہونے کی وجہ سے مجھے اس چندہ کا عرلضہ ہذا کے ذریعہ خاص طور پر اظہار کرنا پڑا۔ وہ یہ کہ جس طرح میں نے اس رقم کو حوالہ انجمن کر کر اپنی ضروریات میں صرف کر دینے کی خواہش کی ہے کیا اچھا ہو کہ دیگر جملہ احباب ملازمان گورنمنٹ بھی جن کو کہ یہ ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی - یا ملی ہوگی - اپنے خرچ میں لانے کے روادار نہ ہوں اور جوں کی توں یہ رقم حوالہ انجمن کر دیویں اور دل میں یہی خیال کریں کہ یہ رقم اگر نہ آتی تو بھی ہمارے اخراجات جس سکیل پر چل رہے تھے چلتے رہتے اور اس قحط سالی میں جس طرح ہمارے اخراجات بڑھے ہوئے ہیں اور اوس کی وجہ سے گورنمنٹ ہمیں قحط الاؤنس دیتی ہے انجمن کے اخراجات کے واسطے بھی کوئی قحط الاؤنس ہمیں مقرر کرنا چاہیئے - سو کم از کم یہ رقم ہی قحط الاؤنس کے طور پر انجمن کے سپرد کی جاوے تو دینے والے کو ذرا بھی حرج اور نقصان محسوس نہ ہوگا - یہ ایک میری آرزو اور دلی خواہش ہے جس کو میں دیگر تمام احمدی احباب تک پہونچانا چاہتا ہوں - تعجب نہیں کہ اگر پہلے کسی بھائی کا خیال اس طرف نہ مائل ہوا ہو تو اب مائل ہو جاوے اور وہ اس طرح پر اپنے دل کو سمجھا کر یہ رقم نکال سکے۔

میرے خیال میں احمدی جماعت کے کئی نیک دل افراد اس تحریک پر عملدرآمد کرنے میں حصہ لینگے - والسلام

متفرقات

جنازہ غائب میاں عطاء محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ اور سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے نانا میاں صاحب کا جنازہ غائب احباب پڑھ دیں۔

درخواست دُعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ففتھ کلاس کے طلبۃ العلم جو یکم مارچ کو امتحان انٹرنس دینے والے ہیں اپنے تمام احمدی بھائیوں سے کامیاب ہونے کی سلسل دُعا کے خواستگار ہیں احباب توجہ سے مانگتے رہیں

قبول بیعت زوجہ محترمہ تجمل حسین صاحب ٹھیکیدار الحکمہ الخیری کی بیعت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی اور دُعا کی خط پر پتہ نہ تھا اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

۴ - مولوی خدا بخش صاحب ساکن (بیرسیان) جالندھر بھی احمدی ہو گئے ہیں - اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۵ - کوئی صاحب پٹیالہ سے تیس سطروں کا کارڈ لکھتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اخبار کے ساتھ ضمیمہ تفسیر مُفت دیں مگر اپنا نام تک نہیں لکھا ہم تعمیل کیا کریں۔

۶ - پنجاب برہمو سماج نے امرت سر میں ایک ودھوا بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور امداد کے خواستگار ہیں مگر بیوگان کے نکاح ثانی کے مسئلہ کو کیوں نہیں پبلک کے ذہن نشین کراتے۔

www.aaiil.org

رقیمۃ الصدیق الی طالب التحقیق

جناب من ! یہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ ۔ پرمیشر ۔ خدا ۔ گاڈ کو ماننے والے ہیں بالاتفاق مانتے ہیں کہ دعا ۔ پرارتھنا ۔ ایک مفید اور بابرکت چیز ہے تمام مقدس کتب اس سے بھری پڑی ہیں ۔ دہریہ بھی آخر یاد رکھ دل سے دعا کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے جب مصیبت میں گھرتا ہے ۔ میں نے اس دعا کا بڑا تجربہ کیا ہے میری عمر ستر سے متجاوز ہے بڑے بڑے کام صرف دعا سے حل ہوئے ۔ صدقہ خیرات کسی کا بھلا کرنا ہے ۔ دان بھی مسلم بات ہے آپ جناب الٰہی میں اضطراب سے جوش سے کچھ صدقہ کرکے دعا مانگیئے کہ الٰہی ! تجھے راضی کرنا چاہتا ہوں اور راضی کرنا چاہتا ہوں راہ راست بتا کہ آباد اور رنج نہ کر تو مجھ پر ناراض نہ ہو ۔ یہ دعا قرآن کریم میں موجود ہے کسی ترجمہ میں دیکھ لیں ۔

پھر آپ صدقہ ۔ دعا اور استقلال و ہمت سے شروع کرو ۔ صدقہ میں حد کوئی نہیں ۔ ایک کوڑی بھی صدقہ ہے اگر عمدہ موقعہ پر دیجاوے ہر ایک زبان کو ہمارا ملک جانتا ہے شوخی اور گستاخی اس کو ناپسند ہے یہ سیوا و خدمت میں آپ سے چاہتا ہوں پھر خدا کو بڑا مان کر اسکی پیدائش کا بھلا چاہو اور بس ۔ پرمیشر بڑی اتم وستو ہیں ۔ وہ انوپم ہیں کتاب آپ کو پہونچی ہوگی یا پہونچیگی ۔ میں نے بہت دن ہوئے کہ دیکھے اسے آپ دیکھ لیں اور اضطراب و پیاس عمدہ چیز ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں جیو اور مادہ کا مسئلہ ذرا مشکل نہیں مگر اس پر بسط سے سیر کن بحث اس وقت مناسب ہے جب میں ان تمام مشکلات سے اطلاع پا جاؤں ۔ جو روحوں اور مادہ کے انادی ماننے والوں کو پیش آئیں ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر میں ایسے فلسفیانہ دلائل نہیں جس پر گھبرائے ہو ۔

میں نے وید بھاش ۔ رگوید اور یجر کا سنا ہے اس میں ہی اور شام وید میں بھی ایسے دلائل نہیں دیکھے ۔ اگر کسی نے ارواح و مادہ کے قدامت پر بسط سے لکھا ہو تو آپ مجھے اس کتاب کے نام سے آگاہ فرماویں ۔ میں اس کو راستی پسند نظر سے دیکھوں گا میں خود اس دنیا اور اس کے مادہ کو ہر وقت فنا پذیر دیکھتا ہوں اس مشاہدہ کو کون باطل کرسکتا ہے ۔ پیارے یہ عارضی مشکلات ہیں جو ادنیٰ توجہ سے دور ہو سکتے ہیں ۔ میں آپ کا غمگسار اور ہمدرد ہوں ۔ کتابوں کے مطالعہ پر ۔ ملاقات گو ایک ساعت کی ہو ۔ ضروری ہے ۔

نور الدین ۱۷ جنوری ۱۹۰۵ء

چند سوالوں کے جواب

(۱) مرزا صاحب کے کیا کیا خیالات تھے جو جمہور مسلمانوں سے وہ متفرد تھے ۔

جواب ۔ مرزا صاحب کا دعوےٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جو مجھ پر ہے اور اس نے مجھ کو اس صدی کا امام و مجدد بنایا ہے اور مجھے مہدی فرمایا ہے ۔ لوگ ناراض ہوئے اور کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ یہ دعوے افترا ہے اور جھوٹ ہے ۔

(۲) کیا مرزا صاحب سچ مچ دنیادار تھے اور اسی تحصیل دنیا اور تحصیل حظ نفسانی کے لئے انہوں نے ایسا کیا تھا جیسا کہ عموماً اخبارات میں لکھا کرتے ہیں ۔

جواب ۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عیسیٰ مسیح فرمایا ہے ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور یہ بات لوگوں کو ناگوار تھی اور اس پر ناراض ہوگئے ۔ مرزا صاحب کو دنیا سے اور دنیاداروں سے بیزاری تھی

(۳) کیا مرزا صاحب مسمریزم سے اپنا اثر ڈالتے تھے

مرزا صاحب مسمریزم نہیں جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے ۔

(۴) کیا مرزا صاحب کی صرف موت ہی کی پیشگوئی صحیح ہوا کرتی تھی

جواب ۔ مرزا صاحب نے میرے لئے پیشگوئی کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ لڑکا دیگا اور وہ ہوا ۔ بہت لوگ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے ۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی ۔ پھر یہ کہنا کہ صرف موت ہی کی پیشگوئی کیا کرتے تھے غلط ہے ۔

(۵) کیا مرزا صاحب دہریہ تھے ۔

جواب ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ بلاخوف بلحاظ آپ لوگوں کے یہ میری اور مرزا کی شہادت ہے ۔ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم دہریہ کو ملعون یقین کرتے ہیں اور کافر مانتے ہیں ۔

(۶) کیا آپ بھی مرزا صاحب کے خیالات کے موافق ہیں

جواب ۔ میں بقدر طاقت و فہم مرزا صاحب کا ہم خیال ہوں مجھے رب قرآن و حدیث سے محبت ہے ۔ اور مجھے بحمد اللہ بخاری ومسلم و موطا و ابوداؤد اور ترمذی کا فہم عطا ہوا ہے الحمد للہ رب العالمین امام بخاری رحمۃ اللہ کی کوئی سوانح عمری خاص میں نے نہیں دیکھی اور نہ میرے پاس ہے ۔

عون المعبود شرح ابوداؤد کے مصنف نے خطرناک غلطی مرزا کے معاملہ میں کھائی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک دو رسائل مرزا کے مرسل خدمت ہیں ۔ نور الدین ۔

گوشت قربانی

سارا آپ کھالو یا تمام کسی کو دیدو ۔ لینے والا دولتمند ہو یا غریب ۔ سب جائز ہے مجھے مولوی چکڑالوی کی ذبح کا علم نہیں واللہ اعلم ۔ میں کیا سمجھے کیا فتویٰ دوں ۔ نور الدین

مقدس شاعری

اے امت مسیحا اے احمدی جماعت
دنیا کو اب دکھانا تم ہوشیار ہو کر

دین خدا کی نصرت کرنا دل و زبان سے
تیغ برہنہ بن کر اور ذو الفقار ہو کر

دنیا کی اور تمہاری اب جنگ ہو رہی ہے
میدان میں نکلنا تم شہسوار ہو کر

چلنا نسیم بن کر اسلام کے چمن میں
عالم پہ تم برسنا ابر بہار ہو کر

احمد کے عشق میں تم آگے قدم بڑھانا
بندے وفا کے بنکر اور جان نثار ہو کر

پیارے مسیح کے تم نقش قدم پہ چلنا
دار الامان میں رہنا نقش و نگار ہو کر

دل سے لگا کے رکھنا تیر نگہ کو اس کے
بیٹھا ہے جو جگر میں اب دل کے پار ہو کر

گلزار احمدی کے تم پھول بن کے رہنا
اعدائے دین حق کے پہلو میں خار ہو کر

بوجہل و بولہب کی آتش کو سب دبانا
تم بوتراب ہو کر اور خاکسار ہو کر

اقرار پہ ہو قائم تب لطف زندگی ہے
کیا تم جئے جئے جو بے اعتبار ہو کر

ہے خاکسار ثاقب جو ذرہ وار تم ہیں
آفاق میں یہ چمکے خورشید وار ہو کر

ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

صاحبزادہ مرزا محمود فی المدینہ کی رباعیاں

باغ اعدا میں سے ہم رنت نئے پھل کھاتے ہیں
دل ہی دل میں وہ جسے دیکھ کر ان کو جلتے ہیں
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پیئے بچتے ہیں
وہ بھی کھاتے ہیں ۔ مگر نیزوں کے پھل کھاتے ہیں

کہتا ہے زاہد کہ میں فرمانروائی چھوڑ دوں
گر خدا مجھ کو ملے ۔ ساری خدائی چھوڑ دوں
دانۂ تسبیح اور اشکوں کا مطلب ہے ، مگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دوں

www.aaiil.org

(ایڈیٹوریل)

تلک الایام نداولها بین الناس

اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لئے کوئی خاندان برامکہ کے حال دیکھے عبرت کی سچی تصویر انہیں کے واقعات میں ہے یحییٰ برمکی جو ایک وقت میں وزیر اعظم اور سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا دوسرے وقت میں ایک جیل خانہ کا قیدی نظر آتا ہے وہ خود ہی اپنے اقبال کے وقت کی ایک حکایت سناتا ہے۔

کہ میں تفریح کے لئے دریا پر گیا کشتی پر سوار ہونے کے وقت انگوٹھی کا نگینہ دریا میں گر پڑا یہ یاقوت احمر کا تھا جسکی قیمت ہزار مثقال سونا تھا گھر واپس آیا تو باورچی نے وہی یاقوت پیش کیا پوچھا یہ کہاں سے ملا اس نے بتایا کہ آج ایک مچھلی خریدی تھی اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔

پھر اپنے زوال کے زمانہ کا ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ہمارے قید گذشتہ کو یاد کیا چاہا۔ ہزار دینار قرض لیا۔ بصد حیل گوشت سرکہ ہانڈی اور ضروری سامان خرید کیا اور خود پھونکیں مار مار کر بڑی مشکل سے پکوایا مگر جب کھانے کا وقت آیا تو ہانڈی الٹ گئی اور سب ضائع ہو گیا۔ آجکل کے لوگ خوش قسمتی کے قائل نہیں مگر ایسے ایسے واقعات انسان کو یہ ماننے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ تمام دکھوں اور سکھوں کا سرچشمہ وہ خدائے علیم و حکیم ہے جو یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر اپنی صفت رکھتا ہے۔

ایک شاعر خلیع نام اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے فضل برمکی کے گھر ایک لڑکا ہونے کی خوشی میں ایک شعر کے ساتھ دوسرا شعر ملایا

ونفرح بالمولود من آل برمك
بغاة الندى والسيف والرمح والفضل

وتنبسط الآمال فيه لفضله
ولا سيما ان كان والده الفضل

اور اس پر ۳۰ ہزار درہم انعام پایا۔ مگر پھر کچھ عرصہ بعد ایک یہ وقت بھی دیکھا کہ مصر کے حمام میں نہانے لگا ایک نوجوان لڑکا تھا جس کی حجامت کرائی۔ اتفاقاً یہ مصرعہ زبان سے نکل گیا۔ ونفرح بالمولود من آل برمك۔ اس پر وہ نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا میں حیران رہ گیا جب ہوش میں آیا تو پوچھا یہ کیا بات ہے اس نے کہا کسی شاعر نے میری پیدائش پر کہہ کر ۳۰ ہزار انعام پایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی بے پروائیوں سے انسان کو ڈرتے رہنا چاہیئے اور آسودگی میں زیادہ فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ رحمان رحیم ہے مگر اس کی بطش بھی شدید ہے۔

وبالوالدین احسانا

میں چاہتا ہوں کہ ہماری احمدی قوم کے بچے بھی ایسے ہی فرمانبردار اور اپنے والدین کے خدمت گذار بنیں جیسے کہ فضل برمکی تھا جسکی نسبت یہ قصہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ جیل خانہ میں قید تھا۔ باپ کو بواسیر کا عارضہ تھا۔ سردی میں استنجا کرنے سے سخت تکلیف ہوتی۔ سعادتمند لڑکا باپ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکا۔ ہر شام کو لوٹا قندیل کے پاس رکھ دیتا اور صبح تک پانی نیم گرم ہو جاتا۔ جب یہ امر محافظ نے جیل کے افسر کو پایا تو وہ قندیل اٹھالی۔ جوانمرد لڑکے نے پھر یہ تجویز کی کہ لوٹا تمام رات اپنے پیٹ پر رکھتا اور پیٹ کی گرمی سے پانی زیادہ سرد نہ ہوتا۔ میرے عزیزو! دنیا میں ایسے ایسے فرمانبردار گذرے ہیں کہ وہ اپنے والد کے لئے دودھ لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ باپ سو گیا اور وہ صبح تک سرہانے کھڑا رہا۔ سوچتا کہ شاید جاگیں اور میں دودھ پیش کروں۔

عورتوں کے لئے

اللہ اکبر۔ دنیا میں کیسی کیسی لائق عورتیں گذری ہیں ہارون رشید کے دربار میں ایک عورت آئی اور آکر کہا کہ

يا امير المؤمنين اقر الله عينك وفرحك بما اتاك واتم سعدك لقد حكمت فقسطت۔ حاضرین دربار اس دعا سے بہت خوش ہوئے مگر خلیفہ ہارون رشید نے کہا کیا تم یہ سمجھے کہ اس نے مجھے دعا دی ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی ہے۔ اقر الله عينك سے اسکی مراد ہے کہ تو اندھا ہو جاوے کیونکہ آنکھ کا ٹھنڈا ہونا عدم بصارت کی دلیل ہے فرحك بما اتاك میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة۔ جب طرح طرح کی نعمتوں سے خوش ہوئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا۔ اتم سعدك سے مراد یہ ہے کہ اب تیرا زوال نعمت وجاہ شروع ہو کیونکہ اذا تم امر بدا نقصه۔ ترقب زوالا اذا قيل تم جب کوئی چیز حد آخر تک پہونچے تو پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے جب تم کہا جائے۔ تو زوال کا منتظر رہ۔

فقسطت سے خوف ہے کلام الٰہی اما القاسطون فكانوا لجهنم حطبا سے سرکشوں کا جہنم ٹھکانا ہے۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ عورتیں معمولی خط نہیں لکھ پڑھ سکتیں۔

کمیونیکیٹڈ

ایک سوال

میں ادنیٰ علمائے اسلام کی خدمت میں جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں محض اس وجہ سے شامل نہیں ہو سکے کہ منذائی فرقہ حدیثوں کی تاویلیں کرتا ہے تحقیق حق کے لئے ذیل کا سوال پیش کرتا ہوں اگر کوئی صاحب اسکے حل سے خاکسار کو اطلاع بخشے۔ تو عند اللہ ماجور ہو۔ سوال یہ ہے۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ حدیث معراج میں آیا ہے۔ قلت لجبرئيل من هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم بنيه۔ گفتم جبرئیل را کیست این مرد کہ تشریف یافتہ و مقال گفت جبرئیل آن آدم است و این اشخاص از جانب چپ و راست وے ارواح اولاد اوست کہ متمثل گشتہ اند۔ اینجا نسم بفتح نون و مهمله نفس و روح و بدن و انسان نیز آمد

جب ہمارے مسلمان بھائی صرف لفظ رفع و نزول کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مع جسم عنصری آسمان میں زندہ ہونا تسلیم کرتے ہیں حالانکہ کسی آیت یا حدیث میں آسمان اور جسم کا ذکر نہیں تو اب باوجود موجود ہونے لفظ السماء اور نسم کے حضرت آدم علیہ السلام کی چپ و راست اولاد کو جس میں مومن کافر سب داخل ہیں بر حسب قاعدہ النصوص تحمل على ظواهرها کے ہمارے مخالف علماء آسمان میں ہونا مانتے ہیں یا اس حدیث کی کوئی تاویل کی جاتی ہے۔ بصورت اولیٰ حسب منطوق آیۃ لا تفتح لهم ابواب السماء کوئی کافر آسمان میں نہیں جا سکتا بصورت ثانی پھر حدیث نزول عیسیٰ میں تاویل کرنا کیوں جائے اعتراض ہے۔ بینوا و توجروا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی دعا

جو لوگ اپنی متوفیک میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ یہاں موت کے معنے نہیں بلکہ قبض کرنے کے ہیں وہ اس دعا کو پڑھ کر اپنے مسلمہ معنوں پر غور کریں شیخ الاسلام شرح بخاری شریف میں ہے کہ جب امام بخاری قریہ خرتنگ میں پہونچے تو نماز تہجد کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اللهم قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضني اليك۔ خداوندا تنگ آمد بر من زمین با این فراخی کہ وا اسپ بردار مرا بکشش بسوئے خود۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ امام صاحب مع جسم عنصری آسمان پر جانا چاہتے تھے

قبل موتہ کی ضمیر اور اس کی تفسیر

بعض لوگ حضرت عیسیٰ کے نزول پر آیۃ وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته۔ کو پیش کر کے اس قدر جوش ظاہر کرتے ہیں کہ اگر موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰ کو قرار نہ دیں تو ان کے نزدیک ایسا شخص گویا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ واجب القتل ہے لہٰذا میں ایسے جوشیلے بھائیوں کی خاطر شرح بخاری سے چند سطور ذیل میں درج کرتا ہوں شاید کسی کو اپنی موت سے پہلے مسیح موعود پر ایمان نصیب ہو۔ شیخ الاسلام شرح بخاری میں ہے۔ و اما بر قول کسے کہ گوید ایمان مے آرند پیش از موت خود یعنے نزد معاینہ پیش از خروج روح پس مقصود آن بود کہ نفع نمے کند او را این ایمان در آنحال

کہ ایمان درین وقت با ضطرار است نہ اختیار و موعود است
این قول را قرات ابی بن کعب الآ لیومنن بہ قبل موتہم۔ اب دیکھئے
انجمن علی پرست اپنے کفر و الحاد کے فنڈ سے اس بزرگ کے لئے
کس قدر رقم الزام خلاف اجماع دینی تجویز کرتی ہے۔ کرم داد از دفعیال

گورنمنٹ عالیہ دام حشمتہا کی فیاضی

گورنمنٹ نے واقعی بڑی مہربانی کی ہے کہ اپنے سب ملازمین کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں اس امر کی یادگار اور خوشی مین ایک ماہ کی چوتھائی تنخواہ زائد عنایت کی ہے کہ تخت انگلستان کو حکومت ہندوستان پر ... پچاس سال کا ہوگیا ہے اس فیاضی کے لئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے اور ہم گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین مگر یہ معلوم نہین کہ پچاس روپیہ ماہوار کی حد کس خیال سے مقرر کی گئی ہے۔ کیا ۵۰ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے دولتمند سمجھے گئے ہین اور پچاس تک لینے والے غریب تصور کئے گئے ہین اگر یہی بات ہے تو یہ شاید ٹھیک نہین گورنمنٹ کے نزدیک ۵۰ روپیہ ماہوار پانیوالے بھی بڑی حیثیت کے نہین سمجھے گئے کیونکہ گورنمنٹ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والون سے انکم ٹیکس لیتی ہے اور اس سے کم تنخواہ پانیوالون سے انکم ٹیکس نہین لیا جاتا اور علاوہ ازین ایک سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ملازمین کو ریل کا ڈبل انٹرمیڈیٹ کرایہ ملتا ہے گو اس لحاظ سے بھی سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھے گئے ہین سو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ کیون ان ملازمین کو جو ایک سو روپیہ ماہوار تک ۵۰ روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہین گورنمنٹ عالیہ اپنی اس دریا دلی اور فیاضی سے محروم رکھے۔

۲- گورنمنٹ براہ غربا پروری اس امر پر بھی غور فرما دے کہ موجودہ قحط کی وجہ سے جو عالمگیر ہے اور کبھی ملک سے نکلنے والا معلوم نہیں ہوتا۔ عام ملازمین کا حال بہت ابتر ہو رہا ہے۔ تنخواہین جو اس وقت ملتی ہین یہ اس زمانہ کی مقرر کی ہوئی ہین جبکہ ملک مین ہر چیز کی ارزانی تھی اور ان تنخواہون مین بڑی عمدگی سے ملازمین کا گذارہ ہوتا تھا اور اب ایسے قحط شدید مین بھی وہی تنخواہین ملتی ہین۔ ناچار ملازمین کو جون تون کرکے نہایت تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ بیس یا تیس سال پہلے گیہون کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ ۸ روپیہ مانی تھا اور آج پچاس روپیہ مانی ہے یعنے گیہون کی قیمت پانچ گنا قیمت بڑھ گئی ہے دیگر اقسام اناج کی قیمت بھی اسی لحاظ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ گھی جو پہلے چار پانچ روپیہ سیر فی روپیہ ملتا تھا وہ آج دو چھٹانک یا ایک سیر ملتا ہے لکڑی سوختنی جو پہلے پانچ یا چھ من فی روپیہ ملتی تھی وہ آج ایک من فی روپیہ ملتی ہے علی ہذا القیاس اور اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتیں بھی اسی طرح بڑھ گئی ہین کل پیشہ ور لوگون نے اپنی اجرتین اسی قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ کرلی ہین چنانچہ ایک قلی جو پہلے ۲ریا ۳ر یومیہ پر مل جاتا تھا آج وہ ۴ریا ۸ر ملتا ہے۔ معمار جو ۴ریا ۸ر یومیہ پر خوشی سے کام کرتا تھا وہ آج ایک روپیہ یا سوا روپیہ یومیہ پر دستیاب ہوتا ہے کرایہ کے مکانون کا یہ حال ہے کہ پہلے جو مکان ایک روپیہ ماہوار پر ملسکتا تھا وہ آج بمشکل تین چار روپیہ کو ملتا ہے غرض اسی طرح ہر ایک چیز کی گرانی ہوگئی ہے اور ملازمین کا حال عام بہت برا ہو رہا ہے اجرتین اور قیمتین بڑھا لینا لوگون کے اپنے اختیار مین تھا سو انہون نے ویسا کرلیا مگر ملازمین اپنی تنخواہین نہین بڑھا سکتے کیونکہ یہ ان کے اختیار مین نہین اس لئے بصد عجز گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اپنے غریب ملازمین کے حال پر رحم فرمائے اور موجودہ سکیل آف سیلیریز مین کچھ اضافہ کرکے ان کی مخلصانہ اور دلی دعائین حاصل کرے چونکہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی مد نظر ہے اس لئے امید ہے کہ اس عاجزانہ عرضداشت پر ضرور غور فرمادیگی اور ایک چوتھائی تنخواہ والے بونس سے بھی ایک سو تک یا تاحد ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے ملازمین تک کو محروم نہ رکھے گی۔ خداوند تعالی اس مہربان گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ تا ابد ہمارے سرون پر قائم رکھے۔ آمین۔ خیرخواہ ملازمین

عربی ام الالسنہ ہے

عربی تمام زبانون کی ماں ہے اس کے ثبوت مین چند انگریزی کے الفاظ پیش کرتا ہون جو عربی سے ماخوذ ہین مین دینیات کی شاخ جماعت اول مین پڑھتا ہون اس لئے جہان تک میری معلومات نے کام کیا مین نے حوالہ دیا۔ عبد الکریم۔ قادیان

ترجمہ اردو	عربی	تلفظ	انگریزی
بلی	قط	کیٹ	cat
پیالہ	کوب	کپ	cup
ڈھانپنا	تکویر	کور	cover
روئی	قطن	کاٹن	cotten
پکارو	قل	کال	call
اونٹ	جمل	کیمل	Camel
کاٹنا	قطع	کٹ	cut
خلیفہ	خلیفہ	کیلف	caliph
غار	کھف	کیو	cave
پکڑ	خذ	کیچ	catch
قہوہ	قہوہ	کافی	coffee
مچھر	بق	بگ	Bug
کاٹنا	بت	بائٹ	Bite
خریدنا	بیع	بائی	Buy
کامیاب	فاز	پاس	Pass
ہل چلانا	فلح	پلاؤ	plough
آلو	بطاطا	پوٹاٹو	potato
پستہ	فستق	پِسٹکس	Pistachio
بلغم	بلغم	فلم	phlegm
چڑیا	عصفور	سپیرو	sparrow
شکر	سکر	شوگر	sugar
بیمار	سقیم	سک	sick
شیطان	شیطان	سٹان	satan
لمبا	طال	ٹال	Tall
املی	تمر ہندی	ٹمرنڈ	Tamarind
سرخ بینگن	طالم	ٹوماٹو	Tomato
جھوٹھ	لی	لائی	Lie
لیمو	لیمو	لائم	Lime
گردن	عنق	نیک	Neck
مخانہ	مخزن	میگزین	magazine
نرم	لین	لین	Lean
چاول	ارز	رائس	Rice
بیمار	علیل	ال	ill
دلفین	دلفین	ڈولفن	Dolphin
ہرنی	غزالہ	گیزل	Gazelle
نارنگی	نارنج	اورنج	orange
افیون	افیم	اوپیم	opium
قندیل	قندیل	کینڈل	Candle
وہ	ہو	ہی	He
اُن	ہم	ہم	Him
زمین	ارض	ارتھ	Earth
سب	ال	آل	All
کہانیان	اساطیر	سٹوری	story

ترکی آئینی حکومت کے خلاف سازش

اخبار ڈیلی میل لندن کا اڈیٹر رقمطراز ہے کہ گذشتہ چہارشنبہ کو تقاضا ایک وسیع سازش کے وجود کا پتہ لگا جو ترکون کی آئینی حکومت کے قلع قمع اور قدیم خودمختارانہ سلطنت کی بحالی کے لئے کی گئی تہی حسن اتفاق سے قسطنطنیہ کے ایک سرکاری دفتر مین ایک ہی نام (عبدالرحمان) کے دو ملازم تھے ایک تو پُرجوش نوجوان ترک تھا اور دوسرا عبدالرحمان پرانی طرز حکومت کا سرگرم حامی تہا ایک قاصد عبدالرحمان کے نام چٹھی دفتر مین لایا جو نوجوان ترک کے ہاتھ آ گئی حالانکہ یہ دوسرے عبدالرحمان کو بھیجی گئی تہی نوجوان ترک اس خط کو پڑھکر ایسا مضطرب ہُوا کہ اسے اپنے افسرون کو دکھانے سے باز نہ رہ سکا چنانچہ چٹھی مذکور افسر پولیس کو بھیجدی اس کے چند گھنٹون کے بعد خفیہ طور پر ۲۰۰ گرفتاریان عمل مین آئین کہتے ہین کہ سلطنت کے تمام حصص مین ۲۰ ہزار سے کم آدمی اس سازش مین شریک نہین جن کا ارادہ تہا کہ وزیراعظم اور ایوان ڈپیوٹیز کے پریسیڈنٹ کو گرفتار کرکے قید کردین اور سلطان المعظم کو پارلیمنٹ اور دستوری حکومت توڑنے پر مجبور کرین اگر وہ نہ مانے تو اسے معزول کرکے اس کے لڑکون مین سے کسی کو تخت پر بٹھائین اس کے ساتھ ہی یمن حجاز ساموس البانیا مقدونیہ اور آرمینیا مین علم بغاوت بلند کردیا جاوے نیز یہ بھی افواہ ہے کہ دو یورپین طاقتون نے سازشیون کی ہر طرح امداد و اعانت کا وعدہ کیا تہا (پیسہ)

ایران کی حالت

تبریز کے بعد بختیاری سرداروں نے اصفہان پر آسانی سے قبضہ حاصل کیا کیونکہ شاہی فوجوں مین ناراضی پھیلی ہوئی ہے اور انہون نے ان سرکش قبائل کا مقابلہ کرنا نہ چاہا اس وجہ سے کہ مہینون سے تنخواہ تقسیم نہین ہوئی اور وہ دوکانداروں کو لوٹ کر اپنا گذارہ کرتے رہے اور ان کے افسران کو قابو مین نہ رکھ سکے دوسرے مقامات پر بھی ایرانی فوج کی کم وبیش یہی حالت ہے صرف ان مقامات پر فوجین اپنی فرض ادا کر رہی ہین جہان حکام مالیہ وصول کرکے فوج کی تنخواہین ادا کرنے کے قابل ہین مگر مقامی حکام جو کچھہ مالیہ یا ٹیکس وصول کرتے ہین وہ دارالخلافہ کو شاہ کے پاس نہین بھیجی جاتی ہین کیونکہ وہ مقامی ضروریات کے لئے ہی مشکل کافی ہوتا ہے اس لئے شاہ کی آمدنی بس اسی قدر ہے جس قدر ٹیکس باشندگان طہران سے وصول ہوسکتے ہین صوبجات کے گورنر ہوا کا رُخ دیکھ کر اپنی جیبین پُر کرنے کی کوشش کررہے ہین لیکن وہ بھی بجز تشدد اور جبر کے کچھہ زیادہ وصول نہین کرسکتے مہینون ہوتے علاقون ایک پیسہ ٹیکس کا وصول نہین ہُوا اور بقایا کا وصول کرنا محال ہوگیا ہے قافلہ سڑکون پر لُوٹے جاتے ہین بعض گاؤن والے جب کوئی قافلہ ان کے قریب سے گذرتا ہے اپنا ٹیکس لیتے ہین ورنہ مال نہین لیتے بلکہ اس سوداگرون سے مال چھینا ہی شروع کردیا ہے غرضیکہ تجارت بالکل بند ہے اور بہت لوگ بے روزگار ہوگئے ہین ایرانی بلوچستان مین تو یہ حال ہے کہ گویا ایرانی حکومت ہی نہین ہر ایک بلوچی سردار خود مختار بن گیا ہے ہان مشرقی ایران مین جہان آبادی کم ہے امن قائم ہے اور گذشتہ سال مین ہی خاموشی ہے چند روز ہوئے شمالی ... وہان کی گورنر کی دانائی سے فساد ہوتے ہوتے رہ گیا دیکھئے یہ حالت کب تک رہیگی۔ (ڈیلی نیوز)

بلغاریہ اور ترکی

روس نے بلغاریہ و ترکی دونون کو ممنون احسان بنانے اور اپنا کوئی خاص مطلب نکالنے کے لئے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ترکون سے بلغاریہ کی عقب گذاری کرانے کے لئے وہ انکی متدعویہ رقم (۴۸ لاکھہ پونڈ) از بقایا تاوان جنگ روم و روس مین سے جو دولت عثمانیہ کو واجب الادا ہے وضع کرادیگا اور بلغاریہ سے اُسکی ادائیگی بایں صورت قبول کریگا کہ جتنی رقم (۳۲۸۰۰۰ پونڈ) وہ خود ترکی کو ادا کرنے پر تیار ہے اس کے تمسک لکھہ دے اور اس رقم کے قرضہ کا سود معمولی شرح سے برابر ادا کرتا رہے تاوقتیکہ سود کی مجموعی رقم ۱۵۲۰۰۰۰ پونڈ تک پہونچ جائے اس کے بعد وہ سود موقوف کرکے اصل رقم ادا کرنے پر کمر باندھے اور ۳۲۸۰۰۰ پونڈ کا سہل اقساط مین چکانا ہے اسی طرح بلغاریہ کو وہی رقم ادا کرنی پڑیگی جو وہ خود ترکی کو بطور معاوضہ پیش کرتا ہے اور ترکون کو وہ رقم وصول ہوجائیگی جسکا وہ بلغاریہ سے مطالبہ کرتے ہین گویا دونون گھر آباد رہین گے اور اُسکی گرہ سے بھی اسوقت کچھہ جائیگا مگر نقصان ہوگا۔ اگر کامل پاشا کی وزارت اس تجویز پر رضامند ہوجائے کیونکہ روس کے اس جدید احسان سے بلغاریہ پر ممنونیت و فرمانبرداری کا جو اثر پڑیگا اور جسطرح بلغاریہ آئندہ اس کے احکام کی تعمیل کے لئے طیار رہیگا اسکی پوشیدہ مگر شدید مضرت کے علاوہ ترکون کے ایک صریح نقصان کی صورت یہ ہے کہ وہ بلغاریہ و آسٹریا سے معاوضہ کی رقوم فوراً ملنے کی امیدوار و حقدار ہین اور یہ دونون حکومتین اسمین کوئی عذر پیش نہین کرسکتین۔ برخلاف ازین روسی تاوان جنگ جسکی بقایا ۱۹۰۸ء مین ۲۱۵۲۰۰۰ پونڈ تہی۔ حسب قرارداد سابق ۳ لاکھہ ۱۸ ہزار ایک سو ۸۱ پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے اس حساب سے ۴۸ لاکھہ پونڈ ترک پندرہ سولہ سال مین ادا کرینگے اور اگر اتنی رقم معاوضہ بلغاریہ کے حساب مین مجرا دی جاوے تو بھی قریباً ...۰۰ پونڈ انہین ادا کرنے رہینگے جس کے لئے سالانہ اقساط بدستور دینی پڑینگی پس ترکون کو اس انتظام سے بالکل کچھہ فائدہ نہین ہونچتا نہ ان کا بار قرض ایسا زیادہ ہلکا ہوتا ہے برخلاف ازین اگر انکو بلغاریہ سے ۴۸ لاکھہ پونڈ نقد یکمشت مین تو وہ اس سے اپنا کوئی خاص قرضہ کچھہ سالانہ سُود و اصل کی قسط سے بچ سکتے ہین اور اگر اس رقم کو سلطنت کے اندر کسی کام پر لگائین تو معمولی ۵ فیصدی سالانہ منافع کی شرح سے ہی ان کو اتنی رقم ہر سال وصول ہوسکتی ہے جو قریب قریب روسی تاوان جنگ کی قسط مقررہ کے برابر ہوگی بہرحال روس کی تجویز پر رضامندی ... ظاہر ہے کہ ترکی ... کہ ... انگلستان و فرانس ... [illegible]

طاعون پر سرسری نظر

اگرچہ ... ہندوستان ... کی طرف سے نسبتاً آرام رہا ہے اس سال مین بھی اب تک طاعون کی طرف سے بالکل خطرہ نظر نہین آتا کیونکہ ان مہینون مین جہان اموات کی تعداد ہزارہا ہوتی تہی انکی بجائے سینکڑون بیان کیجاتی ہین لیکن طاعون کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ امر بہت مشکل ہے کہ اس خوفناک مرض کی نسبت صحیح پیشنگوئی کی جاسکے کیونکہ ۱۸۹۶ء مین طاعون سے اموات مین کمی ہونے کے بعد ۱۹۰۲ء مین غضب آگیا تہا پہلے پہل ۱۸۹۶ء مین طاعون منودار ہُوا اس سال ۲۲۱۹ آدمی اس مرض کا شکار ہوئے جنمین زیادہ تر خاص شہر بمبئی کے تہے ۱۸۹۷ء مین ... سال ... کی تعداد قریب ۵۴ ہزار تک بڑھ گئی لیکن اس وقت تک ... بمبئی پریزیڈنسی تک محدود رہی اس کے بعد دوسرے حصص مین اس نے پھیلنا شروع کیا۔ ۱۹۰۰ء مین بنگال مین اس نے سخت وبال ڈالا اور اموات کی تعداد دوگنی سے بڑھ گئی بنگال کے علاوہ حیدرآباد دکن اور میسور کی ریاستون اور مدراس پریزیڈنسی صوبجات متحدہ اور پنجاب تقریباً کل علاقوں مین کم و بیش اس کا ڈیرا آ لگا اور ۱۹۰۱ء مین اموات کی تعداد ایکدم ۲ لاکھہ ۷۳ ہزار ہوگئی ۱۹۰۲ء مین اور بھی غضب نازل ہُوا کہ اموات کا نمبر ۵ لاکھہ ۷۷ ہزار ہوگیا متوفیان مین تہائی حصہ صرف پنجاب کے لوگ تھے ۱۹۰۴ء مین کل ہندوستان مین اس بلائے آسمانی نے تخمیناً ۱۱ لاکھہ ۴۳ ہزار آدمیون کو فرشتہ موت کے حوالہ کیا ۱۹۰۵ء مین بھی ۱۰ لاکھہ کو قریب آدمی طاعون سے مرے لیکن ۱۹۰۶ء مین اموات کی تعداد گھٹ کر گذشتہ سالون کی نسبت ایک تہائی کے قریب رہ گئی اور ڈاکٹر اس عقدہ کو حل نہ کرسکے کہ کمی اموات کا باعث کیا تہا؟ ۱۹۰۷ء مین جبکہ لوگ سال گذشتہ کے تجربہ پر کمی کی امید لگائے بیٹھے تھے پھر طاعون نے موت کا بازار سخت گرم کردیا یعنے اس سال ۱۳ لاکھہ ۱۶ ہزار آدمی فوت ہوئے خدا کی قدرت ہے کہ سال گذشتہ مین نسبتاً بہت ہی امن رہا یعنے ایک لاکھہ ۴۹ ہزار اشخاص طاعون سے فوت ہونے بیان کئے جاتے ہین اب دیکھنا ... [illegible]

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

رکوع چہارم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ کچھ نواہی بھی ہوتے ہیں۔ یہاں اسکن۔ کلا منہا رغداً تو احکام ہیں اور لاتقربا نہی ہے

ھذہ الشجرۃ۔ ایک درخت سے منع کیا جو ان کے لئے مضر تھا۔ بے جا تکلیف اٹھائی ان لوگوں نے جنہوں نے اس درخت کا نام ڈھونڈا ہے میرا اپنے ذوق کے مطابق یہ اعتقاد ہے کہ ہر شخص کو کچھ حکم دیا جاتا ہے تو ساتھ ہی کچھ ممانعت بھی کی جاتی ہے۔ کلوا ذا اشربوا کے ساتھ ولاتسرفوا فرمایا ہے۔ ایسا ہی آدم کو کسی بات سے جو اس کے مضر تھی روکا۔

فتکونا من الظالمین۔ ایسا کروگے تو اپنی جان پر بوجھ ڈالوگے آدم خدا کا مصطفٰی اور مجتبٰی تھا اور قرآن مجید میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ برگزیدہ لوگ بھی ظالم ہیں مگر وہ ظالم نہیں جن کے ظلم کا نتیجہ برا ہے۔ بلکہ وہ نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم کرتے ہیں۔

فازلھما الشیطان۔ شیطان کو بھی ایک موقعہ معلوم ہوا اور اس نے پھسلانا چاہا۔

عنھا۔ اس درخت سے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نسی فلم نجد لہ عزماً۔ کچھ مدت کے بعد آدم حکم الٰہی کو بھول گئے اور یہ کسی انسان کے لئے موجب تعجب نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آدمی نماز کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ گھر سے آتا ہے وضو کرتا ہے پھر پہلی رکعت دوسری سے بالکل مختلف ہے پھر بھی بھول جاتا ہے قرآن مجید کی آیات کا بھی یہی حال ہے بعض وقت معمولی آیت قرأت کے وقت بھول جاتی ہے روزہ رکھا جاتا ہے مگر بھول کر پانی پی لیتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرت ہیں۔

اخرجھما۔ اللہ نے نکال دیا اس حالت سے جس میں وہ تھے پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض تمہارے دشمن بھی ہیں تو تم چوکس رہو۔

اھبطوا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سزا نہیں۔ آدم نے خدا سے کچھ باتیں سیکھیں جیسے حضرت ابراہیم نے اذا ابتلی ربہ بکلمات فاتمھن۔ یعنی کچھ احکام دئے جن کو ابراہیم نے پورا کیا تو امام بنایا گیا۔ اسی طرح خدا نے حضرت آدم کو درجات عطا فرمائے۔

ھو التواب الرحیم۔ کے بعد قلنا اھبطوا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بطور سزا ہرگز نہیں یہ قرآن شریف کے سیاق کے بالکل خلاف ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدیً۔ ہمارا ہدایت نامہ جب آئے تو قاعدہ یاد رکھو جو تابع ہوگا اس پر کوئی خوف و حزن نہیں۔ ہر زمانے میں ایک تغیر آتا ہے اس تغیر میں ایک قوم خوف و حزن میں ہوتی ہے۔

رسول کریم جب مبعوث ہو کر پبلک میں آئے تو لاالٰہ الااللہ کا وعظ کیا۔ اس وقت دو مذہب تھے ایک موحد دوسرے بت پرست۔ ان میں سے جو تبع تھے حضرت نبی کریم کے وہ کامیاب ہوئے اور سارے عرب کو ساتھ ملا لیا۔ مگر کافر اسی خوف و حزن میں رہے عبداللہ بن ابی اور ابوجہل کو تھوڑا رنج نہ تھا اور پھر کفار کو کتنا حزن ہوا ہوگا جبکہ دونوں کے بیٹے مسلمان ہو گئے۔

غرض جو فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں وہ سکھ پاتے ہیں اور جو مقابلہ کرتے ہیں وہ اصحاب النار جل بھن کے کباب ہو جاتے ہیں۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مومنوں کو بھی خوف و حزن ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ وعدہ ہے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ غرض یہ خوف وحزن ایک فریق کے لئے کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ تو دوسرے کے لئے ناکامی کا

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۹ء

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات میں سے چار صفات کا ذکر کیا ہے ایک گروہ کا نام منعم علیہم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہو کر ہی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے۔ جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت رکھے احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات تھی کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جو انعمت علیہم ہو کر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے یہاں [illegible] نام چھوڑ دیا ہے اسرائیل کو یونانی زبان میں س بجائے ش بولتے ہیں [illegible] سپاہی یا بہادر۔ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو یہ نام رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا۔ ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔

انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ ہمارے احکامات کی بجا آوری میں سستی نہ کرو ہمارے احکامات کی بجا آوری کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آ جاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں اور ان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہونچے گا۔

www.aaiil.org

نعمتی التی [illegible] ہے بڑی نعمت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا
[illegible] پابند ہو جاؤ جو مین نے ان پر شرارت عہد کی ابنے کا وعدہ
فرمایا ہے وہ [illegible] دون گا۔

چونکہ کسی شرعی حکم پر عمل کرنے میں بعض آدمیون کو مشکلات ہوتی ہین اور بعض آدمیون کو
خوف ہوتا ہے کہ شاید وہ تکلیف دین اس لئے فرماتا ہے۔ ایای فارھبون
کہ ڈر صرف میرا ہی رکھو۔

انسان حق بات کا اظہار بوجہ ذاتی ضعف یا ضعف جاہ و جلال یا ضعف [illegible] نہیں
کرسکتا مثلاً ایک ادمی غریب ہے اپنا جتھا نہیں رکھتا پس وہ دوسرون کا محتاج ہے فرماتا ہے کہ
تم اظہار حق مین کسی کی پرواہ نہ کرو۔ تم میرے وفادار [illegible] میرا ڈر رکھو مین ضرور تمہاری مدد
کرون گا۔ یہ ضعفاء کے [illegible] ہے۔

مصدقا لما معکم۔ مصدقا پر بعض عیسائیون نے اعتراض کیا ہے کہ پھر مسلمان کیون
انجیل پر عمل نہین کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مصدق ہوئے کہ تیار ہین بشرطیکہ انجیل وہ ہو
جو عیسیٰ پر نازل ہوئی اگر وہ انجیل ہو تو ہم اس کے مصدق ہین۔
یہ کوئی چیز مصدق اس چیز کے لئے ہوسکتی ہے جو تصدیق کی محتاج ہو مثلاً سبعت سماوات یا یہ کہ
تو یہ محتاج تصدیق نہین۔ تصدیق کی محتاج پیشگوئیان ہوتی ہین اسلام کی وجہ سے جو تغیرات
کے بڑا دار مذہب مین ہوا۔ عیسائیون سے ہمارا سوال ہے کہ آیا اس کے متعلق کوئی
پیشگوئی تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اگر ہے تو وہ پوری ہوچکی۔
تصدیق کے دوسرے معنے سچ کو سچ کہنے والا۔ جھوٹ کو جھوٹا کہنے والے کو مصدق نہین
کہتے پس جو ان کتابون مین سچ ہے اس کو اپنی تعلیم مین لیکر سچا ثابت کر دیا اور جو جھوٹ تھے
اس کی تکذیب کر دی۔ مثلاً یہود کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور مسیحی کہتے ہین کہ خدا تین ہین
پس فرمایا۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ۔

ولا تکونوا اول کافر بہ۔ یعنے تم پڑھے ہوئے کافر ہوگے تو اول درجہ کے کافر کہلاؤ گے
کو مشرک پہلے کافر ہوئے تھے مگر وہ جاہل تھے اس لئے پڑھے [illegible] ہون سے کہا
کہ تم اول درجہ کے کافر ہوگے کیونکہ تم کو منہاج نبوت کا علم ہے اور پھر کافر بنے۔
ثمنا قلیلا کے یہ معنے ہین کہ قرآن کی قیمت تھوڑی نہین لینی چاہیئے بلکہ اس کا
مطلب یہ ہے کہ چھوڑے مسئلے بنا کے اپنی بڑائی یا دنیا چاہنا بہت برا ہے۔
قرآن مجید مین آیا ہے کہ قل متاع الدنیا قلیل جس سے ثمنا قلیلا کے
معنے کھل سکتے ہین۔

فاتقون۔ میرا تقوےٰ اختیار کرو۔

انتم تعلمون۔ جب کہ تم پر حق واضح ہوچکا ہو۔ یہ سب علماء سے خطاب ہے۔
کیونکہ ایسے لوگ علماء مین بہت ہین۔
مثلاً ایک امیر شیعہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ کربلا جانا بہتر ہے یا مکہ جانا اس نے
جواب دیا کہ حج استطاعت تو زاد راہ اور امن کی شرط ہے اور کربلا کے واسطے یہ شرط
نہین [illegible] اتنی عظمت اور اس کی طرف اپنی جان جو کھون مین ڈالکر جانا سمجھ
کر بجائے اللہ پڑھتا چلا گیا۔ بعد مین کسی دوست نے پوچھا کہ کیون حضرت یہ کیا فرمایا۔ کہنے لگے کہ اس نے
دھوکا کھایا میرا مطلب یہ تھا کہ کربلا جانا ثابت ہی نہین دیکھو اگر اسے حق کہنا منظور ہوتا تو ایسے
مشتبہ لفظ نہ بولتا۔ پھر فرمایا کہ نمازین سنوار سنوار کر پڑھو اور زکوۃ دیتے رہو۔ مین نے بہت کم
عالمون کو زکوۃ دیتے دیکھا ہے ان مین زکوۃ کا رواج کم ہے ارکعوا فرمانبردارون کے ساتھ
ہو جاؤ۔

اتامرون الناس۔ ایسے نہ ہو کہ لوگون کو نیکی کا حکم کرو اور اپنے تئین ترک کر دو۔
تنسون کے معنے ترک کرنے کے ہین۔ قرآن شریف مین ایک جگہ آیا ہے نسوا اللہ
فنسیھم افلا تعقلون۔ تم کیون نہین رکھتے عقل ایک صفت ہے جس سے انسان اپنے
تئین بدیون سے روک سکتا ہے۔

یہ دو گروہ ہوئے۔ ضعفاء اور علماء۔ اب تیسرے گروہ کا ذکر آتا ہے یہ امراء کا گروہ ہے
ہمارے ملک مین ان لوگون کے لئے گویا کوئی شریعت ہی نہین۔ اور نہ کوئی واعظ ہے
ہر قسم کی بدی ان کے لئے مباح ہے ان کی مجلسون والے نرے خوشامدی ہین ایک
امیر نے بینگن کی تعریف کی حاضرین مجلس نے بھی ان مین ہان ملائی۔ دوسرے دن اس نے بینگن
کی مذمت کی۔ تو وہ بھی مذمت کرنے لگا۔ ایک دوست نے کہا کہ یہ کیا؟ کہنے لگا۔ مین تو امیر کا
نوکر ہون بینگن کا نوکر نہین۔

پس امراء کو خصوصیت سے حکم دیتا ہے کہ روزے رکھو۔ نماز پڑھو یہ طریق مشکل ہے۔ مگر
خشوع اختیار کرنے والون کو نہین۔

انھا کی ضمیر مونث ہے جو صبر و صلوۃ کی طرف پھرتی ہے۔ عربون مین قاعدہ ہے۔ کہ
مذکر و مونث مل جاوین تو مذکر کو ترجیح دیتے ہین لیکن اگر علیحدہ مونث و مذکر ہو ضمیر پھیرنا ہو تو مونث ہوگا۔
قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا۔
ھا ضمیر فضہ کے لحاظ سے مونث آیا ہے حالانکہ اشارہ دونون کی طرف ہے یہ انگریزون
مین بھی رواج ہے۔ کہ ہاتھ ملانے خطاب کرنے مین عورتون کو مقدم کرتے ہین۔ عرب کے
شعراء کا بھی یہی مسلک ہے۔ ایک شعر ہے۔ وما ذکرہ الرحمن یوما ولیلۃ ملکناہ فیھا لم تکن
لیلۃ البدر۔
الذین یظنون۔ یقین کرتے ہین۔

۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یا بنی [illegible]۔ اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ایک قوم کو اور فرماتا ہے کہ تم بہادر سپاہی کی
اولاد ہو اور بہادر بنو۔

مین سمجھتا ہون تمہین بھی مخاطب کرکے یہی کہتا ہے تم اپنے بزرگون کو یاد کرو کہ کس طرح
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام نے اسلام کی اشاعت مین اپنی جان تک لڑا دی۔ صحابہ ایسے
بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے تین سو
آدمی روانہ ہوئے اور مین حیران ہون کہ یہ نہین پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجورین
جو ساتھ لے گئے جو رستے ہی مین ختم ہوگئین۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گذارہ
کرتے رہے۔ پھر ایک ویل مچھلی ہاتھ آگئی جس پر تین سو آدمیون نے سترہ روز تک گذارہ کیا۔
دیکھو اتباع کی کیا محبت تھی جو ان لوگون مین تھی اب مین دیکھتا ہون کہ کسی کو مالی نقصان
بھی پہنچ جائے یا عزت مین فرق آجاوے یا کسی کے خیال کے خلاف ہی کوئی حکم

شرعی ہو تو اُسے گراں گذرتا ہے۔

فضلتکم علی العالمین لاتجزی نفس عن نفس

احمدی قوم پھر قادیان کے رہنے والے خصوصیت سے اس پر غور کریں۔ ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ کوئی بھی کسی کے کام نہیں ہو سکتا۔ والدہ کو کتنی محبت ہوتی ہے مگر ذرا بچے کے پیٹ میں درد اُٹھے وہ اس درد کو بانٹ ہی نہیں سکتی۔ سب سے زیادہ محبت کرنے والے تو پیر ہوتے ہیں ان پیروں میں سے سب سے بزرگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنھوں نے ہمیں ہگنے موتنے کی جانچ تک سکھائی پھر ہم نے اپنے امام کو دیکھا میں بیمار ہوتا تو وہ میرے لئے قربانیاں کرتے اور بار بار مکان کی تبدیلی کراتے اور دم بدم خبر منگواتے ایسا درد کسی میں ہو سکتا ہے۔ پھر بھی جب وہ فوت ہونے لگے تو ہم نے کیا کر لیا۔ بعض وقت سفارش بھی کام دے جاتی ہے مگر ایک وقت سفارش بھی نہیں مانی جاتی۔ سو اخذہ الٰہی کا وقت ایسا آتا ہے کہ

ولا یقبل منہا شفاعۃ ۔ یہاں شفاعت کی مطلق نفی نہیں ہے۔ کیونکہ اِلّا باذنہ کا استثنار دوسرے مقام پر موجود ہے۔ ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ قرآن میں آچکا ہے۔ دیکھو یہودیوں پر ایک وقت آیا کہ لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم کہنے والے ہی کچھ بھی ان کے کام نہ آسکے۔

یستحیون ۔ عورتوں کو زندہ رکھتے دوسرے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ ان کے حیاء کو سلب کرتے

فرقنا بکم ۔ دریا کو تمہارے لئے الگ الگ کر کے ... کیا۔ دوسری آیۃ میں فرمایا ہے فاضرب لہم طریقاً فی البحر یبساً۔ ایک راستہ اس دریا میں خشک نکال دیا ہے۔

وانتم تنظرون ۔ ایک فضل تو یہ تھا کہ دشمن کو ہلاک کر دیا اب دوسرا فضل یہ تھا کہ دشمن کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا۔

وانتم ظالمون ۔ اور تم مشرک ہو گئے ان الشرک لظلم عظیم

تشکرون ۔ تاکہ تم قدر کرو

الفرقان ۔ وہ مدد جس سے دشمن اور موسیٰ کے درمیان فیصلہ ہوا وہ یہی کہ فرعون غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل نجات پا گئے۔ اور ... کہ ان کے وارث ہو گئے

۴۔ فروری ۱۹۰۹ء

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک زمانہ میں طور پر تشریف لے گئے ایک شریر آدمی نے بچھڑا بنایا اور اوروں لوگوں سے کہا کہ یہی موسیٰ کا معبود تھا وہ بھول کر پہاڑ پر چلا گیا۔ تم لوگ ... تعجب کرو کہ ایک قوم بچھڑے کو کیونکر خدا ٹھہرا سکتی ہے۔ سو میں تمہیں سناتا ہوں کہ دیکھو آجکل ہندو کیسے ذہین اور چالاک ہیں۔ پھر بھی پتھروں کو معبود سمجھتے ہیں۔ بچھڑے میں تو پھر ایک آواز تھی۔ پتھر میں یہ بات بھی نہیں۔ پھر پتھروں پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ جمنا جی گنگا جی اور اس قسم کی کئی ندیوں کی پرستش کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ہندو ہیں۔ مسلمانوں کا حال بھی اچھا نہیں۔ لاہور دار السلطنت ہے اس کی نسبت دانشمند لکھتے ہیں کہ یہاں تیس ہزار حفاظ قرآن شریف موجود ہیں۔ باوجود اس کے پھر علم قرآن ایسا مفقود ہے کہ وہاں بھی گھوڑے شاہ کی خانقاہ ہے۔ سو اس قسم کی ہزاروں قبریں ہیں جن پر ٹلیاں بارہ سے چڑھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ کوئی قوم خواہ کس قدر اچھی ہو جب بُروں سے اس کا تعلق ہو تو ان کی رسم و عادت نیکوں میں بھی رواج پذیر ہو جاتی ہے دیکھو مسلمان جانتے ہیں صبر بڑی اچھی چیز ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بے صبری کا نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اور پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ پیٹ کر رونا جائز نہیں باوجود اس کے شیعہ کو دیکھ کر سنی بھی محرم میں روتے پیٹتے ہیں اور تعزیے بناتے ہیں میں نے تعزیہ بنانے والوں کو پوچھا ہے کہ یہ واقعی امام حسین کا قبر ہے۔ تو وہ کہتے ہیں نہیں۔ پھر جب یہ جتایا گیا کہ جو امام حسین کے قبر بنانے والے ہیں اس دن تم اس قبر کو توڑتے ہو۔ تو وہ بہت نادم ہوئے۔ غرض انسان کی غیرت اٹھ جاتی ہے اور وہ بدی کو نیکی سمجھنے لگ جاتا ہے یہاں بنی اسرائیل نے بھی ایسا ہی کیا کہ فرعونیوں میں رہتے رہتے وہ اپنے خدا کو بھول گئے اور گائے کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور وہ اس کی پوجا کرنے لگ گئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ فتوبوا الی بارئکم تم اپنے گھڑنے والے کی پرستاری کرو۔

فاقتلوا انفسکم ۔ اس کے معنے میرے نزدیک یہ ہیں کہ اس جرم کے جو سرغنہ ہیں ان کو قتل کر دو۔ جو عام تھے ان کو خدا نے معاف فرما دیا جیسا کہ آگے فرمایا۔ فتاب علیکم۔

جہرۃ ۔ خدا کو کھلا دکھلا دیں۔ یا یہ بات کھل کر کہہ دی۔

موتکم ... الصاعقۃ

ظللنا علیکم الغمام ۔ مصیبتوں کے وقت بادلوں کا سایہ بھیجا۔

منّ ۔ جو رزق بلا محنت کسی انسان کو ملے۔ الکمأۃ من المن۔ لڑکے جو روٹی کھاتے ہیں میرے خیال میں وہ بھی منّ ہے کیونکہ ان کو وجہ معاش کے لئے کچھ پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔

سلویٰ ۔ عربی زبان میں شہد کو بھی کہتے ہیں جو جنگلوں میں بافراط مل جاتا تھا اور جو ... بٹیروں کو بھی کہتے ہیں

ظلمونا ۔ ہمارا نقصان نہیں کیا۔

وادخلوا الباب سجداً ۔ کسی بستی میں داخل ہو تو عہد کر لو کہ فرمانبردار ہو کر رہیں گے اور غلطی امن کے مرتکب نہ ہوں گے۔

حطۃ ۔ توبہ کرنے سے ہم تمہارے گناہ بخش دینگے اور سجداً کا اجر زیادہ محسنین سے ملتا ہے۔

۶۔ فروری ۱۹۰۹ء

واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ ۔ دنیا میں قحط پڑتے ہیں ان کے مدد کرنے کے لئے دو راہیں ہیں ایک تو یہ کہ مدبران ملک نے سوچا کہ اب کیا تدبیر کریں اور پھر جو مجموعی طور سے رائے قائم ہو۔ اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اس زمانے میں ریل گاڑی کو قحط کا علاج سمجھا گیا تاکہ جس جگہ پیداوار ہو وہاں سے اس جگہ فوراً پہونچائی جاوے جہاں پیداوار نہیں ہوئی۔ پھر گرانی و ارزانی کی اطلاع جلد ہم پہونچانے کے لئے

www.aaiil.org

تار ایجاد کی گئی۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جنگلوں کو آباد کر دیا تاکہ لوگوں کے لئے کافی غلہ بہم پہونچ سکے۔ ایک دنیا دار تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر انبیاء کی راہ ان راہوں سے علیحدہ ہے وہ ہر مصیبت کا علاج اللہ کے حکم کی ماتحت کرتے ہیں۔ دیکھو بعض صحابہ کرام کو جب کفار سے تکالیف پہونچیں تو وہ اور ملکوں کو ہجرت کر کے چلے گئے مگر نبی کریم خود نہیں گئے بلکہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ ہم اور آپ اکھٹے چلیں گے میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے بھی ہجرت کا حکم دے اور دن نے آگھیرے اور (آپ ولدیہ تکالیف تھے) سفر کیا۔ مگر نبی کریم حکم الٰہی کے منتظر رہے اسی طرح آپکے زمانہ میں قحط ہوا۔ آپ اور بھی تدابیر کر سکتے تھے۔ مگر انبیاء کا طریق دعا ہے ان پر عمل کیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بھی جب ایسی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے پانی مانگا قوم کے لئے کس سے؟ چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک نبی اللہ ہی سے مانگتا ہے اس لئے اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس پر ہم نے الہام کیا۔

اضرب بعصاک الحجر۔ اس کے کئی معنے ہیں۔ سبھی معنے صحیح ہوں گے ایک تو یہ کہ اس پہاڑ پر تم اپنا عصا مارو وہاں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ زمین کے اندر پانی جاتا ہے اور جہاں اللہ کی مرضی ہو چھوٹ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کشف صحیح عطا کیا۔ آپ کو جب اعلام الٰہی سے معلوم ہوا کہ یہاں کوئی پانی قریب ہی جاتا ہے تو بر چھا مارا اور اس سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ میرے خیال میں بھی کا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر ایک اور معنے ہی مجھے پسند ہیں وہ یہ کہ اپنی جماعت کو پہاڑ پر

عصا کے معنے عربی زبان میں جماعت الاسلام یعنے فرمانبردار جماعت کے ہیں۔ لاٹھی کو بھی اس لئے عصا کہتے ہیں کہ اس پر انگلیوں کی جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔

لا تعثوا۔ جب لنگر سے بلا محنت کھانا ملے اور پیٹ بھر جائے۔ تو بعض لوگ فرمانبرداری کی قدر نہیں کرتے۔ اور ان کے دماغ میں باغیانہ خیالات اٹھتے ہیں۔ پس وہ امن میں خلل ڈالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہیں بے محنت رزق دیا تو بجائے شکر فساد نہ کرو۔ عثی۔ سخت فساد کو کہتے ہیں۔ لا تعثوا۔ بہت شرارت نہ کرو

لن نصبر علی طعام واحد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پانی ہی کا انتظام نہیں کیا بلکہ تمہیں اپنی جناب سے طیب کھانا بھی دیا۔ طعام واحد۔ ایک ہی طرز پر یعنی جنگل سے یا یہ کہ من جو انہیں ملتی تھی وہ ہمیشہ ہی ملتی۔ سلویٰ کی نسبت تورات میں لکھا ہے کہ چند روز ملی۔

بقلھا۔ ترکاریاں زمین کی۔

قثائھا۔ ککڑیاں زمین کی۔

فوم۔ لہسن کو کہتے ہیں اور گیہوں کو بھی۔

میری سمجھ میں انہوں نے ان چیزوں کا ذکر کر کے زمینداره چاہا۔ بالذی

بدلے اس کے

خیر۔ یہ خیر کیا تھی۔ سنو! مجھے ان معنوں پر یقین ہے کہ وہ خیر فرعون کی غلامی اور ماتحتی سے چھڑا کر جہاں ان کی صحت و قوی جسمانی میں فتور آ گیا۔ آزادی اور جنگل اور پہاڑوں کی رہائش اور بے محنت رزق کی بخشش تھی۔ خدا کا مقصود یہ تھا کہ ان میں حریت کی روح بھر جائے اور پھر یہ فاتح بنیں مگر انہوں نے اس انعام الٰہی کی قدر نہ کی اور کہا کہ زمینداره کریں گے۔

بعض حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک گھر میں زمیندارہ کے آلات دیکھے۔ تو فرمایا ذلت کے سامان ہیں۔ اس ارشاد نبوی سے یورپ کی قوموں نے نفع اٹھایا۔ دیکھو کہ جنگلوں کو آباد کر دیا ہے مگر وہ زمینیں ہیں دیتے ہیں انگریزوں کو عموماً نہیں دلاتے یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی جاہ خود میں ستیا۔ مغل۔ پٹھان۔ ترک فاتح ہو کر آئیں لیکن آ کر زمیندارہ شروع کر دیا تو آخر کار کمزور ہو گئیں کیونکہ وہی زمین جو کسی مورث اعلے کے پاس ہزار بیگہ تھی۔ اولاد میں تقسیم ہو۔ ہوتے ہوتے ہر ایک کے پاس چار چار بیگھ رہ گئی۔ جس سے قوت لایموت بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

مصر۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا جو کچھ تم نے چاہا وہ ہم نے دیا جاؤ کوئی گاؤں آباد کر لو۔ مگر ان سے یہ معاہدہ کر لیا کہ شام کے فتح ہونے تک دوسری قوم کے ساتھ رہ کر

ضربت۔ لگا دی گئی۔

ذلۃ۔ دن بدن کم ہوتے گئے۔ ذلت کے معنے کمی کے ہیں

مسکنۃ۔ بے دست و پا ہو گئے زمینداره چھوڑ کے کہیں نہ جا سکتے تھے۔ پھر یہ غضب زمیندارہ سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آیات اللہ کا کفر کرتے۔ انبیاء کے قتل کی تدبیریں سوچتے رہتے۔ یہ جرأت کیوں ہوئی پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کرتے تھے جن سے جرأت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچی۔ اس بات کا تماشا میں نے آگ سے دیکھا ہے کہ پہلے ایک دیا سلائی ہوتی ہے جسکی تیلی کے ایک کنارہ پر آگ مخفی ہوتی ہے۔ مگر ذرا گھسنے سے وہ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے وہ مکانوں اور شہروں کو جلا سکتی ہے اسی طرح گناہ پہلے تھوڑا سا ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے فسق و فجور تک نوبت پہونچتی ہے۔ پھر اس سے کفر تک یہاں تک کہ دوزخ کی آگ اس کا انجام ہے۔ تم اپنے تئیں پہلے ہی سے بچاؤ تا ہلاکت میں نہ پڑو۔ بنی اسرائیل کی مثال سے عبرت پکڑو۔

۸ ۔ فروری ۱۹۰۹ء

ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ چونکہ اس وقت ایک مذہبی جنگ شروع تھی اس واسطے تمام قومیں خوف کی حالت میں تھیں۔ کہ خدا جانے ہمارا مذہب اور ہماری عزت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مومن ہیں ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ڈر نہیں اور ان میں حزن باقی رہے گا۔

میثاق۔ پکا وعدہ۔

رفعنا۔ اونچا رکھا ہم نے تم پر طور کو۔

بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شوق میں گئے۔ کہ ہم ہی مکالمات الٰہیہ سنیں۔ حضرت موسیٰ نے انہیں ہدایت کی کہ میں پہاڑ پر جاتا ہوں تم یہاں پہاڑ کے نیچے انتظار کرو۔ جب جناب الٰہی سے ارشاد ہوگا تمہیں اس دعا کے مقام پر بلاؤنگا چونکہ انہیں پہاڑ کے نیچے رہنے کی سخت تاکید کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تم پر پہاڑ کو اونچا رکھا۔ (پھر اس میں زلزلہ آیا۔ جس سے وہ سمجھے کہ وہ ہم پر گر پڑنے والا ہے) (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انتخاب الجرائد

حجاز ریلوے۔ عرب میں معان اور تبوک کے مابین حجاز ریلوے لائن کو توڑ ڈالا۔ سلسلہ تار بھی منقطع ہے۔ تعمیر ریلوے مذکور میں جو رشوت خوری اور دیگر جرائم کے ارتکاب ہوئے ہیں مجلس مبعوثان نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی ہے۔

انتقال۔ سلطان المعظم کی تیسری حرم محترمہ کے انتقال کی خبر کافہ مسلمین کے لئے موجب افسوس ہے۔

طاعون۔ جدہ میں طاعون کا نیا کیس ہو گیا جس کے باعث ینبوع کے مسافروں پر تین دن کا قرنطینہ لگایا گیا ہے۔

رفع تنازع۔ ارض مقدس میں جو تنازعہ روسیوں اور عربوں کے مابین دمیانوس بطریق کی معزولی کے باعث واقع ہوا تھا اسکی تحقیقات کے لئے آستانہ سے ایک کمیشن مرتب کر کے بھیجا ہے۔

ایران۔ روٹر کا نامہ نگار ایران سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ نے سعد الدولہ کے مشورے کے موافق کسی خارجہ سلطنت سے ایک قرضہ خزانہ طلب کرنے کا ارادہ کیا ہے جو محاسبات میں مناسب ترمیم اصلاح کرے گا۔

بمبئی۔ اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ بلگھریا کے قریب ۵۹ اپ پسنجر ٹرین پر بم کے دو گولے پھینکے گئے۔ کسی مسافر کو صدمہ نہیں پہونچا۔ البتہ ٹرین کو نقصان پہونچا ہے۔ مسٹر ہیوم وکیل سرکار اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گولے دراصل حضور وائسرائے کی اسپیشل پر پھینکے جانے والے تھے۔ قریب کی چوکی پر جو دربان تھا اوس نے دو بنگالیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی صرف ایک ٹانگ تھی وہ اون کا تعاقب نہ کر سکا۔ حضور وائسرائے کی اسپیشل تھوڑی ہی دیر پہلے گذر چکی تھی۔

خزانہ۔ ۳۱۔ جنوری ۱۹۰۹ء کو سرکاری خزانہ اور پریسیڈنسی بنکوں میں اور ان کی شاخوں میں بمقابلہ اسی تاریخ ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے حسب ذیل رقوم تھیں ۱۹۰۹ء (۱۲۹۴۵۸۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۸ء (۱۳۴۳۹۵۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۷ء (۱۱۲۸۴۸۰۰۰) روپیہ۔

اس ہفتہ درس میاں وڈا صاحب کے سجادہ نشین میاں محمد دین صاحب نے قریباً ۷۰ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

سالونیکا میں ایک لاکھ بیس ہزار رائفلیں پہونچگئی ہیں سردست ۳۰ ملین کارتوس بھیجے ہیں۔ بحیرہ اسود کے دہانہ پر جو قلعہ ہے اسکی مرمت کی گئی ہے۔

مکہ میں جدید فوجیں آگئی ہیں اور یہ سب مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں۔ صوبیدار نے حکم دیدیا ہے کہ باشندوں کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کرو۔

میرٹھ میں ایک ستر سالہ مسلمان کو بیس برس قید سخت کی سزا ملی۔ اس لئے کہ پبلک کو دہوکا دیکر حجاز ریلوے کا چندہ اگاہا اور خود ہی اڑا لیا۔ اس چندہ کی جعلی دستاویزات سے پبلک کو گمراہ کر کے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا۔

لندن میں ایک عجیب و غریب گھڑی کرۂ زمین کی صورت میں تیار کی گئی ہے اس کے بنانے میں ایسی عقل صرف کی گئی ہے کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہیں اس گھڑی میں روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہروں کا نشان دیا گیا ہے اور آپسے آپ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر میں صبح و قت کس وقت کیا ہے نیز موسموں کی ماہوار گردش آفتاب کا اترائن اور دکھائن روزانہ حرکت کے درجہ سے آپسے آپ ظاہر ہوتا ہے۔

بدھ وار گذشتہ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام علی پور (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ (مولوی عبد الحق صاحب) کی اجلاس گاہ کے باہر احاطہ میں ایک نوجوان کمبخت بنگالی مسمی چارو چندر بسوس نے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے زیادہ نہیں ہے نشانہ ریوالور سے بابو آشوتوش بسو اس صاحب کو مار ڈالا جو عدالت علی پور کے پبلک پراسی کیوٹر ہیں۔

پنجاب میں امسال ۲۱ لاکھ ۶۴ ہزار ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے پیداوار ۲ لاکھ ۹۲ ہزار گٹھے اندازہ کی جاتی ہے۔

جمعرات کو برلن میں ہمارے حضور نے اپنی رجمنٹ اول ڈریگون گارڈ کے ہمراہ ناشتہ تناول کیا۔

رام نگر (چمپارن) کے راجہ موہن بکرم شاہ کئی روز سے گم ہیں لیکن اب تک کچھ پتہ نہیں لگا سکے۔

بیرکپور میں تین آدمی مصنوعی پولیس افسر کے الزام میں پکڑے گئے ایک مسلمان ہے اور دو ہندو ہیں۔

ٹرکی بلغاریہ کے تنازعہ کی بابت روسی تجویز کے ترکی جواب کا روس نے جواب الجواب بھیجا ہے روس اس جواب الجواب میں ٹرکی کی خواہش کو تسلیم کرتا ہے کہ تاوان جنگ کا تمام قرضہ محسوب کیا جاوے لیکن روس لکھتا ہے کہ ٹرکی کو نقد رقم کی قدر کرنا چاہیئے۔ حالانکہ بلغاریہ کچھ قرضہ نہیں لے سکتا ہے۔ روس تاکید کرتا ہے کہ اوس کی پہلی تجویز پر دوبارہ غور کی جاوے اور لکھتا ہے کہ ٹرکی فائدہ میں رہے گی۔

ڈنمارک کے ایک سرکاری اہلکار کا دعویٰ ہے کہ اس نے کئی روز بعد تک مچھلی میں تازگی و خوشبو قائم رکھنے کی ترکیب دریافت کر لی ہے جو یہ ہے کہ مچھلی کو پانی میں سے نکالتے ہی ایک سبزی کے بنے ہوئے کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے اور پگھلی ہوئی برف میں دبا دیا جاوے۔ مسٹر احمد کمشنر ماہی گیری بنگال اس کاغذ کی کچھ مقدار منگا کر ہندوستان میں اس ترکیب کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

نظام گورنمنٹ نے شہر حیدرآباد کے سیلاب زدہ حصہ کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے مسٹر وسویسورآیا۔ انجنیر بمبئی کی خدمات بمبئی گورنمنٹ سے طلب کی ہیں۔

بابعالی نے روس کی ادائے معاوضہ بلغاریہ کی تجویز کو منظور کر لیا ہے مگر اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ روس تمام باقیماندہ تاوان جنگ روس و روم سے دست بردار ہو اور بابعالی بلغاریہ کے تمام مالی مطالبات چھوڑ دے۔

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۸ فروری کی صبح کو بحشم و خدم جنمیں لارڈ کرو اور سر چارلس ہارڈنج بھی شامل ہیں براہ ڈوور برلن روانہ ہوئے۔

مسٹر ایڈورڈ بیکر نے اراکین سول سروس کو جتایا ہے کہ آئندہ پراونسل کونسلوں میں غلبہ تعداد غیر سرکاری ممبروں کو حاصل ہوگا۔ جو اپنے حسب دلخواہ رائے دینے اور تقریر کرنے کے مجاز ہونگے وہ صوبہ کے بجٹ پر نگرانی رکھیں گے۔ پبلک فائدہ کے معاملات پر مباحثہ کریں گے۔ ریزولیوشن پاس کرائیں گے اور نہ صرف معمولی سوالات پوچھیں گے بلکہ سرکاری ممبروں کے جوابات پر نکتہ چینی و موشگافی کریں گے ان تبدیل شدہ حالات میں اعلےٰ افسران حکام و سیکرٹیریان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے معاملات سے پختہ واقفیت بہم پہونچائیں اور جلسوں میں جو اختیارات میں چھپا کریں گے اپنی بات کی تائید کر سکیں اون کو سوالات کے جوابات بھی پورے دینے پڑینگے اور معمولی ہاں یا نہیں سے کام نہیں چلے گا سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اب انہیں اپنی اقتدار پسندی کو ایک حد تک خیر باد کہنی پڑے گی اور پبلک لیڈروں کی واجبی توقیر لازم ہوگی۔ جو حکام و محکوم کے مخلصانہ تعلقات کے لئے بسا ضروری ہے امید ہے کہ اراکین سول سروس اس اعتماد کو جو ان کی ذات پر کیا گیا ہے صحیح ثابت کر کے دکھائیں گے اور اپنے طریق عمل کی اصلاح پر مائل ہوں گے۔

مدرسۃ العلوم میں فارسی زبان کو ترقی دینے کے لئے وسیع اور اعلےٰ پیمانہ پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے روح رواں مسٹر عبد القوی فانی ہیں۔

تبریز میں انقلاب پسندوں کا زور بخوبی توڑ دیا گیا ہے اور شاہ ایران کی فوجیں اس پر بخوبی قابض ہو گئیں۔

ایرانی صوبہ رشت میں رعایا بگڑ گئی۔ انقلاب پسندوں نے یہاں کے گورنر اور کئی اعلےٰ افسر بھی قتل کر ڈالے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اس کے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۸ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہے ۲/ قیمت ہے احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی خدمت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیان خرید کر مفت تقسیم فرما دین - دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

اوامر و نواہی قرآن کریم

جسکو جناب عرب صاحب عبدالحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے -

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس مین چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیوں کے قیمت بجائے عہ کے رعایتی ۹ کر دیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر سے درخواست آنے پر روانہ ہو سکتی ہے جلد خرید فرما دین کیونکہ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہین۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نورالدین صاحب - سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوتا ہے ممیرا قسم اول عہ قسم دوم سے سرمہ قسم اول عا قسم دوم عہ - علاوہ ازین لنگی پشاوری و کلاہ ہر قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان گورداسپور

اہل تجارت کے لئے خاص موقعہ

یہ اخبار چار ہزار احمدیون کے ہاتھ مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ اشتہار بھجوا دین اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
نصف "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
⅛	۲۵	۱۳	[illegible]	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی و الکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ میست میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچروپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین۔

المشتہر - مولوی محمد یسین محمد آتہ - مانسہرہ - (ہزارہ)

نوٹ - دفتر اخبار بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کردہ ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والون نے بہی پسند کیا ہے قیمت چار روپے - گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پر واپس لے لیجاویگی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا بہت جلد منگا لیجئے۔

المشتہر - امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

(بدر پریس قادیان)

تیس برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود - اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیون تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلون اور پہاڑون کی سیاحت کا نتیجہ ہین صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخون کو جو ہر شہر اور ہر دیہات مین کوڑیون کے مول تیار ہو سکتے ہین قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری - ناطاقتی - جریان - آتشک - اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخون کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہین جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اوس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۲ر

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور - اندرون دہلی دروازہ

یہ تمام کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۶ر - معیار الصادقین ۳ر - براہین احمدیہ مجلد صہ ۱۲ر - بےجلد صہ ۱۱ر

در ثمین مجلد ۸ر بےجلد ۶ر - شری نہہ کلنک اوتار ۸ر - سیر پرند عہ بجائے ۱۲ر

کرشن لیلا ۱۰ر - مورکھہ سیدھ ۱ر - سر الشہادتین ۱ر

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۲ر - جام شہادت ۱۰ر

جنگ مقدس ۸ر - معیار حق ۱ر - رویائے صالحہ ۴ر

اسلام کی پہلی کتاب ۳ر - القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۱ر

کامن احمدی ۱۰ر - نظم مستورات - کامن الٰہ داد ۱۰ر

عیسائی مذہب ۲ر - البرہان الصریح ۲۰ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

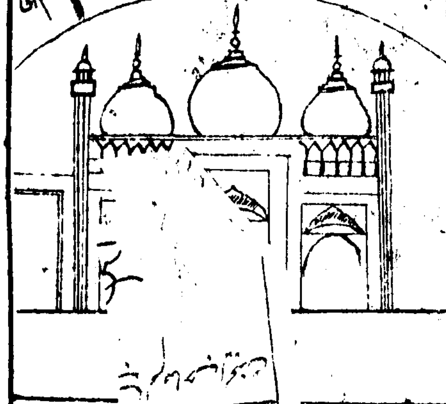

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عا مر بغیر ضمیمہ

مع ضمیمہ | چہ گویم با تو گرائی چہ اور قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان | پیشگی (للعہ)

جلد (۸) | مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۲ چیت سمت ۶۶ بکرمی | نمبر (۲۲)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دُور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قوائے اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے۔ اس کے تیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کے ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے۔

قیمت فی روپیہ (صہ) پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ (۱۲؎) چہارم حصہ (۱ مہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار۔ لاہور

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲مر مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲مر کا وی پی نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲مر کے ٹکٹ بھیجدیں۔ نوٹ۔ ہم جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۲ جلدیں مفت دی جاویں گی۔

المشتہر۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسنو گفتن کہ زر مغربیست + حاجت مشک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس ۵ اصلی میرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔ المشتہر۔ مولوی محمد معین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ میرا دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

(کتبہ عاجز محمد حسین) ۹ (بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

www.aaiil.org

"پیامِ صادق"

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۳

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۸ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء)

مکان شریف گذشتہ نمبر میں دہرم کوٹ رندہوا اور ڈیرہ بابا نانک کے ذکر کے درمیان رتڑ چھتڑ کا ذکر آئندہ نمبر میں کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا سو عرض کیا جاتا ہے۔ یہ مقام حضرت امام علی شاہ صاحب کے سبب مشہور ہے جن کے پوتے سید میر مبارک اللہ صاحب آجکل گدی نشین ہیں جو بڑے اخلاق سے پیش آئے صاحب موصوف کی وفات ۱۲۸۲ھ ہجری میں ہوئی مگر ان کے زمانہ میں جو حال رتڑ چھتڑ کا سنا جاتا ہے اور جو ان مکانات کی وسعت سے معلوم ہوتا ہے جو اس زمانہ کی ضرورتوں کے سبب بنائے گئے تھے اب تو سچ پوچھو تو اس کا نام و نشان بھی نہیں یا تو یہ حال تھا کہ جیسے میرزا ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ہندوستان۔ افغانستان۔ عرب کے لوگ جوق در جوق دراقدس پہ پڑے رہتے تھے۔ اُمرا۔ صلحا۔ حفاظ۔ قرا۔ تجار۔ زراعت پیشہ۔ الغرض ہر قسم کے ہر ملک کے آدمیوں کا وہاں مجمع نظر آتا تھا دروازے پہ ہاتھی بندھے رہتے تھے۔ تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا۔ پنجگانہ نماز کا وقت رونق و برکت کا ہوتا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ ساری خانقاہ۔ مسجد۔ مکانات۔ سامان خانہ میں ہم پھر گئے سب خالی اور سنسان پڑے ہیں۔ مکانات گرتے جاتے ہیں ان کی مرمت کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ضرورت ہے کئی حویلیاں بالکل ویران سی ہو گئی ہیں مسجد میں بھی وسعت اور شان و شوکت تو ہے مگر آبادی ندارد۔ سوچنے کی جگہ اور عبرت کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک پیارے حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسا امتیازی عروج بخشا اور ان کے واصل باللہ ہوتے ہی خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا خوانچہ اٹھا لیا اور جس طرح لوگ دور دراز کے سفر برداشت کر کے کشاں کشاں یہاں پہونچتے تھے۔ اب کچھ نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ رحمت الٰہی کی کشش جو اس زمانہ کے بزرگ میں تھی وہ اب پچھلے لوگوں میں باقی نہیں رہی آخر وہ بھی ایک انسان تھا جس نے ہزاروں کو کھینچ لیا اگر آج اس کی اولاد کے لوگ اسی سنۃ اللہ کی طرف توجہ کرتے اور خیال کرتے کہ وہ کشش آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے کس کو عطا کی ہے تو ان پر حق کھل جاتا اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بھیجا اور ہر طرف سے ہر قسم کی مخلوق کشاں کشاں اس کے دروازے پر آ رہی ہے اگر بڑے بڑے صوفیا کی اولاد اور جانشین لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی پہلے سے بھی بڑھ کر عزت کرتا اس سلسلہ کے ممبروں میں سے ایک صاحب جن کا اسم مبارک حضرت میر عابد علی شاہ صاحب ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے الہام الٰہی کا دروازہ ان کیواسطے کھولا گیا ہے میر صاحب موصوف کے دادا حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب اول حضرت سید امام علی شاہ صاحب کے پیر بھائی بھی تھے۔ حضرت حاجی حسین شاہ صاحب کی فوتیدگی کے بعد جب حضرت امام علی شاہ صاحب ان کے جانشین ہوئے تو حضرت بہادر علی شاہ صاحب بھی ان کی بیعت میں داخل ہوئے اور باوجود ہم ہم کتب ہمقوم ہونے کے اپنا مال اپنی جان اپنی خواہشیں اور اپنے ارادے سب کے سب اپنے پیر حضرت امام علی شاہ صاحب کے قدموں پر سچے دل سے نثار کر دئے جیسے کہ حضرت حسین شاہ صاحب نے رویا میں ان کو فرمایا تھا دوسری طرف حاجی حسین شاہ صاحب مرحوم نے حضرت بہادر علی شاہ صاحب کی نسبت حضرت امام علی شاہ صاحب کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ ان کا حصہ آپ کے پاس ہے۔ بدین وجہ حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم بھی حضرت بہادر علی شاہ صاحب سے ایک بے انتہا فوق العادت شفقت رکھتے تھے۔

حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے بہ سبب اس اخلاص اور محبت کے جو ان کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ساتھ اور آپ کے خلیفہ اول کے ساتھ ہے۔ عاجز راقم کی بہت ہی عزت افزائی کی۔ ڈیرہ بابا نانک تک میرے ساتھ آئے وہاں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اسی روز رات مجھے رویاء میں دکھلایا گیا کہ آپ حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب کے پوتے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب ہیں گویا میر صاحب کا نام مجھے صادق علی شاہ تبلایا گیا جو ان کے صدق اور اخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور ہے۔

صوفیوں کے خاندان میں ظاہری طریق ادب آداب جو ہوتا ہے اس کی خوشبو ابتک مکان شریف کے بزرگوں میں پائی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب اچھی طرح ہمارے ساتھ پیش آئے جو بزرگ گدی نشین ہیں وہ بہت خوش اخلاقی سے دیر تک ہم کلام رہے میرے وہاں ٹھہرنے کے واسطے اصرار فرمایا رخصت کے وقت مشایعت کی۔ البتہ ان کے چھوٹے بھائی صاحب کسی قدر ملانوں کی صحبت سے اثر یافتہ معلوم ہوتے تھے کیونکہ آپ نے احقر کے بیٹھتے ہی معاً ایک تذکرہ شروع کر دیا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بدون کسی تعلق سابقہ کے ایک نو وارد مہمان کے ساتھ کلام کے پہلے سلسلہ جنبانی کا سوال وجواب سے آغاز کیا جانا ان کی اپنی شان کے خلاف تھا۔ میر نصیر علی صاحب بڑے اخلاص سے ملے میر محمد حسین صاحب بڑی محبت اور تپاک سے ملاقی ہوئے صاحبزادہ میر لطف اللہ صاحب اس وقت گھر میں موجود نہ تھے ان کے ملنے کا شوق رہا۔ راقم خود دعا مانگتا ہے اور جملہ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ سب تہ دل سے جناب باری میں دعا مانگیں کہ وہ پیارا مولا کریم اس سارے خاندان کو معہ سب متعلقین کے اپنے بھیجے ہوئے اپنے پیارے امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی شناخت کے نور سے منور فرمائے

(آمین ثم آمین)

انجمن احمدیہ شملہ

روئیداد جلسہ منعقدہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یہ جلسہ حسب معمول بعد اتوار قریب ۴ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی خدا بخش صاحب منعقد ہوا اس جلسہ میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

صوفی شمس الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی وہ تجویز یہ تھی کہ جملہ انجمنوں کی طرف سے پورا موعودہ چندہ بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے واقعی سکول کا کام رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے انجمن احمدیہ شملہ کے سب اصحاب اور دیگر سب انجمنوں کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنی چاہئیے کہ ہر ایک جو اپنے آپ کو انجمن احمدیہ کا ممبر کہتا ہے۔ سکول کے واسطے مبلغ ایک روپیہ چندہ کا نئے سرے یا اگر پہلے سکول کے بارے کچھ چندہ ادا کر چکا ہو تو باد۔۔۔ دم اپنے ذمہ لے اور منجملہ ہر ایک صاحب خواہ یکمشت خواہ دو تین ماہ میں ایک روپیہ ادا کر دے اور اس تجویز سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر چار لاکھ کی جماعت میں سے بیس ہزار آدمی بھی فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے ادا کر دیں گے تو بڑی عمدگی سے سکول بلڈنگ طیار ہو جاوے گی اس تجویز پر سب ممبران انجمن احمدیہ شملہ نے آمنا و صدقنا کہا اور ساتھ ہی یہ بھی قرار پایا کہ یہ تجویز اخبار میں شائع کر کے سب انجمنوں کی خدمت میں التماس کی جاوے کہ وہ بھی اس نیک تحریک میں ضرور حصہ

مکتوب امیر المومنین

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ ہے ہمارا اصل دین ۔ پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پھر آخر فقہ حنفیہ پر عملدرآمد ہے ۔

۲۔ ہماری کتب دینیات ۔ قرآن کریم ۔ بخاری ۔ مسلم اور موطا اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی ۔ فقہ حنفیہ جو مخالف کسی صحیح حدیث کے نہ ہو ۔

دین احمدی کسی جدید دین کا نام نہیں اور ہرگز نہیں لوگ جو چاہیں کہیں ۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ذیل کا کارڈ آپکے اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کرتا ہوں بدین غرض کہ تا دوسرے احباب کے لئے موجب تحریص ہو اس سے پہلے بھی بعض جگہ سے ایسا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا ہے جس کو آپنے الگ جمع کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی نیک مصرف پر لگا دیا جاوے چونکہ ایک قومی سلسلہ میں طرح طرح کی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں اس لئے جس رنگ سے احباب اس سلسلہ میں مدد کر سکیں ۔ وہ تائید سلسلہ ہی ہے ۔ بیماریوں کے وقت میں صدقات کا خاص حکم بھی ہے ۔ اگر جو صدقات قومی رنگ میں جمع ہو کر تقسیم ہو سکیں وہ بہت سے خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں ۔ والسلام ۔ محمد علی ۔

بخار کے دنوں میں میری بیوی صاحبہ سخت بیمار ہو گئی اور بفضلہ تعالی صحت ہونے پر اس نے اپنا لونگ فی سبیل اللہ کر دیا اور پھر ساتھ ہی بندہ بھی اس سے زیادہ تر بیمار ہو گیا اور اللہ تعالی کا رحم ہونے یعنی صحتیاب ہونے پر اس بھاگوان نیک سیرت نے اپنے کانوں کی نقرئی ڈنڈیاں بھی براہ مولا نذر کر دیں ۔ اب اس زیور کی قیمت حسب نرخ بازار پندرہ روپیہ بنی ہے ۔ لیکن بندہ نے ۱۷ روپیہ مقرر رکھے ۔ اور چار روپے ایک سابقہ پانچ روپیہ کی نذر میں سے (جو اپنے مکان کے بانی سے بچ رہنے کے بابت مانی ہوئی تھی) لیکر کل بیس روپیہ ارسال حضور انور ہیں ۔

الراقم ۔ عاجز کرم الدین احمدی ۔ ڈنگہ ضلع گجرات

المعنی

گھراٹ کا پانی ۔ ایک صاحب نے ضلع جہلم سے دریافت کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک چشمہ ہے لوگ دور دور سے آتے ہیں اسکا پانی استعمال کرتے ہیں ۔ جس سے اسہال آتے ہیں اور مرض کو آرام ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے ۔ فرمایا یہ ایک قدرتی علاج ہے ۔ گھراٹ کا پانی مفید ہوتا ہے بیشک استعمال کیا جائے ۔

سوال ۔ جن عورتوں کو ان کے خاوند دکھ دینے کی نیت سے نہ بساتے ہیں اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں کیا ان کے نکاح دوسری جگہ کر دینے چاہئیں ۔

جواب ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔ لا تمسکوھن ضرارا ۔ عورتوں کو ضرر دینے کے لئے مت روکو ۔ ولا تضاروھن عورتوں کو ضرر مت دو ۔ لا تتخذوا آیات اللہ ھزوا اللہ تعالی کی آیات کو خفت میں مت ڈالو ۔ پھر آپ ترتے کام لو ۔ صلح کی کوشش کرو اگر نہ ہو سکے ۔ تو چند شرفاء کے سامنے عذر پیش کرکے توکلاً علی اللہ اور جگہ نکاح کر دو ۔ نور الدین

کس سے کہوں

(از منشی نعمت اللہ صاحب مضطر بدایونی حال قادیانی)

بیٹھے بٹھلائے یہ کیا دل کو ہوا کس سے کہوں
یک بیک ہاتھ سے جاتا ہی رہا کس سے کہوں
کون سنتا ہے فقیر کی صدا کس سے کہوں
جو گزرتی ہے میرے دل پہ بھلا کس سے کہوں
صدمہ ہجر سے کرتا ہوں بکا کس سے کہوں
مثل پروانہ تیرے غم میں جلا کس سے کہوں
نہ کہوں تجھ سے بھلا تیرے سوا کس سے کہوں
کس کو ہے تیرے سوا درد مرا کس سے کہوں
کام میرے تو اڑے وقت میں آ کس سے کہوں
میرے مولا میری بگڑی کو بنا کس سے کہوں
غیر سے کہنے کی عادت ہی نہیں ہے میری
تیرے دروازے پہ کرتا ہوں دعا کس سے کہوں
داستاں عشق و محبت کی سناؤں کس کو
سن کے گھبرائیگا لمبی ہے کتھا کس سے کہوں
کوچہ عشق میں جس روز سے رکھا ہے قدم
دل نے بھی ساتھ میرا چھوڑ دیا کس سے کہوں
میرا تو یار ہی بس ہے
شربت وصل کا دے جام پلا کس سے کہوں
اب تو دے جلد خبر اے میرے پیارے مولا
کشمکش سے مجھے دنیا کی چھڑا کس سے کہوں
ہاتھ باندھے تیری ڈیوڑھی پہ کھڑا ہوں بیکار
درد عصیاں کی عنایت ہو دوا کس سے کہوں
ہے تڑپ دل میں کسی طرح تو راضی ہو جائے
تو ہی بتلا دے مجھے اپنی رضا کس سے کہوں
مضطر تفتہ جگر درد سے تڑپے کب تک
کوئی تسکین کا دے لفظ سنا کس سے کہوں

پوربی زبان

(خاکسار اشرف از کوہاٹ)

توہے ڈھونڈت ڈھونڈت شام بھئی موری دریں دکھا دو لوریا
توری پیت کی مست الست بنوں موہے ایک پلا دو ساگریا
کیا کھوب پتیا برلتے ، توری شان میں کیا کچھ گا دت ہے
چل دیکھ سکھی پیا آوت ہے سنے نور کی سر پہ چادریا
لکھوں شان میں توری کیسے پیا لکھی صفت توری ہے آپ کھدا
تین احمد نام کی صل علے دن رین بجاؤں بانسریا
کیا لیکھو کو کھوب پچھاڑا ہے پب رن سے خوب بھگا دیا ہے
لگا اجل [illegible] ہوا نرک میں اس کا باسریا
جو آتھم کو اجل نے گھیر لیا کچھ باطل نے پھر بھیج لیا
دیکھ اس نے [illegible] لیا ہوا موت کو [illegible]
لگی بیری کے ہے آگ تب تن من خم ٹھونک [illegible] میں
کچھ سوچ پڑی اس کے من میں تن چھوڑ ہوا وہ بھاگریا
تورے نام کا سورج چمکا ہے تب دل بیری کا تمکا ہے
تو آن کے بدن میں دمکا ہے تو سے دیکھ سبھی نے کھا دیا
کچھ تورا حکمت دکھتے ہی موہے بیا سے پیا للچا دیتے
نت وصل تورا جیا چاہوت ہے پھر وآس موری کی گاگریا
تورا نام کرتن اوتار رہیو موری بگڑی بات سنوار دیو
ناؤ اشرف کی منجدھار بہیو کر دیا پار پیا موری ناؤ

ضرورت آج کی ڈاک میں ایک شریف دیک
درخواست کرنے میں کہ میں کم
ہوں کسی بھائی کے پاس اگر جگہ خالی ہو

ایڈیٹوریل

ابراہیم پر حملہ اس زمانہ کے بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ مضمون لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو اسوقت ان کا دماغ عرشِ معلّےٰ پر جا پہنچتا ہے اور وہ بڑے بڑے بزرگوں کو ہیچ سمجھتے ہیں اور وہ کچھہ کہہ جاتے ہیں جو انہیں کہنا چاہیئے نہیں تھا دقصور تو ہوتا ہے اپنے فہم کا اور الزام دیتے ہیں انکو۔ جن کے آگے سو برس زانوئے ادب تہ کریں تو ان کا کلام سمجھنے کے قابل ہوں۔ چنانچہ قاضی حمید الدین صاحب حمید اپنی انشاء پردازی کی رو میں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت بھی کچھہ ناواجب کلمات فرما گئے ہیں۔ دیکھئے پیسہ اخبار ۸ مارچ کالم ۳ صفحہ ۳ "ان کی روحانی استعداد میں کچھہ کمی تھی اور اس کمی کے باعث ان سے کچھہ دنوں اول اجرام سماوی کی شائستون کی غلطی بھی ہوئی۔ اگرچہ وہ بعد میں فیضانِ الٰہی کی تائید سے سنبھل گئے۔ مگر آفتاب اور مہتاب کو انہوں نے پہلے پہل جو کچھہ سمجھا تھا۔ وہ مخفی نہیں ہے اور اسی ادراکی اور دماغی اور روحانی نشو و نما کی کمی کے سبب ان سے عزیز شے کے عوض سینکڑوں اونٹوں کی قربانی ظہور میں آئی"۔

میں کہتا ہوں کہ خدا کے برگزیدہ ابراہیم کی روحانی استعداد کمال درجہ تک پہونچی ہوئی تھی اسی لئے آپ منصب نبوّت پر سرفراز ہوئے اور اجرام سماوی کی ستائش میں آپ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ نے اپنی قوم کو اس غلطی پر متنبہ کیا جس میں وہ گرفتار تھی۔ چنانچہ قاضی حمید اگر قرآن مجید کے اس مقام پر ذرا بھی تدبّر کرتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے دیکھئے اسی ابراہیم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناماً الهة - انى اراك وقومك فى ضلٰل مبين

اب حمید صاحب مجھے بتائیں کہ جو شخص اس عرفان و ایقان تک پہونچ چکا ہو اور توحید کا اپنے قلب میں ایسا جوش رکھتا ہو کہ اپنے چچا تک کو ڈانٹ دیا ہو اور قوم کو صریح الفاظ میں صریح گمراہی میں کہہ رہا ہو۔ کیا اس کا فہم قاضی حمید سے بھی گیا گذرا تھا۔ کہ وہ سورج یا چاند کو اپنا رب سمجھے گا۔ حضرت! آؤ میں آپ کو بتاؤں۔ یہاں تو ابراہیم بطور ... سے اسا دین ل کر رہے ہیں۔ کیا یہ ستارہ میرا رب ہے؟ کیا یہ چاند میرا رب ہے یا کیا یہ سورج؛ جو سب زوال پذیر ہیں۔ پھر اس سے آگے فرماتا ہے ہرگز نہیں۔ میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں میں تو آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے کی طرف متوجہ ہوں۔

اسی طرح قربانی والے مقام میں آپ نے دہوکہ کھایا ہے اول تو قرآن مجید میں سو اونٹوں کا ذکر ہی نہیں۔ دوم وہ تو ابراہیم نے اپنی قوم کو جو انسانی قربانی کی غلطی میں تھی ایک آسان راہ بتائی کہ انسان کی نہیں بلکہ حیوانات کی قربانی کرنی چاہیئے جس کے فوائد کے آپ بھی قائل ہیں گویا اپنے عمل سے ابراہیم نے ایک بد رسم کا قلع قمع کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فہم قرآن دے۔ وہ ایسی لغزشیں نہ کھایا کریں کہ انبیاء و ملائکہ کا سوت پر بھی کرٹی سیرزم کرنے لگیں۔

اُردو پر حملہ آجکل اخباروں میں اس مضمون پر بحث ہو رہی ہے کہ پرائمری سکولوں میں اُردو کی بجائے پنجابی میں تعلیم دینی چاہیئے یا نہیں۔ ہندو خدا جانے کس وجہ سے اردو کے مخالف ہیں (حالانکہ یہ زبان ملک کی مشترکہ زبان ہے کوئی خاص مسلمانوں کی زبان نہیں) کہتے ہیں کہ پنجابی میں تعلیم دینی چاہیئے مگر وہ اس مشکل مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے اور نہ کر سکیں گے۔ کہ کونسی پنجابی میں تعلیم دیجائے کیونکہ مختلف ضلعوں میں مختلف پنجابی بولی جاتی ہے مسلمان کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جو ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک یکساں سمجھی جاتی ہے۔ بس اسی کو رائج کرنا چاہیئے مگر مجھے خوف ہے کہ حامیان پنجابی کی خفیہ کوششیں ان کو اپنے مقاصد میں کامیاب نہ کر دیں خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا تو پھر ایک پیاری ادبی اور علمی زبان ہم سے چھن جائیگی اور اسکی بجائے ہمیں اجیرگی کو اج مرگئی پڑھنے والا رسم خط رہ جائے گا۔

ان کوششوں میں سے ایک یہ ہے کہ اردو میں آہستہ آہستہ بھاشا و سنسکرت کے بے شمار الفاظ داخل کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ جس ہندو رسالے یا اخبار کو اٹھاؤ اس کی اردو میں کئی لفظ ایسے ہونگے جن کو مسلمان مطلق نہیں سمجھ سکتے اور اگر یہی بات رہی تو پھر ایک وقت آنے والا ہے کہ اردو میں سوائے ہے اور ہو کے اور سب الفاظ ہندی و بھاشا و سنسکرت کے رہ جاویں گے افسوس تو یہ ہے کہ بعض نوجوان مسلمان انشاء پرداز بھی جدت پسندی کی کے میں ایسے الفاظ اپنے کلام میں داخل کرتے جاتے ہیں اور عربی کو بالکل بھول گئے ہیں ہم نے وقت پر خبردار کر دیا ہے اب کوئی اس کا انتظام کرے یا نہ کرے اس کا اختیار ہے۔

(ایسوسیا پریشد)

اسلام میں حقوق نسوان

(مسئلہ ادراثت نمبر ۱)

خاتون عصمت نے اپنی صنف کے لئے اس حصۂ میراث کے لینے کا دعویٰ پیش کیا ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے میت کے مال میں سے مقرر کیا ہے۔ مضمون کو آیات و احادیث سے مدلل کیا گیا ہے اس لئے اس پر کچھہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں لڑکیوں کو ورثہ دینے میں کچھہ مشکلات ہیں ان میں سے ایک تو یہ کہ وہاں کے لوگ اکثر کاشتکار ہیں جو زمینوں کے مالک ہیں۔ زمینیں مختلف گنوؤں پر ایک ایک دو دو بیگھہ ہیں اب ان میں سے لڑکی کو دوسرے حقداروں کی موجودگی میں ایک ایک دو دو مرلے حصہ آتا ہے۔ یہ زمین کشمیر کی ڈل والی زمین تو ہے نہیں کہ منتقل ہو سکے اس لئے زمین نہیں دی جاتی اور اس کے عوض میں کچھہ اور اسباب دیدیا جاتا ہے جسے میں جہیز کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ ہندوستان کے لوگ اپنی لڑکیوں کے جہیز میں جو اہتمام کرتے ہیں وہ معزز خاتونوں سے مخفی نہیں کہ کئی زمیندار اسی امر سے بڑھنے کی وجہ سے مفلس و قلاش ہو گئے ہیں آپ کو تو ترکہ کے حصے کا مطالبہ ہے اور میرا خیال ہے کہ جہیز میں اس حصہ کا دو چند سہ چند بلکہ چار چند دیدیا جاتا ہے۔ پس ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ لڑکیوں کو کچھہ نہیں دیا جاتا ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ لڑکیوں کو باقاعدہ حصہ تقسیم نہیں ہوتا یا جہیز دیتے وقت یہ نیت نہیں کی جاتی جو فی الواقع ایک غلطی ہے۔

میں نہایت ہی حیران ہوں کہ ہماری قوم سے اسلامیت کیسی گئی گذری ہے۔ کہ اسلام کے موٹے موٹے احکام بھی نہیں مانے جاتے چنانچہ ایک وراثت کے مسئلہ کی جانب ہی دیکھو۔ جو خاص حق فرض انا ہے۔ افسوس! بڑے بڑے علماء شمس العلماء اسکی بابت کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اسلام میں لڑکیوں کے لئے ورثہ کا مال دینے کا صریح حکم ہے۔ مگر ہم کو ورثہ کا مال نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ سرکار کی طرف سے بھی ہر نئے بندوبست پر مسلمانوں سے پوچھا جاتا ہے کہ اپنے متوفیوں کے مال کس طرح تقسیم کرنا چاہتے ہو۔ تو جواب دیا جاتا ہے۔ کہ رواج سابق منظور ہے (یعنے

www.aaiil.org

ترکہ سے لڑکی کا کوئی حصہ نہیں) گویا مسلمان اسلام کے ایک فریضہ کو رواج سابق سے مقدم نہیں جانتے ۔ یہ ایک صریح ظلم ہے ۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کر کے اس کی حدوں پر سے آگے بڑھے ۔ جہنم واصل ہوگا ۔ مگر ہمارے بھائیوں کو جو بہت بڑے القاب رکھتے اور اسلام و قرآن فہمی کا دعوےٰ کرتے ہیں کوئی پرواہ نہیں ذرا اس آیت کو سوچیں تو سہی اور مومنوں کا تو نشان ہی ہے کہ انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا ... فاولئک ھم المفلحون ۔ یعنے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاوے ۔ تاکہ ان میں فیصلہ کرے ۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا ۔ پس یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔ پھر اب اللہ و رسول کا فیصلہ تو یہ ہے کہ للنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا ۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اس مال سے جو ماں باپ اور ان کے رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت ۔ حصہ فرض مقرر ہے اب جو اس کی مخالفت کریں کیا ان پر بموجب حکم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ۔ عذاب نہ آئیگا ۔ مگر عذاب تو آچکا پس جب سے مسلمانوں نے اپنی لڑکیوں کے حق مارے خدا نے خود ان کو مفلس و غریب کر دیا ۔ جس مال کے لئے انہوں نے اتنا ظلم کیا وہ مال بھی ان کے پاس نہیں رہا ۔ پھر اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے یہی دستور چلا آتا ہے لیکن کیا وہ اپنے باپ دادا کا کلمہ پڑھتے ہیں یا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ دراصل میراث کا جھگڑا تو جناب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سے شروع ہے جن کو قدر دنیا کی پرواہ نہ تھی اور نبی کے ورثہ میں مال ہوتا ہی نہیں ۔ لیکن یہ لوگ کیوں اپنی بیٹیوں کا حق مارتے ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے ۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ ۔ جس کسی نے ورثہ کا حق مارا ۔ اللہ اس کا ورثہ جنت سے کاٹ دیگا ایک مومن کا تو دل کانپ اٹھتا ہے جب وہ ایسا وعید الٰہی دیکھتا ہے پھر جو مال لڑکیوں کا حصہ ہے وہ بیگانہ حق ہے ۔ اور بیگانہ حق کھانا تو حرام ہے پس یہ کیونکر مومن کے لئے جائز ہو سکتا ہے ۔ غالباً اگلے مسلمانوں میں جو اسقاط کی رسم جاری تھی وہ اسی لئے مروج کی جاتی کہ میت کا ترکہ اس کے وارثوں میں مطابق شریعت محمدی تقسیم کر دیا جاوے ۔ یہ بہت عمدہ طریق تھا

واقعی ملاں کا فرض ہے کہ اس وقت وارثت کا مفصل وعظ کہیں اور لوگوں کو پورے حقوق سے مطلع کریں آسان بھی ہے مگر افسوس کہ رسومات نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں رکھا ۔ ملاں صاحب تو صرف قرآن حمید کو چند آدمیوں میں پکڑ کے کراور روپیہ لے کر فیصلہ کر دیتے ہیں اور بس خیر غیر احمدی جو کچھ کرتے ہیں وہ کریں ۔ مگر میں اپنے احمدی بزرگوں سے التماس کرتی ہوں چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی جماعت اور صحابہ کرام کا نمونہ قرار دیا ہے ۔ پس وہ تو حقوق نسواں کی پوری پوری حفاظت کیا کریں اور اپنی لڑکیوں کو میراث دلایا کریں اور جب ایسا واقعہ ہو تو دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اخبار میں چھپوا دیا کریں ۔ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے اور شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم اور ایڈیٹر صاحب بدر کو اس مسئلہ کی جانب متوجہ کرتی ہوں کہ وہ جہاں اور تحقیقاتوں میں صفحوں کے صفحے پر کرتے ہیں اس خاص اور ضروری امر کی جانب بھی توجہ کریں ۔ آخر ہمارا بھی آپ لوگوں پر کچھ حق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم بخشا ہے ۔ مگر ایک وقت تھا کہ ان گودیوں میں تم پلے ہو جن کا حق بے قدری سے مارا جاتا ہے ۔ پس تمہارا فرض ہے کہ انہیں یہ حق دلاؤ ورنہ بے زبان فرقہ تو بولنے والا نہیں اگر یہ مخلوق بھی دوسری طرح ہوتی تو اپنے حقوق ضرور مانگ لیتی ۔ یورپ میں تو آجکل پارلیمنٹ میں ممبر بننے کے لئے عورتیں کوشش کر رہی ہیں سنتے کہ وزیر انگلستان اور کئی معزز آدمیوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے مگر ہم کسی حکومت اور شوکت کی خواستگار نہیں صرف اپنا حق مانگتی ہیں وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے اگر ہم ایسی ہی ذی علم ہوں اور کچھ اپنی زبان میں طاقت رکھتی ہوں تو اپنے حقوق تمام سے پہلے لے لیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رضامندی سے ہمیں حوصلہ و حیا بخشا کہ ہم اس جھگڑا رہیں کو کم نہیں کرنا چاہتیں اور ہم اپنے مالک حقیقی سے امید کامل رکھتی ہیں کہ وہ ضرور خود ہی ہمارے صبر کا اجر دیگا ۔ اور قدر رفیعت روز جزا کو بخشیگا ۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

لیس الہادی الا ہو

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی رضامندی کی راہیں کس طرح دکھاتا ہے ۔ مفصلہ ذیل واقعہ پڑھیئے ۔

ایک شخص نے ایک رات دعا مانگی کہ خدایا سچا رہبر مجھے ملا

تاکہ اپنے شکوک کو رفع کراؤں ۔ فوراً رات کو خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے ۔ فرمایا ۔ تیرے پاس ایک نسواری رنگ کی رومی ٹوپی پہنے شخص آئیگا ۔ تیرے شکوک رفع کرے گا ۔ اسی روز چاشت کے میرے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کو آج مل کر لیں ۔ اسی رنگ کی نسواری رومی ٹوپی اتفاقاً میرے سر پر تھی راستہ میں مجھے ملا ۔ السلام علیکم کہہ کر بآواز بلند کہا کہ تو وہی ہے جو خواب میں نظر آیا ۔ بڑی خوشی سے ملاقات کی ۔ ادھر ادھر کے مسئلے پوچھے پوچھاتے تعریبت کا کاغذ لکھ کر روانہ کیا ۔ ان دنوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہی روانہ کیا گیا ۔

رات کو خواب میں عبد الرحیم خان ڈار نے دیکھا کہ شہر مدینہ ہے ادھر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں ایک شخص ان کے پیچھے سفید ریش نورانی چہرہ ہے ہاتھ میں بہت سے کاغذات ہیں ۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحب رسول اللہ کے پیچھے کون ہے کہا کہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ۔ میں نے سنتے ہی دونوں صاحبان کو السلام علیکم کہا اور مسیح موعود کے ایک کاغذ پیش کیا جس پر میری بیعت لکھی ہوئی تھی ۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ یہ کاغذ مدینہ منورہ کے پیچھے لے جاؤ ۔ وہاں دو قبریں ہیں ایک رسول اللہ کی اور دوسری میری ۔ میری قبر کھلی ہے انہیں اور بھی بہت سے کاغذات ہیں ۔ یہ بھی ڈال آؤ ۔ تمہاری بیعت قبول ہے ۔ جس وقت خان صاحب نے خاکسار کو یہ خواب سنائی ۔ میں بے اختیار رونے لگا ۔ اور دل میں گذرا کہ شاید خداوند کریم نے پیارے اپنے کو بلا لیا ۔ اس کے بعد چوتھے روز بذریعہ تار سن لیا کہ حضرت اقدس رحلت فرما گئے اور خط بھی انہی دنوں میں لاہور حضرت اقدس کو ملا جب دنیا فانی چھوڑنے کے دن قریب تھے ۔

صاحبو! یہ میں نے تمام احوال ان دنوں سے لکھ رکھا تھا ۔ مگر تشویش سے بھول گیا تھا ۔ اب یاد آیا ۔ براہ نوازش اس میرے مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں ۔ والسلام

رقیمہ نیاز ۔ خاکسار مسعود احمد ۔ اسلام آباد کشمیر

آسٹریلیا سے ایک خط

آسٹریلیا کی آبادی سب انگریزوں سے بھری ہوئی ہے مگر اس تاریکی میں اور اتنی دوری میں بھی خدا تعالیٰ نے اس ملک میں دو احمدیوں کو اپنے فضل و کرم سے ... ہے ایک برادرم کرم حسن موسیٰ خان صاحب

میان محمد بخش صاحب اصل ساکن لاہور ہیں۔ یہ ہر دو صاحبان اس جگہ سوداگر ہیں اور اپنے سلسلہ کے مبلغ ہیں۔ حسن موسیٰ خان کے احوال سے ناظرین کسی قدر آگاہ ہوں گے کیونکہ اخبار میں پہلے بھی ان کا ذکر آچکا ہے۔ انہوں نے بڑی ہمت سے حضرت مسیح موعود کے آخری پیغام صلح میں سے منتخب فقرے لیکر ایک مناسب تمہید کے ساتھ وہاں کے ایک مشہور سربرآوردہ انگریزی روزانہ اخبار عام ''دی ویسٹ اسٹریلیا'' مورخہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شائع کیا ہے جس میں انہوں نے وہاں کی پبلک پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوی اور کام اور اس کی مخالفت اور آپ کی کامیابی کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے مسئلہ کو بھی بڑی خوبی سے لیا ہے اس اخبار کا وہ حصہ ہمارے پاس بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے اور انہیں نیک کاموں میں استعدی کے ساتھ توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ یہ برادر مکرم کچھ عرصہ سے مرض ضیق النفس کے تکلیف میں مبتلا ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان کے واسطے دعا فرماویں گے۔

ریویوز

۱۔ **کلمۃ الطغراء** ۔ ایک سو دس صفحے کی کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو پہنچی ہے۔ جس میں مولوی محمد رفیع رضوی کالی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نصر من اللہ وفتح قریب ۔ و قل ہو اللہ احد وغیر ذلک آیات واحادیث واقوال کو خط طغرا میں نہایت عمدگی سے مرتب کیا ہے ۔ قیمت ۱۲؍

۲۔ **شرح چہل کاف** ۔ یہ چند سطروں کی ایک دعا ہے۔ جسے غوث الاعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس میں چالیس کاف ہیں۔ اس لئے اسے چہل کاف کہتے ہیں مولانا نجم الغنی نے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے اور پھر اس دعا کے نقش تعویذ وفوائد وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ جن سے ہمیں گو اتفاق نہیں مگر ان مضامین کے لئے بہت کچھ دلچسپی کا موجب ہیں جو ایسی باتوں کے معتقد ہیں۔ حجم ۲۸ صفحہ قیمت ۲؍

۳۔ **اسنی الاذکار فی مناقب غوث الابرار** ۔ حجم ۱۲۰ صفحے۔ قیمت نامعلوم۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس رامپور کی تصنیف۔ افسوس مسلمان اپنے بزرگوں کے لئے قائل ہیں۔ کہ وہ جب کسی بزرگ کے سوانح لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس کے کیرکٹر کو دوسروں کے لئے نمونہ پیش کریں ایسی باتیں اسکی ذات سے منسوب کرتے ہیں کہ جس سے وہ شخص بشریت کی حد سے نکل جاوے اس کتاب میں سید عبد القادر جیلانی کی کرامتیں بھی کچھ عجیب قسم کی ہیں۔ ۴۰ سال ایک وضو سے عشاء اور صبح کی نماز پڑھی۔ چڑیا نے شور مچایا تو آپ کو اس پر غصہ آیا اس کا سر کٹ کر نیچے آپڑا۔ خیر بعض باتیں مفید بھی ہیں۔ چھپوائی۔ کاغذ عمدہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں دفتر اخبار نیر اعظم مرادآباد سے ملینگی۔

۴۔ الیٹ اینڈ ویسٹ خالق باری مصنفہ مولوی احمد الدین صاحب حجم صفحہ ۶۴ انگریزی کے ساتھ اردو ہندی فارسی معنے بھی موجود ہیں اور انگریزی کے سپیلنگ بھی لکھ دئے گئے ہیں یہ رسالہ بہت سی زبانوں کے ضروری الفاظ جاننے کے لئے بہت مفید ہے۔

۵۔ ظالم پنجابی ۔ ایک سو بیس صفحے کی کتاب جس میں عورتوں کا حق وراثت آیات واحادیث سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے مختلف علماء کے فتاوی موجود ہیں یہ کتاب دفتر سلطان محمود نمبر ۱۲ لوسیت پور روڈ کلکتہ سے طلب فرمائیے۔

نجد سے ایک خط

یہ خط شیخ نجد (نواح حجاز) ابن سعود کی طرف سے ہمارے مکرم سید عبد المحی عرب کے پاس آیا ہے۔ جس کا اصل معہ ترجمہ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اور دوسرے اخبار والے بھی اس پر غور کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی جناب الاحتشم جناب الشریف سیدنا السید محمد عبد المحی الحریزی المحترم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم لا یخفی علی حضرتکم ان سلطنۃ الروم قد تبدلت فی ہذہ الایام الی مجلس الشوری وقام کل قطر من الاقطار یطلب ما یستحقہ لان المساوات بین الامۃ عین المواسات ونحن ایضاً قد سررنا بذالک ولکن لما اتینا المادتین فی قوانینہم فقد رحنا وتکدرنا الاولی منہما انہم جعلوا لسان الکتاب الکریم ولسان النبی الرحیم وراء ظہورہم کانہم فی جانب والاسلام فی جانب لانہم قالوا لا بد للذی یدخل فی مجلس النواب ان یکون ماہراً فی لسان الترکی والثانیۃ انہم شرطوا تعلیم لسان الترکی لازماً فی مدارسہم وقد علمت ان ہذین المادتین من اکبر المصائب علی دیننا الاسلام لان النتیجۃ بینۃ وہی محو لسان العربی من صفحات العالم فلا یخفی علیک نحن الآن قد قمنا قیام رجل واحد علی طلب حقنا بل حق جمیع المسلمین الذین یدینون بدین الکتاب والسنۃ ولا یخفی علی جنابکم ایضاً نحن لا نہجم ولا نسلم حتی یجعلوا لسان العربی لازماً فی جمیع المدارس وایضاً یفرزوا لنا حجاز ونا دعوا قنا من حکومتہم ان کانوا اسلاماً والا نشن علیہم الغارات ونخرجہم من المغادات اذلۃ صاغرین وانا بعون اللہ الجلیل مؤیدون منصورون لان دیننا دین اللہ ولساننا قد نزل بہ کتاب اللہ قال تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام وقال بلسان عربی مبین فیا سیدنا نحب جنابک المرسل ان تشیع ہذہ الاسطر فی جرائد اہل الہند لیعلموا اخوننا المسلمون انا لسنا من المعتدین علی احد بل نطلب حقاً یرید المخالف ضیاعہ وہذا الحق لیس لنا خاصۃ بل لجمیع اخواننا المسلمین لانہ اذا ضاع لسان العربی فقد یضیع الاسلام ویابی اللہ ذلک ما دامت قوائم سیوفنا فی ایدینا وما دام اخواننا المسلمون یوازرونا ثم نخبرکم بکلمۃ اخری انا نعتقد فی دولۃ البریطانیۃ الانصاف فنحن نطلب منہا الانصاف فیما بیننا وبین الروم والسلام ختام ۔ ابن سعود شیخ نجد ۲۷ محرم ۱۳۲۷ھ

ترجمہ

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ سلطنت روم میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے اور ہر ایک صوبہ اپنے حقوق طلب کر رہا ہے کیونکہ حریت اور مساوات اس امر کی متقاضی ہے کہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور حق رسانی ہو۔ ہم کو بھی یہ صورت معاملات دیکھکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مگر پارلیمنٹ کے قوانین میں دو باتیں ایسی ہیں جن سے ہم کو رنج پہونچا ہے اول تو یہ کہ انہوں نے اس زبان کو جو کہ کتاب کریم اور نبی رحیم کی زبان ہے۔ کچھ اس طرح پس پشت ڈالدیا ہے۔ کہ گویا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جو مجلس النواب (   ) میں داخل ہوگا اس کے لئے زبان ترکی کا عالم ہونا ضروری ہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے اپنے مدارس میں ترکی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ دو باتیں دین اسلام کے لئے کم مضر نہیں نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح زبان عربی صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائیگی۔ پس اب سب پر واضح رہے کہ ہم یکزبان ہوکر

www.aaiil.org

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورة البقرة

(پارہ دوم)

(رکوع نمبر اوّل)

سیقول السفہاء ۔ یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ عیب چینی بہت بُری بات ہے ۔ مین چھوٹا بچہ تھا ۔ تو ایک کتاب مینے پڑھی جس کا نام دل بہلاؤ تھا اس مین سے دو کہانیان مجھے یاد مین ایک یہ کہ حضرت مسیح کہین جا رہے تھے آپ نے ایک مُردہ کتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہین کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیون کی طرف نظر رکھتے مین مگر بُرے جنھین مین بدقسمت کہون گا ۔ نکتہ چینیون کی طرف ہی جاتے ہین پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سور آتا تھا مسیح دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاوین ۔ کسی نے کہا کہ ایک سور سے ایسا ادب ۔ فرمایا ۔ مین زبان کو درست رکھتا ہون ۔

تین قومین دنیا مین ہین ۔ ایک عیسائی ۔ انہون نے تمام انبیاء کے معاصی کو مرتکب گناہ ٹھہرایا ہے معصوم نبی کے نام سے جو رسالے لکھتے رہتے ہین ان مین مقدس لوگون کی اس قدر عیب چینیان ہوتی ہین کہ ان کو دیکھ دیکھ کر ہماری کتابون مین بھی بدگمانیان پھیل گئی ہین اس کا نتیجہ دیکھو کہ خود یہ قوم فسق و فجور مین مبتلا ہو گئی حتےٰ کہ شریعت کے قانون کا نام لعنت رکھا ہے اور زنا کوئی جُرم ہی نہین ہے دوم ۔ بدقسمتی سے مسلمانون مین چند شریر النفس لوگون نے دنیا کے لئے دین کا جھوٹا پیرایہ اختیار کر کے غلط خیالات پھیلائین ۔ اور مومنون کے دو فریقون مین سے ایک کی عیب چینی کر کے ان مین فساد ڈلوایا یہ لوگ تمام صحابہ ۔ تابعین ۔ ازواج النبی کو فاسق فاجر ۔ ظالم ۔ کافر کہتے ہین ۔ حتےٰ کہ ان کے ایک مفسر نے لکھا ہے ۔ آدمؑ سے لے کر اب تک کوئی گناہ نہین جو کیا گیا ہو نہین اور دوسرے فریق تمام اہل بیت پر تبرّا کرتے ہین ۔

تیسری قوم آریہ کی ہے ۔ ان کی نظر بھی عیب ہی پر پڑتی ہے اپنی خوبی کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہین ۔ ہان دوسرے مقدسون کو گالیان سُنتے ہین ایک سزا انہین یہ ملی کہ خود نیوگ کا مسئلہ ان مین جاری تھا ۔ جو فسق و فجور کی جڑ ہے ۔

یہ تین قومین مین نے دیکھی ہین ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ انہون نے اس بدگوئی کا نتیجہ نیک نہین اُٹھایا ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگون کو عیب شماری کا شوق ہے مگر مین سچ کہتا ہون اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہون کہ جو دوسرون کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہین جب تک خود اس عیب مین مُبتلا نہ ہو جائے اس رکوع مین بھی ایسے ہی لوگون کا ذکر ہے ۔

سفہاء ۔ جمع سفیہ ۔ ثوب سفیہ ۔ وہ ردی کپڑا جو بہت ہی خراب ہو ۔ سفیہ کہتے ہین اس شخص کو جو دینی دنیوی عقل عمدہ نہ رکھتا ہو ۔ قرآن کریم مین ہے ۔

لا تؤتوا السفہاء اموالکم ۔ یہ کام سفہاء کا ہے کہ دوسرے کی عیب شماری کرتے رہین اور ہر وقت اعتراض ہی کرتے رہین ۔

ما ولّٰہم ۔ کس چیز نے ہٹا دیا ان کو ۔

کذٰلک ۔ بسبب ایسی ہی باتون کے ۔ اسی لئے اپنی تدبیرون سے یہان کذالک کے یہی معنے ہین ۔

اُمّۃ وسطاً ۔ اعلےٰ درجہ کے لوگ ۔

شہداء ۔ نگران

نعلم ۔ تا ہم دیکھین

ممّن ۔ ان لوگون سے الگ کر کے

ایمانکم ۔ تمہاری نمازون کو

حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ مین تھے اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ۔ ہر قوم مین ایک نہ ایک مسئلہ بہت عزیز ہوتا ہے اور اس پر سب قوم متفق ہوتی ہے ۔ دیکھو ہندو ہین ان مین ۔ جھوٹ فریب ۔ دغا ۔ زنا ۔ شراب سب کچھ ہے مگر ایک مسئلہ ہے ان مین قومیت کا کہ برہمن کھتریون سے بیاہ نہ کرے ۔ کھتری شودرون سے الگ رہین ۔ اس مسئلے کے کوئی خلاف نہین کرتے ۔

ایک مسلمان جھوٹ بولے ۔ چوری کرے ۔ دغا دے ۔ حرامخوری سے مال چھین لے سب کچھ کرے مگر مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان سور کھالے ۔ تو مین نہین سمجھتا اُسے کوئی مسلمان سمجھے ۔ حالانکہ دوسری حرام چیزون کے مرتکب ہونے سے ایسا نہین سمجھا جاتا ۔

اسی طرح عرب والون مین ایک مسئلہ تھا اور وہ مکہ معظمہ کی تعظیم کا تھا وہ ہر بدی کا ارتکاب کر لیتے تھے مگر کبھی مکہ پر چڑھائی نہ کرتے ۔ چڑھائی تو در کنار اس کے حدود مین شکار نہ کرتے کوئی پناہ لیتا تو پھر اس سے تعرض نہ کرتے ۔ قرآن کریم مین اسی لئے اطعمہم من جوع وآمنہم من خوف اور یتخطف الناس من حولہم فرمایا یہان تک ادب تھا کہ مکہ مین آمد و رفت کے دنون تمام جنگ موقوف ہو جاتے تھے ۔ ایسے موقعہ پر اللہ نے دل مین ڈالا کہ مکہ قبلہ ہونا چاہیئے ۔ مگر چونکہ وہان بُت پرستی تھی اور یہ دین محض توحید تھا اس لئے پہلے اجازت نہین ملی ۔ پھر جب مدینہ

www.aaiil.org

لئے۔ تو وہاں یہودی بیت المقدس کی تعظیم کرتے تھے اس وقت ارشاد باریتعالیٰ
مکہ۔ کو قبلہ بنایا تا معلوم ہو کہ من یتبع الرسول۔
تقلب وجہک فی السماء۔ تیری توجہ اس بات کی طرف کہ آسمان سے وحی نازل ہو
اور آخری قبلہ ٹھہرے۔
بکل آیۃ۔ ۲۱ باب پیدائش۔ یسعیاہ ۴۲-۴۵-۶۰ بیت اللہ کے
اعزاز کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مکہ کے متعلق ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خواہ کس قدر آیات پیش کرو یہ مانینگے نہیں تیری کیا
مانیں ان میں اپنا اتفاق نہیں۔
یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ انسان بیٹے کو پہچانتا ہے اور اسے اپنا بیٹا
مانتا ہے حالانکہ اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر مشکلات کا سامنا ہے۔ ممکن ہے کہ
وہ اس کے نطفے سے نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی حد تک تو ہم سمجھا چکے ہیں کہ جتنی
باپ بیٹے کے لئے ثبوت درکار ہے اور اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر کئی شبہات
ہیں۔

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

ولکل وجھۃ ھو مولیھا۔ توجہ دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ کسی طرف کو منہ کرنا
دوسرے یہ کہ کسی کی پرستش کرنا۔
ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مسلمان سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا
کیا تم کسی کے بوسہ لینے کو پرستش سمجھتے ہو؟ پھر اس نے کہا کہ تم قبلہ کی طرف منہ جو کرتے
ہو میں نے کہا کہ تم میری طرف منہ کرکے کھڑے ہو کیا یہ پرستش ہے پھر نماز کے
تمام ارکان کی طرف خیال کرو۔ کعبہ کی طرف منہ نہیں رہتا بلکہ رکوع میں زمین کی طرف
ہوتا ہے دائیں بائیں بھی منہ ہوتا ہے پس کسی کی طرف منہ کرنا اور بات ہے اور پرستش
کرنا اور بات۔ پھر یہ کہ مکہ معظمہ کی نسبت نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی درخواست مکہ معظمہ
سے ہوتی ہے نہ کوئی اس سے التجا کرتے ہیں۔ ان حضرت نبی کریم کے روضہ مقدسہ
کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں لوگ یہ خیال کرسکتے تھے کہ یہ نبی کی پرستش کرتے
ہیں مگر جو لوگ مکہ کے درمیان ہوتے ہیں ان کی اور خصوصاً حنفی مصلی والوں کی تو پیٹھ
کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔
انسان کی ایک روح ہوتی ہے روح کا آگا پیچھا دایاں بایاں کچھ نظر نہیں آسکتا
پس جو عبادت روح سے متعلق ہے اس کے ساتھ جہات کو کوئی تعلق نہیں مگر جسم
میں چونکہ جہات ہیں اس لئے اس کے لئے عبادت میں بھی ایک جہت کی ضرورت تھی
توجہ الی القبلہ سے یہی مقصود ہے کہ مسلمان اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے فرمان کی
پابندی کرکے پورے موحد اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ میری اپنی کوئی خواہش
نہیں دیکھتے کہ تیرے حضور کھڑا ہونے میں بھی۔ پھر یہ کہ مسلمان اس لئے اس طرف منہ
کرتے ہیں کہ حکم کہ سے صادر ہوا۔ اس لئے اسی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ یکجہتی بڑی
اچھی چیز ہے کوئی کسی طرف کوئی کسی طرف منہ کرلیتا تو یہ بات اچھی نہ ہوتی۔ بلکہ یہ امر افتراق
کا موجب ہو جاتا۔ عبادت کے لئے ایک نہ ایک جہت ضرور اختیار کرنی پڑتی ہے جنہوں
نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا ان کو پتھروں اور درختوں کی پرستش کرنی پڑی ہے ہندوؤں میں
ایک فرقہ ہے جو لنگ پوجا کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ جلہری کی پوجا کرتا ہے ایک ہندو رئیس نے
ایک مندر بنایا اور اس میں تین لاکھ لنگ اور تین لاکھ جلہری کی مورتیں بنا کر رکھیں کیا تعجب ہے،
این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ جہاں کہیں تم ہو گے اسی طرف منہ کرو گے
تو پھر گویا تم سب کو اکٹھا کیا۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے جو ہمارے شیخ المشائخ ہیں۔ ایک
دلچسپ نکتہ لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم نے مکہ معظمہ ہمارا جائے توجہ بنایا۔ کعبہ میں چار
مصلے ہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں (جن کا مصلے شمالی جانب ہے) کہ ہم اسی طرف اور اسی طرح سے
نماز پڑھتے ہیں جس طرف سے رسول کریم نے پڑھی یعنے ہماری پیٹھ بھی اسی طرف رہتی ہے
جدھر رسول کریمؐ کی۔ شافعی کہتے ہیں۔ کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
کی تعمیل ہم ہی کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مصلے اس کے قریب ہے۔ حنبلی کہتے ہیں۔ ہمارا مصلی سنگ
اسود کے قریب ہے۔ مالکی۔ ان سب کی تردید کرتے ہیں مگر تاہم ان سب کی توجہ تو ایک ہی
طرف ہے۔ ما اللہ بغافل عما تعملون میں غالباً انہی چار مصلوں کی نسبت پیشگوئی تھی
المسجد الحرام۔ بعض ملکوں میں جب کسی غیر ملک کے لفظ جاتے ہیں تو ان کے
معنے ہی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ حرام کا لفظ ہے۔ یہ ہمارے ملک میں برے معنوں
میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ عربی زبان میں حرام بڑی عزت کے لئے استعمال ہوتا ہے
ایک کمبخت نے مسجد بنوائی ایک ظریف نے اس کی تاریخ نکالی۔ بیت الحرام یہ بہت بری
بات ہے۔ کہ اچھے لفظوں کو برے معنے میں لایا جاوے۔
حجۃ۔ الزام نہ رہے کہ تم ابراہیمی ملت کے مدعی اور توجہ کعبہ کی طرف نہیں کرتے
واخشونی۔ یہ بہت ضروری نصیحت ہے۔ کہ کسی سے ڈر کے گناہ کا ارتکاب نہ کرو
ڈر رکھو ایک اللہ کا۔
یزکیکم۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ تم میں سے ایک مزکی گروہ پیدا ہو جائے
الحکمۃ۔ پکی باتیں۔
واشکروالی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ واِن شکرتم لازیدنکم
ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے۔ دکھوں
رنجوں۔ مصیبتوں وغیرہ مسائل کے صاف کرنے میں اور پیش آمدہ امور کے متعلق
فیصلہ دینے میں اللہ جل شانہ نے جو راہ انسان کو دکھائی ہے۔ اس سے بہت کم
لوگ کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک راہ کا بیان ذکر ہے۔
فرماتا ہے اے لوگو! جو ایمان لاچکے ہو استعانت کرو تو اللہ سے اور وہ بھی صبر
وصلوٰۃ سے۔ صبر سے مراد ہے روزہ اور بدیوں سے بچنا اور صلوٰۃ سے مراد دعا
ہر ایک تم میں سے اس بات پر غور کرے کہ لوگ اپنے مقصود کے پورا کرنے کے لئے

باریک در باریک فکر کرتے ہیں یہان تک کہ مین نے بعض لوگون کو دیکھا ہے کہ وہ رستہ مین انگلی اِدہر اُدہر کہماتے جاتے ہین کہ ہم یہ کرین گے وہ کرین گے۔ مگر یہ طریق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ بدیون سے بچکر روزہ رکھ کر جناب آلہی مین خشوع وخضوع سے دعا کرین اس طریق پر انبیاء کے سوا دوسرے لوگ کم چلتے ہین۔

ان اللہ مع الصابرین ۔ ایسے لوگ جو صبر سے اور دُعا سے استعانت کرتے ہین ان کے ساتھ ہم ہو جاتے ہین۔

مین نے مشکل سے مشکل امور مین اس طریق کا تجربہ کیا اور مین شہادت دیتا ہون۔ کہ

لم اکن بدعائك رب شقیاً

افسوس کہ مسلمانون کے پاس ایسا عمدہ نسخہ ہو اور پہر بھی وہ ناکام رہین۔ کسی کو بیبیون کی نسبت شکایت کسی کو قرض کی نسبت کسی کو عدم ترقی کا شکوہ۔ یہ سب کچھ کیون ہے؟ اس لیئے کہ استعانت کا یہ طرز چھوڑ دیا۔ جب سلطنت اسلام موجود تھی تو اس وقت کی حالت کو ایک شخص کا نقشہ کھینچا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم ✦ چہ خورد بامداد فرزندم

اس وقت کا یہ حال ہے تو آج جو کچھ ہو تھوڑا ہے۔ دنیا طلبی نے لوگون کو پریشان کر رکھا ہے ایک سلطان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تہا۔ خواجہ فرید الدین سے اس کے وزیر کو عقیدت تہی اپنے پیر و مرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھ کاغذ رکھے نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لے لیا اور گاؤن کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ دس گاؤن بطور جاگیر پیش کرتا ہون تا لنگر خانہ وغیرہ کے خرچ مین کوئی دقت پیش نہ آئے۔ فرمایا اس کو اٹھالو۔ حدیث مین آیا ہے کہ جس قوم پر زمینداری کا سامان آ جائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔

قرآن شریف نے استنباط فرمایا ہے جہان یہودیون کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ اہبطوا مصراً فان لکم ما سألتم اور پھر ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ ۔ پھر کہتے ہین کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا۔ کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھ نہین ۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر ساری عمر مین اتنا کبھی جمع نہین ہوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تہی۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشین بہت مختصر رکھتے ہین اور پھر انہین حصول مطالب کا ایک گُر آتا ہے اور وہ گُر یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہوا۔

اموات ۔ جو لوگ خدا کی راہ مین مقابلہ کرتے ہین اور اس حالت مین فوت ہو گئے یہ مت کہو کہ وہ اپنی عمرین برباد کر گئے ۔ وہ عمرین برباد نہین ہوئین ان کے اعمال غیر منقطع ہین اس لئے انہون نے حیات جاوید پائی۔

لنبلونکم ۔ اس کے معنے ہین ضرور ضرور ہمین اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہین انعام دینا چاہتے ہین۔ مگر کچھ تھوڑا سا خوف دیکر

خوف ۔ صوفی کہتے ہین آلہی خوف ۔ فقہاء کے نزدیک یہ معنے ہین کہ اکل حرام سے خوف اور شافعی کہتے ہین ۔ جہاد کی تکالیف کا خوف۔

جوع ۔ اس کی بھی تین صورتین ہین ۔ (۱) روزہ (۲) مال حرام ملتا ہے تو نہ لے اور اگر اس لینے سے فاقہ آتا ہو تو اس فاقہ کو مقدم کر کے اسے برداشت کرے (۳) بعض وقت اپنے پیٹ کو خالی رکھ کر دینی امور مین امداد دے۔

نقص من الاموال ۔ اموال کی کمی کی بھی کئی صورتین ہین (۱) اللہ کی راہ مین خرچ کرنا (۲) رشوت ۔ حرامزدگی ۔ باطل سے مال ملتا ہے اُسے نہ لیا ۔ غرض نقص من الاموال ہوتا ہے زکوٰۃ دینے سے ۔ حرام سے بچنے سے یا کسی آلہی حکمت کی ماتحت کسی چیز کے قبضہ سے نکل جانے سے۔

والانفس ۔ جانون کو خدا کی راہ مین خرچ کرنا۔

الثمرات ۔ پھلون کی زکوٰۃ ۔ اور اس سے مراد اولاد بھی ہے۔

انا للہ ۔ ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا وہ بہت مضطرب تہا ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا۔ تو اس نے رونا ۔ چیخنا ۔ چلانا شروع کر دیا ۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مر گیا تہا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تہا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کرین۔ لڑکے بھی آپکے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔

انا الیہ راجعون ۔ یعنے اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے۔ تو غم کی بات نہین کیونکہ ہم نے بہی اسی کے حضور جانا ہے اور وہان جاکر اس کا نعم البدل پانا ہے بلکہ اسی دنیا مین ہی۔ میرے نو لڑکے لڑکیاں مر چکے ہین۔ ہر ایک کے مرنے پر مین نے یہی خیال کیا ہے کہ آخر ایک دن ہم سے جدا ہونا تہا یا مین نے مرنا تہا۔ یا ان مین سے کسی نے ۔ بہر حال خدا کے پاس جاکر پھر جمع ہونا تہا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور بہت اولاد دیدی والحمد للہ

عبداللہ ۔ اسلم
حفیظ الرحمان
محمد احمد عبد القیوم
امۃ اللہ ۔ رابعہ
عائشہ ۔ امامہ

اولئك علیہم صلوٰت ۔ صلوات کہتے ہین کہ بدی کا اثر اور سزا جس بات پر مرتب نہ ہو ان خاص عنایات کا نام صلوات ہوتا ہے۔

رحمۃ ۔ یعنے علاوہ ان خاص عنایتون کے عام رحمتون کا بھی حصہ ملتا ہے یہ تو ایک دعوےٰ تہا۔

اب اس کا ثبوت بیان فرماتا ہے۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔ ہاجرہ نام ایک عورت تہی جو میری تحقیق کے مطابق ملک مصر کی ایک شاہزادی تہی۔ ابراہیم کی کرامتون کو دیکھ کر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیم کے نکاح مین دیدی ۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تہی اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۴ سال تہی جب کہ وہ حاملہ ہوئی ۔ مین بہت ہی مختصر سناتا ہون کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا اس پر اللہ سے مکالمہ ہوا ۔ کہ کیون نکلی ۔ آپ نے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہین دیتی ۔ خدا نے فرمایا ۔ واپس جاؤ اور اسکی فرمانبردار ہوکر رہو اس صبر کے بدلے مین ہم تمہین ایک لڑکا دین گے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہوگی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرے گننے آسان ہونگے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گن سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی ہاجرہ کو دُکھ دیا ۔ تو ابراہیم انہین مکہ مین چھوڑ گئے ۔ ابراہیم سے پوچھا ۔ کہ ہمین کس کے سپرد کرتے ہو آپ نے اس کا جواب نہین دیا ۔ پھر پوچھا کہ کس کے حکم سے یہان لائے ہو ۔ فرمایا ۔ خدا کے حکم سے اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر بےشک تمہاری

ضرورت نہیں۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تہا نہ مال اسباب تہا نہ مویشی تھے بچہ بھی ہمراہ تہا وہان کوئی غمگسار نہ تہا۔ درندون کا بھی ڈر تہا کوئی آبادی بھی نہ تہی مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج تک ایک عظیم الشان شہر آباد ہے جو کروڑ ہا مخلوق کا ملجا و ماوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہین وہ صفا و مروہ سے جاکر یہ شعور یہ معرفت حاصل کرین کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کو نے جاتے وہ وہان ذرا چل کر پہر کر دیکہے کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہوا۔ ہم کیسے قدردان ہین۔

۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اُوپر کی آیات مین کفار پر لعنتون کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ (۱) اللہ کی طرف جہک جانا جو اپنی ذات و صفات مین یگانہ ہے۔ یہان اس معبود کی دو عظیم الشان صفتون کا ذکر ہے

الرحمان۔ بلا مبادلہ رحم کرنے والا

الرحیم۔ سچی محنتون کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ انپر ثمرات مرتب کرنیوالا۔

آپ اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت۔ آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم مین نہین آتا۔ کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکھ کر یہ یقین کیون حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے۔

پھر یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکھا ہوا دیکھتے ہین تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے۔ چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان۔ آسمان کو دیکھے زمین کو دیکھے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام مین دیکھے۔ دن رات کے کامون مین ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا بھی کوئی ہے۔ مین تمہین ایک قصہ سناتا ہون۔

دار السلطنت بغداد مین کچھ ایسے آدمی جمع ہوگئے جو دہریہ تھے ان مین سے چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ کے پاس آئے۔ جب امام صاحب نے انہین اپنے مکان مین جمع ہوتے دیکھا تو نہایت متفکر چہرہ بنالیا۔ انہون نے کہا۔ حضرت آپ کس خیال مین ہین۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہین آپ نے فرمایا مین تو اس حیرت مین ہون کہ یہان بغداد مین لاکھون آدمی رہتے ہین ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے کوئی چین سے کوئی حبش سے، کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز چلے آتے ہین اور سنتا ہون نہ ان پر کوئی ملاح ہے نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہین کوئی چلانے والا ہے اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے دماغ کو کوئی صدمہ ہوگیا ہے یہ کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہین چل سکتا اور نہ چل رہا ہے آپ نے فرمایا۔ بغداد کی کارروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان و زمین کا کارخانہ خود بخود چلتا ہے اس پر وہ بہت ہی نادم ہوئے اور چلے گئے۔ مجھے بھی کئی دہریون سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ مین نے ایک دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کرکے جس پر ہم بیٹھے تھے پوچھا اس کا یہ ہاگہ یہان سے پلٹ کر ادہر کیون گیا ہے اس نے کہا۔ مدبر بالارادہ دری کے بننے والے نے اسے پہیر کر بنالیا۔ مین نے کہا آپ نے اس دری کا بننے والا دیکھا۔ کہا نہین مگر ایسی دریان بنتے ہین نے دیکھی ہین۔ جب اسے سمجھایا گیا کہ تم لوگ تو تناسل اجسام کے قائل نہین۔ تو اس نے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا یہان واختلاف اللیل والنہار تک تو اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیا۔

اب رحیمی صفت کا بیان ہوتا ہے۔ پہلے تو جہازون کو لو۔ جن سے لوگون کو بہت نفع پہونچتا ہے۔ یہ دوسرے ممالک کے ناموں کو بائیکاٹ کرنے والے اور سودیشی تحریک کے بانی اس آیت کا انکار کرنے والے ہین اگر ہم آج یہ تفریق کرین گے کہ فلان ملک کی چیز خواہ کیسی اچھی ہو ہم نہین لینے۔ تو کل پھر بعض شہرون کو بائیکاٹ کرینگے۔ پھر مذہبی تفریق درمیان مین آئے گی۔ مسلمان کہین گے ہم ہندوؤن کی نہین خریدتے۔ اور ہندو کہین گے ہم عیسائیون سے یہ معاملہ نہین رکھتے۔ پھر مذہبون کی آپس مین تفریق ہوگی وہابی کہین گے ہم حنفیون کی بنی ہوئی چیزین نہین خریدتے اور حنفی کہین گے ہم احمدیون کی نہین خریدتے۔ اس طرح تو بڑا فساد پڑیگا۔

پھر اوپر سے پانی کا برسنا اور اس پانی سے فائدہ اٹھانا۔ یہ بھی رحیمی صفت کے ماتحت ہے۔ پھر جانورون کا پیدا کرنا جو طرح طرح کی ضرورتون مین ہمارے کام آتے ہین کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ کوئی ہل چلاتا ہے۔ کوئی حفاظت کرتا ہے کوئی غذا بنتا ہے وتصریف الریاح۔ ہواؤن کے بارے مین بڑی بڑی کتابین بنی ہوئی ہین ایک ہوا ہے جو جہازون کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجاتی ہے۔ ایک ہوا ہے۔ جو ریل کو چلاتی ہے ایک گندگیون کو صاف کرتی ہے۔ ایک بیماری کے جرم فنا کرتی ہو ہوا کی تعریف مین بھی خدا کی قدرتون اور اس کے رحیم ہونے کے بہت سے نشانات ہین پھر بادل جو آسمان و زمین مین مسخر ہے۔ گویا کہ وہ سقہ ہے۔ جو جناب الٰہی کے حکم کا منتظر ہے جہان اسے حکم ہو پانی پہونچائے۔ یہ سب کچھ بیان کرکے فرماتا ہے کہ اولوالالباب کا تو اعلیٰ درجہ ہے۔ معمولی عقل والے بھی اس سے اس نتیجہ تک پہونچ سکتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا تو مقابل کوئی نہین۔

حسن و احسان مین اس سے بڑھ کر کوئی نہین۔ پس عشق و محبت بھی اسی ذات کے سزاوار ہے اکثر لوگ ہین جو کسی کی آن پر۔ انداز پر۔ اداؤن پر۔ مال پر جاہ و جلال پر علم و فضل پر حسن و خوبی پر لٹو ہو جاتے ہین مگر نہین جانتے۔ کہ یہ سب چیزین فانی ہین بہت سی عورتین جو اپنے حسن دلاویز کی وجہ سے دوسرون کے ابتلاء کا موجب تہین۔ ایک وقت انپر ایسا آیا کہ آتشک ہوئی اور ناک گر گئی بہت سے ایسے امراء ہین کہ ایک دم مین غریب ہوگئے۔ بہت سے ایسے علماء ہین کہ حواس باختہ ہوگئے پہر جس کمال کی وجہ سے انکی قدر ہوتی تہی وہ جاتا رہا تو کسی نے بات تک نہین پوچھی*۔ پس جو مومن ہے وہ اپنا محبوب اللہ کو بناتا ہے وہ نہ اپنے پیر و مرشد سے اتنی محبت کرتا ہے جتنی اللہ سے چاہیئے اور نہ اپنی بیوی سے نہ دنیا کی کسی اور چیز سے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے۔

* وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

www.aaiil.org

ایک سنیاسی صاحب کی کرامات

میرا ایک حقیقی عزیز عرصہ چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں یونانی و انگریزی تیار کر کے استعمال کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ اور بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک سنیاسی صاحب مجھ کو ملے۔ جنہوں نے کمال خوشی سے رحم فرما کر اور میرے پاس رہ کر ایک عجیب گولیاں تیار کروا کر استعمال کروائیں۔ ان چالیس گولیوں کے کھانے سے بیس دن میں تمام بیماری اسکی جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ ان مفید الخلائق گولیوں کو پوشیدہ رکھنا نامناسب سمجھ کر پبلک کے لئے یہ اشتہار چھپوا دیا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کیسی بیماری نامردی یا سستی وغیرہ خواہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو ان گولیوں کو منگا کر اپنی بیماری کو رفع کرے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جوانی و بچپن کی تمام پیدا شدہ خرابیاں نامردی و سستی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ سرعت وغیرہ دور ہو کر مادہ تولید پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کیسا ہی گیا گذرا مریض لاعلاج ہو بیس دن میں نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنجاتا ہے۔ بلکہ بوڑھا آدمی بھی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے اور تندرست جوان کی قوت بھی انکے استعمال سے آگے سے دُگنی ہو جاتی ہے۔ ان گولیوں سے قوت مردمی ہمیشہ مستقل رہتی ہے۔ ان کا اثر عارضی نہیں۔ ان گولیوں کے برابر مقوی اور طاقتور زود اثر دوائی پچاس روپے خرچ کرنے پر بھی اور کسی جگہ سے بھی آپ کو نہیں مل سکیگی۔ ان گولیوں سے ہزاروں لاعلاج آدمی نامردی و سستی کی بیماری والے نامرد سے مرد پورے کامیاب لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ تمام ملک میں کسی اشتہاری حکیم یا ڈاکٹر کے پاس ایسی اکسیر اعظم مجرب دوائی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی نہ ہوگی۔ ان گولیوں کا پارسل جس جگہ ایک بھی پہنچتا ہے اُنکے فائدے کی شہرت سنکر سینکڑوں آدمی منگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کو بڑے بڑے نامی گرامی ڈاکٹروں حکیموں سنیاسیوں۔ اور عام لوگوں نے بار بار آزما کر ہزارہا سرٹیفکیٹ آپسے آپ ان گولیوں کے پُرتاثیر اکسیر اعظم ہونے کے بھیجے ہیں۔ جو صاحب یہ گولیاں استعمال کریں گے۔ وہ ضرور قوت مردمی کا خزانہ عمر بھر کے لئے حاصل کرینگے جو صاحب میری اس سچی تحریر کو آجکل کے اشتہاروں کی طرح ناقابل اعتبار جانکر یہ گولیاں نہیں منگائیں گے وہ سراسر غلطی میں رہینگے۔ ہم نے یہ اشتہار آجکل کے بعض اشتہاری حکیموں کی طرح مبالغہ آمیز یعنی طمع کے لئے جھوٹ لکھ کر ناجائز طریق سے روپیہ کمانے کی غرض سے نہیں چھپوایا۔ اگر آجکل لوگ اوروں کے اشتہاروں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔ مگر خیال کرنا چاہیئے۔ کہ سچی چیز کو بھی عام لوگوں میں ظاہر کرنے کا بغیر اشتہار کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہر ایک صاحب کو بلاشک یہ تحفہ لاثانی گولیاں منگا کر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ گولیاں ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں یہ گولیاں معہ کاغذ ترکیب استعمال لکڑی کے چھوٹے سے بکس میں بند کر کے بھیجی جاتی ہیں +

قیمت } ان چالیس گولیوں کی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ان گولیوں کی لاگت ہی حسب الارشاد سنیاسی صاحب کے لیجاتی ہے اور محصولڈاک چالیس گولیوں سے لیکر پانچروپے کی گولیوں تک چار آنہ لگے گا جو بذمہ خریدار ہوگا +

تمام خطوط ہمارے نام مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں :-

دھرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ (پنجاب)

۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء

مردہ زندہ کرنیوالا روغن

واقعہ لاغری و کجی کیلئے بیرونی مالش سے ایک ہفتہ میں نامردی دفع کرنیکیلئے روغن طلائی شیشی منگا کر استعمال کریں

جن آدمیوں نے بچپن کی ناجائز حرکتوں یا جوانی کی مستی میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ستیاناس کیا ہوا ہو۔ اور تمام پٹھے کمزور یا شست ہو کر لاغری۔ کجی وغیرہ پیدا ہو گئی ہو ان کے لئے یہ طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔ اس روغن کی ایک شیشی کی ایک ہفتہ مالش سے تباہ شدہ رگوں پٹھوں کی سستی۔ کمزوری۔ لاغری۔ کجی وغیرہ دور ہو کر آدمی پورا پورا طاقتور ہمیشہ کے لئے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں پر تجربہ کیا ہے۔ مادر زاد نامردی کے سوا ہر قسم کی نامردی۔ سستی کمزوری وغیرہ دور کر کے شرطیہ نامرد سے مرد اور مرد سے بر امرد بنا دیتا ہے۔ یہ روغن نامردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تندرست اچھے آدمی بھی ایک دفعہ استعمال کریں تو عمر بھر کبھی کمزور نہ ہونگے اور بڑھاپے میں بھی انکی قوت مردانگی جوانوں کی طرح رہیگی۔ یہ طلا تکلیف دینے والا نہیں۔ اسکے استعمال سے سوزش۔ پھنسی۔ ابار نہیں ہوتا۔ اور نہ پٹی باندھکر بیکار بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ طلا چالیس چیزوں کا روغن بذریعہ پتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ اس لاثانی بے ضرر طلا کا دنیا بھر میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر کسی اشتہاری حکیم کے پاس یہ طلا ہوتا تو وہ ضرور دس روپے قیمت سے کم پر فروخت نہ کرتا۔ مگر ہمارے ہاں اسوقت اس طلا کی ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے (انعام) اس طلا کی لاگت ہی لیجاتی ہے۔ محصولڈاک معاف جو صاحب اس طلا کے ہمراہ گولیاں منگائیں گے انکو گولیاں کا بھی محصولڈاک نہ دینا پڑے گا۔ **نوٹ**:- اس عجیب و غریب طلا کو جلدی منگالیویں۔ ورنہ پانچ روپے قیمت خرچ کر کے یہ طلا آپ کو منگانا پڑے گا۔ کیونکہ میں ہزار آدمی کے صحتیاب ہونے کے بعد اس طلا کی قیمت پانچ روپے مقرر کر دی جاویگی۔ طلا منگانے کے لئے ذیل کے پتہ پر خط لکھئے +

مشترم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

ایک سو روپیہ انعام

جو اشتہار سنیاسی صاحب کی عطیہ گولیوں کا دوسری طرف درج ہے۔ ان گولیوں سے عرصہ پندرہ سال میں کئی ہزار لاعلاج آدمی صحت پا چکے ہیں اور بہت سے نئے گاہک جو آجکل کے اشتہاروں سے ڈرے ہوئے ہمارے اشتہار کو بھی قابل اعتبار نہ جانکر گولیاں یا طلا نہ منگاویں وہ ہمارے پاس آکر شرطیہ ہماری گولیاں یا طلا استعمال کریں فائدہ ہونے پر یکصد روپیہ انعام مریض سے ہم لینگے۔ اگر مریض کو نہ فائدہ ہوگا تو یکصد روپیہ حرجانہ ہم مریض کو دیوینگے۔ یہ دعوے اپنی صداقت اور دوائی کے قابل تعریف کرشمہ تاثیر لاثانی ہونے کے کیا جاتا ہے۔ اسپر بھی جسکو اعتبار نہ آئے وہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان ہی نہیں +

ایک ہزار روپیہ انعام کا چیلنج

ہماری گولیوں کے عرصہ پندرہ سال سے اشتہار چھپتے دیکھ کر اور ان لاثانی گولیوں کی عالمگیر شہرت اور حد سے زیادہ عزت و بکری سنکر آجکل بعض دھوکہ باز آدمیوں نے ہمارے اس سچے اشتہار کی نقل کر کے بالکل جھوٹے اشتہار فرضی سنیاسیوں کی دوائی کے چھپوا کر دئیے ہیں۔ اور بعض اشتہاری حکیموں نے ہمارے اشتہار سے کئی فقرے لیکر اپنے اشتہاروں میں درج کر لئے ہیں اور ملک کے ہر ایک کوچے سے آجکل دیکھا کہ مختلف رنگوں میں کئی طرح کے اشتہار اسی دوائی کے نکل رہے ہیں ہمارے پاس روزانہ بیسیوں خط آتے ہیں کہ فلاں اشتہاری سے قوت کی دوائی منگوائی۔ لیکن بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ افسوس آجکل دھوکہ باز اشتہاری طبیبوں نے دنیا کو سخت دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ پبلک کو نقلی و جعلی دوائیوں کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ اور ہم ان جملہ اشتہاری حکیموں کو ڈنکے کی چوٹ یہ نوٹس دیتے ہیں کہ جس شخص کو اپنی دوائی پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ پر آکر چند لاعلاج مریض نامردی والوں کا معالجہ کرے اور فیصلہ کے لئے وہ خود مریض اور چند معتبر آدمی بطور منصف مقرر کئے جاویں۔ جسکی دوائی بے اثر ثابت ہو اس سے ایک ہزار روپیہ بطور تاوان وصول کر کے اس شخص کو دیا جاوے جسکی دوائی اکسیر نامردی و سستی کے لئے تیر بہدف ثابت ہو اور پبلک میں مشتہر کر کے سچے جھوٹے اشتہاروں کی قلعی کھولی جاوے +

مشترم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

www.aaiil.org

انتخاب الجرائد

افغانستان کی ترقی۔ ۵۰ مدارس حبیبیہ یونیورسٹی سے ملحق ہو چکے ہیں۔

افغانستان میں لوہے۔ سیسہ۔ تانبے اور دوسری دہاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ سنگ مرمر اور پتھر کی دوسری کانوں پر کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ توجہ کوئلہ کی کانوں پر ہے۔

زراعت۔ سراس کرہی نزجشی نے نئے ہجاو آلات کشاورزی کے ذریعے سے ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے۔

افغانستان کے مختلف تجارتی مرکزوں کو ہندوستان کی سرحد سے پختہ سڑکوں کے ذریعے سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ دریائے کابل پر ایک آہنی پل تیار ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ جلال آباد (متصل سرحد ہندوستان) سے ہرات (متصل سلطنت ایران) تک قائم کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ مکمل ہو چکا ہے۔

سردار مرزا غلام حیدر خان صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاک خانہ امیریہ دایجنٹ دولت خداداد مقیم پشاور نے شروع فروری میں تقریباً پچیس تیس لاکھ روپیہ لیکر اپنے آقائے نعمت کی خدمت میں بمقام جلال آباد حاضر ہوئے یہ روپیہ سردار ممدوح کو انگریزی خزانہ سے سالانہ امدادی رقم کے حساب میں وصول ہوا تھا۔

ترکی دستور کے بعد سے یمن میں اب پچھلے دنوں ایک فوجی مہم زیر کمان الیاس آفندی کلکٹر زبید و حاکم ضلع ۸۰۰ سپاہیوں کی قبیلہ زرنیخ کی شاخ بنو ادیس القرنی کی سرکوبی پر مامور ہوئی ہے۔ قبیلہ زرنیخ کی مردم شماری پندرہ ہزار جوان ہے ان لوگوں نے ایک کاروان (۲۰۰) اونٹوں کا لوٹ لیا جو زبید کے تاجروں کا مال سے جا رہا تھا۔ الیاس آفندی نے پہلے قبیلہ کے شیوخ کو طلب کیا۔ اور انہیں مال مسروقہ واپس دینے کی فہمائش کی مگر جب غارت گر گروہ نے واپسی مال سے انکار کیا تو اس پر مہم روانہ کر دی ہے۔

دو ترکی جنگی جہازات۔ بحر احمر کے سواحل کی نگرانی پر مامور ہوئے ہیں۔ یہ جہاز ملک یمن اور عرب میں خفیہ اسلحہ کی درآمد مسدود کرنے پر متعین ہیں۔ حال میں انہوں نے چند سنبک کشتیاں مشتبہ پاکر گھیر لیں اور ان کی تلاشی لینی چاہی کشتیاں تلاشی پر راضی نہ ہوئی۔ تو عثمانی جنگی جہازات نے ان پر آتشبازی کی دو کشتیاں غرق کر دیں اور تین سالم گرفتار کر لیں۔ گرفتار شدہ کشتیوں پر دو ہزار بندوقیں اور ۲۵۰ بکس کارتوسوں کے تھے جو ضبط کر لئے گئے۔

فیضی پاشا سابق گورنر یمن اپنے عہدہ کا چارج حسن تحسین پاشا جدید گورنر کو دیکر صنعا سے حدیدہ آئے اور یہاں سے روانہ قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آستانہ علیہ سے ۲۰ صندوق بیش قیمت پردوں اور قیمتی آلات کے ہمراہ حجاز ریلوے ارسال کئے گئے ہیں یہ سامان دمشق پہنچ گیا تھا اور امید ہے کہ اب مدینہ منورہ پہنچ گیا ہوگا۔

باب عالی کو معلوم ہوا کہ صوبہ یانیا میں یونان کی مفسدہ انگیز انجمن خفیہ اسلحہ لاکر یونانی باشندوں کو تقسیم کرتی اور انہیں آمادہ فساد و بغاوت بنا رہی ہے اب تک بہت سی مقدار اسلحہ اور بارود کی آ چکی ہے اور کئی مجرمانہ افعال بھی سرزد ہو چکے ہیں۔ حکومت نے چار پلٹنیں بری سپاہ کی بغرض حفظ امن اور دو جنگی جہازات حفاظت سواحل کے ارسال کر دئے ہیں۔

ہوانا میں تماکو سیگار اور کھانڈ پر محصول برآمد معاف کیا گیا کیونکہ خزانہ معمور ہے۔

نیو یارک میں بلیک ہینڈ نام ایک مفسدانہ سازش کا پتہ لگایا گیا۔ اٹالین بدمعاش شامل ہیں۔

تمام برٹش انڈیا میں ۴۸ لاکھ طلبہ درج رجسٹر ہیں سرکاری خرچ ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ سالانہ ہے

جمعرات کو بمبئی سرائے میں دن دوپہر آگ لگی ایک میل تک پھیل گئی۔ ۵۰۰ گھر جلے راکھ ہو ایک آدمی ہی کباب ہوا۔

پیرس میں تمام ملازمان پوسٹ آفس کا کام چھوڑ بیٹھے وہ رعائتیں چاہتے ہیں بہت ہرج ہو رہا ہے تین لاکھ خطوط اور ایک لاکھ پیغامات تاربرقی جمع ہو گئے جو تقسیم نہیں کئے گئے۔

مسٹر ویمس صاحب جوڈیشل کمشنر بلوچستان ہیں وہ لاہور میں جج چیفکورٹ مقرر کئے گئے۔

سرگودہا میں میلہ ٹانس اسپان بخوف طاعون بحکم سرکار بند کر دیا گیا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی شب کو بازار کوہاٹ میں نہایت سخت آگ لگی۔ کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

پچھلے سنیچر کو ۴۰۰ ہندی مزدور جزیرہ فجی سے کلکتہ واپس آئے۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ نقد کما کر لائے۔

کابل میں امیر صاحب کے خلاف ایک خوفناک سازش قتل و انقلاب حکومت کی ظاہر ہوئی سنسنی عظیم پھیلی ہے۔ بی بی حلیمہ بھی اس سازش میں شامل کہی جاتی ہیں جو امیر صاحب کی سوتیلی والدہ ہیں۔ لیکن ناکام رہی۔ کابل اور جلال آباد میں بہت لوگ اس سازش میں گرفتار کئے گئے ہیں مزید حالات کا انتظار ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحدی میں افیون کے داخلہ کا محصول چھ روپیہ فی سیر کے حساب سے لیا جاویگا۔

خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو ماہ اپریل میں برسلز میں عالمگیر کانفرنس کریں گے۔

پیرس میں ڈاک اور تار کا کام بند رہنے سے قحط کا خوف بڑھ گیا ہے کاروبار میں ہرج عظیم ہے۔

پنجاب کی تین نہروں کے اجرا کیوا سطے گورنمنٹ ہند اتنی لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے۔ جدید نہروں سے یہ غرض ہے کہ جہلم۔ چناب۔ راوی تین دریاؤں کے پانی کو مجتمع کر کے وسیع افتادہ رقبہ کو سرسبز و شاداب بنایا جاوے۔

رفعت پاشا نے پایہ تخت روس میں روسی وزیر خارجیہ سے بلگیریا سے معاوضہ حاصل کرنے کا تصفیہ کر لیا۔ روس نے اپنا تمام تاوان جو ۴۰ سال میں ادا ہونیوالا تھا ٹرکی کو چھوڑ دیا اور علاوہ ازیں ۵۰ لاکھ پونڈ ترکی کو بلغاریہ ملیگا۔ اقرارنامہ پر بھی دستخط ہو گئے۔

بقول نوائے وریسیا گورنمنٹ ایران کی ۱۵۰ ایرانی فوج نے جلفے سے کوچ کرتے ہوئے دس دیہات کو جلا دیا جنمیں سے چار دیہات میں روسی رعایا کے لوگ آباد تھے انہوں نے وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا حتے کہ عورتوں اور بچوں تک کو گولی ماردیں۔

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں لگ بھگ ۲ سیر مکھن سنگھاڑوں سے بناتی ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں اس مکھن کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرورش کرنے والا ہے سنگھاڑہ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بڑی بہتات میں یورپ کو بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ آجکل مکھن اور گھی کی قلت اور خرابی کی شکائت یہاں عام طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس نئی تجارت کی طرف توجہ دینا کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگا۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ منٹو ماہ اپریل میں لاہور میں رونق افروز ہوں گے ان کے استقبال کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔ میونسپلٹی کی جنرل کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپلٹی کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جاوے اور ایک چھوٹے سے صندوقچہ میں ایڈریس پیش کیا جاویگا اور سڑکوں کی آرائش اور [illegible]

دفتر بدر قادیان سے یا دار الامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ قیمت بے جلد صہ۔ مجلد صہ

درثمین - حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں انکا مجموعہ۔ مجلد ۸ بے جلد ۶ر

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۲ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آئۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

سر الشہادتین - مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سو سال پہلے سے۔ قیمت ار

القول الصحیح - اردو نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ار

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں۔ قیمت ۲ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی - اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۲ر

فتح الدین - پنجابی نظم۔ مدلل وفات مسیح میں۔ قیمت ۳ر

موسر کرسیدہ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۲ر

قرآن شریف مترجم - از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت عہ

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس - عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت۔ قیمت ۸ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۸ر

سیر ہند - تمام ملک کے ہندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ تصویر عہ بجائے عہ

اوامر و نواہی قرآن کریم - جس میں چار احادیث بھی شامل ہیں۔ مترجم سید عبد الحی کی تصنیف۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین۔ قیمت بجائے عہ بجائے ۸ر

عیسائی مذہب - عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب - تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل باحوالہ مجموعہ قیمت ۲ر

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں۔ قیمت ار

نظم مستفدات و کامن الا داود خان - نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ہر ایک ار

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

ست سلاجیت گنگتی - مقوی اعضاء رئیسہ نہایت عمدہ و مفرد دوائی۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ دو تولہ ۱۲/۔ پانچ تولہ (للعہ)

ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائیداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار۔ مصنف مؤرخ۔ ایڈیٹر۔ شاعر۔ وکیل۔ مختار۔ اکونٹنٹ۔ محاسب۔ ملازمان مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس۔ ایجنٹ۔ بیوپاری۔ پٹواری ٹھیکہ دار۔ نمبردار کی عمر بھر کی ہر روزہ کارآمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۸۴۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس برس کی جنتری

یہ بات آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کی انتظام اور نگہداشت پر ہے۔ آپ کو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب۔ بہی۔ کھاتے۔ وثیقے پرانے دستاویز۔ دعوی جواب دعوی۔ مورخانہ مضمون۔ تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنیکی کسقدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک اور ۱۱۹۷ھ سے ۱۳۲۵ھ تک اور فصلی سے ۱۱۹۰ سے ۱۳۱۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اسکے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر۔ دفتر۔ کتبخانے دکان۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کیلئے آرڈر کریں باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ (۳ے) ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر - نولکھا - لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح)

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اسی لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب و مشہور مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جایا کریگا۔

قیمت ممیرا قسم اول عہ ۵ - قیمت ممیرا قسم دوم عہ فی تولہ جس کو اکثر اسی روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ سرمہ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز۔ قیمت عہ سے لیکر ۱۲ عہ تک و ریشمی مشہدی افسری ۱۲ عہ سے ۲۰ عہ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے عہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ۔ و چونکہ لنگی جسکو لوگ ریشمی بولتے ہیں عہ سے عہ تک میرے پاس موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر از قادیان (گورداسپور)

www.aaiil.org

پی غرض دار الامان بینی | رجسٹرڈ ایل ۱۲۰ | چہ گویم باتو گرآئی چہادر قادیان بینی

معہ ضمیمہ

بدر

۱۱-۱۸ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴-۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲-۲۹ پھاگن سمت ۱۹۶۵ بکرمی

نمبر ۱۹ و ۲۰

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"پیام صادق"

میرے مخدوم و محسن اپنے دل میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جوش رکھتے ... اور مدت سے آپ کسی موقعہ کے منتظر تھے۔ اب خدا نے ان کے لئے ایک موقعہ نکالا تو آپ چل پڑے اللہ تعالےٰ اپنے صادق بندے کے ساتھ ہو۔

رپورٹ دورہ

نمبر ۱

ابتدائے سفر ناظرین کسی گذشتہ اخبار میں بعنوان "صادق دورہ پر" اس مضمون کو پڑھ چکے ہیں اور آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عاجز راقم (مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر) اطراف میں ایک دورہ کرنے کے واسطے یکم مارچ کو سفر پر روانہ ہوگا۔ سو وہ سفر ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء کو شروع ہوا۔ کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے خیال کیا کہ بحکم آیت شریف فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ (سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۲)۔ ترجمہ۔ جب نماز (جمعہ) تمام کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالےٰ کا فضل چاہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو۔ ... ... سفر کے شروع کرنے کے واسطے [illegible] وقت سب سے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ کے فضل کو چاہتا ہوا میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سے رخصت ہو کر اور دعا کی درخواست کر کے خدا تعالےٰ پر توکل کر کے چل پڑا۔

اغراض سفر ایام جلسہ میں جیسا کہ بیرونی احباب سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا تھا۔ میرے اس سفر کی تحریک اس امر سے کی گئی ہے۔ کہ اخبار بدر کی اشاعت میں ترقی ہو۔ حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ و علےٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ اخبار کی اشاعت کیواسطے دورہ کرو۔ اور دیگر احباب نے بھی کئی بار اس کیواسطے تحریک کی۔ مگر ہر امر کیواسطے ایک وقت ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی وقت تھا۔ کہ میں باہر نکل جاؤں سو اخبار کی اشاعت کی ترقی کے واسطے کوشش کرنا میرا ایک کام ہے اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وعظ کرنا۔ جہاں انجمن نہ ہو وہاں اگر مناسب ہو۔ تو انجمن بنانے کی تحریک کرنا۔ جہاں انجمن بنی ہوئی ہو ان کے کاغذات اور رجسٹر دیکھ کر مناسب اصلاح کا مشورہ دینا۔ یہی میرے کام بظاہر اس سفر میں ہوں گے لیکن دراصل سب سے بڑا کام دعا کا ہے۔ لکھا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ سفر بھی بالکل ریل کا سفر نہیں۔ بلکہ غالباً ریل سے زیادہ غیر ریل کا سفر ہے۔ جہاں مجھے زیادہ تر بیادہ پا چلنا پڑے گا۔ چنانچہ آج مجھے چھٹا دن ہے اور تاحال میں وہ بدہ پھر رہا ہوں۔ میں لمبے سفر کا عادی نہیں اور ساری عمر میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ میں نے لمبے سفر کا ارادہ کیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ تو میں قادیان سے نہ ٹلتا۔ دار الامن اور حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان جو قادیان میں ہیں ان کی صحبت اور یہاں کی برکات اس طرح اتنے وقت کے واسطے چشم گریاں الگ نہ ہوتا۔ پس بدر کی اصلاح تو کیا اصل میں اپنی ہی اصلاح مطلوب ہے۔

طلب دعا اس واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مہاجرین و انصار سے میری التجا ہے کہ وہ اس عاجز مسافر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے سوائے میرے واسطے کوئی سہارا اور چارہ نہیں۔

پہلا مقام میرے سفر کا پہلا مقام سیکھواں میں ہوا۔ یہ بہت احمدیہ کے مخلص احباب برادران جمال الدین امام الدین خیر الدین صاحبان کے ناموں کے سبب مشہور ہے۔ میرا پہلا ارادہ نہ تھا۔ کہ اس جگہ کوئی مقام ہو۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر برادران موصوف کے اصرار کے سبب میں نے اس [illegible] منظور کیا اور میرا یہاں آنا سفر کیواسطے ایک فال نیک ہوا۔ کیونکہ ان بھائیوں کے اخلاص اور محبت کے سبب میرے اغراض سفر میں مجھے یہاں بہت سی کامیابی ہوئی ان برادران موصوف اور ان کے ساتھی منشی عبد العزیز صاحب ٹپواری مقام ہذا کے اخلاص اور فی سبیل اللہ کوششوں کو میں مدت سے دیکھ رہا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود نے بارہا اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بہت تعریف کے ساتھ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت

(کتبہ عاجز محمد حسن)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینجر چھپکر شایع ہوا۔

www.aaiil.org

اپنے بار کی ...اپنے الوں کودینا ... میں وقت لیا ہے اور ہم یہ اوقام آتم میں ان کے متعلق لکھا ہے ... میں اپنی بناعت کی نسبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے بہاتسے ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین چار آنہ روز مزدوری کرنے میں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں ان کے دوست میان عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک صد سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کے راہ میں خرچ ہو جائے وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

نیک فال } نیک فال کا لینا شرعاً جائز ہے بیوی بچوں کو خدا حافظ کہہ کر جب کہ میں اپنے گھر سے باہر نکلا۔ تو مخدومی مکرمی جناب حکیم فضل الدین صاحب ... ملے جن کے مبارک نام سے میں نے نیک فال لی کہ یہ سفر ... واسطے موجب فضل دین ہوگا۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین۔ پھر حکیم صاحب موصوف نے اور ان کے بعد برادرم مکرم اکبر شاہ خان صاحب نے بھی یہ معلوم کرکے کہ میرا پہلا مقام سیکھوان میں ہے۔ فرمایا۔ کہ یہ ایک نیک فال ہے کیونکہ اس لفظ میں سکھ کا مادہ موجود ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر میں سکھ سلامتی اور صحت کے ساتھ رکھیگا اور کامیاب کریگا۔ اے رب تو ایسا ہی کر میرے گناہوں کو بخش، اور مجھے اپنی پاک رضامندیوں کی راہوں پر چلا۔ آمین ثم آمین

دعا } قادیان سے چلتے وقت بعض احباب نے خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے فرمایا تھا۔ سو میں ان کیواسطے اور سب مہاجرین کیواسطے اور دیگر بیرونی احباب کے واسطے دعا مانگنے میں مصروف ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعا کرتا ہوں کیونکہ اس اہم عظیم الشان کام میں جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے یہی دعا ہے جس کے ذریعہ سے میرے جیسے کمزور اور عاجز بندے ان کی خدمت کر سکتے ہیں اور دیگر دوستوں کے لئے بھی دعا کرنے سے غافل نہیں ہوں۔ مگر راستہ میں جہاں جہاں سے ہو کر آ رہا ہوں۔ بسبب اس کے کہ ان کے پاس تھوڑا سا قیام ہوا وہ دوست بھی بفضل الٰہی دعا کیواسطے یاد آ جلنے میں۔ سیکھوان۔ تلونڈی۔ ہرسیاں کیواسطے دعا کرتا ہوں اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سیکھوان } غرض پہلا مقام جو سیکھوان میں ہوا اس جگہ مردوں اور عورتوں نے جمع ہو کر وعظ سنا چونکہ پہلا ہی مقام تھا اور اس سفر میں پہلا ہی وعظ تھا اس لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا وعظ کیا گیا ... گیا کہ اگر کوئی سچے دل کے ساتھ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھے اس کے مطابق اپنے تمام افعال اقوال حرکات سکنات خیالات کو بنالے اور اس کے سب کام رضائے الٰہی کے واسطے ہوں جیسا کہ فی الحقیقت بسم اللہ کا مقصد ہے۔ تو یہ ایک آیۃ انسان کو نجات یافتہ بامراد بنا دیتی ہے۔ سیکھوان میں احباب مذکورہ بالا کے اخلاص کے سبب اُمید ہے زیادہ اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار بنے۔ ایک شخص جو سلسلہ کے حالات سے ناواقف تھے ان کو جب سمجھایا گیا تو وہ داخل جماعت احمدیہ ہوئے بیعت کا خط لکھا ایک صاحب مہر ساون نام اس جگہ ہیں ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی۔ میں تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی اس سے مجھے حضرت عیسیٰ کا کلام یاد آیا۔ جو انہوں نے ایک عورت کو کہا جس نے ان کے کرتے کا دامن چھو کر صحت پائی اور حضرت عیسیٰ نے اسے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے صحت دی۔ حضرت عیسیٰ نے تو اسے یہ بات جتلائی۔ مگر حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے اس کثرت کے ساتھ لوگ ہمیشہ برکت حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے کہ حضور نے کبھی کسی کو نہ جتلایا تھا خدا اس پر اس کے مطاع پر اس کی آل اولاد پر اس کی بیوی بچوں پر اس کے خلفاء اور اس کے معاونین اور انصار پر ہمیشہ بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما آمین ثم آمین

انجمن سیکھوان } اس جگہ کوئی انجمن نہ تھی اس واسطے ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی۔ تاکہ چندے بآسانی وصول ہو کر باقاعدہ صدر میں پہنچتے رہیں اور اس انجمن کے پریزیڈنٹ منشی عبد العزیز بنائے گئے اور سکرٹری منشی جمال الدین صاحب مقرر ہوئے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرماوے۔ آمین

مدرسہ سیکھوان } مدرسہ سیکھوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ ہے اس کا بھی میں نے معائنہ کیا اس کے مدرس منشی غلام محمد صاحب خوب ہوشیار اور مستعد آدمی ہیں اور مدرسہ اچھی حالت میں ترقی کر رہا ہے۔ چار جماعتیں ہیں اور ... کے واسطے ایک عمارت بھی بن رہی ہے جسکی دیواریں قد آدم ... کھڑی ہو چکی ہیں ایک رات میں سیکھوان میں رہ کر دوسرے ... دن ... چلا گیا۔ جس کا ذکر اگلے نمبر میں انشاءاللہ کیا جاویگا۔

عفی اللہ عنہ از دھرم کوٹ

ضروری تحریک

... سالانہ کے موقعہ پر کئی احباب نے بچوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعلیم دلانے کے لئے بھیجنے ... فرمایا تھا۔ مگر الا ماشاء اللہ اس وعدہ کا ایفا اب تک نہیں ہوا۔ ... سال میں سے تین ماہ کے قریب گذر گئے ہیں اس لئے سب احباب کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھیجکر ... وعدہ فرما دیں ایسے بچوں کا جو مدرسہ میں آنے والے ہیں آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ چل ... اگر زیادہ حصہ سال کا گذرنے کے بعد آوینگے۔ تو پھر ممکن ہے کہ کتابوں کے اختلاف کی وجہ سے اور خصوصاً عربی اور دینیات کی تعلیم بالکل نئی ہونے کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے رہ جاویں یہ عرضداشت صرف وعدہ کرنیوالے احباب کی خدمت میں ہی نہیں بلکہ جملہ احمدی احباب کی خدمت میں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجیں اس سے نہ صرف ایک قومی انسٹیٹیوشن کو ہی تقویت پہونچتی ہے بلکہ بچوں کی تعلیم میں بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ یعنے علاوہ مروجہ تعلیم کے وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہیں جسکی ضرورت کو آجکل کی کل قوموں نے محسوس کیا ہے۔ والسلام۔ محمد علی

مفصلہ ذیل کتابیں ضرور منگوائیے

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲/

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہے قیمت ۲/

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھکر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت عہ/

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب۔ قیمت ا/

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان کے لئے مختصر و جامع رسالہ

ملفوظات حضرت امیر المومنین درہم

سوال۔ مرزا صاحب کو آنجناب نے کس معیار سے صادق دریافت کیا۔ اور میں کس ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہوں اور وہ معیار یا ذریعہ سلف کے اعتقاد کے موافق ہے یا کوئی نیا اصول ہے اور مرزا صاحب نبی ہیں یا مجدد۔ اور مثیل کس طرح پر اور مرزا صاحب نے دین اسلام کی کس قسم کی خدمت کی اور کامیاب ہوئے یا نہیں اور حج کی نسبت آنجناب کا کیا عقیدہ ہے وغیرہ وغیرہ

جواب۔ مرزا کو میں نے ان تمام ذرائع سے صادق مانا جن ذرائع سے میں نے تمام راستبازوں کو بحمد اللہ راستباز مانا ہے آپ جس ذریعہ سے کسی کو صادق مانتے ہیں اسی ذریعہ سے تحقیق کرلو۔ نیز استغفار۔ لاحول۔ درود اور الحمد شریف کی کثرت کرو اور خیرات کرکے دعائیں مانگو۔ کہ الٰہی اس حق کو ظاہر فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ تمام عقائد سلف میں جن کا بخاری میں ذکر ہے اور ابانہ وحصرۃ التجلی میں میں نے پڑھا ہے۔ یا عقیدہ طحاویہ یا نونیہ ابن قیم میں مجھ پتہ لگا ہے اس کے مطابق پایا۔ کوئی نیا اصل اسلام میں مرزا نے اضافہ نہیں کیا۔ خدمت اسلام یہ کی ہے کہ مخالفان اسلام آریہ۔ برہمو۔ نصاریٰ۔ نیچریوں اور سکھ قوم کو قطعاً ساکت کر دیا۔ اور کوئی شخص اگر اس کے اسلحہ سے کام لے۔ تو ان لوگوں کے آگے یقیناً کامیاب ہو۔

مسلمانوں میں ایک جماعت بنائی۔ جو لڑکیوں کے ورثے اپنے حق اللہ اور حق العباد کے خیال میں گونہ ممتاز ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ حج کو ہم لوگ ضروری فرض بشرط استطاعت یقین کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ کا مطلب میں نہیں سمجھا۔

والسلام۔ نور الدین

(۲) مومن کو دنیا و دین دونوں کی ضرورت ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی پاک دعا قرآن مجید میں ہے۔ ان زیادہ ایک طرف جھکنا یا جہل ہے یا فریب نفس یا جنون ہے۔ آپ بہت استغفار۔ لاحول۔ درود۔ سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اور اچھے نیک لڑکوں کے ساتھ رہیں اور صحبت صلحاء ہاتھ سے نہ دیں۔

(۳) سچے مومن کو نہ اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور نہ اسکی امداد سے وہ ریغ ہوتی ہے۔ ان دو آیتوں پر غور کرو۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا۔ مرزا کا معاملہ خطرناک ہے۔ مرزا الہام کا مدعی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا۔ پھر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کہے کہ میں مرزا کو برا نہیں کہتا اور پھر دعوے کو نہیں مانتا۔ بہر حال ایسے کلام کا مجوزہ نہیں۔[1]

اکمل کا پیام ایک دوست کے نام

آکہ یہ مال نثارِ شہِ خوبان کر دین
مال کیا چیز ہے قربان دل و جاں کر دین

رات کو اٹھ کے تہجد میں دعائیں مانگیں
مشکلیں راہ میں جتنی ہیں وہ آساں کر دین

ظلمتیں ظلم کی کافور سبھی ہو جائیں
نور ایمان کی جو اک شمع فروزاں کر دین

حق کی توحید کا ہو جوش کچھ ایسا دل میں
جتنے کافر ہیں جہان میں وہ مسلماں کر دین

لا کی تلوار سے جو بت ہیں مٹا دیں انکو
ذات اللہ کو دنیا میں نمایاں کر دین

زلفیں بکھری ہوئیں دیکھی ہیں جو اس حق روکی
آکہ اس خوابِ پریشان کو پریشان کر دین

صیقلِ عشق سے ہم قلب کو دیں ایسی جلا
آئینہ سازی میں ہر ایک کو حیراں کر دین

اپنی شیریں سخنی کا یہ دکھائیں اعجاز
گالیاں دیتے ہیں جو ان کو ثنا خواں کر دین

پھول جھڑتے ہوں دہن سے جو کبھی گویا ہوں
گویا محفل کو ہم اک صحنِ گلستاں کر دین

خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کر کے
اپنے محبوبِ طرحدار کو مہماں کر دین

نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آؤ اپنے تئیں ہم بے سر و ساماں کر دین

لے کے ہاتھوں میں اولو العزمی کا اک گرز گراں
ہم جوانمردی سے سرکوبیٔ شیطاں کر دین

عرش بلقیس معارف کو اٹھا لائیں ہم
زندہ اعجازِ غلامانِ سلیماں کر دین

بہتریٔ خلق کی مقصود نہیں اپنا
جتنی اوقات ہے وہ وقف بہ انساں کر دین

کوچۂ یار میں فریاد کریں کچھ ایسی
حشر زا شور سے دشمن کو ہراساں کر دین

سوز ہو درد ہو اشعار میں ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزل خواں کر دین

سرودِ محمود

قصۂ ہجر دنوا ہوش میں آلوں تو کہوں
بات بھی ہے سیر پر جو پالوں تو کہوں

عشق میں اک گلِ نازک کے ہوا ہوں مجنون
دھجیاں جامۂ تن کی میں اڑا لوں تو کہوں

حالِ دل کہنے نہیں دیتی یہ بیتابیٔ دل
آؤ سینہ سے تمہیں اپنے لگا لوں تو کہوں

حال یوں ان سے کہوں جس سے وہ بیخود ہو جائیں
کوئی چبھتی ہوئی میں بات بنا لوں تو کہوں

شرم آتی ہے یہ کہتے کہ نہیں ملتا تو
تیری تصویر کو میں دل سے مٹا لوں تو کہوں

وہ مزا ہے غمِ دلبر میں کہ کہتا ہوں میں
رنجِ فرقت کوئی دن اور اٹھا لوں تو کہوں

رازِ دل اسکی شکایت ہو اسی کے آگے
اسکی تصویر کو آنکھوں سے ہٹا لوں تو کہوں

سخت ڈرتا ہوں میں اظہارِ محبت کرتے
پہلے اس شوخ سے میں عہدِ وفا لوں تو کہوں

وہ خفا ہیں کہ بلا پوچھے چلا آیا کیوں
یاں ہے یہ فکر کوئی بات بنا لوں تو کہوں

تیرے یوسف کا مجھے خوب پتہ ہے اے دل
کوئی دن اور کو میں تجھ کو جلا لوں تو کہوں

دل نہیں ہے یہ تو ہے لعل دہن افعی ہے
دل کو اس زلف سیہ سے جو چھڑا لوں تو کہوں

چہرہ دکھلا دے مجھے صدقہ میں ان آنکھوں کے
دامن ان کا کبھی آنکھوں سے لگا لوں تو کہوں

جان جائیگی پہ چھوڑیگا نہ دامن تیرا
تیرے ملنے کے میں دو چار جو ادں تو کہوں

یا الٰہی تیری الفت میں ہوا ہوں مجنوں
خواب میں ہی کبھی اس کو جو میں پا لوں تو کہوں

راجپوتانہ

---

[1] سوال یہ تھا کہ غیر احمدی جو حضرت اقدس کو برا نہ کہے

ایڈیٹوریل

کیا سلطان المعظم ہمارے خلیفہ ہیں

حکیم ابوالبرکات محمد عبد الرؤف صاحب داناپوری نے قریباً ساٹھ صفحہ کا ایک عمدہ دیسی چکنے کاغذ پر خوشخط چھپا ہوا آٹھ آنے کا رسالہ چھپوایا ہے۔ جس میں آپ کی وہ تقریر درج ہے جو انہوں نے عطائے ترکی پارلیمنٹ کے موقع پر تاجران چرم کلکتہ کے عظیم الشان جلسہ میں کی۔

آپ نے ایام جاہلیت سے اس قصے کو شروع کیا کہ کس طرح ایک بادشاہ قادر مطلق ہوتا تھا اور اپنی معمولی سی خوشی یا دوا کے لئے ہزارہا آدمیوں کی گردن مار دیتا تھا اور کیونکر اپنی رعایا پر حد سے بڑھے ہوئے اختیار رکھتا تھا۔ کلیب بن لبید نے حکم دے رکھا تھا کہ یہاں تک میرے کتے کی آواز رات کو پہونچتی ہے کوئی شخص بلا اجازت رستہ نہ چلے

روم میں جمہوری سلطنت تھی مگر ان کے امراء کے مشاغل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں تک انصاف و رحم سے کام لیتے تھے کیونکہ آدمی اور شیر کو چھیڑ کر تماشا دیکھتے تھے کہ کیونکر شیر آدمی کو چیرتا ہے یہی حال ایرانیوں کی سلطنت کا تھا جہانگیر کی موت کے بعد ہونگ کیوقت تک پورے دو سو برس تک کوئی حکمران ہی نہیں ہوسکا۔ فراعنہ مصر بھی اونہیں سے خصوصاً وہ فرعون جس کا مقابلہ حضرت موسےٰ سے تھا اس کی خودمختاری اسی سے عیاں ہے۔ کہ الیس لی ملک مصر کی آواز دے کر انا ربکم الاعلیٰ کا ادعا کرتا تھا۔ یہ تو پچھلے زمانے کی باتیں ہیں۔ تبت کا لامہ ابھی تک خدا سمجھا جاتا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے شہنشاہ جاپان بھی ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ روس میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن آخر اسلام نے اسکی اصلاح کی۔ بحکم امرھم شوریٰ بینھم اور شاورھم فی الامر مجلس شوریٰ کی بنیاد ڈالی اور اس کے مقدس نبی نے صاف فرما دیا کہ اذا امرتکم بشیٔ من رائی فانما انا بشر۔ چنانچہ مہمات امور میں اکابر صحابہ سے ضرور مشورہ فرمالیا کرتے تھے۔

یہ محض اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ بادشاہ کیلئے شوریٰ کو ضروری قرار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک برگزیدہ نبی کو بھی اس سے مستغنی نہیں سمجھا جاتا اور مستثنےٰ نہیں کیا گیا اسی ارشاد کی ماتحت خلفاء راشدین کا بھی یہی دستور العمل رہا مسلمانوں میں حریت کا یہاں تک لحاظ تھا۔ کہ باوجودیکہ یزید ایک با اختیار بادشاہ تھا مگر جب مسلمانوں نے دیکھا کہ وہ اس قابل نہیں۔ تو عبداللہ بن زبیر کو اپنا حاکم سمجھ لیا۔ (اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اس وقت ایک مثال قائم کی۔ وہ تو سب کو معلوم ہے) پھر یہ دستور بنی امیہ کی شخصی سلطنتوں میں ہی اپنا رنگ دکھاتا رہا اور صرف عرب و عجم میں نہیں بلکہ ہند میں بھی ہم اکبر کے نورتن وغیرہ دیکھتے ہیں۔ پس سلطان المعظم اپنی قوم کو کیوں پارلیمنٹ نہ دیتے اور پھر یہ پارلیمنٹ اس طریق سے عطا کی۔ کہ یوروپ کی دوسری سلطنتوں کے مقابل میں بہت ہی سبقت لے گئی ہے

اس کے بعد آپ نے حجاز ریلوے کے فوائد اور اس کے سٹیشنوں کی مقدس مقامات سے وابستگی دکھلاتے ہوئے یہ بحث شروع کر دی کہ سلطان سے ہمیں کیا تعلق ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ انما المومنون اخوۃ اور المومنون کرجل واحد کے اصل کے مطابق ترک ہمارے بھائی ہیں اور مقدس مقامات کے محافظ ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفۃ المسلمین ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ تو صحیح ہے کہ اسلام میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اور وہ امام ہونا بھی ایک ہی چاہیئے کیونکہ اس طرح وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام سلطان المعظم ہیں کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ جبکہ ان کی امامت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس موجود نہیں۔ پولیٹیکل تعلقات کے لحاظ سے تو ہم الحمدللہ سرکار انگریزی کی ماتحت ہیں جس کے عہد معدلت مہد میں تمام برٹش ایمپائر کے ماتحت تمام مسلمان شہادت دے سکتے ہیں کہ نہایت ہی امن و آرام پایا ہے خصوصاً سلسلہ احمدیہ کے افراد کا ہر موئے تن زبان بن کر اپنی محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کیونکہ ہمارے لئے کسی اسلامی سلطنت میں امن سے رہنا تو درکنار نظر بر موجودہ طرز عمل مسلمانان یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ زندہ رہنا دشوار تھا۔ پس ہم اپنے دنیوی مقاصد کو سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے وابستہ نہیں کہہ سکتے باقی رہا دین سو وہ جو خود کسی کا مقلد ہے وہ کسی کا کیا امام بنیگا امام وہی ہوسکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور موید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اس کا دعوےٰ نہیں۔ پس وہ ہمارے دینی پیشوا کس طرح قرار دئے جاسکتے ہیں۔ اسلام قبر پرست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے مجاور یا محافظ کو اپنا پیر قرار دے لیں۔ ہم تو اس کو اپنا مرشد تسلیم کرینگے۔ جو یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کی شان دکھاتا ہو۔ ہم اپنے مکرم بھائی عبدالرؤف کو مژدہ دیتے ہیں کہ ایسا امام آچکا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات ہمیں پڑھ کر سنائیں کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا تھا کہ ہم اللہ کا نشان نہ دیکھ لیتے تھے اس نے ہمیں قرآن مجید اور اس کے احکام کی حکمتیں سکھائیں اور خود نمونہ بن کر دکھایا کہ سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے اس نے تمام مختلف مسائل کو اپنے قول و فعل سے صاف کر دیا اس نے چار لاکھ آدمی کا تزکیہ نفوس کر کے ایک ممتاز جماعت بنا دی جو اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے شہداء اللہ فی الارض ہیں

پس ہم ہندیوں کا ملکی پیشوا تو قیصر معظم بالقابہ ہے جیسے کہ روئے زمین کے اور مسلمانوں کے لئے اپنا اپنا حاکم۔ اور دینی پیشوا سلطان القلم مسیح العرب والعجم میرزا غلام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے پاس امامت کی سند بارگاہ خداوندی کی لکھی ہوئی موجود تھی اور جو قرآن کریم کی آیات اور نبی رحیم کی احادیث کے مطابق تمام جہان کے لوگوں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کا مفترض الطاعۃ سردار و پیشوا تھا۔ بعض اعتراضوں سے بچنے کے لئے آپ سلطان المعظم کو خلیفہ نہیں سردار و پیشوا قرار دیتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کس بات میں؟ نہ ہمارا ملکی تعلق ان سے وابستہ اور نہ وابستگی مفید اور نہ دینی امامت کی ان میں صلاحیت و قابلیت موجود پس خواہ مخواہ کیوں ہندی مسلمانوں کی طبائع کو متفرق اور شاہ شطرنج کی مثال کو تازہ کیا جاتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمان

مولوی ذکاء اللہ صاحب مشہور انشاء پرداز نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا کچھ اقتباس میں متفرق مقامات سے دیتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ جو ہر ایک شاعر کو یکساں بیکار اور نکما۔ بزدل اور منافق اور قوم کی کشتی کو بحر تنزل میں غرق کرنیوالا سمجھتے ہیں۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کر سکیں وہ غور کریں کہ شاعر نہ صرف فی حد ذاتہ ایک قیمتی وجود ہے بلکہ وہ یقیناً مدبر اور مبارز سے بھی پبلک کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

(۱) نہایت قابل قدر کے بھی خدمات قومی بہ نسبت مبارز و مدبر کے شاعر بجا لاتا ہے۔ شاعر سے مراد میری تک بانہنے والے اور قافیہ سنج و سخن ساز سے نہیں ہے بلکہ اس شخص سے مراد ہے جو صداقت و حسانت کی پیغمبری نہایت شوق سے کرتا ہے ایسا شاعر انسان کی روح سے باتیں کرتا ہے وہ اس کو کمینہ جذبات ذلیل اور رذیل حرکات سے جدا کرتا ہے نفاست پاکیزگی نیکی کے ساتھ وصل دیتا ہے وہ روح کی درماندگی اور تشنگی کو حسن و جمال کے ابدی چشمہ سے فرو کرتا ہے روح غیر فانی کے کان میں شاعر یہ صدا پہونچاتا رہتا ہے کہ دنیا ہماری دار القرار نہیں ہے یہاں سے

جاتا ضرور ہے گا۔ یہ معمار روح کے مکان میں آئی موقوف ہوئی وہ ازار (اخلاق) یادی کاموں میں حرص و ہوس میں پھنس کر احمق اور عقل سے خارج ہوئی۔ شاعر ہمیشہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ بار لئے ایک مقام بلند ہے جس تک پہونچنے کے لئے راہ وہ بتاتا ہے۔ ہماری زندگی تین طرح کی ہے ایک جسمانی دوسری عقلی تیسری اخلاقی ان تینوں میں آخری حیات جاودانی ہے۔ باقی فانی ہیں۔ مبارز۔ جسمانی حیات کے حصہ کا کام۔ مدبر عقلی حیات کے حصہ کا کام۔ شاعر اخلاقی حیات کے حصہ کا کام جو جاودانی ہے کرتا رہتا ہے اسی وجہ سے ان تینوں میں شاعر کو بہتر و برتر جانتا ہوں۔

(۲) یہ سوال بھی بڑے طمطراق سے پیش کیا جاتا ہے کہ شاعر اوباش رند مشرب۔ مسہرے انسان سے متنفر نہیں ہوتے ہیں اس کے جواب میں کہوں گا کہ ہاں بے شک ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا کہ کیا مبارز وحشی درندے اور مدبر احمق نہیں ہوتے۔ میرا دوست اس سبب بڑے مغالطہ میں پڑا کہ اس نے شاعر کا برا نمونہ لیا اور اس پر اپنی رائے کا حکم لگایا ہم کو چاہیئے کہ بزرگ مبارز۔ دانشور مدبر۔ اچھے شاعر کے درمیان فیصلہ کریں نہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا برا نمونہ لیکر اس پر مباحثہ کریں۔

اب میں تینوں کا اعلیٰ نمونہ لیکر اپنی رائے کا حکم یہ لگاتا ہوں کہ مبارز۔ مدبر کی بہ نسبت شاعر کی دارالسلطنت روح ہے جیسے جسم و دماغ پر روح کو برتری ہے ایسے ہی مبارز و مدبر پر شاعر کو بالاتری ہے۔ مبارز اپنے قانون کو خون سے لکھتا ہے۔ مدبر اپنے قانون کو قرطاس پر تحریر کرتا ہے۔ شاعر اپنے قانون عالمگیر کو انسان کے دل پر نقش کالحجر بناتا ہے۔ جب تک روح کو بقا ہے شاعر کے قانون کو فنا نہیں۔ اس کے کل قوانین مسانت و مدونیت کے ہوتے ہیں۔ مبارز کا قانون اس کے ساتھ رخصت ہوتا ہے جس روز سے اس نے کام کیا تھا وہ پراگندہ و معدوم و فراموش ہو جاتا ہے۔ مدبر کا قانون اس قرطاس کے ساتھ فنا ہوتا ہے جس پر اس نے لکھا تھا۔ ایک قانون دوسرے قانون کو ہمیشہ منسوخ کرتا رہتا ہے وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے سمندر کی لہروں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں مگر شاعر کے قانون کو فنا نہیں وہ جب تک باقی رہیگا اس کا زمان باقی رہے گا۔ سکندر کے کام اب کہاں ہیں کہیں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سولن کے قوانین اب کہاں ہیں کہاں جاری ہیں کون ان پر عمل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہومر شاعر کی کتاب اب تک ایسی زندہ و نوعمر ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ہی تصنیف ہوئی ہے۔ سکندر و سولن کا نام فراموش ہو جائیگا مگر ہومر ہو ولکر کبھی یاد سے نہیں جائیگا۔

(۳) شاعر دونوں مبارز و مدبر سے برتر ہے اس لئے کہ شاعر کامل کی خصلت میں مبارز و مدبر کی خصلتیں دونوں شامل ہیں مملکت جسموں و دماغوں سے منتظم نہیں ہوتی وہ اہل ملک کی روحوں کی آزادی سے مقوم ہوتی ہے۔ روح کے لئے قانون بنانے کا کام عمدہ طور سے شاعر ہی انجام دیتا ہے۔ بھلا کوئی نوشتہ قوانین روحانی کا ایسا پیش تو کرے جیسا کہ شعرا کا کلام روبرو کرتا ہے۔ کون سے قوانین ایسے ہیں کہ ان میں پند دل بند و دل پسند تازہ و پاکیزہ ایسی ہوں جیسی رومی و ثنائی کے کلام میں ان کے کلام میں وہ سب باتیں جمع ہیں جو مجلس عقل کی شمع ہیں۔ وہ روح کے لئے غذا ہیں۔ دل مجروح کی دوا ہیں۔ عاقل اس کو قوت جان جانتے ہیں۔ عارف ان کو اپنی روان بہتر مانتے ہیں۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ شعرا کے اشعار و رجز نے میدان جنگ میں مردوں کو اس طرح لڑایا جس طرح کوئی جوانمرد مبارز لڑاتا ہے۔ کون اس میں شک کرتا ہے کہ شاعر کا دل مبارز کا دل نہ تھا۔ کون اس کو یقین نہیں کرتا کہ لشکروں کو ایسے حال میں کہ اس میں رمق جان باقی تھی۔ اور نبضیں چھوٹ رہی ہیں کہ کلام شعرا نے ان کے دلوں میں وہ برقی اثر کیا کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو کر اپنی آزادی کے اپنے حقوق کے لئے ہنگامہ آرا ہوئے اور رزم و پیکار کے درپے شاعر اس کے سوا ایک اور معنی کر کے بھی مبارز ہے کہ وہ بدی کے دیو سے جو انسان کا سخت دشمن جان ہے ہمیشہ لڑتا ہے۔ یہ دیو طرح طرح کے بھیس بدل کر اس کے سامنے آتا ہے کبھی دروغ کے لباس میں۔ کبھی تظلم و ستم و جور و جفا کے روپ میں کبھی توہمات باطلہ۔ ریا۔ خود غرضی کی پوشاک میں۔ خواہ وہ کسی بھیس میں آئے۔ شاعر اس کے زیر کرنے میں اپنی سعی کو متواتر کام میں لاتا ہے اور کبھی اس سے باز نہیں رہتا اسکی زندگی ایک جنگ ہے جو ہمیشہ اس دیو کے ساتھ رہتی ہے وہ ہمہ تن اس میں ساعی رہتا ہے اور کبھی اس فکر سے خالی نہیں ہوتا کہ نیکی کی سلطنت و سطوت کو دنیا میں قائم کر دوں۔ وہ اس جنگ میں جو اپنی سرگرمی اور گرم جوشی دکھاتا ہے۔ اس کے آگے مبارز کی گرم جوشی میدان جنگ میں ... ہیچ ہے۔ وہ مقدس علم کے نیچے کھڑا رہتا ہے۔ غم و الم سہتا ہے موت کا سامنا کرتا ہے بیشک و شبہ شاعر مبارز ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آجتک کسی مقرر نے زبان سے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ ... ... خود مبارز و مدبر دونو اپنے سے برتر شاعر کو مانتے ہیں۔

(۴) سب سے زیادہ شاعر کی خصلت اشرف و افضل ہے جیسا بقا کو فنا پر شرف حاصل ہے ایسا ہی شاعر کو مبارز پر شرف حاصل ہے جیسے کہ دانشوری سے حسن خلق افضل ہے ایسا ہی مدبر سے شاعر افضل ہے۔ مبارز جو نیک کام کرتا ہے اس کا میلان اسی طرف ہوتا ہے کہ برائی آخر کار اس سے پیدا ہو مبارز حب جاہ اور شان و شکوہ کی نمود کے لئے نیک کام کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اغراض نفسانی پر مبنی ہوتا ہے مدبر جب نیک کام کی پیروی میں سرزنی کرتا ہے کہ ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی خود غرضی سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر شاعر راستی پرست ہوتا ہے۔ وہ نیک کام فقط راستی ہی کی خاطر سے کرتا ہے جب تک ہوا نفسانی و غرض پرستی سے اپنے تئیں پاک نہیں کرتا وہ کامل شاعر بھی نہیں ہوتا۔

(۵) اپنے بیان کی تصدیق نفس الامری صورت میں گذارش کرتا ہوں۔ میں انگلستان کی تاریخ میں سے بہت بڑا جنگ باز مبارز اور حکیم مدبر و شاعر انتخاب کرتا ہوں۔ کروم ویل کو شجاع کامل۔ بیکن کو حکیم و مدبر کامل۔ شیکسپیئر کو شاعر کامل تمثیل کے لئے لیتا ہوں۔ ان تینوں کاملین کا زمانہ قریب قریب تھا۔ زمانہ کا اثر ان سب پر یکساں تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کروم ویل نے اپنے ملک کے لئے کیا کیا؟ بے شک اس نے انگلستان کی پولٹیکل عظمت کو معراج پر پہونچایا۔ دشمنوں کو پامال کیا۔ ملک کے انتظام سے جو لوگ ناراض تھے ان کے دلوں میں وحشت اور ہیبت بٹھائی۔ انگلستان کی بڑی سلطنت و سطوت اول اول اسی نے ایسی حاصل کی کہ جو اس زمانہ سے اس زمانہ تک ساری دنیا پر سبقت لیجاتی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو قاعدہ مطلق العنانی و خودسری کا بنایا اس سے کیا آگے پیش آیا اس سے سپاہیانہ خودسری اوباشی۔ لامذہبی۔ غلامی اخلاق میں پیدا ہوئی اگر کروم ویل کے قدموں کے تلے اہل انگلستان نہ روندے گئے ہوتے۔ تو چارلس دوم کبھی انگلستان کو بد اخلاق نہ بنا سکتا ایسے ہی مآل اور فتحمندوں کی فتح کے لئے بھی ہوتے ہیں ہر ملک کی تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں جس کا جی چاہے انہیں پڑھ لے جس سرزمین کو مبارز اپنے آہنی قدم سے الٹ پلٹ کرتا ہے وہاں زہریلی وبا پیدا کرنے والے عفونت ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے گرد کی ساری ہوا کو مسموم کر دیتے ہیں اور معصیت و عصیان کے پھل لاتے ہیں۔ بس یہ کامل شجاع کے کام کی کیفیت ہے۔ اب مدبر پر متوجہ ہوجئے۔

www.aaiil.org

ـت کو تسلیم کرتا ہون کہ انگلستان مین
ـت مدبر فرزانہ بیکن کی برابر نہین
ـسفہ قائم کیا جو اچہی طرح مطالعہ اور سمجہی
طرح سمجہا جاوے تو نہائت عمدہ صفات رکہتا ہے - مگر اس نے اہل انگلستان کے لئے کیا کیا - اول تو حضرت بیکن خود ہی ایک نہائت رذیل اور کمینہ خصلت کے نمونہ تہے ان کے فلسفہ نے سارے یورپ کی تصنیفات کو مشتبہ بنایا - اگرچہ اس نے کفر کو نہین پہیلایا - مگر تاریکی کو ضرور پہیلایا - اسی نے ہیوم کو بے اعتقاد بنایا اور اس کے کفر آمیز مسائل کو رواج دیا آخر صدی مین اسی کے فلسفہ نے اس مسئلہ کو شائع کر رکہا ہے کہ آدمی نیک و بد کام فقط اپنی ذاتی سود و بہبود کے لئے کرتا ہے۔ میری نہ بیکن کے ذمہ الزام لگاتا ہون نہ اس کے فلسفہ پر تبرا بہیجتا ہون بلکہ میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ نری عقلی تعلیم بے فائدہ و بے کار و مضر ہوتی ہے وہ دماغ کو ایسا پُر کر دیتی ہے کہ جس سے دل بے حس ہو جاتا ہے آدمی دانشمند بغیر نیک ہونے کے ہو جاتا ہے۔

اب شیکسپیر کی ذات سے جو فائدے ہوئے انہین خیال کیجئے - کہ محبت قومی و حب الوطنی - ملک کے بہی خواہی انسان کی خیر خواہی - فیاضی - اعلےٰ درجہ کے فلسفیانہ خیالات - اس دار الفنا سے ہزارون درجہ دار البقا کا اچہا جاننا اس کے لئے سامان تیار کرنا یہ سب باتین اس نے سکہائین - مبادا ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے وابستہ لفظ حکم بول کر کرتا ہے جس مین ایک حکومت پائی جاتی ہے - مدبر ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ساتہہ پیوستہ ان کی باہمی تعلقات و اغراض کے سبب سے کرتا ہے - شاعر رشتہ مند محبت و ہمدردی برادری کے سبب سے کرتا ہے جسکو نہ حکومت نہ طاقت توڑ سکتی ہے اب تم مہربانی فرما کر ان تینون کو ہم دیل - بیکن شیکسپیر کو پہلو بہ پہلو بٹہا کے دیکہو اور ان مین انتخاب کرو - تو جو سوال معرض مباحثہ مین ہے - اس کا جواب خود بخود تمہارے ذہن مین آجاویگا - پہر اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہیگا - کہ جس کے سبب سے اس بات مین تامل ہو کہ مبارز و مدبر کو ایک زمانہ پیدا کرتا ہے اور جب وہ زمانہ خود فنا ہو جاتا ہے تو اس کے ساتہہ وہ بہی فنا ہو جاتے ہین - مگر شاعر اپنے کلام کے اثرون کو دنیا کے دلون پر وہ چہاتے ہین کہ جب تک دنیا مین انسان کامل فنا ہو کر زمانہ کی قبر مین دفن نہین ہوگا وہ احترام کے ساتہہ سلامت و قائم رہین گے - مصرعہ

نشکار باب سخن باقیست تا عالم بجاست

کیا شادی خانہ بربادی ہے ؟

"خاتون عصمت نے ایک نہائت ضروری مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے جو لاتمسکوہن ضرارًا او و عاشروہن بالمعروف کی تفسیر ہے واقعی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے متعلق مقدور بہر کوشش کرین اور ہم مین جو کمزوری ہے اسکی اصلاح کر لین مضمون کا طرز تحریر بعض مقامات پر افراط کا پہلو لئے ہوئے کہا جا سکتا ہے مگر جو مظلوم ہو میرے خیال مین اسے کچہہ کہنے کا حق حاصل ہے" (اڈیٹر)

نالہ ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بہر نہ آئی کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین رلائے کیون

حضرات ناظرین ہان میرے معزز بہائی جو نہین یہ سن کر یعنی میرا قائم کردہ اوپر کا عنوان مضمون پڑہہ کر نہائیت متعجب ہون گے کہ لوگ خانہ آبادی کہا کرتے ہین - مگر عجب کہ اس نئے زمانہ مین جہان ہ زمین نے اپنے مخفی خزانے اُگلے کہین یہ مخفی نام شادی کا بہی تو نہین اگل دیا ہو مگر نہین صاحب ! اس ناہنجار زمانہ مین بعض واقعات کے لحاظ سے یہ بات سچ ہے کہ شادی خانہ آبادی نہین بلکہ خانہ بربادی ہے افسوس کہ وہ خدا کا برگزیدہ غمگسار بنی نوع انسان بالخصوص ہمدرد نسوان مسیح الزمان علیہ الرضوان ہماری بدقسمتی سے خداتعالیٰ کی خاص حکمتون کے ماتحت دنیا مین تہوڑی مدت رہا ورنہ امید تہی کہ ان حق تلفیون کا بالکل انسداد ہو جاتا اور اسلام کا چہرہ جو قسم قسم کی خودغرضیون اور ملک و قوم کی رسمون اور عادتون کے پردون مین چہپا ہوا ہے جلد نظر آجاتا - میرا یہ مطلب نہ سمجہا جاوے کہ ہم احمدیون مین خصوصیت سے کوئی نقص ہے اور ان مین معاذ اللہ حضرت صاحب کے بعد اسلام کے حقوق کی پوری پوری نگرانی نہین ہوتی بلکہ عام لوگون کی حالت کو زیر نظر رکہہ کر یہ مضمون لکہتی ہون اور نہائت زور سے اپنے اہل قلم بزرگون سے اپیل کرتی ہون کہ وہ اگر حقوق نسوان کے زیادہ حامی نہین تو کم از کم مردون کے مظالم سے تو عورتون کو نجات بخشین - کیونکہ ہماری تمام آسائشین اور راحتین آپ ہی کی مہربانیون سے وابستہ ہین اگر آپ لوگ ہمارے ہمدرد نہین - تو یہ طبقہ دُنیا تو ہمارے لئے نمونہ دوزخ بن رہا ہے - جسکی چند ایک مثالین مفصلہ ذیل بیان کرتی ہون - پہلے دن ہی اس لڑکی کی قسمت جل جاتی ہے جو مان کے دل کا سرور اور باپ کی آنکہون کا نور بن کر جیکے ۱۴ - ۱۵ سال گذارتی ہے اور جو کسی ناخداترس انسان کے پلے باندہ دی جاتی ہے اور اسکے اس کی بات بات پر اعتراض اور اس کے ہر فعل پر نظر رکہی جاتی ہے اور بیگانون کی طرح ہر حرکت و سکون و فعل مین جو جو سلوک اس کے ساتہہ ہوتا ہے - بجا اگر اس رانی رائی کو تیج کرین - تو دکہون اور دردون کا ایک طومار بندہ جاوے - مگر اس چار حرف کی بندہی ہوئی کے موُنہہ سے اُف تک نکل جاوے تو وہ قابل ملامت - لائق سرزنش - ٹہہرتی ہے اور گستاخ اور بے ادب کہلاتی ہے - پہر یہان تک ہی بس نہین بلکہ ایک ایک کی بڑی جدی خوشامد اس کے خاص فرائض مین داخل ہے - گویا کہ وہ سب کی زرخرید لونڈی ہے باوجود اس کے وہ صابرہ راضی برضا مولا - ع

مشکلین مجہہ پر پڑین اتنی کہ آسان ہو گئین

کا وظیفہ پڑہتی - اپنے خالق کا خوف کر کے گذار دیتی ہے - مگر افسوس کہ وہ صاحب جن کے پیچہے یہ سب کچہہ گوارا کرنا پڑتا ہے - کسی اپنے ہی غرور مین مست رہتے ہین اور سے پاؤن کی جوتی (عورتون کو بعض مرد پاؤن کا جوتا جانتے ہین) اور ناقص العقل جان کر دل سے دور کر دیتے ہین - سو کہ وہ بیسوات جہان جگہہ ملے خراب ہوتی پہرے - حضرت کو کوئی خبر ہی نہین نہ پرواہ بلکہ اگر کوئی چار پیسہ لالاہو تو جہٹ ایک اور پاپوش (عورت) لے لی اور جب دل چاہا چل اُتار پہینکی - اب یہ بیچاری اپنی دانست مین اگرچہ کیسی شریف اور نیکوکار ہو - بس خواہ مخواہ ہی اسے الزام دین گے - پہر نہ ہی تو خرچ دیتے ہین نہ طلاق - اگرچہ تمام عمر پڑی سڑتی رہے - یہ خدا کی قسم یہ صریح حق تلفی اور خوفناک ظلم ہے - حالانکہ قرآن مجید مین کئی جگہ عورتون کے ساتہہ حسن معاشرت کا حکم ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ کو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک خاص محبت تہی - یہ تو نہین کیا کہ خرچ مین مکان مین کپڑون مین حُسن معاشرت مین غرض کسی بات مین بہی امہات المومنین سے ترجیح دی ہو - بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عورتون سے رحم کا برتاؤ کیا - چنانچہ حدیث شریف مین ہے - کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیٹی لایا - کہ یا حضرت یہ شادی نہین کرتی - حضرت نے اس سے پوچہا کہ کیون کیا وجہ لڑکی بولی یا رسول اللہ - خاوند کے حقوق بہت ہین اور مین اپنے مین یہ قابلیت نہین پاتی - کہ اسے راضی رکہہ سکون - خدا کی قسم بیاہ نہ کرون گی - فرمایا - چہوڑ دو اس کو اپنے حال مین رہنے دو - سو یہ اس لئے کہ اگر شادی بربادی کی بنیاد ہو - تو پہر شادی ہی کیون کرین - ایک اچہے خاندان کی ---

www.aaiil.org

[illegible]

میاں عبدالستار صاحب ۹۳۱ للعہ
غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۴/۲۱۶۶ عہ
۱۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ
راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ
منشی عبداللہ صاحب ۱۴۶ ع
میاں محمد عظیم صاحب ۱۰۰۴ للعہ
میاں محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ ع
ماسٹر مولا بخش صاحب ۹۷۲ بقایا سے
منشی عبدالخالق صاحب ۹۱۵
۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں عمر الدین صاحب رائیٹر ۲۱۱ ۸/
منشی محمد عالم صاحب ۱۸۷۵ للعہ
میاں عبدالرحمٰن صاحب ۸۴۵ عہ
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۴۲۸ ع
میاں خادم علی صاحب ۲۱۵ ع
میاں احمد علی صاحب ۹۴۹ ع
۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ع
اکبر خان صاحب ۲۱۶۰ سے
میاں ظفر اللہ خان صاحب ۷۰۵ ع
۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں محمد علی صاحب پٹواری ۲۱۱۰ ع ۸/
میاں محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۳۵ للعہ
چوہدری غلام احمد خان صاحب ۷۳۴ ع
منشی محمد حسین صاحب ۸۳۲ ع
۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء
ابو عبداللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ ۸/
بابو سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۱۰۶ للعہ
سید شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ ع
منشی نواب خان صاحب سری نگر بقایا ع

۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء
نور احمد صاحب صہ
میاں عبداللہ صاحب ۲۴۱۵ عہ
سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ للعہ
میاں نظام الدین صاحب ۳۶ ع
بابو فیروز علی صاحب ۲۹۷ للعہ
بابو عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ سے
منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء
ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۲۸۹ للعہ
مولوی عبداللہ صاحب ۴۱۹ ع
[illegible] صاحب ۱۰۸ للعہ
[illegible] نبی صاحب ۱۰۹۹ ع
[illegible] عبدالکریم صاحب ۲۲۵ ع
میاں غلام محمد صاحب ۲۱۲۸ ع
۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ للعہ
چوہدری علی احمد خان صاحب ۹۸۷ ع
فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ ع
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ع
حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ع
۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء
چوہدری نواب دین صاحب ۲۶۷ ع
یکم فروری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ
چوہدری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ ع
میاں عبدالحکیم صاحب ۸۹۰ ع
مولوی غلام رسول صاحب ۱۴۹۹ ع
ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ ع
۲ فروری ۱۹۰۹ء
حافظ محمد صاحب جموں ۳۴ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ ع ۸/
۳ فروری ۱۹۰۹ء
قاضی خواجہ علی صاحب ۲۱۹۷ ع ۸/

سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ
میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ بقایا للعہ
میاں مولا بخش صاحب ۹۷۲ ع
۴-۵ فروری ۱۹۰۹ء
بابو فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ ع
مرزا دین محمد بیگ صاحب ۲۰۱۵ للعہ
میاں میراں بخش صاحب ۱۷۷ ع
میاں عبدالرشید خان صاحب ۹۵۴ ع ۸/
سید فخر اسلام بحساب امانت علی شاہ صاحب ۱۰۴۷ صہ بقایا
میاں جان محمد صاحب ۴۵۵ ع
۶ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد محسن صاحب کنکی ۲۱۱۷ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۶۵ ع
میاں عبدالرحمان صاحب ۳۳۰ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۲۹۹ بقایا للعہ
میاں غلام حسین صاحب ۲۱۸۷ ع ۱۲/
۸ فروری ۱۹۰۹ء
حکیم محمد الدین صاحب ۳۹۰ ع
میاں محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ للعہ
میاں چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع
میاں غلام رسول صاحب ۹۶۳ ع
شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ
منشی احمد الدین صاحب ۱۴/۲۱۶۹ عہ
بابو فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ ع
چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ۱۷۱۰ للعہ
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ ۳/
۹ فروری ۱۹۰۹ء
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
منشی احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
میاں محمد جان صاحب ۸۵۴ ع
میاں مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
میاں غلام رسول صاحب لہالیاں بقایا عہ
میاں رحمت اللہ صاحب ۱۸۴/۲۱۷۴ ع ۱۲/
عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ ع
میاں فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ
میاں عبدالرحمٰن صاحب ۱۶۷۹ ع
میاں عبدالعظیم صاحب ۶۰۴ عہ ۱۲/

۱۰ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد الٰہی صاحب ۱۴۱۴
میاں غلام حمید صاحب ۱۱۷۹
میاں شمس الدین صاحب ۱۲۴۹
مولوی تاج الدین صاحب ۱۴۷۸
میاں غلام حیدر بیگ صاحب ۵۴
میاں محمد تیمور صاحب ۱۲۰۱
میاں محبوب عالم صاحب ۵۹۵ للعہ
۱۱ فروری ۱۹۰۹ء
میاں امام الدین صاحب ۱۹۹۲ ع
میاں قادر بخش صاحب ۱۹۱۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۷۴۵ ع
بابو غلام محمد صاحب ۳۶۰ للعہ
میاں محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ ع
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع ۸/
میاں عبداللہ صاحب ۲۱۸۵ ع ۸/
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
بابو عبدالغنی صاحب ۲۷۰۰ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۳۱ للعہ
ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع
۱۲ فروری ۱۹۰۹ء
حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ ۸/
چوہدری فتح محمد صاحب ۷۸۵ للعہ
میاں مصری خان صاحب ۴۹۱۶ ع
سید قاسم شاہ صاحب ۲۱۹۵ للعہ
میاں عنایت اللہ صاحب ۸۱۸ ع
چوہدری ولی داد خان صاحب ۲۰۲۵ ع ۸/
۱۳ فروری ۱۹۰۹ء
میاں حیات خان صاحب ۹۲۳ للعہ
میاں عبدالاکبر خان صاحب ۱۲۱۴ ع
میاں غلام حیدر صاحب ۱۹۸۷ ع
۱۴ فروری ۱۹۰۹ء
میاں صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ
چوہدری سرفراز خان صاحب ۱۴۹ للعہ
میر عابد علی شاہ صاحب ۷۵ للعہ
میاں جان محمد صاحب ۱۳۴۸ ع ۸/
میاں تاج الدین صاحب ۹۴۷ ع

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ دوسری کوئی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے۔ کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص بلا مَیل روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جاتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین روپیہ (۲۳/۴) چہارم حصہ (۱۱/۲)

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاک خانہ ڈبی بازار - لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا ثمر

یعنی عجیب غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ۔ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں۔ صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں اور کم خرچ بالا نشین نسخوں جو دیہات میں کوڑیوں کے مول طیار ہو سکتے ہیں۔ قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ نامردی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۲/ مہتمم منیجر پبلک بک ایجنسی لاہور اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

سوگند گفتن کہ زر مغربی است چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل ہیرا ہے۔ کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

مولوی محمد یسین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

اب ... کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لی جاویگی۔ ایسی شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگا لیجئے۔

المشتہر

امرؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ہیرا قسم اول عہ قسم دوم ہے۔ سرمہ قسم اول عہ ثانی ۸/ سوم ۴/ علاوہ ازیں ٹکی پشاوری و کلاہ زری و سادہ ہر قسم موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ قادیان ضلع گورداسپور

رسالہ اہل الذکر لکھنو

اہل اسلام کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مہینے میں دوبار مطبع احسن المطابع لکھنو سے شائع ہوتا ہے منکرین قرآن و حدیث کی اچھی طرح خبر لیتا ہے۔ شرک و بدعت کی تردید میں گویا بم کا گولہ ہے رسالانہ چندہ عہ نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر۔

نوٹ۔ جو صاحب ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ سالانہ بھیجیں گے ان سے عہ کے بجائے صرف ۱۲ لیا جائیگا۔ اہل الذکر میں ۸ صفحہ مذہبی چار پانچ پڑتال کے ہوتے ہیں جسمیں ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی تائید اور مخالف کی تردید درج کرا سکتا ہے۔

ضمیمہ۔ آریوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تردید اور اہل اسلام کی ہدایت کے لئے دو جز علیحدہ ماہوار شائع ہوتے ہیں قیمت سالانہ عہ خریداران اہل الذکر سے بشرطیکہ تاریخ مذکور تک درخواست خریداری بھیجیں صرف موقع سیاسی۔ خاص شیعوں کے رد میں ماہوار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ معہ محصولڈاک عہ ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ بھیجنے والوں کو صرف ۱۲ آنے دینے پڑتے ہیں ملنے کا پتہ۔ منیجر اہل الذکر مطبع احسن المطابع لکھنو

شریف خاتون کو نہ جانتی ہون جو نبیس برس سے میکے ہے۔
حالانکہ اس کا ایک دس سالہ بیٹا بھی ہے جو میکے ہی پیدا ہوا اور
جب بعض نیک طبیعتوں نے میان سے کہا کہ اپنی بیوی اور
اپنا بچہ گھر لے جاؤ۔ تو کہدیا چلو بچہ میرا ہی نہین۔ استغفر اللہ۔
حالانکہ بچہ اسی نیک بخت کا تہا۔ آہ! اپنی ذاتی خصومتوں کی وجہ سے
ان مظلومون پر تہمتین لگاتے ہین اور خدا کا خوف نہین کرتے خیر
یہ تو لمبا قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی طاقت مجھہ مین نہین۔
اب اور ظلم سنو! حالانکہ اسلام مین کہین نہین وہ یہ کہ حنفی مذہب
مین مسئلہ ہے کہ جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ نوے سال تک
نکاح نہ کرے اور اس کا انتظار کرے (یعنی بوڑہی ہو جاوے) تو بہ
اب نوے سال کیسی کی تمام عمر ہی نہین ہوتی مگر مرد کے لئے اختیار
ہے کہ ایک بیوی کا کفن بہی میلا نہ ہوا اور وہ دوسری سے اپنا گھر
آباد کر لیوے ان سب بے انصافی کا اسلام پر کوئی الزام نہین نہ ایسے
مظالم کا ذکر اسلام مین ہے بلکہ یہ سب قصور اسلام والون کا ہے
کہ کسی کو شادی کر کے برباد کرتے ہین اور کسی کو اجازت ہی نہین
دیتے۔ کہ وہ نکاح ثانی کرے۔ اے میرے ہمدرد بزرگو! خدا
کے واسطے ان مظالم کے متعلق کوئی خاص انتظام کرو۔ آخر عورتین
بھی اسی اللہ کی مخلوق ہین ان کے پہلو مین بھی دل اور دل مین
درد کا احساس ہے اور اگر آپ لوگون کو ہمارا نام لینا ہی عار ہے
اور ہم سچ مچ بے وفا ناقص العقل بیدین وغیرہ ہین۔ تو پھر لِلّٰہ
اپنے گھرون کو برباد نہ کرو نہ شادیان کر کے برباد یان لو۔ اور
ہمارا نام ہی صفحہ ہستی سے کیون نہ مٹادو۔ یہ اس لئے کہ بفضل
مولا دار الامان (جو فی زمانہ مرکز اسلام ہے) سے چند رسالے
نکلتے ہین۔ جن مین نہایت لائق بزرگان ملت کے قلم سے اہم
مضامین حل ہوتے ہین مگر افسوس کہ کسی خدا ترس نے کبھی بہی
اپنے قلم سے عورتون کے حقوق پر توجہ نہین کی نہ لکہا حضرت
مفتی صاحب نے بدر خواتین مین ایک کالم نکالا تہا۔ مگر وہ بہی تو بہی
خواتین سے یا کسی صاحب کی مہربانی سے بند ہو گیا پچھلے دنون
مجہے افسوس آیا۔ کہ "حقوق نسوان" پر ایک مضمون بدر مین لکھا
بہی تو ہماری جانب توجہ نہین کی بلکہ مولوی شبلی کی ہمدردی نسوان
پر اعتراض کر دیا۔ اگرچہ وہ اعتراض بجا تہا اور حق مگر ہمدردی
مستورات کے خیالات بہی تو ظاہر فرمانے چاہئیین۔ یہ تو درست
نہین کہ انہین بالکل نا امید اور فراموش کر دیا جاوے۔
کوئی بزرگ قوم مہربانی فرما کر کم از کم عورتون کی نسبت احکام
اسلام تو لکھدین تا ہمارے بہائی احمدی ہون یا غیر احمدی
غفلت کی نیند سے جاگین۔ اور اس بے کس و بے بس فرقہ
پر نگاہ ترحم اور خاص توجہ کرین۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل از گولیکی

انتخاب الجرائد

سرویہ نے فرانس۔ روس۔ اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ انجمن قائم
رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور فوجی کارروائی شروع نہین کی
جاویگی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار رہنا
نامناسب نہ تہا۔ روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے
تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتون کے فیصلہ کا انتظار کرے
ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آتشگیر اشیاء ٹرکی کی
راہ سے نہ منگائے۔

مہاراجگان ٹکاری۔ بردوان۔ کوچ بہار کے نام سمن
جاری ہوئے ہین کہ جوابدہی کرین کہ رجسٹری کرائے بغیر کلکتہ
کے بازارون مین موٹر کار انہون نے کیون چلائین ہر سہ مہاراجگان
کی جانب سے جوابدہی کے لئے ان کے وکیل حاضر عدالت ہوئے
ہین۔

چھپائی کا ٹھیکہ۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابون کی چھپائی کا ٹھیکہ
جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکدارون سے
ٹینڈر طلب کئے تھے۔ ۲۷ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا ہے اصحاب
منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن
تین ٹھیکیدارون کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر
ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے اسی خوش قسمت فرم کا ٹینڈر
منظور کیا جس کے پاس ۱۷ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنے
پانچسال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک
لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا۔ اب کی دفعہ ایک شرط
یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگون کو جو بیس روپیہ سے
زیادہ مالیت کی کتابین خریدیں ۱۰ فیصدی کٹوتی دیگا اور ریلوے
کا کرایہ نہین لیگا اس سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ تمام صوبہ مین کتابین
معینہ قیمت پر مل سکین گی۔

بوسنیا و ہرزیگونیا۔ آسٹریا نے منظور کر لیا ہے کہ ان
صوبون کی مسلمان رعایا امور دین مین شیخ الاسلام ٹرکی کی
اطاعت کر سکیگی۔

فلپائینز کے ایک حاکم ضلع نے دولت امریکہ کو موزوپینڈ
کی ایک تقریب کی بابت سرکاری رپورٹ بھیجی ہے جہان ایک
لڑکے کو تہ تیغ کر کے سپرد اجل کیا گیا اور پھر اس کے ٹکڑے
ٹکڑے کر کے پجاریون مین تقسیم کئے ان بوٹیون کو انہون
نے اس دن کی یادگار کے طور پر رکھ لیا اور جسم کے باقی
حصے کو زمین مین دفن کر دیا۔

مجرمانہ تقریرون کے لئے دس سال کی سزا ملی۔

ہفتہ گذشتہ مین دہلی مین ژالہ باری ہوئی اس سے شہر کے
پورے تین سو میونسپل لیمپ شکستہ ہوے۔

فیروزپور کے متصل ایک چلتی ہوئی مال گاڑی سے ۱۰ بندوقین
چرائی گئین۔ بارہ ملزم گرفتار کئے گئے۔

سرحدی صوبہ مین دس لاکھ ۳ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے
لیکن بارش کی بہت سخت ضرورت ہے۔

دارالریاست جیند سے پانی پت (کرنال) تک ریلوے بنانے کا
حکم ہو گیا۔ پیمائش کرنے لگے۔

پاپچاموڑ (الہ آباد) سے اناؤ تک ریلوے پر ۱۳۵ لاکھ صرف ہوگا
کل ۱۵۴ میل ہو گی۔

پنجاب مین توسیع آبپاشی کی سہ نہری کنال زیر تعمیر ہے۔ اسپر
۸۰ تا ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرین گے۔

ہند مین ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی خیراتی کامون پر ہین صوبجات متحدہ
مین ۳۴ ہزار بنگالہ مین ۷۷ ہزار۔

شرقی بنگال ریلوے پر جو تعزیری پولیس حفاظت سڑک کے لئے
قائم کی گئی اس کا ماہوار خرچ سات ہزار ہے۔ اس پولیس کے
سپاہیون پر راتون کو پتھر پڑتے ہین دو سپاہی زخمی ہو گئے۔
لیکن پتہ نہین لگا سکے۔

سردار یار محمد خان بہادر سی آئی ای سابق وزیر جاوره فوت ہو گئے
ٹرسٹی علیگڈھ کالج تھے۔

اکیاب مین سخت آگ لگی نوسے گھر جل گئے تین لاکھ کا نقصان
ہوا۔ ایک ہزار بے خانمان۔

ناگپور کی نمائش قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیون نے دیکھی۔ پون لاکھ
روپیہ سے بھی زیادہ بچت ہوگی۔

مسٹر تلک کی اپیل کی درخواست پریوی کونسل نے خارج کر دی تمام امیدین ختم
برٹش ہوس لارڈ مین ہندی کونسلون کا مسودہ قانون پاس ہوا لیکن
ایک باز دکٹ گیا ہے۔

صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسلون کی اصلاح خارج کی گئی صرف بمبئی
مدراس مین یہ کونسلین رہینگی۔

تبریز مین خانہ جنگی تیز ہے۔ انقلاب پسندون نے غلبہ پایا شاہی
فوج کو بھگا دیا۔ قحط و ناچاقی عام۔

جمعرات گذشتہ کو مسٹر ٹافٹ نے پریسیڈنٹ امریکا کا چارج سنبھالا۔
واشنگٹن مین دربار ہوا تہا۔ مسٹر ٹافٹ نے اپنے ماسبق مسٹر
روزویلٹ کی پیروی منظور کی لیکن بحری طاقت بڑھائین گے
اسی روز صوبہ واشنگٹن مین اس زور کی برفانی بارش ہوئی کہ

معذرت پچھلے ہفتے ابر محیط آسمان رہا اور حضرت امیر المومنین کی طبیعت بہی ناساز تہی اس لئے درس قرآن شریف نہ ہو سکا - میں نے ضمیمہ تفسیر بعض دن کی نظر ثانی کے (جیسا کہ وہ ہر ہفتے مہربانی فرما کر پروف دیکھ لیا کرتے ہیں) شائع کرنا مناسب نہ سمجھا - پھر سیتھر ٹوٹ گیا اور پریس بھی قابل مرمت ہو گیا جو تین چار روز کے بعد کام دینے کے قابل ہوا اس لئے ۴ - مارچ کا اخبار نہ نکل سکا - اب ۱۱ مارچ کو دو اکٹھے نمبر شائع کئے جاتے ہیں - امید کہ معزز ناظرین اس تعویق کو جو تقدیر الٰہی سے واقع ہوئی معاف فرمائیں گے والعذر عند کرام الناس مقبول

کرشن اوتار ہمارے مکرم معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور نے حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار ہونے کے ثبوت میں یہ ایک نہایت ہی لطیف اور مدلل رسالہ لکھا ہے - جسے آپنے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے - اب ان کے پاس دو ہزار جلد کے قریب باقی رہ گیا ہے - معزز ناظرین میں سے جن کو ضرورت ہو وہ محصول ڈاک بھجوا کر چند جلدیں منگوا لیں اور اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں - دفتر بدر میں درخواست نہ بھیجدیں - بلکہ خواجہ صاحب کو عزیز منزل لاہور لکھا کے پتہ پر اطلاع دیں اور اگر اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کچھ رقم بھیجدیں تو وہ بھی عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جیبی گھڑی جس جیبی گھڑی کا اشتہار کچھ ہفتوں سے ہمارے اخبار میں چھپ رہا ہے ہمارے پاس بھی یہ گھڑی پہنچی ہے - دیکھنے میں یہ گھڑی خوبصورت اور مضبوط پائدار معلوم ہوتی ہے اب تک تو ہمارے پاس اچھا ٹائم دیتی ہے -

---

ضرورت ہے آج سے کوئی بیس سال پہلے سرکاری مدارس میں جو انگلش پرائمر رائج تہی اسکی ہمارے ایک دوست کو ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو وہ مجھے روانہ کردے بڑی مہربانی ہوگی - ایڈیٹر

میرے پیارے برادران احمدی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرا لڑکا محمد ثناء اللہ پر سال امتحان انٹرنس میں فیل ہو گیا تہا - بفضلہ اس سال آجکل پھر شامل امتحان ہوا ہے للہ دعا فرماویں کہ اس سال اعلےٰ نمبروں میں کامیاب ہو - اس کی کامیابی پر میں دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک اس نیت

میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المومنین حکم دیں گے - والسلام - خاکسار غلام محمد پہلوری از شاہ پور کنڈی (گورداسپور)

رعایتی قیمت پر اطلاع برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے پاس فائل الحکم ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور بدر کے فائل ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور رسالہ انگریزی میگزین ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ہیں - اگر کوئی صاحب خرید نا چاہیں تو خرید فرما سکتے ہیں

المشتہر - محمد عالم از قادیان

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بہی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں ... پڑھیں تو ہم سے رسالہ (ادعیۃ القرآن مترجم اردو) بقیمت ۲؍ مع محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲؍ کا وی پی ہو نہیں سکتا اس لئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲؍ کے ٹکٹ بھیجدیں - نوٹ - ہم جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جائیں گی -

المشتہر - ابن عبد اللہ السید محبوب شاہ مقام و ڈاکخانہ مانسہرہ ہزارہ

ہماری قوم توجہ فرمائے اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو دار الکتب احمدیہ کا ملک کی ایک نظیر لائبریری بن جانا کچھ دشوار نہیں - دار الکتب احمدیہ کے لئے ایک جدید مکان بن کر تیار ہو گیا ہے اس وقت تک جس قدر کتابیں ہر علم وفن کی لائبریری کے اس جدید مکان کی الماریوں میں موجود ہیں انکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے یہ تعداد تو بہت ہی ناکافی ہے لیکن حضور امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین نے چونکہ اپنا عظیم الشان کتب خانہ بھی دار الکتب احمدیہ کو عطا فرما دیا ہے اس لئے اس موجودہ مکان سے ملحق ایک اور بڑا کمرہ بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن سلسلہ کی عظمت اور ہماری قوم کی علم پروری جو شہرت حاصل کر چکی ہے اس کے مناسب حال قومی کتب خانہ اس وقت بن سکتا ہے کہ اس دار الکتب کی خدمت کو ایک قومی کام سمجھ کر قوم کی متفقہ کوشش اس جانب مبذول ہو دار الکتب کو یکمشت معقول سرمایہ اور استمراری مثلاً ماہوار مقررہ اعانتوں کی سخت ضرورت ہے - امید ہے کہ ہماری باغیرت اور باہمت قوم اس طرف ضرور توجہ فرمائیگی - علاوہ ازیں دار الکتب کی سب سے بہتر مدد یہ بہی ہے کہ جس بھائی کے پاس کسی علم وفن اور کسی زبان کی ... مطبوعہ خواہ قلمی کتابیں ایسی ہوں جو وہ دار الکتب کو دے سکیں تو ضرور روانہ فرما کر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں یہ کتابیں کی مدد روپیوں کی امداد سے ہرگز کم نہ سمجھی جاویگی

بعض شریف خاندانوں میں پرانے زمانہ کی نایاب قلمی کتابیں موجود ہوتی ہیں اور ان سے بہت ہی کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے ایسی کتابیں یہاں آکر نہایت حفاظت واحتیاط سے رہیں گی اور اکثر ان لوگوں کی نظر سے گذریں گی جو ایسی کتابوں کے پیاسے ہیں کتابیں عطا کرنے والے حضرات کے نام مع فہرست کتب عطا کردہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہی ہوتے رہینگے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو خدا کرے میری باتوں میں اثر ہو اور قوم کی توجہ کے لئے اسی قدر گذارش کافی ہو - آمین -

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دار الکتب احمدیہ قادیان

ہر ایک کاروباری انسان - صاحب جائداد - رئیس - جج - مجسٹریٹ - رجسٹرار - مصنف - مورخ - اڈیٹر - شاعر - وکیل - مختار - اکونٹنٹ - محاسب - منشیوں - مہاجن - ساہوکار - عرضی نویس - ایجنٹ - بیوپاری - ٹھیکیدار - پٹواری - نمبردار وغیرہ کی عمر بھر ہر روز کا ساتھی کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس ۱۲۵ برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربہ سے بہی معلوم ہوگا کہ حساب - کتاب - بہی - کہاتہ - وثیقے - پرانے دستاویز - دعوے - جواب دعوے - مورخانہ مضمون - تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کیمتعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم کرنے کی کس قدر ضرورت ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں -

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور صرف سے گذشتہ ایک سو پچیس برس کی یہ سلسل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ۱۱۹۷ ہجری سے ۱۳۲۵ ہجری ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۱۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں - اس عجیب وغریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام - قانون پیشہ اصحاب - رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کیلئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر - دفتر - کتبخانے - دکان - کچہری - کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بہی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اسکی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳) ہے محصول بذمہ خریدار

(المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر ٹولکھا - لاہور)

www.aaiil.org

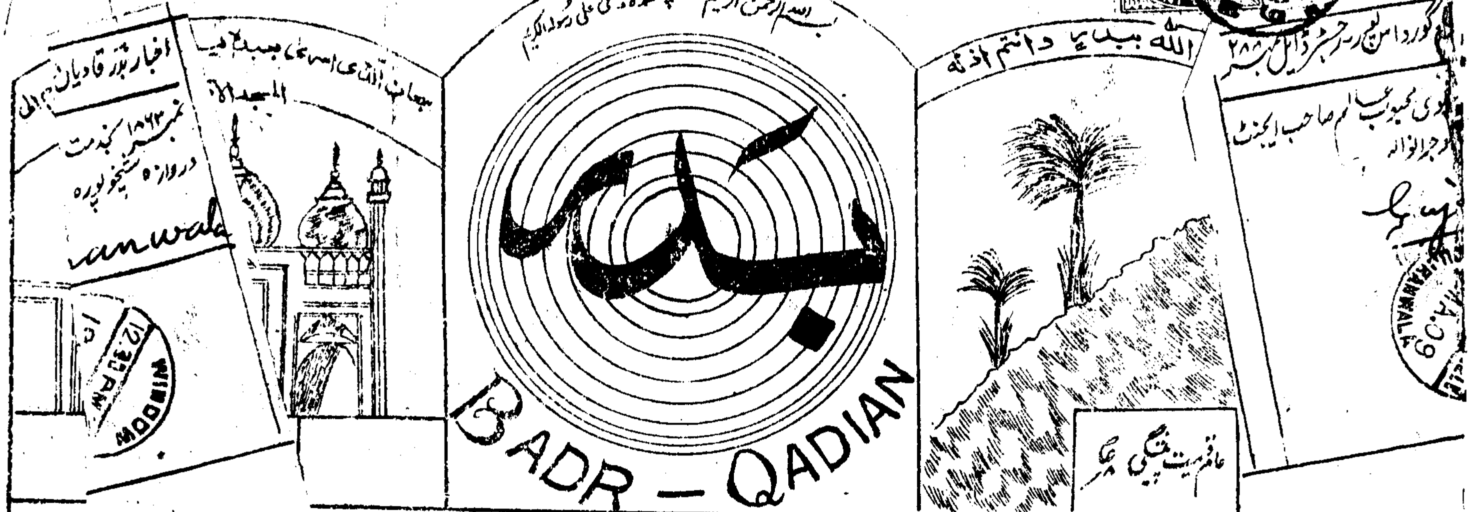

چہ گویم تا تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض از دارالاماں

جلد (۸) | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۵ بیساکھ سمت ۱۹۶۶ بکرمی | نمبر (۲۱)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

"پیام صادق"

مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ضلع گورداسپور کے دورہ کے بقیہ حالات بھیجتے ہیں جس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص صدق اور اخلاص کے ساتھ لعدفی سبیل اللہ نکلتا ہے کامیاب ہوتا ہے

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۲

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۹ و ۲۰۔ ۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء)

تلونڈی جھنگلاں گذشتہ رپورٹ میں میں سیکھواں کے حالات لکھ چکا ہوں اس کے بعد دوسری شب میں تلونڈی میں ٹھہرا۔ جہاں کہ احباب نے کوشش کرکے بدر کیواسطے چار نئے خریدار بنائے۔ رات کو مردوں اور عورتوں نے مسجد میں وعظ سنا۔ جہاں عورتوں کے واسطے پردے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ تلونڈی کی جماعت احمدیہ بہت دینی شوق رکھتی ہے میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت سے پیش آئے۔ منشی امام الدین صاحب جو ایک قریب کے گاؤں میں پٹواری ہیں اور بڑے مستعد اور نیک آدمی ہیں اس جماعت کے سکرٹری ہیں منشی سکندر علی صاحب کے وہاں مدرس ہو کر جانے سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ لیکن دراصل مولوی رحیم بخش صاحب کی محنت اور کوشش اور تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ کی احمدی جماعت دینی کاموں میں بہت جوش رکھتی ہے اس جماعت کے قلبی جوش کے سبب یہاں پر صدر انجمن نے اپنے مدرسہ کی ایک شاخ قائم کی ہے۔ جس نے بہت تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کی ہے کہ اب اس میں قریباً ساٹھ طلباء ہیں۔ میں نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا لڑکوں کو تمام مضامین میں ہوشیار پایا۔ جس سے منشی سکندر علی صاحب کی محنت اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے۔ امید ہے کہ صدر انجمن جلد ان کو ایک نائب دیگی کیونکہ لڑکوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ مدرسہ کے واسطے گاؤں کے باہر ایک نہایت موزوں جگہ پر ایک فراخ کمرہ بنایا گیا ہے اور اس میں ایک کنواں بھی اسی جگہ کی جماعت اپنے ہی خرچ سے بنوانے لگی ہے۔ جس کیواسطے خشت پختہ میری موجودگی میں آگئی تھیں۔ اس جماعت کے پاس ایک بڑی عمدہ فراخ اور خوبصورت بنی ہوئی پختہ عمارت کی مسجد ہے جس میں نماز باجماعت کی خوب رونق رہتی ہے اس مسجد کے بنانے کے اخراجات میں چودہری محمد امین صاحب نے سنا گیا ہے کہ بہت حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ایسا ہی چودہری رحیم بخش صاحب اس جماعت میں ایک مستعد آدمی ہیں۔ اس جگہ کے بھائی حسین بخش صاحب بھی قابل ذکر ہیں۔ جو ایک نابینا ہو کر آنکھوں والوں سے بڑھ کر ہوشیار اور مستعد آدمی ہیں۔ جلتی ریزیں یہاں رہا۔ حافظ صاحب برابر میرے ساتھ رہے۔ مدرسہ کے معائنہ کے وقت بھی ساتھ رہے۔ دنراستان کو اپنی جماعت کی ترقی اور انکی بہبودی کا شوق و امنگیر رہتا ہے اکثر جمعہ میں قادیان پہونچ جاتے ہیں۔ میرا وعظ سننے کے واسطے میرے ہمراہ مقام ہرسیان پر بھی پہونچ گئے تھے۔ اور وعظ سنکر رات کے گیارہ بجے واپس اپنے گاؤں میں چلے گئے تھے۔ غرض ہر طرح سے یہاں کی جماعت کی ہوشیاری اور مستعدی قابل تعریف ہے اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا کرے اور نیکی کے کاموں میں زیادہ ترقی بخشے۔

ہرسیان تلونڈی میں ہی ہرسیان کے دوست میاں محمد فضل صاحب پہونچکر اقرار لے چکے تھے کہ میں ایک شب ہرسیان میں ٹھہروں۔ چنانچہ ۲۸ فروری کی شام کو میں وہاں پہونچا رات کو وعظ ہوا۔ اس جگہ بھی انجمن بنائی گئی۔ جس کے سکرٹری میاں فضل محمد صاحب اور پریزیڈنٹ منشی نور محمد صاحب مقرر ہوئے یہاں کی جماعت تھوڑی ہے۔ مگر گاؤں چونکہ سکھوں کا ہے اس لحاظ سے کافی ہے۔ امید ہے کہ منشی نور محمد صاحب و منشی فضل محمد صاحب کی کوشش سے جماعت بہت ترقی کریگی انشاء اللہ۔ اس جگہ جب رات کو وعظ ہوا تو بہت سے سکھ بھی وعظ میں جمع ہوئے۔ جن کو باوا نانک صاحب کے حالات سنا کر دین اسلام کی طرف متوجہ کیا گیا۔ وعظ کے خاتمہ پر وہ بہت شکر گذاری کے ساتھ گئے۔ اس جگہ سے ایک فہرست درخواست نو مریدان کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں بھیجوائی گئی۔

(محمد حسین احمدی)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع کیا گیا۔

www.aaiil.org

ہرسیان سے عاجز بٹالہ کے راستہ علیوال گیا
ہان کے واسطے برادر عزیز بابو محمد شفیع صاحب
شب کے واسطے ضرور جاؤن یہان کوئی
ن ایک آدمی کو سمجھانے کا فائدہ ہوا
ں داخل ہوا۔

بگہ

علی وال سے ۲ مارچ ۱۹۰۹ء کی صبح کو عاجز دہرم کوٹ بگہ مین پہونچا جہان ایک
ں تعداد احمدی برادران کی ہے اور ایک بڑی عمدہ
د بھی ان کے قبضہ مین ہے اس مقام کے احمدیون
ا لیڈر مولوی فتح الدین صاحب کو سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ بہت ہی ہوشیار اور پرجوش احمدی ہین۔ باوجود کثرت اشغال کے ہروقت تبلیغ مین مصروف رہتے ہین اور بہت مدلل گفتگو کرتے ہین۔ انہین کی کوشش سے خدا تعالی نے اس قدر آدمیون کو اس جگہ حق کی طرف رجوع دیا ہے کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ جب کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس جگہ ایک دفعہ مولوی فتح الدین صاحب کی درخواست پر تشریف فرما ہوئے تھے اس جگہ جماعت احمدیہ کی انجمن بنی ہوئی ہے اس کا رجسٹر باقاعدہ ہے اور تحریر کا کام شیخ جلال الدین صاحب کرتے ہین۔ شیخ جلال الدین صاحب کے والد جو ایک بزرگ آدمی ہین اس سلسلہ کے واسطے بہت جوش رکھتے ہین۔ ان کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب مین فرمایا تھا کہ لنگر کے واسطے فکر کرنا چاہئیے تب سے وہ لنگر خانہ کے چندہ کے جمع کرنے کی طرف بہت توجہ کرتے ہین اس جگہ ایک پبلک لیکچر ہوا۔ ہندو۔ آریہ۔ مسلمان مرد و زن سب جمع ہوئے بازار کے متصل ایک میدان مین اسلام کی خوبیون پر وعظ کیا گیا سب نے نہایت غور سے سنا اس جگہ کے قریب دو اور گاؤن ہین جہان احمدی جماعت ہے۔ ایک رنجوان جہان میان بدرالدین صاحب ایک عاشقانہ مزاج احمدی ہین دوم چودہری میران بخش صاحب بڑے دیندار آدمی ہین۔

کلام المسیح

اس جگہ کے دوست میان بدرالدین صاحب نے ذکر کیا کہ جب ہم پہلی دفعہ حضرت کی خدمت مین پیش ہوئے اور بیعت کی تو آپ نے ہم کو نصیحت فرمائی کہ " یہ طاعون کے دن ہین جو عذاب الٰہی ہے خدا تعالی سے ڈرتے رہو دیکھو جو بکری دودھ نہین دیتی اور خالی چارہ کھاتی ہے وہ ضرور ہے کہ کسی وقت قصاب کے حوالہ کی جاوے جو بیل خالی کھڑا رہے اور کچھ کام نہ کرے وہ بھی قصاب کے حوالہ کیا جاتا ہے انسان کی زندگی کا پتہ نہین کہ کب ختم ہو جاوے۔ ہروقت خدا کا خوف دل مین رکھو۔ کسی کا بتہ (حدزمین) نہ توڑو۔ کوئی تمہارا توڑے تو خاموش ہو رہو۔ صرف خدا کے بن جاؤ تم ولی اللہ ہو جاؤ گے۔ دوم خان فتح جہان کے دوست نیر محمد خان صاحب نے بڑے اصرار سے دعوت کی اور اپنے گاؤن مین وعظ کرایا۔ دہرم کوٹ کے شیخ اللہ رکھا صاحب اس گاؤن مین میرے ساتھ گئے اور میرے قیام دہرم کوٹ مین بہت خدمت کرتے رہے اس جگہ کے دوست شیخ محمد بخش صاحب جو ایک نوجوان جوشیلے احمدی ہین ان کے دو خواب مین اس جگہ درج کرتا ہون۔ اوّل۔ انہون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ وہ مکہ مین ہین ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہے، اہل عرب کہتے ہین کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب بیعت کرو۔ مین ان کے ساتھ جھگڑتا ہون کہ یہ مرزا صاحب مسیح موعود ہین ہم قادیان مین ان کی بیعت کر چکے ہین اسی طرح مباحثہ رہا آخر مین نے وال مین کو کا خیر ایک ہی بات ہے تب بات ختم ہوئی۔ دوم۔ دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب حقہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ لغو ہے۔ مگر ہمارا ہی پیچھا نہین چھوڑتا۔ فقط۔ میرے خیال مین حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ہمارا ہی پیچھا نہین چھوڑتا۔ یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ جماعت کے بعض آدمی تاحال حقہ پیتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی حقہ سے بہت نفرت رکھتے ہین۔ احباب احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اس کے ترک کرنے کی .... کوشش کرتے رہین۔

اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کرین اور اردگرد کے احمدیون کو بھی ساتھ ملا کر مولوی فتح الدین صاحب کے واسطے کچھ گذارے کی صورت مقرر کر کے ان کو خدمات دینی کیواسطے بالکل فارغ کر دین اور ایک مدرسہ دینی بنا دیوین تو مجھے امید ہے کہ اس علاقہ مین بہت تبلیغ ہو جاوے اور اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کر لین۔

ڈیرہ بابا نانک

دہرم کوٹ سے مین ڈیرہ بابا نانک کو گیا جہان پہلے صرف ایک احمدی میان نظام الدین صاحب خیاط تھے مگر میری دو روزہ رہائش سے اللہ تعالے نے اس جگہ تین چار آدمیون کی ایک جماعت بنا دی۔ جنھون نے بیعت کی درخواست بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ارسال کر دی ہے ان مین سے حکیم جلال الدین صاحب بہت ہی پرجوش احمدی ہین اللہ تعالے انہین نیک اعمال کی توفیق عطا فرماوے۔ مین میان نظام الدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا جنھون نے بہت اخلاص سے خدمت کی اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے۔ اس جگہ چولا صاحب کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا کیونکہ وہ میلے کا دن تھا اور چولا کھولا گیا تھا۔ عموماً چولا کھول کر نہین دکھایا جاتا بلکہ صرف اوپر کے رومال اتارے جاتے ہین اندر کی تہ اسی طرح رہتی ہے۔ مگر میرے ساتھ اللہ تعالی کے فضل کا معاملہ ہوا کہ ایک سبب خاص سے جب وقت مین گیا انہون نے بغیر میرے کہنے کے ایک تہ کھول دی اور مین نے قرآن شریف کی آیات اس پر پڑہین۔

دہرم کوٹ رندھاوا

ہنوز مین ڈیرہ مین ہی تھا کہ دہرم کوٹ سے دو دوست ملاقات کے واسطے آئے اور مجھے وہان لے گئے اس جگہ پہنچتے ہی حسن اتفاق سے حضرت میر عابد علی شاہ صاحب کا نیاز حاصل ہوا۔ ادھر سے مین شہر مین داخل ہوا ادہر سے اسی وقت وہ داخل ہوئے گویا ان کو خدا نے میرے ہی واسطے بھیجدیا تھا۔ دہرم کوٹ مین چند ایک غریب مگر پرجوش احمدی ہین۔ ایک میان احمد بخش صاحب کشمیری۔ ایک میر محمد حسین شاہ صاحب ہین اسی جگہ کے رہنے والے اور یہی جماعت کے آدمی ہین مگر وہ سب باہر اپنی ملازمتون پر گئے ہوئے ہین۔ شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد بھی اس جگہ کے رہنے والے ہین ان کا مکان دیکھا اور ان کے لڑکے عزیز احمد کو بلوا کر پیار کیا کیونکہ یہ لڑکا ایک دفعہ بیمار ہو گیا تھا تو شیخ صاحب کے اطلاع دینے پر اس کیواسطے بہت دعائین کی اور کرائی گئی تھین اس واسطے اس سے محبت تھی۔ دہرم کوٹ سے واپسی پر حضرت میر صاحب موصوف میرے ساتھ آئے راستہ مین رتر چھتر کے مقام پر حضرت امام علی شاہ صاحب اور ان کے مرشد حضرت حسین شاہ صاحب کی قبرون پر فاتحہ پڑہا اور ان کے بزرگون کیواسطے دعائے مغفرت کی کیونکہ ایک حصہ مخلوق الٰہی کے تزکیہ نفوس کا وہ باعث ہوئے تھے اور ان کے گدی نشین صاحب سے ملاقات ہوئی جس کا ذکر مختصر انشاء اللہ اگلے نمبر مین کیا جاویگا۔ دہرم کوٹ مین احباب کی امداد سے بدر کیواسطے چند نئے خریدار لکھے گئے دہرم کوٹ اور ڈیرے کے سفر مین منشی غلام محمد صاحب پھلوری سے بھی ملاقات ہوئی جو کہ اس علاقہ مین اپنی ملازمت کے کاروبار کے سبب دورہ کر رہے تھے اور ان کے ہمراہ ان کا عزیز شاہ مرید بھی تھا۔ منشی صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی بیعت کے بعد ایک بے نظیر تبدیلی کی ہے اللہ تعالی انکو استقامت دے ان کا لڑکا عزیز شاہ۔ اللہ اس امتحان انٹرنس مین شامل ہوا ہے اس واسطے درخواست ہے کہ احباب عزیز کی کامیابی کیواسطے دعائے خیر فرماوین۔

دعا

اور اس کے ساتھ ہی مین پھر حضرت خلیفۃ المسیح۔ احباب قادیان ممبران مجلس ضعفاء اور دیگر جماعت احمدیہ کی خدمت مین درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنے اس مسافر بھائی کو اپنی دعاؤن مین یاد رکہین۔ والسلام

www.aaiil.org

ہفتہ بھر کی خبرین

۱۔ اس ہفتہ انجمن احمدیہ* کا کام از سر نو سرگرمی سے جاری ہوا۔ عہدہ داران نئے منتخب کئے گئے امید ہے اب باقاعدہ استقلال کے ساتھ کام چلتا رہیگا۔

۲۔ امام الانامؑ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ اب ۱۴۔ مارچ ۱۹۰۹ء کو وہ اپنے سسرال مین تشریف لے گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ بنت النبی کو تمام برکات وانعامات کا وارث بنائے جو اس کے مقدس باپ اور اس کے ورثہ بھائیون (انبیاء و اولیاء) پر جناب الٰہی سے نازل ہوتے رہے۔

۳۔ اس ہفتہ سنگھ سبھا کا ایک جلسہ ہوا ایک عورت کا لیکچر بھی ہوا۔ چونکہ عورتون کے لیکچر اس ملک مین نہین ہوتے اس لئے اس کی تقریر ایک عجوبہ سمجھی جاتی ہے ورنہ تقریر کا غیر مسلسل و غیر مربوط و غیر مدلل ہونا اور پھر ایک طرف صرف واہ گورو کی پوجا کی تاکید دوسری طرف گرنتھ کو سجدہ کرنا اور سکھون کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا اور منع نہ کرنا پھر تناسخ کے لغو عقیدے کا ایقان لیکچر کو پایہ اعتبار و اختیار سے بالکل ساقط کر دیتا ہے سب کو اچھا کہنا۔ میرے خیال مین کوئی مستحسن امر نہین ہو سکتا سکھ مذہب اپنے اصول مین اسلام کے بہت قریب تھا مگر افسوس اب اس مین بال بڑھانے اور ہاتھ مین لوہے کا کنگن ڈالنے کے سوائے کسی اور امر کی پروا نہین کی جاتی۔

ایران کی ہلچل۔ مملکت ایران مین اصلاح پسندون کا زور جس سرعت سے بڑھ رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل حق بجانب ہوگا۔ کہ طہران کا حشر بھی عنقریب وہی ہونے والا ہے جو فرانس کی انقلابی بغاوت مین دنیا کے حسین شہر پیرس کا ہوا تھا۔ اصفہان نصف جہان پر بختیاری قبائل کا سردار آقا صمصام السلطنت قابض و متصرف ہے اور اس نے صوبہ کی اصلاحی و قومی مجلس قائم کر لی ہر تمام اہل شہر مسلح کر دئیے گئے ہین اور جدید قواعد جنگ کی مشق بسرگرمی جاری ہے۔ شہر اصفہان کو خوب مضبوطی کے ساتھ قلعہ بند کیا جارہا ہے۔ پچاس ہزار جانباز بختیاری صمصام السلطنت کے ساتھ ہین۔

تبریز کی قلعہ بندی بھی اعلےٰ جنگی پیمانہ پر ہو رہی ہے، یورپین جنگی انجینیرون کی امداد سے مورچے اور دمدمے بنائے گئے ہین برقی تارون کا جال ہر طرف بڑی ہوشیاری سے بچھا ہوا ہے چند روز مین تبریز ناممکن الفتح مقام ہو جائیگا اور اس انتظام سے فارغ ہو کر دلیر قومی سپہ سالار ستار خان تبریز سے طہران کی طرف حملہ آوری کے لئے روانہ ہوگا۔ ستار خان کی غیر حاضری مین باقر خان تبریز کا محافظ رہیگا یہ سپہ سالار بھی ستار خان سے کم صاحب عزم و دلیر نہین ہے۔

صوبجات متحدہ کے دارالصدر مین اینگلو بنگالی سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو نیپال چندر رائے نے ۱۶ اکتوبر گذشتہ کو بلوا گھاٹ مین اپنے ہمقومون کے ساتھ تقسیم بنگال کا دن منایا اور سر جان سیویٹ بہادر نے اس کی خبر پاکر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو سکول مذکور کے ڈس افیلیٹ کرنے کی ہدایت فرمائی اسپر منتظمین سکول نے اپنا شدید نقصان محسوس کر کے ہیڈ ماسٹر سے استعفا لے لیا اور لاٹ صاحب کو اسکی اطلاع دیدی۔

جناب نواب صاحب مدر ٹ جناب نواب صاحب لوہارو کی دختر کے ساتھ بیاہے گئے مبارک ہے۔

پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کے ٹھیکہ کتب رسی کے خلاف حضور لفٹنٹ گورنر سے فریاد کی گئی ہے۔

ترقی طاعون کے خوف سے ملتان کی ایک ثلث آبادی بھاگ گئی ہے۔ شہر خالی ہوا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۰۰ ۱۴ مرے۔ بمبئی مین ۹۹۷۔ متحدہ صوبجات ۶۸۴ پنجاب مین ۸۱۱۔

گوری پور کے زمیندار بابو برجیندر کشور رائے نے کلکتہ کی قومی تعلیم کی کونسل کو دس لاکھ روپیہ دیا۔

کولاچیہ کی بمبئی کی اگلز ینڈرل مین منگلوار شام کو آگ لگی۔ قریب بیس ہزار کے نقصان ہوا۔

چکاگو کی روغن کمپنی کو ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر جرمانہ ہوا تھا اپیل مین معاف کیا گیا۔

برٹش گورنمنٹ اور سیام کے درمیان جو نیا معاہدہ طے کیا گیا ہے اس پر پایہ تخت بنکاک مین طرفین کے دستخط ہو گئے سیامی صوبجات کیلنتان۔ ترنگانو۔ کیدہ برٹش قلمرو مین شامل کئے گئے اس کے بعد ملک سیام مین برٹش کا دخل ہوگا۔ ہان اگر وہان کسی برٹش رعایا پر کوئی مقدمہ یا جھگڑا ہوگا اس کے فیصلہ مین یورپین مشیرون سے بھی اصلاح لی جاویگی۔

بابو درگا چرن سینال معزز وکیل کو جسے ہائیکورٹ کلکتہ نے دارجیلنگ میل ٹرین مین یورپین مسافرون پر حملہ آور ہونے کے جرم مین چار سال کی سزا دی تھی۔ چھ ماہ ڈاکٹری معاینہ مین رکھے جانے کے بعد گورمنٹ نے براہ ترحم خسروانہ اسے رہا فرما دیا۔

ایک تبتی تاجر مال خریدنے کو کلکتہ پہونچا اس نے ۹ ہزار روپیہ لکھنے کی رپورٹ کی۔

بجٹ ہند مین عظیم خسارہ ہے ریلوے کے سالانہ اخراجات مین پورے چار کروڑ گھٹائے گئے۔

جمعرات کو بوقت دوپہر دربھنگہ بازار گنڈہ مین ۵۰۰ کوٹھے راکھ ہوگئے اور ایک آدمی بھی ہلاک ہوا۔

ضلع بنون مین ماہ فروری کے آخری ہفتہ مین ایک گروہ خوست اور خٹک قوم کے لٹیرون کا ڈاکہ زنی کی نیت سے آیا تھا کوہاٹ سرحدی پولیس کے ۱۲ جوانون کا ایک دستہ ان کی خبر لینے کے لئے روانہ کیا گیا۔ سرحدی پٹھانون کی تعداد ۸۰ کے قریب تھی سرحدی پولیس نے ایک مکان مین جا گھیرا اور ان پر فیر کئے ۱۱ پٹھان مارے گئے ایک پکڑا گیا سرحدی پولیس کا ایک سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ سرحدی ملٹری پولیس کی بہادری قابل داد ہے۔

جرمن کی سب سے زیادہ دولت مند لیڈی فرو ون بوہلن ہے اس کی جائداد ۳۲ کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کی ہے اور آمدنی ۴ لاکھ روپیہ ماہوار۔ وہ کارخانہ کروپ کی مالک ہے جہان تمام ملکون کے لئے توپین ڈھالی جاتی ہین۔ ماہ اکتوبر گذشتہ مین اس کی شادی ہوئی ہے تو اس نے اپنی شادی کا جوڑا خود اپنے ہاتھ سے سیا تھا اور اکثر اپنا کھانا خود ہی تیار کرتی ہے۔ ۵۴ ہزار کاریگر اس کے کارخانہ مین ملازم ہین اپنی شادی پر ۵۰ ہزار پونڈ ان کاریگرون کے لئے وقف کیا۔ جو کام کرنے کے لائق نہین ہر ڈاک مین بہت سی چٹھیان ان لوگون کی ان کے پاس آتی ہین جو امداد کے خواستگار ہوتے ہین وہ ہر اک جائز درخواست کو قبول کرتی ہے۔

مسٹر روزویلٹ ۴۔ مارچ کو امریکہ کی پریزیڈنسی سے کنارہ کش ہوئے اور مسٹر ٹیفٹ جو کثرت رائے سے منتخب ہو چکے ہین واشنگٹن مین پریزیڈنٹ بنائے گئے۔

سندہ مین تیس لاکھ آدمیون کی روزی کا بندوبست دریائے سندہ کی آبپاشی کے ذریعہ سے کیا گیا ہے تمام ہندوستان مین حکومت برطانیہ پینتالیس ہزار میل نہرون کا انتظام کرتی ہے جن سے ساڑھے چھ کروڑ بیگھہ زمین کی آبپاشی ہوتی ہے دنیا کی کوئی سلطنت اپنی رعایا کی رفاہ کے متعلق اس سے بہتر کارگذاری نہین دکھا سکتی۔

شکریہ! سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر اپنی دریا دلی کا یہ نمونہ دکھایا کہ اپنی قومی لائبریری دار الکتب احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتابین مرحمت فرمائین خدا انکو اس عطیہ کی جزائے خیر دے اور خدا کرے ہم مین ہزارون لاکھون احمد نور پیدا ہو جاوین: [illegible]

دفتر بدر۔ قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں ۔ قیمت بے جلد ۱۲ مجلد ۱۲ ۔

در ثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ ۔ مجلد ۶ بے جلد ۴

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶

سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی ۔ سورہ یٰسین سے ۔ قیمت ۱

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۱

البرہان الصحیح ۔ پنجابی نظم میں ۔ قیمت ۱

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۴

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۳

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات المسیح میں ۔ قیمت ۲

مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ۱

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف کہا جاتا ہے ۔ قیمت ۱۲

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲

جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ ۔ قیمت ۸

شری ہند کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعودؑ شری ہند کلنک اوتار ہیں اس کا ثبوت ۔ قیمت ۸

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت

سیر پرند ۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر ۱۲ بجائے ۱۴

اوامر و نواہی قرآن کریم جس میں چہل احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبد الحیٔ کی تصنیف ۔ پسند یدہ حضرت امیر المومنین ۔ قیمت پہلے ۱۲ صرف ۹

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے ۔ قیمت ۸

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل با حوالہ مجموعہ قیمت ۱

معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں ۔ قیمت ۱

نظم مستورات و کامن الا وادخان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں ۔ قیمت ۸

الاستخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲

ست سلاجیت گنگتی ۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مفرد دوائی ۔ قیمت ایک تولہ ۱۲ دو تولہ ۱ ۔ چار روپیہ کی پانچ تولہ

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے ہی پسند کیا ہے ۔ قیمت چار روپیہ ۔ گارنٹی ۴ سال ۔ علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سرٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا ۔ بہت جلد منگوائیے۔

(بدر) یہ گھڑی ہم نے دیکھی ہے ۔ اچھی معلوم ہوتی ہے

المشتہر ۔ امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی چپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآن کی دعائیں جو مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ **ادعیۃ القرآن** مترجم اردو قیمت ۲ مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ مہر کا وی پی نہیں ہو سکتا ہے اس لئے ۵ سے کم درخواست نہ ہونی چاہیئے اور ۲ کے ٹکٹ بھیجدیں ۔ نوٹ ۔ چار جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جاویں گی ۔

المشتہر ۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو ۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔

المشتہر ۔ مولوی محمد یمین احمدی ۔ داتہ ۔ مانسہرہ ۔ ضلع ہزارہ

نوٹ ۔ یہ ممیرا دفتر سے بھی مل سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں ۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ۔ اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب میں عام فائدہ کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ وہ اس کے لئے تجویز کریں گے ۔ بھیجدیا جایا کریگا ۔

قیمت سرمہ قسم اول ۱۲ فی تولہ ۔ قسم دوم ۱۰ ۔ قسم سوم ۸ ۔

قیمت ممیرا قسم اول ۱۲ فی تولہ ۔ جس کو لوگ اٹھارہ اٹھارہ روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ قسم دوم ۶ فی تولہ ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری ۔ ریشمی ۔ پشاوری سوتی ۔ زرد سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی ۔ و سفید چیک ٹسری وغیرہ ۱ سے لیکر ۸ قیمت تک موجود ہیں اور نیز کلاہ و ٹوپی ہر قسم موجود ہے ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بقایا داران ۔ کیونکہ ہمیں عرض ہے کہ جن صاحبوں کے ذمہ تمام سال حال کی قیمت یا اس کا کچھ حصہ باقی ہے وہ روانہ فرماویں اور ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے [illegible]

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

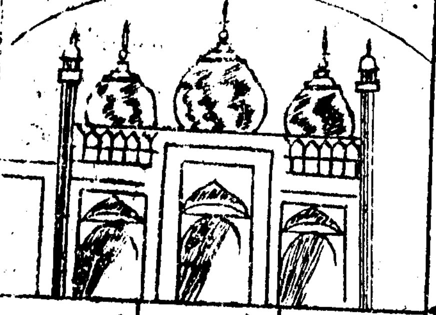

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | جسٹرڈ نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ | مورخہ ۹ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۱۰ چیت ۱۹۶۵ | نمبر ۲۴

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۴

(سلسلہ کیواسطے دیکھو بدر مورخہ ۲۵ مارچ جلد ۸ نمبر ۲۲)

فیض اللہ چک دہرم کوٹ بگہ سے براہ بٹالہ ریل میں فیض اللہ چک پہونچا جہاں آنیکے واسطے ڈاکٹر فیض قادر صاحب و حافظ نور محمد صاحب پہلے سے اصرار کر چکے ہوئے تھے اسجگہ دو دفعہ وعظ ہوا ایک اسی دن بعد نماز مغرب دوسرا جمعہ کے دن ۔ میرا ارادہ یہاں صرف ایک رات ٹھہر کر صبح سویرے امرتسر جانے کا تہا ۔ مگر احباب نے اصرار کیا کہ جمعہ اسی جگہ پڑہا یا جاوے اسجگہ ایک بہت بڑی فراخ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہے جسکو دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے اور بانی مسجد کیواسطے بے اختیار دل دعا کرتا ہے بانی کا یہ کام صدق نیت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اس سلسلہ حقہ کے استعمال کیواسطے خدا تعالےٰ نے ان ایام میں خاص کر دی ہے یہاں مدت ہوتی پہلے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب و برادرم مفتی فضل الرحمان کی تحریک سے ایک انجمن احمدیہ قائم ہوئی تہی مگر صرف وقتی چندہ ہوکر پھر کوئی کارروائی نہ ہوتی تہی اس واسطے باقاعدہ انجمن بنائی گئی رجسٹر کھولے گئے ۔ شیخ عظیم اللہ صاحب سکرٹری ہوا اور ان کی امداد کے لئے منشی فضل دین صاحب نائب سکرٹری مقرر ہوئے اور حکیم جمال الدین صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوے جب پہلے انجمن مقرر ہوئی تہی تو منشی شاہ دین صاحب پٹواری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے منشی صاحب موصوف ایک نیک دل عابد آدمی ہیں مگر چونکہ بسبب کثرت اشتغال ملازمت وغیرہ کم فرصت ہیں اس واسطے اب یہ خدمت حکیم صاحب کے سپرد ہوئی اس جگہ ایک مدرسہ شاخ مدرسہ قادیان ہے اس کا معائنہ کیا گیا پانچ جماعتیں مدرس صاحب پڑہاتے ہیں تقریباً سب مضامین میں لڑکے اچھے ہیں ۔ ڈرل اور جمناسٹک میں بالخصوص بہت ہوشیار ہیں ۔ مدرسہ کو مکان ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے دے رکہا ہوا ہے اس جگہ کے دوستوں کی امداد سے بدر کیواسطے تین نئے خریدار بنے جنمیں سے ایک بیرونی صاحب تھے ۔ ۱۲ مارچ کی شام کو میں فیض اللہ چک سے امرتسر گیا ۔ راستہ میں بازید چک میں چودہری احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ جو بٹالہ کے اسٹیشن تک ساتھ آئے ۔ اس پر ضلع گورداسپور کا دورہ گویا ختم ہوا اور

ضلع امرتسر ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب میں داخل امرتسر ہوا ۔ یہاں میری ڈاک قریباً دو ہفتہ سے برادر میاں نبی بخش صاحب رفوگر کے مکان پر جمع ہو رہی تہی اس کے پڑہنے اور جواب لکہنے میں ایک دن صرف ہوا اس کے بعد میں گرد و نواح کے دورہ کے واسطے نکلا اور سب سے اول محلانوالہ میں پہنچا جہاں جماعت کے معزز دوست چودہری اللہداد خان صاحب نمبردار ہیں جن کی ہمت سے یہاں ایک بڑی عمدہ فراخ نئی مسجد صرف جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی ہے جسمیں ایک کنواں بہی ہے یہاں دو دفعہ وعظ ہوا ۔ اسی جگہ لالہ چھٹر مل صاحب کی بہی ملاقات ہوئی جن کے مضامین دربارہ تائید سلسلہ حقہ احمدیہ کئی بار اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں اور ناظرین ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں یہاں کی انجمن کا کام چودہری اللہداد خان صاحب ہی کرتے ہیں رجسٹر باقاعدہ بنا ہوا ہے مگر چندہ کی تجویز سالانہ ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اکثر بہت غریب ہیں لالہ چھٹر مل صاحب بہی دینی خدمات بذریعہ مالی امداد کے بہتر ہیں ۔

جنڈیال محلانوالہ سے میں جنڈیال کو چلا چودہری اللہداد خان صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ میں ایک جگہ بگہ کلاں ہے وہاں چند گھنٹہ قیام کیا کیونکہ اس جگہ ایک گھر احمدیوں کا ہے ایک کا نام رحمت اللہ ہے جو شانہ گر ہے ایک ان کے چچا ہیں ۔ اس جگہ مجہے

اسماء نویسی احمدیان خیال آیا کہ جہاں جہاں میں جاتا ہوں ۔ اگر وہاں کے احمدی جماعت کی اسماء نویسی مع عمر ۔ قومیت اور آمدنی و چندہ لکھ لی جائے تو یہ کام میں بہ آسانی کر سکتا ہوں اور اگرچہ یہ فہرست مکمل نہ ہوگی کیونکہ میرا جانا ہر ایک گاؤں میں نہیں ہے تاہم بہت کچھ فائدہ اس فہرست سے انشاء اللہ پہنچ سکیگا اس واسطے فوراً فہرست کے واسطے ایک کاپی بنائی گئی جسمیں سب سے اول اللہداد خان صاحب کا نام لکہا جو فال نیکو ہوا کیونکہ اللہ کے نام سے فہرست شروع ہوئی ۔ محلانوالہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد بگہ کلاں کی فہرست بنائی گئی اور اسی طرح باقی مقامات کی فہرست بہی جہاں تک ہو سکیگی بنتی چلی جاویگی ۔

سرکاری حکام کی شہادت جنڈیال کے ذیلدار محمد حسین [illegible] یہاں کے قدیم رفقاء میں سے [illegible]

بندپریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا ۔

(دکتب محمد حسین لمعی)

www.aaiil.org

اور اس علاقہ کے رؤسا میں سے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہیں وہ ہمیشہ حکام ضلع ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو نہائت صفائی اور راستی کیساتھ سلسلہ حقہ کے حالات سے آگاہی دیتے رہتے ہیں جس کے سبب حکام ان کی دیانتداری اور راستبازی کے قائل ہیں ان کی ذیلداری کی تقرری کیوقت جو کچھ صاحب ضلع میکلے گن صاحب نے ان کیمتعلق ۱۹۰۴ء میں لکھا تھا اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں تاکہ بعض نادان جو ظن کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے شائد کوئی انگریزی افسر ناراض ہوتا ہو ان کو معلوم ہو جائے کہ ایسا خیال باطل ہے بلکہ جن لوگوں نے صفائی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اصلی سے اپنے حاکموں کو باخبر کر دیا ہے انکی پہلے سے بھی زیادہ قدر و منزلت ہوئی۔ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ خان صاحب محمد خان اعلیٰ عزت والا آدمی ہے اس کے پاس پولیس اور تعلیمی محکمہ کی کثیر التعداد تائیدی سندیں ہیں اور لوکل بورڈ کا ممبر ہے مسٹر کننگھم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا خوب مستقل مزاج آدمی ہے اور کرنیل لینگ صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک مشہور و معروف لائق پرانا نمبردار ہے اور ایک بڑا بھلا مانس آدمی ہے ہمیشہ حسن انتظام کی طرفداری کرتا ہے اور حکام وقت نے ہر طرح سے اس سے امداد حاصل کی ہو۔ مسٹر کننگھم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شخص تحصیل میں قریباً سب سے زیادہ عمدہ آدمی ہے لائق۔ نہائت معزز۔ صاف گو اور مفید آدمی ہے۔ میں اسے دو سال سے جانتا ہوں اور جو کچھ اس کے متعلق اوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ متفق ہوں۔ الغرض خان صاحب اپنی دیانتداری کے سبب اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں ان کی دیانت امانت زبان زد خلائق ہو رہی ہے بعض مقدمات میں وہ کمیشن مقرر ہوتے ہیں کئی ایک مقدمات کے قصے وہاں کے لوگوں میں مشہور ہیں کہ کئی کئی سو روپیہ فریقین نے خان صاحب کو دیا مگر انہوں نے ایک پیسہ تک نہیں لیا اور ہمیشہ مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا۔

تشحیذ الاذہان

محمد خان صاحب ذیلدار نے سنایا کہ میں نے حضرت کی وفات سننے کے بعد ۔۔۔ خواب میں آپ کو دیکھا کہ نہائت خوش الحانی سے فرماتے ہیں۔ ہر جلسہ ہے آج نظم تشحیذ الاذہان کا۔ اس فقرہ کی تعبیر تو ظاہر ہے۔ کہ تشحیذ الاذہان کے معنے ہیں۔ ذہنوں کا تیز کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت جس کے اذہان آپ کی روحانی تربیت کے ماتحت تیز ہو رہے تھے۔ اس کو پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت ایک ہی سلک میں منظم کیا گیا اور اس کے واسطے ایک جلسہ منعقد ہوا میں نے خان صاحب موصوف کو تاکید کی کہ اس القاء ربانی کی عزت کے واسطے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان بھی خرید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں یہ لفظ آیا ہے چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا ہے۔

حضرت علیؓ بھی ہوتے تو مسیح موعودؑ کی عزت کرتے

خان صاحب نے ایک ذکر سنایا کہ اس طرف چند شیعہ تھے وہ ہمیشہ گالیوں کے خطوط حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو لکھا کرتے تھے آپ کسی خط کا جواب نہ دیتے صبر سے خاموش ہو رہتے جب ان کے بہت سے خطوط پہونچے تو انہوں نے ایک خط ان کو لکھا جس میں انکو نصیحت کی کہ اس قدر دشنام دہی سے کیا فائدہ تم اس قدر بے ادبی سے پیش آتے ہو حالانکہ اس وقت حضرت علیؓ ہوتے تو وہ بھی عزت کرتے اس پر وہ لوگ بہت برافروختہ ہوئے پھر کسی موقعہ پر حضرت مرحوم کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے شکائت کی کہ آپ نے حضرت علی کی بے ادبی کی جو ایسے الفاظ ان کی نسبت لکھے حضرت نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ دین کی خاطر جہاد میں کوئی ادنیٰ حصہ لیتے تھے ان کی بہت بڑی عزت کی جاتی تھی تو ہم جب رات دن دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہو رہے ہیں ہماری عزت کیوں نہ کی جاتی۔ جبتر وال میں تین دفعہ وعظ کیا گیا و نو مریدین کا خط بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال ہوا۔

مدّہ

جبتر وال سے عاجز مدّہ کو روانہ ہوا۔ محمد خان صاحب کوئی تین میل تک ساتھ آئے مدّہ مقام ہے جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام یعنے تفسیر القرآن سے ہوا تھا۔ اس مقام کے دوست میاں محمد یعقوب کے پاس ٹھہرے جو مخدومی میاں محمد یوسف صاحب اپیلنویس مردان کے بھائی ہیں میاں صاحب موصوف نے اپنے مکان پر رات کو وعظ کرایا۔

ملاؤں کا سٹرائک

ناظرین نے ہر ایک پیشہ ور کا سٹرائک سنا ہوگا۔ دھوبی۔ بہشتی۔ مزدور وغیرہ تو سٹرائک کیا ہی کرتے ہیں مگر اس گاؤں میں ایک عجیب بات سننے میں آئی ہے یہاں کے ملاؤں نے ملکر سٹرائک کیا تھا کہ کوئی مسجد میں اذان نہ کہے۔ نماز نہ پڑھائے گویا یہ کام پیسوں ہی کی خاطر تھا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا۔ اس زمانہ کے ملاؤں کی حالت کا اس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ملاں لوگ اپنے پیشہ میں دھوبی بہشتی سے بھی گئے گذرے نکلے کیونکہ سنا گیا ہے کہ سات آٹھ روز سے زیادہ سٹرائک چل نہ سکا۔ آپس کی نا اتفاقی کے سبب جلد ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔

ماموروں کے حق میں بدگوئی کا نتیجہ

اس جگہ ایک عبرت انگیز واقعہ سننے میں آیا ایک ملاں نے مشہور کر رکھا کہ مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے اور منہ سیاہ ہے اور کسی سے ملتے نہیں منہ پر ہر وقت کپڑا رکھتے ہیں جب اس نے یہ امر لوگوں میں مشہور کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں غیرت ربی اپنے بندے کیواسطے جوش میں آئی اور اس بدبخت بدگو ملاں کی ایسی شامت آئی کہ اس کے سارے بدن پر پھوڑے نکلے اور اس کا منہ سیاہ ہو گیا وہ گھر کے اندر چھپ کر بیٹھ گیا جب کوئی ملنے آتا تو منہ پر کپڑا کر لیتا اس نے بہتیرا چاہا کہ کسی ڈاکٹر کا علاج کرائے مگر کوئی ڈاکٹر بھی میسر نہ آیا اور اسی حالت میں کئی روز عذاب پاتا ہوا مر گیا خدا کی شان عجیب ہے اور اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے خدا کے پیاروں کے حق میں بے باکی سے منہ کھولنا گویا اپنی موت مرنے کی طیاری کرنا ہوتا ہے خدا اپنے دوستوں کے ساتھ ہے جو اس کے فرستادہ سے دشمنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

متفرق نوٹ

۱۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام مع تینوں صاحبزادوں کے کچھ دن کے لئے بغرض تبدیل آب و ہوا دہلی تشریف لیگئی تھیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت واپس لائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب پہلے لاہور الاخوان کے جلسہ میں شامل ہوئے اب بارہ وفات پر انشاء اللہ لاہور لیکچر دینگے

۲۔ مولانا امیر المومنین اور ان کے اہل بیت بخیریت ہیں فاضل امروہی اپنے وطن امروہہ میں ہیں۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب بہت سی ذمہ واریوں کے کاموں کو بوجہ حسن ادا فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

۳۔ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ضلع امرتسر کے دورہ سے فارغ ہو کر اب کپورتھلہ جاتے ہیں آپ باوجود ضعف و نحافت کے دورہ پھر رہے ہیں۔

[illegible] الامام ایدہ بنصرہ العزیز۔ (۴) مضمون مسئلہ وراثت مطبوعہ ۵ مارچ کی نسبت جناب ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ ہمیں آپ کے ریمارک سے اتفاق نہیں خاتون عصمت کی رائے درست ہے، (۵) جو صاحب بدر اخبار نہیں لے سکتے وہ اپنی غریبی کی سند کے ساتھ ۶ مئی تک درخواست بھجوا دیں

[illegible]

مکتوبات امیر المومنین

ایک طالب حق کے نام

جہاں تک میں نے غور کیا ہے جناب کامل حق کا طالب ہے۔ اور حق کی پاس رکھتا ہے مگر عادات و رسومات۔ مدت کے خیالات فانی اغراض اور نادانوں کی مجالست اور تند و تیز طبیعت والے انسانوں کی تصنیف ایک شریف الطبع انسان کو مشکلات میں ڈالدیتی ہے ورنہ حق کا پانا سہل ہے میرے نزدیک حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کی سوانح عمری قرآن کریم ہی ہے قرآن آپکے دل اور کلام اور افعال کا نقشہ ہے۔ مجھے یہ کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کا ایک لمبا کلام جو رنج و راحت اور عسر و یسر سفر و حضر صلح و جنگ میں ہوگا اس شخص کے دلی حالات کو کیونکر مخفی رہنے دیتا ہے ہم نے سماج کی دعوت لاہور میں قبول کی اور ستیارتھ پرکاش پر مرزا نے ایک چشمہ معرفت کتاب لکھی ہے جو ہر ہل خدمت ہے۔ نیز میرے دل کا نقشہ آپ کو نور الدین و تصدیق براہین احمدیہ سے ملے گا۔ آپ ان تینوں کتابوں کو ایک نظر دیکھ لیں۔ پھر انشاء اللہ ایک آسان راہ پر کرتی اور نتائج پر نظر آنے گی اور اگر تھوڑا وقت ملاقات کے لئے نکال لیں تو غالباً مفید ہوگا۔ والسلام

آپکا شائق نور الدین - ۸- جنوری ۱۹۰۹ء

۲- آپ استغفار۔ لاحول۔ درود شریف۔ الحمد کی کثرت رکھو مگر سب کچھ بلحاظ معنی ہو۔

اور میں بھی دعا کرونگا۔

(۲) کشائش روزی کے لئے سورہ نوح میں استغفروا ربکم کا ترجمہ غور سے پڑھو کیا نتیجہ وہاں درج ہے وہ سچ ہے۔

(۳) یہ جواب میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے دل کا نقشہ ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا پابند سنت جماعت کے عقائد کا پابند ہو۔

ا۔ کسی صحابی کو شیعہ کی طرح برا نہ کہے کسی اہل بیت کی خوارج کی طرح بدگوئی نہ کرے۔

ب۔ جو شخص مسیح و مہدی کو نہیں مانتا وہ مسلمان مسیح و مہدی کا منکر ہے۔ آخرت میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اول اسکو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اور کون جانے۔ ہم اس کیساتھ وہی معاملہ کرینگے جو پہلے مسیح موسوی کے منکروں سے اور ابو بکر و عمر جیسے منکروں کے ساتھ ہمارے معاملات میں پہلے مسیح و مہدی کے منکروں کے پیچھے ہم ہیں تو نماز نہیں پڑھتا اور نہ کوئی احمدی ایسے کی اقتدا کرتا ہے

ج۔ اس جماعت کے اغراض عملاً مسلمان بننا۔ قرآن کریم اور سنت ثابتہ کا اقتدار کرنا۔

د۔ بعض ضروری رسائل آپ کو مرسل ہیں۔ (۱) وظائف کا ذکر نمبر امین کردیا ہے اس سے زیادہ سبحان اللہ و بحمد اللہ سبحان اللہ العظیم اور قرآن مجید ہے۔

میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات کے ایک بجے آشفتہ مزاج اکمل کی آنکھ کھل گئی دل میں ایک غیر معمولی جوش تھا اور دماغ میں خیالات کا تموج اس وقت یہ نظم لکھی گئی جسمیں انسان کی اس حالت کا ذکر ہے جب وہ ناکامیوں اور سو مہرلوں کے متواتر تجربوں سے اس دنیا کی ہر ایک دل* لبھانے والی اور چند روزہ فائدہ پہونچانے والی چیز کو فانی اور غیر مستقل سمجھ کر حسن و احسان کے اصل سرچشمہ محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عارضی رنگ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

دل لیا پہلے تو پھر دولتِ ایمان چھینی
دلربا۔ دین ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیدا ہونے کے یہ معنی ہیں فنا ہونگے
چپتا پیغام قضا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیٹ چیر گیا سیپوں کا یتیموں کے سبب
پرورش کا یہ صلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مہ و خور دیکھ کے کہتا ہوں الٰہی نور و نہیں
وہ مرا نور چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس کے پیچھے امر یہ خورشید نہاں ہو ہو کے
روشنی ڈال رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حلقۂ گیسوئے پیچاں میں پھنسا طائرِ دل
یہ بھی اک دامِ بلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

آن کی آن میں جو بامِ فلک پر پہونچے
آہ کا تیر رسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جسنے فردوس میں پائی ہے حیاتِ ابدی
کشتۂ تیغِ ادا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حُسن کے پردے میں تھا حسن دل افروز رُخ
یار میں یار چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہاں خموشی میں بتوں کی۔ تھی خدا کی آواز
قبلہ اک قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

خون یہ خوب ہوا آرزوؤں کا میری
دل بھی گنج شہدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

داغ پر داغ دئے لالہ رخوں نے اتنے
سینہ میں باغ کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بت تو مخلوق ہیں اور پیار کے قابل در اصل
خالق ارض و سما تھا مجھے معلوم نہ تھا

اک غم* اندکی حفاظت کے لئے اللہ سے
افعیٔ زلف ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

کچھ تعلق ہی مجاز اور حقیقت میں نہیں
وہ جدا تھا یہ جدا تھا مجھ معلوم نہ تھا

جن عزیزوں سے توقع تھی وفا کی ہر ایک
بانی جور و جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

سخت نادانی تھی میں نے جو کہا "یہ میرا"
جو مرا تھا وہ ترا تھا۔ مجھ معلوم نہ تھا

بعد مدت کے یہ سمجھا ہوں کہ آئین جہان
ہمہ تن زیر و زبر تھا مجھے معلوم نہ تھا

آکے جلوت میں نہیں پایا بجز رنج و الم
اُسی خلوت میں مزا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات دن مجمع احباب سے گھر رہتا
اسے اک حشر بپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مذہب عشق میں کچھ شغل دمینا بھی
حج اکبر کا منا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

گاہے گاہے نگہ لطف کرم کا پڑنا
ایک تمہید جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس نے موسیٰ کو کیا غش وہ نرا ہی اسے دوست
جلوۂ ہوش ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کشتیٔ عمر نہ گرداب بلا میں آتی
ناخدا میرا خدا تھا مجھ معلوم نہ تھا

پرتو خال سیاہ رُخِ محبوبِ ازل
زہرۂ پُر ز ضیا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

یونہی اکمل میں رہا شیفتۂ حُسن بتاں تو
میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

* دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی چیز

www.aaiil.org

ایڈیٹوریل

(اپریل فول) تعلیم یافتہ پارٹی میں اپرل فول ایک مشہور لفظ ہے۔ اپرل کی پہلی تاریخ کو تمام وہ جذبات جو ہمارے انگریزی خوان نوجوانوں کے سینے کے اندر مخفی ہوتے ہیں باہر نکل آتے ہیں اس تاریخ کو مہذب سے مہذب آدمی کسی کو اپنے جھوٹ سے غلط فہمی میں ڈالکر دھوکا دینا اپنی عقلمندی کے لئے اپنا ناز و سرمایہ اعزاز سمجھتا ہے۔ قسم قسم کے تمسخر کئے جاتے ہیں دوستوں سے کچھ ایسے مذاق ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی اور تاریخ میں کئے جاتے تو وہ شخص مہذب سوسائٹی سے خارج کر دیا جاتا۔ انگریزوں کی دیکھا دیکھی یہ رسم ہمارے نوجوانوں میں بھی رائج ہوگئی ہے۔ لیکن ہر چہ گیرد علتی علت شود کی باعث اس میں اتنی خرابیاں آگئی ہیں کہ تمام قسم کے گند اس میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک پاکباز انسان اپنے لئے کوئی وقت نجاست خوری کا بھی رکھے۔ جھوٹ ایک نجاست ہے جس سے پاک دل راستباز ایسی ہی نفرت کرتا ہے جیسی ہر قسم کی نجاست سے ایک سلیم الفطرت انسان۔ چونکہ حد سے بڑھے ہوئے تمسخر کا (جس میں کسی دوسرے کا نقصان بھی ہو جائے) انجام اچھا نہیں ہوتا اس لئے میرے نزدیک یہ شیوہ تہذیب سے بعید ہے۔ ایک مومن انسان سے بالکل بعید ہے کہ وہ ایسی باتوں میں شامل ہو۔ ہاں کسی جائز حد تک ایسے فن سے یہ فائدہ اٹھا لینا کہ بعض ایسے خیالات جو عام طور پر ظاہر نہیں کئے جا سکتے اس پیرایہ میں ظاہر کر لئے جاویں تو غالباً قابل معافی سمجھے جا سکیں مگر پھر بھی میں تو یہی کہوں گا۔ اثمہما اکبر من نفعہما۔ اس کی مثال ہمارے موجودہ اخبار نویسوں میں سے منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر زمیندار کرم آباد کی بابرکات میں موجود ہے۔ آپ نے ان دنوں جب زمیندار آپ کے سپرد تھا اسے ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کا قلم کرشن کی کمان کی طرح میدان تحریر میں چلتا تھا۔ جب موجودہ مشکلات آپ کی سد راہ نہ تھیں۔ جب کہ ان کا دماغ کسی کوفت میں آیا ہوا تھا۔ ایک دو مضمون یکم اپریل کو لکھے ہیں اور بڑے بڑے انشاء پردازوں کے دماغ کو چکرا دیا ہے ان کا مضمون مطابق واقعہ سمجھا جا کر کئی اخباروں میں مہینوں تک نقل ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ پہلے فقرے ہی سے سمجھنے والے سمجھ گئے ہیں کہ یہ اپرل فول ہے۔ دو مضمون مجھے یاد ہیں۔ ایک تو کابل میں ریل والا۔ اور دوسرا مریخ میں نئی آبادی۔ آپ نے اس رنگ میں اپنے ہمسایوں کی حالات زار اور بعض پولیٹیکل تعلقات کو واضح کیا ہے اور بعض ان جذبات کو جو ایک سلطنت دوسری سلطنت کے متعلق رکھتی ہے۔ ظاہر کر دیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ہم بعض دوسرے ہمعصروں کو دیکھتے ہیں کہ لغو اور واہیات اور بالکل جھوٹی خبریں درج کر دیتے ہیں جن کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا اور انہیں پڑھ کر دل کو بہت رنج پہنچتا ہے۔ اور ہر دوسرے حضرات ہیں کہ عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں۔ ایک دوست کی نسبت میں نے سنا کہ بہت سی بھڑیں یا شہد کی مکھیاں ایک ڈبہ میں بند کر کے بھیجدیں۔ جب مکتوب الیہ نے اسے کھولا تو بھڑوں نے اسے کاٹ کھایا۔ منہ سوج گیا اور بخار ہوگیا۔ اب کوئی بتائے کیا یہ شریفانہ مذاق ہے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری احمدی جماعت ایسی بیہودگیوں سے بالکل الگ رہنے والی ہے۔ میں نے اپرل فول کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا برطانیکا کو بہت محنت سے مطالعہ کیا پرانے رومی حساب میں اپرل فول سال کا دوسرا مہینہ تھا مگر جولین[1] تقویم میں اس کو چوتھا رکھا گیا اس لفظ کی اصل معلوم ہے اگرچہ ویرو (Varro) کے زمانہ تک ہمیں یہ دقت ملتی ہے کہ (Omnia aperit) (یہ ہر چیز کو شگفتہ کرتا ہے) اس کا نام ہے جس کا موجد یونانی لفظ سے اگر مقابلہ کیا جائے (جس کے معنے بھی شگفتگی اور بہار کے ہیں) تو ٹھیک مناسبت پائی جاتی ہے بعض اس کو افروڈائٹی (Aphrodite) کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ گرم (Grimm) کا خیال ہے کہ یہ ایپر (apero) یا aprus (ایپرس) ایک زمینی[2] خدا کے نام کی طرف منسوب ہے۔ رومیوں کے درمیان یہ مہینہ وینس کا سمجھا جاتا ہے اور اپرل کی پہلی تاریخ ایک تہوار کیا جاتا تھا جس کا نام فیسٹم وینرس اٹیفار جنی ورلس تھا اس کی چوتھی تاریخ اور اس کے پانچ دن بعد تک سیبلی (Cybele) زندگی دیوی کی یادگار میں کھیلیں ہوا کرتی تھیں جن کو لیوڈی میگلنز کہتے تھے پانچویں تاریخ کو جو کھیل ہوتی تھی اس کا نام فیسٹم فارچونی پبلکی یعنے قسمت کا جلسہ عام رکھا گیا تھا۔ دسویں تاریخ کو سرکس ہوتا تھا اور انیس تاریخ کو سیریز[3] دیوی کی یادگار میں شہسواروں کی لڑائیاں ہوتی تھیں اکیسویں کو جس دن روما کی بنیاد ڈالی گئی تھی نہ ان کی شراب چکھی جاتی تھی۔ اور اس کا نام وینیلیا اربانا رکھا تھا۔ پچیسویں کو روبی گیلیا کا تہوار ہوتا تھا۔ جس دن پودوں سے کرم دور ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اٹھائیسویں سے ایک مئی تک۔ شور و شر والے میلے ہوتے تھے جس میں اور کھیلوں کے ساتھ گل بازی بھی ہوتی تھی۔ یورپ کے بہت سے ملکوں میں (مثلاً انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی) اپرل کی پہلی تاریخ کو ایک ایسی رسم کے ساتھ تعلق دیا گیا ہے کہ جس کی اصل کے لئے کوئی کافی و شافی ثبوت نہیں اس دن ایک بے وقوف یا جاہل آدمی کو کسی بے فائدہ کام کے لئے بھیجا جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکاٹ لینڈ میں اس بدقسمت شخص کو جو اس کھیل کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ گوک (Gawk) کہتے ہیں جس کے اب معنے بے وقوف یا ایسے شخص کے لئے جاتے ہیں جس کو اپنی بیوی پر شبہ ہو اور اس شرارت کو گوک کا شکار کرنا (Hunting a gawk) کہتے ہیں فرانس میں اس تختہ مشق کو پوسون دی اپورل یعنی اپریل کی مچھلی کہتے ہیں ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس رسم کی بنیاد حضرت نوح سے شروع ہوئی۔ جنہوں نے ایک فاختہ کو ایسے کام کے لئے بھیجا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق اس بات سے ہے۔ جہاں ناٹکوں میں یسوع کو اناس[4] سے قیافہ اور پلاطوس سے ہیرودیس کی طرف بھیجا جاتا ہے یا ان کی طرف سے واپس لایا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اشارہ اس بڑی تبدیلی کی طرف ہے جو ۱۵۶۴ء میں فرانس میں واقع ہوئی جب کہ نوروز کو پہلی جنوری کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جس سے پہلی اپرل بالکل خالی ہوگئی اور جو جشن اس میں ہوا کرتے تھے وہ نہ رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس کو ہندوؤں کے تہوار ہولی سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسی طرز سے ۳۱۔ مارچ کے قریب قریب منائی جاتی ہے۔

ہمارے پہلے علم ادب میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ اور یورپ جرمنی نے یہ رسم فرانس سے لی ہے۔ سینٹ مارچ کا دن اس مہینے کی تیئیسویں کو ہوتا ہے۔ اور سینٹ مارک کی شام چوبیس کو آتی ہے چین میں جبکہ شہنشاہ اور شاہی نسل کے شہزادے زمین میں ہل چلاتے ہیں۔ یہ رسم ان کے سال کے تیسرے مہینے میں ادا کی

---

[1] ایک ہیئت دان بادشاہ [2] بہار کا دیوتا [3] اناج وغیرہ زمین کی دیوی

[4] سردار کاہن ۔ [5] یسوع کو ادھر ادھر مقدمہ کی کشمکش میں پھرایا جاتا تھا۔

www.aaiil.org

جاتی ہے جو اپریل کا مہینہ ہوتا ہے اور جاپان میں ایک لطیف تہوار منایا جاتا ہے۔ جو گڑیوں کا تہوار کہلاتا ہے وہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے۔ (Days of ...) ڈیز آف اپریل فرانس کی تاریخ میں ایک نام ہے جس کا اشارہ ان دنوں کیطرف ہے جو ل اوتس (...) اور پیرس اور دوسری جگہوں میں ۱۸۳۲ء میں لوئی فلپ کی سلطنت کے برخلاف ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو سختی سے برتاؤ کرنا پڑا اور اس کام کے لئے ان کو بڑے بڑے مقدمات چلانے پڑے جن کو ہم دسیڈ دی اپریل کہتے ہیں۔ یعنے اپریل مہینہ کے مقدمات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا

(از اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔

برادران اہل سے موجود ہے ہم نے ثابت کیا ہے اور اپنی ایک جواہرات سے زیادہ قیمتی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ بھی ایک روحانی جمعہ کا دن ہے میں اسی ندرت کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ جس وقت سے دنیا میں مسیح موعود کی بعثت سے پہلے ان کی بعثت کے لئے سامان شروع ہونے لگے تھے اسی وقت سے اس جمعہ کے دن کی ابتدا ہوگئی تھی۔ جمعہ کے دن کا پہلا حصہ غسل کرنے حجامت بنوانے کپڑے بدلنے اور اسی طرح دوسری تیاریوں میں صرف ہوا کرتا ہے۔ اس روحانی جمعہ کے ابتدائی حصہ میں بھی آریوں اور برہموؤں کا بت پرستی کی مخالفت کرنا۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور شیخ عبید اللہ صاحب نومسلم کی کوششیں۔ مذہبوں میں جنگ مغلوبہ کا شروع ہونا اور حدیث پینسلوں۔ کا نظارہ برپا ہوجانا اس جمعہ کی ابتدائی تیاریاں تھیں۔ پھر اس جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہوا اور بلند مینار پر اذان دی گئی یعنے براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ جس طرح اذان میں حی علی الصلوۃ پکارا جاتا ہے اسی طرح براہین میں یہ الہام شائع ہوا۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان برمنارہ بلند تر محکم افتاد۔" واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

پھر دوسری خطبہ کی اذان ہوئی یعنے حضرت مسیح موعود نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا اور بیعت لینی شروع کی۔ خطبہ کی اذان سے امام کے سلام پھیرنے تک کا وقت جمعہ کے دن کا ذاتی قیمتی اور خاص وقت ہوتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت ہے۔ چنانچہ وہ وقت بھی ختم ہوگیا اور ہمارے امام نے اپنی تعلیمات کو پورا کر کے یعنے نماز کو ختم کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور ہم کو خدا حافظ کہہ گئے۔ اب ذرا اس آیۃ کو پڑھو۔ یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ پھر نماز جمعہ کے بعد عصر کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ یعنے جب نماز پوری ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو لو اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو لوگوں تک پہنچاؤ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر و منصور ہو جاؤ گے یعنے نماز جمعہ کے بعد یہ کرو کہ جو قیمتی باتیں تم نے خطبہ اور نماز میں سنی ہیں اور پاک تعلیمات حاصل کی ہیں وہ دوسروں کو بھی تعلیم کرو اور خود اس پر عمل کرنا اور خدا تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہونا اور ان کاموں میں خوب لگے رہو یہی گویا خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا ہے ایسا کرنے سے تم دنیا میں بھی کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں بھی تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی برادران! اب فانتشروا فی الارض اور وابتغوا من فضل اللہ اور واذکروا اللہ کثیرا۔ ان تینوں حکموں پر عمل کرنے کے صحیح صحیح طریقے جاننے اور دین و دنیا کی عزت دین و دنیا کی کامیابی دین و دنیا کی راحت و آسائش غرض کہ پوری پوری فلاح حاصل کرنے کے قواعد جاننے کے لئے ہم کو چاہئیے کہ ہم اُن لوگوں کے حالات میں غور کریں اور اُنہیں کے نقش قدم پر قدم رکھیں جنہوں نے پہلے جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد ان احکام خداوندی پر نہایت صحیح طور پر عمل کر کے فلاح یعنے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کی۔ اچھا وہ کون لوگ تھے؟ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے کیا مزے کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو انہیں کی قائم مقامی کا معزز عہدہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ بڑے شرم کی بات ہوگی اگر ہم اپنے عہدہ کے فرائض کو بحسن و خوبی انجام نہ دے سکے اور خدانخواستہ نالائق قائم مقام ثابت ہوئے

ہاں! اس موقعہ پر ایک ذرا سی بات اور سن لو جس طرح بموجب آیۃ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے اسی طرح بموجب آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ صحابہ کرام بھی بنی اسرائیل کے مثیل تھے۔ لیکن جس طرح نبی کریم کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا مرتبہ بھی اصحاب موسیٰ سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو اُنہوں نے کہا کہ یموسیٰ ان فیھا قوما جبارین۔ وانا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا فان یخرجوا منھا فانا داخلون یعنے اے موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہیں اور جب تک وہ نہ نکلیں ہم تو کبھی اس ملک میں نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل کہیں چلے جائیں تو خیر ہم اسی ملک میں چلے جائیں گے۔ پھر بہت کچھ ہمت بندھانے پر بھی ان کی زبان سے یہی نکلا کہ یموسیٰ انا لن ندخلھا ابدا ما داموا فیھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یعنے اے موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس ملک میں کبھی نہیں جائیں گے۔ ہاں! تو اور تیرا رب تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اس بزدلی کو دیکھو۔ اور اصحاب نبی کریم کی حالت پر نظر ڈالو۔ مثلہ کئے گئے جلتے ہوئے گرم پتھروں اور گرم پتھروں کے نیچے لٹائے گئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا۔ باپ نے بیٹے کے قتل سے اور بیٹے نے باپ کے قتل سے دریغ نہیں کیا۔ کسی لڑائی میں چند صحابی گرفتار ہوکر قیصر روم کے سامنے گئے اور اس نے بہت بڑی دیگ آگ پر سُرخ انگارے کی مانند گرم کرا کر اس میں ایک صحابی کو ڈلوایا۔ دوسرے صحابیوں کے سامنے اس صحابی کی ہڈیاں تک بھی دیگ میں فوراً جل کر چُرمُر ہوگئیں۔ اب قیصر باقیوں سے کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ دو ورنہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے جنت میں جلد ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں دیکھو صحابہ کرام کی ایسی استقامت تھی تو یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سند حاصل کی۔ اور

www.aaiil.org

احکم الحاکمین رحمٰن رب العالمین سے خوشنودی مزاج کا یہ پروانہ حاصل کیا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماہم فی وجوھہم من اثر السجود۔ ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطاۂ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ واجراً عظیماً۔ اب تو اب بات یہ ہے کہ ہم کو اس جمعہ کی کام کرنیکی گھڑیوں میں اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً کی تعمیل میں بالکل صحابہ کرام کے قدم بقدم چلنا چاہیئے تاکہ جو فلاح انکو حاصل ہوئی بالکل وہی یا ویسی ہی فلاح ہم کو بھی حاصل ہو صحابہ کرامؓ نے جس کتاب کو اپنا دستور العمل بنایا تھا وہ ہمارے پاس بھی اُسی کامل حالت میں موجود ہے۔ بس اب ضرورت ہے اس پر عمل کرنے کی اگر ہم نے اس پر پورا پورا عمل کیا تو ہماری کامیابیاں ضرور صحابہ کرام کی کامیابیوں کی مانند ہونگی یعنی اس دستور العمل پر عمل کرنے کی دلیل ہی یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح کامیاب ہو جائیں اے میرے بھائیو! یہ وقت ہے صحابہ کرام کے کاموں اور کوششوں کے نمونے دکہانے کا۔ میرے بعض نوعمر بھائیوں نے اپنی درسی کتابوں میں شاہنامے کے انتخابات پڑہے ہیں اور میں اُن کا ایک استاد ہونے کی وجہ سے جانتا ہوں کہ وہ کیانیوں اور ساسانیوں کی شان وشوکت اور سلطنت ایران کی عظمت وجلال سے واقف ہیں ان کو یہ معلوم ہو کر تعجب ہوگا کہ صحابہ کرام کو کس طرح ان کے مقابلہ میں نصرت ہوئی۔ ایک وقت آیا کہ ان میں اسلام پھیل گیا۔ اور قوموں نے بلا کسی جبرو اکراہ کے دین حق کی طرف رجوع کیا۔ اور وہ مندر جہاں غیر خدا کی پرستش ہوتی تہی۔ وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے لئے مختص ہوگئے۔ .. ..

.. ..

.. ..

.. ..

صحابہ کرام نے فانتشروا فی الارض کی ظاہری الفاظ میں بھی دیکھو کیسی تعمیل کی کہ حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مدراس سے جانب جنوب ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود ہے۔ دوسرے صحابہ حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر بھی ساحل کارومنڈل پر محمود بندر میں موجود ہے۔ ایک اور صحابی حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار چین کے مشہور بندر کینٹن میں اب تک موجود ہے اس سے بھی بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ایک دستہ عربوں کا خراسان کی فتح کرنیوالی فوج میں سے چین کے ملک میں شاہ چین کی درخواست واستمداد پر بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا تھا اُس دستہ فوج نے کوہ ہندوکش سے کوہ نان لنگ کے جنوبی میدان تک کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر یعنے ملک ہند اور ملک چین کے درمیانی فاصل حد خط پر سفر کیا تھا اُسی دستہ فوج کا ایک بہادر عرب بدر الدین راستہ میں فوت ہوگیا تھا اس کی قبر آج تک کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر ضلع گڑھوال کے شمال میں موجود ہے اور ہمارے ملک کی عجائب پرست قوم یعنے ہندو لوگوں نے اس مزار کو بھی اپنا ایک خدا بنالیا ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر اس کا نام بدری ناتھ کا مندر رکھا ہے بڑے زور سے اسکی پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہزارہا جاتری وہاں جمع ہوتے ہیں اگر کسی کو میرے بیان میں شک ہو تو ضلع گڈھوال کے گزیٹیر کو ملاحظہ فرمالے وہ بھی میرے بیان کی تائید کرتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انہیں مسلمان عربوں کی مسلمان اولاد آجتک چین میں موجود ہے جسکی تعداد کئی کروڑ بیان کی جاتی ہے اور وہ چین کے بہترین اور معزز باشندے سمجھے جاتے ہیں۔ اے میرے نوجوان بھائیو! ہمارا مذہب میں تقدیر کا بےنظیر مسئلہ تمام بلند پروازیوں اور اولوالعزمیوں کا سرچشمہ ہے۔ خبردار اس کے معنے اچھی طرح سمجھے بدون کہیں آرام طلبی اور کاہلی کے مرض میں مبتلا نہ ہوجانا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم اُمّۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ یعنی او مسلمانو! تم میں سے ایک گروہ ایسا رہے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے ہر ایک ناپسندیدہ کام منع کرے اور وہی لوگ مفلح ہونیوالے یعنے ہر ایک مراد کو پہونچنے والے ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ آیت تفسیر ہے وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ کی۔ پس اے بہادرو! اٹھو اور ہمت کی کمریں چست باندھو۔ حکومت نے تم کو آزادیاں عطا کررکھی ہیں اس کی قدر کرو۔

بقایادار اپنا بقایا صاف کریں۔ کارخانہ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مینیجر بدر

یادگار } میں نے بدر میں اور ریویو میں آپکا وہ مضمون جسمیں آپنے چودہری رستم علی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا ہے

حسرت کی نگاہ سے پڑھا کیا اچھا ہو اگر چودہری صاحب مرحوم کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ۲۵ احباب دو دو روپیہ ماہوار کا مستقل چندہ دینا شروع کردیں تا مرحوم کے جانے پر جو پچاس روپیہ ماہوار کی مستقل رقم میں کمی آگئی ہے وہ پوری ہو جائے یہ عاجز بھی دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ اس یادگار میں دیتا رہیگا۔
غلام محمد بہلوی شاہ پور کنڈی گورداسپور

www.aaiil.org

انتخاب الجرائد

۱۹۰۹-۱۰ء میں آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ۵۰ ہزار ۹۰۰ پونڈ اور خرچ کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳۱ لاکھ ۶۰ ہزار ۵۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ہائیکورٹ کے اجلاس سشن میں ملزم نے دہوکہ کے جرم کا اقبال کیا اور مسٹر جسٹس چٹی صاحب نے بابو مذکور کی نوعمری کے لحاظ سے تین سال قید سخت کی سزا کافی سمجھی یہ چوری اور چالاکی جواہرات کے پارسل کے اڑانے میں کی گئی جسکی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔

آجکل قحط ریلیف پر ۱۸ ہزار ۵۰۰ آدمی ہیں جن میں سے ۱۲ ہزار کو خیراتی کہانا ملتا ہے۔

کلکتہ میں کیکر سنگہ اور کلو پہلوان کی کشتی ہوئی جسمیں کیکر سنگہ فتحیاب ہوا اگرچہ کلو نے ناخنوں سے اس کا موہنہ زخمی کر دیا تہا۔

بوشہر سے خبر آئی ہے کہ نیشنلسٹوں نے بندر عباس کے جنگی خانوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کا انتظام حکومت اپنے ہاتہہ میں لیا ہے۔

ترکوں نے یمن میں باغی قبیلہ زرانیق کے خلاف جو مہم بہیجی ہے اس کا قبیلہ مذکور سے کئی جگہ مقابلہ ہوا جس میں ترک فتحیاب ہوئے ترکوں نے ضلع حسینیہ پر قبضہ حاصل کیا اور ایک لاکہہ ۹۰ ہزار ڈالر جو زرانیق کی ملکیت تھے۔ ان کے ہاتہہ آئے۔ ۳۰۴ زرانیق ان لڑائیوں میں مجروح ہوئے۔ ترکوں کی میکشم توپوں اور جلد فیر کرنے والی توپوں نے بڑا ستم ڈہایا ترکوں کے نقصان کا حال معلوم نہیں ہوا۔ ابہی تک سخت جنگ ہو رہی ہے۔ فیض۔ صنعا۔ عمران اور حدیدہ کی طرف سے ترکوں کو کمک روانہ کی گئی ہے نیز جدہ سے ۳ بٹالین عنقریب پہونچنے والی ہیں۔ حدیدہ اور الفاقی کے مابین زرانیق نے سلسلہ تار برقی کا کاٹ ڈالا ہے۔ زجیدی اور حدیدہ کے درمیان بہی سلسلہ آمد و رفت منقطع ہے۔

رکن الدولہ حاکم مشہد نے گورنمنٹ ایران کو تار دیا کہ یہاں تمام علماء سادات طلاب مدارس مزدور اور تاجر لوگ گوہر شاہ کی مسجد میں جمع ہوئے اور سب نے علماء نجف کے احکام پر عمل پیرا ہو کر موجودہ حکومت کی بیخکنی اور مشروطیت کی مدد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مشیر السلطنت صدر اعظم نے اس تار کے جواب میں طہران سے تار دیا کہ میں حسب امر مبارک ہمایونی ۔۔ ۔۔ ۔۔ آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوراً حرم اور مسجد کا فوجی طاقت سے محاصرہ کر کے توپیں لگا دو اور باغیوں کو منتشر کر دو۔ جس کے بعد رکن الدولہ نے اطلاع دی کہ حسب الامر مبارک کل میں نے حرم اور مسجد کا محاصرہ کر کے گولہ باری کی حرم کا سنہری گنبد اور مسجد اور چند عمارات پاش پاش ہوگئیں سب لوگ بھاگ گئے۔ مگر علماء سادات۔ طلاب اور اہل حرم مسجد اور حرم میں موجود ہیں اس واقعہ سے اہل شہر کا جوش بدرجہ غائت بڑہ گیا ہے اور تعجب نہیں کہ چند دنوں میں ایک بہت بڑی باغی طاقت سے ہم کو مقابلہ کرنا پڑے۔ جس کے لئے مشہد کی موجودہ فوج کافی نہ ہوگی۔

صبح کو ہم پورٹ سعید میں پہونچے۔ یہ جگہ واقعی خوفناک ہے، جب ہم کہانا کہا کر جہاز سے شہر کی سیر کو گئے تو راستہ میں درجن سے زیادہ ایسے اشخاص ہمیں ملے جنہوں نے ہم سے کہا نہیں نہیں بڑے اصرار سے پیچھے پڑ گئے کہ ہم ننگی عورتوں کا ناچ دیکھیں۔

کاغذی لباس۔ پیرس میں کریبا نامی ایک شخص نے جاڑوں کے استعمال کے لئے کاغذ کا ایک ویسٹکوٹ ایجاد کیا ہے جس کا وزن چھٹانک بھر سے بہی کم ہے اور جس کو تہ کر کے لفافہ میں بند کر سکتے ہیں اس کے پہن لینے سے سردی نہیں لگتی۔

لندن کے ایک مشہور اور ماہر ڈاکٹر نے مبلغ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے تاکہ لندن میں ایک ہسپتال صرف خلل دماغ کی امراض کے باقاعدہ معالجہ کے لئے قائم کیا جائے۔ اس عطیہ کی بڑی قدر کی گئی ہے۔

مدراس میں ایک ساہوکار کے ہاں عجیب چوری ہوئی چالیس ہزار روپیہ کا زیور امانتاً محفوظ تہا وہ ایک بہاری آہنی صندوق میں رکہا تہا جس کو بند کر کے پانچ قفل لگاتے ہیں اور ہر ایک قفل کی چابی پانچ معززین کے پاس رہتی ہے اگر پانچوں جمع ہو کر چاہیں تو وہ صندوق کہل سکتا ہے اس روز جمعہ گذشتہ کو جب صاحب امانت نے اپنا زیور چاہا اور پانچوں چابیوں سے صندوق کہولا تو زیور ندارد تہا۔ صندوق بالکل خالی تہا۔ ساہوکار کے پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ابہی کچہہ پتہ نہیں لگا سکی پانچوں آدمی معزز معتبر شریف ہیں۔ دو ہفتہ قبل یہ صندوق کہولا گیا تہا اور زیور موجود تہا ضرور کچہہ چالاکی کہیلی گئی ہے اور پولیس کی دانشمندی کے امتحان کا عمدہ موقعہ ہے۔

کہتے ہیں صوفی انبا پرشاد کو پنشن ملے گی اس کی وجہ وہ خود لکہتا ہے کہ حاکم وقت جس شخص کو خطرناک سمجہیں اسے گرفتار کر کے نظر بند یا قید کر دیتے ہیں۔ اور اس کے خرچ کے کفیل ہو جاتے ہیں۔

جلال آباد سے موصول شدہ خبریں مظہر ہیں کہ ہز میجسٹی نے کئی سو سازشیوں کو گرفتار کیا ہے اب وہ انہیں روزانہ توپ سے اڑانے میں مصروف ہیں۔

یکم اپریل سے اس افیون پر جو صوبہ سرحدی شمال مغربی میں داخل ہو۔ چہہ روپیہ فی سیر کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے اپنی تازہ تحریر میں اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص "محمد ابن علی بن احمد ادریس" عدیدہ سے اسیر کے مقام صیاح میں دعوائے رسالت و مہدویت کے ساتہہ وارد ہوا ہے۔ جس کا غلغلہ ملک یمن کے صوبہ اسیر میں چاروں طرف پھیل گیا ہے اور اقطاع و جوانب سے لوگ بتعداد کثیر اس کے پاس جمع ہو رہے ہیں اس شخص نے جس کے معتقدین بہت سی کرامتیں اور روحانی طاقتیں اس سے منسوب کرتے ہیں اپنا مشن یہ قرار دیا ہے کہ یورپ کو اپنا مطیع و منقاد بنا کے دنیا میں امن و امان قائم کرے اور شرع اسلام کو ملک عرب میں از سر نو رواج دے اس نے اپنے مقصد کا اعلان کر کے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ نجات اخروی و مفاد زندگی کی خاطر اس کی پیروی اختیار کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو بذریعہ جہاد سزا دیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر قبائل جن کی جمعیت بیس ہزار سے زیادہ ہے اس کے جہنڈے تلے فراہم ہو چکے ہیں اور ایک طاقتور زیدی قبیلہ بنی مروان کا شیخ بنام محمد بن طاہر ہادی ابن یوسف معہ رفقاء اس سے بحث کرنے کے لئے صیاح کی طرف جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدی مبینہ نسب کے اعتبار سے سندی سید اور نہائت زاہد و متقی شخص ہے۔ جسے لذائذ و نعمات دنیا کی جانب کوئی التفات نہیں افواہ ہے کہ جدید مہدویت کے مدعی کو سلطان ٹرکی سے کوئی پرخاش نہوگی اور وہ ان کو امیر المومنین تسلیم کریگا۔

بدر۔ ایسے کئی مہدی پیدا ہوئے اور ناکام ہلاک ہوئے

چکوال۔ موضع مرید کا نمبردار جس کو فوت ہوئے ۱۶ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اس اتنے عرصے کے بعد حال ہی میں اس کی بیوی کو ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کو نمبردارنی نے اپنے خاوند کے نطفہ سے ظاہر کیا۔ مگر حکام تک اس خبر کے پہونچنے پر نمبرداری چھین گئی۔

مدراس میں متصل سٹیشن کرنول ایکہ مصالحہ کی ٹرین الٹ گئی۔ ۵ آدمی ہلاک اور دس سخت مجروح ہیں۔

۔ اصل پر تھا۔

www.aaiil.org

دفتر بدر قادیان دار الامان سے طلب فرماویں

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲ مر
معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ مر
ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ مر
عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۷ مر

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کبیر جس کا سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ خوشخط مجلد قیمت عمر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں ۔ بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے ۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی معدن ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مشرح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ دافع صرع ۔ مشہی طعام ۔ قاطع بلغم مفتح ۔ مدفع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دفع شخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے ۔ کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوری لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے صاحب مخزن المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جو باہ اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ عمر دو تولہ عـ ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعترافات سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جن کے علاج سے اطبا عاجز آ جاتے ہیں اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جاتا رہتا ہے ۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ ۔ جگر ۔ معدہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر مؤثر ثابت ہوا ہے نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنیوالوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ قوی اور اعضائے رئیسہ کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں رہتی اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب حالانکہ باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور بعض نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کیجاتی ۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ۔ ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے ۔

قیمت فی روپیہ (عـمہ) نصف روپیہ (عـکر) چہارم حصہ (عـہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ وچھوالی بازار ۔ لاہور

اشتہار صدق آثار (الصدق ینجی و الکذب یہلک)

مسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست ۔ میرے پاس اصلی ہیرا ہے کہ جسکو عام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔ المشتہر مولوی محمد یمین احمدی وانہ مانسہرہ ہزارہ ۔ نوٹ ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے ملسکتا ہے ۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینکیں لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ہیرا ہے ۔ ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرۃ حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے مطابق ہیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جاویگا ۔

قیمت ہیرا قسم اول ۱۰ ـ قیمت ہیرا قسم دوم ـ فی تولہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز ۔ قیمت عـہ سے لیکر ۱۲ تک ریشمی شہدی اقیری ۱۲ سے ۲۰ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عـہ سے ۲ تک پٹہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و ٹوپی ترکی ۔ جس کو لوگ ریشمی بیتے ہیں ۔ ۴ سے ۴ تک میری دوکان میں موجود ہیں ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

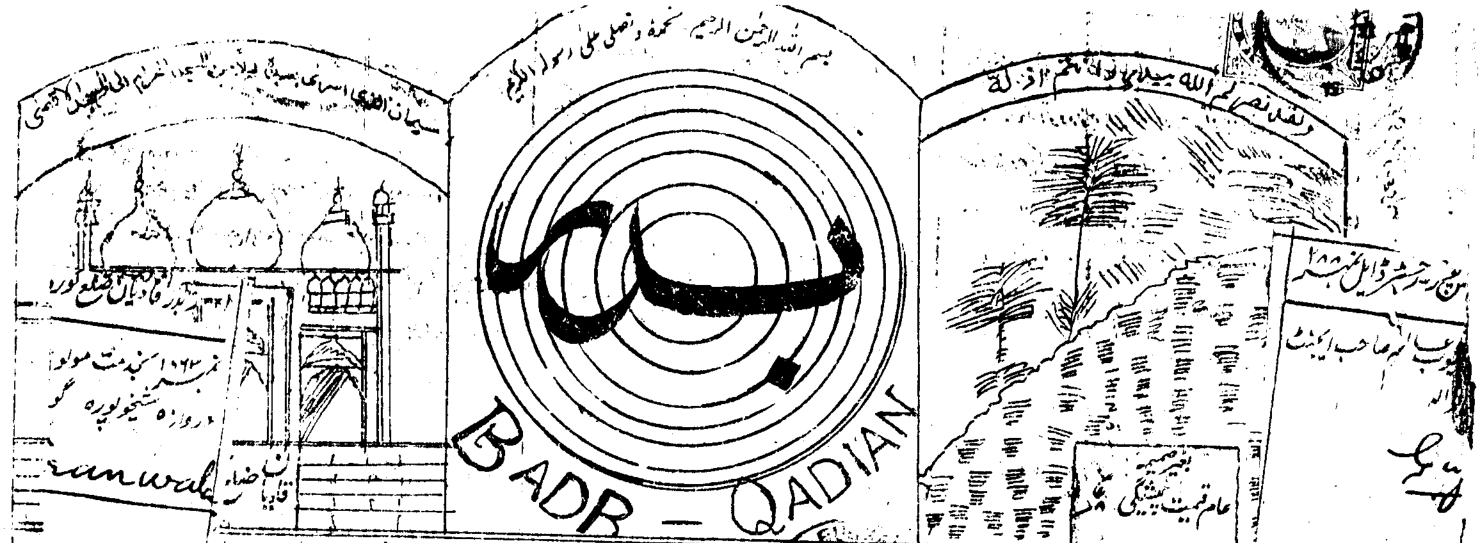

چہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دو اینی شنہا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ | مورخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲ بیساکھ | نمبر ۲۴ و ۲۵

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۵

بیعت کا عجیب سبب

برادر محمد یعقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اس ملاں کی جھوٹی خبر کو یقین کرتے تھے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے جب اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کیواسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کیواسطے قادیان چلے گئے قادیان میں جب نماز کیواسطے غیر احمدیوں کے جمعہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تو کسی مغالطہ کے سبب بڑی مسجد کو غیر احمدیوں کی مسجد سمجھکر اس میں جا داخل ہوئے وہاں اسوقت حضرت مولوی نور الدین صاحب وعظ فرما رہے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ بھی رونق افروز تھے اب انکے خیال میں یہ مسجد غیر احمدیوں کی تھی اسواسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں حضرت موصوف کا وعظ سن کر بہت خوش ہوئے کہ اسجگہ ایک ایسا لائق اور باثر واعظ ہے پھر جب حضرت مسیح موعود صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہے کہ بیعت کرنیکے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کرونگا تو اس شخص کی کرونگا اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آگئے ان کو دیکھکر تعجب تو ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی مسجد میں کیوں آگئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا کہ انکو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھکر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کر لو قادیان میں تو اس بہانہ سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جایا کرے گی الغرض اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا جب انکو معلوم ہوا کہ یہی مرزا صاحب ہیں تب تو ملاؤں کی دروغگوئی اور افترا پردازی پر بہت تعجب آیا خدا تعالیٰ کی شان ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔

ایک خلیق روح

مدت سے جب کہ ہم بھڈیار کو چلے تو راستہ میں بھیلووال میں سواری کے انتظار کے واسطے چند منٹ ٹھہرنا پڑا یہاں شیخ علی محمد صاحب مدرس اول سے ملاقات ہوئی جو قریباً ۲۰ سال سے اسجگہ رہتے ہیں اردگرد کے گاؤں کے سب لوگ ان کے حسن اخلاق اور محنتی ہونے اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنیکے مداح ہیں شیخ صاحب راقم کے ساتھ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے باوجود ناواقفی کے مسافر کی مہمان نوازی کا حق بھی بڑے اصرار سے پورا کیا اور پھر قادیان میں ملاقات کا وعدہ کیا کیونکہ آپکا اصل وطن بٹالہ کے قریب ہی ہے۔

دیانت داری کا نمونہ

اسی علاقہ میں ایک صاحب اللہ بخش نام چھوٹا تھانیدار اپنی دیانت اور امانت کے سبب بہت ہی مشہور ہو رہے ہیں اگرچہ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہیں ہوا مگر اسقدر مخلوق الٰہی کو انکی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ ان کا ذکر کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں سنا گیا ہے کہ وہ جس گاؤں میں جاتے ہیں اپنا آٹا اور دال خرید کرتے اور روٹی پکوا کر کھاتے ہیں لسی تک کسی کے گھر سے نہیں پیتے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک بختی کیواسطے جزائے خیر دیوے۔

بھڈیار

بھڈیار سے براہ بھیلووال میں بھڈیار پہنچا یہاں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں دو دفعہ وعظ کیا گیا ایک دن کو اور ایک رات کو اور چند مرد اور عورتیں جو پہلے سلسلہ بیعت میں داخل نہ تھے بذریعہ خط داخل بیعت ہوئے مولوی کرم دین صاحب مرحوم اسجگہ کے رہنے والے تھے جو ایک نہایت پر جوش احمدی تھے اور یہاں کی جماعت اکثر انہیں کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے برومند ہونیکا نتیجہ ہے یہاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جس کے سیکرٹری میاں محمد دین صاحب مقرر ہوئے تمام نقشے وغیرہ بنا کر دیئے گئے اور فہرست جماعت مکمل کی گئی یہاں کے قریب ایک گاؤں میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری نہر سے ملاقات ہوئی جو ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں۔

بھڈیار سے براہ اسٹیشن گورہ سر سقلانی میں امرتسر آیا جہاں سے چوہدری اللہ داد خان صاحب واپس اپنے گاؤں محلانوالہ کو چلے گئے چوہدری صاحب محلانوالہ سے چل کر بگہ کلاں جستروال ... بھڈیار میرے ساتھ ہوتے ہوئے امرتسر میں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اس سفر میں انکی رفاقت سے مجھے بہت مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اگر انکا نمونہ دوسرے علاقوں میں بھی ملجائے تو سفر کی تکلیف بہت دفع ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

www.aaiil.org

خطبہ جمعہ

۵ مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت امیر المومنین نے ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ پر پڑہا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکہو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تہی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہین۔ ہر امر مین وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان مین جس کی ٹانگین ٹیڑہی ہون اسے احنف کہتے ہین اس واسطے حنیف کے معنے مین بعض لوگون کو دہوکہ ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہین۔ ہمارے ملک مین ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مریض سید ہے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہین جب آدمی کو سیدہا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہین۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جہکنا بلکہ دین و دنیا دونون کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکہنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپنے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پہر تیسرے دن بہی یونہی کہا تو آپنے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجہے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمین افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور مین خدا کی قسم کہا کر شہادت دیتا ہون کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت نہ انسان دنیا مین ذلیل ہوتا ہے نہ آخرۃ مین چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین۔ وہ دنیا مین بہی برگزیدہ لوگون سے تہا اور آخرت مین بہی بعض لوگون کا خیال ہے۔ کہ دنیا مین خواہ کیسی ہی ذلت ہو۔ آخرت مین عزت ہو۔ اور بعض آخرۃ مین کسی عزت کے طالب نہین یا تہوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہین۔ چنانچہ ایک دفعہ مین نے ایک کتاب مین پڑہا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہین کہ ہمین تو بہشت مین پہونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہان کفار کوٹہیون مین رہتے ہین مسلمانون کے لئے کچے مکانون مین رہنا اسلامیون کی ہتک ہے۔ اب مین پوچہتا ہون کہ جب اس دنیا مین وہ اپنی ہتک پسند نہین کرتا۔ تو اس عالم مین اپنا ذلیل حالت مین رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے ابراہیم نے جن باتون سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرۃ مین برگزیدہ اور اعلےٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہین مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ مین سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پہر انسان کو اپنی بہتری کے ساتہ اپنی اولاد کا بہی فکر ہوتا ہے مسلمانون مین کئی قسم کے لوگ گذرے ہین بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر مین مرتے ہین اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بہروسہ رکھتے ہین۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑہا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا۔ آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اچہا فلان کو کہدو۔ کہ قبر کھدوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑہانے مین مشغول ہو گئے۔ خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت مین مرو کئی لوگ ایسے ہین جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہین کہ پہر توبہ کر لین گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچہہ بہروسہ نہین۔

خطبہ ثانی۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا مین تمہین ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہون وہ بدظنی ہے جن لوگون نے اس مرض کے علاج بتلائے ہین انمین ایک امام حسن بصری بہی ہین۔ آپ حضرت عمر کی خلافت مین پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تہے۔ یہ لکھتے ہین کہ ایک دفعہ مین دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتہ ایک عورت ہے بڑی حسین اُن کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہین اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بہی لیتی ہے۔ مینے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہین باہر سر بیان بدذاتی کر رہے ہین اتنے مین ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تہی وہ ڈوب گئی عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چہ آدمیون کو باہر نکال لایا پہر آواز دی کہ او حسن! ادہر آ۔ تو بہی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ مین دریا کا مصفی پانی ہے ہم بہی تیری آزمائش کو یہان بیٹہے تہے۔ کہ دیکہین تم مین سوء ظنی کا مرض گیا ہے یا نہین۔ امام حسن بصری فرماتے ہین۔ اُس دن سے مین ایسا شرمندہ ہوا کہ کبہی سوء ظن نہین کیا۔ سو تم بہی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی دانسگو سے پوچہا کہ بعض وقت حقیقی بہائی آپس مین کیون کر لڑ پڑتے ہین۔ شاہی نے کہا تم نصیب بے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کا بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اوس نے کہا کہ نالائق تو اور تیرا باپ! بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کہینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتہ اٹہایا وہ ہاتہ باندہکر عرض کرنے لگا کہ حضور دالا یہی نسخہ ہے جس سے چنگے بہلے بیٹہے ہوئے عزیز دوست آپس مین لڑنے لگتے ہین۔

ایک بنیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر کپڑے پہن رہا تہا جب اوس نے ہاتہ مین پگڑی کو اٹہایا تو اس کو چارون طرف سے محبت کا ہاتہ پہیر پہیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا مین کوئی ایسا طاقتور انسان نہین ہے جو تجہ کو مٹی مین گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کہیت مین سن رہا تہا اوسنے دل مین عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی مین بکہیرنا چاہیئے اتنے مین بنیا سر پر پگڑی باندہکر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیون رے گدہے کے بچے اس راستہ کیون جاتا ہے۔ بنئے نے وہ راستہ چہوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرے راستہ کو چلدیا۔ تہوڑی دور پر آگے ہوکر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیون بے بدمعاش کے بچے اس طرف کو کیون جاتا ہے اس بیچارے نے وہ بہی سمت چہوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بہی چند قدم جانے پر پہر جاٹ کا خواہ مخواہ دنگی بیٹا آگے کو کہڑا ہوا اور ایک دم پانچ دس گالیان

الخطبہ ہمارے ایک دوست شیخ نومسلم دوشتہ ہی ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتہ ہم سے ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہون ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازہ غائب میان محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پارٹی پوہ کشمیر کا اور چودہری فضل ساکن کولوتارڑاں حافظ آباد کا اور عبداللہ خان دکسی نیٹر شملہ کے داد اصاحب کا پڑہا جاوے۔ عبدالعزیز گوجرانوالہ کی بیوی اور حکیم رحمت اللہ پٹیالہ کی بیوی کا بہی

اطلاع۔ [illegible] ۸۔ اپریل اور ۱۵۔ اپریل کا پرچہ [illegible]

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۶)

لعلکم تتقون - اس رکوع میں تقوے کی بات چلی ہوئی ہے لیس البر میں تقوی کے اصول بتائے ہیں - اب قصاص کے حکم میں فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون ہے - یہ جانوں کے متعلق تقوی کا بیان تھا اب مال کے متعلق جو تقوی ہے وہ بیان کرتا ہے -

اذا حضر - حاضر ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک شدت بیماری - دوم یہ کہ موت ہی آجائے پس ایک شق کے لحاظ سے تو یہ معنے ہوئے - کہ جب کوئی ایسا بیمار ہو تو وصیت کر دیا کرے اپنے مال کے متعلق - وصیت کس کے لئے ہو -

للوالدین - اپنے ماں باپ کے واسطے - کیا وصیت ہو - ایک تو یہ معنے ہیں کہ اپنے ماں باپ کے لئے میرے بعد یوں انتظام کرنا - دوم یہ کہ اپنے ماں باپ کے حق میں وصیت کر جائے اس صورت میں جبکہ وہ شرعی قانون کے لحاظ سے ترکہ کے وارث نہ بن سکیں - مثلاً وہ کافر ہوں یا غلام ہوں یا اپنے بیٹے کے قاتل ہوں پس ان صورتوں میں وارث اگر ان کے لئے وصیت کر جائے تو جائز ہے یا یہ مطلب کہ ان کو اپنے کاموں کا وصی کر دے - یہ سب احکام بھی جہاد کی تمہیدیں ہیں کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اس لئے صحابہ کو فرمایا اپنی وصیتیں کر چھوڑو - اور اگر حضر کے معنے یہ ہوں کہ موت آہی جائے تو پھر یوں معنے ہونگے کہ لکھی گئی ہے تمہارے لئے وصیت جو والدین اور اقارب کے متعلق ہے وہ بالکل مناسب ہے اور حق ہے متقیوں پر کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرو - وہ وصیت کہاں لکھی ہے ؟ دیکھو پ۴ سورۃ نساء کا دوسرا رکوع یوصیکم اللہ

ان اللہ سمیع علیم - فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں - چنانچہ فرماتا ہے - ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا -

فمن بدلہ - اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے - سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا - خدا تعالی نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے اور عورتوں کو بھی -

فانما اثمہ - چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے یہ اس لئے کہ صریحاً پ۴ نساء رکوع ۲ میں فرمایا - ولہ عذاب مہین اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی - عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے - خدا تعالی فرماتا ہے

ولا تمسکوھن ضرارا - دوسرا - وعاشروھن بالمعروف - تیسرا - ولا تضاروھن - چوتھا - ان کرھتموھن - پنجم - ولھن مثل الذی علیھن باوجود اس کے وراثت کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے پھر دوسرا یہ بعض ظالم عورتوں کو لٹکتے میں نہ طلاق دیتے ہیں - فمن خاف من موص جنفا او اثما - اس حکم وصیت میں ایک اور وصیت کا ذکر ہے - بالفاظ من بعد وصیۃ - پس اس وصیت میں اگر کوئی کجی کرے تو اس کی اصلاح کر لی جائے -

جنفا - کے معنے غیر متجانف لاثم سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی نہ جھکنے والا -

۱۶ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام - روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی - دوم بقاء نوعی کے لئے بیوی کی - اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے - دودھ موجود ہے برف موجود ہے شربت حاضر ہے - کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا - اسی طرح بیوی پاس ہے - کوئی چیز مانع بھی نہیں - مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے - یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولی کا حکم ہے کہ ان دونو چیزوں سے رکا رہے - یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ... ... ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے - اسلام میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے - کیونکہ عادت نبوی تھی - کہ ہر دو شنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے - پھر ایام بیض (۱۲ - ۱۳ - ۱۴) میں بھی روزہ رکھتے - گویا ہر مہینے میں بالاوسط دس دن اس حساب سے روزہ کیلئے سال کے ۴ ماہ ہوتے ہیں - اب خیال کرو - کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیوں لیں - اکل بالباطل کیوں کریں - کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی و بقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں - جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے - تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا -

وعلی الذین یطیقونہ - اور جو صوم کی طاقت رکھتے ہیں یعنے جنہیں روزے رکھنے میسر آجاویں -

فدیۃ طعام مسکین - وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں - یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے - دوسرا میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی - اور جو لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو لوگ

www.aaiil.org

طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے نفلی روزوں میں ایسا کریں کہ ہر دوشنبہ و جمعہ و ایام بیض کو روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا کیونکہ آپ تو ماہ صیام میں موسم بہار کی ہوا سے بڑھ کر جود و سخا میں ہوتے تھے۔

فمن تطوع ۔ جو شخص کوئی نیکی خوش دلی سے کرے وہ بہت اچھی ہے اور یہ کہ روزہ رکھنا تو بہت ہی مفید ہے اس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔ صبر و استقلال پیدا ہوتا ہے بدیوں سے بچنے کی مشق ہوتی ہے اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ کمزور لوگوں کے لئے اس قسم کے مجاہدات منع ہیں جن میں روزہ رکھتے ہوں اور وہ اخیر میں خشکی دماغ سے نیم سودائی ہو جاویں اور کسی کام کے نہ رہیں۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۔ قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے۔ پھر خاص فضیلت کی بات اسی طرح۔ پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے۔ پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا۔ مثلاً پہلے نماز وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا۔ پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی۔ اسی طرح پہلے یہاں عام طور پر نفلی و فرضی روزوں کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے۔ پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس میں قرآن شریف نازل ہوا۔ چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورۃ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک سورۃ کا نزول بھی کافی ہے۔ میرزا نے جو تحقیق کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر رمضان اس لئے فضیلت کا مہینہ ہے کہ اس میں قرآن کا کوئی جزو نازل ہوا تو اس فضیلت میں دوسرے مہینے بھی شامل ہیں اس لئے گو یہ دوسرے معنے بھی بہت سچ ہے کہ وہ رمضان جس کے بارے قرآن شریف نازل ہوا۔ مگر [illegible] ایک رنگ رکھتا ہے۔

بینات ۔ کھلے ہدایت نامے۔

الفرقان ۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔ غزوہ بدر بھی ماہ رمضان میں ہوا ہے غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار نزول قرآنی و تاکید قرآنی ہر طرح قابل قدر و حرمت ہے۔

واذا سألك ۔ اگر لوگ یہ سوال کریں کہ روزوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہاں لعلکم تتقون اور دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہت قریب ہو جاتا ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے کیونکہ دوسرے مقام پر فرما دیا جو پ ۷ رکوع ۱۰ سورہ انعام کے رکوع ۴ میں ہے۔ بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء ۔ یعنی اگر چاہے تو اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے یہاں بھی ان کے اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی فرمایا ہے یعنے جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے۔ اسی قدر میں دعائیں قبول کروں گا۔

الرفث ۔ عورت سے رغبت کا یا جماع کرنا جماع کی باتیں کرنا۔

هن لباس لکم ۔ عورتوں کو لباس فرمایا ہے ان کے بہت سے حقوق فرمائے ہیں عورتوں کو ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ فلاسفی میری سمجھ میں نہیں آتی کہ لاہور کا [illegible] اور موسم سرما پنجاب میں بسر کرے [illegible] میرا ایک دوست کشمیر میں رہتا ہے۔

تختانون انفسکم ۔ یہ لوگ ایک غلط رسم میں مبتلا تھے ان میں کوئی سو جاتا تو پھر رات کو نہ کھانا کھاتا نہ بیوی سے جماع کرتا۔ فرمایا اللہ نے تم پر فضل کیا۔ مغرب کے بعد سو جاؤ تو کھانا کھاؤ پیو [illegible]

حتی یتبین لکم ۔ ایک شخص نے ایک دفعہ کہا کہ صبح صادق ایک انتظامی بات ہے۔ پانچ منٹ ادھر ہو گئے تو کیا اور اگر ادھر ہو گئے تو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب خواب سے اس کا جواب سمجھایا۔ وہ بولا کہ مجھے خواب آیا کہ میں تانی پھیلا رہا ہوں۔ تکا ایک طرف زنجیر کے ساتھ باندھتے ہیں پانچ انگلی کا فرق رہ گیا ہے اور وہ چلا رہا ہے یا تو میخ کو ادھر کرو یا رسہ کو لمبا کرو ورنہ میری تانی بگڑتی ہے اور کوئی اسے کہہ رہا ہے کیا ہوا صرف پانچ انگلی کا فرق ہے اس کی سمجھ میں آ گیا [illegible] اور اسے تلك حدود اللہ فلا تقربوھا کے معنے سمجھ میں آئے۔

کذلک یبین اللہ ۔ واقعی یہ طریق انبیاء کے سمجھانے کا آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا تأکلوا اموالکم بینکم ۔ فرمایا ہے کہ ہم نے یہ سارا علم حصول تقویٰ کے لئے بیان کیا ہے۔ پس تم مالی معاملات میں وہ راہ اختیار کرو جو خدا کو پسند ہے۔ مجھے افسوس آتا ہے اس ملک کے لوگوں پر۔ بعض [illegible] شہروں کی نسبت مشہور ہے کہ ان کا [illegible] حلال و حرام پر چلتا ہے مگر میں کہتا ہوں [illegible] ایک ضرب المثل ہے۔ ضرب المثل کہنا تو نہیں چاہیئے۔ کیونکہ [illegible] یہ کسی سفیہ کا قول ہے۔ کہ دنیا کھانے کو ہے اور روٹی کمانے کو [illegible] یہ بالکل ایک گندہ قول ہے اور کسی دہریہ پرست تاریکی کے فرزند کا ہے۔

تدلوا بھا الی الحکام ۔ رشوت نہ دو اور نہ یونہی مقدمہ بازی میں ناحق خرچ کرو۔

باطل ۔ کہتے ہیں اس کو کہ اجازت شریعت کے خلاف کچھ حاصل کیا جائے۔

۱۷ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

یسئلونك عن الاھلۃ ۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ مدینہ طیبہ کا وقت جو رسول اللہ پر گذرا ہے اس کا پتہ چار باتوں سے لگتا ہے۔

مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو شدید تکلیفیں دی گئیں یہاں تک کہ جن لوگوں کے جتھے تھے وہ بھی ہار کر افریقہ میں چلے گئے۔ جب جتھے والوں کی یہ حالت تھی تو جن کا جتھا نہیں تھا ان کی حالت خود ظاہر ہے۔ صرف اسی بات کی طرف غور کر کے ان کے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر افریقہ چلے گئے جو بالکل بیابان و غیر آباد تھا۔ پھر وہاں تک پہونچنا بھی کوئی آسان نہیں تھا۔ نبی کریم پر جو تین برس آئے وہ تو ایسے تھے کہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ کسی سے نکاح نہیں کر سکتے روٹی وغیرہ کسی کے ساتھ نہیں کھا سکتے۔ کوئی ان کو سلام نہیں دیتا تھا۔ غلہ جو باہر سے آتا تھا اسے بنی ہاشم خرید نہیں سکتے تھے۔ پھر تیسری تکلیف یہ تھی کہ جب آپ مدینہ میں چلے گئے۔ تو بدبخت لوگوں نے مدینہ کے اردگرد شام کی تجارۃ

کا بہانہ بنا کر تمام نواحی مدینہ کی قوموں پر غنیمت لینے کیلئے قافلے پر قافلے بھیجنے شروع کئے۔ چوتھی بات تکلیف کی یہ تھی کہ وہاں بھی دشمن موجود تھے۔ بنو قینقاع۔ قریظہ بنو نضیر۔ عیسائی۔ وغیرہ اسات قوموں کا جھگڑا تھا۔ ان سب ضرر دینے والوں کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے جہاد کے سوا کوئی تدبیر نہ تھی۔ چنانچہ یہ سورۃ اول سے آخر تک جہاد کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ پہلے رکوع میں اولئک ھم المفلحون فرما کر ہی اشارہ کیا ہے۔ مفلح کہتے ہیں اسے جس کے سر پر فتحمندی کا تاج ہو۔ پھر تیسرے رکوع میں بشر الذین آمنوا فرما کر مفتوح ملکوں کا نقشہ دکھایا ہے کہ ان میں نہریں بہتی ہونگی۔ باغ ہوں گے جن کے وارث مومن ہوں گے اور اس کے ساتھ کفار کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ نار الحرب میں ہلاک ہوں گے۔ پھر بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے خلاف جہاد میں جانے سے مضائقہ کیا تو اھبطوا مصرا کی ماتحت ذلت ومسکنت میں پھنسے گئے۔ اس میں اشارہ کیا کہ تم یوں نہ کرنا اس کے بعد کئی طرح سے ترغیبیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ جہاد میں خوف۔ جوع۔ مال وجان کا نقصان۔ سب کچھ ہوگا۔ لیکن اگر تم استقلال سے کام لو گے۔ تو پھر تمہارے لئے بشارت ہے۔ ہاجرہ کے واقعہ پر غور کرو کہ اس نے صبر کا کیا اجر پایا۔ پھر قصاص کی ترغیب دی اور یہ بھی بتایا کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب تک تقویٰ نہ ہو کیونکہ یہی تقویٰ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ پھر تقوے کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک ذریعہ کا ذکر پہلے رکوع میں فرمایا کہ روزے رکھو اور مناہی سے بچنے کی مشق کرتے رہو۔ جب ایک مہینہ کی نسبت صحابہ کو یہ علم ہوا کہ اس میں یہ فضیلتیں ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے تمام چاندوں کی نسبت بھی سوال پیش کیا۔ یہ شان نزول ہے۔ یسئلونک عن الاھلۃ کا تو فرمایا کہ ھی مواقیت للناس والحج۔

ولیس البر بان تاتوا البیوت۔ اس سے پہلے ایک دفعہ ولیس البر آیا اس میں بتایا کہ تم مشرق و مغرب کے فاتح ہو جاؤ گے مگر تقوے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ ظاہری رسوم کی پابندی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی جب تک کہ اس کی روح پر تمہارا عمل نہ ہو ہمارے علاقہ (بھیرہ شاہ پور) میں ایک رسم ہے کہ حرام کا دودھ الگ برتنوں میں رکھتے ہیں اور حلال کا الگ برتنوں میں۔ مٹی کے برتنوں کا تو بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ مگر پیٹ میں سب کچھ جمع کر لیتے ہیں۔ اس ظاہرداری پر کیسا افسوس آتا ہے۔ کہ مٹی کے برتن میں تو حلال وحرام کے لئے تفرقہ کرلیں مگر حقیقی برتن (پیٹ) کے لئے کچھ پروا نہ کریں۔

اسی طرح نمازوں میں صفیں سیدھی کرنے کی تو بہت تاکید ہوتی رہتی ہے مگر جو اس کا اصل مقصد ہے۔ جب وہ نہ ہو تو یہ ایک معمولی رسم رہ جائے گی وہ یہ کہ کوئی بڑا بن کر آگے نہ ہو اور پیچھے نہ ہو اور آپس میں ایک جان ہو کر رہو۔ پس اگر تم ایک نہ ہو جاؤ اور دلوں میں کھوٹ رہے تو پھر ٹخنے کا ٹخنے سے ملانا عبث ہے۔

وأتوا البیوت من ابوابھا۔ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک راہ ہوتی ہے پس اسی راہ سے اسے طلب کرو۔ جب انسان اس راہ پر نہ چلے گا تو منزل مقصود کو ہرگز نہ پہونچے گا۔ ان میں ایک رسم یہ تھی۔ کہ گھر دن میں واپس آتے تو پیٹ پھاڑ کر گذرتے۔ اس سے منع فرمایا کہ یہ رسم ہے۔ اس کے اصل کی طرف توجہ کرو۔

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اے انتم تصیرون مفلحون یعنی تم تقوے اختیار کرو۔ شاید کہ وہ مفلح تم ہی ہو جاؤ۔ وہی مفلحون جن کا ذکر رکوع نمبر ا میں آیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم بھی (اے احمدیو!) اپنے دلوں کو صاف کرو۔ منصوبہ بازیوں میں شریک نہ ہو کسی سے مقابلہ کرو۔ تو نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے۔ رسول کریم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے۔ کوئی اپنی قوم کی عزت وجلال کے لئے کوئی کسی خیال سے کوئی کسی خیال سے۔ مگر جو لڑتا ہے کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے وہی خدا کے نزدیک سچا مجاہد ہے اب بتاتا ہے کہ لڑائی کن سے کرو۔

الذین یقاتلونکم۔ جو تم سے لڑائی کرتے ہیں وہ بھی از خود نہیں۔ بلکہ امام کی ماتحت۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔ ایک سپاہی دوسرے سپاہی کو مارتا ہے۔ مگر اس کا واقف نہیں ہوتا کوئی پوچھے۔ یہ جو اس کے مقابلہ کے لئے آگے ہو رہا ہے اس کی کوئی وجہ۔ تو اس کا یہی جواب ہوگا کہ وجہ ان کے آفیسر کو معلوم ہے۔ پس سپاہی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آفیسر کا تابع رہے۔

ولا تعتدوا۔ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سپاہی کو جوش میں حد کی خبر نہیں رہتی اس لئے اس کی ہر ایک حرکت اپنے آفیسر کے ماتحت ہونی چاہیئے۔

واقتلوھم۔ ھم سے کون مراد ہیں وہی جو الذین یقاتلونکم کے مصداق ہیں۔ یعنے جو جنگ کرتے ہیں۔

الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل سے ایک نفس کا نقصان ہوتا ہے مگر فتنہ ایسی بلا ہے کہ اس میں قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بچہ فتنہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کی مثال دیاسلائی سی ہے۔ کہ پہلے ایک گرین بھی سلفر اس میں نہیں ہوتا۔ مگر جب اسے گھسا کر کسی لکڑی سے لگاتے ہیں۔ تو پھر بعض اوقات محلوں کے محلے بلکہ شہروں کے شہر جل جاتے ہیں۔ پس تم چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور فتنوں سے بچتے رہو۔

۱۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۸)

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ	یہ مسئلہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ مذاہب کا ابطال نہیں چاہتا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سارے جہان کو ایک مذہب پر قائم کر دیتا۔ ولو شاء

لھداکم اجمعین۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یعنے اگر اللہ آدمیوں کی ایک دوسرے سے مدافعت نہ کرتا رہتا تو عیسائیوں کی مسلمانوں کی مجوسیوں کی یہودیوں کی عبادت گاہیں منہدم ہو جاتیں جس سے معلوم ہوا کہ مذاہب کا اختلاف اللہ کے منشاء کی ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگوں کو پکڑ کر مسلمان بنائیں بلکہ وہ لا اکراہ فی الدین کے ماتحت چلتے ہیں کیونکہ انسان اس وقت تک خدا کے نزدیک تو مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ لائے اور پھر ضروری ہے کہ اس کے ایمان کے آثار اس کے ظاہری کاموں میں ہویدا ہوں اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔ پس جہاد بھی اس وقت تک جائز ہے کہ مومن کفار کے فتنہ میں نہ رہے اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنی عبادت بلا کسی خوف و روک کے ادا کر سکیں وہ نفاق سے کام لینے پر مجبور نہ ہوں۔ بلکہ

یکون الدین للہ ۔ اللہ کے لئے ان کا دین ہو اور کوئی فتنہ نہ رہے۔

فان انتھوا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ والفتنۃ اکبر من القتل ۔ شرارتیں اور فتنے اللہ کو ناپسند ہیں پس اس وقت تک لڑائی جائز ہے کہ جب تک فتنہ رہے ۔ ولا یزالون یقاتلونکم حتے یردوکم عن دینکم ان استطاعوا ۔ یعنے وہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک کہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کرلیں ۔ پس جب یہ خوف جاتا رہے ۔ اور کفار بالاکراہ کسی مسلمان کو کافر نہ بنا سکتے اور فتنہ بازیوں سے ہٹ جائیں تو پھر تمہارے آپس حدبندی (امن) کو توڑنے کا کوئی موقعہ نہیں مگران لوگوں کے لئے جو فتنہ ڈالتے رہے

واتقوا اللہ ۔ یعنے تم ان کی حدبندی توڑنے کی ان کو سزا دیدو ۔ مگر تقوے کو ضرور ملحوظ رکھو ۔ یعنے اگر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو ذبح کیا یا دکھ دیا یا کسی عورت سے بدکاری کی ۔ تو تم ان کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حاکم کی معرفت اور رنگ میں سزا دو۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ۔ لڑائی کے وقت مالوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ترغیب دی ۔ دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ قوم کے لحاظ سے ابوجہل وغیرہ سے بڑے نہ تھے مگر انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ بڑے بن گئے ۔ میں ہمیشہ اس امر کو ذوق سے دیکھا کرتا ہوں کہ مہاجرین نے خدا کے لئے وطن چھوڑا تو ان کو بدلے میں ملک کی سلطنت ملی ۔ انصار نے یہ کام نہ کیا اس لئے ان کو یہ اجر بھی نہ ملا ۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا ۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملیگا ۔ فرمایا اسلمت علے ما اسلفت ۔ اسی کی برکت سے تو تو مسلمان ہوا ۔ ایسا ہی ایک اور قصہ ہے ۔ کہ کوئی خشک فتوی گر تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا ۔ جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا اس فتوے گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے تیرے اس جود وسخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں ۔ کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا ۔ اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا ۔ ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے سے پانی نکال کر پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔

بہرحال انفاق فی سبیل بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے یہ زمانے فوجی تیاریوں پر خرچ کرنے کا نہیں بلکہ قلمی جہاد کا ہے پس اسی میں مدد کرنا ہر مومن پر فرض ہے اگر تم یہ خرچ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے تئیں ہلاک کر لوگے ۔ کیونکہ جب دشمن کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ سوا اپنی بربادی اور گمنامی کے اور کچھ نہیں ۔ اس لئے فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔ احسان کی عادت ڈالو تا تم خدا کے محبوب بن جاؤ ۔ روح کے خواص میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہر شخص محبوبیت کے مقام کا خواہاں ہے ۔ شاعر شعر کہتا ہے ۔ لکچرار لکچر تیار کرتا ہے ۔ خوبصورت بن ٹھن کے نکلتا ہے ۔ دولتمند مال خرچ کرتا ہے اس لئے کہ وہ محبوب بن جائے ۔ اس محبوبیت کے مقام کے حصول کا ایک ذریعہ اللہ بتاتا ہے وہ یہ کہ تم محسن بن جاؤ ۔ پھر تم محبوب بنوگے ۔ اور محبوب بھی کس کے اللہ کے ۔ کوئی شخص اپنے محبوب کو ذلیل نہیں کرتا ۔ پس وہ جس کا خدا محب ہو وہ کیونکر ذلیل ہو سکتا ہے۔

واتموا الحج والعمرۃ للہ ۔ مکہ والوں نے ۔ مسلمانوں کو حج و عمرہ سے منع کیا ہوا تھا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ تم حج کروگے یہ کب تک روکتے رہیں گے۔

فان احصرتم ۔ اگر تم روکے گئے (جیسے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تو بھی اندیشہ کی بات نہیں ۔ اخیر تمہاری فتح ہے۔

ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام ۔ ذلک میں بحث ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حج و عمرہ کو ملا کر کرنے کی بیرونی لوگوں کو اجازت ہے ۔ مکہ والوں کو نہیں بعض کہتے ہیں کہ مکہ والے بھی کرسکتے ہیں ۔ مجھے وہ بات پسند ہے کہ یعنی مکہ والے تمتع نہیں کرسکتے۔

۲۰ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

معلومات ۔ اسلام کے تعارف میں ہر ایک جانتا ہے۔

رفث ۔ جماع کا ذکر کرنا ۔ جماع کے سامان ۔ خود جماع ۔ تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ابن عباس نے پہلے معنوں کو پسند کیا ہے۔

بعض لوگ اثنا عشری کتاب اللہ سے استدلال کرکے کل کا نام حج قرار دیتے یعنی نیز لیکن ائمہ اربعہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمام سال احرام باندھنے کو پسند نہیں کرتے

تزودوا ۔ کھانے پینے سواری کا انتظام ۔ یہ سامان بہت ضروری ہیں ۔ مدینہ کی راہ میں میں نے ایک نوجوان شخص کو دیکھا کہ جب وہ سخت تھک گیا تو ایک شخص کو ٹانگ سے پکڑ کر اونٹ سے گرا دیا اور خود اوپر چڑھ گیا ۔ اگر اس کے پاس زادراہ ہوتا تو یہ جدال کیوں کرتا۔

فان خیر الزاد التقوی ۔ سامان کا عظیم الشان فائدہ تو یہ ہے ۔ کہ آدمی سوال اور گناہ سے بچ جاتا ہے جس کے پاس زادراہ نہ ہو وہ چوری وغیرہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور غالباً اس قسم کی حکایتیں انہی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے بن گئی ہیں ایک نابینا عورت کی کسی نے چادر اتارلی تو وہ کہنے لگی وے بچہ حاجیا میری چادر تو دیتا جا۔

فسوق ۔ جو کچھ ایمان کے خلاف ہے وہ فسق ہوا۔

جدال ۔ بے جا لڑائی کرنا ۔ ایک دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی مجھ سے چابی گم ہوگئی وہ مجھے کہے کہ میں بعینہ وہی چابی لونگا ۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا تعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارے اسباب و سامان پر پڑے تھے اس روز وہ چابیاں لے گئے چونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہیا کردو اب ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آگئے اور اس طرح وہ چابی ہمیں مل گئی۔

دوسرا قصہ یاد آیا کہ ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ ۔ بعد میں حساب کرلینا مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا ۔ لیکن آخر جاکر ان کی لڑائی ہوئی۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

www.aaiil.org

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب ہندو ہم سے چھوت چھات کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

خود نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ اور آج تک اسلام کا معمول ہے کہ کفار کے کھانے اور پانی سے انہوں نے تنفر نہیں کیا۔ حلت و حرمت کا فتوے آسان نہیں۔ اللہ تعالے لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب آیا ہے۔ نیز میں خلاف تعامل اسلام ہرگز رائے نہیں دیتا۔ مسلمان ہمت استقلال و اتحاد میں تجربہ سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ پس یہ کوشش چنداں بابرکت نہیں پھر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ اسلام صلح و آشتی و محبت کا پیغام تمام جہان کے لوگوں کے واسطے لایا ہے ہم محبت سے جو قلعہ فتح کر سکتے ہیں اور جس سرزمین پر اپنا تسلط بٹھا سکتے ہیں وہ کسی طرح سے قبضہ میں نہیں لا سکتے۔ اگر ہم کیٹیاں بنا کر اس خلیج کو جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے اور بھی وسیع کر دیں گے تو اس کا پاٹنا مشکل ہو جاویگا بہر طرفین کے واسطے مشکلات ہونگی۔ اس وقت ہمارے پاس نہ اتنی دولت ہے نہ ہم میں اتنا اتفاق ہے۔ نہ ہمت نہ استقلال۔ اس بات پر عزم کریں تو اس کا نتیجہ سوائے جنگ و تباہی کے اور کچھ نہیں کیونکہ ہماری سب زبانی کارروائی ہوگی۔ پس بہ نظر بر حالات موجودہ آپ ہمت کریں اور مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں اپنے احباب و متعلقین کو ترغیب دیویں کہ وہ انہی سے سودا خرید کریں پھر انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے کیٹیاں بنانے اور ان کے قواعد چھپوانے اور یہ اشتہار دینے سے کیا فائدہ ہے۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ تجارت کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ تجارت کی ادنیٰ قسم دوکانداری بھی استقلال سے اور شراکت سے نہیں چلا سکتے۔ بھلا اتنا بڑا کام جو آپ نے ارادہ کیا ہے کس طرح سے کریں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو مصیبت پہنچے وہ اگر اللہ تعالیٰ پر پوری امید رکھ کر صبر کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہے اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بالکل سچا اور صحیح ہے۔ میرے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں مر گئے۔ اسامہ۔ عبید اللہ۔ حفیظ الرحمان۔ محمد احمد۔ عبد القیوم۔ امۃ اللہ رابعہ۔ عائشہ۔ امامہ۔ میں نے بحمد اللہ صبر سے کام لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی بہتر اولاد دی۔

(۳)۔ آپ ہمیں بہت ہی عزیز ہیں اور مجھے آپ سے للہ و فی اللہ محبت ہے۔ آنچہ بر خود میسندی بر دیگران میسند بجا حکم ہے۔ آپ ہرگز کسی تنخواہ کا ذکر نہ کریں۔ تنخواہ پر بھروسہ رکھنا شرک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو من حیث لا یحتسب رزق دیگا یہ مجھے امید ہے اور یقین ہے۔

سوال۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کام مردہ زندہ کرنیکا تھا تو یہ فرمایئے کہ مرزا صاحب نے کتنے مردے اور کہاں کہاں زندہ کئے۔ دوسرے یہ کہ کرشن تھے تو ان میں صفت کرشن بھی ضرور ہوگی۔ کرشن کا کام ناچنے گانے کا تھا۔ تیسرے اگر ہاتھ باندھ کر آپ نماز پڑھتے ہیں۔ تو آپ کس حکم سے نماز پڑھتے ہیں۔

جواب۔ آپ بالکل ان پڑھ جاہل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مرزا کی کتابیں کس طرح پڑھ سکتے۔ مرزا صاحب نے بہت مردہ زندہ کئے۔ آپ موت کے معنے نہیں جانتے۔ جو حیات انبیاء اور اولیاء سے جاہلوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجمع البحار لغت قرآن و حدیث اور لغات عربی میں ملاحظہ فرماویں اور خود قرآن کریم میں غور فرماویں۔ اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس۔ اور تیسرے پارہ رکوع ۲ کی آیت کریم ربی الذی یحیی ویمیت پر بھی غور فرماویں سری کرشن کے متعلق کیا آپ کو الہام ہوا ہے کہ وہ ناچتے تھے۔ ہاں بائبل میں حضرت داؤد کی نسبت بھی ناچنا لکھا ہے تو کیا ہمارے نبی کریم جو بحکم فبھداھم اقتدہ ان کے تابع تھے۔ آپ کے نزدیک کیا ناچنے کے محکوم تھے۔ ہندی کے فرائض اور احکام آپ مجھے ارقام فرماویں۔ جو ثابت ہونگے ہم انکو دکھائیں گے۔ میں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اس کے متعلق حدیثیں مسند احمد حنبل اور ابوداؤد میں ہیں اگر آپ فرماویں گے تو انشاء اللہ نقل کر کے بھیجوں گا مجھ سے جو وعدہ مرزا جی سے تھے فرمایا سب پورا کر کے دکھا دیا۔

المفتی

ایک شخص غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت مشکوٰۃ باب الامامت کی اس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔

الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر

جواب۔ ملا صاحب سے کہدو کہ وہ مکحول نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کسی دنیا کی کتاب میں مکحول کی روایت سماع ابوہریرہ سے جب تک ثابت نہ ہو یہ حدیث قابل سند نہیں سوچ کر جواب دو۔

سوال۔ شرع محمدی کی کتابوں میں ایک مسئلہ ہے۔ کہ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی ایام نابالغی میں اس کا والد یا دادا کر دے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے مستحکم رہتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو۔ تو لڑکی کو بالغ ہو کر اپنے نکاح کی تنسیخ کا اختیار رہتا ہے۔ مجھ کو دریافت صرف یہ کرنا ہے کہ یہ اصول علماء نے کہاں سے لیا ہے۔

جواب۔ اس مسئلہ کی بنا کسی حدیث یا آیت پر ہرگز نہیں۔ صرف ایک عقلی دلیل پر ہے اور وہ عقلی نہیں بلکہ خیالی ہے کہ باپ بہر حال بھلائی چاہتا ہے اس پر بدگمانی نہیں ہوسکتی صحیح بات میری تحقیق کی یہ ہے کہ عورت کی رضامندی اور والیوں کی رضامندی اور شرعی اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے والدین اولیوں کے بادشاہ وقت کر دے۔

رباعیات

پُتلی کی طرح نظر سے مستور ہی تو ٭ آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہے تو
نزدیک رگ جان سے اس پہ یہ بُعد ٭ اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو

دو دن کی حیات پر عبث غرہ ہے ٭ خورشید نہیں۔ خاک کا تو ذرہ ہے
ہر وقت مآل زندگانی کیلئے ٭ یہ آمد و شد نفس کی اک آرہ ہے

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہے ٭ ہنگام ہجوم برف و تگرگ آیا ہے
محتاج عصا ہو تو پیری نے کہا ٭ چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے

مرہم کے ساز نے بسایا ہے تجھے ٭ رخ سب نے پھیر کے منہ دکھایا ہے تجھے
کیونکر نہ لپٹ کے تجھ سے رو دوں اکبر ٭ میں نے بھی تو جان کھو کر پایا ہے تجھے

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ٭ آنکھیں جو ہیں بند عین تنہائی ہے
نے دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد ٭ مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

پوچھتے کیا ہو مسلمانوں کا حال ٭ منتشر اجزا ارسب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ کو ٭ دیکھ لو چھاڑو کے تنکے ہو گئے

نہ تو انگریز بنے ہم۔ نہ مسلمان رہے ٭ عمر سب مفت میں کھو یا کیئے نادان رہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں اے مولویو ٭ کسی کو سونپیں تمہیں اللہ نگہبان رہے

www.aaiil.org

ایڈیٹوریل

کامیابی کا راز سلطان بہلول لودہی اور حضرت امیر تیمور سب سے زیادہ لڑائیاں لڑے ہیں اور ان دونوں بادشاہوں نے کبھی شکست نہیں کہائی منجملہ اور باتوں کے ان میں یہ ایک خاص بات تہی کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے عین میدان جنگ میں گھوڑے سے اُتر کر سجدہ میں پڑ جاتے واقعی جناب الٰہی میں خشوع وخضوع فتحمندی کا تاج سر پر رکھدیتا ہے۔

بچون کی تربیت جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے نیک ہون وہ اپنی اولاد کے لئے بہت بہت دعائیں کیا کریں۔ انہیں کسی ایسی خادمہ یا خادم کے سپرد نہ کریں جن کا چال وچلن بُرا ہو یا جو رذیل قوم کی بد اخلاق صنف سے ہو۔ کیونکہ بچون پر صحبت کا بہت جلد اور بہت بڑا اثر پڑتا ہے اکثر ملازمون کا قاعدہ ہے کہ وہ بچہ کو چومتے رہتے ہیں اور چہاتی سے لگائے رکھتے ہیں اور ان کے بہانے سے ناجائز ومضر اخلاق مجالس میں جا گھستے ہیں۔ ان سب باتون کا اثر بچہ اپنی سادہ لوحی کے سبب جلد قبول کرتا ہے اکثر بچے صرف ایسی وجوہات سے بڑے ہوکر بدچلن ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ باتیں ان کے نزدیک بوجہ عادی ہونے کی معمولی ہوتی ہیں۔ بچون کی تربیت ایک لمبا مضمون چاہتی ہے۔ جس پر کوئی خاتون قلم اٹھائے تو شائد مناسب ہو۔ یہ کام انہی کے سپرد ہے۔

زبان عربی اور جامع ازہر اس ہفتہ کی مصر کی ڈاک میں جو اخبار پہونچے ہیں ان میں سے یہ دو مضمون ناظرین بدر کے لئے ترجمہ کئے جاتے ہیں ایک مضمون میں زبان عربی کی اہمیت پر بحث ہے اور دوسرے میں ازہر کے حالات ہیں جس سے یہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ اصلاح طلبی موجب فتنہ وفساد بلکہ تنزل وانحطاط ہو جاتی ہے۔

قوم کا بہت ساحصہ ایک ناعاقبت اندیش جاہل خود غرض گروہ کے قبضے میں ہے اس کی مثال اس لڑکے کی طرح ہے جس نے تلوار دیکھی اور حمائل کر لی پھر چاہا کہ میں بھی بہادر کہلاؤن اور اس زعم میں وہ لگا اِدہر اُدہر مارنے آخر۔ خود ہی اس کا زخم کہالیا اور لگا سر پیٹنے۔

زمانہ سابق میں مسلمانون کے مدارس اور ان کی مساجد علم ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ طبیعات۔ کیمیا۔ طب کے انوار کے منبع اور لغت ونحو۔ بیان۔ منطق۔ عروض وغیرہ کو سرچشمہ سے تھے اور پھر فقہ ودین کے تو مرجع تھے جو ان سے فارغ التحصیل ہوکر نکلتا وہ ایک علامہ زمان فہامہ دوران ہوکر نکلتا چنانچہ امام مالکؒ۔ ابوحنیفہؒ۔ شافعیؒ۔ ابن حنبل فقہاء میں سے اور ابومسلم۔ ابوالعلاء۔ ابن سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ایسے اور کئی بزرگ فلاسفہ ومتصوفین وحکماء میں سے انہی مدارس ومساجد کے فیض یافتہ تھے۔ جامع ازہر کو بھی اس ترقی میں بہت کچھ دخل تھا اور مسلمانون کی صرف یہی ایک درسگاہ رہ گئی تھی۔ جس پر علمیت قدیمہ کے لحاظ سے مسلمانون کو ناز ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بغداد۔ بصرہ۔ ومصر سے۔ قرطبہ بلنسیہ کی جوامع کے تو آثار مٹ گئے اور ان کا کوئی نشان سوائے اس کے کہ کتب تاریخ میں ان کا ذکر ہے باقی نہ رہا۔ مگر افسوس کہ ازہر نے بہی قوم کے ضعف وانحطاط وتنزل سے حصہ لیا گو بوجہ ضرورت مشرق ومغرب کے مسلمانون کا قبلۂ توجہ بنی رہی اور بے شک جامع ازہر اس بات کی مستحق تہی۔ کہ امت اسلامیہ اس کی طرف پوری توجہ کرے اور اس کی ترقی کی تدابیر سوچے مگر افسوس کہ وہ ایک ایسے گروہ کے ہاتھون میں پڑی جس کے سقم فہم وقصور نظر سے دن بدن متنزل ہوتی گئی اور آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ ہزارون طالبعلم اس میں اپنی عمرون کا بہت ساحصہ برباد کرتے ہیں۔ مگر جب نکلتے ہیں تو ویسے ہی کورے کے کورے۔ نہ ذہنون میں کوئی تیزی آتی ہے نہ معلومات میں کچہہ زیادتی۔ نہ خلق میں کچہہ عمدگی۔

ازہر کی یہ حالت تہی اُدہر آستہ مصر یہ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اس نے کئی مدارس کھولے اور مغربی قوم کو اپنا استاد مقرر کیا لیکن انہون نے بہی ازہر کی طرف توجہ نہیں کی ان کا خیال تہا کہ اگر ہم اس میں اصلاح کرین گے تو لامحالہ یورپی استادون کا دخل ہوگا اور ممکن ہے کہ اس طرح دین پر خراب اثر پڑے خیر یونہی حالت رہی یہان تک کہ آخر چند علماء ان خیالات کے پیدا ہوئے جو سمجہے کہ اب اگر ہم اصلاح نہیں کرین گے تو پھر بہت بُرا نتیجہ نکلے گا (ان میں کر سب سے زیادہ پُرجوش شیخ مرحوم مفتی محمد عبدہ تھے) اس لئے انہون نے اس میں اصلاح کی اور زمانہ موجودہ کے علوم پڑہانے کے لئے کتب جدیدہ کو بہی نصاب میں داخل کر دیا۔ چنانچہ وہ اس میں ایک حد تک کامیاب بہی ہوئے۔ گو ان کو اس راہ میں بہت کچہہ ہدف تیر ملامت بننا پڑا۔ خیر پھر ازہر کی ترقی وعروج کا زمانہ شروع ہوا مگر یہ حرکت بہت ہی بطی تہی۔ آخر جناب عالی خدیو کی توجہ عالیہ اس طرف منعطف ہوئی اور انہون نے چاہا کہ ہم اسے ایک بڑی عظیم الشان یونیورسٹی دیکھیں اور اس سے ایسے علماء نکلیں۔ جو مسلمانون کے دین ودنیا کو سنوارنے والے ہون آپنے اس کی نبیاد رکہدی لیکن طلبۃ العلم جو اصلاح کی لذت سے آشنا تہے انہون نے جلدبازی کی اور چاہا جو امر کئی سالون میں ہونا چاہیئے چند دنون میں ہو۔ وہ سنۃ اللہ کو بہول گئے کہ دیرپا کام تدریج ہُوا کرتے ہیں فوری جوش ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ خدا نے بہی باوجود ہمہ قدرت ہر دو کے جہان کو ایک دن میں نہیں بنایا۔ تو پھر ازہر کے نقص ایک دن میں کیونکر نکل سکتے تہے۔ لیکن انہون نے صبر سے کام نہ لیا اور عام طور پر اپنا شکوہ بیان کرنے لگے جناب امیر نے ان شکایتون کو سنا اور ایک کمیٹی خیار امت کی مقرر کی جو ان کی شکایتون کو بغور سنے جو ماننے کی ہون وہ مان لے اور جو چہوڑنے کی ہون چہوڑ دیے۔

اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے جو کچہہ کیا خوب کیا کیونکہ یہ طریق دانشمندی نہ تہا کہ جو کچہہ وہ پیش کرتے ہیں۔ بلاسوچے سمجہے اور بغیر غور وفکر کے جہٹ پٹ مان دیا جاوے۔ کیونکہ طالبان اصلاح نوجوان تہے اور نوجوانون سے تو درکنار بڑے بڑے بزرگون سے بہی غلطیان ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی حد پر قائم نہ رہے اور نہ سمجہے کہ حکومت کی راہ میں کس قدر مشکلات ہیں۔ آخر وہ بہی کسی قانون کی پابند ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نفع ونقصان کو سوچے اور جن باتون کو کچہہ دیر تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔ ملتوی کردے۔

یہ ازہر کی بدقسمتی کہنی چاہیئے یا مصریون کی۔ کہ یہ معاملہ دور تک پہونچا اور اس نے پولیٹکل رنگ اختیار کیا۔ جو بات پہلے معمولی تہی اس میں خود غرضیون اور فتنہ انگیزیون کی بیخ فاسد ملی تو وہ بڑی خوفناک ہو گئی۔ شر انگیزون نے طلبۃ العلم کو بہت کچہہ اکسایا اور جوش دلایا۔ اور انہیں اپنے پیشواؤن کی بے ادبی کرنے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ یہ نوجوانی کی ترنگ میں سرکش ہو گئے۔ نصیحت کرنے والون نے نصیحت کی۔ کہ عزیزو! صبر سے کام لو۔ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ تم انتظار کرو وہ کیا رپورٹ کرتی ہے لیکن انہیں بہی پٹی پڑہانے والون نے کچہہ ایسی پٹی پڑہائی۔ کہ انہون نے ایک نہ مانی وہ بجائے اس کے کہ بات کو مانتے قسم کہا بیٹھے کہ ہم پڑہینگے ہی نہیں جب تک ہماری بات نہ مانی جاوے گی۔

اس پر خلیل حمادہ پاشا فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مامور ہوئے کہ ان وسائل سے کام لیں جو ایسے مواقع پر عقل وشرع کے نزدیک جائز ہو سکتے ہیں اس پر ایک شور مچا دیا

گیا کہ ہم مارے گئے قتل کئے گئے۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا یہاں تک کہ بعض شر انگیزوں نے حضرت سلطان اور پارلیمنٹ وغیرہ تک تاریں دیں لیکن جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ از ہر میں جو کچھ ہوا وہ مقدار سے بڑھ کر نہیں تھا اب کیا ان لوگوں کی حرکت موجب شرم نہیں کہ انہوں نے اپنے جوش میں آکر اپنی قومی عزت پر دھبہ لگایا۔ اور غیر قوموں کو خواہ مخواہ ہنسی کا موقعہ دیا اور اپنا نقصان کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ وہ امیر کے وعدہ پر اطمینان کرتے اور دیکھتے کہ کیا اصلاحیں ہوتی ہیں لیکن انہوں نے اعتماد نہ کیا تو نقصان اٹھایا اور اپنے تئیں ان مہربانیوں سے محروم کر لیا جو ان پر مبذول ہونے والی تھیں اب کیا ہماری قوم گذشتہ را صلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مطابق آئندہ کے لئے اس واقعہ سے سبق نہ لے گی۔

العتاب صابون القلوب کی سرخی سے المؤید رقمطراز ہے ترکی میں جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو اس کے ممبروں نے قسم کھائی۔ کہ ہم عامۃ الناس کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کریں گے۔ جب تک کہ ہمارے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھیں گے۔

اب سنئے کہ آج مجلس تعمیم سے [illegible] کیا [illegible] جو قاضی [illegible] بھیجا جاتا ہے [illegible] اس کے لئے ترکی زبان جاننا لازم ہوگا [illegible] یہ پہلا [illegible] اخلاص کا [illegible] ہے جو کہ مجلس [illegible] اس کے علاوہ [illegible] قاضی کو اس [illegible] کیا گیا ہے کہ وہ ترکی زبان نہیں جانتا حالانکہ عرب کے حقیقی [illegible] کے لئے [illegible] انسانی کام [illegible] اس لئے اگر [illegible] سے بھی کچھ غلطیاں ہوں [illegible] ان کا خیال [illegible] کرتے۔ مگر ایک یہ غلطی ایسی [illegible] ہے کہ اس پر خاموش رہنا بہت انصافوں کا موجب ہے۔

جمعیتہ ترکیہ کو اس بات کا لحاظ کرنا چاہئے تھا کہ جب انہوں نے پارلیمنٹ قائم کرنی چاہی تو کئی لوگوں نے اس کی مخالفت کی مگر ہم لوگ جو عرب میں انہوں نے عام اس سے کہ وہ سوریا میں سے یا عراق یا حجاز میں یا امریکہ یا برازیل میں غرضکہ جہاں کہیں... عربی النسل لوگ تھے سب نے بالاتفاق مجلس دستوریہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر افسوس کہ اب جمعیتہ ترکیہ مبعوثان اس برادرانہ امداد و مخلصانہ حمایت کی کچھ قدر نہیں کرتی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ جب اہل عرب کی اتنی جمعیت اور اتنا حق ہے تو کیا وہ اتنا کہنے کا بھی استحقاق نہیں رکھتے کہ ہم پر جو قاضی کیا جائے وہ عربی ہو نہ یہ کہ وہ ترکی زبان ہی جانتا ہو اور عربی سے نابلد ہو حالانکہ عرب میں اس کو عربیوں ہی سے سابقہ پڑتا ہوگا۔

جمعیت اتحاد و ترقی اس بات کو خوب جانتی ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ مسلمان ہے اور شریعت اسلامی نام ہے۔ قرآن و حدیث کا اور بچہ بچہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ قرآن جس زبان میں ہے اس کا نام عربی مبین ہے۔ اور یہ بات بھی مخفی نہیں کہ احادیث نبویہ بھی عربی زبان میں ہیں اور اہالی حجاز بھی مکہ سے لیکر مدینہ تک اور اس کے حوالی بصرہ بغداد۔ مصر وغیر ذلک تمام عرب ہے۔ پس اب کیا یہ دانشمندی کی بات ہے اور اصول سیاست و اتحاد کے اندر ہے کہ ان بلاد عربیہ پر (جو مدینۃ القرآن و بلدۃ الہجرۃ کہلاتے ہیں اور عربی وحی کے مہبط ہیں) قاضی جو شریعت اسلامی کا نافذ کرنیوالا ہو ایک ترکی شخص بنایا جاوے اور پھر ترکی بھی ایسا کہ وہ زبان عربی سے بالکل نابلد ہو۔

میں اس بات کے مخالف نہیں کہ قاضی حجاز ترکی شخص ہو مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم ایسا ترکی تو ہو۔ جو عربی زبان خوب جانتا ہو۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ جب ایک ممبر نے یہ تحریک کی کہ حجاز پر جو حاکم کرکے بھیجے جاویں ان کے لئے لازمی قرار دیا جاوے کہ وہ زبان عربی کے عالم ہوں تو مجلس نے اس تحریک کی کچھ پروا نہ کی اب ہم اس واقعہ کو دیکھ کر کس طرح اس بات کا خیال کر سکتے ہیں کہ اہل عرب اس مجلس ترکیہ سے ویسا ہی خلاص رکھیں گے۔ کیا یہ عرب کی حق تلفی نہیں اور کیا یہ وحدت عثمانیہ میں ایک خطرناک رخنہ ڈالنے والی بات نہیں ہے۔

مکہ و مدینہ میں صرف ترکی جاننے والے قاضی کا تعین اسی قسم کا ہے۔ جیسے کوئی شکسپیر کے مولد میں ایک عربی کو حاکم بناکر بھیجدے۔ جب کوئی انگریزی سیاح آئے اور اس عربی سے اس شاعر کے سوانح وغیرہ حالات پوچھے تو وہ کچھ بھی نہ بتا سکے۔

اب دیکھئے کہ ایک عربی عورت ہے وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند پر [illegible] نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے مثلاً پانچ چار آنہ مانگتی ہے۔ مگر وہ شوہر اسے صرف ایک آنہ دیتا ہے اب ہر ایک انمیں سے شرعی دلیل دیتا ہے جو ضرور عربی میں ہوگی۔ اب دیکھئے اگر وہ قاضی ترکی ہوگا تو کیا خاک سمجھیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنا ترجمان رکھیگا تو ہم کہتے ہیں کہ مسابا پاشا کو کیوں معزول کیا وہ بھی ترکی زبان کے لئے ترجمان رکھ سکتا تھا۔

ایک مفید مشورہ

"محترم محترم علامہ نور الدین صاحب ذیل کی چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال کرتی ہیں جو بہت شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہیں انشاء اللہ ہم بہت جلد .. .. .. اس وعدہ کا ایفاء دیکھ سکیں گے۔"

اڈیٹر صاحب بدر۔ مجھ کو پرچہ بدر مفت ہفتہ وار بہت ہی اہتمام سے ارسال کرتے ہیں۔ مگر غفلت کے سبب جو کہ قدرتاً نسوان کی کمزوری کے ساتھ ہوتی ہے۔ کچھ اس پرچہ میں لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اب آخر رہا نہ گیا پھر زیادہ سبب یہ بھی ہوا کہ میرا سفر جو ہندوستان کا میں نے کیا اور دینی بہنوں میرٹھ۔ انبالہ۔ چھاونی میرٹھ کی ملاقات سے کچھ دل میں جوش محبت ہوا۔ ان بہنوں کی تاکید سے اور نیز بدر کے پرچہ ہی میں ہماری طرف خیریت نامہ یا مکتوب بصورت ملاقات ہوا کرتے ہیں لکھا کرو اس سبب سے اپنی احمدیہ بہنوں کے لئے انشاء اللہ ارادہ ہے بشرط زندگی کچھ کم و کاست لکھدیا کرونگی چونکہ مسز الکس کی طرح تو بے شک مجھ کو ہوشیاری نہیں مگر خیر ما توفیقی الا باللہ انشاء اللہ جو کہ اس باغ کے سردار ہمارے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے دارین لیکر اپنے پیچھے اور پھر محسن یعنی خلیفۃ المسیح کے جو کہ زمانہ درس میں جو کہ میری ناکامل سمجھ کے مطابق ہوگا انشاء اللہ لکھا کرونگی اور اس طرح انشاء اللہ اپنی پردیسی بہنوں کی بھی تحریری ملاقات ہو جایا کریگی اپنی بزرگ بہن گو لیکی۔ الہی شاید خوش ہو جاویں کہ شکر ہے ہماری اتنی بڑی جماعت احمدیہ کی بہنوں میں ایک بہن سے ساتھ کی اور بھی شامل ہوئی جس طرح کہ ہمارے مرد جان و مال عزت و آبرو سے اس سلسلہ کی ترقی کیواسطے دریغ نہیں کرتے کیا عورتوں کو اپنی سمجھ کیمطابق لکھنا اور اپنی بس کی دینی مذہبی دنیاوی اولاد کی تربیت یا علاج کے متعلق یا کسی مسئلہ کے متعلق کچھ لکھنا بھی مفید اور آسان ہو جاویگا۔ نیز ہماری ام المومنین صاحبہ بھی انشاء اللہ میری اس عرض کو ضرور پسند فرمائیں گی اور ان بہنوں کو شاید اس پرچہ بدر کی معرفت ملاقات ہو جایا کریگی اس تحریک کے واسطے خصوصیت سے جوش اس لئے بھی ہوا کہ بہنوں سے ایک نوجوان بہن جو ہر طرح کی خوبیاں رکھتی تھیں مثلاً مال میں جمال میں عزت میں شرافت میں ایسے امراض میں مبتلا دیکھی جو اسی کے میاں کی بدصحبتی کا نتیجہ تھا جو اسکی نوعمری دخوبی اور پھر بیماروں کا ابتلاء دیکھ کر سخت رنج ... ہوا اور شکر بھی کیا کہ احمدی خاوندوں کے باعث غالباً امید ہے کہ ایسے امراض کی معیتوں کا سا ماتم ہوتا ہوگا اور جہاں خدانخواستہ ایسا ہو تو دعا اور تدبیر سے کام لیں۔

جہیز

آجکل ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائی اس نیک رسم کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں جو لڑکیوں کو ان کی شادی کے وقت جہیز دیا جاتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ایسے تنگ دل تنگ خیال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے جائز حصے سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں خود تو اپنے حقوق کے لئے یہ سرگرمی کہ . . . . . مقابلہ کی ٹھان رکھی ہے مگر جب اپنے گھر کی بابت پیش کی جاوے تو یہ سرد مہری۔ کہ جائز حق دینے سے بھی عار ہے ادا سے بیہودہ رسم قرار دیتے ہیں۔ میرے بھائیو! میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ کوئی رسم اپنی اصلیت میں بری نہیں اصل میں اس کے برے استعمال نے اس رسم کو برا کر دیا ہے جہیز کیا ہے کچھ سامان ہے جو والدین اپنی عزیزہ لڑکی کو دیتے ہیں تا وہ دوسرے گھر جا کر اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے کسی کی دست نگر نہ ہو۔ یا کم از کم اپنی خود داری کو قائم رکھ سکے یہ ٹھیک بات ہے کہ سسرال میں خواہ کیا کیا نعمتیں ملیں اور قیمتی زیور اور لباس فاخرہ دیا جاوے مگر پھر بھی اپنے ماں باپ کا دیا ایک تار ہے کا کرتہ اور پیتل کی انگوٹھی اس سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ جہیز جو ہے میں اسے کبھی بھی احسان یا خیرات نہیں سمجھتی بلکہ یہ لڑکی کا ایک حق ہے جو ماں باپ کے ذمہ ہے جیسے لڑکے اپنے باپ کی جائداد سے حصہ لینے کے مستحق ہیں ویسے ہی لڑکیاں بھی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے پس اگر والدین لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے یہ نیت کر لیا کریں تو یہ فریضہ بھی بقول شخصے ادا ہو جائے آجکل زمین کے حصے سے لڑکیوں کو محروم کر دیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ سخت ظلم ہے وہ بھی آخر خدا کی مخلوق ہیں اگر صرف اس وجہ سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے کہ وہ عورت ذات ہیں تو یہ ان کا قصور نہیں پس کیوں نہ زمین کا حصہ ان کو دیا جاوے افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے نماز روزہ تو چھوڑ دیا تھا جسکی نیکی کا ثواب اور بدی کا وبال یا عقاب خود ان کی ذات پر تھا اب وہ ایک اور حق کو مار کر ایک دوسری مخلوق پر ظلم کر رہے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو سمجھاوے ہمارے بزرگان ملت و ایڈیٹران اخبار اسلام . . . . بہتیرے ہی حقوق حقوق پکارتے ہیں مگر کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ آخر ہمارے سر پر بھی کسی کے حقوق ہیں کیا ہم نے انکو کبھی ادا کیا یا کم از کم ادا کرنے کی فکر کی ہے۔ بس ہمارے روشن خیال بھائی ہیں تو پردہ پردہ پکارتے رہتے ہیں یا تعلیم تعلیم میں کہتی ہوں ہمیں بے پردہ کر کے آپ کو کیا ملیگا اور ہم نے کب آپ سے شکایت کی ہے کہ ہم پردے میں تنگ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو پردہ شرعی ہے وہ نہ باہر نکلنے سے مانع ہے اور نہ کسی کی ترقی میں حارج۔ ہاں ہمارے خیالی یا رسمی پردے یہ نقصان رکھتے ہیں۔ سو یہ کوئی اسلامی حکم نہیں اسلامی حکم تو یہی ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلو اور جو نکلو تو چادر لیکر اس طرح کہ آدھا ماتھا ڈھکا رہے اور نیچے کا لب بھی کوئی زینت زیور وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ بس۔ اب اتنے پردے سے کیا مشکل پیش آتی ہے ہاں ایک اور بات کہ آنکھیں نیچی رہیں اور یہ مردوں عورتوں دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ باقی رہی تعلیم سو اس تعلیم سے مراد آپ کی اگر وہ تعلیم ہے جو آجکل سکولوں میں دیجاتی ہے تو ہمنے اسے پڑھ کر کیا کرنا ہے کسی ڈاک خانہ کا کلرک تھوڑا ہی بننا ہے ہمارے لئے تو وہ تعلیم مفید ہے جسمیں امور خانہ داری کے بارے میں ترقی معلومات کی ہدایات ہوں اپنے بال بچے کی تربیت اور انکی صحت کی حفاظت کی نسبت خیالات ہوں۔ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں اور تعلیم تعلیم پکار رہے جاتے ہیں۔ ایسے ضروری امور سے ہمارے بھائی ایسے لاپرواہ یا غافل ہیں کہ جناب میرزا سلطان احمد صاحب افسر مال جیسے انشاء پرداز بھی اور فلسفیانہ مضامین سے تمام جہان کے رسالے کہ دیتے ہیں مگر اپنی بہنوں کے حقوق اور ان کی بہتری کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا۔ (اگر لکھا ہو اور میری نظر سے نہ گذرا ہو تو معاف فرماویں) ہاں اصل بات جسپر قلم اٹھایا وہ رہ گئی۔ جہیز ایک ضروری شے ہے اور یہ نیک رسم ہے اس کو اٹھانا نہ چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ جہیز میں وہ سامان ہو جو ضرورت کے مطابق ہو نہ ایسے کپڑے ہوں جو پہنے نہیں جاتے نہ ایسی چیزیں جن کا کچھ بھی فائدہ نہ ہو نہ ایسی اشیا جو سراسر نقصان رساں ہوں بلکہ ایسا سامان ہو جو بہت مدت تک کام آوے اور پھر اس کے لئے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ جب لڑکوں کو جائداد کا حصہ دیا جاتا ہے تو اسے صحن میں بچھا کر کوئی برہمن یا میراثی کو بلا کر اعلان کرتا ہو کہ میں یہ چیزیں انکو دیں جہیز حیثیت سے بھی بڑھ کر نہ دینا چاہیئے حق واجبی سے کم بھی نہ ہو پھر ایک اور مشکل ہو وہ یہ کہ سسرال والے جہیز کی تمام نہیں تو اکثر چیزوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ سخت حق تلفی ہے۔ شاید اسی واسطے زمین وغیرہ کا حصہ دینا بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب لڑکی کا مال اپنا سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ضروری بات نہیں کہ سارے مضمون سے اتفاق کر لیا جاوے۔ میں عورت ذات ناقص العقل میری رائے کہاں درست ہو سکتی ہے۔ یا درست سمجھی جا سکتی ہے۔ امید کہ ایڈیٹر صاحب اس پر اور دوسرے بھائی خصوصاً توجہ فرماویں گے۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی)

رُباعیات

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ٭ بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی ٭ یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے؟

وہ لطف اب ہند و مسلمان میں کہاں ٭ اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زناں
جھگڑا کبھی گائے کا زبان کی کبھی بحث ٭ ہے سخت مضر یہ نسخہ گاؤ زبان

لے لے کے قلم کے لوگ بھالے نکلے ٭ ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپہ مارا ٭ آخر احباب کے دوالے نکلے

عاشقی کا ہو برا۔ اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے۔ بی میں رہے اغیار بی۔ اے ہو گئے

کھائی مژگان و نظر کی جو قسم بولا وہ شوخ
آپ اب تو میں بھی کھاتے ہیں چھری کانٹے سے

فکر دنیا نے بھلایا سب وہ قرآن و حدیث ٭ مولوی بھی محو قانون و نظائر ہو گیا

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے آپ نے ٭ وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہان توپ سے

بچشم خود دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ اپنی جاں دیا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے

نکالیں پیس کر دو وردیاں تھوڑے سے جو لانا
ہماری کیا ہے اے بھائی میں نہ مسٹر ہیں نہ مولانا

ہم الہی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

بنگر حیرت چہ ساز دین گشتہ ٭ نے قمیص و کوٹ و پتلون وطن

پڑھتے نہیں نماز یہ خود رائے کیا کریں
قوم ہے نہیں تو قوم نہیں اسکے کیا کریں (رمیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح سے تین ماہ میں قرآن مجید سیکھنا

"مولوی صدر الدین صاحب نے جو تجویز قرآن سیکھنے کی پیش کی ہے وہ فی الحقیقت بہت ہی خوش کن اور دلربا ہے باقی رہا یہ سوال کہ آیا یہ پریکٹیکل ہے یا نہیں تو اس کیلئے واقعات خود بتلا دیں گے ہم بوجوہ چند اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں ہاں اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اگر خوش قسمتی سے یہ تجویز عملی رنگ اختیار کرے تو پھر یہ بزرگ ایک ترجمہ ایسے نوٹوں کیساتھ جو ان کی تحقیق اور استفاضہ از حضرت مولانا کا نتیجہ ہو ساتھ ساتھ تیار کرتے جاویں یا مختلف سوالات کو زیر نظر رکھ کر مولانا ہی اپنے اردو ترجمہ پر نظر ثانی اور نوٹوں کو ترتیب دیکر لکھتے جاویں تاکہ قوم کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو۔ اگر اس تجویز کے مطابق ہر ضلع کی جماعت میں سے ایک فہیم و ذہین عالم آگیا تو پھر مختلف مذاق کے بزرگوں کے قرآن کی طرف متوجہ ہونے سے جو عمدہ نتائج نکل سکتے ہیں وہ ایسے بیش بہا ہیں کہ دنیا کے موجودہ خزانے ان کی قدر و قیمت کے آگے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں ایک جذب دے اور کسی مشتاق معارف قرآنی و مشتاق کلام ربانی کی دیرینہ اور مخلصانہ آرزو کو پورا کرے۔"

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ میں سے بہت سے اصحاب دسمبر کے جلسے کی تقریب پر دارالامان میں تشریف لائے تھے انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں اور جو تحریکات کی گئیں سنی تھیں اور باقی دوستوں نے بھی سلسلے کے اخباروں میں انکو ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کے بعد کی پے درپے تحریکوں کو سوچا ہوگا اور اس تجویز پر غور کیا ہوگا جو ابھی دینیات کے سکول کے متعلق نکلی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہوگیا ہے یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے پرجوش اصحابوں کو اس کے بانی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے پھیلانے کا جوش ہے اور انہوں نے اس اخلاص بھرے ارادے کو پورا کرنے کی یہ تجویز سوچی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دو طرح اسلام کی خدمت کرے (اول) علماء دین تیار کرے جو مختلف مقامات میں اپنی جماعتوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے رہیں اور اپنے عملی نمونوں سے اور اعلیٰ درجے کے اخلاق سے اس بابرکت تعلیم کا عملی رنگ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور علماء میں سے بعض ایسے واعظین ہوں جو دیگر مقامات اور بیرونی ممالک میں اسلام کے پھیلانے کے لئے جدوجہد کرنے والے ہوں۔ اور (دوسرے) مدرسہ دینیات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایسے نوجوان پیدا کرے جن میں سچا تقویٰ ہو اور اعلیٰ درجہ کی تہذیب ہو اخلاق حمیدہ ہوں اور اسلامی جوش ہو اور اپنے تئیں بنی نوع انسان کے لئے بابرکت ثابت کریں اور ایسا عمدہ نمونہ دکھاویں کہ لوگ اس سلسلہ حقہ کی طرف متوجہ ہو جاویں۔

ان دو امور میں سے پہلے حصہ کو بڑی وقعت دیگئی ہے اور حقیقت میں اس کو بڑی وقعت دینی چاہیئے کیونکہ جب تک ہم میں ایسے علماء نہ ہوں جو اسلام سے پوری آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خوبیاں بیان کرسکتے ہوں تب تک جماعت کے افراد میں سچی معرفت۔ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی طاقت کا پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فعل اور ہر عمل ایک معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں کہ اس سے ہماری جان کو مدد ملتی ہے۔ ہم کام کاج محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کے لئے یہ چیزیں ازبس ضروری ہیں ورزش اس لئے کرتے ہیں کہ صحت کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ زہر سے شیر سے طاعون سے اس لئے بچتے ہیں کہ وہ ہمیں ہلاک کرنیوالے اسباب ہیں۔ علم طب اس لئے سیکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے جسمانی قوے کی قوت قائم رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہر فعل و عمل کیلئے سچی معرفت کی ضرورت ہے جتنی معرفت باریک ہوگی اتنی ہی عمل میں اخلاص اور لذت ہوگی جب دنیاوی کام کاج اور ترقی کے لئے علوم ضروری ہیں تو روح کی صحت اور اس کی ترقی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور لقاء کے لئے روحانی علوم نہایت ہی ضروری ٹھہرتے ہیں روحانی طب قرآن کریم ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم فیہ شفاء للناس و رحمۃ جب تک اس کتاب کا صحیح علم ہمیں میسر نہ ہو۔ جب تک ہم اس کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر اطلاع نہ حاصل کریں جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فلاں افعال سے خوش ہوتا اور فلاں افعال سے ناراض ہوتا ہے جب اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ ہی نہ لگے تو ہم اسکو کس طرح خوش کرسکتے ہیں آپ جب دیکھتے ہوں گے کہ سلسلے کے اخباروں میں جماعت سیالکوٹ کی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ قریباً ہر نیک کام میں سابقوں میں سے ہوتے ہیں اور بہت سی مفید تجاویز کے موجد ہوتے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح سے سبقت لیجانے کے متعلق سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں تو کیا آپنے اس راز کے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ان کی ترقی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے باشوکت انسان کو پیدا کر رکھا تھا۔ جو قرآن کریم کا سچا عاشق تھا۔ اور اس کی دلربا خوبیوں پر آگاہی رکھتا تھا اپنی اور اپنی جادو تاثیر زبردست ولولوں کو ہلا دینے والی تقریروں سے قلوب پر قبضہ کر لیا تھا انہوں نے قریباً سات سال تک قرآن کریم کا درس کیا اور سات سال کے عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہ دیکھا جب تمام سامعین یک زبان ہو کر اس بات کا اعتراف نہ کرتے کہ کل کی نسبت آج زیادہ حظ اور لطف اٹھایا ہے۔ مخدومی سیدی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرجوش مقدس انسان نے ایک جماعت تیار کی جو امور نبوت کی واقفیت رکھتی ہے۔ ان کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کی مدد کے لئے مخدومی سیدی حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاک دل میں اس جماعت کی ہمدردی کا جوش ڈالا اور آپنے قرآن کریم کا درس جاری رکھا جس کا اثر آپ اس جماعت کی کارگذاری میں دیکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ قرآن کریم کا سچا علم ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس کتاب حمید کے سکھانے کے لئے اس نے ہمیں ایک نہایت ہی مقدس متبحر انسان دے رکھا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ اس متبحر انسان یعنی مخدومی سیدی حضرت خلیفۃ المسیح سے استفاضہ کریں۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں جمع ہوں اور پانچ رکوع ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح سے پڑھیں اس حساب سے تین دن میں ایک پارہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ میں دس پارے اور تین ماہ میں قرآن کریم ختم ہو سکتا ہے اور اگر بیس پچیس دوست جمع ہو گئے اور انہوں نے محنت کی تو تین ماہ کی محنت سے علماء بن سکیں گے ان اصحاب کو ایک کمرہ دیا جاویگا اور اس میں جتنی تفاسیر میسر آسکیں رکھی جائیں گی۔ ان اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک تفسیر میں سے پانچ رکوع روز مطالعہ کریں۔ تین چار گھنٹے کے مطالعہ اور تفکر کے بعد ایک دو گھنٹہ مذاکرہ کریں اور ایک دوسرے کے مطالعہ سے استفادہ کریں اور ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور تفسیری نکات حاصل کریں اور جو باتیں حل نہ ہوں انکو نوٹ کرلیں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مشکلات کو حل کرلیں۔

میں نے اس تجویز کو دسمبر کے جلسے میں بیان کیا تھا بہت سے دوستوں نے قرآن کریم سیکھنے کی خواہش ظاہر کی

www.aaiil.org

تھی۔ علاوہ ازین جماعت کے کئی ایک علماء سے فکر آیا ہے وہ خوشی سے اس مین شریک ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہین مین جماعت کے تمام دوستون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آپ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دین۔ سردست کم از کم فی شہر ایک عالم تیار کرنے کی کوشش کریں اور ایک بزرگ کو دارالامان مین تین ماہ کے لئے بھیجدین جو واپس جاکر ان کو مالامال کردے۔

انشاء اللہ بتاریخ ۲۰۔ اپریل تک دارالامان مین پہونچ جاونگا اور یہ کام ۲۵۔ اپریل سے شروع ہوگا انشاء اللہ۔ اور اگر اتنی جلدی نہ آسکین۔ تو کم از کم یکم مئی کو پہونچ جاوین جو دوست اس کام مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ مہربانی کرکے مجہے اطلاع دین۔ والسلام۔

خاکسار صدرالدین۔ ٹریننگ کالج لاہور

احمدی اور مسیحی

بالحق

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

بمقام کلب تعلقہ شولاپور جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب بشپ دکن حیدرآباد کی طرف سے ایک اشتہار اس مضمون کا تقسیم ہوا کہ آج کے روز ۴ بجے دن کے جناب پادری بل۔ آرگوری صاحب گناہ کی حقیقت پر لکچر دینگے اس خاکسار عبداللہ احمدی سکنہ تیاپور کے نام بھی پادری صاحب کی جانب سے ایک رقعہ حاضر مجلس ہونے کے لئے آیا۔ یہ خادم مسیح شریک جلسہ ہوا۔ بعد ختم لکچر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض کیا کہ اس وقت مجہ کو بھی گناہ کی حقیقت پر کچھ بیان کرنے کی اجازت ہے؟ اور یہ بھی کہا کہ مین کسی مذہب پر اشارۃً کنایۃً ہرگز حملہ نہ کرونگا۔ بلکہ ویسا بیان پادری صاحب کا تائیدی ہوگا۔ یہ سن کر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب کرسی پر سے اوٹھ کر اور پادری نانپا صاحب سے ملکر انگریزی مین کچھ گفتگو کی اور خاکسار کے استفسار کا کچھ جواب نہ دیا کہ کل صبح کو ہم تمہاری مسجد مین حاضر ہوتے ہین۔ مینے کہا بہت خوب صبح ۸ تا ۹ آپکی انتظاری رہیگی۔

۲۲۔ فروری ۱۹۰۹ء ۷ بجے صبح جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب و جناب پادری گوری صاحب مسجد کو تشریف لائے اور نجات و نجات کے اصول پر بحث چھیڑ دی اور کہا کہ آپ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب اور ہمارے یسوع مسیح کی زندگی کا مقابلہ کرلین کون افضل ہے ظاہر ہوگا۔

خادم مسیح۔ ماموران الہی کے مقابلہ مین پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اونہون نے جس کام کے لئے مامور ہوئے ہین اوسکو کس طرح انجام دیا اور کیا کامیابی حاصل کی اور اسکی ہمت و شجاعت و سخاوت اور ہمدردی اقتدار پانے کے بعد اپنے مجرمون کو معاف کرنا او خدا کے وعدون پر بھروسہ رکھنا اور ان کے مریدون مین قدسی طاقت وغیرہ کا مصدر ہونا مقابلہ کرین بہتر ہے کہ اس سے قبل تعلیم ہی کا مقابلہ کرلین۔ تعلیم مین بھی عبادت کی تعلیم لینا ضروری ہے۔ عبادت کی تعلیم مین طریق دعا سب سے اعلیٰ و افضل ہے، چونکہ سب عبادتون کا مغز دعا ہی ہے پادری صاحب نے اسبات کو قبول کیا۔ اس خادم مسیح نے انجیلی دعا کا سورہ فاتحہ سے مقابلہ کرکے ہر دو دعاون کا فرق تبلادیا۔ پہر مسٹر پادری صاحب نے انجیلی دعا پر جتنے اعتراض تھے ان کے اٹھانے کی کوشش کی مگر جون جون ہاتھ پیر مارتے گئے تون تون اعتراضون مین اور بھی پڑتے گئے۔

جناب پادری صاحب گولڈ اسمتھ۔ جیسے آپ کی دعا مین الحمد للہ موجود ہے۔ ایسے ہی ہمارے انجیل مین یک جگہ سب تعریف اسی کے لئے ہونے کا ذکر ہے ہمین جھگڑتے جاوین تو بہت طول ہوتا ہے اور وقت پہلے ہی بہت ہوگیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ خدا سے ہدایت کی دعا مانگین خاکسار نے کہا۔ اھدنا الصراط المستقیم ہماری دعا مین موجود ہے ہم رات دن یہی دعا نماز مین مانگتے ہین۔ مگر انجیلی دعا مین ہدایت کا ذکر تک نہین ہے اوس کے بعد خاکسار نے سورہ فاتحہ پڑہی۔ حاضرین مجلس نے آمین کہی۔ چلتے وقت جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب نے خادم مسیح سے کہا کہ آج کے روز کفارہ پر لیکچر دیا جاویگا۔ آپ ضرور تشریف لائیو

خادم مسیح۔ کل کے روز خاکسار کو بیان کرنے کی اجازۃ نہین ملی اگر ممکن نہ تہا تو جواب ہی دیا ہوتا جواب سے محروم رکہا گیا یہ انصاف ہے۔

پادری گوری صاحب! اگر آپ مجہ سے دریافت کرتے تو مین آپ کو بیان کرنے کا موقع دیتا آج آپکو ہم موقع دینگے۔

چار بجے خاکسار شریک جلسہ ہوا۔ میر مجلس جناب ڈاکٹر سکندر لال صاحب قرار پائے۔ پادری صاحب نے یسوع مسیح کے کفارہ پر لکچر دیتے ہوئے (خدا کی رحیمیت) و توبہ سے نجات ملنے پر تحقیر کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گناہ پنسل کا لکہا ہوا ہے اور توبہ بجائے ربڑ کے ہے ادہر گناہ کیا ادہر گہس دیا۔ جوبات عقل و تجربہ و قانون قدرت و تواریخ کی خلاف ہو ہم اس کو نہین مانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکچر ختم ہونے پر اس عاجز نے پادریون سے عرض کیا کہ عاجز کو بھی کچھ کہنے کی اجازت ہے؟ تو پادری صاحب گولڈ سمتھ صاحب نے میر مجلس صاحب سے بیان کیا۔ تو جناب میر مجلس ڈاکٹر سکندر لال صاحب نے مجہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب وقت بہت ہوگیا ہے۔ پادری صاحب گوری نے کہا اگر آپ کو کچھ اعتراض ہے تو چند منٹ دئے جاتے ہین۔ اعتراض کیجے خاکسار نے کہا۔ کہ مین اعتراض کرنا نہین چاہتا ہون۔ کسی کے مذہب پر اعتراض کرنا ہی حملہ کرنا ہے۔ مین فقط مذہب اسلام کی خوبیان بیان کرونگا اور بس۔ دو منٹ ایسا بیان کرنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے۔ یہ عاجز حاضرین مجلس کو یہ کہہ کر کہ کل کے روز چار بجے مکہ مسجد تیاپور مین گناہ سے بچنے پر لکچر ہوگا۔ سامعین شامل جلسہ ہون چل دیا۔ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے یہ وقت مجہ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ پادری گولڈ سمتھ صاحب اسلام کو بہی سچا مذہب یقین کرتے ہین اور مسیح کے کفارہ پر ان کا یقین نہین ہے۔

۲۲۔ فروری ۱۹۰۹ء علی الصباح یہ عاجز اور محمد عمر صاحب اور جناب مولوی عبد الغفار صاحب برادر قاضی شاہ پیر تینون صاحبان جناب پادری صاحب کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر پادری گوری صاحب و پادری نانپا صاحب بھی موجود تھے اس خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اپنے ہاتھ سے کاغذ پر مضمون ذیل لکھ کر جناب پادری صاحب کی خدمت مین پیش کیا۔

مین عبد اللہ ابن امام الدین احمدی سکنہ تیاپور ہون اور یہ عقیدہ رکھتا ہون کہ ... حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام صلیب پر ہرگز نہین مرے بلکہ زندہ اترے۔ مین اس کا ثبوت انجیل توریت وغیرہ سے دینے کے لئے موجود ہون اگر مین اس عقیدہ کے خلاف کہہ اور عقیدہ دل مین رکہ کر اوس کو چھپاتا ہون تو مجہ پر خدا کی لعنت ہو۔ اے ہمارے وحدہ لاشریک خدا تو ہی اس بارہ مین کہ حق کیا ہے؟ فیصلہ کردے۔ آمین ثم آمین

جناب پادری گولڈ سمتھ صاحب سے یہ عرض ہے کہ وہ بھی اس کے مقابل مین اپنے دست قلم سے اپنا دلی عقیدہ لکھ کر جناب پادری گوری صاحب و پادری نانپا صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ کاغذ اس عاجز کو عنایت کرین تو عنایت و مہربانی ہے ورنہ زبردستی نہین۔ مین نے اس کو نیک نیتی سے لکھا ہے۔ تا حق حق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو۔ فقط۔ العبد عبد اللہ احمدی

www.aaiil.org

پادری گولڈسمتھ صاحب کہتے ہیں۔ کہ اچھا یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ذکر انجیل میں کہاں ہے تبلا دیجئے

خادم مسیح اگر آپ حق کا ظاہر ہونا چاہتے ہیں۔ تو جلسہ کرو۔ اور جلسہ میں طرفین سے ایک ایک صاحب منصف مقرر ہوں آپ اور میں اپنے اپنے دلائل پیش کرینگے اسکے بعد جو کچھ کہ نتیجہ ہے وہ ظاہر ہوگا۔

پادری صاحب ۔ہم جلسہ نہیں کرینگے اور نہ کسی کو منصف قرار دینگے اگر آپ کو بتلانا ہو تو اسی وقت اپنے دلائل تبلا دیجئے پھر بائبل منبر پر موجود ہے لیجئے۔

خادم مسیح آپ اپنا دلی عقیدہ لکھ دیجئے۔ اسکے بعد اسوقت ثبوت دیا جائیگا۔ مگر اس ثبوت سے جیسا نتیجہ نکلنا چاہئے ویسا نہیں نکلیگا۔ کیونکہ آپ فرمادینگے کہ میرے دلائل مضبوط ہیں اور میں کہونگا کہ میرے دلائل مضبوط ہیں اگر دو صاحب منصف ہوں تو بہت احسن ہے میری خیال میں ڈاکٹر سکندر لعل صاحب اور منصف صاحب عدالت دیوانی ان حضرات کو منصف گردانکے ان کے روبرو فریقین کے دلائل پیش ہوں تو بہت خوب ہے۔

پادری گوری صاحب پہلے آپ لکھ دیجئے کہ یہی انجیل اور توریت جو اسوقت میز پر موجود ہے اس پر میرا ایمان ہے اور میں انکو وہی کتابیں یقین کرتا ہوں کہ جو نزول کے وقت تھیں۔

خادم مسیح میرا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے انجیل و توریت زبور نازل ہوئے ہیں اور اب آپکا یہ سوال کہ بعینہ وہی کتابیں ہیں یا نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خدا کے کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ جس بات کو آپ انجیل سے ثابت کرنا چاہتے ہیں اسی انجیل سے اسکے خلاف میں حضرت عیسیٰ کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت کرنیکے لئے طیار موجود ہوں ہاں آپ اگر ایک جلسہ کرکے میرے دلائل کو توڑکر اختلاف کو اٹھا دینگے اسوقت میں سوال کے جواب دینے پر مجبور ہونگا۔

پادری گوری صاحب ۔ یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت انجیل سے پیش کیجئے۔ اسی وقت اسکا اختلاف اٹھا دیا جاویگا جلسونکی ضرورت نہیں اور نہ منصفوں کی ضرورت ہے۔

خادم مسیح بہت خوب جناب پادری گولڈسمتھ اور آپ اتنا ہی لکھ دیجئے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرکے اور پھر زندہ ہوئے یہی ہمارا دلی عقیدہ ہے اور پھر یہ عاجز اسی وقت مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت پیش کرتا ہو۔

پادری نانیا صاحب ایک انگریزی کتاب میں سے پڑھکر ترجمہ کرکے سنایا کہ عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے یسوع مسیح صلیب پر مرے اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوئے پھر زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اسی کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں آپ لیجائیے۔

خادم مسیح ۔ میں عام عیسائیوں کا عقیدہ دریافت نہیں کرتا نہ انگریزی داں ہوں اسی کا ترجمہ اردو میں لکھدیجئے اور خدا کو حاضر و ناظر جان کے اسپر پادری صاحب گولڈسمتھ اپنا بھی یہی عقیدہ ہونا ظاہر کرکے دستخط کردیویں اور آپ صاحبوں کے بھی اسپر دستخط ہوں۔ میں بشپ صاحب کے دلی عقیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں۔

پادری گولڈسمتھ ۔ میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے ہمارا ایمان انجیل پر ہے یعنی ہمارے دستخط ہے پہلے آپ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونیکی دلیل پیش کرو۔

خادم مسیح اچھا جناب آپنے کل اپنے لیکچر میں گوشت کھانے اور خون نہ کھانیکے اعتراض کے جواب میں جو آیت بیان کی ہے اسکو نکال دیجئے اسپر پادری صاحب نے کتاب احبار باب ۱۷ آیت گیارہ تا سولہ ۔نکال کر پیش کیا اوسمیں یہ فقرہ موجود تھا۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے جو شخص شکار کرے اسکا لہو بہا دے کیونکہ یہ ہر ایک بدن کی جان ہے اسکا لہو جان کی جگہ ہے اسلیئے میں نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ گوشت کا لہو مت کھاؤ ہر جسم کی زندگی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کھاوے کٹ جائیگا۔

جناب پادری صاحب ۔ ملاحظہ فرمائیے اور غور انصاف کیجئے جب یسوع مسیح علیہ السلام کے صلیب سے اتارنے کے بعد سپاہی نے پسلی سے لہو نکالا دیکھو یوحنا ۱۹ باب اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نہیں مرے اور زندہ اتر گئے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہئے یہ سنکر پادری صاحب نے فرمایا میں اس تقریر کو ابھی نہیں سمجھا اس پر جناب مولوی عبدالقادر صاحب قاضی نے کہا کہ آپ لہو کو توریت کے مطابق عین جان یقین کرتے ہیں پادری صاحب نے کہا ہاں توریت پر ہمارا ایمان ہے اور ہم یقین کرتے ہیں۔

بیشک لہو عین جان ہے تو جب عیسیٰ کے جسم کو صلیب دینے کے بعد بھی خون نکلا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ میں جان موجود تھی

پادری نانیا صاحب آہا آپ کی یہی غلطی ہے۔ کہ یہ خون نکلنے کا ذکر صلیب پر مرنے کے پہلے کا ہے جب انجیل کھولکر دیکھی گئی تو وہاں یہ واقعہ جان دینے کے بعد کا نکلا یہ دیکھکر پادری صاحب خود ہی خاموش ہوگئے اور جواب نہ دیا۔

پادری گولڈسمتھ صاحب انجیل میں لہو اور پانی کا نکلنا لکھا ہے میں کہا کہ لہو اور پانی نکلنے کے یہی معنے ہیں کہ لہو بہ کر نکلا۔ اب فرمائیے کہ آپکا دلی عقیدہ کیا ہے تحریر فرماکر دستخط کر دیجئے۔

پادری گولڈسمتھ صاحب ہمارا عقیدہ جو کچھ ہے لکھدینے کی ضرورت نہیں

خادم مسیح اگر لکھ نہیں دیتے ہو تو زبردستی نہیں صرف اتنا کیجئے کہ میں اسوقت دعا کرتا ہوں کہ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا فریقین سے جو لوگ دلیں عقیدہ کچھ کہتے ہیں اور زبان سے کچھ کہتے ہیں اسکا فیصلہ تیرے دربار میں ہے اسی پر سب حاضرین آمین کہیں۔

پادری گوری صاحب غصہ میں آکر نہ ہم آپکو لکھدیتے ہیں نہ آپکے دعا کرنے پر آمین کہتے ہیں۔ آپکے پیغمبر صاحب نے تو گیارہ بیبیاں کیں ایسا اور ویسا وغیرہ بیجا تہمت و طعن سید الطاہرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کرکے ہمارا دل کھانے لگے۔

خادم مسیح اگر خوشی سے لکھدیتے ہیں تو پادری صاحب اپنا عقیدہ لکھدیں نہیں تو کوئی زور بھی نہیں آپکو خلاف تہذیب کلام زبان سے نکالنا اصل بحث کو چھوڑ کر اور طرف نہ جانا چاہئے ہاں آپ صاحبان ہماری دعا پر آمین کہیں یا نہ کہیں اختیار ہے اللہ جل جلالہ دلونکے عقیدونکو جانتا ہے مولوی عبدالقادر صاحب دقافخم عمر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا میں دعا کرتا ہوں آپ دونوں صاحب آمین کہیں۔

دُعا

اے ہمارے حاضر و ناظر خدا تو دانا بینا ہے آج کے روز سے ہمارے پادری صاحب پر بہیلے سے اتمام حجت کردیگئی اسوقت جو صاحب حق کو چھپاتے ہیں انکا فیصلہ تیرے دربار میں ہے حق کیا ہے تو ہی ظاہر کردے آمین ثم آمین انشاءاللہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے عنقریب میں اسکا فیصلہ ہوجائیگا کہ فریقین میں سے کون حق پر ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

مسودات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نقل تجویز ایڈیشن ۲۰۶ ارسال خدمت ہے شائع کرکے مشکور فرماویں۔ ۲۰۶ روئیداد اجلاس چیف انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین میں پیش ہوئی جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن انجمنہا احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنیمیں کوئی حرج نہیں لیکن تبلیغ و دستکاری کے لئے یہ ضروری ہے کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام میں ہو قادیان میں زیادہ جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں اور ایام جلسہ میں اتنا وقت بھی نہیں ہوتا اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جا سکتا ہے اور صدر انجمن کیساتھ ملحق و وابستہ اس انجمن کا سکرٹری خط و کتابت کیلئے ہو قادیان میں کسی سفر کی ضرورت نہیں بلکہ اسکی بجائے یہ ہو کہ جنرل سکرٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے اور ایک مقام مناسب جگہ پر رکھا جاوے اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات میں حسب تجویز انجمن ہوتے ہیں اور ان میں شامل ہونیکے لیے صدر انجمن اور یہ کسی کو بھی بھیج سکتی ہے والسلام - محمد علی سیکرٹری - ۱۳ مارچ ۱۹۱۰ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرماکر ذیل کا اعلان اخبار میں شایع فرماکر مشکور فرماویں۔

اعلان

خدا کا شکر ہے کہ کلکتہ میں بھی احمدی احباب نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کی ہے جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں اسواسطے خاص کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ حافظ محمد امین وغلام نبی احمدی مالک لوئر چیت پور روڈ کلکتہ کے مکان پر تشریف لیجا کر شامل جلسہ ہوا کریں اور جلسہ کی کاروائی سے دلچسپی لیا کریں امید ہے کہ حافظ صاحب موصوف احمدی احباب سے آگاہ ہو کر انکو تاریخ انعقاد جلسہ سے اطلاع دیا کریں تا تمام احباب کی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق ہو اور احباب کا باہمی تعلق محبت ترقی کرے

والسلام سیکرٹری صدر انجمن.

نامہ صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الی المکرم استادی المعظم حضرت خلیفۃ المسیح المہدی - السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضور کا غلام ضلع امرتسر کا دورہ ختم کرکے داخل ریاست کپورتھلہ ہو گیا ہے ضلع امرتسر میں عاجز ۱۴ جگہ گیا ۱۹ وعظ کئے ۱۳ نے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے جنکی درخواستیں برائے قبولیت حضور کی خدمت میں بھیجی گئیں - ۲ انجمنیں نئی قایم ہوئیں بدر کے واسطے ۱۳ نئے خریدار ملے۔

شہروں کی نسبت گاؤں کے لوگ غریب بہت جلد توجہ کرنے ہیں محبت سے کلام سنتے ہیں اکثر دین سے بہت ناواقف ہیں اور واعظین کے از حد محتاج ہیں

متفرقات

انجمن احمدیہ فیروزپور یہاں کے احباب اپنی انجمن کے ماہواری جلسے نہایت اہتمام سے کرتے ہیں ہمارے پاس ۱۲ - فروری کے جلسہ کی رپورٹ پونچی ہے جسمیں عہدہ داروں کا انتخاب درج ہے (۲) لائبریری کے قایم کرنیکی تجویز - (۳) دو لاکھ کے چندہ میں ... حصہ لینے کے لئے احباب نے اپنی طرف سے چھ سو سات روپے دینے کا وعدہ کیا جس میں بابو نصیر احمد شیخ احمد اللہ صاحبان کے پچاس پچاس روپے ہیں شیخ امیر الدین کے للعہ باقی بھائیوں کے تین تین یا للعہ اور عہ. اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے (۴) نماز جمعہ کا انتظام (۵) شاخ دینیات میں بچے بھیجوانے اور اسکی مالی امداد کی تحریک (۶) مدرسہ کی عمارت کیلئے چندہ دینے والوں کو بقایا صاف کرنیکی طرف توجہ دلائی جاوے (۷) اسلام پر ایک لیکچر جو انشاء اللہ آیندہ اشاعت میں درج ہو سکے گا اس سے زیادہ میں رپورٹ کے اندراج کے لیئے جگہ نہیں نکال سکتا اور نہ میرے نزدیک اسکی ضرورت ہے۔

ملتان والو! توبوا الی اللہ جمیعاً برادرم فخر الدین اطلاع دیتے ہیں کہ ملتان ایسا پررونق شہر جو بہت سے بزرگوں کے مزاروں کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ اسبات میں مشہور تھا کہ یہاں طاعون نہیں آئیگا طاعون میں ماخوذ ہے تقریباً ½ شہر خالی ہو چکا ہے پھر بھی اموات کی اوسط تین روزانہ ہے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی اسمیں شہید ہوئے ہیں - احباب نے اسکی تجہیز و تکفین حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق کی جو آپنے ایسے شہداء کے متعلق نافذ فرمایا تھا - اس اخلاقی جرات پر امیر المومنین نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔

زمینداروں کی کانفرنس مکرم منشی سراج الدین صاحب مدیر اخبار بکری کی پنشن کے ساتھ ہی اپنے سر میں یہ سودا لائے تھے کہ زمینداروں کی حالت بہت قابل رحم ہے پس حتی الوسع انکی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر بقیہ زندگی کا فوٹو ہوگا چنانچہ آپنے ایک اخبار زمیندار جاری کیا اس میں جہاں سے جیسی کچھ دلچسپی لی اور زمیندار بھائیوں نے جو کچھ امداد کی وہ ظاہر ہے تاہم مسلسل ناکامیوں نے اس جوانمرد پیر دانا کو جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد اور درد میں قومی احساس ہے مایوس نہیں کیا - بلکہ وہ آگے سے بھی بڑھکر اپنے کام میں مشغول ہے اب آپنے ایک کانفرنس منعقد کی ہے جسکا دوسرا اجلاس کریم آباد متصل وزیر آباد میں ۲۴ - ۲۵ - اپریل کو ہوگا - اس میں اخلاقی - تمدنی تعلیمی - زراعتی اصلاح کے متعلق بحث ہوگی مذہب کے زمینداروں کو مدعو کیا گیا ہے میرے نزدیک بہت بہتر ہے اگر ہمارے احمدی بھائی بھی اسمیں شریک ہوں مجھے امید ہے میرے دوست منشی صاحب احمدیوں کے جذبات اور دیوز کا لحاظ رکھینگے جو لوگ جانا چاہتے ہیں وہ اپنے تشریف بری سے تین روز پہلے اطلاع دیں تا انتظام میں سہولت ہو۔

ہندوستان کی مردم شماری

سنہ ۱۹۱۱ء میں ہند کی مردم شماری ہوگی اسلیئے ابتدائی انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہیں - میں اپنی تمام احمدی قوم کو اس موقع پر متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے متعلق کافی انتظام فرمائیں کوئی گاؤں ایسا نہ رہجائے جہاں کے احمدی اپنے نام معہ بال بچوں کے نہ لکھائیں اس سے پہلی مردم شماری میں کچھ ہمارے بھائیوں نے تساہل کیا اور کچھ فارم پر کرنیوالوں کی مہربانی ہوئی اور بعض کو عام ہام کے احکام کی اطلاع نہ ہوئی اسلیئے تمام نام درج نہ ہو سکے اس دفعہ میں یقین کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ اس بارے میں کافی انتظام کریگی یہ بھی اخبار میں پڑھا ہے کہ مذاہب صرف آٹھ نو لکھے گئے ہیں یعنی سکھ آریہ برہمو مسلمان ہندو - عیسائی یہودی - مگر اس سے یہ مراد ہوگی کہ ہر مسلمان کو اس فرقہ کے لکھانے میں دقت پیش آئے جس کے ساتھ اسے تعلق ہے۔

بقایا داروں کیلئے - جن صاحبوں کے ذمے ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے وہ [illegible]

انتخاب الجرائد

امریکہ میں مسلمان۔ سلطنت عثمانیہ سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان ترک وطن کرکے امریکہ پہونچے ہیں۔ ترکی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیئے برازیل میں دو ترکی قنصل ہیں۔ جنوبی امریکہ کی ریاست رجنٹائن میں (۲۰ ۷) مسلمان ہیں۔ یوروگوئے۔ پریگوئے اور چلی میں ان کی تعداد ۱۹ ہزار ہے۔ ارجنٹائن سے عربی کے ۵۔ اخبار نکلتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ الزمان۔ السلام۔ الصدیق۔ الرموز الحقائق۔ برازیل میں (۱۰۰۶۰۰) مسلمان ہیں۔ یہاں سے بھی عربی کے کئی اخبار جاری ہوتے ہیں۔ مثلاً ابو الہول المنظر۔ العدل۔ المنارد۔ الفضر الصواب۔ امریکہ کے بعض دیگر حصص کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے:۔ چلی ۱۵۰ ایگو ۳ یوروگوئے ۵۰۰ پیرو ۵۰۰ برٹش گائنا ۲۱۲۰۰ ہنڈوراس ۲۰ انٹیلیز ۵۰۵ ۳۰ جائکا ۳ ہزار ٹیلیٹیاو ٹیلینڈ ۵۸ جزایر شاملوٹی ۱۰۵۰۰ گوارڈیلوپ ۳۰۰ مارٹینک ۲ ہزار فرنچ گائنا ۱۵۷ ایکوئیڈور ۲۰ پناما ۲۰۰ میکسیکو ۵۰۰ نوآبادیہائے ڈچ ۳۵۰۰ جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ کے قریب ہے۔

میں مسمی کریم بخش پیش خدمت حضور سراج الملۃ والدین حال وارد ملتان۔ کابل سے دو ہی روز ہوئے کہ ملتان اپنے وطن میں رخصت لے کر آیا ہوں اور متعلق اس خبر کے پوری صحیح واقفیت رکھتا ہوں۔ اصلی ماجرا یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی جو کہ پہلے ایک معمولی حالت کا آدمی تھا۔ لیکن امیر صاحب نے اسکو رفتہ رفتہ بڑے اقتدار پر پہنچا دیا۔ تین ہزار روپیہ کلدار تو اسکی بمعہ اسکے دو بھائیوں کے تنخواہ تھی اب مدارس کی پروفیسری پر تعینات تھے۔ اور شہر کی مجسٹریٹی بھی تھی اور بہت ہی معتمد علیہ تھے۔ ڈاکٹر عبد الغنی نے اسکول میں خفیہ ایک پارٹی تیار کر رکھی تھی۔ اور ہمیشہ سلطنت کے برخلاف منصوبے باندھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہ رائے پاس کی کہ اول ایک درخواست واسطے پارلیمنٹ کے دی جاوے۔ اگر پارلیمنٹ مقرر ہوئی تو بہتر ورنہ امیر صاحب کو شہید کر دیا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے ایک درخواست دی کہ پارلیمنٹ مقرر فرمائی جاوے جس کا امیر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ پس انہوں نے خفیہ بندوبست کیا کہ امیر صاحب کو شہید کیا جاوے اور خود کابل کے بادشاہ بن بیٹھیں۔ اور اس مدعا کے پورا کرنے کے لیئے قریباً دو ہزار آدمی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور پانچ غلام بچوں کو اس کام پر تعینات کیا کہ وہ موقع پا کر امیر صاحب کو شہید کریں اور جسکو اپنے ساتھ ملاتے اس سے قرآن شریف پر مہر کرواتے کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے۔ لیکن اس گروہ میں سے دو آدمیوں نے جو سلطنت کے حقیقتاً خیر خواہ تھے۔ اور مصلحتاً ان مفسدہ پرداز لوگوں کے ساتھ بھی ملے ہوئے تھے جب دیکھا کہ معاملہ قریب ہے تو انہوں نے امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ عریضہ اس سارے مفسدہ کی قلعی کھول دی۔ امیر صاحب ادام اللہ ملکہٗ نے بڑی غور اور تامل اور خفیہ تحقیقات کے بعد مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر لیا۔ اور وہ قرآن شریف بھی تلاشی میں مل گیا۔ جس پر مفسدہ پردازوں کی مہریں ثبت تھیں۔ اب دیکھیئے نمک حراموں کی کیا گت بنتی ہے اور افواہ مشتہرہ اخبارات سراسر لغو اور غلط ہے۔ بلکہ آغا محمد عمر خان اور ان کی والدہ مکرمہ جیسا خیر خواہ اور جان نثار تو امیر صاحب کا کوئی بھی نہیں ہے۔ معلوم نہیں ہے۔ کہ ایسی غلط اور مضر افواہیں کہاں سے نکلتی ہیں۔ زیادہ افسوس اس بات پر ہے۔ کہ ہمارے ہندوستان کے آدمیوں نے ایسی نمک حرامی کی ہے کہ جس کے لیئے ہم سب ہندوستان کے لوگ شرمسار ہیں۔ اور اب ہاتیوں کے لیئے بھی آئیندہ کو بے اعتباری ہوگئی۔ سہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(کریم بخش) منقول از پیسہ اخبار

بوشہر۔ کا تار مظہر ہے کہ بندر عباس میں تمام محکمہ جات انتظامی و مالی ڈاک و چنگی خانہ وغیرہ حامیان مشروطیت کے ہاتھ آ گئے۔

فوج ایران۔ اخبار نوو ریمیا لکھتا ہے کہ ایران کی شاہی فوج نے جنگی تعداد ۱۵۰۰ تھی۔ اوس دیہات پر جن میں روسی لوگ آباد تھے ناگہانی حملہ کیا اور تمام کو آگ لگا کر برباد کر دیا۔ بچوں عورتوں تک کو نشانۂ توپ و بندوق کیا گیا اب کوئی شک نہیں ہے کہ وہ وقت آ گیا۔ جبکہ روس کا آہنی پنجہ ایران کی گردن میں گڑ جائیگا۔

قومی جماعت نے ارومیہ کے سلح خانہ پر قبضہ کرنیکے علاوہ معتصم السلطنۃ کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

حسن فہمی ایڈیٹر اخبار سربستی کے مارے جانے سے سخت ناراضی اور جوش پھیل رہا ہے۔ اس کی ہلاکت کو آزادی رائے پر بہنراز حملہ کے تصور کیا جاتا ہے وزیر اعظم نے وعدہ کیا ہے کہ قاتل کی سخت تلاش کی جائیگی۔

ضلع مدناپور کے پانچ دیہات پر حکم گورنمنٹ بنگال تعزیری پولیس قایم کیگئی۔ چھ ماہ کے لیئے۔

آگرہ جیل میں تین آدمی جعلی سکہ بنانے کے جرم میں ماخوذ تھے انکو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی

اگلے سال ناگپور چھندوارا کی ریلوے بنانا شروع کرینگے ۹۹ میل ہوگی۔ لاگت ساٹھ لاکھ۔

بوشہر سے خبر آئی کہ یہاں بھی شاہ ایران کے خلاف شورش پھوٹ پڑی۔ حالت نازک ہے۔

ہانگ کانگ میں منجملہ ۱۹۱ چنڈو خانوں کے بیس اڈے حسب معاہدہ حکماً بند کئے گئے ہیں۔

اٹلی میں امداد زلزلہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ کا نقد چندہ وصول کیا گیا۔ ۲۷ لاکھ باقی ہے۔

دریائے البی کی وادی میں سخت طوفان آیا۔ قصبہ کانن برگ ۱۴۔ آدمی ڈوب گئے۔

لاہور کے موضع جامن کے باشندوں پر تعزیری پولیس اور ایک سال کے لئے اضافہ کیگئی۔

مدراس میں ایک ریلوے ترچناپلی سے نیرو تی تک بنائینگے بصرف ۱۰۷ لاکھ فاصلہ ۹۵ میل۔

بمبئی کے کارخانہ اکبر بلز میں سخت آگ لگی قریب ڈیڑھ لاکھ کا ذخیرہ جل کر راکھ ہو گیا

تاریک سے خبر آئی کہ واں ہیضہ بزور پھوٹ پڑا۔ یاتروں کا جانا حکماً بند کیا گیا۔

مسلمانان بلگیریا سخت مصائب میں مبتلا ہیں۔ غیر مسلم بلگیرین ان پر سخت مظالم توڑ رہے ہیں کل آستانہ علیہ میں ان لوگوں کی اظہار ہمدردی کی غرض سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بالاتفاق قرار دیا کہ تمام حاضرین مع باقی اہل ملت بلغاریہ کی آزادی تسلیم نہیں کرینگے تاوقتیکہ مسلمانان بلغاریہ کی تکالیف کو رفع کرنے اور ان کے رفتہ خوش معاملگی کا معاہدہ نہ ہو جائے۔

ایک اور تازہ واقعہ ہمارے شہر سے چار میل کے فاصلہ پر ایک کشتی آدمیوں سے بھری ہوئی دریائے جہلم میں غرق ہو گئی۔ جس میں یک صد آدمی ہونگے۔ یہ واقعہ ۶۔ اپریل کا ہے۔ مستری احمد دین بھیرہ۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اپنی فرلو کو ختم کرکے سہارنپور سول ہسپتال میں لگائے گئے ہیں۔ اور ڈاکٹر غلام غوث خان ویٹرنری انسپکٹر آجکل قادیان میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد۔ بمعہ اہل وعیال قادیان میں رخصت لیکر تشریف لاتے ہیں۔ مئی کے اخیر تک ٹھہریں گے۔

www.aaiil.org

فہرست بدر قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں قیمت [illegible] جلد مجلد

در ثمین۔ حضرت اقدس کی جتنی نظمیں ہیں انکا مجموعہ [illegible] مجلد

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن کا علمی دندان شکن جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا [illegible] قیمت

ظہور [illegible] مختلف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت [illegible] کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب۔ مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت

القول الصحیح۔ اردو نظم میں مسیح موعود کی دعاوی کا ثبوت قیمت

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں قیمت

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے رہے۔ قیمت

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت

فتح المبین۔ پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح میں قیمت

مور کھ سید ھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکے جواب قیمت

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین قیمت

جنگ مقدس۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ قیمت

شری نہکلنک درشن۔ حضرت اقدس مسیح موعود شری نہکلنک اوتار ہیں اسکا ثبوت۔ قیمت

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت قیمت

سیر پرند۔ تمام شکاری کے پرندوں کے متعلق صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر [illegible] بجائے [illegible]

براہین احمدیہ جو حضرت صاحب نے اپنے اہتمام سے چھپوائی [illegible] کو ملسکتی ہے۔

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا [illegible] قیمت

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے [illegible] قیمت

نظم مستورات کا مت اللہ دادن۔ نظم پنجابی۔ شوق انگیز کتابیں قیمت ہر ایک

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا تجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اسکے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی ہیں یہی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کیساتھ ترکیب دیکر تیار کیا ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اسلئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کرکے جو سرمہ اسکے لئے تجویز کرینگے وہ بھیجدیا جاویگا۔ قیمت ممیرا قسم اول [illegible]۔ قیمت ممیرا قسم دوم سے [illegible] تولہ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی ماشی و سفید ماشی زرد و سبز قیمت [illegible] سے لیکر [illegible] تک و سوتی پشاوری ہر رنگ [illegible] سے [illegible] روپیہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و پٹکہ تسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں [illegible] سے [illegible] تک میری دوکان میں موجود ہیں جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرکے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مترجم قرآن شریف

بپسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کیساتھ جسکا سامنے رکھنا ضروری ہے خوشخط مجلد۔ قیمتی [illegible]

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے اور مخزن [illegible] ملاحظہ فرمائیں ہم محیط اعظم کی عبارت ہم ناظرین [illegible] نقل کر دیتے ہیں [illegible] مقوی جمیع اعضاء۔ نافع نسوع مشتہی طعام۔ نافع بلغم و [illegible] بواسیر بادی و بادام و استسقا۔ حزن و دق زنگ [illegible] نفس ودق و شخوحیت [illegible] بلغم و قابل [illegible] و مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول۔ سیلان منی [illegible] وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر پورے لوازمات کیساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو ایک مبالغہ ہی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شئے ہے۔ صاحب لسان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جیران اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے۔ اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے قیمت ایک تولہ [illegible] دو تولہ [illegible] اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ جلد منگوائیں۔

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں۔ تو رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت [illegible] معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ [illegible] کا وی۔ پی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے درخواست [illegible] سے کم نہ ہونی چاہیئے اور [illegible] کے ٹکٹ بھیجیں

نوٹ:۔ [illegible] جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو [illegible] جلدیں مفت دیجاوینگی۔

المشتہر

ابو عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام دانہ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ

(ہزارہ)

www.aaiil.org

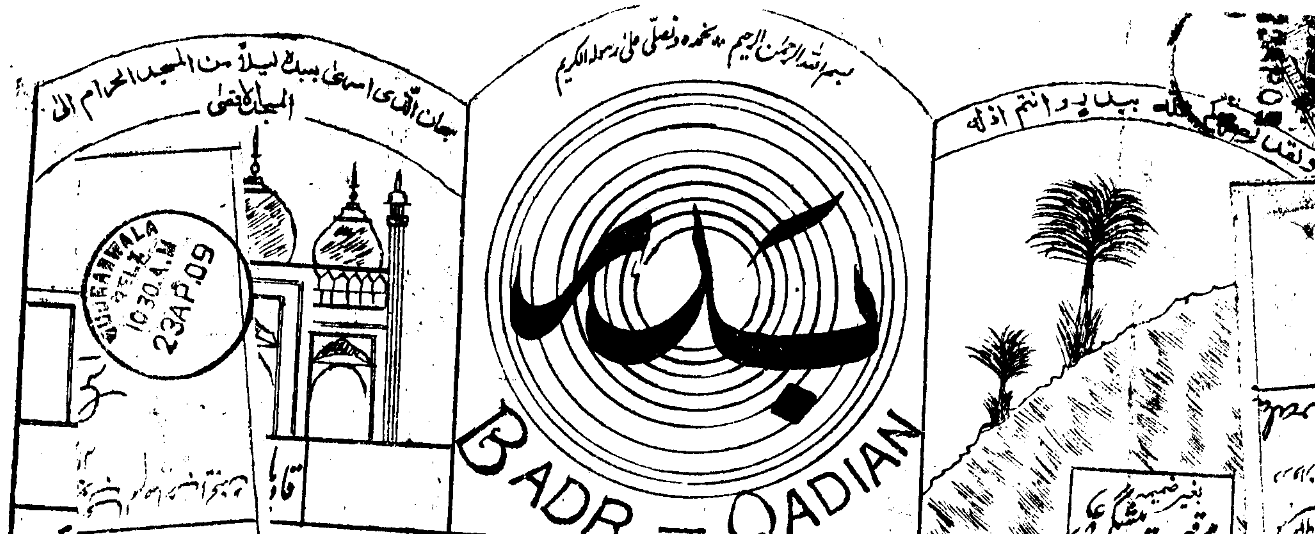

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

عام قیمت پیشگی ۵ | بغیر ضمیمہ

جلد ۸ | مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ - اپریل ۱۹۰۹ء | نمبر ۲۶

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اوڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اوڈیٹر

(نمبر)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۴ و ۲۵ - ۱۵ - اپریل ۱۹۰۹ء)

ایک عجیب خواب موضع مذکا بیان پہلے ہوچکا ہے اسجگہ برادر محمد یعقوب صاحب نے اپنا ایک ان دنون کا خواب سنایا جب کہ وہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے وہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دو درخت لگائے ہیں ایک کا نام میں نے مولوی محمد حسین رکھا اور دوسرے کا نام حضرت مرزا غلام احمد رکھا۔ جس کا نام مولوی محمد حسین رکھا تھا وہ تو خشک ہوگیا اور جس کا نام مرزا غلام احمد رکھا تھا وہ بڑا ہوا اور سرسبز ہوا۔

دشمن ذریعہ ہدایت ہوا جیساکہ برادر محمد یعقوب صاحب کے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کیا جاچکا ہے ایسے بہت سے واقعات ہوتے رہے کہ دشمن بدگو لوگون کیواسطے راہنمائی کا موجب ہوگئے ایسا ہی ایک واقعہ لوریانہ ہوا تھا جبکہ دعوے کے ابتدائی سالون میں حضرت مسیح موعود وہان تشریف رکھتے تھے۔ تو ایک مولوی نے سر بازار نہایت جوش کے ساتھ منادی کرکے کہا کہ جو کوئی مرزے کو قتل کرے گا وہ فوراً داخل بہشت ہوگا اور ستر حوروں کا مالک بنے گا۔ ایک جاٹ بھی کھڑا سنتا تھا۔ مولویصاحب کا فرمانا بہرحال درست جان کر اس کے دل میں جوش اٹھا۔ کہ چلو بہشت تو قریب ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے اگر ایسی آسانی سے بہشت مل جاوے تو ایک شخص کا مارنا کیا مشکل ہے۔ فوراً اپنی لمبی لاٹھی اٹھائے پوچھتا ہوا حضرت کے مکان پر آپہونچا۔ اتفاق سے اسوقت حضرت اقدس بہت سے آدمیون کے ساتھ مردانہ مکان میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر فرما رہے تھے۔ دروازے کھلے تھے ہر ایک شخص بلا روک اندر آسکتا تھا یہ بھی جا داخل ہوا اور لاٹھی کندھے پر رکھے ہوئے جاکر کھڑا ہوگیا کہ وار کرے۔ حضرت کی تقریر کے الفاظ جو اس کے کان میں پڑے تو ان کو سننے کیواسطے ذرا کھڑا ہوگیا چند منٹون تک اس کے کندھے سے لاٹھی ڈھیلی ہوگئی پھر بیٹھ گیا اور تقریر سنتا رہا جب تقریر ختم ہوگئی تو اس ملاں کو جو بازار میں وعظ کرتا تھا سخت گالی دے کر کہنے لگا کہ وہ کیا بکتا تھا یہاں تو سراسر نورانی کلام ہے آگے بڑھ کر بیعت میں داخل ہوا اور چلا گیا۔

پٹی پٹی ضلع لاہور میں ہے مگر چونکہ امرتسر سے پٹی کو ریل جاتی ہے اور راستہ یہی ہے اس واسطے میں ایکدن کے واسطے پٹی چلا گیا۔ وہان کے دوست مرزا غلام حیدر بیگ صاحب جو بڑے نیک آدمی تھے اور سلسلہ کے پرجوش خادم تھے۔ فوت ہوچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے احباب کو درخواست ہے۔ کہ ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں۔ میں مرزا صاحب کے فرزندان مرزا جلال الدین و مرزا جمال الدین صاحبان سے ملا اور ان کے مکان پر ٹھہرا۔ اس جگہ ایک دوست منشی غلام محمد ہیں۔ جو بٹالہ کے بھائی پانڈے کے فرزند ہیں۔ ریلکے اسٹیشن پر بابو محمد طالب صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اور بابو محمد شریف صاحب برادر زادہ منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری سیکھوان سے ملاقات ہوئی۔ سب صاحبان بہت محبت اور اخلاص سے پیش آئے اور اکثر ریل کے چلنے تک ساتھ رہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو جزائے خیر دے۔ مرزا محمد جمیل بیگ صاحب بھی اسی جگہ قیام پذیر ہیں۔ مگر بسبب معروفیت معاملات زمینداری وہ باہر تھے ان کی ملاقات نہ ہوسکنے کا افسوس رہا۔ اس جگہ مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مرزا امیر بیگ صاحب سابق تھانہ دار رہتے ہیں انہون نے میرے آنے کی خبر سنکر چند ایک سوالات لکھ کر بھیجے جو جواب ان کو لکھے گئے وہ فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جواب کے اندر سوالات بھی اختصاراً بیان کئے گئے ہیں اس واسطے ان کے الگ لکھنے کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کو بہت کہلا بھیجا گیا کہ وہ خود تشریف لاویں اور زبانی ان باتون کو سمجھ لیوین۔ مگر وہ نہ آئے بلکہ جتنی دیر میں وہان رہا مسجد میں آنا بھی چھوڑ دیا

جواب خط مرزا امیر بیگ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مہربان من مرزا صاحب۔ بعد السلام علیکم کے

اعتراض علے عرض ہے۔ اول آپکا قلمی مسودہ اعتراضات جسمین آپنے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور بعض برادران احمدیہ

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

کی کتابوں میں سے چند حوالجات کی سند دریافت کی ہے اور نیز چند اعتراض فروعی رنگ کے کئے ہیں بدست قاضی محمد علی اور اسکے بعد آپکا خط ملا جسمین آپنے صرف انجیل کے حوالہ دکھانے پر زور دیا ہے جو انجیل آپنے ارسال فرمائی وہ مکمل نہ تھی اور قاضی محمد علی اس کو واپس لے گیا تھا کہ مکمل انجیل بدل کر لاوے مگر تا حال وہ واپس نہیں آیا افسوس ہے کہ میری کتابیں اس وقت میرے ساتھ نہیں کہ میں خود ہی حوالہ نکال کر آپ کو بھیجدیتا اور اب میں واپس جانیوالا ہوں اس واسطے آپکے سوالات اور خط کا جواب مجملاً عرض کرتا ہوں آپ اس پر غور فرماویں اور اگر کوئی امر اس کے بعد بھی جواب طلب ہو تو آپ مجھے قادیان کے پتہ پر خط لکھ سکتے ہیں۔ مجھے انشاء اللہ جواب دینے میں عذر نہ ہوگا اگرچہ میں آجکل دورہ پر ہوں تاہم قادیان میں میرا پتہ خطوط کا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے اور وہاں سے مجھے ڈاک پہونچتی رہتی ہے۔

خود آتے

میں نے تو عرض کی تھی کہ آپ خود ہی تشریف لاتے بلکہ چند اور فہیم آدمیوں کو بھی ساتھ لاتے جو حق کی تلاش میں ہوں اور میں ان تمام سوالات کے جواب میں ایک تقریر کر دیتا۔ یہ آسان امر تھا۔ تھوڑی دیر میں سب باتوں کا جواب زبانی عرض ہو سکتا تھا۔ لکھنے میں اب کہاں تک میں لکھتا جاؤں۔ مگر آپنے اس کو پسند نہ فرمایا۔ میرا منشاء مباحثہ سے نہ تھا بلکہ صرف یہ کہ آپ میری باتیں سن لیتے پھر اپنی جگہ انپر غور کر لیتے مگر آپ ایسا نہ کر سکے خیر آپ کی مرضی۔ میں مجبور نہیں کر سکتا۔

اور جو آپنے مجھے فرمایا ہے کہ میں اس مکان پر قیام نہ کروں اور آپکے پاس ٹھہروں۔ اس کیواسطے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جن امور کی طرف اشارہ کرکے آپ مجھے مرزا غلام حیدر بیگ صاحب کے مکان پر ٹھہرنے سے منع کرتے ہیں ان سے کچھ زیادہ یہاں کے بعض لوگ آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آپکے اندوختہ زمانہ ملازمت کے متعلق چہ میگوئیاں کرتے ہیں مرزا غلام حیدر بیگ صاحب تو فوت ہو گئے وہ بہت ہی نیک آدمی تھے اون کی اولاد کو بھی میں نے [illegible] اور باغیرت [illegible] پایا ہے لیکن اگر ان میں ایسی بکثرت باتیں بھی ہوں جنکی طرف آپنے اشارہ فرمایا ہے۔ تب بھی میں آپ کی نسبت ان کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ

بڑا گناہ کونسا ہے

غداری اور بغاوت

کے اس بڑے گناہ سے بچے ہوئے ہیں جو فسق و فجور کی نسبت بہت زیادہ خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔ انہوں نے خدا کے مامور کو مان لیا ہے اور مسیح الموعود اوس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں آپ اس بات پر غور فرماویں اسکی مثال خود ظاہری دنیا میں موجود ہے۔ آج اگر کوئی شخص زنا۔ شراب اور چوری میں مبتلا ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس کو سزا دیتی ہے مگر اس کی سزا ایسی سخت نہیں جیسی اس شخص کی [illegible] کا انکار کرتا ہے۔ ایک شخص [illegible] سرکاری دربار میں اسکی عزت ہو کبھی اسکو کوئی جرم نہ لگا ہو لیکن اگر گورنمنٹ کے برخلاف ایک کام یا لفظ [illegible] سبب فوراً کالے پانی بھیجدیا جاتا ہے جیسا کہ بعض بنگالیوں کا حال آپنے اخبار میں پڑھا ہوگا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو خدا کے مامور کا انکار کرتے ہیں۔ خدا ان پر سخت ناراض ہے کیونکہ انہوں نے خدا کے فرستادہ کا انکار کیا ہے وہ جہنم میں گرائے جائینگے جو کالے پانی سے بدتر ہوگا کیونکہ وہ صرف کالا پانی نہیں بلکہ سخت گرم بھی ہوگا جس سے بدن جھلس جائینگے اس سے ڈرنا چاہیئے۔ غرض اس سلسلہ کے مخالف [illegible] گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں وہ بہت ہی سخت گناہ ہے۔

سوالات فروعی ہیں

اب پیشتر اس کے کہ میں آپ کے سوالات کا جواب لکھوں یہ ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپکے تمام سوالات فروعی ہیں اور اصولی رنگ میں آپنے کوئی امر پیش نہیں کیا انسان کو چاہیئے کہ اول اصول کو دیکھے اگر ان کے متعلق تشفی ہو جاوے تو فروعات کا اختلاف چنداں قابل توجہ نہیں ہوتا اس قسم کے اعتراض کہ فلاں حوالہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اصل کتاب میں نہیں ملتا یہ ادنیٰ باتیں ہیں اور ایسے اعتراض کے سبب یہود و نصاریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اب تک گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ جیسے [illegible] احمد والی پیشگوئی اور انجیل کی بعض کتابیں جن کا حوالہ اب توریت میں نہیں ملتا اور وہی بات جو کفار کیواسطے ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے اسی کو آپ پکڑ بیٹھے ہیں یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ راہ بہت خوفناک ہے اور اس میں سخت ہلاکت کا اندیشہ ہے ایسا ہی یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ کچھ لکھا ہے اور دوسری جگہ کچھ لکھا ہے یہ بھی اپنی ہی سمجھ کی کمی ہے اور ایسے اعتراضات عیسائیوں نے بہت سے قرآن شریف پر اپنی نادانی سے پیش کر دئے ہیں۔

اصولی باتیں

اگر آپ تلاش حق میں ہیں تو آپ سب سے اول حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کو دیکھیں کہ آیا وہ پاکیزہ اور مطابق شریعت ہے یا نہیں پھر ان کی اپنی خدمات کو دیکھیں کہ ہر ایک مذہب کا ابطال [illegible] انہیں توفیق عطا ہوئی ہے [illegible] کو نہیں ہوئی پھر جن لوگوں نے ان کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور اس تعلق میں پورے اترے ان کی حالت تقوی کو دیکھیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان پر جو کثیر التعداد الہامات نازل کئے ان کا پورا ہونا دیکھیں۔ پھر اس نصرت کو دیکھیں جو خدا نے ان کے شامل حال کی کہ وہ [illegible] کے وقت اکیلا تھا اور خدا کے وعدے [illegible] کے وقت [illegible] تمام اس کے موجود تھے۔ پھر خدا کی تائید ان باتوں میں دیکھیں کہ اس کی وفات پر یہ سلسلہ اسی طرح قائم ہے اور روز افزون ترقی کر رہا ہے پھر ان معارف اور حقائق کو دیکھیں جو خدا تعالیٰ کی کتاب کے انہوں نے بیان کئے اور باوجود چیلنج دینے کے کوئی مولوی صوفی اس قسم کے معارف نہ لکھ سکا ان [illegible] شاندار باتوں کے بعد اگر کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آوے تو یہ تقوی کے برخلاف ہوگا کہ وہ انکار کرے بلکہ صبر سے کام لینا چاہیئے اور انکار میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے۔ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ [illegible] اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

نبی کی شناخت

یعرفونه کما یعرفون ابناءهم۔ یہ آیت بہت ہی قابل غور ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی شناخت قرائن سے ہوتی ہے بہت باریکیاں نکالنا جائز نہیں ہے۔ انبیاء کے متعلق جو نشانات اور دلائل صداقت کے ہوتے ہیں ان میں کسی قدر اخفاء اور غیب بھی رہ جاتا ہے کیونکہ بالکل غیب جس بات میں نہ ہو اس میں ثواب نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر نشانات پہلی کتابوں میں تھے۔ وہ سب پورے ہو گئے لیکن بعض باتیں ان میں ہی یہودیوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو گئیں۔ مثلاً توریت میں پیشگوئی تھی کہ وہ تم میں سے تمہارے بھائیوں میں سے ہوگا اس کے معنے ظاہر ہیں کہ یہود نبی اسرائیل تھے اور وہ نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہونیوالا تھا یہ دو حضرت ابراہیم کی اولاد تھے اور بھائی تھے۔ مگر یہود نے یہی سمجھا تھا کہ آنے والا نبی یہودیوں میں سے ہوگا اس واسطے باوجود تمام نشانات کے انہوں نے ٹھوکر کھائی ایسا ہی اس زمانہ میں حضرت اقدس مرزا صاحب کے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کے متعلق جس قدر نشانات تھے مثلاً کسوف خسوف۔ ستاروں کا گرنا

www.aaiil.org

کے مختلف فرقوں میں چند کے نام لیکر مسٹر مترا نے یہ بیان کیا کہ گو یہ مذاہب ظاہر میں بڑے بڑے اختلاف رکھتے ہیں جن سے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ کے لئے تفرقہ اور اختلاف کا بیج موجود ہے مگر دراصل یہ سارے مذہب ایک ہی اصل کی مختلف شکلیں ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے اصول کی غلط فہمی کی وجہ سے اس پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو موجب رنجش اور فساد ہوتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے ہی مذہب کی غلط فہمی کی وجہ سے دوسروں پر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ مسٹر مترا نے یہ بیان کیا کہ اس کانفرنس یعنی مذہبی جلسہ کی اصلی غرض ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا تاکہ ہم سب اپنے اپنے مذہبوں کو اور ایک دوسرے کے مذہب کو بہتر سمجھنے کے قابل ہو جاویں اور فساد، بغض اور کینے درمیان سے اٹھ جاویں۔ اس کے بعد بابو صاحب نے یہ کہا کہ ایسے مذہبی جلسوں کے لئے ہندوستان سے بڑھ کر اور کوئی ملک موزوں نہیں ہے جہاں مختلف مذہبی فرقے ایک عادل اور بے تعصب گورنمنٹ کے ماتحت امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے اپنے مذاہب کا وعظ کر رہے ہیں اور چونکہ کبھی کبھی مختلف مذہبی فرقوں کے باہمی اتحاد میں رخنہ اندازی ہو کر فساد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بھی ایسے جلسوں کا ہونا ضروری ہے اور ملک کے دور دراز حصوں سے جس طرح ڈیلیگیٹ بھیجکر اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی ہے یہ امید دلاتی ہے کہ جس غرض کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے وہ ایسے متواتر سالانہ جلسوں سے ضرور حاصل ہو کر رہے گی۔

مسٹر مترا کی تقریر کے بعد مہاراجہ دربھنگہ نے جو اس جلسہ کے پریذیڈنٹ تجویز کئے گئے تھے اپنی افتتاحی تقریر پڑھی اس تقریر میں مہاراجہ صاحب نے یہ بتلایا کہ اس قسم کی کانفرنسیں جو اغراض مذہبی کے لئے ہوں ہمیشہ سے ہوتی چلی آتی ہیں ابتدا میں برہمن دوسرے لوگوں کو ایسی کانفرنسوں میں شامل ہونے کی اجازت نہ دیتے تھے مگر بدھ مذہب کے پھیلنے سے ہندو سوسائٹی میں ایک بڑا تغیر واقع ہوا۔ اور سب سے پہلا مذہبی کانفرنس جو باقاعدہ طور پر ہوا وہ تھا جو ۵۴۳ قبل مسیح میں بدھ مذہب کے پیروؤں نے بمقام راجگیر (بہار) کیا دوسرا کانفرنس انہوں نے ہی ایک سو سال بعد مظفر پور میں کیا اور تیسرا کانفرنس بدھ مذہب کا راجہ اشوک کے ماتحت ۲۴۵ قبل مسیح میں پٹنہ میں ہوا۔ چوتھا کانفرنس پہلی صدی عیسوی کے قریب جالندھر میں ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں راجہ ہرش وردھن ہر پانچ سال بعد مذہبی کانفرنس کیا کرتا تھا۔ اسی طرح برہمن مت کے پیرو مذہبی کانفرنس کیا کرتے تھے جن میں سب سے مشہور وہ کانفرنس ہے جو دوسری صدی عیسائی میں متھرا میں ہوا۔ شنکر اچارج اور ایک شخص پہلے برہمن مصلحین تھے جنہوں نے مذہبی کانفرنسوں کی ٹھیک طرح پر منعقد کئے جانیکی حمایت کی۔ اگرچہ ان کا مقصد مذہبی فتح کا حاصل کرنا تھا۔ مگر جو مذہبی کانفرنس وہ کرتے تھے ان میں اس وقت کے موجودہ سب مذاہب کے پیروؤں کو بلاتے تھے۔ پھر اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہم مختلف مذاہب کے پیروؤں کی کانفرنسوں کا ذکر پاتے ہیں اور زمانہ حال میں شکاگو اور وینس میں مذاہب کے پارلیمنٹ منعقد ہوئے ہیں اور ایسے کانفرنس وقتاً فوقتاً یورپ کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مذہب انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں چلے جاؤ۔ اور اعلےٰ سے اعلےٰ تہذیب یافتہ قوموں سے لیکر ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ کے وحشیوں کو دیکھ لو ایک اعلےٰ طاقت کی ہستی کو سب جگہ تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سب مذاہب اس تلاش کو ظاہر کرتے ہیں جو انسان کی فطرت میں اپنے خالق حقیقی کے لئے رکھی گئی ہے اور سب کا مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کو پائیں مگر خدا ان سب میں موجود ہے اور وہ ان تمام مذاہب کے ذریعے اپنے بندوں کو ایک ہی طرف لیجا رہا ہے اگرچہ وہ وقت نزدیک نہ ہو لیکن سب کے سب انسان مختلف راہوں سے ایک ہی وسیع مذہب کی طرف حرکت کر رہے ہیں اور وہ مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کا مالک اور تمام انسان بھائی بھائی ہیں اسی صداقت پر انسانوں کو پہنچانے کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں

اس کے بعد پریذیڈنٹ نے سرسری طور پر بڑے بڑے مذاہب کا ذکر کیا۔ اسی ذکر میں اسلام کے متعلق یہ کہا۔

"اسلام کا مفہوم یہ ہے کہ انسان صدق دل سے اپنے تئیں اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کا تابع ہو جاوے۔ جلیل الشان نبی عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام مسلمانوں کے لئے پانچ فرائض کا بجا لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اول یہ ایمان کہ خدا ایک ہے۔ دوسرے پانچ نمازوں کا ہر روز ادا کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان کے روزے رکھنا اس مذہب کا ایک ضروری عقیدہ ہے جس میں انسان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اس کو اپنی زندگی مفید اور نیک کاموں میں صرف کرنی چاہیئے اور وقت کو لہو و لعب اور فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا چاہیئے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمدن کے مختلف مراتب میں دولتمند گویا غریب آدمی کا قدرتی محافظ ہے اور غریب آدمی دولتمند کی میز پر بیٹھ سکتا ہے۔ مسلمان سوسائٹی میں امراء اور غرباء کے درمیان کینہ انگیز تفاوت اور امتیاز کہیں نہیں رکھا گیا اور کم سے کم چالیسواں حصہ مال کا غرباء کی امداد کے لئے دیا جاتا ہے یہ عظیم الشان مذہب اسلام کی خالص اور سچی تعلیم ہے۔"

دوسرے مذاہب اور ہندو مذہب کا ذکر کرنے کے بعد اور ڈیلیگیٹوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب نے اپنی تقریر ان الفاظ پر ختم کیا کہ "انجام کار ایک ہی مذہب رہ جائیگا جو خدا کی محبت اور انسان کی محبت کا اظہار ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ مذاہب کی پارلیمنٹ دنیا کی تاریخ میں اس عظیم الشان دن کے لانے کا ذریعہ ہو۔" پریذیڈنٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے یہودی مذہب پر مضامین پڑھے گئے یہودی مذہب پر تین مضمون پروگرام میں درج تھے جن میں سے پہلا مضمون مسٹر اسحٰق اور دوسرا مسٹر کوہن نے پڑھا۔ مسٹر اسحٰق کا مضمون دلچسپ تھا نہ اس لئے کہ راقم مضمون نے یہودی مذہب کی اصل حقیقت کو پیش کیا بلکہ اس لئے کہ اس نے یہودی مذہب کی طرف وہ باتیں منسوب کیں جو آجکل تعلیم یافتہ گروہ میں عمدہ مذہب کی اچھی صفات سمجھی جاتی ہیں اس مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ یہودی مذہب کی بنا معجزات یا کسی مخفی امر پر نہ تھی بلکہ یہ ایک بین الثبوت قومی مذہب تھا۔ یہودی مذہب کا اصل الاصول یہ تھا کہ ایک قادر مقتدر ہستی خدا تعالےٰ پر ایمان لایا جاوے ایک ہی شریعت ہو اور سب انسان برابر ہوں۔ فاضل مضمون نویس نے سامعین کو یہ بھی یقین دلانے کی کوشش کی کہ یہودی مذہب کی سب سے بڑی کوشش اور اہم ترین مقاصد ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ربوبیت عامہ کے نیچے تمام انسانوں کو عام صلح اور نیک اندیشی اور روشنی کے نیچے لاکر ایک ہی اخوت کے سلسلہ میں منسلک کیا جائے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اسلام اور عیسائی مذہب یہودی مذہب سے نکلے ہیں اور مسیحؑ اور (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے یہودی مذہب کے تمام عمدہ باتوں کو اپنے مذہب میں لے لیا ہے۔ یہودی مذہب یا یہودی قوم کی ایک یہ بھی خوبی بیان کی گئی کہ گو وہ تین ہزار سال سے ہر طرف سے مار ہی کھاتے چلے آئے ہیں۔ اور خصوصاً عیسائیوں کے نیچے کئی صدیوں تک وہ سخت مظالم اور تکالیف اور اذیت کا نشانہ بنے رہے مگر انہوں نے اپنی قومیت اور مذہب کو کھویا نہیں۔

یہودی مذہب کے بعد زرتشتی مذہب۔ بدھ مذہب۔ جین مذہب اور برہمو مذہب پر مضامین پڑھے گئے۔ بدھ مذہب پر ایک پرچہ سوامی دہرم پال کا تھا۔ یہ سوامی صاحب امریکہ میں بھی ہو آئے ہیں۔ جب ان کے مضمون کی باری آئی تو بجائے اپنا مضمون سنانے کے انہوں نے ایک غیر متعلق لیکچر دیا

www.aaiil.org

شروع کردیا جس میں انند اور اطمینان قلب پر زور تہا پریذیڈنٹ نے اس موقعہ پر اخلاقی جرأت سے کام لے کر سوامی صاحب کو لکھا کہ اس طرح پر لیکچر دینے کی اجازت نہیں جو مضمون پہلے لکھا ہوا ہے وہ پڑھ کر سنایا جاوے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہی لیکچرار جو ابہی جوش وخروش سے اطمینان قلب کا وعظ کہہ رہا تھا صرف اتنی اور بالکل واجب بلکہ ضروری ہدایت پر ایسا گھبرایا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور منہ سے ایک لفظ بہی نہ نکل سکا اور اسی اضطراب کی حالت میں وہ اپنی جگہ پر آبیٹھا اور مضمون نہ سنایا۔ مسٹر مترنے اسی موقعہ پر کھڑے ہو کر یہ ظاہر کیا کہ ہم نے کوئی ناواجب مطالبہ نہیں کیا بلکہ یہ ضروری ہے کہ قواعد کی پابندی کی جاوے ورنہ ہر ایک شخص بجائے اصل مضمون کو پڑہنے کے جو جی میں آیا کہہ دیگا۔ اسکے بعد دوسرا مضمون شروع کیا گیا جس کے ختم ہونے کے بعد سوامی ہریمان کے ایک دوست نے معذرت کرکے مضمون کے سنایا جانے کی اجازت چاہی چنانچہ وہ مضمون پڑہا گیا اس واقعہ کے ذکر کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ لفاظی اور چیز ہے اور حقیقت اور چیز بہت لوگ ہیں جو اس زمانہ میں صرف لفظوں سے لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور بہت ہیں جو صرف لفظوں سے خوش ہو جاتے ہیں مگر اصل حقیقت موقعہ پر معلوم ہوتی ہے بدھ مذہب خدا کی ہستی کے انکار میں دہریت تک پہونچگیا ہے۔ یہ الزام گوتم بدھ پر نہیں کیونکہ اس کی قبولیت بتاتی ہے کہ وہ ایک راستباز آدمی تہا۔ مگر اس کے بعد بدھ مذہب نے یہ رنگ اختیار کرلیا ہے جس میں اللہ تعالےٰ کا انکار پایا جاتا ہے سو لفظ تو ان کے پاس بہت ہیں مگر ان لفظوں کے نیچے حقیقت کچھ نہیں۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

دوسرے دن کی کارروائی بہی بارہ بجے شروع ہوئی پہلے دن کی کارروائی میں اس قدر امر اور قابل ذکر ہے کہ سوائے پہلے پرچہ کے جو یہودی مذہب پر پڑہا گیا اور جسکی طرف شائد اس کے ابتدائی پرچہ ہونے کی وجہ سے سامعین نے بہت توجہ کی باقی پرچے عموماً بے توجہی سے سُنے گئے اور جب مضامین پڑہنے والوں نے سامعین کی بے توجہی کو دیکھ کر بہی اپنے مضمون کو ختم نہ کیا تو یہ غیر مہذبانہ طرز اختیار کیگئی کہ تالیاں پیٹ کر مضمون پڑہنے والے کو خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس بے توجہی کے وجوہات بہت سی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ خود کانوکیشن کے لئے کوئی خاص مضمون تجویز نہیں کیا گیا۔ جو لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوتا۔ ایسے مذہبی مجمع کے لئے مناسب یہ تہا کہ ایک یا زیادہ سوال تجویز کئے جاتے اور ان کے جواب مختلف مذاہب کے حامیوں سے طلب کئے جاتے اس سے سننے والوں کو بہی ایک اشتیاق پیدا ہوتا اور لکھنے والے بہی زیادہ محتاط ہوتے اپنے فرقہ یا مذہب کے حالات عقائد وغیرہ کے متعلق مضمون لکہنا اور وہ بہی اس قدر کہ آدھ گھنٹہ میں سنایا جاسکے۔ اس میں لکہنے والوں کے لئے بہی مشکلات تہیں اور سننے والے بہی حیران تہے کہ عموماً وہی باتیں ان مضامین میں پیش کی گئیں جو روز سنتے تہے۔ میری رائے میں اس جلسہ کے مضامین میں زیادہ دلچسپی سامعین کی طرف سے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی تہی۔ توجہ کو ایک طرف لگانے کے لئے کوئی بات اس توجہ کے کھینچنے والی ضرور ہونی چاہیئے اور وہی ان مضامین میں موجود نہ تہی ایک شخص نے بدھ مذہب پر مضمون شروع کیا تو سوائے بدھ کے قصہ کے اور کوئی تذکرہ نہیں ایسا ہی ہر ایک مضمون نویس سنتا ہے پہلا چالا اختیار کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مضامین میں ضروری دلچسپی پیدا نہ ہوئی اور اکتا ہوئے ناظرین نے بعض وقت تنگ ہو کر اس طرز سے مضمون پڑہنے والے کو بند کرنے کی کوشش کی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

دوسرے دن کی کارروائی کا ابتداء عیسائی مذہب سے ہوا۔ سائنسیہ نرندر ناتھ سین بہادر کی تقریر کا خلاصہ جنہوں نے اس دوسرے جلسہ کا افتتاح کیا یہ تہا کہ مذہبی کانوکیشن ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ اس ملک کے لوگوں کا قومی احساس از سر نو زندہ ہوا ہے گویا اس قومی سپرٹ میں نئی روح پیدا ہونے سے ہماری ذمہ داریاں اور بہی بڑھ گئی ہیں اور جو سوال اس وقت ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی قومی زندگی کو کس راہ پر چلائیں کہ اس کی ترقی صحیح اصول پر ہو۔ مذہب کے سوال کو قوم بنانے کے سوال سے بڑا بہاری تعلق ہے۔ اب تک ہمارا ایک پولیٹیکل کانگریس اور کئی پولیٹیکل کانفرنسیں سال بہ سال ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ تمدنی کانفرنس ٹمپرنس کانفرنس اور ایسی کانفرنسیں بہی ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ہمارے مذہب کا کیا حال ہے؟ کیا ایک مذہبی کانفرنس سب سے زیادہ ضروری امر نہیں ہے؟ کیا اس سارے پولٹیکل کام نے جو اب تک ہم نے کیا ہے ہندو مسلمانوں کے فسادوں یا سُنی شیعہ کے فسادوں کا خاتمہ کر دیا ہے؟ لیکن اگر ہم مذہب کی طرف اس قدر توجہ کرتے تو مذہب کے ذریعے ان فسادوں کا خاتمہ ہوسکتا تہا۔ دوسری طرف دیکھو کہ مذہب کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے درمیان کس قسم کی برائیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ جن مشکلات میں سے ہندوستان اس وقت گذر رہا ہے وہ لامذہبی اور مذہب سے خالی تعلیم کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہیں؟ یہ انارکسٹ تحریک جو اس وقت ہمارے درمیان پیدا ہوگئی ہے لامذہبی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ پس ایک غور کرنے والا انسان آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ ایک ایسا مذہبی جلسہ جیسا ہم آج کر رہے ہیں وہ ہر قسم کے جلسوں اور تحریکوں سے بہت بڑھ کر مفید ہے اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ ایک مذہبی کانفرنس یا مذہبی کانوکیشن ہے .... یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کلکتہ میں بہت ہی تہوڑی ایسی انسٹیٹیوشنیں ہیں جو مذہب کے لئے قائم کی گئی ہوں .... یہ ایک یقینی بات ہے کہ آئندہ چند ہی سالوں میں ہم ہندوستان میں ایک مذہبی تجدید کی خوش کرنے والی آوازیں سنیں گے۔ ہمیں اپنے سامنے ایک نئے زمانہ کا آغاز نظر آتا ہے۔"

اس افتتاحی تقریر کے بعد پادری ہربرٹ اینڈرسن نے اپنا مضمون عیسائی مذہب پر پڑہا۔ ابتدا میں پادری صاحب نے یہ بیان کیا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد چند تاریخی واقعات پر ہے اس تاریخی منبع سے نکل کر عیسائی مذہب خدا کی وحی پر مبنی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اور اس میں اصولی طور پر ایک مقدس اور اپنے آپ کو ظاہر کرنے والے خدا کو ماننا پڑتا ہے اور یہ ایک کفارہ کا مذہب ہے۔ کفارہ کو بیان کرنے کے بعد پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر تاریخی طور پر عیسائی مذہب کی ترقی کو دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس مذہب نے دنیا میں بغیر تلوار کی مدد کے استحکام حاصل کیا۔ اور ابتدائی صدیوں میں باوجود حکومت کی مخالفت اور اذیت کے یہ مذہب ترقی کرتا رہا اس مذہب میں کبہی کوئی دنیوی کشش نہیں ہوئی (اسکی صداقت پر پادری صاحبان کے مذہب پھیلانے کے موجودہ طریق کافی گواہ ہیں) اس مذہب نے جن ملکوں میں قدم رکھا وہاں کے سول انسٹیٹیوشنوں میں کوئی دخل نہیں دیا اور نہ ہی ان کی رسوم اور رواجوں کو چھیڑا۔ بشرطیکہ ان میں بُت پرستی نہ ہو یا خلاف اخلاق واعمال نہ ہوں اس مذہب کی حقیقت بیان کرتے ہوئے پادری صاحب نے یہ کہا کہ عیسائی مذہب کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ انسانی فطرت کے مخفی گہرائیوں سے پیدا ہوا ہے۔ نہ ہی یہ کوئی زندگی کا فلسفہ ہے اور نہ ہی کوئی علمی سلسلہ ہے بلکہ اس کا دعوےٰ یہ ہے کہ اپنے بانی کی ذات میں یہ مجسم صداقت ہے۔ عیسائی مذہب کے بانی کا ذکر کرتے ہوئے پادری صاحب

نے فرمایا کہ یسوع مسیح کی خدائی ان کے نزدیک نہ عقلی رنگ میں اور
نہ اخلاقی رنگ میں کوئی مشکل پیش کرتی ہے ان کا واہمہ اس بات
پر حیران نہیں ہوتا کہ خدا اس قابل ہوگیا کہ انسانی زندگی میں گھر بنا لے
خواہ اور لوگوں کو یہ بات کیسی ہی ناقابل تسلیم معلوم ہو مگر ان کے نزدیک
یہ ایک اظہر من الشمس بات ہے کہ اُن کیلوں سے زخمی شدہ پاؤں
[illegible] کہ اے میرے آقا اے میرے خداوند۔
[illegible] یہ بیان کیا کہ عیسائی مذہب میثاق
[illegible] اور گناہوں کی معافی
[illegible] انسان کے اپنے عقیدہ پر
[illegible] خیال کرتا ہے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] مضامین [illegible]
مولوی مرزا ابوالفضل صاحب [illegible] مولوی خدا بخش صاحب کا تیسرا
[illegible] راقم نے لکھا تھا [illegible] مضمون انگریزی زبان میں تھے
[illegible] امین الدین احمد صاحب کا جو بنگالی زبان میں
تھا [illegible] کے دن [illegible] پڑھے جانیوالے تھے اور وقت صرف ساڑھے
چار گھنٹہ تھا [illegible] تقریریں [illegible] ہوگیا
صاحبان کے مضامین قریب ساڑھے دو بجے کے ختم ہوئے اس کے
بعد آدھ گھنٹہ کا وقفہ تھا گویا باقی دو مضامین کے [illegible] صرف
[illegible] اس لئے منتظم کمیٹی نے باقی مضامین
پڑھنے والوں [illegible] کی کہ وہ وقت مقررہ میں [illegible] گھنٹہ
[illegible] یعنی کہ کوشش کریں اور چونکہ سارے پرچے
جلسہ کی رپورٹ میں مکمل چھپ جائیں گے اس لئے اگر خلاصہ کے طور پر
جلسہ میں سنا دیئے جاویں۔ تو سب صاحبان کو تھوڑا تھوڑا وقت مل
سکتا ہے۔ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد اسلام پر مضامین شروع
ہوئے جن میں سے سب سے پہلا پرچہ مولوی مرزا ابوالفضل کا تھا
یہ صاحب کلکتہ کے ہی رہنے والے ہیں انہوں نے اپنے پرچے کے
بہت سے مضمون کو چھوڑ کر تھوڑا تھوڑا متفرق مقامات سے سنایا خلاصہ
اس مضمون کا یہ تھا کہ آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ اس سچے مذہب کو
از سرِ نو دنیا میں قائم کرنے آئے ہیں جو پہلے نبیوں کے ذریعہ سے
اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم کیا تھا اور کہ جو جو غلطیاں ان مذہبوں
میں داخل ہوگئی ہیں ان کو دور کرکے سچے مذہب کو پھر زندہ کرنے
آئے ہیں اسلام نے فرقہ بندی اور مذہب کے اختلاف کی وجہ سے
لوگوں میں کچھ فرق نہیں کیا بلکہ اسکی تعلیم نہایت وسیع اصول پر مبنی ہے
اور اس نے یہ تعلیم دی ہے کہ سب لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں پس ہر
ایک مذہب کے لوگوں سے معاملات کرنا یا ان سے تعلقات پیدا

کرنا اور ان میں شادی کرنا ان باتوں سے اسلام نے روکا نہیں بلکہ
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ آپ بُت پرستی کے سخت
خلاف تھے اپنی تین لڑکیوں کا نکاح بُت پرستوں سے ہی کیا تھا اگرچہ اسلام
کے ابتدائی تکلیف کے دنوں میں اس کا نتیجہ اچھا ثابت نہ ہوا بعض اور
بُت پرستوں کے گھروں میں بھی مسلمان بیبیاں تھیں اور ان
نکاح آنحضرت نے اسی طرح جائز قرار دئے۔ جیسے کہ مسلمان مردوں
کی مشرک عورتوں کے ساتھ یہ وہ عملی اخوت کی تعلیم تھی جس
میں نہ کسی قوم کا اور نہ کسی فرقہ کا کوئی خیال درمیان میں حائل
[illegible] کے بعد یہ بیان کیا گیا کہ تمدنی اصلاحات کے متعلق اسلام نے
کیا پہلو اختیار کیا اور [illegible] ان اصلاحات کا ذکر کیا
[illegible]
[illegible] عورتوں کی عزت
[illegible] اور تمدنی زندگی میں
[illegible] اسکی بیاہی ہوئی
زندگی نہایت خوشگوار تھی [illegible] کی تعلیم [illegible] کے متعلق ذاتی
معاہدہ ہی نہیں [illegible] قدرتاً ذاتیں
کی [illegible] بلکہ یہ ایک خدا کا قائم کردہ سلسلہ تھا ایک بالغ
عورت کو یہ اجازت تھی کہ وہ اپنے ولی کی مرضی کے بغیر اپنے
اختیار سے کسی سے نکاح کرے یا نہ کرے تعدد ازدواج
لونڈیوں کا گھر میں رکھنا۔ طلاق اور پردہ ان میں سے کوئی بھی
اسلام کی تعلیم میں شامل ہیں۔
اس مضمون کے بعد مولوی خدا بخش صاحب نے اپنا
مضمون اسلام پر پڑھا۔ اس کے بعد ہمارا پرچہ سنایا جانا تھا مگر
باری آتی اس وقت کوئی ساڑھے تین بجے کا وقت ہوچکا تھا
اور سامعین بھی تھکے ہوئے تھے۔ دوسری طرف اسلام پر دو
مضمون پڑھے جاچکے تھے اور اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب
اسلام پر کسی اور پرچہ کو دلچسپی سے نہ سُنا جائیگا۔ اسی حال میں
میرے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب مضمون سنانے کے لئے
اُٹھے اور سب سے پہلے آپ نے باواز بلند کلمہ شہادت ادا کیا اس کے بعد
آپ نے یہ بیان کیا کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے منتظم کمیٹی کی طرف سے
مجھے یہ ہدایت ہوئی ہے کہ مضمون کو مختصر کرکے سناؤں مگر ایسے
وقت میں اختصار تو میں نہیں کرسکتا ان کمیٹی کے حکم کی تعمیل
میں یہ کرسکتا ہوں کہ بعض فقرے اس مضمون کے آپ لوگوں کو
سُناؤں اور بعض چھوڑدوں جن کو آپ بعد میں چھپی ہوئی رپورٹ
میں پڑھ سکتے ہیں پھر آپ نے یہ بیان کیا کہ اخوت اور نیکی کی
تعلیم تمام مذاہب میں مشترک ہے اور اصل موضوع اس جلسے کے
مضامین کا یہ ہے کہ ہر ایک مذہب اور فرقہ اپنی خاص تعلیمات

کا ذکر کرے یہ اس بات کے سمجھانے کے لئے تھا کہ جتنے پرچے
اب تک ہوچکے تھے ان میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ہمارے
مذہب میں نیکی اور اخوت کی تعلیم ہے حالانکہ اس بات سے کوئی
شخص انکار نہیں کرسکتا کہ ہر ایک مذہب میں نیکی کی تعلیم موجود
ہے اس تمہیدی ریمارک کے بعد خواجہ صاحب نے مضمون سنانا
شروع کیا۔ میں اس وقت اونچی ڈائس پر بیٹھا ہوا تھا جہاں سے
تمام سامعین کو دیکھ سکتا تھا اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے
خاص تصرف کو دیکھ رہا تھا۔ سامعین میں صرف گنتی کے چند
مسلمان تھے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے [illegible]
چکا تھا۔ اسلام پر دو [illegible] لوگ سُن چکے تھے [illegible]
طرح یہ [illegible] سُنے گئے تھے [illegible]
[illegible] مذہب پر [illegible] مضمون سننے کے لئے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تصرف [illegible] کہ سامعین
گویا کسی کشش کے نیچے لائے گئے ہیں [illegible] کسی
لکچر کے وقت بھی ادھر اُدھر کی آواز میں بند نہ ہوئی نہیں [illegible]
اس مضمون کے پڑھا جانے [illegible] گویا ایک [illegible]
ہوئی تھی اور سوائے لکچرار کی آواز کے اور کوئی آواز سنائی
نہ دیتی تھی۔ سارے مضمون کے اثناء میں [illegible]
[illegible] کیا مگر ایک شخص نے بھی دوسرے سے کلام نہیں کی
ان موقعہ موقعہ پر [illegible] خوشی سے چیرز دیتے تھے [illegible]
کو دیکھ کر ہمارے بعض دوست جو اس وقت ہال میں موجود
تھے [illegible] جماعت کے تمام دوست آج اسی جگہ حاضر
تھے [illegible] سجدے میں گر گئے اور کسی کی پرواہ نہیں
کی۔ اس مضمون کا خلاصہ دینا میں اس لئے ضروری نہیں سمجھتا
کہ یہ سارا عنقریب اُردو میں ہی شائع ہوجائیگا۔ چونکہ مضمون
کے بہت سے حصے چھوڑ دئے گئے تھے اس لئے قریباً [illegible] منٹ
میں مضمون ختم ہوگیا۔ سامعین کی یہ حالت تھی کہ وہ اس
بات کے لئے ہرگز تیار نہ تھے کہ یہ مضمون اس قدر جلدی ختم
ہو۔ وہ ابھی بھوکے ہی تھے کہ اُن کے سامنے سے دسترخوان
اُٹھا لیا گیا چنانچہ اس کا اظہار بہت سے نوجوان بنگالی ہندوؤں
نے لکچر کے خاتمہ پر کیا اور ہم سے کہا کہ ہمیں بہت ہی افسوس
ہے کہ آپ کا مضمون تمام وکمال نہ پڑھا گیا اور ہمیں سخت
رنج ہے کہ آپ کا وقت کیوں کم کیا گیا ہم ابھی بہت کچھ سننے
کے مشتاق تھے۔ غرض کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے
خاص فضل و نصرت اور تائید سے یہ مضمون اس عظیم الشان
جلسہ میں سنایا گیا۔ جب خواجہ صاحب مضمون ختم کرنے
کے بعد واپس آرہے تھے۔ تو واپس پر جس قدر ڈیلیگیٹ

www.aaiil.org

بیٹھے تھے۔ اور جہاں جہاں سے خواجہ صاحب گذرتے تھے وہ سب انکو مبارکباد دیتے تھے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جلسہ کے تین دنوں میں کسی ... مضمون سُنانے والے کے متعلق نہیں ہوتی۔ ابھی مضمون سنائے ہوئے دس پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے۔ اور دوسرے مضمون سنانے ... منتظم کمیٹی کے سکرٹری ہمارے پاس ایک رقعہ لائے اور یہ دریافت کیا کہ آپ کتنے دن اور یہاں ٹھہر سکتے ہیں یہ رقعہ مسٹر متر پریذیڈنٹ منتظم کمیٹی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس میں انہوں نے سکرٹری کو یہ لکھا تھا۔ ... انہی ... بالعل۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی سے ... جاتے ہیں یہ کہا جاوے کہ وہ کسی اور جگہ پر مثلاً ودیکانند سوسائٹی میں لیکچر دیں"۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے سکرٹری مذکور نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم کتنے دن اور ٹھہر سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ان کو کہا کہ ہم زیادہ سے زیادہ ۱۲۔ اپریل تک یہاں ٹھہر سکتے ہیں اور ۱۲۔ اپریل کی شام کو یہاں سے ہمارا روانہ ہو جانا ضروری ہے۔ اس جواب پر مسٹر متر اور ان کے معاونین نے یہ کہا کہ ۱۱۔ اپریل کی شام کو تو کانفرنس ختم ہو گی اور صرف ایک دن ... دفعہ لیکچر کے اشتہار اور اس کے متعلقہ ضروری انتظاموں کے لیے کافی نہیں ہے پھر انہوں نے یہ کہلا بھیجا کہ آپ لوگ پھر کسی دوسرے وقت پر فرصت نکالکر آویں اور یہاں کئی لیکچر دیں کیونکہ بہت لوگ آپ کے سننے کے مشتاق ہیں۔

اثنائے مضمون میں ایک جگہ پیغام صلح کا بھی ذکر آیا تھا اور اسی موقعہ پر جناب خواجہ صاحب نے یہ کہدیا تھا کہ اس رسالہ کی چند انگریزی کاپیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکچر کے بعد جو لوگ چاہیں لے سکتے ہیں چنانچہ تین چار سو رسالہ دست بدست تقسیم ہو گیا مگر اتنے بڑے جلسہ میں اتنی کاپیوں سے کیا ہو سکتا تھا۔ بہت لوگ مانگتے رہے مگر کوئی کاپی باقی نہ رہی تھی۔ اس مضمون کے بعد بنگالی زبان میں مولوی میاں ... احمد صاحب کا مضمون سنایا گیا۔ پھر سکھ مذہب تھیوصوفی اور ویدو دھرم پر مضامین سُنائے گئے لیکن چونکہ بعض لوگ جن کے نام پروگرام میں درج تھے۔ جلسہ میں حاضر نہ ہو سکے۔ اس لیے قریب ساڑھے پانچ بجے آج کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ برخاست ہونے پر مسٹر متر نے بڑی خوشی سے میرے پاس آکر یہ کہا کہ آپ کا پرچہ بہت اعلےٰ درجہ کا تھا ایک یورپین صاحب نے جو جلسہ میں حاضر تھے خواجہ صاحب سے کہا کہ میں یہ سُنکر بہت خوش ہوا کہ آپ نے عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دیا اور اگر کوئی صداقت مجھے آپکے مذہب سے مل سکے تو میں اسے لینے کے لیے تیار ہوں بنگالی نوجوان رستہ میں ہم سے ملتے تھے اور بڑی خوشی سے حال دریافت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم آپکے سلسلہ کے حالات سننے کے مشتاق ہیں وہ یہ بھی تعجب سے کہتے تھے کہ اسلام کی تعلیم ایسی عجیب ہے کہ عام مسلمان اس کا کیا نقشہ پیش کر رہے ہیں رات کو ننگر کی کوٹھی پر ڈیلیگیشنوں کی کمیٹی ہوئی جس میں میں اور خواجہ صاحب بھی ... کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مذہبی جلسہ سال بسال ہوا کرے بدلہ سال دسمبر یا جنوری میں مدراس یا بمبئی میں یہ جلسہ ہو ایک مستقل کمیٹی اس جلسہ کے انتظام کیلئے تجویز کی گئی جس میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ممبر مقرر ہوئے اس کمیٹی میں مہاراجہ دربھنگہ سے ملاقات ہونے پر مہاراجہ صاحب نے ہمارے مضمون کا خوشی سے ذکر کیا اور کہا کہ آپنے نہایت پاکیزہ الفاظ میں اپنا مضمون کو ادا کیا اور یہ خواہش ظاہر کی او ... اور بھی بہت سے لوگوں نے اثنائے قیام کلکتہ میں یہی خواہش ظاہر کی کہ ہماری طرف سے کچھ اور لیکچر سلسلہ کے متعلق ان مضامین پر ہوں جن کا ذکر مضمون میں تھا اس لئے پہلے یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ ماہ مئی کے اخیر میں چند لیکچروں کا انتظام کیا جاوے۔ مگر چونکہ گرمیوں کے موسم میں کلکتہ جیسے مقام میں اجتماع میں بہت دقتیں ہوتی ہیں اس لئے مزید غور کرکے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اخیر اکتوبر یا نومبر میں چند لیکچروں کا کلکتہ میں انتظام کیا جاوے اور خواجہ صاحب کے ساتھ بعض اور دوست بھی جائیں۔ پیغام صلح کلکتہ میں بہت ہی قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا اور پنجاب کے اہل ہنود کے خلاف جنہوں نے ایسے عجیب پیغام کو بھی تنگدلی سے سُنا کلکتہ کے لوگوں نے بہت فراخدلی سے پیغام صلح کو پڑھا اور اسپر خوشی ظاہر کی اور بظاہر وہ لوگ اس پیغام کو قبول کرنے کیلئے تیار نظر آتے تھے امید ہے کہ ہماری طرف سے کافی تحریک ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ کا وہ مبارک منشاء پورا ہو جاویگا جو پیغام صلح میں آپکے مدنظر تھا۔

تیسرے دن کا اجلاس اس مذہبی جلسہ کا حسب معمول بارہ بجے شروع ہوا اور ہندو مذہب کے مختلف فرقوں پر مضامین پڑھے گئے۔ آج ہی آریہ سماج پر بھی ایک مضمون تھا مگر جو صاحب اس مضمون کے پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے انہوں نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ دو چار منٹ میں سوامی دیانند کے مختصر حالات بیان کرکے پرچے کو میز پر رکھدیا ان کے ساتھ ہی انکی اس کارروائی سے حیران تھے۔ دشنو ازم پر ... مانند بھارتی نے مضمون پڑھنا تھا مگر انہوں نے بھی بجائے مضمون پڑھنے کے ایک لیکچر بت پرستی پر دیا جسمیں یہ کہا کہ سب انسان بُت پرست ہی ہوتے ہیں کوئی ایک قسم کی بُت پرستی کرتا ہے کوئی دوسری قسم کی اور ہمیں اپنی بُت پرستی پر بہت فخر ہے کیونکہ جب تک محبوب چیز کے بُت کا تصور دل میں نہ لایا جاوے کمال محبت حاصل نہیں ہو سکتا اور جس بُت پرستی نے ایسے ہندو پیدا کر دیے ہیں جیسے آج اس ہال میں موجود ہیں اس بُت پرستی پر جسقدر ناز کیا جاوے بجا ہے۔

ان تین دنوں کے اجلاس کے ساتھ مذہبی کانفرنس کا اس سال کے لیے خاتمہ ہوا جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس مذہبی جلسہ میں جو کامیابی اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو عطا کی وہ ہم ہو تسو ... کامیابی کی طرح ہے گو جو مضمون اس جلسہ میں پڑھا گیا وہ اس مقدس دل سے نہ نکلا تھا جو اللہ تعالیٰ کی وحی کا سرچشمہ تھا بلکہ آپکے ہی بعض خیالات اور مضامین کو مختصر طور پر آپکے ایک ادنیٰ خادم نے اپنے الفاظ میں جمع کیا تھا۔ گو اس کے پڑھا جانے کیوقت وہ مویداور منصور امام پیچھے دعا ئیں کرنے کے لئے موجود نہ تھا اور گو اس کی کامیابی کی پیش از وقت خبر دینے والا کوئی نہ تھا بلکہ ایک تذبذب کی حالت میں ہم لوگ لاہور سے روانہ ہوئے تھے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے قدم جمانا چاہتا ہے اور گو ہمارا وہ پیارا امام اُٹھایا گیا مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی نصرتوں اور تائیدات کو نہیں روکا اس لئے آلہی تصرف نے اس مضمون میں بھی قبولیت پیدا کر دی تاکہ اس کے خادم خدا تعالیٰ کے ان تصرفات اور نصرتوں اور تائیدات کو دیکھکر اپنے کام میں اور بھی زیادہ ہمت اور جوش سے لگ جاویں جلسہ مہوتسو میں اور پھر اس جلسہ میں اس قسم کی کھلی کھلی کامیابی بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک دلیل ہے کیونکہ آپ کسی بناوٹ سے اپنی باتوں کو پیش نہ کرتے تھے بلکہ آپکی باتیں سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل۔ کا مصداق تھیں آپ صدق دل سے یہ بات چاہتے تھے کہ مختلف مذاہب جمع ہو کر اپنی اپنی خوبیوں کو پیش کریں تاکہ طالبان حق کیلئے سچے مذہب کی شناخت کا راہ کھلے مگر تعصب میں مبتلا لوگوں نے آپکی راہ میں بہت سی روکیں ڈالنی چاہیں اور ڈالیں مگر اللہ تعالےٰ نے آپکے سب ارادوں کو آپکی زندگی میں بھی پورا کیا اور اب آپکے وصال کے بعد بھی پورا کرکے دکھا رہا ہے وہ مذہبی جلسہ جس کیلئے آپکے دل میں تڑپ تھی تاکہ لوگ آپکی باتوں کو سن سکیں وہ گو قادیان میں نہ ہوا مگر اللہ تعالےٰ نے اس کیلئے اسباب پیدا کر دیئے اور آپکے منشاء کو جسطرح ۹۶ء میں پورا کرکے دکھایا اسی طرح آج بارہ سال بعد پھر اسی منشاء کو پورا کرکے دکھا دیا مگر کوشش تمر آخر بکوشید ای جوانان تا بدین قوت شود پیدا۔ اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس سلسلہ کے ان دو ادنیٰ خادموں کیلئے تکلیف اٹھائی سب سے پہلے قابل شکریہ کلکتہ کی مختصر مگر پُر ہمت جماعت ہے اس جماعت کے سکرٹری شیخ غلام نبی صاحب ہیں انہوں نے اور ان کے دیگر احباب نے جنمیں حکیم محمد عمر صاحب فیروزپوری بھی ہیں جو آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں بہت ہی اخلاص اور محبت سے خدمت کی اور ہر ایک تکلیف کو راحت سمجھ کر کام کیا۔ شیخ غلام نبی کیلئے احباب دعا بھی کریں کیونکہ وہ آجکل کسیقدر مالی ابتلاء کے نیچے ہیں جماعت کلکتہ نے بہت اصرار کیا کہ ہم لوگ انکی خدمت میں بھی حاضر ہوں اور ایسا ہی جماعت مونگھیر نے جہاں سے نہ صرف متواتر خطوط اور تاریں ہی آئیں بلکہ انہوں نے پہلے سید ارادت حسین صاحب کو اور پھر ایک خاص آدمی بھی اسی غرض کے لیے بھیجا مگر افسوس ہے کہ فرصت نہ ہونے کی وجہ سے ہم کہیں نہ جا سکے اگر پہلے سے یہ اطلاع ہوتی تو ایسا انتظام ہو سکتا تھا کہ ہم ان احباب کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشی حاصل کرتے امید ہے کہ کسی دوسرے موقعہ پر جب کلکتہ جانا ہوا تو انشاء اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بھی وقت نکل سکیگا۔ انبالہ میں جاتے ہوئے شہر اور چھاؤنی کی جماعتیں اور منشی محمد یوسف صاحب اور بابو عبد الرحمان صاحب سٹیشن پر تشریف لائے اور واپسی پر ٹھہرنے کیلئے اصرار کیا اور لودیانہ سے منشی محمد شفیع صاحب نے تار دی کہ واپسی پر وہاں ٹھہریں مگر ان تمام مخلص احباب سے معذرت خواہی ہی کرنی پڑی انبالہ شہر اور چھاؤنی کے دوست واپسی پر بھی سٹیشن پر تھے لودیانہ کے سب دوست بھی سٹیشن پر تھے اور وہاں صرف گاڑی بدلنے کے لیے خاکسار راقم کوئی دو گھنٹہ کیلئے ٹھیر بھی گیا تھا۔ بنارس میں مولوی الٰہی بخش صاحب کو خط لکھا گیا تھا مگر وہ کسی وجہ سے سٹیشن پر تشریف نہ لا سکے کلکتہ میں منشی انوار حسین خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جن کے صاحبزادہ ... میں ملازم ہیں اثنائے کلام میں منشی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ اگر تم قادیان میں پڑھو گے تو میں خرچ دونگا ورنہ نہیں دونگا چنانچہ ان کے دونوں صاحبزادے

[illegible] ۔ والسلام ۔ محمد علی از قادیان ۔ مورخہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۹ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم • نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

... اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی عہ

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بہ عرض دار الامان بینی

جلد ۸

مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۱۰ بساکھ ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

(نمبر ۵)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۲ - ۲۷ اپریل)

نامہ منظوم

لودہی ننگل میں جناب مولوی نور احمد صاحب نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرانا منظوم خط دکھایا جو حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ خط ۱۸۷۲ء کا لکھا ہوا ہے جس کو اب سینتیس ۳۷ سال گذرے ہیں اس خط کے لکھنے کا سبب مولویصاحب نے یہ سنایا کہ ان کے والد مولوی اللہ دتا صاحب کو ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے صاحبزادگان کو تعلیم دینے کے واسطے ملازم رکھا تھا اور بعض اسباب ایسے ہوئے کہ مولویصاحب چند روز وہاں رہ کر واپس چلے آئے قادیان کے ایام میں مولوی صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ بعض مسائل دینی پر مباحثہ ہوا تھا اسی کے متعلق مولوی صاحب نے واپسی پر حضرت کی خدمت میں ایک منظوم خط لکھا تھا یہ جواب نظم میں حضرت نے فوراً لکھ دیا تھا اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت تھی اور آنحضرت کی زندگی کے آپ کس قدر قائل تھے کیونکہ اس زندہ کے فیضان کو آپ اپنے دل میں ہر وقت محسوس کر رہے تھے مولوی نور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ نظم مجھے دیدی کیونکہ اس جگہ فرصت نہ تھی کہ میں اس کو نقل کر سکتا۔ کپورتھلہ میں پہونچ کر میں نے برادرم مکرم معظم منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کیا کہ اسکو خوشخط نقل کردیں جیسے کاتب آسانی سے لکھ سکے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس نظم میں کل ۹۹ شعر ہیں اصل نظم اور نقل رجسٹری کراکے بخدمت مولویصاحب کپورتھلہ سے واپس کی گئی۔ کیونکہ وہ اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

حیات النبیؐ

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہودؑ کا ایک بہت پرانا نامہ منظوم جو کہ آپ نے ایک دوست کو ۱۸۷۲ء میں لکھا تھا جس کو اب ۳۷ سال ہوئے ہیں اس کے دستیاب ہونے کا مفصل ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس آن خداوند یکتائے را | بہر دم بہ عالم آرائے را
بہر لحظہ امید یاری ازوست | بہر حالتے دستداری ازوست
جہان جملہ یک صنعت آباد اوست | خشک و تر و دریا ازوست
رسول خدا پر تو از نور اوست | ہمہ خیر ما زیر مقدور اوست
جہاں سرور و سید و نور جہان | محمدؐ کز و بست نقش جہان
بشر کے بود ازملک نیکتر | نہ بودے اگر جان محمدؐ بشر
دلش ہست نورانی و سرمدی | بتابد درو ذرہ ایزدی
کسے کش بود مصطفےٰ رہنما | سر بخت او باشد اندر سما

پُر از یاد او ہست جان ودلم | کہ خواب اندر اندیشہ ہم نگسلم
لب از درسے سلام تو اے شفیق | کرم گسترو مہرہ و ہم طریق
کرا ما من خستہ کردی نزد در | فرستادہ نامہ ہیچو حور
چنان نظم و نثر کش زانسان | ندیدم بہ عمر خود اندر جہاں
صفائے چنان اندر آں نثر و شعر | کہ حاسد بہ بلیند ودامن بدندان
ظہوری گر آگہ شدے زاں صفا | نشستے پس زانوئے اختفا
چنان در سخن صنعتے بندد بست | کہ صد گوہر از دہ صد شکست
زگفتن سرے است صنعوا سراں | مرصع ز یاقوت و مرجان و آں
نہ بے نحو آں بود نحو سے او | ہمہ مطلع و حرف آں خود یادو
سخن را بداں گونہ آراستہ | کہ آید از بہر و نو خاستہ
سخن کو نمو دست در معدن | بہ معنے رسانید الفاظ سخن
سخن نام دریافت زاں نامہ | زہر چشمگی ہائے آں خامہ
سخن آب چنار باید و استوار | چہ حاصل سخن گفتن ناپکار
خموشی بہ از گفتن اینچنین | کہ لب ہا نہ جنباند از آفرین
سخن معدن دُر و سیم خلاست | اگر نیک پاشی ہمیں کیمیاست
سخن گرچہ باشد چو لولو نثر | گذار یدنش نیز خواہد ہنر
سخن قامتے ہست با اعتدال | فصاحت چو خدو بنا گوش و خال
چو گفتار باشد بلیغ و اتم | اثر کند در دلے لا جرم

نوٹ ملا ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق وسباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دئے ہیں۔

(کتبہ محمد حسین عفا اللہ عنہ)

(احمدیہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

www.aaiil.org

وگر منطقے مہمل است وخراب
زبان گرچہ بحرے بود موجزن
کسے کو ندارد و قوتے تمام
بحمد اللہ کان مشفق پر سداد
عجب ذوق میداشت آن رفتہ چند
کجا شد دریغ آں زمانِ وصال
بستم ازآں حرز خیالے نماند
دریں گوشہ چون یاد یاران کنیم
دل خود بدنیا چہ بندد کسے
چہ فرق است در روز وشب گدا
دعا ... دعا پیش حق گسترم
بمکتوب اگر بکن شاد کام
وگرانچہ تحریر کرد آن رفیق
کہ از بحث دین زان بکردیم یاد
من آن نیستم کز رہ بغض و کین
نرا نا حق این بدگمانی فتاد
چو غنچہ رایت گویم اے نیکمرد
کہ اوکار بر زندگی ... نبی
جہاں جملہ مُردہ فتادست و زار
چنین است ثابت بقول سروش
اگر در ہوا ہمچو مرغان پری
وگر زآتش آئی سلامت برون
اگر منکری از حیات رسول
خدائش چہ خوانده گواه جہان
اگر منکر او خبر وا رستہ
بہر منبرش خطاب از خدا است
اگر یکدمے گم شود آفتاب
خردمند نیکو منش طبع راست
چو بیند سخن راز حق پروری
مشو عاشق زشت روئے نہار
مکافات دارد ہمہ کاروبار
زمین از زراعت ہمی داشتن
زہے دولت من کہ فضل مجید
زمن نیکتر آن کہ بعد از خبر

چو خواب پریشان رود بےحساب
طلاقت نگیرد بجز علم و فن
چہ طرزش سیاقت[1] بود در کلام
درین جملہ اوصاف یکتا فتاد
کہ بودیم در خدمت ارجمند
کجا شد چنان خرم آن ماه وسال
ازاں جام مے یک سفالے نماند
دو دیده چو ابر بہاران کنیم
کہ ایام الفت ندارد بسے
فتد خاک برفرق این روزگار
کہ چیرست نماید بفضل و کرم
خط و نامہ باما چرا شد حرام
کرم گستر و مہربان و شفیق
کہ خوف ملال تو در دل فتاد
بجز تحریک در بحث دین
درون کسے بدگمان ہم مباد
نہ باید بہ غمخوار دل رنجہ کرد
نشان است بر موت دلہا جلی
یکے زنده او ہست از کردگار
اگر راز معنی نیابی خمش
وگر بر سر آب ہا بگذری
وگر خاک را زر کنی از فسون
سراسر زیان است وکار فضول
چرا اندش عاقل از غافلان
بجان دانمش نیز نگذاشتے
دریغا ازین پس گنہا چراست
شود عالم از تیرگی ہا خراب
نباید سہ از آنچہ حق و بجاست
وگر در سخن کم کند داوری
وگر خوب گم گردد از روزگار
تو خار و خسک تا توانی مکار
بہ از تخم خار و خسک کاشتن
مرا اندرین اعتقاد آفرید
نیارد بدل اعتقاد دگر

زبان راکند بند زاں ہر تمن
بدنیا ہمہ نوع سعد و زیان
توان از سخن مایہ یافتن
ہم از گفت گو ہائے آن بود
چسان گفتہ من بفہمی تمام
اگر جابلے سر بتابد زپند
مے از تو دارم عجب اے اخی
رشتہ معظم کہ دا دار جان
چہ چیز از تو او را حجاب است و بند
مشو خوره بر گفتہ یا ... کسے
زہر فاسقے خیلے بہرہ گیر است بدان
قدم نہ بتقلید اہل کمال
میانہ گزین باش و با اعتدال
دو چشم کسے چون سلامت بود
بچوق باید نظر جست داشت
چو صوف صفا در دل آمیختند
دو چیز است جویان دنیا و دین
خدا است آن بندگان کرام
بدنبال حشمے چو سے بنگرند
اثرہا ست در گفتگو ہاے شان
درا و شان بہ اظہار ہر چیز و شر
بگفتن اگر چہ خدا نیستند
کسے راکہ او ظل یزدان بود
بروش ازاں سوگر آمد کتاب
ولیکن بباید کتابے تمام
زعہدے کز آدم نگردم گہ
مگر کاسہائے دگر گونہ کار
چہ گویم زتدریس اطفال حال
معلم متیسر شود بہت کس
کجا آن قناعت گزین اوستاد
بگویشم در انجام کار آن بود
قناعت ست دفا فضلان حرص و آز
طمع عہد ہائے گران بگسلد
بجز بندہ از حرص کثرت بمال
دریغا نداند این مردمان
زمانہ بسا بیدق آہستہ راند
بنظم این قدر ماجرا ے برفت

کہ دور از ادب باشد و سوء ظن
با غضب بیداز محرم زبان
مقرب شدن پایہ یافتن
کہ در گفتنش خطره جان بود
چسان بزم اندر ادارت این کلام
عجب نیست گو خود بجہل است بند
کہ فرزانہ باشی و نادان شوی
چراغ جہانشان بگوید عیان
چہ دیو را دارہی کشیده بلند
کہ عقل و ... ندارد بسے
بعقل داد ... باش پیر جوان
کہ خود او فتد نا گہان در ضلال
کہ یکسو روئی باشد از اختلال
بیک چشم دیدن ندامت بود
دو دیده بعقل نباید گذاشت
مدار از سواد عیون بگسستند
دل روشن و دیده دوربین
کہ از بہر شان بیگانہ صبح و شام
ہمہ نے بدنبال خود مے کشند
چکد نور وحدت ز روہائے شان
نہادست حق خاصیت ستر
نے از خدا ہم جدا نیستند
قیاسش بخود جہل و طغیان بود
ازین سو بزودی بگیرم جواب
کہ باشد محیط ہمہ ... ام
اگر دم رہاند صبا زین سبے
فراز آمد از گردش روزگار
کہ دارم دل از حال شان پر ملال
ولیکن بزرگ مشکل این است بس
کہ برانند کے آمد از استاد
کہ آن خواہش در آمد بزدان بود
ہمہ جا نگاه شد و در طمع باز
ز دلدار پیوند جان بگسلد
ازان خود فتند اندران اختلال
کہ آہستگی ہم رساند بدان
کہ ناگاه برجائے وزین نشاند
بپوشی گر از من خطائے برفت

کہ من بندۂ ناکس و کہترم
بود چشم احرار از عیب پاک
نہ گوہر شناسم نہ با گوہرم
اگر جاہلے عیب بیند چہ باک

الراقم - بندہ آثم غلام احمد عفی اللہ عنہ
۶ ستمبر ۱۸۷۲ء

---

[1] اگر لفظ سیاق ہی ہے جس کے معنے روانگی کے ہیں شاید جائز ہو ورنہ سیاقت ہے، ورنہ لیاقت (ظفر احمد)

بیبیوں کے حقوق

بیان کرنے کرتے ہیں حیران ہوں - کوئی خطبہ ایسا بیان نہیں کیا جس میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہو۔

۲۔ شریعت نے مرد کے لئے عدت ہی نہیں رکھی اور عورتوں کے لئے کسی مصلحت سے عدت رکھی ہے مگر بعض مرد بھی نادانی سے ... بیٹھتے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالٰے نے عورت مرد کے لئے بڑی نعمت بنائی ہے۔ ولہن مثل الذی علیہن کا خیال رکھو۔ ہمارے گھر میں دور دور سے عورتیں آتی ہیں اور مردوں کی بدسلوکیوں کی عجیب عجیب شکایتیں بیان کرتی ہیں۔

ہم ... دل کو اس سے بہت صدمہ پہنچتا ہے عورتیں مردوں کے لئے بہت بہت تکلیفیں اٹھاتی ہیں۔ ایک حمل کی تکلیف ہی کیا تھوڑی تکلیف ہے پھر اولاد کی پرورش اور بھی مشکل ہے میں تو ایک بچے کو دس منٹ بھی نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر روتا ہو پھر تو بالکل نہیں رکھ سکتا۔ مگر دیکھو وہ کس محبت سے اسے چھاتی سے لگائے رکھتی ہے۔ اور پھر پال پوس کے جب بڑا ہوتا ہے تو بیٹا مرد کا کہلاتا ہے۔ عورتوں کی بہت قدر کرو۔ (ارشاد امیر)

نعوذ باللہ من شرور انفسنا

شرور نفس بھی بہت خطرناک ہیں۔ بعض لوگ شریعت کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ صرف اس لئے نازل ہوئی تا ثابت ہو کہ انسان کیسا عاجز ہے اور اس دھوکہ وہ شیطانی خیال سے شریعت پر عمل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

وہ شریعت کو ایک پابندی سمجھ کر چھوڑتے ہیں۔ مگر خود ان کے اپنے خود ساختہ قوانین کی پابند یاں ہیں کہ وہ اگر جمع کی جائیں تو شریعت سے چوگنی بن جاتی ہیں۔ پھر ایک شر نفس یہ ہے کہ انسان نیکی کرتا ہے مگر ساتھ ہی گھمنڈ آجاتا ہے وہی نیکی وبال جان بن جاتی ہے پھر اسی طرح اکل مال بالباطل کے کئی طریق ہیں صرف چوری کا مال ہی حرام نہیں ہے ان سب باتوں سے محض خشیت اللہ ہی بچا سکتی ہے (//)

الْعزیز بٹالہ - علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ چندہ بھر آدھ نامہ ... کوکئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں۔ مینیجر العزیز بٹالہ - گورداسپور

کلام امیر المومنین

عقل اور مذہب یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ عقل و نقل باہم مخالف ہوں تو کس کو مقدم کریں اگر کہو عقل ۔ تو پھر عقلاء کے مذہب کی فتح ہے اور اگر کہو کہ نقل ۔ تو پھر نقل کے فوائد ہم اس وقت سمجھ سکتے ہیں جب عقلمند ہوں ۔ اب جب عقل ہی بیکار ہو گئی تو نقل کا کیا اعتبار ۔ سید احمد ۔ امام رازی ۔ غزالی اس طرف گئے ہیں ۔ کہ عقل مقدم ہے جہاں عقل کے خلاف ہو وہاں نقل کی تاویل کرنی چاہئیے ۔ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں ۔ شیخ ابن تیمیہ نے چار جلد کتاب اس مضمون پر لکھی ہے وہ کہتے ہیں یہ سوال سرے سے ہی غلط ہے عقل صحیح اور نقل صریح کبھی آپس میں متعارض نہیں ہو سکتے ۔ ایک شے سے دو چیزیں نکلیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے کا نقیض ہوں ۔ یہ غلط بات ہے ۔

مکتوبات امیر المومنین

جناب حکیم مکرم معظم

مکرمت نامہ کو پڑھ کر مجھے دیر تک تعجب رہا کہ ایک حکیم ہو محمد صدیق ہو پھر ایسا بے جا تعصب کا بھرا ہوا سوال کرے سوال کے متعلق مجھے جو تعجب ہوا وہ بے جا نہیں تعجب کے اسباب ہیں

ایک دائیں سے بائیں کو لکھنا مسلمانوں کا ایجاد ہی نہیں مسلمانوں سے پہلے عبری زبان اور توریت دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے ۔

دوم گاتھوی بھی دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے ۔

سوم ۔ فطرۃً اگر دیکھا جاوے تو دھکا دینے وقت ہاتھ کو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھے ہٹایا جاتا ہے اگر ہندی طرز ... قدرتی ہوتا تو بائیں ہاتھ سے شروع ہوتا ۔ خاکسار اس وقت جس عہدے پر ہے وہ گدا بادشاہ است کا معاملہ ہے ۔ اس سے آپ میری معذوری کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔

سردار مکرم حضرت نواب صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے حکم سے خانصاحب محمد نیاز علی خان صاحب سوداگر امروہہ نے مجھے آپکی تصنیف کے تمام رسائل نصف قیمت پر جیسے وہ لکھتے ہیں بھیجدئے ہیں ۔ میں نے ان کو پڑھا ہے اور بہت ہی غنیمت یقین کیا ہے اور بہت کا لفظ اس لئے کہ ایک امیر کی قلم سے ان کا نکلنا ملک کی خوش قسمتی کا نشان ہے والحمد للہ رب العالمین

ان رسائل میں جناب نے بہی خواہان قوم میں جن لوگوں کا نام لیا ہے انکی فہرست حضور نے لیکچر ششم ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ میں کی ہے فضلائے فیض رسان زمانہ حال کا عنوان دیا ہے اسے دیکھکر میرے دل پر عجیب اثر ہوا کہ ان لوگوں نے مخالفان اسلام کے سامنے کیا کام کیا ۔ پھر خدام والا مقام نے گلدستہ منافع میں صفحہ ۴۹ علماء اسلام کے عنوان سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے اس کا فقرہ مرقومہ صفحہ ۶۰ پیرہ دو ہمارے علماء پیرزادہ اور ہمارے رؤسا رہتا ہیں ۔ آہ درد دل سے آپ نے ملامت کی ہے مگر بے ادبی معاف ! علماء نے جو کام کیا ہے اسے یا تو جناب کو ملازمان نے اطلاع نہیں دی کہ مولوی رحمۃ اللہ ۔ مولوی آل حسن کو اظہار حق ۔ اعجاز عیسوی ۔ استفسار ۔ پھر پیغام محمدی ۔ دافع التلبیسات ۔

مولوی محمد علی کان پوری کی اور تفسیر القرآن سہسوانی کی عیسائیوں کے مقابل اور آخر اس خاکسار نورالدین کی کتاب فصل الخطاب دو جلد ابطال الوہیت مسیح سیحی لوگوں کے مقابل اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب اور آپکے رسائل تمام دنیا کے مذاہب باطلہ کے مقابل اور خاکسار کی کتاب نور الدین آریہ کے مقابل اور تصدیق براہین احمدیہ ... اور بیسیوں خاتمہ پر اسی کتابیں عربی فارسی اردو ۔ تصنیف مرزا غلام احمد صاحب قادیان تمام مذاہب کے سامنے اور بہت سی لطیف ہیں کے خیال پر ہینے آپکے رسائل طلب کئے اپنے ان کا ذکر حقارت کے رنگ میں بھی نفرمایا ۔ پھر اسلام کا جہاز کس طرح امراء کے ذریعہ ساحل پر پہنچے جب آپ جیسے امیر ابن امیر کو فضلاء زمانہ حال میں انتخاب کے وقت ایک محدود علیگڈھ کی جماعت کے اوپر نگاہ توجہ کرنے کا کام نہیں پڑا ۔ آہ ! آہ !! آہ !!!

پھر گلدستہ علوم کے صفحہ ۳۹ میں ایک نظم حضور نے لکھی ہے وہ غالباً تحفۂ نصائح سے لی ہے گو نام نہیں آیا ۔ آخری مصرعہ مرقومہ جناب یہ ہے ۔ ذلیقعدہ بینی کو دے کے + ذ ... دختر خوبتر

قابل غور ہے جسیر اسلام میں "یغضوا من ابصارہم" ہو وہاں نظر دے کہ نظر بد ختر ... خصوصاً دختر خوب بلکہ دختر خوبتر کیا ممکن ہے اور کیا کوئی ایسی تعلیم کو قرآن کریم اور حدیث صحیح یا اقوال ائمہ اربعہ یا ائمہ تصوف سے دکھا سکتا ہے ۔ حاشا و کلا ۔ بہر حال یہ سب کتابیں خاکسار کے پاس ہیں آپ اگر چاہیں تو عاریتاً یا قیمتاً میسر ہو سکتی ہیں ۔ مخلص نور الدین

نوائے محمود

(مرزا محمود احمد صاحب)

میاں صاحب کا طائر خیال جب اوج سخن پر پرواز کر رہا ہو اس کے سمجھنے کے لئے معمولی رسم ورواج کی عینک کافی نہیں ہمارے دوست ایسی نظموں کو تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا خیال کریں ۔

آؤ محمود ذرا حال پریشاں کر دیں
اور اس پردے میں دشمن کو پشیماں کر دیں

خنجر ناز پہ ہم جان کو قرباں کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کر دیں

کھینچ کر پردہ رخ یار کو عریاں کر دیں
وہ ہمیں کرتے ہیں ہم ان کو پشیماں کر دیں

وہ کہیں ہم کہ گدا گر کو سلیماں کر دیں
وہ کریں کام کہ شیطان مسلماں کر دیں

پہلے ان آرزوؤں کا کوئی ساماں کر دیں
دل میں اس پھر شہ خوباں کو مہماں کر دیں

ایک ہی وقت میں چھپتے نہیں سورج اور چاند
یا تو رخسار کو یا ابرو کو عریاں کر دیں

آج بے طرح چڑھی آتی ہے لعل لب پہ شو
ان سے کہدو کہ وہ زلفوں کو پریشاں کر دیں

آدمی ہو کے تڑپتا ہوں چکوروں کی طرح
کبھی بے پردہ اگر وہ رخ تاباں کر دیں

اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیسا
ان سے کہدو کہ وہ اب چہرے کو عریاں کر دیں

دل میں آتا ہے کہ دل بیچدیں دلدار کے ہاتھ
اور پھر جان کو ہم ہدیۂ جاناں کر دیں

وہ کریں دم کہ مسیحا کو بھی حیرت ہو جائے
شیر قالین کو ہم شیر نیستاں کر دیں

صدائے بشیر

(مرزا البشیر احمد صاحب)

اپنا غمخوار تجھکو جان اے دوست
درد دل کس کو کہونگا جو میں کہوں
دل نہ دنیا سے مت لگا تو ملا
پھول جتنے تو چن سکے چن لے
رکھ تو یاد خدا کہ پیری میں
گر خدا کیطرف جھکے گا تو تو
اس سے نکلیں گے بے بہا موتی
زہر قاتل ہے ایک بدظنی
گالیاں سن کے ایسا ہو خاموش
دین تو ہوا ہے غافل کیوں
کرلے جو کچھ کہ ہو سکے تجھسے
دین سے جو تجھے کرے غافل

میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست
لغو اس کو کبھی نہ جان اے دوست
چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست
ہر اجڑنے کو بوستان اے دوست
تجھ کو رکھیگی یہ جوان اے دوست
وہ بھی خود ہوگا مہربان اے دوست
ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست
ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست
گویا منہ میں نہیں زبان اے دوست
اس پہ لگتا نہیں لگان اے دوست
تیرے سر پر ہے امتحان اے دوست
کہنا ... اس کا کبھی مان اے دوست

ایڈیٹوریل

حج کعبہ آریہ مسافر لکھتا ہے بلا کسی وجہ موجہ کے کعبہ کو اس قدر شرف کیوں بخشا گیا (۲) خدا جبکہ محیط کل ہے تو پھر اس کا گھر کہاں اور سکونت کیسی ۔ (۳) آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا جو ملک عرب میں پسند آیا۔

کعبہ کو بیت اللہ جو کہا جاتا ہے تو اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات اسمیں مقید ہے بلکہ وہ تو تمام کائنات کے دراء الورا عرش برین کا صاحب ہے مگر یہ مقام اس کی تجلیات کا خصوصیت سے مظہر ہے کیونکہ یہیں توحید کا پودہ لگا ۔ اور بڑہتے بڑہتے فرعہا فی السماء تک پہونچا اور ہم اب تک دیکھتے ہیں ۔ کہ توتی اکلہا کل حین ۔ بس اس واسطے یہ مرجع خلائق ہے کیونکہ یہ شعائر اللہ سے ہے اس کے دیکھنے سے اللہ کی مقتدرانہ ہستی کا علم الیقین بلکہ عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔ اسے بلا وجہ موجہ شرف نہیں بخشا گیا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً و ھدیً للعلمین فیہ آیات بینات۔ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے خالص خدا ئے یگانہ کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ یہ خیر و برکت اور تمام مخلوقات کے لئے ہدایت کا موجب ہے اور اس میں اس کی قدرت نمائیوں کے کئی ایک کھلے کھلے نشان ہیں ۔ چنانچہ ایک تو ان میں یہ ہے کہ من دخلہ کان امناً۔ یہ پیشگوئی اب تک پوری ہوتی چلی آئی ہے یہانتک کہ وہ دجال کے فتنوں سے بھی محفوظ ہے۔ پھر جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس ۔ کعبہ ایک عزت کا گھر ہے کسی مقام کو معزز ٹھرالینا ایک معمولی بات ہے اور اسمیں رسومات کا قائم کرلینا بھی کچھ تعجب کی بات نہیں مگر شروع سے انتہا تک معزز ومکرم رہنا اور مرجع خلائق بن جانا اور رسومات مذہبی کا ادا ہوتے رہنا کسی بشر کے حیطۂ قدرت میں نہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی معبد بنے مگر آخر نیست و نابود ہوئے یا مخالفوں کے مفتوح ہو گئے اور اپنے پرستاروں کے لئے امن نہ رہے چنانچہ روم کا آیا صوفیا ۔ آذر کا آتشکدہ ۔ یونان کا ٹمپل ۔ افریقہ کا بیت المقدس خود تمہارے ہند میں سومنات ۔ جگناتھ ۔ کانشی ۔ متھرا ۔ گیا ۔ امرناتھ ۔ اس کی مثالیں موجود ہیں یہ امتیاز و شرف صرف کعبہ ہی کو حاصل ہے کہ وہ امن کا گھر ہے کسی غیر قوم کا مفتوح نہیں اور رسومات مذہبی برابر ادا ہوتی چلی آتی ہیں اور پھر اس سے بڑھکر یہ کہ ان سب باتوں کی پیشگوئی کیجا چکی ہے کیا اب بھی یہ سوال حل نہیں ہوا کہ کعبہ کو شرف کیوں بخشا گیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اس لئے ۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ فرما کر بتلادیا کہ اپنی رحمت سے ہر ایک کو نوازا ہے جہاں زیادہ خشک سالی ہو وہاں بارش کی زیادہ ضرورۃ ہوتی ہے اس نے آریہ ورت کو بھی ایسا ایک نبی سے جو تمام انبیاء سابقین کے کمالات کا مظہر تھا اور اپنے ایک مقام سے جو لوگوں کی نظر میں ایک کوردہ تھا ممتاز و مشرف کیا۔ مجھے بتلایئے کہ آپ لوگوں نے اسکی کیا قدر کی ۔

ارکان دین محمدی پھر آپ اسلامی اصولوں پر منہ آئے ہیں آپ خدا کی گواہی دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں مگر ذرا یہ تو فرمایئے کہ اگر یہ "معمولی بات" تھی اور یہ "ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی منکر نہیں ہوسکتا" تو پھر ہند میں سات کروڑ دیوتاؤں کے پجاری اور ایسے بے وقوف بت پرست کہ انسان کا کوئی عضو بھی اپنی پرستش سے خالی نہیں چھوڑا کس دنیا کے رہنے والے ہیں ۔ بہتر تھا کہ آپ ذرا اپنے گریبان میں موہنہ ڈال کر دیکھ لیتے اسلام کے صدقے میں اگر آپ لوگوں کو توحید کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا ابھی تو آپ لوگ اس درسگاہ توحید کے ابجد خوان ہیں مسلمان جس خدا کو مانتے ہیں وہ تمام قسم کے نقصوں اور عیبوں سے منزہ اور ہر طرح کی خوبیوں اور کمالات کا جامع ہے ابھی اس تک آپ پہونچے نہیں آپ تو ابھی ایک ایسے خدا کے قائل ہیں جو ایک گنہگار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جس کی ازلیت میں مادہ و روح بھی شریک ہیں اور وہ ان دونوں کا محتاج ہے وہ ایک جج کیطرح بہت سے قوانین کا پابند ہے بلکہ ایک دائرہ اسے سے بھی کم اختیار رکہتا ہے کیونکہ کسی گنہگار کی توبہ نہیں قبول کرسکتا وہ روحوں کا ذخیرہ ختم ہو جانے کیوجہ سے اس ظلم پر مجبور رہے ۔ کہ پھر نیکوں کو اسی دار المحن میں بھیجدے۔

دوم ۔ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا تسلیم کرنا۔ آپ کو اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا میں کہتا ہوں کیا یہ ثبوۃ کم ہے کہ اس اعلےٰ درجہ کی توحید کو سکھانے والا یہی مبارک وجود تھا یہ کہنا کہ قرآن ایک ملک کے رہنے والوں کی تسکین نہیں کرسکتا ۔ واقعات کے خلاف ہے اسلام سے خدا کی زمین کا کوئی علاقہ خالی نہیں ہاں آپ کا وید ہند کی چار دیواری میں مقید ہے اور یہاں بھی اسکے جاننے والے انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں وہ بھی بقول آپکے چند سالوں سے ۔

سوم ۔ نماز جسمیں آپ تشدد ۔ تضیع اوقات ۔ ہرج در وجہ معاش کے سوا کچھ نہیں پاتے ۔ کیا چوبیس گھنٹہ میں سوا گھنٹہ بھی مختلف اوقات میں خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہیں ہوسکتا ۔ کیا کسی مسلمان نے آپسے کبھی شکایت کی ہے کیا سندھیا سے بھی زیادہ وقت اس میں خرچ ہوتا ہے کیا ایسے بزرگان اسلام سے آپ واقف نہیں ۔ جو یبیتون لربہم سجداً و قیاماً کے مصداق ہیں ۔ اے نادان آریہ ! اگر تو ذرا بھی اس لذت سے آشنا ہوتا ۔ جو نماز میں ہے تو یہ فقرہ کبھی نہ بولتا بلکہ کہتا کہ سارا دن نماز ہی پڑھتے رہیں ۔ انسان نماز پڑھنے سے ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وجہ معاش پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے یا معزز و مکرم بنکر شہنشاہ جہان بن جاتا ہے اس کا تجربہ تمہاری قوم کو زمانہ کرا چکا ہے ۔ ابھی تک تو اس کے حسد کے داغ تمہارے سینوں میں ہیں وہ آبلہ اب بھی گاہے گاہے پھوٹ کر اپنے فاسد مادے کو نکالتے اور مقدس مقامات کو گندہ کرتے رہتے ہیں ۔ تم آج کل مسلمانوں کی حالت پیش کرتے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان میں سے کتنے نماز پڑھتے ہیں باایں ہمہ وہ تم لوگوں سے کس بات میں ہیٹے ہیں

چہارم ۔ زکوٰۃ ۔ اسپر اعتراض کرتے ہو اور خود چندہ چندہ پکارتے شرم نہیں آتی ۔ صاحب نصاب کی قید مانتے ہو ۔ حصہ جانتے ہو ۔ پھر اس کا چالیسواں حصہ سال میں ایک دفعہ دینا بے جا قرار دیتے ہو اور خود دسواں حصہ بلکہ سب کا سب مال لیتے ہو ایک طرف "صاحب نصاب" دوسری طرف "تنگدست و محتاج" ہو جائے ۔ اجتماع ضدین؟ بندۂ خدا کچھ تو سوچ جب وہ تنگدست ہوگیا صاحب نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ کب رہی اگر مسلمان زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہتے ۔ تو دنیا میں ایک مسلمان بھی بھیک مانگتا نظر نہ آتا ۔

پنجم ۔ حج جس کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ کیسا سفید جھوٹ اور سیاہ افتراء ہے ۔ کہ "آپنے اپنی اولاد کی گذر اوقات کے لئے یہ قانون جاری کیا" کیا تم اس کا تاریخی ثبوت دے سکتے ہو؟ کوئی پتھر ایسا نہیں جسکی پوجا مسلمان کرتے ہوں ۔ اذکار حج میں کسی پتھر کا نام تک نہیں آتا ۔ حجر اسود تو ایک پیشگوئی کی یادگار میں تصویری زبان کہہ رہا ہے یہ تمہارے پتھروں کیطرح نہیں جو استنجا کے کام بھی نہیں آسکتے ۔

ششم ۔ روزہ ۔ جسے آپ اپنے مذہب میں ورت موجود ہونے کے باوجود "فلسفیانہ و طبی قاعدہ سے دیکھتے ہیں ۔ تو سوائے مضر ہونے کے کچھ نہیں پاتے"۔ اسکی فلاسفی پر میں ایک مضمون بدر میں لکھ چکا ہوں اسے ملاحظہ فرمادیں اس میں پورا ایک مہینہ اور وہ بھی چاند کے حساب اور بجائے کھانا کم کردینے کے حکم کے کھانے کے اوقات میں ذرا فاصلہ ڈالدینے کی حکمت تبلائی گئی ہے اور خوب سمجھایا ہے کہ ملکیت کو بہیمیت پر غالب کرنے کے لئے تو روزہ بہت ضروری ہے کسی شکم پرست مویشی کو اس کی شکایت ہو تو ہو مگر مشتاقان کے دلدادوں کے لئے تو روزہ خضر راہ ہے اور صبر و استقلال اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کی مشق کرانیوالا بلا اشتباہ کیونکہ انسان جب محض حکم الٰہی سے حلال چیز سے رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے حرام سے نہ رکے ۔ اس سے خرچ بڑہتے نہیں گھٹتے ہیں ۔ ہیضہ نہیں ہوتا بلکہ معدہ کا فعل درست ہوتا ہے اور مضر رطوبتیں خشک ہو

ہو جاتی ہیں۔

یہ سب احکام قرآن سے ثابت ہیں جس نے اپنے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا اور ساتھ ہی دلیل بھی دی۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی کی کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔

پس اے آریہ! اگر تم میں کچھ قوت ہے، تو تم بھی قرآن کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ دکھاؤ

امیر المومنین کی ڈاک

مخدومی صادق کی طفیل جب سے اس خدمت کا فخر اس عاجز کو حاصل ہوا دو تین باتیں ایسی ہیں جن سے میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں نے خدا تعالے کی اس نصرت کو دیکھا ہے جو اس سلسلہ کے شامل حال ہے باوجود اس بات کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ واعظ کام نہیں کر رہے اب وہ اشتہار اور کتابیں بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے شائع نہیں ہو رہیں جو مسیح الثقلین کے وقت میں ہوتی تھیں مگر پھر بھی کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جب میں دو چار بعض اوقات سات آٹھ نئے بیعت کرنے والوں کی درخواستیں نہیں پڑھتا ایک مومن کے لئے اس میں بہت سے نشان ہیں۔

دوسرا امر جو میں قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کئی درخواستیں اس مضمون کی آتی ہیں ہم مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ امیر المومنین بعض اوقات اپنی گرہ سے کوئی نہ کوئی کتاب ایسے لوگوں کو بھیج دیتے ہیں مگر میں اس ثواب میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہتا ہوں اس لئے اطلاع دیتا ہوں کہ میرے پاس ایسے کئی نام محفوظ ہیں جو طالب حق ہیں اور اس سلسلہ کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ذی استطاعت اصحاب مجھ سے پتے دریافت کر کے انکو کتابیں بھجوائیں اگر ایک شخص بھی ہدایت پا جاوے تو کتنا بڑا اجر اس بھائی کو ملیگا جو ذریعہ ہدایت ہوا میری اس التجا کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر اس کے متعلق ایک فنڈ کھول دیا جاوے تو بہت ہی بہتر ہو میں صدر انجمن احمدیہ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ ایسے رسالے تالیف کئے جاویں جن میں مسیح کی تعلیم اور ان کے دعاوی کے دلائل یکجا جمع ہوں۔ کیونکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ وہ مختلف کتابیں پڑھ کر اور خرید کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ تیسرا امر یہ قابل گذارش ہے کہ بعض لوگ تو ایسے ہیں جو ہر روز یا ایک دن کے ناغہ سے خط لکھتے ہیں مگر ایسے بھی ہیں جو صرف اسیوقت خط لکھنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں جب کبھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں حالانکہ شاخ اگر سرسبز رہنا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ جڑ سے تعلق رکھے۔ خط ہمیشہ مختصر ہونا چاہیئے اور اگر احباب جوابی کارڈ بھیجنے کی عادت ڈال لیں تو بیت المال کے دس پندرہ ماہوار کسی اور مفید کام پر صرف ہو سکیں۔

وطن اور وکیل

یہ بات تو پہلے ہی مشہور ہے کہ وطن اپنے وطن میں بے وطن ہے ہندوستان میں رہ کر قسطنطنیہ کے خواب دیکھتا ہے اس سند کو اب انکی تگلیثی لکیروں سے مزین کر لینا چاہیئے کہ آپکے خلاف کوئی کچھ لکھو تو تبادلہ بند فرما دیتے ہیں چنانچہ الحکم و بدر اس کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ کشمیری میگزین کے اڈیٹر بھی لکھتے ہیں ”میں اسپر زیادہ حاشیہ نہیں چڑھانا چاہتا۔ ممکن ہے منشی انشاء اللہ زیادہ ناراض ہو جاویں اور تبادلہ تک بھی بند کر دیں“ ایک اور بات ہے جسمیں وکیل کو بھی حق تشفع حاصل ہے وہ کیا اپنے بچا کے کالج حمایت الاسلام کی مخالفت قومی اتحاد۔ قومی ترقی پکارتے رہنا مگر اپنی درسگاہ سے بیر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

اسلام میں حقوق نسوان حق مہر نمبر ۲

اب خیال کیا جاوے کہ اسلام نے اس غریب قابل رحم فرقہ اناث پر کس قدر احسان کیا ہے کہ والدین کے گھر سے تو وراثت کا پورا پورا حصہ دلا دیا۔ اور ادھر نکاح جب ہی جائز ٹھہرایا کہ خاوند کی کمائی سے ”حق مہر“ عورت کے لئے فرض کر دیا جو نکاح کے لئے شرط ہے۔ چونکہ فرقان حمید میں نہائت زور شور سے بار بار فرمایا گیا ہے بلکہ مزید تاکید سے ارشاد ہے کہ واتو النساء صدقاتھن۔ یعنے عورتوں کے مہر انہیں خوشی سے دو۔ اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیبیاں حلال کر دیں۔ جن کو تو نے مہر دیدیا۔ ایسی بہت سی آیات قرآن کریم میں لکھی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مہر کا ادا کرنا بہت ضروری ہے مگر ہمارے بھائی مطلق اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملاں لوگ خطبہ کیوقت سمجھاتے نہیں کہ مہر دینا فرض ہے وہ ایسے مبہم الفاظ میں نکاح پڑھتے ہیں کہ دیہاتی گنوار تو سمجھتے ہی نہیں اگر یہ لوگ نصف معجل اور نصف غیر معجل کہنے کی بجائے اکیونکہ نکاح کیوقت ملاں لوگ کچھ ایسے طرز سے ایجاب وقبول کراتے ہیں کہ جاہل ہرگز نہیں جان سکتے کہ معجل کیا بلا اور غیر معجل کس دیو کا نام ہے!) خطبہ اچھی طرح سمجھا کر پڑھیں۔ تو یہ فسکات کم ہو جاوے اور نکاح کے متعلق جو میاں بیوی کے فرائض ہیں ان سے انہیں آگاہ کر دیں تو بہت جھگڑے مٹ جاویں مگر عربی کے چند الفاظ میں آہستہ آہستہ حتی کہ بعض اوقات دولہا دولہن کے کان میں بطور منتر خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جاہل دولہا کی جلنے بلا کہ ملاں صاحب کیا کہ رہے ہیں (شاید ایسٹو کر مبادا کوئی اور سن لے) پھر حق مہر. خاندانی رسموں کی تحت کئی کئی ہزار روپیہ باندھ دیا جاتا ہے کیونکہ یقین ہوتا ہے کہ ادا تھوڑا ہی کرنا ہے۔ بعض خاندان غریب ہو گئے ہیں مگر اپنی اگلی شان کو قائم رکھنے کے واسطے اس قسم کے مہر باندھتے ہیں کہ وہ صرف روپوں کا نہیں ہوتا بلکہ انوکھی ہی چیزیں ہوتی ہیں جو طبقہ زمین پر سے ملنی محال ہوں (مثلاً بعض لوگ ایک من چڑیا کے) کا مہر مانگ لیتے ہیں۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزاء ہے پس کیوں نہ پہلے ہی سے وہ مہر باندھا جاوے جو ادا ہو سکے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس صرف تہ بند یا لوہے کی انگوٹھی ہوتی۔ تو اسی کا مہر باندھ لیتے ایک صحابی نے محض ایک جوڑا پاپوش مہر باندھ کر نکاح کیا تھا۔ مگر وہ جانتے تھے کہ یہ ایک فریضہ ہے۔ جو ضرور ہی ادا کرنا ہے ادھر ہمارے بھائی ہیں کہ اوتسریح بالاحسان کی بجائے زیور اتار کر دھکے دے کر باہر نکالتے ہیں۔ اصل میں ہماری نیت نیک نہیں ورنہ نہائت آسان بات ہے۔ کہ والدین جہیز یا زیور وغیرہ جو اپنی لڑکیوں کو دیویں وارث مال سمجھ کر دیں اور خاوند جو زیور ۔۔۔ عورت کو دیتا ہے مہر کی نیت سے دے مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے کہ والدین تو ناک کیواسطے جہیز دیتے ہیں اور خاوند نمائش اور دکھاوے کے لئے زیور وغیرہ پہناتا ہے۔ پھر جب کبھی رنجیدہ ہوا بس تقاضا ہے کہ لاؤ میرا زیور اتار دو اور جاؤ اپنے گھر۔ ادھر عورت گھر بنانے میں اس قدر مشغول کہ میکے سے لا کر بھی گھر بناتی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کر کر کے خود بھوکی پیاسی رہ رہ کر گھر میں اشیاء جمع کرتی ہے۔ مگر کل مر جاوے۔ تو کفن بھی والدین ڈالیں (یہ ایک رسم ہے کہ کفن عورت کو میکے ڈالیں) پھر افسوس ہے کہ والدین کپڑے زیور۔ گھوڑیاں بھینسیں حتی کہ برتن تک جو لڑکی کو دیتے ہیں۔ سسرال والے اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں اور ہرچہ درکان نمک رفت نمک شد کا معاملہ ہو جاتا ہے گویا کہ یہ خاص انہی کا حق تھا یا کوئی قرضہ لینا تھا کہ وصول ہو گیا آہ! الٰہی یہ مظالم کب تک اس عاجز فرقہ پر ہوتے رہیں گے کوئی خدا کا بندہ ہے۔ جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہو اور وہ اٹھے اور ان بری رسموں کا انسداد کرے اور حقیقی اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھائے تا صحابہ کا سچا نمونہ قائم ہو۔ کاش میرے قلم میں طاقت تحریر ہوتی کاش میری زبان میں

قوت گویائی ... نہیں کہی گئی اتو عبارت میں اپنے فرضے کرحقوق ظاہر کرسکتی لیکن ... کو خطاب آلہی سے یہی ادمن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین۔ کی سند مل چکی ہے۔ آہ ! اسی مظلوم فرقہ کی حمایت میں حدیثیں بھری پڑی ہیں اور فرقان حمید میں صریح احکام نازل فرمائے گئے ہیں (پھر یہی لوگ ہیں کہ ع یونہی غفلت کے لحافون میں پڑے سوتے ہیں) مہر مقرر کرتے ہیں اور دیتے نہیں حالانکہ مہر زیادہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ فرض تو اس کا ادا کرنا ہے بلاشک تھوڑا ہو مگر ادا ضرور ہونا چاہیئے۔ ام المومنین حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تہا اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پانسو درہم تہا ایک صحابی کی بیوی کا مہر کہال بہر سونا تہا مگر وہ پہلے ادا کر دیا گیا تہا۔ سو میں اپنی قوم سے التجا کرتی ہون۔ کہ حقوق اللہ کی جانب خیال کرتے ہوئے حقوق عباد کی طرف بہی ادہ ہمہ عبادمیں سے نسوان کی طرف خاص توجہ کرو اگر ہمارے بہائی مومن ان کی طرف خیال نہ کرینگے تو آخر ایک دن مرینگے یہ مال یہ اسباب ساتھ نہ جاویگا۔ گے وہان قیامت کے دن حساب پورا پورا لیا جاویگا دیکھیئے کون خدا ترس اہل قلم بزرگ اس پر مدلل مضمون لکھتا ہے ؟ ؟ ؟

خادمہ مستورات اہلیہ اکمل از گولیکی ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۰ء

مدینۃ المسیح

مولوی صدرالدین صاحب بی۔ ٹی نے ۲۰۔ اپریل کو ہیڈماسٹری کا چارج لیا اور مولوی شیر علی صاحب کی خدمات اسسٹنٹ ایڈیٹری کیطرف منتقل ہوئین۔ میان محمود نے جن کے قلب میں اپنے مقدس باپ کی طرح شکرگزاری کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تعلیم الاسلام کا پرانا خادم ہونے کی حیثیت میں مجمع احباب کی طرف سے (جو اولڈ بوائز کی ایک ایسوسی ایشن سکول کی بہتری کی تجاویز مین مدد دینے کے لیے منعقد ہوئی ہے) ایک ایڈریس اور ڈنر پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر پہلے تو دینیات کے۔ پہر مڈل پہر ہائی سکول کے طلبہ و استادون کی طرف سے عربی۔ اردو و انگریزی میں ایڈریس پڑھے گئے بعد ازان دوسرے کمرہ مین میان صاحب نے اپنا ... ایڈریس پڑھا جس مین یہ ذکر تہا کہ اس سے پہلے ایک سکول ... آپ کے سپرد تہی۔ اب ایک دنیا کے سکول کی معلمی ... ہے جسے امید ہے آپ اسی جوش اور بے نفسی ... مین گے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اپنی ... قربانی کا قصہ سنایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قومی خدمت پر کی تو کہ منصفی کے امتحان مین نام نہ بھجوایا اور صرف تیس روپے پر یہان ملازم ہو گئے اور بڑی محنت سے سکول کو ایک معمولی اصطبل کیہالت سے اس درجہ تک پہونچایا اور ایک دم بھی ترقی کے خواہشمند نہ ہوئے پہر بتایا کہ آپ کا رویہ ایسا عمدہ وقابل نمونہ ہے کہ آپ کے آفیسر آپ سے خوش اور ماتحت بہی ممنون احسان ہیں۔ مخدوم القوم کی تقریر بہت پر اثر تہی اس کے بعد ایک شاندار ڈنر پارٹی دیگئی اور یہ جلسہ ختم ہوا۔

مولوی صدرالدین صاحب قرآن سیکھنے کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں ان کی تجویز مندرجہ بدر ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء پر امام مولوی نورالدین صاحب نے یہ لکھا تہا کہ "میرے نزدیک بہت ہی انسب ہے"۔ مفصلہ ذیل احباب شامل ہونا چاہتے ہیں۔ قادیان ...

میان قدرت اللہ صاحب شاہجہانپوری جو ڈپٹی انسپکٹر تہے۔ قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدمون مین رہتے تہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی دربانی اختیار کر لی تہی اور بڑی مسکنت وعاجزی سے صبر واستقلال کے ساتھ گذارہ کرتے رہے اور نیز اپنے کنبہ کے اہل بیت نبوی کی سی خدمات اپنا فخر سمجھتے رہے۔ ۱۹ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دین۔

والدہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر بہی فوت ہوگئین ان کا جنازہ غائب بہی پڑھ دیا جاوے۔

دو دن بارش ہوتی رہی جس سے سردی پہر عود کر آئی فصلون کو بہی نقصان پہونچا اکثر جگہ سے ژالہ باری کے خطوط بہی آئے ہیں۔ اب غلہ اگر نہ ہو تا جرون کے کام کا نہیں رہا۔

مولوی شیر علی صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت عافیت کیساتھ خادم دین بنائے۔

صباح۔ لکھتا ہے کہ سرزمین مبارک حجاز میں اس سال جو افسوسناک واقعات پیش آرہے ہیں ان کی لم صحیح طور پر اسباب ذیل ہیں (۱) بکثرت آتشبار اسلحہ کا جزیرہ نمائے عرب مین باہر سے آنا (۲) روزبروز گہوڑون کی کمی ہوتی جانا (۳) تازہ انقلاب نے قدیم خودسر حکومت کے ارکان کا زور توڑ دیا ہے لہذا وہ اب اس طریقہ سے شرارت کا تخم بوتے ہیں (۴) اول تو مویشی کی پرورش اور اونٹون کے کرایہ کی آمدنی پر گذر کرنیوالے صحرائی قبائل کے علاقہ میں ریلوے کی تعمیر کیگئی اور دوم یہ کہ وہ وحشی اور جاہل ریلوے پر کچہہ دست درازی کرین تو ان کی سرکوبی میں آتشبار اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے۔ (۵) مکہ اور مدینہ کے مابین مصری محمل کی طرف سے جو وظائف ملتے تہے ان کا بالکل بند ہو جانا (۶) محمل شامی کا قدیم راستہ چھوڑ کر نئے راستے سے سفر کرنا اور (۷) چھٹی وجہ جو سب سے قوی ہے وہ قحط کی شدید آفت ہے اس نے بادیہ نشینان عرب کا دم ناک مین کر دیا ہے اور ہرناکیانہ کرتا کے موافق وہ لوٹ مار کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پاتے۔

یمن کے قبیلہ زرانیق کو ترکی فوج نے سخت ہزیمت دیکر مقام بیت الفقیہ پر فاتحانہ قبضہ کر لیا ہے لیکن چونکہ عرب قبائل کے اس مقام کو نرغہ اور محاصرہ مین لے لینے کا خوف ہے لہذا گورنر نے صنعاء سے مزید فوجی کمک وہان ارسال کی اور آستانہ تازہ کافی منگائی ہے نئی سپاہ لائق اور تجربہ کار افسرون کے ماتحتی مین جاویگی اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ یمن میں پہر بغاوت کا دور شروع ہو گیا ہے خداوند کریم اپنا فضل وکرم فرمائے

ارومیہ جو ترکی سرحد پر صوبہ تبریز کا اچہا شہر ہے آزادی پسندون نے۔ لے ہی لیا۔ جو شہر پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سید عباس اور لنچ کو وہ عرصہ ہوا پہنچکے۔ لہذا اب غالباً وہ وقت قریب ہے کہ تبریز کے احرار قید محاصرہ توڑ کر خود محاصرین اور شاہی لپ ... ان کے خوف سے محصور ہو کر طہران کی طرف پسپا ہون۔

دول مذکور کے زور دینے پر شاہ نے تبریز کو ۶ روز کی مہلت جنگ سے دی ہے تا کہ وہ آذوقہ وغذا بہم پہونچا سکے کیونکہ محصورین نے دہمکی دی تہی کہ اگر سفراء نے مداخلت نہ کی تو سفارت خانون کو لوٹ لیا جاویگا۔ کاش میعاد مذکور کے گذرنے سے پہلے باہم تصفیہ ہو جاوے۔

بہاولپور کی ریاست جو ایک اسلامی ریاست ہے اور جہان کی مردم شماری مین ۸۰ فیصدی مسلمان اور ۱۰ فیصدی ہندو ہیں وہان سرکاری عہدون کی یہ حالت ہے کہ کونسل آف ریجنسی کے ممبرون مین ۸۰ فیصدی ہندو اور صرف ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں دوسرے افسرون مین ۶۶ فیصدی ہندو اور ۳۴ فیصدی مسلمان کی نسبت ہے۔

تاریخ سے تو ثابت ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام کے ماتحت رہا ہندون کی سلطنت میں بہی ایرانیون اور تورانیون کے فاتحانہ حملے سے یہ ملک محفوظ نہ تہا۔ افراسیاب اور پیران ویسہ اور رستم سے لیکر بہرام گور کے عہد تک لشکرکشی ہوا کی اور پنجاب خصوصیت کے ساتھ ان حملہ آورون کا حلقہ بگوش بنا رہا۔ یوروپ کی تحقیقات سے یہی دریافت ہوتا ہے کہ خود ہندو بہی ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں ہیں مختلف ممالک سے قومیں یہان آ آ کر آباد ہوتی گئیں اور ہزار سال گزرنے سے گو ان کے اصلی خط وخال مٹ گئے تاہم کم از کم قبائل کے نام (مثلاً سواری جو آریائی کی تعریف کرا اور مصر وغیرہ) یہ بتا رہے ہیں کہ ایک زمانہ مین ان قبائل کا اصلی وطن کہان تہا۔

انتخاب الجرائد

ٹرکی مین انقلاب ظاہر ہے کہ ٹرکی مین جو انقلاب حکومت واقع ہوا۔ یہ سب کچھ نوجوان ترک پارٹی (انجمن اتحاد و ترقی کے نام سے موسوم ہوتے ہے) نے فوج کو اپنا ہم خیال بنا کے اور فوجی قوت کے زور پر حاصل کیا تہا۔ وہ بلا خیال نسل اور مذہب کے ٹرکی کے تمام باشندون کو یکسان حقوق دینے کے خواہان مین لیکن جو برائی کہ یہ ہے کہ وہ زیادہ چاہتے ہین کہ ترکون کی حکومت مین ترکون کو ہی غلبہ حاصل رہے اور اسلامی شریعت کے اور کوئی قانون نہ ہو عیسائیون اور یہودیون کو ترکون کی مانند حق حاصل نہ ہو اس لئے کمیٹی کا زور توڑنے کے لئے در پردہ سازشین ہونے لگین۔ ادہر کمیٹی کے کسی آدمی نے ایک لبرل اخبار کے اڈیٹر حسن فہمی کو قتل کر دیا یہ گویا طرفین کے لئے ایک سگنل تہا۔ لبرل پارٹی اور مسلم لیگ (جو حال مین ہی قائم ہوئی ہے) دونو ایک ہو گئین ادہر فوج مین جوش پہیل گیا مینہ نے پارلیمنٹ کو جا گہیرا اور مطالبہ کیا کہ انجمن اتحاد و ترقی کے تعدد ... وزرا مین برخاست کئے جاوین ستے کہ ۱۳ اپریل کو وزیر عدالت قتل کیا گیا وزیر بحری مجروح ہوا اور وزیر جنگ قید کر لیا گیا ان کے علاوہ کئی ایک نوجوان ترک نمبر ہوئے جنہین سے ۱۱ مارے گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ ادہم پاشا جو جنگ یونان مین ترک فوج کے سپہ سالار تہے وزیر جنگ مقرر ہوئے۔ پارلیمنٹ مین ایک شاہی فرمان پڑہا گیا جسمین مجلس وزارت کا استعفا منظور کیا گیا تہا اور باغیون کی معافی دیگئی تہی اور اس مین یہ بہی درج تہا کہ آئندہ سے شرعی قانون پر عملدرآمد ہوگا اور حکم دیا گیا تہا کہ تمام باغیون کی خطا معاف کی گئی فوج کے لوگ اپنی بارکون کو چلے جاوین اور عام لوگ اپنے گھر مین جا کر کاروبار مین مصروف ہون۔ توفیق پاشا کے وزیر اعظم اور ادہم پاشا کے وزیر جنگ مقرر ہونے پر قسطنطنیہ کی اکثر آبادی مطمئن ہے گو عام طور پر اینطرا ... ہے کہ یہ باغی فوج جو شہر پر قابض ہے آئندہ کیا گل کہلائے گی۔ سالونیکا سے ۱۶۰۰ پیدل فوج نے قسطنطنیہ کے قریب پہونچکر سینٹ ڈی کی قلعہ بندیون پر قبضہ کر لیا۔ ہیڈکوئی مین جو فوج سالونیکا سے آئی مطالبہ کرتی ہے کہ سہ شنبہ کے روز جن لوگون نے فساد کیا ان کو سزا دیجائے اور وعدہ کیا ہے اگر یہ مطالبہ پورا کیا ... قسطنطنیہ مین داخل نہ ہون گے۔ ... ہے کہ کمیٹی اتحاد کی حامی ۹ ہزار سپاہ سات ... کے قریب پہونچگئی ہے یہ تربیت یافتہ ... و سامان جنگ سے لیس ہے اس کے سپہ سالار ... اجنبیون کے جان و مال کی حفاظت کی جاوے گی۔ کلیلی۔ برناس۔ سمرنا۔ ارض روم اور طرابزون سے بہی سپاہ قسطنطنیہ کو جا رہی ہے گویا اس شورش کا اثر ایشیائے کوچک مین بہی پہونچا ہے کمیٹی مذکور نے سلطان المعظم کو اس مضمون کا تار بہیجا ہے کہ انہون نے اپنی حلف کو ملحوظ نہین رکہا نوجوان ترکون نے سالونیکا مین ۶۰ ہزار پونڈ سرکاری خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ ہم کوئی مین اس وقت ۲۷ ہزار سپاہ موجود ہے جو ۲۰ اپریل کی شب سے کارروائی محاصرہ شروع کرنے والی تہی قسطنطنیہ کی سپاہ قلعہ گو آگرن افواہون سے اس درجہ خوف زدہ نظر آتی ہے کہ وہ مقابلہ کو لڑنے پر آمادہ نہ ہوگی۔ سلطان المعظم اور وزیر اعظم مین مضطربانہ طول و طویل مشورے ہو رہے ہین سلطانی کشتی ایک کر وزیر کے ساتہ ہر وقت تیار رہتی ہے۔ جرمنی و انگلستان کے جنگی جہازات ٹرکی و مصر بہیجا رہے ہین۔ ۸ سو انگریزی سپاہی سمرنا مین اتارے گئے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ ادانہ مین ۸۰۰ قیدی قتل کئے گئے ان خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی حالت آجکل کیسی تشویش افزا ہے اور کوئی نہین جانتا کہ صبح یا شام کیا ہوا چاہتا ہے۔ سلطنت عثمانیہ کی قومی مجلس کا اجلاس سان سٹیفانو مین کیا گیا تمام سنیٹر اور ڈپٹی بہی موجود تہے۔ اس اجلاس کی طرف سے ایک اعلان نکالا گیا جس مین تاکید ہے کہ قابض فوج کی فرمانبرداری کی جاوے اعلان مذکور کا مضمون پاس کر کے ایک تخلیہ مین سلطان المعظم کے منصب پر بخوبی غور کی گئی ہے عثمانی بیڑہ جو بحری مشق کے لئے بحیرۂ روم کو گیا ہتا وہ قسطنطنیہ مین دفعتاً واپس آیا ہے۔ بیڑہ مذکور کے تمام سپاہیون نے بہی حلف اٹہایا کہ مجلس پارلیمنٹ کی وفاداری کرین گے مارشل شوکت پاشا اور علی رضا (سابق وزیر جنگ ہین) وہ دونون سان سٹیفانو مین آ گئے اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ فوجون کے قبضہ کا کام بوجہ احسن پورا کر دیا گیا فیصل شد قسطنطنیہ کی قلعہ گیر فوج کے ہر ایک سپاہی سے ضروری حلف لینے کا کام رفتہ رفتہ انجام پا رہا ہے اسی فوج مین کئی سپاہی ایسے ہی ہین کہ جو سلطان کے خلاف مین حلف لینے کے روادار نہین ہین بعد کے بیانات سے ظاہر ہے کہ سان سٹیفانو کی قومی مجلس نے سلطان کے خلاف فیصلہ دیدیا۔ مطلب اس فیصلہ کا یہ ہے کہ سلطان برطرف کئے جاوین رشاد آفندی ان کے جانشین کئے جاوین۔ جمعہ کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ کی حالت پہلے سے بہی بہت نازک ہوگئی ہے اور تشویش طاری ہے مارشل شوکت کا مطالبہ خلاف سلطان کے سخت ہو ناظم پاشا اسکو تسلیم نہین کر سکتے ہین اس لئے عزت پاشا اور رفیق آفندی سان سٹیفانو کو گئے۔ کہ سلطان المعظم معزول نہ ہون۔ قلعہ گیر فوج کے کئی سپاہی اسی حالت مین حلف اٹہائین گے کہ سلطان المعظم بدستور بحال رہین جب تک تمام فوجی افسر اطاعت کا حلف نہ اٹہائین گے سپاہی بہی افسرون کی فرمانبرداری نکرین گے مارشل شوکت پاشا نے سلطان المعظم کو پیغام تار بہیجا کہ آپ ہرگز ہرگز معزول نہ کئے جاوین گے اس پیغام مین یقین دلایا گیا ہے کہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ حکومت پارلیمنٹ مین خلل نہ آوے قومی مجلس اسی سوال پر غور کر رہی ہے ناظم پاشا کے زور دینے سے سلطان کی بحالی تسلیم کرنی پڑی۔ جب دیکہا کہ فوج کا ایک حصہ اور رعایا کے لوگ طرفدار سلطان ہین تب معزولی کا خیال چہوڑ دیا ہے۔ آج جمعہ کو سلطان سلام علیک کو نکلے تو شوکت غیر معمولی تہی اور سب نے سلطان کو بزور چیئرز دین۔ مبارک!

آرمینیون کا قتل ایشیائے کوچک مین ترکون نے آرمینیون کو قتل کر دینا شروع کر دیا ہے۔ صدہا آرمینی قتل ہوئے اور بہت سے بے خانمان ہو گئے۔ طارسس کے عیسائیون پر مسلمانون نے حملہ کیا اور شہر کا ایک حصہ پہونک دیا ایک برٹش جنگی جہاز مرسینا کو بہیجا گیا ہے ادانہ مین دو امریکن پادری مارے گئے۔ تین فرنچ جنگی جہاز مرسینا کو جا رہے ہین۔ جہان حالت بہت نازک ہے۔

کابل کی سازش کابل اور جلال آباد کے درمیان ڈاک بیٹہی ہوئی ہے اور دن مین دو دفعہ پایۂ تخت کی خبرین آتی ہین۔ تہوڑی تہوڑی دور پر تمام سڑک پر سوار ڈاک تیزی سے جانے کے لئے تعینات ہین جب سے سازش کا سراغ لگا ہے کابل مین اور نیز جلال آباد کے شاہی مطبخ مین کہانا تیار کرنے مین سخت نگرانی اور احتیاط کی جاتی ہے کہ مبادا دشمن زہر ملا دین۔ سازش کا بہید کہلنے پر کابل مین جو لوگ گرفتار کئے گئے انمین سے ۳۰ جیل خانہ مین ہین اور ۶۰ نظر بند ڈاکٹر عبدالغنی اور مولوی نجیب علی دو پنجابی ملازم بہی قید مین۔ سردار عنایت اللہ خان نے ایک اعلان جاری کیا جسمین درج تہا کہ بعض گمراہ لوگون نے انقلاب گورنمنٹ کی غرض سے سازش کی لیکن ان کے ارادون کا حال معلوم ہو گیا ... سب خاک مین مل گئے تمام فوجی افسر جن کے رشتہ دارون پر شریک سازش ہونے کا شبہ تہا ہزارہ کو تبدیل کر دئے گئے اور انکی جگہ قندہار سے فوجی افسر کابل کو تبدیل ہو کے ہین۔ امیر صاحب نے افغانستان کے بہت سے بڑے بڑے ملاؤن کو کابل مین طلب کیا ہے تاکہ ان سے فتویٰ لیا جاوے کہ سازشیون کو شرع کے موافق کیا سزا ملنی چاہئیے۔

وادی زوب کے تازہ حملہ مین فوج لیوی کے گیارہ سوار قتل کئے گئے لٹیرون کا کچہ پتہ نہین فوج مذکور سامان رسدات کا ذخیرہ لئے جاتی تہین تنگ گہاٹی مین حملہ کیا گیا۔ لٹیرے گہات مین تہے۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف جس کے برابر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ قیمت بے جلد صہ ۔ مجلد صعہ

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۱۰/

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان۔ اصول سے مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۲/

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴/

سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ۱/

القول الصحیح ۔ مدعی تکلم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۱/

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ۱/

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲/

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳/

فتح الدین ۔ پنجابی نظم۔ مدلل وفات مسیح میں۔ قیمت ۳/

مویکہ سیدہ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ۱/

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اب کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳/

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر دیگر قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت ع

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲/

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۱۲/

شری نہہ کلنک درشن ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے۔ اس کا ثبوت۔ قیمت ۸/

درشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۱/

سیر پرند ۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر۔ قیمت عہ بجائے ۸ کے۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ ۵/+۲/ دو بائے صالحہ ۴/ ۔ سر المکتوم ۵/
اعجاز احمدی ۱/

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱/

معیار حق ۔ سچے مذہب کے تناقض کے بارے میں۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل جواب مجموعہ قیمت ۴/

نظم مستورات ۔ کلام الہداد خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ۱/

الاستخلاف ۔ تفسیر کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳/

ست سلاجیت گلگتی ۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ نہایت عمدہ مفید دوائی۔ قیمت یک تولہ ۸/ دو تولہ ۱۲/

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔ چہ حاجت مشک خود گوید کہ عطر است
میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیج کر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر ۔ مولوی محمد یمین احمدی ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی مل سکتا ہے۔

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و اوپٹیشن بہ دوائی خانہ جی الفرڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلیٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں۔ پندرہ سالہ تجربہ عمدہ دیسی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں۔ خالص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں۔ نرخ مقابلۃً نہایت ارزان۔

رسید زر

۱۴۔ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۷	۱۸/		
محمد حسین صاحب نمبر ۱۹	للعہ	فضل کریم صاحب ۱۲۸۹	ع
محمد اکبر صاحب نمبر ۱۴۴	للعہ	مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۵۵۸	ع
عبد العزیز صاحب ۲۱۹۴	للعہ	نصیر احمد صاحب ۲۱۹۳	للعہ
فیروز خان صاحب ۱۲۹۱	للعہ	چوہدری عبد الرحمان صاحب ۵۹۳	ع
سکرٹری خادم الاسلام ۸۵۹	ع	محمد رشید صاحب ۱۱۱۹	صہ
غلام محی الدین صاحب ۱۴۷۶	ع	چوہدری اللہ دتا صاحب ۵۹۸	ع
شیخ محمد افضل صاحب ۹۱۶	ع	سید یوسف حیدر آباد دکن ۱۱۷	ع
عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹	ع	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹	ع

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلّم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح سے جو آپ اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ ان کے لئے تجویز کرینگے بھیجدیا جایا کرے گا۔

قیمت سرمہ اول عا فی تولہ ۔ قسم دوم عہ سوم عہ
قیمت ممیرا قسم اول ۵ فی تولہ ۔ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ قسم دوم ۳ ۔ فی تولہ ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو ۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری ۔ ریشمی پشاوری ۔ سوتی ۔ زرد ۔ سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی و سفید ٹک ٹسری ۔ وغیرہ عا سے لے کر للعہ تک موجود ہیں ۔ کلاہ و ٹوپی رومی ہر قسم موجود ہے ۔ جو چیز معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی ۔ مہاجر از (پنجاب)

(بدر پریس قادیان)

www.aaiil.org

کہتے ہیں اور اسی تثلیث کی طرح ایک مقدس راز مانتے ہیں یہ تو
ان کے چیلوں کے مکاشفات ہیں اور خود خواجہ صاحب نے توحد
ہی کر دی ہے۔ ایک متوا سے جوگی کا قصہ لکھا ہے جس کے
لحاظ سے ہم نے اپنے اس مضمون کا ہیڈ نگ قائم کیا لکھتے
ہیں کہ ہم تیرتھ یاترا کرتے ہوئے گرجونی پہاڑ پر پہنچے وہاں
ایک متوالا جوگی دیکھا جو اون کا پورنا واقف ایک ہندو بچہ کے
مذاق میں اسلام اور عام اخلاق کو خیر باد کہہ کر شب جی کی مورتی
کا پالن کر رہا تھا۔ ہمارے خواجہ صاحب نے اس مردود دل میں
وحدت کے انوار مشاہدہ کئے اور دیر تک سینہ بسینہ رہے۔
سچ ہے۔ الجنس الی الجنس بمیل لگے ہاتھوں اس کی ایک
کرامت بھی سنا دی۔ کہ شیو جی مہاراج اس کے لئے ہر روز
اس کے مردہ موہن کو ساتھ لاتے اور اس مقدس ڈیوٹی کو
انجام دیتے ہیں۔

اللہ اللہ! وحدانیت کا سورج سمت الراس پر ہو اسکی
تیز شعاعیں تیس اور تینتیس کروڑ خداؤں کے ماننے والوں کو
بوکھلا رہی ہوں اور پھر ایک وحدانیت کا دعویدار بلکہ
خواجگان عالم کو وحدانیت پر جمع کرنے کے منصوبے باندھنے والا
وحدانیت کے انوار اس سیاہ ظلمت کا نام رکھے۔ شیم! شیم!!
شیم!!!

باایں ہمہ ہم خواجہ صاحب کے ممنون بھی ہیں۔ مسئلہ بروز پر روشنی
ڈالنے ... کے حق کا پرچار ان الفاظ میں کرتے ہیں گزشتہ
روحوں کا دنیا میں ... بالذات نہیں ہوتا بلکہ بالصفات ہوتا ہے
اور کہ اولیاء اللہ کو رہا ... اور محنت سے اگلے زمانے کے
پیغمبروں کے مقام ... تے ہیں۔

اخیر میں میلا ... والا سند مشتہر قبہ حال مجدد وقت
منصور ... تعجب ہو ... پاؤں یا ...
علیہ السلام ... عالمہ

... نہال حصہ ... نہیں ان کے معاملہ
سچ اور جھوٹ کے تمیز کی ضرور ... کہ اس ...
یا تھا اور بس ... اب یہ حالت ...
فلسفہ کو پاؤں پہ نہایت عاجزی ...
بستان کے نمیوں پر ایمان ... تے ہیں
ہے ثابت ہے کہ دنیا میں لاکھوں انبیاء
ن گے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے جن ...
اوہیوں سے مانا۔ ان کی نسبت ...
چاہیئے کیونکہ ان بعض الظن ...
مقدس سے اپنے وفات ...
نہ پیچھے نہیں چھوڑا کبھی ...

کرنل الکاٹ کے حوالے سے اس زبردست شہادت کا اقبال
ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بے شک سچے نبی تھے
اور ان کے سچے نبی ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ان
کی کانشنس نے بھی ان سے کہدیا تھا تو نبی ہے کیونکہ
کانشنس ہرگز کذب اور تصنع کی شہادت نہیں دیتا نہ
کبھی کی طرف جاتا ہے۔ کوئی شخص اگر بعض دنیا طلبی اور
خود غرضی سے زہد و تقوےٰ کی دوکان جماتا ہے اور
لوگ فریب میں آکر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں مگر وہ
خود اپنے کو ضرور جھوٹا اور مکار سمجھتا ہے۔ چور اور ڈاکو
دنیا کا مال مارتے اور خوش ہوتے ہیں مگر دل میں اپنے
کو مزور بے ایمان سمجھتے ہیں اور ہر وقت اپنے کو ملامت
کرتے ہیں۔ ملامت کرنے والا وہی کانشنس ہے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اشہد
انی رسول اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول
ہوں۔ یہ شہادت ان کی کانشنس کی ہے نہ کہ خود انکی
کیونکہ شاہد دوسرا شخص ہوتا ہے نہ کہ خود مدعی۔ سبحان اللہ
کرنل صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے
کی کتنی زبردست دلیل بیان فرمائی ہے۔ سچ ہے سو
آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از ہزار رسوائی
اب ... اس زبردست دلیل سے
کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ العظمۃ للہ! کیا ہی بات
ہے۔ ان العاقبۃ للمتقین۔ کہ جنہوں نے جن عقائد کو
ایک وقت۔ دجالیت۔ کفر اور ضلالت کہا اب
نہایت عاجزی سے انہیں معتقدات حقہ کی طرف
جھک رہے ہیں حق کی قوت کا یہ کیا عجیب نظارہ ہے
ایک برہمو۔ ایک آریہ۔ ایک یونیٹیرین۔ ایک فری تھنکر
کی کون زبان پکڑ سکتا ہے جبکہ وہ اپنے آبائی ذلیل
بت پرستی کو چھوڑ کر وحدانیت کے قریب قریب ہو کر یہ کہتا ہوا
نظر آتا ہے۔ کہ یہ اس کے قدیم مذہب کے عالیشان عمارت
کے کونے کا پتھر ہے یا یہ کہ اس پتھر کو جو معماروں نے
رد کر دیا تھا اس کے دماغ کے صناعی کے گیت گانا
واجب ہے۔ احسان فراموشی کے رجوع سے عہدہ برآنہ
ہو کہ وہ اصل حقانیت سے اتنے ہی دور ... قدر
کہ وہ اپنے آپ کو نزدیک سمجھ رہے ہیں۔

غلام مصطفےٰ خان ۔ سکرٹری

بنگرا ے قوم فشانہ ...

اکثر کٹ ملا لوگ کہا کرتے تھے کہ سلطان روم پر یورش اور
غلبہ تو ابھی ہوا نہیں جو علامات مسیح موعود کے آنے کی ہیں
پھر مرزا صاحب قادیانی کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں بڑا خوف
کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی جو اس کے رسولوں
کی زبان مبارک سے کہلائی جاتی ہیں وہ تدریجاً پورے ہوئے
بغیر نہیں رہتیں مگر جلد باز مخالف سوء ظنی میں سبقت
کرکے مخالفت سے اپنے آپ کو جلد ہلاک کر لیتا ہے
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے تورات کی پیشگوئی کی بموجب
کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ نبی آخر الزمان کے مبعوث
ہونے کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کے شہر انہار
وقصور سے بارونق ہو جاوینگے اور یہ بات حضور علیہ السلام
کی اپنی زندگی میں نہ مکہ معظمہ میں تھی نہ کسی جگہ ملک حجاز میں
سورۃ الفرقان میں جو کی سورۃ ہے اللہ تعالےٰ نے کفار
کے اس اعتراض کا جواب یوں بیان فرمایا۔ تبارک الذی
ان شاء جعل لک خیراً من ذالک جنت تجری من
تحتہا الانہار۔ ویجعل لک قصوراً
یعنی یہ بات بھی انہار وقصور والی انشاء اللہ تعالےٰ اب
عنقریب پوری ہوئے جاتی ہے۔ بلکہ مطالبہ سے بڑھ
چڑھ کر شان وشوکت کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب
دکھلائیں گے۔ جیسا کہ انشاء کے فرمانے سے ظاہر ہو رہا ہے
مگر جلد باز مخالف کب اس کو قبول کر سکتا تھا۔ آخر کار انہار
وقصور تو ... کے بعد ملک حجاز میں پائے جاوینگے
مگر معترض کے نام ونشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے
بعد جس نے تورات میں انہار وقصور کی پیشگوئی کو پڑھا اور
پھر قرآن شریف میں کفار کی طرف سے اس پیشگوئی کا مطالبہ اور
نبوت کا انکار بھی دیکھا ہو اس کو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
کے زمانہ کے کفار پر حسرت کرنے سے پہلے خود اپنے
کفر وانکار پر افسوس کرنے کا ایک موقعہ ہے جو اس وقت
بزمانہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سلطان روم کی معزولی
کے سبب پیش آیا ہے۔ انہار وقصور والی پیشگوئی بھی
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ہی پوری ہوئی علی ہذا
سلطان روم پر یورش ہونے کی پیشگوئی بھی مسیح موعود
کے وفات پانے کے بعد ہی پوری ہوئی اسی لئے جیسا کہ
قرآن شریف میں اما نرینک بعض الذی نعدہم او
نتوفینک پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں وحی کی گئی
تھی۔ مکرر مسیح موعود کی زبان مبارک پر بھی آیت قرآنی
... کی گئی ... فاشبھہ اللیل بالبارحہ۔

گذشتہ شب کی رات سے کیا ہی شد بد مشابہت رکھتی ہے اس سے چند سال پیشتر ملا یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مہدی کے ظہور کی علامت رمضان کے مہینے میں خسوف و کسوف کا اجتماع ہے مگر ماہ رمضان میں جب کسوف و خسوف کا اجتماع بھی واقع ہو گیا تو محض بے شرمی سے طرح طرح کے رکیک عذر ان لوگوں نے بیہودیانہ چال بازیاں کیں۔ مگر رب العزت کا یہ زبان کہ وما نری ہم من آیۃ الا ھی اکبر من اختہا دکھانا تھا۔ ہر ایک پہلا نشان خداوند قدیر کے اگلے نشان سے بڑھ چڑھ کر ہی دکھلایا گیا۔ کیا یہ بات مرزا صاحب یا کسی احمدی کے دست قدرت میں تھی کہ سلطان روم کی پرورش کروا کر انکو معزول کر کے دکھلاتے کہ یہ پیشگوئی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مسیح موعود کے زمانہ میں واقعہ ہونیوالی تھی پوری ہو گئی اس کے ساتھ حیدرآباد کی طغیانی اور اٹلی دیورپ کے زلزلوں کا نقشہ جس کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کے سامنے آپکی وفات سے دراز عرصہ پیشتر اللہ تبارک و تعالیٰ نے دکھلا دیا تھا حضرت اقدس کے ذیل کے چند اشعار میں بغور مطالعہ کرو۔ السعید من وعظ بغیرہ۔

سونیوالو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سر رہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

احمد اللہ از بلاسپور

قادیان میں مستورات کا جلسہ

مسز اکمل نے قادیان میں آتے ہی ایک ورمن کلب قائم کیا اور یہاں کی رہنے والی تعلیم یافتہ بیبیوں میں تحریک کی کہ جب دارالامان مرکز اسلام ہے اور تمام قوم کا مرجع یہی مقام ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں مستورات کے ہفتہ وار جلسے نہ ہوں جن میں اپنے فرقے کی بہتری و بہبودی کے لئے تجاویز سوچی جاویں یہ تجویز ایک نہایت ہی مبارک تجویز ہے کیونکہ قوم کی ترقی و کامیابی کا دار و مدار بہت کچھ مستورات کی حالت کے بہتر ہونے پر موقوف ہے۔ ہماری قوم کے بچے اگر تعلیم یافتہ ماؤں اور بہنوں کے زیر سایہ تربیت پائیں گے تو ایک دن وہ لائق ... بچے بہائی کہلائیں گے۔

ہم اس انجمن کے انعقاد پر بہت خوش ہیں بشرطیکہ ہماری بہنوں کے ارادوں میں استقلال اور ثبات ہوں۔ مشارٹ لونگ کمیٹیوں کا میں بہت سخت مخالف ہوں اسی واسطے میں حتی الوسع کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتا ایک فوری جوش اٹھتا ہے اور ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد قائم کر لیجاتی ہے مگر وہ چار ہفتے کے بعد پھر وہی ڈھاک کے تین پات ہے اور ... مجلس والے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور انہیں کام میں استقلال بخشے۔

اس جمعہ ۲۹ مئی کو مستورات کا ایک جلسہ ہوا۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد دختر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ڈاکٹر فضل دین اہلیہ مرزا محمود احمد اہلیہ قاضی اکمل نے اپنے اپنے مضامین امیر المومنین کی زوجہ محترمہ کی صدارت میں سنائے جن میں اپنی ذمہ داریوں اور اتفاق اور ہمدردی اور اپنے اوقات کو بہترین مشاغل میں خرچ کئے جانے کی تحریک ... تھی۔ اگر اخبار میں گنجائش ہوئی تو وہ تمام مضمون درج ہو جاویں گے ورنہ امید ہے کہ معزز مستورات معاف فرماویں گی۔

قادیان میں کمیٹی

شیخ یعقوب علی صاحب کی تحریک کے متوجہ ... ایک سو نہ اس کمیٹی کا قائم ہونا ہی ہے جسکی نسبت میرے ایک دوست نے مجھ سے سوال کیا کہ قادیان میں بھی کوئی کمیٹی ہے تو میں نے ... سے کہا تھا کہ اگر ہوس ٹیکس کے لئے غریبوں کا چھننا چلایا ... تب تو یقین ہو جاتا ہے کہ کمیٹی ہے لیکن اگر اس کمیٹی کے فرائض صفائی وغیرہ کی طرف دیکھا جاوے تو پھر کچھ ... پڑ جاتا ہے۔ ہمعصر الحکم نے اس پر نوٹس لیا ہے واقعی بعض مقامات خصوصاً جنوب مغربی حصہ میں غلاظت کے ڈھیر پڑے ہیں بازار میں مضر صحت اور سڑی بسی چیزیں فروخت ہوتی ہیں جن کی طرف کمیٹی قادیان کی پوری توجہ درکار ہے۔ کمیٹی اور کمرف یہی فرض نہیں کہ وہ دفتر میں مسافرانہ شب باشوں پر بھی ٹیکس لگانے کی تجویزیں سوچتے ہیں بلکہ ان کے اہم فرائض تو وہ ہیں جن کے لئے کمیٹی قائم ہوئی۔ مجھے اس وقت حضرت اقدس کا قول یاد آ گیا جسکی میں مذہبی حیثیت سے قدر کرتا ہوں کہ ہماری رائے میں تو یہاں کمیٹی مفید نہیں۔

تعلیم الاسلام

ہائی سکول کا سٹاف مولوی صدر الدین صاحب ... کی توجہ سے اعلیٰ ہوتا جاتا ہے جو امید ہو کہ بہت ... نے ایسے وقت میں ... ترقی کی یہ حالت نہ تھی) ... بہت طالب علم ... آ گئے ہیں (جس کی وجہ مولوی محمد علی صاحب کی بار بار تحریک اور ذاتی کشش اور سال کے اخیر پر جماعتوں کا تبدیل ہونا ہے) جب تک بورڈنگ ہوس کے انتظام کو ایسے پیمانہ پر نہ لایا جاویگا کہ بورڈنگ اور گھر ان کے لئے یکساں ہو جاوے چھوٹے چھوٹے بچوں کا اتنی دور مسافت میں رہنا مشکل ہے خود بورڈ سے زیادہ سخت پابندیاں اور تازے دن قوانین بدلتے رہنا اور سپرنٹنڈنٹوں کی تبدیلی کوئی مفید نتائج نہیں رکھتی بلکہ بچوں کو بیدل بنا دیتی ہے بورڈنگ کے لڑکوں کو اجازت دیجائے کہ وہ اپنا ایک کلب بنالیں اور اپنی ضرورتیں اور تکلیفیں بلا تکلف ہفتہ وار سپرنٹنڈنٹ کو بتلا دیا کریں امید کہ مولوی دردشاہ صاحب جنہوں نے حال میں چارج لیا ہے ان نقائص میں اصلاح کریں گے اور اس بیدلی کی تلافی کر دیں گے۔ جو پچھلے دنوں میں بچوں کو ... تشدد سے لاحق حال ہوئی۔

فارسی ۔ ہم نے سنا ہے اور تار سے ایسا پایا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے فارسی اڑائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے میں نے اس خبر کو بہت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنا ہے مسلمانوں کا بہت سا علمی ذخیرہ ابھی عربی فارسی میں ہے اور فارسی سے بے تعلقی انہیں بہت سے فوائد سے محروم کر دیگی اس لئے ہم ذمہ وار آفیسروں کی توجہ نہایت زور سے اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں فارسی نہایت شیریں زبان ہے اردو کی ترقی بھی بہت کچھ اس زبان کے جاننے پر موقوف ہے۔

ہماری لوکل ضرورتیں

قادیان کی لوکل ضرورتوں کے متعلق اخبار میں لکھنے سے ہمیشہ احتراز کرتا ہوں لیکن اب انتظار کی حد ہو چکی آخر تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول کے مطابق مجھے لکھنا پڑتا ہے کہ انجمن تو قادیان میں ہر ہفتہ ایک کیا ... ہو جاتی ہیں لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آتا ... کام ... کریں جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے مفید ہو سکے ... ستم یہ ہے کہ اگر کچھ کوشش ہوتی بھی ہے تو وہ تجویز کی ... ورنہ اگر توجہ کی جائے تو یہاں کے چار پانسو رہنے ... لئے آ گاہی ... کپڑے و دیگر ضروریات کے لئے ... کا میدان ... روپیہ ... ہماری سی ...

... اس کوتاہی سے سب کو ... مہمانوں کو بھی کچھ ... تکلیف ... اکو معلوم ہے جنہوں نے اس نظارہ کو دیکھا ... انہیں بے شرمی ... کی مسجد میں جا کر دو چار منٹ یا دھوپ میں پھر کر گذارتے ... دل اور دری نہیں۔ کیا یہ ... اخبار میں لکھتا مگر غفلت اور بے پروائی ... اس ... ہے کہ اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں ... ... کرتی ... جامع مسجد ہے اس کا ایک کمرہ دن ... نماز پڑھنے والے ہیں چار پانسو جمعہ ... بیچ اور کچھ دھوپ میں جلتے رہتے ہیں ... کہ

مکتوبات امیر المومنین رضی

ایک شخص نے آریہ خیالات سے متاثر ہو کر لکھا کہ مردہ دفن کرنے سے شرک پھیلتا۔ کھیتوں کا غلہ کنوؤں کا پانی خراب ہوتا ہے اور آبادی تنگ ہوتی ہے۔ آپ نے جواب لکھا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں ایسے پردے پڑ گئے کہ آریوں کی باتوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ آپ اس آریہ مذہب کے دلدادہ کو کہیں کہ تمام نصاریٰ یورپ و امریکہ و افریقہ کے بلکہ ایشیا کے بھی دفن کرتے ہیں اور مسلمان چین مردہ کو دفن کرتے ہیں مگر ہندو چاہیئے تھا کہ ان قوموں سے طاقتور ہوتے سمجھدار ہوتے ان کی زمینیں اور ان کے دماغ اور ان کے پانی خراب ہوں لیکن آریہ دیوتا پاک ہونیوالے ہمیشہ کمزور اور ان کے ماتحت رہے اور ہیں۔

نیز مردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے آخر زمین کی سطح پر ہی آ گرتے ہیں بلکہ دیانندی فلسفہ کے رو سے تو روح جیسے نازک و لطیف اجسام بھی زمین پر ہی آ گرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ مواد اندر جذب ہو کر فنا ہوں ان کا باہر رکھنا سخت مضر ہے اسی واسطے ہندوستان میں اگر سید۔ مغل۔ ترک۔ افغان سب کمزور ہیں اس واسطے انگریز ... سے کر مقابرہ ... سے ملکوں کی ہوائیں لیتے ہیں پھر ان میں ... عقل ... ہو گی ہیں وہ دفن ہوتے ہیں شرک کی بھی خوب ہی کہی ... ہندوستان سے زیادہ کہیں شرک ہے ... سے کروڑ ہندو تھا ... مسلمان قبر پرستیوں کے مکانات قابل غور ہیں ... ہتی ہے ناپ تناسب ... میں آیا۔ کہ ... یدنہ ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ

نور الدین

کا مقدس وجود ہے۔ حضرت نبی کریم آپ سے بہت بڑی محبت ان کی والدہ خدیجہ سیدۃ النساء کے بعد فرمایا کرتے تھے (۷) لیڈرون کے ماتحت لڑکیوں کو پڑھانا بھیجنا جی اون کو جہنم میں داخل کرنا ہے نعوذ باللہ مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے پورا جواب دیا ہے ان لیڈیوں کا گھروں میں آنا بھی منع ہے۔ اور یہ حکم قرآن کریم میں ہے۔ والسلام ۔ نور الدین

نوائے محمود

ہائے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں — ہائے وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
بے حسابی سے گناہوں کی مجھے ... کیا — میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں
جب سے دیکھا ہے اسے اس کا ہی ... — اور کچھ بھی مجھے اب اس کے سوا یاد نہیں
درد دل سوز جگر اشک رواں آہ سرد — یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار — مجھکو تو یاد ہیں سب آپکو کیا یاد نہیں
بیوفائی کا لگاتے ہیں ... وہ ... پر الزام — میں تو وہ ہوں کہ مجھے لفظ دغا یاد نہیں
میں وہ بے خود ہوا اک نگہ جوش افزا سے — مجھکو خود وہ نگہ ہوش ربا یاد نہیں
کوچۂ یار سے ہے ... کو نکلنا دوبھر — کیا تجھے وعدہ ترا لغزش پا یاد نہیں
... کر لگا ہے مجھکو — وہ مرض جسکی مسیحا کو دوا یاد نہیں
وہ جو دیتا ہے ... مری آنکھوں میں — ہائے کمبختی مجھے اس کا پتا یاد نہیں
ہم نہ وہ ہیں ... کا بدلہ جنہیں ملتا ہے یار — بھولے ہیں روز جزا اور جزا یاد نہیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر)

ہر گھڑی ہر موت فدا ہوشیار ہو — ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
نند خدا سے دل کو لگاؤ یہی ہے ٹھیک — کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
اس شمع رو کو دیکھ لو اک آنکھ ہی جو تو — قربان اس کے چہرہ پہ پروانہ وار ہو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و آز — دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار — گر تجھکو آرزو ہے کہ تو باوقار ہو
ہو فکر تجھکو روز جزا کی لگی ہوئی — اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو
یاد خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور — جس ... زندگی کا اسی پر مدار ہو
کیوں ہو رہا ہے عشق ... — ... تو ... ہو
تجھکو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر ... — ... ہو
خالی ہو دل تر ... — ... ہو

یاد حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو — اس بات سے کوئی ترا لطف ہزار ہو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سے میں — مجھ پر بھی اک نظر سے پردہ نگار ہو
تسکین دل اگر چاہتا ہے گر تو چاہیئے — دل کو ترے کبھی بھی نہ آ جان قرار ہو
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرا دے یہ مہ کے لب — ہاں ہاں سنبھل کہ نفس دنی پر سوار ہو
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر — نادم ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
احمد کی یہ دعا ہے کہ روز جزا نصیب — تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

المفتی

روپیہ قرضہ دینا اور قرضہ لینا جائز ہے بشرطیکہ ضائع نہ ... احتیاط کر لی جاوے باقی اس کے سود میں کلمہ طیبہ کا وظیفہ ایک ایسی شرط ہے جس کا ذکر اسلام کی پاک شرع میں ہرگز نہیں

یہ اس سوال کا جواب ہے حضرت مسیح موعود کا عرس جائز ہے یا نہیں میرے نزدیک میری تحقیق میں مردہ کو ثواب خیرات کا پہونچتا ہے تعیین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے

بیمار اشرا کے واسطے اگر کسی عامل سے تعویذ وغیرہ کا استعمال کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ اگر اس میں شرک کے کلمات نہ ہوں تو حرج نہیں۔

مشتبہ مال کو کیا کیا جاوے

ایک شخص ہے کہ جس نے اب بددیانتی سے توبہ کر دی ہے مگر اس کے پاس مشتبہ کمائی کا جو روپیہ اور زیور وغیرہ پہلے کا موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

جواب۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی اس کو کھا کر دعا قبول نہیں ہوتی اس لئے وہ مال یا تو ایسے کاموں میں لگایا جاوے جس میں صرف الٰہی رضا مقصود ہو کیونکہ وہ حقیقی مالک ہے۔ من شاء الارض ومن علیہا اور توبہ استغفار سے کام لیا جاوے۔ مشتبہ اور حرام مال میں فرق ہے۔ مشتبہ کے لئے تقویٰ یہ ہے کہ وہ بھی کسی ایسے کاموں میں لگا یا جاوے اور بہت ہی توبہ استغفار سے کام لیا جاوے۔

سود کی چوتی جائز ہے اس سوال پر حضرت امیر المومنین نے ناپسندی کا اظہار فرمایا۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی بلا ضرورت فتویٰ منع ہے۔

زیور مستعمل وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ عورت پہنتی رہے۔

کھانڈ وغیرہ کی جائز ہے کیا آپنے اس میں خون پڑتا دیکھا ہے پھر کئی قسم کی تبدیلیوں کے بعد اس میں ... ہڈیاں وغیرہ کہاں رہتی ہیں۔

www.aaiil.org

ایڈیٹوریل

اے ایام سلف نے ہائے کیا تڑپا دیا | پیارے آقا اس وقت تیری یاد نے مجھے مضطرب کر دیا

میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تو ہم پر کیسا مہربان تھا۔ اس مہربانی کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ واللہ وہ لطف وکرم حیطۂ تحریر میں آنا نہایت مشکل ہے۔ باوجود اس بات کے کہ بہت سے اشخاص ایسے ہی ہیں جو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ رئیس الثقلین نے خصوصیت کے ساتھ ہم سے گفتگو کی تو بھی شرح صدر سے ہر ایک یہ گواہی دینے کو تیار ہے کہ تو ان پر ان کے ماں باپ سے زیادہ مہربان تھا تیری ایک ایک ادا کچھ ایسی دلاویز اور وجد انگیز تھی کہ وہی آنکھیں تھیں جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تو سیر کو گیا اور راستے میں جب ایک حافظ نور دین کا ذکر آیا ہے تو فرمایا کہ پاک کلام سننے اور اس کے ادب کے خیال سے نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ فرش زمین پر جا اس کے نیچے کوئی کپڑا بچھنے دیتا (کپڑے بچھانے کی ضرورت بھی کیا تھی ایک مخلوق کی آنکھیں بچھی ہوئی تھیں) بیٹھ گیا وہ بھی بھی کیا ہی مقدس ہستی تھی جسے خدا کے برگزیدہ رسول سے اپنی جائے نشست ہونے کا شرف دیا۔ پھر میں دیکھتا تھا کہ سورۂ دہر کی قرأت تیرے چہرۂ منور پر ایک خاص اثر کا اظہار کر رہی ہے۔ مجھے لاہور کا وہ واقعہ بھی ایک معتبر کے ذریعہ سے پہنچا ہے جب اثنائے سیر میں کسی نے کہا کہ انگریز ان دلکشا فرحت افزا کوٹھیوں میں کیا آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں تو تو نے کیا عمدہ جواب دیا کہ ہمارے پکے مکان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانوں کے برکات اپنے اندر رکھتے ہیں تو ان سے ہزار بلکہ لاکھ درجہ بہتر ہیں اور یہ کہتے ہوئے فرط جوش سے تیرے آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہاں ایک بیمار کے لئے تو کس قدر مضطر ہو جاتا تھا۔ یہ کچھ وہی جانتے ہیں جنہوں نے ایسے واقعات کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ہر ممکن سے ممکن تدبیر جو انسانی حیطۂ قدرت میں ہے تو کر کے اللہ تعالے پر پورا توکل کر دیتا۔ توکل کے معنے مجھے تیرے ہی طرز عمل سے حل ہوئے۔ پھر رضا بہ قضا کا سبق بھی میں نے تجھ ہی سے پڑھا۔ لوگوں کا عام لوگوں کا ملا میں کہہ سکتا ہوں تمام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ انہیں کسی بیمار کی بیماری سے ذاتی تعلق نہیں ہوتا لیکن جب وہ بیمار مر جاتا ہے تو پھر گریہ وزاری شروع کر دیتے ہیں۔ نالہ وبکا رنہ ہو تو کم از کم آثار ان کے چہرے سے تو ظاہر ہوتے ہیں مگر اے مقدس رسول یہ بات تجھ میں دیکھی واللہ صرف تجھ میں دیکھی کہ بیمار کی بیماری کے وقت تو انتہا فکر ہے کہ حد نہیں مگر جونہی اس نے دم دیا تو آپ کے چہرے پر وہ آثار ظاہر ہوئے جو اس کے چہرے پر ایسی امانت کے ادا کرنے کے بعد ہویدا ہوتے ہیں جسے اس نے بڑی مشکلوں سے محفوظ رکھا ہو۔ پھر خدا تعالے کے انعامات کا اظہار ہے اس کی مہربانیوں کا مذکور ہے دوسروں کے لئے نہیں اپنے مخلص صمیم عبدالکریم رضے اللہ عنہ اور مبارک احمد اپنے پیارے فرزند کی وفات پر یہ حالات دیکھنے والے اب تک زندہ موجود ہیں سب سے پہلا کلمہ جو جنازہ کے دفن کے بعد تیرے دہن مبارک سے نکلا وہی تھا کہ جو خدا کی قضا کے ساتھ شرح صدر سے راضی نہیں میرے نزدیک وہ مرتد ہو چکا۔ میرے پیارے آقا میں تیری کس کس بات کو یاد کروں۔ تو ہم خطاکاروں کی خطائیں دیکھتا تھا اور ان سے چشم پوشی فرماتا۔ تو مخفل میں کبھی کسی کو نادم نہیں کرتا تھا جب تو کسی میں کوئی قصور پاتا تو نہایت لطیف طرز سے عام تقریر میں سمجھاتا جسے اندر ہی اندر قصوروار دل سمجھ جاتا۔ دوسروں کو معلوم نہ ہوتا۔ تیرے قلب پر اللہ کی محبت اور شفقت علی خلق اللہ کا بہت سا جلوہ تھا تو نے ہمارے لئے راتوں کو جاگ کر تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں۔ جن کا اثر اب تیری عدم موجودگی میں ظاہر ہو رہا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں تیری وفات حضرت مسیح کی وفات کی طرح ابتلا بہت سے ابتلا ساتھ رکھتی تھی ان میں جماعت کا بالکل ثابت قدم رہنا یہ صرف تیری ہی نیم شبی دعاؤں کا اثر تھا اور پھر لطف یہ کہ کبھی یہ احسان نہیں جتایا کہ ہم تمہارے لئے یوں دعائیں کرتے ہیں۔ واقعی احسان اسی کا نام ہے تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم۔ اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھی اول یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے ہار لا کر ثبت ہوتا ہے کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی۔ غرض

اکمل ... تو تنہا داری

اللہم

حسن خلق وشتوالا ہے نہ جوگی

پنڈی بہاؤالدین گجرات سے کسی پروفیسر محمد دین کے اہتمام میں ابھی ابھی ایک پرچہ صوفی نام نکلنا شروع ہوا ہے اور دیسی یا کے عام نقص کے باعث وہ بھی ایک ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے ادھر ادھر گشت لگا رہا ہے اسی تقریب سے ہمیں بھی اس کے درشن ہوئے۔

نہایت افسوس ہے کہ تصوف کے نشان ناشتاس نے اسے مداہنت کا ایک مترادف لفظ بنا دیا ہے۔ وہ کو ہلم کہلاتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ سے

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور اس طرح اپنے ساتھ بیچارے حافظ علیہ الرحمۃ کو بھی خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ہم صلح کے مخالف نہیں ہمارے امن اور راستی کے شہزادے نے دنیا کی مختلف قوموں کو صلح کا پیغام دیا ہے لیکن ہم صلح اور مداہنت کو دو مختلف الفاظ یقین کرتے ہیں۔ ایک مومن کا ورثہ ہے تو دوسرا منافق کا۔

پرچہ میں دو چار مخرب اخلاق اور خلاف فطرت قصے لکھ کر صفحے سیاہ کئے گئے ہیں۔ کہیں کسی دھوبی بچہ کا شہزادی پر عاشق ہونا کہیں کسی مسجد کے میاں جی کا کسی عورت پر ... لڑکوں میں ایسے طور پر اکٹھا ہو جانا کہ پھر تو ... ایک ہو گئے ایسی باتوں پر تو قلم ... کبھی پرچہ میں خواجہ حسن نظامی اور ... کے ... کے سفینان کو پڑھ کر ... تو ... جو آ ...

... سے ... تمہارا ہمدردی ... بات اور ستونوں ... کے بعد اور بھی ... سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا ...

فلسفہ ہے۔ یعنی رسول یہ سمجھانے کے لئے آتے ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری

کی جاوے اور ان کی اطاعت بھی صرف اسی لئے ہو۔ کہ خدا کا حکم ہے۔

فاعبدوہ۔ عبادت کا جہاں حکم ہے وہاں خدا تعالیٰ اپنی صفت ربوبیت کا ذکر کرتا ہے کیونکہ یہی موجب فرضیت عبادت ہے۔ دیکھو جس کی اطاعت کرتے ہیں اس میں کچھ نہ کچھ شان الوہیت کا جلوہ ہوتا ہے۔ مثلاً۔ والد۔ استاد۔ بادشاہ۔

صراط مستقیم۔ بتادیا کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ اللہ کا تقوے اور عبادت اور رسول کی اطاعت۔

فاختلف الاحزاب۔ اختلاف کبھی وعظوں سے یا انجمنوں کے قائم کرنے سے نہیں مٹتا بلکہ اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ایک امام کے جھنڈے تلے ہوں اور اس کا موذن اسد کی اطاعت کریں۔ جو خدا کیطرف سے آیا۔

لوگ ہمیں کہتے ہیں احمدیوں نے تفرقہ ڈالا۔ حالاں کہ انہوں نے وحدت قائم کی۔ کیونکہ ان کی جماعت میں مقلد۔ غیر مقلد۔ نیچری سب جمع ہیں مگر یہ لوگ کوئی اتحاد نہیں رکھتے۔ کیونکہ ایک ایک مسجد کے مُلّاں کا الگ الگ مذہب ہے۔ تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتی۔

الاخلاء۔ خلیل کی جمع ہے۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳)

(سورۂ الزخرف۔ رکوع ۷)

یعباد۔ یا عبادی)

...نہ خوف علیکم [illegible] یا میں بھی اولیاء اللہ۔ حزب اللہ۔ مفلحون کا ... یہ نشان فرمایا کہ

...نہ علیہم ... تحزنون۔ ہوتے ہیں۔ آخرت کے ... بھی یہی فرمایا۔

...کی گھڑی میں جن کو خدا یعبادِ ... نیز خطاب سے مخاطب

...ہے جاوینگے امید ...

...یں نے کہا۔ ہیں کہ سعت ...

...باستوریلتعون کو ... صلے اللہ علیہ وسلم ... کلام اللہ کی صداقت کو

(۲) آت ذا القربیٰ حقہ قرآن ... ہو جو ... دو معنے ہیں۔

شادی شدہ لڑکیوں کو والدین کا ... روپیہ۔ غیرہ ... بث ہے۔ ایمان میں

نہیں ہے بلکہ ... ہے ... کے مطابق عملدرآمد۔

(۳) حقہ مقررہ زندگی میں نہیں ہوتا ... ہے کہ ایمان و اسلام ایک چیز

(۴) عقیقہ میں بلانا شرعاً ممنوع نہیں۔

(۵) احمدی کا رشتہ دار فوت ہو جاوے ہی مر دنیں۔

...لئے جانا اور دعائے مغفرت بہت ہی عمدہ کہی کہتے ہیں جس کا ہینڈل نہ ہو۔

(۶) تعلقات فرزندی و والدہ کے مرت... سے نکلنے کا دغدغہ بھی روح فرسا

ہو جاتے ہیں اس کی نظیر اسلام میں خد...

...ت کے لئے پر نہیں بولا جاتا۔ بلکہ کوئی جو...

کا نام بھی ہے۔ گویا جسے جنت ملیگا۔

دکھایا جائیگا۔ اگر یہ اعمال نہ کرتے۔ فضل الٰہی نہ ہوتا۔ تو پھر اس کی بجائے جگہ جہنم ہے۔

بما کنتم تعملون۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ اعمال کا نتیجہ لازمی جنت ہے۔ بلکہ وہ اعمال جاذب فضل الٰہی ہیں اور نجات فضل سے ہے۔ چونکہ خدا کے حکم سے اپنی خواہشوں کو چھوڑا۔ اور تکلیف اٹھائی۔ اس لئے اس پر خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور انعام میں جنت ملا۔

فاکھۃ۔ مزہ بدلانے کے لئے مزیدار چیز ہے۔

یملک۔ عام طور پر مفسرین نے بھی لکھا ہے۔ کہ مالک افسر جہنم فرشتے کا نام ہے۔

مبرمون۔ ابرام کہتے ہیں رسہ بٹنے کو۔ یعنی پختہ فیصلہ کر لینے والے۔ اَمْ منقطعہ کے معنے کیا بلکہ۔ انہوں نے مقابلہ کی ٹھانی ہے۔ تو ہماری طرف سے بھی ان کی ہلاکت وتباہی آئی ہے۔

ام یحسبون انا لا نسمع۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ بات وہ کہتے بھی ہوں بلکہ ان کی عملی حالت اس بات پر گواہ ہے۔

فانا اول العٰبدین۔ مفسرین نے کہا ہے کہ یہ علی سبیل الفرض ہے۔ یعنی اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں اس کی عبادت سب سے پہلے کرنے والا ہوتا۔ عیسائیوں کو سمجھایا۔ اول نمبر کا عابد میں ہوں پس اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں بھی اس کی عبادت کرتا۔

اِلٰہ۔ (۱) معبود (۲) متصرف۔ اس جگہ دوسرے معنے مراد ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹا ہونے کی تردید فرمائی۔ کیونکہ بیٹے سے جو اغراض مطلوب ہیں وہ تو خدا کو پہلے ہی سے حاصل ہیں۔

وعندہ علم الساعۃ۔ خود مسیح کا انجیل میں اقرار ہے کہ مجھے اس گھڑی کا علم نہیں بخشا گیا۔ گویا یہ بھی اس کی الوہیت کا رد ہے۔

لطیفہ۔ مسیح کو علم الساعۃ فرمایا۔ یہاں عندہ کہا جس سے ظاہر ہے کہ وہ مر چکا جیسے شہدا ء خدا کے پاس ہیں۔

لطیفہ ثانی۔ الیہ ترجعون۔ یہ اُمید نہ لگاؤ کہ وہ (مسیح) تمہارے پاس آئیگا بلکہ تم بھی اسی کے حضور لوٹائے جاؤگے جس کے پاس وہ ہے۔

الا من شہد بالحق۔ شفاعت کا مالک وہ ہے جو حق کی شہادت دے رہا ہے۔

وھم یعلمون۔ یعنے یہ لوگ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ السلام ہیں۔

وقیلہ۔ مفسرین واؤ قسم کی بناتے ہیں۔ اور معنے یہ کرتے ہیں کہ قسم ہے رسول کے اس قول کی کہ یا رب

لیکن میرے نزدیک یہ بات نہیں کیونکہ حرف قسم کے بعد وہ جملہ نہیں۔ جس پر قسم کھائی جاوے۔

اس ... ۃ میں ان لوگوں کے ہلاکت کے اسباب بتائے ہیں پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

وہ اسباب ... با ... دمیں ... ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ

... اور تمہاری شوخیوں۔ گستاخیوں کی فریاد میرے

راہ پر نہ چلنے والے ہمیشہ تباہ ہی ہوتے ہیں۔

ھی اکبر من اختھا۔ بڑھ چڑھ کر نشانات دکھائے۔ دوسرے مقام پر نو نشانوں کا ذکر ہے

ینکثون۔ وعدہ انا لمھتدون کا توڑتے ہیں بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھیجدینے کا۔

ایہ الساحر۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ اس وقت دعا کی درخواست کر رہے ہیں ایسے شریر تھے۔ کہ ساحر کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ حضرت موسیٰ اپنے شریفانہ برتاؤ سے پھر بھی درگذر فرماتے اور دعا کر دیتے۔

الیس لی ملک مصر۔ مفسرین یہاں بہت گھبرائے ہیں کہ دعوے تو خدائی کا اور دلیل یہ دی۔ کہ الیس لی ملک مصر۔ یہ کیا بات ہے۔ پھر اس کی توجیہ کی ہے۔ ایک انسان کو دوسرے انسان کا خدا سمجھنا ایک مستبعد سی بات ہے۔ مگر بعض اصول ایسے کمزور اور گندے ہیں کہ ان کی بنا پر ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً اوتار کے متعلق یہ سمجھنا کہ خدا کسی انسان کے اندر حلول کر جاتا ہے اور اسے سلطنت بھی دیجاتی ہے۔ چونکہ مصر والے بھی اسی قسم کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ سلطنت بمنزلہ دلیل الوہیت ہے۔ میرے نزدیک فرعون کو اپنی الوہیت کا دعوے ثابت کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ الم نربک فینا ولیدا سے ظاہر ہے۔ کہ رب کا لفظ وہ پرورش کرنے والے پر بولتے تھے اور اسی بنا پر وہ انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔

یہاں جو الیس لی ملک مصر کہا تو اس لئے کہ موسیٰ سے اپنے تئیں بڑا آدمی ثابت کرے چنانچہ آگے کہتا ہے۔ ام انا خیر

اسورۃ من ذھب۔ سونے کے کڑے امارت و ریاست کی نشانی سمجھی جاتی ہے اب بھی بعض ریاستوں میں اس کا نشان پایا جاتا ہے۔

وجاء معہ الملئکۃ۔ بعض بحثیں لفظی ہوتی ہیں یا تعیین حقیقت میں فرق ہوتا ہے نفس ملائکہ سے کوئی منکر نہیں۔ دیکھو مسلمان اگر ملائکہ مانتے ہیں۔ تو ہندو دیوتے دیوتا

فاستخف۔ بے وقوفی کی طرف لے جانا چاہا۔ ذلیل کیا۔

فاسقین۔ خدا کے حکم سے نکلنے والے۔ حکم عدولی سے نیکی کی توفیق سلب کرلی جاتی ہے۔

فلما اسفونا انتقمنا منھم۔ لغت والے چونکہ انسانی حالات کے اعتبار سے معنے کرتے ہیں اس لئے جب خدا کے لئے یہ الفاظ بولے جاتے ہیں تو دھوکہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے ایسی حالت بنائی۔ جو موجب اسف ہو۔ تو جو نتیجہ غضب تھا۔ وہ ان پر وارد ہوگیا۔

مثلاً۔ مثل (۱) حالت (۲) الیٰ حالت جو دوسرے ... واضح کردے یعنی ایسا بنا دیا کہ ان کے حا... کھل سکے ... کامیاب نہیں ہوتے

ضرب ابن مریم مثلاً۔ جب بیان کی گئی۔ ابن مریم کی تمثیل۔

ماضربوہ۔ نہیں بیان کیا اس مثال کو۔

مفسرین تو اس کی یہ وجہ لکھتے ہیں کہ جب قرآن مجید میں ذکر آیا۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم۔ تو اس کے مشرکین نے یہ معنے کئے۔ کہ جس قدر معبود غیر اللہ ہیں۔ وہ جہنم میں ڈالے جاویں گے۔ اس طرح پر وہ گویا مسیح کو بھی ساتھ ملاتے تھے۔ جو عیسائیوں کا معبود ہے۔ اس بنا پر یہ جواب دیا گیا۔ کہ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ۔

حالانکہ اس طرح پر ان کا سوال حل نہیں ہوتا۔ اول تو ما تعبدون کا ذکر بھی اس سورۃ میں نہیں۔ ثانیاً ما قبل و ما بعد کی مناسبت سے میرے نزدیک یہ بات ہے۔ کہ یہاں مسیح کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ اور دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے کہ مثیل مسیح آوے۔ یعنی اس کی خو بو پر۔ پہلے خدا کے حلول کا ذکر تھا۔ اس پر مشرکین نے کہا کہ تم خود حلول کے قائل ہو۔ جیسا کہ کہتے ہو۔ کہ مسیح پھر کسی میں حلول کرکے آئے گا۔ بس ہمارے معبود اچھے ہوئے۔ کہ ان میں خدا کا حلول ہے اور تمہارے ماننے میں ایک انسان کا۔ پروردگار ان کی غلطی جتاتا ہے۔ کہ بروز کے یہ معنے نہیں کہ پہلے کی روح دوسرے میں حلول کرے بلکہ ان ھو عبد۔ وہ ایک بندہ ہوگا۔ جس پر ویسے ہی انعام ہوں گے جیسے پہلے ایک پر ہو چکے۔

انسان کے مثیل کیا۔ فرشتوں کے مثیل بھی بنانے پر قادر ہیں۔ یعنے ہم میں ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو فرشتوں کے صفات پر متصف ہوں۔ صحیح معنے۔ جب بیان کیا گیا ابن مریم تمثیل کے طور پر۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم۔ اس پر تیری قوم لگیاں ... حلول کا مسئلہ جس پر مسلمان ہنستے تھے۔ اس کے قائل ہوگئے اور کہنے لگے کہ ... معبود اچھے ہوئے۔ کیونکہ وہ خدا کے اوتار ہیں اور تمہارے ہاں کسی انسان کے ... فرمایا۔ نہیں وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا اس پر ... اس کو نبی ... کے لئے ایک ... بنایا۔ مثیل مسیح کے وجود سے ... مری ملعون اور نہ وہ خدا ... خدا کا بیٹا تھا۔ بلکہ ایسا ہی تھا ...

انہ لعلم للساعۃ۔ اس کے یہ معنے ... مسیح علامت کے لئے تو بھی ... قول کہا ... ہوگا۔ ... کہ مسیح کی ولادت دلیل قیامت ... طرح بن باپ ... ہمارے نزدیک ... مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔

۱۹۱۱

(پارہ ... رکوع ...)

(سورۃ الزخرف بقیہ رکوع ۶)

ولما جاء عیسیٰ۔ قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے بعد غرضیں مزدوج ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ ... نئی باتیں دین میں پیدا ہوگئی ہوں اور ان کی بجائے محکم باتیں (حکمت) قائم کرے۔

دوم۔ جو اختلاف ... ہو۔ اس میں فیصلہ کرکے حق بتائے

غرضیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...

... دوسرے ...

۱۱/-

www.aaiil.org

سحر کا لفظ ہے اس کے صحیح معنے ہیں۔ مادق ولطف ماخذہ۔ کام کے نفس وقوع میں تو کوئی شک نہیں۔ مگر اس کا سبب ہم سے مخفی ہو۔ جب اس کی تعیین منتر جنتر وغیرہ سے کی گئی۔ تو پھر فساد پڑ گیا اور قرآن مجید پر بھی اعتراض ہونے لگے۔

کفار جب دیکھتے ہیں کہ انبیاء باوجود غربت وحیثا کی کمزوری اور مخالفت شدیدہ کو مظفر ومنصور ہوتے ہیں تو وہ اس کا سبب نہ جاننے کی وجہ سے اس کا نام "سحر" رکھتے ہیں۔

علی رجل من القریتین عظیم۔ یہ اسی منعت ہر آر کی تفصیل ہے کہ آسائش سے کس قدر خیال بگڑتے ہیں کہ اب نبوت بھی ایسے ہی لوگوں کا حق سمجھتے ہیں۔

عظیم۔ رجل کی صفت ہے۔ یہ خیال ان کا اس وجہ سے ہے۔ کہ اگر کسی عظیم الشان پر نزول وحی ہوتا تو اس کی وجاہت کی وجہ سے بہت سے لوگ مان لیتے۔ دوم۔ ضروریات سلسلہ کا خود ہی کفیل ہوتا۔ اس کا جواب سناتا ہے۔

سخریا۔ کبیر الحکوم۔ تسخر کے معنے نہیں۔ سمجھایا۔ کہ پہلا سوال تو یہ ہے کہ جن کو وجاہت و دولت دی گئی۔ ان میں کیا خصوصیت تھی۔ جب یہ محض فضل خدا ہے تو نبوت بھی فضل ہی سمجھو۔ جیسا کہ دولت کا۔ دنیا تمہارے کسی اصول کے ماتحت نہیں ہو سکتا۔

یہ رفع درجات دنیا کے تمدن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی حاکم کوئی محکوم اور ایک دوسرے کے کام آسکے۔ پھر ہر ایک کی ضرورت اشد ہے۔ ایک بھنگی بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک دولتمند۔ میرے معنے نہیں کہ بڑے چھوٹوں سے کام لیں بلکہ یہ بھی کہ چھوٹے بڑوں سے کام نکالیں۔ مخدوم بھی ایک حیثیت سے خادم ہے۔ اور خادم مخدوم۔

[illegible] ان یکون۔ اس [illegible] کا بیان فرماتا ہے۔ کہ نبوت و وحی کے مقابلہ [illegible] دنیا [illegible] سازوسامان کی کچھ حقیقت نہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر دنیا کی اللہ کے [illegible] وہ کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا۔ و [illegible] دنیا مراد ہے۔

[illegible] دنیا کو انسان وصول الی اللہ کی [illegible] داری بنالے تو

[illegible] ومعارج [illegible] اس لئے میں [illegible] معارج۔ ابواب

[illegible] کے ساتھ بھی ہے۔

زخرفاً۔ زخرف کے معنے سونا [illegible] زرنید [illegible] اسباب کے بھی ہیں یہاں [illegible] یہ معنے صحیح ہیں۔

۸۔ مارچ ۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۱۰۔ سورۃ زخرف رکوع ۴)

[illegible] الرحمن۔ ذکر دو قسم کا ہے اور قرآن [illegible] یہ دونوں معنے مراد لئے ہیں۔ [illegible] اللہ۔ تسبیح۔ ذکر اللہ ہی ہے۔ پھر و [illegible] دعائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھنے بیٹھنے جاگنے۔ کھانا کھانے [illegible] نے جانے کے لئے مروی ہیں۔ مگر [illegible] ذکر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت ہر سکون۔ ہر قول وفعل کو خدا تعالیٰ کے حکم کی تحت [illegible] سب اوقات میں اللہ کو یاد رکھنا۔

[illegible] فرشتوں کے قائل ہیں۔ [illegible] شیطانوں کو بھی مانتے ہیں۔ جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت قریب قریب ہے۔

ہر ایک چیز از قسم جمادات ہو یا نباتات یا حیوانات باعتبار اپنی حقیقت وماہیت کے خدا سے ایک تعلق رکھتی ہے اور اس کے حکم کی ماتحت کام کرتی ہے۔ جس طرح فرشتوں کا نیک اجسام سے تعلق ہے۔ اسی طرح جنوں کا تعلق بعض اجسام سے ہے اور یہ بمنزلہ ان کی روح کے ہیں۔ چنانچہ حکم ہے۔ کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ جنوں کی غذا ہے۔ اب بظاہر تو ہڈی کو کتے وغیرہ ہی کھاتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ان برے جانوروں اور کیڑوں سے ان جنوں کو ایک تعلق ہے۔ اسی واسطے دعا سکھائی۔ اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث۔

فلما جن علیہ اللیل۔ سے جن کے لفظ کے معنے کھلے ہیں۔ پوشیدہ اجرام کا نام ہے اور طاعون وہیضے کے کیڑے بھی گندگی ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں میں نورانیت واطاعت ہے اور جنوں وشیطانوں میں ظلمانیت اور تمرد ہے۔

جن۔ شیطان واقع میں ہیں اور پھر ان کے مظاہر بھی ضرور ہیں۔ جن کے ذریعہ ان کی کارروائیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر الرحمٰن سے جی چراتا ہے۔ تو پھر بروں سے اس کا تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ بدی کو خود ہی اس نے پسند کیا۔

ولن ینفعکم۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ نفع نہ دیگا تمہیں یہ جان لینا اس وقت کہ یہ بئس القرین ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ نفع نہ دے گا تمہیں۔ دونوں کا عذاب میں شریک ہونا۔ نفع تو یہ ہے۔ کہ تم بچ جاتے اور وہ متبوع شیاطین عذاب میں گرفتار ہوتے۔ مگر یہاں تو [illegible] کل ضعف کا فتویٰ لگ [illegible]

فاما نذھبن بک۔ مفسرین نے یہ معنے کئے ہیں یا ہم تم کو وفات دیدینگے۔ مگر میرے نزدیک یہ معنے پسند ہیں۔ کہ ہم تجھے لے جائیں گے مکہ سے۔ چنانچہ پہلے یہ فرما چکا ہے کہ ان مشرکین عرب پر عذاب اس وقت آئے گا کہ آپ (اے نبیؐ) انہیں نہ ہوں گے۔ اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہ سورۃ مکی ہے۔

لذکر لک۔ یہ ذکر ہے تیرے لئے۔ یعنی جس طرح کتاب الٰہی کی وجہ سے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم معزز ومکرم ہوئے۔ اسی طرح آپ اور آپ کی قوم اگرچہ اس وقت معمولی ہیں مگر ایک وقت آتا ہے کہ یہ قوم تاریخی قوم بن جاوے گی اور تمہارا نام چارسوئے عالم میں پھیل جائیگا۔

وسوف تسئلون۔ آئندہ ایک زمانہ آتا ہے کہ لوگ تمہارے حالات پوچھیں گے۔ اور بڑے بڑے مسائل تمہارے چال چلن۔ طرز عمل۔ اقوال۔ افعال سے حل کئے جاویں گے۔

وسئل [illegible] جس طرح اگلے رسولوں کے حالات سے اہم مسائل حل ہوئے [illegible] ہے۔

حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پچیسواں

(بقیہ رکوع نمبر ۷)

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۱ء سورۃ الزخرف

بقیہ رکوع نمبر ۱

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح تم میں بھی آہستہ آہستہ روحانی زندگی آئے گی اور تم ایک زندہ قوم بن جاؤگے۔

ما ترکبون ۔ انسان کے لئے ایک روحانی منزل بھی ہے ۔ پس جیسے دنیا میں بڑی دیگری سواریاں ہیں ویسے ہی روحانی منزل تک پہنچانے کے لئے بھی ایسا سامان ہونا ضروری ہے

سبحان الذی ۔ سمجھاتا ہے کہ روحانی رستہ اور سامان وصول پاکر تمہیں خدا کی تسبیح و تقدیس بھی کرنی چاہیئے۔

من عبادہ جزءًا ۔ جہان میں دو قسم کی چیزیں ہیں ایک وہ جو خود باقی رہتی ہے مثلاً ستارے سورج ۔ زمین ۔ دوم جو پہلے فنا ہو جاتی ہیں ۔ جیسے جانور ۔ پودے ۔ خود باقی رہنے والیوں کے لئے کوئی تخم یا بچہ نہیں ہوتا اور فنا ہو جانے والیوں کے لئے تخم یا انڈے ۔ اس حکمت پر نظر کرنے سے معلوم ہو گیا کہ اولاد پہلی شے کے جانشین کا نام ہے تاکہ وہی یا ویسا کام دے جو وہ پہلی شے دیتی رہی ۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ خدا کے لئے بیٹا ہے یا نہیں ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ بیٹا ہے وہ گویا خدا کو بقائے عالم سے پہلے مرنے والا مانتے ہیں۔

۶ مارچ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع ۸)

(سورۃ الزخرف رکوع ۲)

پہلے تو یہ بتایا کہ خدا کے لئے اولاد قرار دینا بہت بری بات ہے ۔ اب سمجھایا کہ پھر اولاد میں سے بیٹیاں ۔ گویا اپنی ذات سے بھی خدا کی شان کو گرانا ہے

وھو کظیم [illegible] دوسری جگہ پر فرمایا [illegible] کہ [illegible] ام یدسہ فی التراب

ینشؤا ۔ نشو [illegible] نما دی جاتی ہے۔

[illegible] زاد مخلوق

عابدھن [illegible]

عاصلوا [illegible]

لو شاء الرحمن ما عبدناھم ۔ گندے لوگ اپنے گندوں کے جواز کے واسطے کچھ نہ کچھ ڈھکوسلے بنا لیتے ہیں ۔ اس کا جواب دیا۔

ما لھم بذلک من علم ۔ عقائد کی بنا الٰہی علم پر ہے اور وہ عملی زندگی کے لئے بطور روح کے ہوتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کہیں چلا رہے ہیں کیا کسی کتاب میں ہم نے شرک کا حکم دیا ہے ۔ اگر یہ اصل صحیح ہے کہ جو کام ہم کر رہے ہیں وہ خدا کی مرضی سے ہے اور جائز ہے ۔ تو پھر خود شرک کو اس دلیل سے جائز قرار دینے والے بعض باتوں میں چیخ اٹھیں گے ۔ جب ان کو کوئی مالی یا عرضی یا جانی نقصان پہونچا۔

بل ۔ فرماتا ہے کہ شرک کرنے کی وجہ لو شاء الرحمن نہیں ۔ بلکہ انا وجدنا ہے۔

امۃ ۔ دین ۔ قرآن کریم میں آتا ہے ۔ ان ابراھیم کان امۃ ۔ اب جن مفسرین نے یہی سمجھ رکھا تھا کہ امت کے معنے صرف گروہ کے ہیں ان کو بہت دقت پیش آئی ہے ۔ لیکن امت نیکی سکھانے والے کو بھی کہتے ہیں اور یہاں یہی معنے ہیں جیسے کنتم خیر امۃ میں بھی یہی معنے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔

انا وجدنا آباءنا ۔ تقلید بد سے خدا کی پناہ ایسے مقلدین کو بہت کم ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

[illegible] بہ ۔ مامور من اللہ کے انکار کی یہ سزا ہے ۔ کہ انسان تمام حق باتوں کا منکر ہو جاتا ہے۔

کیف کان عاقبۃ المکذبین ۔ سمجھایا کہ مکذبو تم سے بھی یہی ہوگا۔

۷ ۔ مارچ ۱۹۱۱ء

(پارہ ۲۵ رکوع [illegible])

(سورۃ الزخرف رکو[illegible])

پروردگار [illegible] کہ حضرت ابراہیم [illegible] حالات سے نا[illegible]

پھر [illegible] مانے [illegible] سو وہ اس طرح الگ ہو گئے کہ [illegible]

دادا کے مذہب [illegible] چھوڑ دیا

اذ ۔ [illegible] اذ [illegible] ہے۔

لا بیہ ۔ قال [illegible] آیا کرتا ہے وہ خطاب کے واسطے ہوتا۔

متعت ۔ یہ اشارہ ہے [illegible] وجہ مبادی سے ان کو دنیاوی آسائش حاصل تھی

انسان حق سے اعراض کرتا ہے اور اپنے ناصح مشفق کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے ۔ سے وہ اس دھوکہ میں آتا ہے [illegible] کامیابی کی یہی ایک راہ ہے چنانچہ پیچھے [illegible] ہو چکا ہے ۔ وانا علی آثارھم مقتدون۔

سخریا ۔ بعض اوقات کوئی بات بہت صاف ہوتی ہے ۔ [illegible] تعیین میں [illegible] پڑ جاتے ہیں ۔ مثلاً [illegible] کا لفظ ہے ۔ اب اگر اس سے پوشیدہ مخلوق [illegible] نہیں لیکن اسی میں سے ایک فرد کی تعیین کر دیں ۔ تو بہت [illegible]

www.aaiil.org

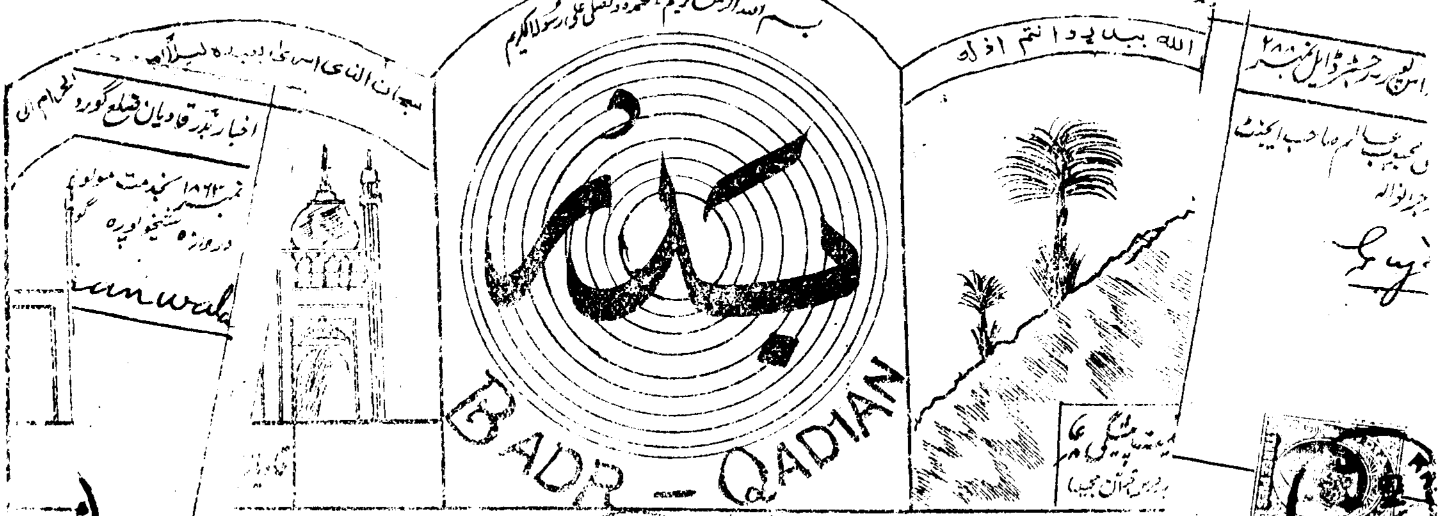

چوگرنم باتو گرآئی جہاد رقادیان ہمی | جشن [illegible] دوامیر شناسا ہمی بغرض دارالامان ہمی

مورخہ ۵ ربیع الثانی [illegible] [illegible] [illegible]

جلد ۹ | نمبر ۲۶

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و [illegible] محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا [illegible]

رپورٹ وفد

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۰ء)

استخارہ اس سفر میں برادرم منشی غلام محمد صاحب پھلوری اور برادرم میر محمد حسین صاحب نے فرمایا تھا کہ میں ان کو وہ دعائیں لکھ کر بھیجوں۔ ایک دعائے استخارہ اور دوم کسی شہر میں داخل ہونے کے وقت جو دعا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے [illegible] اس سے کہ یہ دعائیں میں ان دوستوں کو لکھ کر بھیجوں [illegible] بعد ترجمہ و اعراب اخبار میں چھاپ دیتا ہوں

دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ۔ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ۔ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

ترجمہ۔ اے اللہ بیشک میں بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم سے اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے بڑے فضل میں سے۔ پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے کام کے انجام میں۔ پس مقدر کر اس کو میرے واسطے اور آسان کر اس کو میرے واسطے۔ پھر برکت دے اس میں میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں پس تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور پھیر دے مجھ کو اس سے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جس جگہ ہو۔ پھر مجھ کو راضی کر دے اس کے ساتھ

کسی شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (ثلثًا) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ [illegible]

اَللّٰھُمَّ [illegible]

[illegible] اے اللہ [illegible] اور اس چیز کے [illegible] اور [illegible] اور اس چیز [illegible] کو وہ [illegible] اور ان کے [illegible] کو [illegible] ہوا اور اس چیز کے کہ جسکو وہ [illegible] میں ہم تجھ سے [illegible] بستی کی [illegible] اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس کی بدی سے اور اس کے رہنے والوں کی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو اس میں ہے [illegible] ہمارے واسطے اس بستی میں [illegible] کہ ہم کو میوہ جات اس کی اور محبت سے [illegible] رہنے والوں کو اور محبت دے ہم کو اس کے نیک لوگوں کی۔

التوائے [illegible] تا جز [illegible] گورداسپور [illegible] ضلع امرتسر اور ریاست کپورتھلہ کا دورہ کرنے کے [illegible]

[illegible] جالندھر میں ایک دن [illegible] ابھی [illegible] آج ۲۶ اپریل کو میں موضع [illegible] میں [illegible] پہنچ گیا ہوں۔ [illegible] اس [illegible] دن [illegible] انشاء اللہ مقام [illegible] صبح [illegible] وقت [illegible] بسبب بارش کے [illegible] بعد [illegible] سبب [illegible] ہونے بارش شروع ہوگئی [illegible] بعض مقامات پر بارش کے سبب [illegible] کپورتھلہ کی ریاست میں بھی [illegible]

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل [illegible] چھپا اور شائع ہوا)

(کاتبہ محمد [illegible])

www.aaiil.org

ایسا ہی اتفاق ہوا تھا۔ بارش کے ایام میں گاؤں گاؤں پھرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نیز زمیندار لوگ عموماً فصلوں کے کاٹنے اور غلہ جمع کرنے کے کام میں بہت مصروف ہیں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضلع جالندھر کے بعض مقامات کا دورہ کر کے جو یہاں سے قریب ہیں۔ سردست دورے کو ملتوی کر کے واپس دار الامان چلا جاؤں۔ سردست التوا کے واسطے بعض دیگر وجوہات بھی ہیں جن کے اس جگہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر یہ صلاح پختہ ہو گئی تو میں انشاء اللہ پندرہ بیس مئی تک قادیان پہونچوں گا اور میں سردست کچھ کہہ نہیں سکتا کہ پھر دوبارہ دورہ کب تک شروع ہو یا نہ ہو اس کا قادیان پہونچکر انشاء اللہ فیصلہ ہو سکے گا۔

لودھی ننگل

گذشتہ اخبارات میں میرے امرتسر سے لودھی ننگل جانے کا ذکر ہو چکا ہے۔ لودھی ننگل میں مولوی نور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کا وہ نامہ منظوم ملا جو کہ پچھلے اخبار میں شائع ہو چکا ہے مولوی صاحب موصوف کی تبلیغ کے ذریعہ سے اس جگہ اور اس کے گرد و نواح میں بہت سے آدمی جماعت میں شامل ہیں۔ جمعہ کی نماز اور گرد کے گاؤں سے لوگ اسی جگہ آ کر پڑھتے ہیں ایک جمعہ میں نے پڑھایا۔ آدمی کثرت سے جمع ہوئے جن میں سے اکثر غیر احمدی تھے مگر غور سے سب باتیں سنتے رہے اور بعد جمعہ بعض جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے بیعت کا خط حضرت کی خدمت میں لکھا۔

مولوی نور احمد صاحب نے فتحگڑھ کے مولویوں کے ساتھ بارہا مباحثات کئے اور ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہاں کے غیر احمدی بلا لائے تھے جو کچھ سوال و جواب ہوئے انہیں سے بعض کی نقلیں میں نے مولوی صاحب موصوف کے پاس دیکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ تقوے کو مدنظر رکھکر بہت ہی مدلل جواب مخالفین کو دیتے ہیں اور مخالفین کبھی کسی موقعہ پر مولوی صاحب پر غالب نہ ہوئے بعض دفعہ مولویصاحب پر مقدمات بھی مخالفانہ جوش میں بنائے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیشہ انہیں باعزت فتحدی

تیجہ کلاں

ایک رات میں لودھی ننگل میں رہا اور ایک شب تیجہ کلاں میں۔ جہاں میاں عبد اللہ میاں عبد العزیز اور ان کے فرزند ارجمند میاں اسد اللہ صاحب رہتے ہیں اور احمدی جماعت کے قریب ۳۳ نفر ہیں اس جگہ دو دفعہ وعظ ہوا چند نو مریدین داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اس جگہ کے میاں عبد اللہ صاحب کچھ بیمار رہتے ہیں سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے واسطے دعا فرماویں۔

انجمن لودھی ننگل ۔ لودھی ننگل میں ایک انجمن بنائی گئی۔ جس کے متعلق تیجہ کلاں۔ فتحگڑھ۔ چک اسکندر۔ بدو وال تلونڈی راماں۔ کٹھالہ میاں مٹھا اور کھوکھر کی جماعتیں آ گئے۔ اس انجمن کے سکرٹری منشی اسد اللہ صاحب اور ... پریزیڈنٹ مولوی نور احمد صاحب مقرر ہوئے یہ تمام گاؤں لودھی ننگل کے قریب ہیں اور ان میں سے اکثر آدمی عاجز کی ملاقات کے واسطے لودھی ننگل تشریف لائے۔

فتحگڑھ

فتحگڑھ میں صرف ایک گھر احمدیوں کا ہے میاں عبد القادر صاحب اپنی بیوی اور لڑکے اور لڑکی سمیت ... بہت پُر جوش احمدی ہیں۔ اس جگہ کئی ایک وہابی اور حنفی مولوی ہیں ان میں سے بعض بالخصوص وہابی صاحبان میاں عبد القادر کو بہت تنگ کرتے رہتے ہیں مگر وہ ہمیشہ ان کو ایسے مدلل جواب دیتے ہیں کہ بغیر خاموشی کے انہیں چارہ نہیں۔ میاں عبد القادر صاحب کا بیان ہے کہ میرے واسطے اول محرک حضرت مرزا صاحب کی طرف توجہ کرنے کا مولوی محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعۃ السنہ ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے جب حضرت کی مخالفت شروع کی اور میں نے اسے رسالہ اشاعۃ السنہ میں پڑھا تو مجھے خیال ہوا کہ مرزا صاحب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے واسطے ان کی کتابیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ جب حق مجھ پر کھل گیا۔ تو میں نے اس سلسلہ کو قبول کر لیا۔

مولویت زمانہ کا نمونہ

اسجگہ کے ایک حنفی مولوی محمد اشرف صاحب عاجز کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے بہت اخلاص سے پیش آئے اور حضرت مرزا صاحب کے اخلاق حسنہ کی تعریف کرتے رہے اور سلسلہ حقہ کے حالات سنتے رہے ان کے سوائے کسی دوسرے مولوی سے میری ملاقات اس جگہ نہیں ہوئی۔ البتہ ایک وہابی مولویصاحب کے دو واقعات عجیب میں نے سنے ہیں جن کا بیان کرنا ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ ایک تو یہ کہ وہ مولوی صاحب ہمارے دوست میاں عبد القادر صاحب کے ساتھ وفات مسیح پر گفتگو کر رہے تھے۔ مولوی صاحب نے کیا چالاکی کی کہ ایک تفسیر لیکر رفع عیسیٰ کے متعلق جو الفاظ تھے اون کو قرآن شریف کی آیات ظاہر کر کے پڑھنا شروع کیا۔ جس پر ایک حافظ نے پبلک کے سامنے ان کا پردہ فاش کر دیا اور سخت شرمندہ کر دیا۔ دوسرا واقعہ بھی انہیں کا ہے۔ ایک مباحثہ میں جو کہ وہ ہمارے دوست مولوی نور احمد صاحب کے ساتھ کر رہے تھے بعض تاویلات حقہ اور صحیحہ میں کرنے لگے کہ ایسی تفسیریں تو میں بھی کر سکتا ہوں جب انہیں کہا گیا کہ کر کے دکھاؤ تو یوں دُر افشاں ہوئے کہ بسم اللہ کے معنے ہیں کان گڑہ کہا گیا۔ (کان پنجابی کوّے کو کہتے ہیں) یہ ہے نمونہ ان مولوی صاحبان کا اور ان کی اس عزت کا جو کہ وہ قرآن شریف کی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے

چک اسکندر ۔ فتح گڑھ سے عاجز ایک شب کے واسطے چک اسکندر گیا جہاں میاں قادر بخش اور ان کے فرزند میاں اللہ دتا سواری لے کر لودھی ننگل تک آئے۔ مولوی نور احمد صاحب فتحگڑھ تک مشایعت کے واسطے آئے وہاں کے مولوی صاحبان اور ایک حکیم صاحب کی طرف سے کچھ پیغام آتے رہے جو انشاء اللہ اگلے نمبر میں درج کئے جاویں گے۔ چک اسکندر میں عاجز ایک شب رہا وعظ کیا گیا۔ بہت سے لوگ بھی خرید اسپے۔ وعظ کے بعد چند لوگوں نے کچھ سوالات کئے جن کا ذکر انشاء اللہ اگلی اخبار میں درج کیا جاویگا۔

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً

سید نا مسیح موعود نے ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کے مفصلہ ذیل فقرات تھے (۱) سلطان روم کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔ (۲) ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دہاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں گے (۳) یہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ“) کو زیر نظر رکھ کر جب ہم اس خبر کو پڑھتے ہیں کہ آخر انجمن اتحاد و ترقی غالب آئی اور اس نے دار الخلافہ پر قبضہ پاکر سلطان عبد الحمید کو معزول کر دیا اور اس کی بجائے رشاد آفندی سلطان کا چچا زاد بھائی محمد خامس کے نام سے تخت نشین ہوا تو بے اختیار ہم سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا کہتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ ۳۳ سال جس دانشمندی اور تدبیر سے سلطان نے حکومت کی اور اپنی قوم کو غیر مسلم سلطنتوں سے بچایا اس کا صلہ جو قوم سے دیا وہ نہایت ہی افسوسناک اور قابل عبرت ہے مگر ہم یقین کرتے ہیں کہ اس تغیر و تبدل میں اس علیم و حکیم خدا کی ایک خاص حکمت الٰہی ہی ہے۔

۲۔ ہمعصر الحکم راوی ہے کہ قادیان تک ایک تنگ پٹڑی ریلوے مشترکہ سرمایہ سے بنائے جانے کی تجویز ہے۔ (۳) نوجوان ترکی پارٹی نے سلطان کی تنخواہ ۲۵ ہزار ترکی پونڈ قرار دی (ماہوار) دیگر ممبران کو علاوہ دینی گے۔ (۴) شاہ ایران نے اپنے وزیر اعظم اور وزیر جنگ کو موقوف کر دیا اپنے چچا نائب سلطنت کو مقرر کیا ہے (۵) دونوں عہدے انہیں کو دئے جو اصلاح پارلیمنٹ کے مخالف میں لہذا اس تقرر پر سب ناراض ہیں۔ (۶) روسی فوج تبریز میں آ پہونچی باشندوں نے بڑی خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا اب کشت و خون نہ ہو گا (۷) چیفکورٹ پنجاب میں گرما کی تعطیلیں ۱۹ اگست سے شروع ہونگی اور ۱۹ اکتوبر کو ختم ہونگی اور ۲۰ اکتوبر کو اجلاس کیا جاویگا (۸) معزول شدہ سلطان عبد الحمید بدھ وار رات کو سالونیکا میں پہونچے۔ سپہ سالار کے گھر پہنچائے گئے (۹) ولائت عدانہ میں جو لوگ قتل و غارت کئے گئے ان کی تعداد تیس ہزار

حد تک اندازہ کی جاتی ہے (۱۰) پچھلے دنوں میں کشمیر میں دو سخت حادثے وقوع میں آئے۔ پہلا حادثہ جمعرات ۲۲ اپریل کو تھا۔ اس روز دربار کا عظیم الشان دخانی ڈیجر بارہ مولا میں دریا کی درستی کے کام پر لگا یا

مکتوبات امیر المومنین

ہنیأ لارباب النعیم نعیمہا
وللعاشق المسکین ما یتجرع

مولٰنا النواب۔ المعظم المکرم بالقابہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب کرامت نامہ باادب گذارش ہے۔ ایسے علماء کا ذکر جنھوں نے رد نصاریٰ و آریہ پر قلم اٹھایا صرف اس لئے تھا کہ حضور نے اس مقام پر یہ لکھا تھا کہ مسیحی مشنری ہندوستان میں آئے ان کے مقابل مسلمانوں نے کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لئن شکرتم لازیدنکم۔ یہاں لازیدنکم کا لام اور نون مشدد۔ قابل غور ہیں۔ مگر عالیجاہا حضور نے صاف لکھا ہے "یہی ایک خدمت علماء سے اگر ہوئی تو کیا ہوئی" حضرت نواب یہ کلمہ شکرگذاری کا نہیں۔ اس ملک میں ہزاروں ہزار آدمی صرف ان مناظروں کے باعث عیسائی ہونے سے بچ گئے والحمد للہ رب العلمین

بُرے چلن اور اخلاق ذمیمہ وخصائل رذیلہ کا استیصال علوم حقہ سے

قابل قدر سرسید کی کوششیں ہمارے سامنے ہیں مگر ان کے دارالاقامہ میں آج تک ایمان باللہ ورسلہ۔ اقامۃ الصلوٰۃ۔ و ایتاء الزکوٰۃ۔ پابندی صوم و حج کا جو حال ہے وہ جناب عالی اور ہم لوگوں سے مخفی نہیں۔ بھلائی بھلائی ہے اور ضرور ہے مگر ایمانی جوش اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع وہاں ہنوز دہلی دور است۔ کسی محسن کی احسان فراموشی کفران نعمت ہے۔ مجھ خاکسار سے سرسید کی خط و کتابت رہی ہے۔ میں نے انکو ایک بار کسی تقریب پر عرض کیا تھا۔ جاہل علم پڑھ کر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے قابل غور ہے۔ جس کے جواب میں سرسید نے لکھا کہ وہ نورالدین بنتا ہے غرض اس کہانی سے صرف یہ ہے کہ ہم اون سے اور وہ ہم سے بے خبر نہ تھے۔ جناب نے تکلیف فرما کر ان کا ذکر کیا اور ان کے ذکر پر زور دیا ہے اس لئے تعارف کا تذکرہ کر دیا ہے۔

جناب عالی۔ مولوی بارہ لاکھ روپیہ جمع کر یگا تو افسوس ہے کہ وہ مولوی آپ کی نگاہ میں مولوی نہ رہے گا۔ مہدی علی مولوی تھے۔ چراغ علی مولوی تھے۔ عمائد علمائے لکھنؤ مولوی تھے۔ مگر جب روپیہ آیا۔ تو نواب محسن الملک۔ ممتاز جنگ۔ قبلہ و کعبہ۔ سرکار دولتمدار۔ مجتہد العصر ہو گئے۔ آخر میں مولوی صدیق حسن گذرے ہیں۔ روپیہ آیا تو نواب کہلائے۔ صدیق تخلص اوڑھا دیا اور نواب اس سے قائم مقام ہو گیا۔ بھلا یہ خاکسار لاکھوں والے لوگوں کو مولوی کہہ سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ مولوی تحقیر کا کلمہ ہے اور آپکے نزدیک بھی ! بلکہ مجھے تو تعجب ہوا ہے کہ ملانان والا نے صاحب عصر جدید اور مہتمم ندوۃ العلماء دونوں کے نام پر مولوی کا لفظ لکھدیا ہے۔ شبلی صاحب کا سفرنامہ حضور نے غور سے نہیں پڑھا۔ والا اس میں مولوی لفظ کی جو مٹی پلید کی ہے اسے پڑھ کر آپ ضرور ہنستے۔ اور یہ امرا کا شغلہ ہے

اگر یہی تدبیریں قومی ترقی کی ہیں۔ جو حضور نے لکھی ہیں تو بے ادبی معاف ہو۔ آپ کا محمڈن کالج۔ آکسفورڈ۔ کیمبرج کا مقابلہ نہ کریگا امریکہ۔ جرمن کی یونیورسٹیاں فراموش ہوں۔ پس اسلام درگور رہے بلکہ ہندوستان سے اسلام کا مقابلہ محال ہے۔ جس قدر آپ ترقی کریں کر لیں۔ یورپ و امریکہ کو چھوڑ ہندوؤں سے مقابلہ بھی خواب و خیال ہوگا۔ اسلام مال سے نہیں اخلاص سے ترقی کریگا اور کرے گا۔ ایمان و اعمال صالح سے وابستہ ہے۔

مجھے حضور نے دولاکھ جمع کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ آپ نواب۔ رئیس اعظم۔ ہونہار۔ نوجوان۔ لاکھوں جمع کرنے والوں کے فدائی۔ خدا مجھ غریب کی سنئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے " وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا۔ اور فرماتا ہے " وما نرٰی اتبعک الا الذین ہم اراذلنا بادی الرأی " اور فرماتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ علے رجل من القریتین عظیم۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل بخشا ہے اور مال کو اللہ تعالے نے خیر و فضل فرمایا ہے اور ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ ابو الحنفاء نے دعا سکھائی ہے اور ہم مانگتے ہیں۔ گو سرسید دعا کا نتیجہ حصول مراد نہیں مانتے تھے مگر میں بخلاف ان کے دعا کو سبب حصول مرادات مانتا ہوں۔ ایک پیسہ جمع کرنا بھی ناپسند کرتا ہوں اور واقع ہے کہ پھر باایں آپکے سرسید بھی میری عزت کرتے تھے اور بہت کرتے تھے محسن الملک اور ان کے بازو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضور کسی امام و مصنف کا نام اسلام میں بتا سکتے ہیں جس نے ان روپیوں کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلایا لائبریری کا عالیجاہا آپ کو شوق ہے۔ اگر صرف ہندوستان میں صرف میری لائبریری ہے جیسے سرسید احمد خان اور مولانا شبلی نے بحمد اللہ ضرور فائدہ اٹھایا ہوگا یا ہے۔ ایک تو دنیا سے چل بسے۔ دوسرے موجود ہیں۔ آپ ان سے دریافت فرما سکتے ہیں۔

آہ! آپ کو کون بتا دے کہ پراگندہ روزی پراگندہ دل ؎

شب چو عقد نماز مے بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

بالعموم صحیح نہیں۔ غالباً میں نے جناب کا عزیز وقت بہت لیا اگر آپ میرا عریضہ پڑھ لینگے۔ اور اگر سکرٹری صاحب کے ردیات میں ڈالدیا یا خلاصہ سنا دیا تو میرا اظہار انشاء اللہ ضائع نہ ہوگا۔

نورالدین ۔ ۲۲ مارچ سنہ ۹ء

ترانۂ اکمل

بیابانوں میں رہتا ہوں مجھے گھر بار کیا کرنا
مسافر ہوں میں دو دن کا تو اتنا بار کیا کرنا

سرِ تسلیم خم ہے دیکھئے کیا ہو میں حاضر ہوں
جو ہو تیار مرنے پر اُسے تیار کیا کرنا

سیہ کاروں خطاکاروں گنہگاروں کو اے مولیٰ
ترے دربار میں جُز توبہ استغفار کیا کرنا

کہیں کافر اذیت دیں گلا کاٹیں کہ پھانسی دیں
جو تیرے ہو چکے مرزا تو پھر انکار کیا کرنا

وفاداری پہ ہیں نازاں۔ یہ ہے قول جوانمرداں
جو پورا ہی نہ کرنا ہو۔ تو وہ اقرار کیا کرنا

پڑے ہیں جان کو لالے کھلے ہیں تیر سینوں میں
ہزاروں چھید دل میں ہیں کر۔ مجھے گلزار کیا کرنا

محبت کیجئو اُس سے۔ کبھی ہنس بول لیں جس سے
بتانِ سنگدل پتھر ہیں۔ اُن سے پیار کیا کرنا

مری جان قاطع ہی۔ سرِ دشمن اُڑاتی ہے
مرا دم ہی دمِ شمشیر ہے۔ تلوار کیا کرنا

مرے کو مارنا کوئی جوانمردی نہیں ہوتی
جو تیغِ عشق کا کشتہ ہو۔ اس پر وار کیا کرنا

کہاں کی دوستی کیسی محبت۔ دشمنی ٹھہری
انکا گر دل بتوں سے اپنا دل بیزار کیا کرنا

بچھے ہیں جادۂ عشقِ بتاں میں سینکڑوں کانٹے
برہنہ پا کو سیرِ وادیٔ پُرخار کیا کرنا

تپِ فرقت کے مارے تھک کے اس کوچے میں آ بیٹھے
بدن اے جاں بغیر از سایۂ دیوار کیا کرنا

عدو اچھا ہے اس سے دشمنی تو کھل کے کرتا ہے
جو دلداری نہ کرسکتا ہو وہ دلدار کیا کرنا

جو لڑنا ہو تو لڑ۔ تو نفسِ امارہ سے آ بھائی
ابھی جنگل میں جا کر شیر سے پیکار کیا کرنا

مجھے وہ چاہیئے نشہ نہ مرنے تک بھی جو اُترے
گھڑی دو کے لئے اپنے تئیں سرشار کیا کرنا

مجھے اس خود فراموشی کی کیفیت میں رہنے دو
جب ہو بے خودی اچھی اُسے ہشیار کیا کرنا

حکایت بود بے پایاں بخاموشی ادا کردم
گزرتی ہے جو اس دل پر اُسے اظہار کیا کرنا

تجھے اس تنگنائے دہر میں خستہ جگر اکمل
بجز یادِ غلامِ احمدِ مختار کیا کرنا

www.aaiil.org

اڈیٹوریل

معلمین

تمام مخلوق کے سرچشمہ فرقہ کا احسان ہے وہ معلوم ہی فرقہ ہے۔ افسوس کہ ان کی بہت کم قدر کی جاتی ہے ہم مدرسین کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی ہم بھی بڑے زور سے تائید کرتے ہیں (۱) بجائے پراتی کمرہ مالوی اردو۔ کھیتی کی کتاب۔ طریق الصحت الیٰ فنجم اور مختلف کتابیں ہوں ایک ہی جامع کورس ہونا چاہیئے۔ جو ... صفحہ زائد نہ ہو (۲) خط وکتابت کا سکھانا بہت ہی ضروری ہے۔ مگر جو طرز تعلیم اختیار کیا گیا ہے وہ مفید نہیں۔ بلکہ چاہیئے کہ لڑکے گھر سے خط لکھ کر لفافوں میں بند کرکے یا سادہ کارڈوں پر لکھ کر لائیں تاکہ عملی طور پر وہ خط لکھنا سیکھیں (۳) لڑکوں کے لئے اخلاقی کورس بہت ضروری ہے جس میں انہیں کسی مجلس میں بیٹھنے بات چیت کرنے۔ دعوت کھانے کسی کو دوست بنانے کسی سے ملاقات کرنے۔ بڑے امیروں سے تعلقات قائم کرنے اور دیگر امور متعلقہ تہذیب کو سکھایا جاوے۔ (۴) ہر سکے لئے پنشن ضرور ہو اور پنشن کے ساتھ اسے عرضی نویسی اپیل نویسی وغیرہ کی اجازت دی جاوے (۵) سائر خرچ خط وکتابت کے متعلق مدرسوں کو بہت کم ملتا ہے (۶) تحصیلدار وغیرہ جب معائنہ کو آئیں تو انہیں لڑکوں کا امتحان لینے کی ضرورت نہیں وہ عام انتظامی حالت کو دیکھیں اگر سکول کے اردگرد کوئی چیز خلاف صحت ہو یا لڑکے کم ہوں یا بلڈنگ میں کچھ اصلاح طلب بات ہو تو اس کے متعلق نمبردار کو ہدایت کریں۔ بلکہ چونکہ سردار مدرسوں کی ماتحت ہوں اور لیاقی کا کام نمبرداروں کی معرفت کرایا جاوے۔ تو خرچ میں بہت کچھ تخفیف ہو سکتی ہے (۷) مدرسین کی تنخواہ ایسی کم ہے۔ کہ اس میں ایک صاحب اہل وعیال گزارہ ہی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ اپنی سفید پوشی کو قائم رکھ سکے۔ دس یا بارہ تنخواہ اول مدرس کی اور پھر ایسے مدرس کی جو بیس سال سے ملازم چلا آتا ہو تنگدامانی تنگ ترین قیاس کی جا سکتی ہے۔

صاعقۂ ذوالجلال بر نخل دہرم پال

دہرم پال نے اپنے خیالات کی سلطنت میں ایک کاغذی نخل لگایا جس کے جلانے کے لئے ایک معمولی دیا سلائی کافی تھی۔ مگر ہمارے غیور دوست قاسم علی کی پُرجوش طبیعت نے اس پر صاعقہ گرایا اور صاعقہ بھی صاعقۂ ذوالجلال۔ اس بید بے ثمر میں پہل تو پہلے ہی نہ تھا پھولوں کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ ہاں کانٹے بہت سے تھے جن کو ایک دم جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ سب سے بڑا اعتراض نکاح زینب پر تھا جسے نہایت دل دکھانے والی طرز میں دہرم پال نے پیش کیا۔ ہمارے غیرت نہار قاسم علی نے اس کا مدلل اور دندان شکن جواب دیا ہے۔

اپنے اس ... بتایا ہے کہ زینب آپ کی قریبی رشتہ دار تھی ... اس کا نکاح زید بن حارثہ سے رشتہ داروں کی اس انکار کے کہ نسل آنحضرت کی ہے ہو۔ غلاموں کو مساوات میں ایک وقعت دینے کے لئے بعض مصالح کے سبب وحی الٰہی کی ماتحت کر دیا تھا۔ لیکن جب زید کی زینب سے نہیں بنی تو وہ طلاق دینے پر تیار ہو گیا آپ نے اسے امسک علیک زوجک واتق اللہ کا وعظ کیا یہ فقرہ اس انسان کی زبان سے اس قوت و شوکت کے ساتھ نہیں نکل سکتا جس کے دل میں کچھ کھوٹ یا اپنی خود غرضی ہو آنحضرت صلعم اگر اس سے نکاح کرنا چاہتے یا آپ کے زینب کی نسبت وہ خیالات ہوتے جو دہرم پال کی شرارت ثابت کر رہی ہیں تو آپ پہلے ہی اس سے نکاح کیوں نہ کر لیتے جبکہ خود زینب اور اس کے رشتہ داروں کی طرف سے ہی درخواست پیش ہوئی تھی۔ پھر آیت زوجنکہا اور ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس نکاح میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی مرضی کوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اول سے آخر تک کارروائی ہوئی۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا زید سے نکاح بھی وحی الٰہی کی ماتحت کرایا گیا۔ پھر آپ نے بھی نکاح اسی وحی کی ماتحت کیا حکمت یہ تھی۔ لکیلا یکون علے المومنین حرج فی ازواج ادعیاءھم منہ بولے بیٹوں کی بیبیاں نکاح کرنے کے جواز میں مومنوں کے لئے ایک نظیر قائم ہو جاوے۔ نیز لطیف عقلی دلائل سے بھی کام لیا ہے۔ کہ اگر آپ یہ نکاح خفیہ کرتے تو ولیمہ کیوں اتنی دہوم دہام سے کرتے اور پھر اگر خاص شوق سے کیا تو دوسری بیبیوں سے کچھ امتیاز دیتے اور اگر اس میں کچھ بدنیتی کا دخل تھا تو مرید ومرشد کا علاقہ بہت نازک ہوتا ہے وہ کیوں کر قائم رہتا صحابہ ایک باغیرت قوم سے تھے وہ دیکھ جولاہے اندھی گی فرزند نہ تھے۔

غرض رسالہ دشمن کی افواج شبہات کے لئے ایک خوفناک رسالہ ہے جس نے کفر وشرک بغض وحسد شرارت وضرر رسانی کی ذرہ نما دنیا کا تانا بانا ادھیڑ کر رکھ دیا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر میرے مکرم مخدوم مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ریویو میں اس پر ایک سیر کن بحث کی ہے جس سے ہمارے غیور انشاء پرداز دوست کو بہت مدد ملی ہے۔ ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ زبان کی شستگی سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ کا مؤلف کوئی ہندوستانی ہے مگر یہ بات صحیح نہیں۔ قاسم علی سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں اور یہ پنجاب ہی کا حصہ ہے کہ وہ جس زبان میں تصنیف کرتے ہیں اہل زبان کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔ اصل میں ہندوستانی دماغ کا زور محض زبان پر ہے۔ مگر پنجابیوں کو اور پھر اس میں بعض خاص اضلاع مثل سیالکوٹ۔ گجرات کے اہل قلم کو خدا نے وہ دماغ عطا کیا ہے۔ کہ جب کچھ لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو بس ختم ہی کر دیتے ہیں۔ ہندوستانی پنجابیوں کی صحبت برسوں رہیں پنجابی کا ایک لفظ تک نہیں بول سکتے پنجابی سمجھ بھی نہیں سکتے مگر پنجابی دو دن ہی ہندوستان میں آئیں تو ان کا لہجہ تک اہل زبان کی مثل ہو جاتا ہے۔ آج تک جس قدر اردو میں قابل قدر تصانیف ہوئی ہیں انہیں سے اکثر حصہ ہمارے پنجابی دوستوں کا ہے ... قرآن کا پاک ترجمہ ہی پنجاب کے ایک گاؤں کا رہنے والا ... کہ اس سے اردو کے خزانہ میں اضافہ کیا ہے ... مالا مال کر گیا ... اس لئے بیان کیا کہ ہندوستانی اگر کچھ لکھتے بھی ہیں تو ایک معمولی بات کو ... سطروں میں ادا ہو ... دو سو ورق ... کر دیتے ہیں ... ... مگر پنجابی خدا کے فضل سے جب کبھی کوئی کتاب لکھتے تو از سرتا پا مغز ہی مغز ہوتی ہے۔ ہم ان کے ساتھ دو ... پیش کرتا ہوں ... وطلیقہ ... ان کے پنجابی ...

یہ رسالہ ... صفحہ ... عمدہ کاغذ وچھپائی دکاندار ... فرید آبادی کرم ... دہلی سے بقیمت ... ملتا ہے

آریہ کون ہیں؟

آتش پرستوں یعنی مجوسیوں کا اعتقاد ہے کہ تمام آسمان اور ستارے نور مجرد یعنی ذات واجب الوجود کے عکس (سایہ) ہیں۔ چنانچہ آتش پرستوں کے زمانہ حکومت میں ہفت ہیکل یا ہفت پیکر کے نام سے سات بتخانے ایران میں بت پرستوں کے ذی شان وشوکت کے ساتھ موجود تھے جن کے نام یہ تھے۔

پیکرشت کیوان۔ (قدیم فارسی میں شت کا لفظ حضرت یا عالی جناب کی بجائے استعمال ہوتا تھا) اس بت خانہ میں زحل کی تصویر تھی۔

پیکرشت ہرمزد۔ یہ مشتری کی پرستش گاہ تھا۔

پیکرشت بہرام۔ بتخانہ مریخ۔

پیکرشت آفتاب۔ بتخانہ آفتاب۔

پیکرشت ناہید۔ بت خانہ زہرہ۔

پیکرشت تیر۔ بت خانہ عطارد۔

پیکرشت ماہ۔ بت خانہ قمر۔

اسی طرح آتش پرستوں کے سات عظیم الشان آتشکدے تھے جن کے نام اس طرح تھے۔

کیوان آذر۔ ہرمز آذر۔ بہرام آذر۔ ہور آذر۔ ناہید آذر۔ تیر آذر۔ ماہ آذر۔ جن لوگوں نے قدیم زمانہ میں ہندوستان کو فتح کیا اور غیر آریوں کو پہاڑوں اور جنگلوں بھگا دیا وہ یہی آتش پرست اور ستارہ پرست لوگ تھے۔ جن کو آجکل آریہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان ایران کا ایک صوبہ تھا اور براہ راست ایران سے صوبہ دار اور والسرائے مقرر ہو کر یہاں آیا کرتے تھے۔ مرور ایام اور قسم قسم کے انقلابوں کے باعث ہندوستان ایران سے بے تعلق اور خود مختار ہو گیا اور ایران کے آتش پرست ہندوستان کے لالہ بھائیوں کی صورت میں تبدیل ہو کر کچھ سے

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

بقیہ رکوع ۱۵

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ونحن احق بالملک منہ - یہ بہت سوچنے کی بات ہے کہ خدا کے انتخاب پر آدم سے لیکر آج تک اعتراض ہوتا چلا آیا ہے - پہلے آدم پر اعتراض کیا گیا پھر داؤد کو ذکر کر دشمن قلعے کی دیواروں پھاند کر چڑھ آئے - مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے - یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض -

ہماری سرکار پر بھی اعتراض ہوا کہ قرآن سے رجل من القریتین عظیم پر کیوں نہ اترا -

پھر ہمارے امام پر بھی کم اعتراض نہ ہوئے لوگ کہتے رہتے ہے کہ الائمۃ من قریش - امامت بنو فاطمہ کا حق ہے - مغلون کو کیوں دی - ایک شخص نے مجھے کہا پنجاب کے ایک کوردہ کا رہنے والا ہے - کم از کم دہلی کا تو ہوتا -

جواب دیتا ہے کہ زادہ بسطۃ فی العلم والجسم

یہ علم و قوت میں تم سے بڑھ کر ہے اس کو تم نہیں مانتے تو کم از کم یہ خیال تو کرو کہ اللہ تم سے وسیع علم والا ہے اور یہ اس کا انتخاب ہے - وہ مالک ہے جسے چاہے سلطنت دے پھر ایک اور نشان بتایا کہ " ان یاتیکم التابوت " تمہیں ایسے دل (قلب) عطا ہونگے کہ ان میں تسلی ہو گی - یعنے اس کے زمانے میں لوگوں کے قلوب میں ایک خاص سکینت و اطمینان نازل ہو گا اور یہ

بقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ و اٰل ھارون اور یہ وہی قوت قدسیہ کا اثر ہے جو موسےٰ و ہارون کی اولاد میں ورثہ بہ ورثہ چلا آیا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ آرام پاتے اور ان کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں اور خود بخود لوگوں کے دل ان کی طرف رجوع کرتے ہیں انہیں ایک خاص جذب دیا جاتا ہے ان کی تقریر میں ایک خاص اثر ہوتا ہے - جب وہ کسی امر میں فیصلہ دیتے ہیں تو دشمن بھی اس وقت مان جاتے ہیں -

تحملہ الملائکۃ - اسمیں کچھ شک نہیں کہ دلوں کا اٹھانا فرشتوں کا کام ہے

۳۱ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۶)

جہاد کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے - کہ فی سبیل اللہ ہو اور سپاہی اپنے افسروں کی فرمانبرداری کریں - حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض موقعہ پر امتحان لینا منع ہے - لیکن اسبات کی مثالیں بھی موجود ہیں کہ بعض موقعوں پر امتحان سے لینا چاہیئے - یہاں اس صورت آخرہ کی مثال اس آیت میں ہے جس پر آج کا درس ہے -

فلما فصل - شہر سے جدا ہو - ...

ان اللہ مبتلیکم - ابتلا کہتے ہیں اس امر کو جس کے ذریعے فرمانبردار اور نافرمانبردار کچھ اور پکے میں امتیاز ہو جاوے - جب طالوت ایک فوج لے کر چلے - تو کئی تماش بین بھی ساتھ ہو لئے اس لئے آپ نے ایک امتحان میں ڈالا تا جو حقیقی فرمانبردار ہیں وہ میرے ساتھ رہیں -

نہر - اس کے دو معنے ہیں ایک تو نہر - دوم - آرام و آسائش - چنانچہ ان المتقین فی جنٰت و نہر میں نہر کے معنے آسائش کے ہیں - نہر کے معنے ہوں تو گویا متقی نہر میں ڈوبے رہیں گے -

فمن شرب منہ فلیس منی - اس جنگل میں نہر بہت تھا پس جب نہر کے معنے آسائش کے ہوں تو اس سے مراد شہروں کا ہونا ہے -

الا قلیلاً منہم - ایک علم ہوتا ہے ایک عمل - شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

لیس الخبر کالمعاینۃ - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوسف کے معاملہ میں (جب ان کے پاس چوبدار آیا کہ بادشاہ تمہیں بلاتا ہے اور وہ نہ گئے) فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو چلا جاتا - مگر خود جب مسجد سے قریب اپنی ایک بیوی کے ساتھ کھڑے تھے اور پاس سے کچھ آدمی گزرے تو آپ نے انہیں روک لیا اور کہا دیکھو یہ میری بیوی صفیہ ہے -

یظنون - یقین کرتے ہیں -

صبراً - یہاں صبر کے معنے استقلال کے ہیں - حدیث میں صبر کی دعا منع ہے کیونکہ جو صبر مانگتا ہے بلا مانگتا ہے - ہاں ضرورت کے وقت استقلال کی دعا منع نہیں -

قتل داؤد جالوت - یہ ایک مقام ہے - جس پر بعض نادانوں کو تاریخی طور پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملا ہے -

پہلا اعتراض یہ ہے کہ جس ندی پر آزمائش ہوئی تھی وہ جدعون کے زمانے کی بات ہے جہاں داؤد و جالوت کی لڑائی کا ذکر ہے وہاں ندی کا ذکر نہیں بلکہ جدعون اور طالوت میں ۔ ۲۵ اسال کا فرق ہے - دوسرا اعتراض تابوت سکینہ کے متعلق ہے کہ داؤد اور جالوت کی لڑائی سے بیس سال پہلے عمالیق لوگ صندوق لے گئے تھے - انہیں مری پڑ گئی تو ان کو وہم ہو گیا کہ ہو نہ ہو اسی صندوق کی نحوست ہے اس لئے انہوں نے اس صندوق کو ایک چھکڑے پر لاد کر بیلوں کو ہانک دیا - سائل ایک شخص تھا اس کی زمین پر یہ چھکڑا جا ٹھہرے - کہتے ہیں یہ بیس برس پہلے کی بات ہے -

تیسرا اعتراض - کوئی ندی وہاں نہ تھی - جہاں داؤد و جالوت کی لڑائی ہوئی تھی

ان تینوں اعتراضوں کے جواب میں یہ کہتا ہوں - کہ ہم نہر کے معنے آرام و آسائش کے کرتے ہیں - پس ندی کے موجود نہ ہونے کا اعتراض ہوا - دوم - یہ کہ باتیں تم نے سموئیل کی کتاب باب ۱۷ سے لی ہیں - اسی سموئیل

www.aaiil.org

یہ بھی لکھا ہے کہ داؤد بربط نوازوں میں ذکر تھا۔ پھر لکھا ہے کہ داؤد اپنے بھائیوں کی روٹی لے کر آیا وہاں ایک عملیقی کی ساتھ جو لڑائی دیکھا یہ نوجوان تھا بول اٹھے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اس پر سموئیل نے کہا کہ یہ کون ہے۔ دیکھئے پہلے تو اسے بربط نواز بتایا۔ پھر یہ کہ بادشاہ کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کون ہے۔

پھر لکھا ہے کہ اس نے کہا جو نامختون سے مقابلہ کرے میں اسے لڑکی دونگا اور اپنی دولت نہال کردونگا۔ اس اختلاف کو دیکھ کر محققین یورپ نے فیصلہ دیا ہے کہ سموئیل کا باب ۱۷ الحاقی ہے۔

پس جس کی اصلیت ہی مشتبہ ہے اس سے قرآن پر اعتراض کرنا ٹھیک نہیں۔

پھر ہم پوچھتے ہیں تمہاری تاریخوں میں طالوت کا لفظ کہاں ہے۔ یہ کہنا کہ اس کا نام ساؤل تھا یا نہ تھا فضول ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے ان میں سے کسی کا نام ہی نہیں لیا۔ جہاں طالوت کا ذکر ہے وہاں جالوت کا نہیں اور جہاں جالوت کا ہے وہاں طالوت کا نہیں۔

پس دونوں کا زمانہ ایک کہاں سے ثابت ہوا۔ پھر ہم کہتے ہیں طالوت کے معنے ہیں۔ بڑے قد والا ہے۔ انجیل میں بھی لمبے قد والا ہی لکھا ہے۔ پس یہ نام نہیں ایسا ہی جالوت اس کو کہتے ہیں جو سیدھا الٹ میں جولان کرے۔ پس اس طرح کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ یہاں کسی کا نام ہے ہی نہیں۔ پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ داؤد کا مقابلہ جہاں ہوا۔ وہاں شاید نام ندی ہے۔ پیرا کے خبر لیتے ہوں۔ ان میں اس کا موقعہ موجود ہے۔ پھر آخری فیصلے کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ تمام صحیح تراجم میں فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّٰهِ پر وقف ہے۔ پس وہ قصہ الگ ہے اور یہ الگ

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

کئی موقعوں پر میں اس کی تفصیل کر چکا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے خود اپنی مرضی سے یہاں میں اختلاف رکھا ہے اور اسی پر کارگاہ عالم کا دارومدار ہے۔ اگر یہاں میں سب اسی خیال کے ہوں کہ بھنگی کا کسب برا ہے۔ تو اعلیٰ قوموں کی زندگی وبال جان ہو جاتی۔

در مدح قرآن کریم

از نور پاک قرآن صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحےٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ
از مشرق معانی صدہا دقائق آورد
قد ہلال نازک زاں نازکی خمیدہ
کیفیت علومش دانی چہ شان دارد
شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ
آں نیر صداقت چوں رو بعالم آورد
ہر بوم شب پرستے در کنج خود خزیدہ
روئے یقین نبیند ہرگز کسے بدنیا
اِلّا کسیکہ باشد بارویش آرمیدہ
آنکس کہ عالمش شد شد مخزن معارف
واں بیخبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ
باران فضل رحماں آمد بمقدم او
بدقسمتے کہ از وے سوئے دگر دویدہ
میل بدی نباشد اِلّا رگے ز شیطان
آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ
اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نور آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوب من توئی بس
زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بمار سیدہ

یہاں تک دوسرے پارے کے نوٹ ختم ہوئے۔

یہ پارہ بقیمت ۳۰ دفتر اخبار بدر سے ملسکتا ہے۔

www.aaiil.org

بھی نظر آنے لگے۔ ایران کے آتش پرستوں اور بت پرستوں نے
ہندوستان میں آنے پر حکومت کرنے اور اپنا دین پھیلانے کا
ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان میں جو ہیکرہ کدہ کیوان بنایا گیا تھا
اس کا نام وڈکیوان رکھا گیا تھا۔ وڈکیوان کو بگاڑ کر اب دوارکا
بنا لیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرا ہیکرہ کدہ کیوان کا نام گاہ کیوان
رکھا گیا تھا جس کو بگاڑ کر ہندیوں نے گیا بنا لیا۔ تیسرا ہیکرہ
کیوان متھرا تھا اس کو بگاڑ کر متھرا بنا دیا ہے۔ ہندوؤں میں ایسا ہی
دیوبرن قائم کئے گئے ہیں۔ یہ دراصل ایرانیوں یعنی آتش پرستوں
سے قائم ہوئے ہیں اور آتش پرستوں کی تقسیم ہندوؤں کی تقسیم
سے زیادہ واضح ہے۔ پارسی جو دیدوں کا مصنف ہے وہ
خورشید اور آتش وغیرہ میں گیا اور اس نے وہاں سے علوم
حاصل کرکے ہندوستان میں واپس آکر وید وہاں کو ترتیب دیا
آتش پرستوں نے اپنی سلطنت کو سات صوبوں میں تقسیم کیا تھا
ان سات صوبوں میں سے ایک صوبہ ہندوستان بھی تھا۔
ہر ایک صوبے کو ایک ایک ستارے کے ساتھ نامزد کیا تھا۔
اور اسی ستارے کے بت خانے اس صوبے میں بنائے تھے
مثلاً لنک بین مشتری کے ساتھ مخصوص تھا اور ملک ہندوستان
کو زحل کے ساتھ مخصوص کیا تھا اور اسی وجہ سے زحل کے
معبد الگزین بنائے گئے تھے۔ آج تک بھی لوگ ہندوستان
کو زحل کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔

یہ ایک آتش پرست کی پرانی تاریخ سے اقتباس کیا گیا

باقی پھر انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا سفر

(محمود کی کہانی - محمود کی زبانی)

خداتعالے نے انسان پر حجت تمام کرنے کے لئے ذرہ ذرہ
میں ایک خاص شان رکھی ہے۔ ایک ایک نکتہ خداتعالے کی ہستی
پر دلالت کر رہا ہے اور ایک ایک خوشہ اس کی طرف بلا رہا ہے
سورج روشن ہے اور اس کی روشنی سے ہر آن میں ایک نہیں
دو نہیں لاکھوں فائدے دنیا کو پہونچ رہے ہیں اور پھر ان
فائدوں سے ایک دو آدمی ہی متمتع نہیں ہوتے۔ بلکہ بیشمار
مخلوقات فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر انسان ایک بڑے مکان میں
بیٹھا ہوا اس کے فوائد سے حصہ لے رہا ہے تو جانور اپنے
گھونسلے میں اس انسان سے کچھ کم حصہ نہیں لیتا اور چمگادڑ جو
سورج کے آگے اپنی آنکھیں نہیں کر سکتی اور روشنی کو دیکھ بھی
نہیں سکتی۔ وہ گو کہ ظاہر میں اس سے دور ہے لیکن چشم بصیرت
رکھنے والے انسان جانتے ہیں کہ اس اندھیرے میں بھی سورج
کی روشنی اور تپش اسے فائدہ پہونچا رہی ہے اور اس کی زندگی
پر ایک بہت بڑا اثر کر رہی ہے۔ غرض یہ تو ایک بہت موٹی
مثال ہے جس سے ہر ایک انسان نصیحت حاصل کر سکتا ہے
ورنہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ ذرہ ذرہ میں ایسے
خواص رکھے ہیں جن سے انسان کو خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہیں
اس لئے قرآن شریف میں خداتعالے فرماتا ہے کہ قل سیروا
فی الارض۔ کیونکہ انسان جس قدر پھریگا اور مختلف ممالک کی
سیر کرے گا اور حکمت اشیاء پر غور کرے گا اسی قدر اسے معرفت
اور نیکی کی توفیق ملے گی ہاں شرط یہ ہے کہ کوئی انسان اس سے
فائدہ اٹھائے ورنہ چمگادڑ سورج کی برداشت نہیں کر سکتیں
اور کمزور معدہ شیرینی سے بجائے فائدہ کے نقصان
اٹھاتا ہے پس اگر انسان کی طبیعت خود بدی کی طرف جاتی ہے
تو وہی چیزیں جو اسے خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اسے شیطان
کے پنجہ میں پھنساتی ہیں اس لئے حکم ہے کہ ہر ایک کام کو سوچ کر
اور غور کرکے کرنا چاہیئے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان ثواب
حاصل کرتے ہوئے الٹا عذاب میں پھنس جاوے اپنے
کھانے سے اپنے پینے سے اپنے چلنے پھرنے سے غرض ہر
ایک بات سے نصیحت حاصل کرو تاکہ نفس کے خفیہ حملوں سے
محفوظ رہو اور یہ بات صرف کہنے کی ہی نہیں بلکہ اس میں خود
میرا ذاتی تجربہ ہے اور میں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور خدا
کے فضل سے ہر روز فائدہ اٹھاتا ہوں۔ ابھی پچھلے دنوں میں
مجھے ایک سفر کرنا پڑا ہے جس سے مجھے اس قدر فائدہ ہوا
ہے کہ میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ بعض ایسی چیزیں میرے سامنے
آئیں کہ ان میں میں نے خود خدا کو دیکھا بعض ایسے وجود میں نے
دیکھے ہیں کہ وہ خود خدا کا ثبوت تھے۔ اور خدا کی ہستی کو ثابت
کر رہے تھے۔ غرض کہ بے شمار فوائد ہیں کہ اگر ایک ایک کو لکھنے
بیٹھوں تو شاید دفتروں کے دفتر لکھنے پڑیں لیکن باوجود اس کے
میں چاہتا ہوں کہ اپنے سفر کا ایک مختصر حال لکھوں شاید کوئی
سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے اور میں بھی ثواب کا مستحق
ٹھیروں۔ اتفاقات کی بات ہے کہ بعض دنوں میں تو کئی کئی
مہینہ تک باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے اور بعض دنوں میں خدا کی
قدرت ایسے سامان مہیا کرتی ہے کہ مجبوراً مختلف جگہوں میں یکے
بعد دیگرے پھرنا پڑتا ہے لاہور میں بارہ وفات کا جلسہ تھا
مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھے اس موقعہ پر آنے کے لئے
فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت طلب کی اور آپ
کی اجازت پر میرا ارادہ ہوا کہ دو یا تین اپریل کو یہاں سے
روانہ لاہور ہوں گا۔ اتنے میں والدہ ماجدہ کا ارادہ دہلی جانے
کا ہوا اور دہلی سے میر قاسم علی صاحب نے خط لکھا کہ میں بھی
وہاں جاؤں اور یہ بات اس کی محرک ہوئی کہ میں دو یا تین اپریل
سے پہلے ہی چلا گیا غالباً اٹھائیس تاریخ کو یہاں سے روانہ
ہوا چونکہ والدہ صاحبہ حضرت ام المومنین کپورتھلہ میں ٹھیرنا تھا
اس لئے میں بھی سیدھا کپورتھلہ ساتھ گیا اور وہاں سے پھر لاہور
آنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اسی دن شام کو چار بجے کے قریب ہم
کپورتھلہ پہونچے۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود
کا بھی کچھ مدت قیام رہا ہے۔ خداتعالے کی قدرت ہے کہ خاص خاص
جگہوں میں خاص خاص خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ کپورتھلہ کی مٹی میں
خداتعالے نے وہ اثر رکھا ہے کہ جس قدر لوگ یہاں سلسلہ احمدیہ میں
داخل ہوئے ہیں۔ کسی دلیل کسی معجزہ کسی نشان کی وجہ سے نہیں
ہوئے ورنہ انہیں کسی کشف وکرامت کی ضرورت ہے کہ ان کے ایمان
کو قائم رکھے۔ پہلے سے بڑا ابتلا ہو اور کیسا ہی سخت امتحان ہو
ان لوگوں پر خدا کا کچھ ایسا فضل ہے کہ ان کا پائے ثبات ذرہ بھی
لغزش نہیں کھاتا۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے
حضرت مسیح موعود کی معجزانہ زندگی کو دیکھ کر آپ کی بیعت ہی
نہیں کی۔ بلکہ عشق پیدا کیا ہے اور یہاں تک ترقی کی ہے۔ کہ
لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید کا معاملہ ہو گیا ہے ان لوگوں نے
اس خدا کے رسول کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ کیسی پاک اور
صاف تھی اور مشاہدہ کر لیا ہے کہ وہ گناہوں سے کیسا پاک تھا پس
اب جو کچھ ہو۔ کوئی بات ان کے ایمان کے خلاف نہیں ہوتی۔
اور ان کے ہاتھ میں وہ دلیل آگئی ہے کہ اسے کوئی توڑ ہی نہیں سکتا
اور وہ یہ کہ کیا ایسا راستباز آدمی خدا پر جھوٹ بول سکتا ہے اور
یہ ایک ایسی پکی بات ہے کہ اس کا توڑنا ہر انسان کی طاقت سے باہر ہے
قرآن شریف نے بھی لبثت فیکم عمرا کے ایک چھوٹے سے جملہ
سے آنحضرت کی سچائی کا نقشہ کھینچ دیا ہے وہی محبت اور اخلاص
کا رنگ اس جماعت نے بھی اپنے دل پر کھینچا ہے۔ چنانچہ اس جماعت
کے ایک بزرگ کی نسبت حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مجھے
یہ تو خطرہ نہیں کہ انہیں کبھی میری وجہ سے کوئی ابتلاء آئے گا۔
ہاں یہ ڈر ہے کہ محبت کے جوش میں حد سے نہ بڑھ جاویں چنانچہ
ان کا یہی اخلاص اور محبت ہی حضرت صاحب کو وہاں کھینچکر
لے گیا اور ہمیں بھی وہاں لے گیا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ
جس شخص سے محبت ہے اس کے متعلقین سے بھی قدرتاً محبت ہوتی ہے
اسی لئے سچی دوستی کی نشانی یہی سمجھی گئی ہے کہ ایک دوست دوسرے
دوست کے مال و جان اور عزیز واقارب کا اسی طرح محافظ ہوا کرے
چاہنے والا ہو جیسے کہ وہ اپنے مال و جان کی حفاظت کرتا اور
اپنے عزیز واقارب کو چاہتا ہے۔ پس وہ شخص جس کے ہاتھ میں
ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہو کہ ہم تجھ سے تمام دنیا کے رشتوں اور
دوستیوں سے بڑھ کر سلوک کریں گے۔ اس کی ہر ایک چیز کیوں
پیاری نہ ہو۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اس جماعت کو ہم سے ایک خاص

محبت اور اخلاص سے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ محض اخلاص ہی اخلاص ہے اور نفسانی خواہشیں ان میں بالکل نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر ان کو لکھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ کیونکہ دنیا میں بھی آپ نے میرا ساتھ دیا ہے۔ اس جگہ میں نے کامل ایمان کے کئی نمونہ دیکھے اور سنے۔ لیکن ایک بات نے تو مجھ پر وہ اثر کیا۔ کہ میری آنکھوں میں یاد آگیا اور اگرچہ اس کو لکھنا شاید لوگوں کے لئے مفید ثابت نہ ہو لیکن بعض بامذاق لوگوں کے لئے جن کو خاص ذوقی بات تمام دلائل سے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔ شاید مفید ثابت ہو۔ منشی محمد اروڑا صاحب جو حضرت صاحب کے نہائت پرانے مریدین سے ہیں اور حضرت اقدس سے خاص محبت جو شاید دوسری جگہ بہت کم ملے رکھتے ہیں۔ انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے مجھ سے پوچھا کہ سب لوگ دعا کے لئے کہتے ہیں اور آپ بالکل نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ میں آپ خدا تعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں اور اس وقت آپ پر اس کے احسانات اور کرم ہیں ان کو زیر نظر رکھ لیتا ہوں اور وہ کام خود بخود ہو جاتا ہے۔ مجھ اس سے ایک تو ان کے ایمان پر خیال گیا کہ کیا ایمان ہے اور خدا تعالیٰ کے رحموں پر کس قدر بھروسہ ہے اور دوسرے خود حضرت اقدس کی سچائی پر کیا ایمان ہے اور دوسری طرف میرا خیال حضرت ابراہیم کی طرف گیا۔ چونکہ وہ ایک عظیم الشان نبی تھے اس لئے انہوں نے بھی ایمان کا اس قسم کا ایک نمونہ دکھایا ہے جو کہ ان کی طہارت نفس کی وجہ سے بہت ارفع ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ کچھ خواہش ہو تو فرمائیے۔ آپ نے نہائت بے توجہی سے جواب دیا کہ نہیں میری تم سے کچھ غرض نہیں۔ انہوں نے دوبارہ کہا کہ خدا تعالیٰ سے کچھ پیغام ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھ کو کوئی واسطہ پسند نہیں۔ انہوں نے سہ بارہ کہا کہ اچھا تو دعا کیجئے۔ آپ نے جواب دیا کہ وہ آپ نہیں دیکھتا۔ جو میں اسے سناؤں کہ میرا کیا حال ہے۔ سبحان اللہ کیسا ایمان ہے اور کیسا غنا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ [illegible] میں جہاں حضرت ابراہیم کا کچھ ذکر آتا ہے وہیں قرآن شریف کی عبارت محبت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جب اپنے محبوب کا ذکر کر رہا ہے خیر بات لمبی ہوتی ہے اس لئے میں اور زیادہ واقعات نہیں لکھتا۔ کیونکہ اور بہت کچھ سنانا ہے یہاں کی بعض قابل دید عمارات بھی دیکھیں اور ایک چھوٹی سی ندی جو نظارۂ قدرت کو عجب طرح خوبصورت کرکے دکھاتی ہے وہ بھی دیکھی۔ یہاں کے راجہ صاحب کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے اور وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں کی کچھ چیزیں لاکر اپنے ہاں رکھتے ہیں۔ اگر وہ اس سے ایک ناصح کا کام لیویں۔ تو میرے خیال میں کئی واعظ وہ کام نہیں کر سکتے جو وہ بے جان چیزیں کر سکتی ہیں۔ یہاں بعض غیر احمدی صاحبان بھی ملاقات کو آئے۔ جن میں سے ایک صاحب اہل ہنود میں سے تھے جو وہاں مختاری کا کام کرتے ہیں اور انہوں نے لکچر کے لئے کہا لیکن چونکہ میں نے دوسرے ہی دن لاہور جانا تھا اس لئے زیادہ ٹھیرنا مشکل تھا۔ دوسرے دن میں لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ اور والدہ صاحبہ دہلی کی طرف۔ دو تاریخ کو میں لاہور پہونچا اور برادرم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ٹھیرا۔ تیسرے دن یعنے چار تاریخ کو لکچر شروع ہوئے۔ لاہور کے بہت سے معززین جلسہ میں آئے تھے جس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ اندر ہی اندر لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر رہا ہے ورنہ ایک دن وہ تھا کہ خود حضرت اقدس کی تحریر سے لوگ بھاگتے تھے اور آج آپ کے خدام کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں یہی وہ لاہور ہے کہ جہاں آپ کی وفات کے وقت دشمنوں نے وہ شور مچایا کہ الامان! نعوذ باللہ آپ کا جھوٹا جنازہ نکالا گیا اور اس کی ہتک کی گئی لیکن شہر کے رؤسا میں سے ایک کا دل بھی اس طرف متوجہ نہ ہوا کہ یہ بات شرافت سے کہاں تک بعید ہے بلکہ بعض مولوی اور رئیس تو خوش ہوتے تھے کہ بدمعاش آدمی وہاں جاکر ایسی حرکتیں کریں چونکہ حضرت اقدس کی تعلیم تھی وہ بدلی نہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جو کچھ آپ نے فرمایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ خدا اور رسول کے حکم کے مطابق فرمایا اور اس لئے آپ کی تعلیم کا ایک ایک شوشہ اول سے ہم ویسے ہی مانتے ہیں جیسے پہلے تھے۔ لیکن خدا کا زبردست ہاتھ دنیا کو اپنے سلسلہ کی طرف کھینچ رہا ہے وہی لوگ اب ہماری تعلیم سے وہی خیالات ہیں وہی عمل ہیں ہاں اگر فرق ہے تو یہ کہ وہ محسود وجود نہیں رہا۔ اے اندھی دنیا! تو خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کر سکا اور ان سے حسد کرکے کیوں ہلاکت کے گڑھے میں پڑتی ہے۔ [illegible] اور بخت ہی افسوس۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ شہر کے [illegible] اس جلسہ پر آئے تھے اور ان میں سے بعض اس سلسلہ کے سخت معاندین میں سے تھے۔ لیکن عام طور پر سب پر اثر نیک ہوا اور سب نے معلوم کر لیا کہ اگر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والا کوئی گروہ ہے تو وہ یہی فرقہ ہے اس دن کی کارروائی نہائت عمدگی سے ختم ہوئی۔ دوسرے دن بھی اچھی رونق تھی۔ میرا لکچر بارہ وفات پر تھا۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ تشحیذ الاذہان میں چھپ کر شائع ہو جاویگا اس جگہ پر اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں اس دن بھی لوگوں پر بہت نیک اثر ہوا اور ان کے دلوں سے وہ وحشت جو ہم سے رکھتے تھے کچھ دور ہوئی۔ جلسہ کے ختم ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں دہلی کو روانہ ہوا اور صبح آٹھ بجے کے قریب وہاں پہونچ گیا۔ یہی وہ شہر ہے کہ جس سے حضرت اقدس کی مخالفت نے اول ہی اول خطرناک صورت اختیار کی اور جہاں کے مشہور مولوی نذیر حسین کے فتویٰ نے مسلمانوں میں مخالفت کا ایک عام جوش بھڑکا دیا۔ مگر باوجود اس کے حضرت اقدس کو اس شہر سے ایک خاص انس رہا ہے آپ بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دہلی کے وفات یافتہ بزرگوں کی روحیں ایک دن ضرور جوش میں آئینگی اور ان کی تڑپ سے یہ لوگ ہدایت پائیں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ شہر جہاں اس قدر اولیاء اللہ بزرگ دفن ہیں کہ جن کی تعداد زندوں سے بڑھ گئی ہے کیا اس کے باشندوں کو خدا ہدایت کے بغیر چھوڑ دیگا غرض ایسے شہر میں آنا میرے لئے ایک عجیب بات تھی اور کئی کیفیتیں پیدا کر رہی تھی۔ میں اس شہر میں جاتا ہوں جس کے لوگوں نے سب شہروں سے زیادہ حضرت اقدس کا مقابلہ کیا جس میں سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی نے آپ کی سچائی کو قبول نہ کیا جس کے باشندوں نے آپ کے قتل کرنے کی ٹھانی جنہوں نے آپ کو کافر قرار دینے میں سب سے پیش قدمی کی اور پھر باوجود اس کے جس شہر سے حضرت مسیح موعود کو محبت تھی جسکی نسبت میں آپ کا فیصلہ ایک مدت پہلے سے آپ کی زبان سے سن چکا تھا۔ میرے سامنے ایک طرف تو قبروں کا وہ سلسلہ تھا کہ جس میں بڑے بڑے اولیاء مدفون تھے اور بڑے بڑے اقطاب و غوث امن کی نیند سو رہے تھے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ نظر آتے تھے۔ کہ جن کو خدا اور رسول سے کچھ تعلق ہی نہیں اور جو ہر وقت دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دکھ اور تکلیفیں اٹھا رہے ہیں ایک طرف تو مجھے وہ لوگ نظر آتے تھے جو قبروں میں ہوشیار اور مرنے کے بعد زندہ ہیں اور ایک طرف وہ لوگ جو باوجود آنکھیں کھلی ہونے کے بے ہوش اور باوجود زندہ ہونے کے مردہ تھے۔ ایک طرف تو وہ گروہ تھا۔ جنہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے آپ کو مار اور دنیا کو زندہ کر دیا۔ مگر دوسری طرف وہ جماعت تھی۔ کہ جنہوں نے باوجود مردہ ہونے کے اپنے آپ کو زندہ سمجھا اور اپنے فائدہ کی خاطر اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ غرض کہ دہلی کا ایک ایک آدمی اور ایک ایک مکان اور ایک ایک گلی اور ایک ایک مقبرہ اور ایک ایک خانقاہ اور ایک ایک مسجد الگ شان خدا نمائی رکھتی تھی جو میرے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتی تھی غرض بہت سی مختلف کیفیتیں میرے دل میں پیدا ہوتیں۔ میرے وہاں پہونچنے پر معلوم ہوا کہ میر قاسم علی صاحب نے جو ایک پرجوش اور مخلص احمدی ہیں۔ دہلی میں میرا کوئی لیکچر کروانے کی بھی تجویز کی ہوئی ہے۔ چونکہ میں نے وہاں صرف ایک دو دن ہی ٹھیرنا تھا اس لئے ہفتہ کی رات کو لکچر قرار دیا۔ اور مضمون "اسلام اور آریہ مذہب" قرار پایا۔ جمعرات کو ہم سب لوگ نظام الدین اولیاء، ہمایوں بادشاہ منصور اور خواجہ قطب الدین صاحب کے مقابر دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے رستے میں پہلے تو وہ قلعہ دیکھا۔ کہ جہاں لودہی خاندان کے بادشاہ رہا کرتے تھے اور جہاں ہمایوں بادشاہ نے بھی اپنی جائے رہائش بنائی تھی۔ یہ قلعہ بذات خود ایک عبرت کا مقام ہے بلکہ نہائت ہی عبرت کا مقام ہے۔ کیونکہ یا تو کسی وقت اسکی وہ

www.aaiil.org

شان وشوکت تھی۔ کہ ہندوستان کے عظیم الشان بادشاہ اس میں رہتے تھے اور یہ ان کا عشرتکدہ تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ وہ فصیل جو بہت خطرناک اور طاقتور دشمنوں کی روک تھام کے لئے بنائی گئی تھی اب نہائت شکستہ حالت میں ہے۔ پتھر گرے ہوئے ہیں کہیں سے تو بہت ہی گری ہوئی ہے اور کہیں ذرا اچھی حالت میں ہے لیکن پھر بھی اتنا ضرور ہے کہ دیوار کی چوڑائی نصف سے بھی کم رہ گئی ہے۔ کیونکہ بہت کثرت کے ساتھ پتھر گر گئے ہیں۔ خیر یہ تو باہر کی حالت ہوئی اندر کا نظارہ اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہے۔ یعنی وہ قلعہ جہاں وہ لوگ رہتے تھے کہ جن کے آگے بڑے بڑے بادشاہوں کے سر جھکتے تھے اس میں اب گوبر لگے رہتے ہیں کوئی زمانہ ایسا ہوگا کہ اس قلعہ کی صفائی کا ایسا خیال رکھا جاتا ہوگا کہ ایک تنکا تک نظر نہ آتا ہوگا۔ مگر آج تو یہ حالت ہے کہ جا بجا گوبر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور جگہ جگہ مویشی بندھے ہوئے ہیں۔ سوائے چند تاریخی عمارات کے سب عمارتیں مسمار ہیں اور ان کے ملبہ سے ان گوجروں نے اپنے رہائشی مکان بنائے ہیں۔ سبحان اللہ! وہی ملبہ جس کے اٹھانے کے لئے انہی لوگوں کے باپ دادا ہزار کوشش کرتے ہوں گے اور شاہی مزدوروں میں داخل ہونا چاہتے ہوں گے۔ آج یہ لوگ اس کے مالک بن رہے ہیں اور وہ جگہ جس میں داخل ہونے کے لئے بڑے بڑے راجوں مہاراجوں کو ہندوؤں وزیروں امیروں کی منت سماجت کرنی پڑتی ہوگی آج اس جگہ پر گویا ان گوجروں کا قبضہ ہے۔ قلعہ میں ایک عالی شان مسجد بھی ہے جس کے صحن میں ایک حوض بنا ہوا ہے مگر بالکل خشک رہتا ہے۔ مسجد تمام اعلیٰ قسم کے سنگ سرخ کی ہے اور جگہ جگہ اعلیٰ قسم کے نقوش ہو رہے ہیں اس کے علاوہ اس قلعہ میں وہ برج بھی محفوظ ہے کہ جس پر سے ہمایوں بادشاہ گرا تھا یہ ایک چھوٹا سا گول سا برج ہے جو ستاروں کی گردش دیکھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ بھی سنگ سرخ کا ہے۔ اسی کا زینہ ہے اور جس زینہ پر سے ہمایوں کا پاؤں پھسلا تھا وہاں سیڑھی کاٹ کر نشان بنایا ہوا ہے۔ جو ایسا خطرناک ہے کہ دیکھ کر خوف آتا ہے۔ کہ کسی وقت کسی ناواقف انسان کے ساتھ وہاں ہمایوں والا ہی واقعہ پیش نہ آئے۔ خیر ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے اور خدا کی قدرت پر تعجب کرتے ہوئے ہم یہاں سے روانہ ہوئے۔ تھوڑے ہی فاصلہ پر ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ تھا جو نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے اور پرانے بادشاہوں کی شان وشوکت پر دلیل ہے اس کو دیکھ کر آگے چلے اب جس چیز کے دیکھنے کا ارادہ تھا۔ یہ کوئی دنیاوی بادشاہ کا مقبرہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی شاہی عمارت تھی نہ کوئی پرانا قلعہ تھا بلکہ یہ ایک نہائت برگزیدہ انسان کا مزار تھا۔ جس نے اپنے زہد اپنے تقویٰ اپنی پرہیزگاری اور اپنے اخلاص اور محبت الٰہی کی وجہ سے محبوب الٰہی کا لقب حاصل کیا تھا اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ فوت ہوگئے لیکن اسمیں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ آپ لاکھوں نہیں کروڑوں زندوں سے بڑھ کے زندہ ہیں آپ نے قرب الٰہی سے وہ درجہ حاصل کیا کہ خدا نے آپ کے لئے موت حرام کر دی۔ میرا مطلب ان بزرگ سے حضرت نظام الدین اولیاء سے ہے۔ والد صاحب حضرت مسیح موعود کو بھی آپ سے ایک خاص انس تھا بلکہ آپ ان کے حجرہ میں بھی تشریف لے گئے تھے اور وہاں دعا بھی مانگی تھی۔ غرض آپ کے مقبرے کی سیر کرتے ہوئے دل میں بار بار جوش آتا تھا۔ کہ ایک تو وہ بادشاہ ہے کہ جس کے آگے شاہان زمان کے سر جھکتے تھے۔ اور ان کی قبر گو کیسی عالی شان عمارت کے نیچے ہے مگر ویران اور ایک یہ فقیر ولی اللہ ہیں۔ کہ گو بادشاہ ہمایوں سے بھی پہلے گزرے ہیں لیکن اب تک ان کے مقبرہ پر وہ رونق ہے۔ کہ ایک گاؤں کا گاؤں بسا ہوا ہے۔ خواہ کم فہم لوگ آپ کی قبر کی زیارت کو کسی غرض کے لئے ہی آئیں لیکن وہ جو دعائیں مانگ جاتے ہیں اس کا ثواب تو بہرحال آپ کو مل ہی رہتا ہوگا اس جگہ مشہور شاعر خسرو کے مزار کو بھی دیکھا۔ یہ بھی حضرت نظام الدین صاحب کے خلفاء میں سے تھے ایک اور چیز جو یہاں عجیب دیکھی وہ دنیا طلبی کا ایک نقشہ تھا یعنے یہاں ایک باؤلی ہے جس کے ایک طرف ایک دیوار چلی جاتی ہے جو قریباً پچاس فٹ اونچی ہوگی اتنی بڑی اونچائی پر سے چند لڑکے کچھ پیسے لے کر کودتے ہیں اور ان کا یہی پیشہ ہے انسان کے لئے یہ تدبر کا مقام ہے کہ دو چار پیسوں کے لئے ایک لڑکا پچاس فٹ اونچا جاتا ہے اور پھر زور سے پانی میں کود پڑتا ہے اور پھر اپنے آپکو بچانے کے لئے تیر کر باہر آتا ہے اور یہ سب کچھ کس لئے چند پیسوں کے لئے تو پھر وہ ہزاروں ہزار احسانات جو خدا انسان پر کرتا ہے اور وہ بے شمار انعامات کہ جن کا وعدہ کرتا ہے ان کے بدلہ میں غافل انسان ایک پتہ تک نہیں توڑنا چاہتا۔ افسوس افسوس دنیا کی کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے کہ یوں تو ایک کام کو لوگ تفریحاً روز کرتے رہیں۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے حکم آجاوے کہ یوں ضرور کیا کرو تو بہت سے آدمی فوراً اس کام کو چھوڑ دیں اور سو سو بہانہ بنانے کے لئے تیار ہو جاویں۔ خیر اس جگہ کی سیر کر کے ہم آگے روانہ ہوئے اور منصور کے مقبرہ کی سیر کی۔ یہ مقبرہ نواب منصور علی خان صفدر جنگ کا ہے ایک تو وہ زمانہ تھا۔ کہ مسلمان ہر بات میں کمال رکھتے تھے مگر آج وہ زمانہ ہے کہ جس بات میں دیکھو زوال ہی زوال ہے نہ علوم وفنون کا شوق ہے نہ صنعت وحرفت کا نہ انجینیری میں دخل ہے نہ زراعت وباغبانی سے واقفیت ہر بات میں اپنے ہمعصروں سے پیچھے ہی چلے جاتے ہیں اور یہ سب اس کا نتیجہ ہے کہ خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ جس کی وجہ سے خدا انہیں چھوڑ بیٹھا ہے ورنہ اس قدر جلدی اس حالت سے اس حالت تک پہونچنے کے کیا مطلب۔ افسوس کہ اب بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے دے رہے ہیں اور وقت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ قصہ کوتاہ ہم اس جگہ سے چل کر آگے چلے اب جو جگہ دیکھنے کے قابل آئی تھی وہ قطب مینار ہے جس کے راستہ میں حضرت صاحب کو پچھلی دفعہ نہائت مبارک اور مبشر الہام ہوا۔ یعنے دست تو دعائے تو ترحم ز خدا۔ راستہ میں سڑک کے کنارہ پر دو مقبرے ہیں جن کا نام بیوی باندی کا مقبرہ مشہور ہے جو باندی کا ہے وہ تو بڑا ہے اور جو بیوی کا ہے وہ بہت چھوٹا سا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک لونڈی تھی جو اپنی بیوی کو بہت پیاری تھی تو میاں نے بیوی کی خاطر سے اس کا مقبرہ خوب اچھی طرح بنوایا لیکن جب وہ بیوی مری تو اس کا مقبرہ بہت چھوٹا سا بنوا دیا۔ کیونکہ اس سے کچھ محبت نہ تھی بلکہ کسی قسم کا لحاظ تھا جب لحاظ نہ رہا تو اب کسی دکھاوے کی کیا ضرورت رہی۔ یہ واقعہ بھی بڑی عبرت کے قابل ہے۔ والد صاحب حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب آپکے والد فوت ہوئے تو آپکے بڑے بھائی کے رعب سے بہت لوگ ان کی وفات پر اظہار افسوس کرنے آئے۔ لیکن جب وہ خود فوت ہوئے۔ تو چونکہ حضرت صاحب کا دنیاداری سے کچھ تعلق نہ تھا اور لوگ آپکا اس قسم کا رعب نہ مانتے تھے کوئی پوچھنے تک بھی نہیں آیا کہ کیا حال ہے اور یہ واقعات ہمارے سامنے روز ہوتے ہیں۔ کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک معزز شخص کی زندگی میں تو اگر ان کے نوکر کو بھی پھوڑا پھنسی نکل آوے تو بڑے بڑے معززین دنیا اور محبت جتانے کے لئے فوراً آحاضر ہوتے ہیں کہ سنا ہے کہ آپکے نوکر کو یہ تکلیف ہوگئی ہے۔ ہمیں سنکر بہت صدمہ ہوا بڑا وفادار نوکر ہے اور اس قسم کی سو سو باتیں بناتے ہیں لیکن اگر اس کا سایہ اٹھ جاوے تو اگر اس کا اکلوتا بیٹا بھی دکھ اور مصیبت میں ہو اور تکلیفوں نے اس کی کمر بھی توڑ دی ہو۔ تب بھی کچھ توجہ نہیں ہوتی یا تو محبت کے دعوے ہوتے ہیں یا ایک ذرا سی مدت میں بات نفرت اور حقارت تک پہونچ جاتی ہے۔ مگر یہ انہی لوگوں کی باتیں ہیں۔ کہ جن کے دل نور ایمان سے خالی ہوتے ہیں اور دنیا طلبی ان کے خمیر میں ہوتی ہے جن کو اس شخص سے محبت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جاہ وجلال سے ہوتی ہے۔ ورنہ مجنوں کو تو سگ لیلا تک بھی پیارا تھا۔ تو ملی کی محبت تو خود سمجھ میں آسکتی ہے۔ واقعی سچی محبت اور اخلاص تو چہرہ سے پہچانا جاتا ہے۔ دیکھو آنحضرت کی زندگی کیسی پاک تھی حاتم طائی کوئی بزرگ انسان نہ تھا نہ اولیا ابرار میں سے تھا۔ اس میں ایک نیک صفت سخاوت کی تھی۔ اس کی قوم نے آنحضرت کو بہت تکلیفیں دیں بلکہ بعض تو اس قوم کے آدمی آنحضرت کی وفات تک مسلمان نہیں ہوئے اور حضرت عمر نے جب دمشق فتح کیا ہے تب جاکر مسلمان ہوئے۔ آپ کے پاس حاتم طائی کے قبیلہ کے بہت سے زن ومرد ایک لڑائی کے بعد قید ہوکر آئے آپ نے ان لوگوں میں حاتم طائی کی بیٹی کو بھی دیکھا۔ تو فرمایا کہ میں برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ حاتم جیسے آدمی کی بیٹی قید میں ہو اور آپ نے حکم دیا کہ اسے فوراً چھوڑ دیا جاوے مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میری قوم کے لوگ نہ چھوٹیں۔ میں بھی آزاد ہونا نہیں چاہتی۔ آپ نے اس بات پر سب کو چھوڑ دیا۔ یہ کیا تھا وہی محبت تھی۔ جو سخاوت کی وجہ سے

آپ کو حاتم طائی سے جس نے اس کے مرنے کے بعد جبکہ اس کا کوئی لحاظ نہ تھا۔ آن حضرت کو مجبور کیا کہ اس کی لڑکی بلکہ اس کی کل قوم کو چھوڑ دیں اور قید غلامی سے آزاد کر دیں اور صرف آنحضرت کی ہی یہ نیکی نہ تھی آپ کا پاک اثر آپ کے گذر کر صحابہ پر بھی جا پڑا تھا اور کاش ہماری قوم بھی اسی رنگ سے رنگین ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام مسیح موعود کے نیک صفات سے حصہ لے۔ آمین) چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ ایک عیسائیوں کی قوم قید ہو کر آئی تو اس کے بادشاہ کی لڑکی بھی ان قیدیوں میں تھی جو ایک اور اعلیٰ صحابی کے قبضہ میں آئی اسے یہ بات ناپسند ہوئی تو اس نے آنحضرت کے [illegible] بیان کیا آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اس کے باپ کو خبر ہوئی تو صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور اپنی لڑکی کو ازواج مطہرات میں داخل کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ آن حضرت [illegible] پیش و پنج میں تھے کہ لشکر میں یہ خبر پھیل گئی تھی سے اپنی [illegible] سب قوم کی قوم کو آزاد کر دیا کہ آنحضرت کی بیوی کی قوم کے لوگ ہمارے غلام نہیں رہ سکتے آپ نے بھی اس خبر کو سن کر اس سے بیاہ کر لیا۔ غرض کہ نیک لوگوں کی نسبت ہماری بے غرض [illegible] ہوتی ہے ان جن کے دلوں میں کھوٹ ہو ان کی محبت بھی نفرت سے بھری ہوتی ہے اتنا فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اس یہ فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ اصل تعلق خدا سے پیدا کرے کیونکہ اس پر تو [illegible] نہیں نہ تو وہ فوت ہوگا نہ اس کی عظمت و نشان جاتی رہے گی کہ دنیا کو اس انسان سے [illegible] کرنے کا موقعہ ملے بیشک ایک آقا فوت ہو سکتا ہے ایک سردار کی بھی عظمت جا سکتی ہے ایک باپ پر قضاء الٰہی کام کر سکتی ہے ایک بھائی کو یہ دنیا چھوڑنی پڑتی ہے ایک دوست بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہتا لیکن خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے نہ وہ مرتا ہے نہ اس کی عظمت کم ہوتی ہے اس لئے جو اس کا دوست بنے اور اس سے تعلق رکھے دنیا اس پر اس وجہ سے ظلم نہیں کر سکتی کہ اب وہ جس کے باعث [illegible] نہیں رہا تو اب اس کا کیا لحاظ۔ بات بڑھ گئی۔ مگر میرا مطلب [illegible] ہے اگر کوئی فائدہ اٹھائے تو فبہا ورنہ میرا کچھ نقصان نہیں بلکہ خود اس کا نقصان ہے۔ میں تو اس نصیحت کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انسان [illegible] خواہ وہ مجھ سے چھوٹے ہو کر بڑے جس سے محبت کرو بھی [illegible] دیکھ کی محبت نہ ہو کیونکہ جو انسان سے سچی محبت نہیں کر سکتا کبھی ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ سے سچی محبت کر سکے۔ الغرض ہم قطب مینار پر پہنچے یہ دنیا کی بے نظیر عمارتوں میں سے ہے اور [illegible] اور کوئی عمارت نہیں۔ اس کے سات کھنڈ میں اب صرف پانچ رہ گئے میں پہنچے کا کھنڈ سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں قطب الدین ایبک نے بنایا ہے اور باقی اوپر کے کھنڈ سلطان شمس الدین التمش نے بنائے ہیں۔ یہ ایک مسجد کا کھنڈ ہے اس جگہ پر ایک [illegible] تھی لیکن اس قدر اعلیٰ پیمانہ پر شروع کی گئی تھی کہ [illegible] اس مینار کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر اونچا مینار کس [illegible] یورپین سیاح بھی دیکھ کر سخت حیران ہوتے ہیں ہمارا

تو بے اختیار سبحان اللہ کہنے کو دل چاہتا ہے کہ وہ عرب کا رہنے والا انسان جس کی نسبت حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اسے بعض اوقات فاقہ تک گزر جاتا ہے ایسا پاک اور فدا شدہ انسان تھا اس کے وجود میں خدا نے ایسی برکتیں پوشیدہ رکھی تھیں کہ خدا نے اس کے [illegible] نکال کر اسے ایسے مقام پر کھڑا کیا کہ اس کے غلاموں کے غلاموں نے [illegible] نام کو ہندوستان جیسے بت پرست ملک میں آ کر پھیلایا اور [illegible] کوششوں سے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں مشرکوں نے ہندوستان میں بیٹھ کر لا الہ الا اللہ کے نعرہ مارے اور [illegible] کے وجود سے ہندوستان میں ہزاروں مساجد تیار ہوئیں چنانچہ یہ مینار ایسی ہی یادگار ہے اگرچہ اس مینار سے اونچے دو اور مینار ہیں۔ ایک مصر میں اور ایک اٹلی میں لیکن جو خوبی اور عمدگی اس میں ہے وہ اور کسی میں نہیں اس کے پاس ایک اور چھوٹی سی لاٹ ہے یہ لوہے کی بنی ہوئی ہے اور ہندوؤں کے زمانہ کی ہے اور ایک مندر کے صحن میں ہے جو خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے کیونکہ اب اس کی بعض دیواروں پر بڑے جلی حروف میں لا الہ الا اللہ نظر آتا ہے) یہاں سے ہم خواجہ قطب الدین صاحب کے مزار پر گئے جو کہ خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ گزرے ہیں ان بزرگوں پر خدا کے لاکھوں لاکھ فضل ہوں ہندوستان میں اسلام پھیلانے کا ذریعہ یہی لوگ ہوئے ہیں اس وقت جبکہ اسلام کے نام سے ہندو متنفر تھے اور وحشی جانور کی طرح دور بھاگتے تھے انہوں نے اپنے تقویٰ، زہد، عبادت، نیک نیتی اور بے نفسی کی وجہ سے انہیں رام کیا اور ہزاروں ہزار مخلوق کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان لوگوں کے حالات [illegible] پڑھ کے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی خواہش نہیں کوئی غرض نہیں بس خدا کے لئے انہوں نے زندگی میں اسے ابتداء پر موت قبول کی اگر پھر زندگی بھی دی۔ کہ اسے کوئی ختم ہی نہیں کر سکتا ان کی وجہ سے جو ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے ہدایت پائی حدیث صحیح کے مطابق وہ اور ان کی اولاد جو نیک عمل کرتے ہیں اس کا ثواب انہیں بھی پہونچ رہا ہے نہ معلوم کتنے لاکھوں بزرگ اس ملک ہندوستان میں گزرے ہیں ان سب کے اعمال کا اجر وہ بھی پا رہے ہیں کاش کہ ان لوگوں کی قبروں کو دیکھ کر لوگ بجائے شرک کرنے کے دعا کیا کریں کہ خدا انہیں بھی ویسا ہی دے۔ اس جگہ پر ایک بات بہت افسوس کے قابل تھی یہاں کے مجاور جو خواجہ صاحب کے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اب روحانیت سے اس قدر دور جا پڑے ہیں کہ سوال سے ہم انہیں عار نہیں رہا اور سوال بھی پھر بہت زور سے کرتے ہیں۔ شاید کوئی اکا دکا اتنی ہمت نہ رکھتا ہو اسے اپنے گھر سے پہلے ہی مشکل ہو جاتا ہو یہ بھی خدا کی شان ہے جو لوگ ایسے عفیف تھے ان کے پس ماندے اب اس حالت میں ہیں مگر بعد زمانہ سے یہ بات کچھ بعید بھی نہیں۔ یہاں سے قریب ہی شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا مزار ہے اسکو بھی دیکھا اور کچھ مساجد ہیں ان کے دیکھنے کے بعد واپس آئے۔

جمعہ کے دن ہفتہ کی رات کو [illegible] میرا لیکچر تھا وقت پر وہاں پہونچ کر [illegible] سات سو آدمی وہاں موجود تھے [illegible] دلی بھی آئے تھے [illegible] الاذہان میں چھپ جاویگا [illegible] خدا [illegible] ہے [illegible] تو خدا [illegible] سے [illegible] خدا تعالیٰ سے [illegible] اسلام [illegible] مثلاً اسلام خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق [illegible] لیکن آریہ مذہب خدا کو [illegible] دیگر تناسخ کا قائل [illegible] کا انکار کر کے توبہ کو لغو قرار دیکے ہیں خدا تعالیٰ سے [illegible] ہے جس سے اس کی لغویت ثابت ہوتی ہے اسی طرح اسلام اور آریہ مذہب کی تعلیم کا مقابلہ کر کے دکھایا گیا کہ اسلام تو دنیا میں امن قائم کرتا ہے لیکن آریہ مذہب فساد ڈلواتا ہے چونکہ مضمون لمبا [illegible] اس کا خلاصہ کو [illegible] چھوڑتا ہوں چونکہ [illegible] کیطرف روانہ ہوا جہاں [illegible] ایک جلسہ کیا تھا۔ بارہ تاریخ کی شام کو جلسہ تھا [illegible] لاہور اور دیگر [illegible] کی جماعتوں سے بہت سے احمدی آدمی آئے یہ جگہ چونکہ وہی ہے جہاں مولوی غلام دستگیر [illegible] مجھے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں ایک جلسہ ہوتا ہے احمدیوں کی بڑی کثرت سے غالباً اس کی روح بھی اس دن بے چین ہوگی ایک بات جو یہاں عجیب معلوم ہوئی وہ یہ کہ ایک مولوی صاحب نے اس جلسہ میں توحید پر لیکچر دینے کا ارادہ کیا تھا (آپ غیر احمدی ہیں) مگر خدا کی قدرت لوگوں کے کہنے سننے سے آخر انکار کر دیا سبحان اللہ ایک انسان کو خدائی صفات دیکر آسمان پر چڑھا رہے ہیں والی قوم کو خدا نے توحید پر بولنے کا موقعہ تک نہ دیا اگر مجھے تو ان لوگوں کے بغضوں اور کینوں پر تعجب ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایسی جگہ میں جہاں لوگ انسانوں سے ڈر کر خدا کی توحید کے بیان کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ احمدی جماعت بہت ہی مخلص ہے خدا کرے کہ انہیں دن رات ترقی ہو میرا مضمون یہاں [illegible] انشاء اللہ تشحیذ الاذہان میں چھپ جاویگا میں شام کو پھر روانہ دہلی ہوا وہاں دوبارہ میرا لیکچر کی تجویز ہوئی اور رات کے میرا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر تھا [illegible] لوگوں پر بہت اثر ہوا دہلی کی پبلک اس بات پر بہت حیران تھی کہ یہ لوگ ہماری طرح آنحضرت کی عزت کرتے ہیں افسوس لاعلمی نے لوگوں کو تباہ کیا وہ ان نہیں جانتے کہ ہم ان سے کہیں بڑھ کر عزت کرتے ہیں چونکہ بات بہت بڑھ گئی ہے اس لئے میں مضمون کو ختم کرتا ہوں اتوار کی شام کو ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ دہلی کے باخلاص احمدی جو چند ایک ہی ہیں سٹیشن پر چھوڑنے آئے اور ریل کے چلنے تک وہیں رہے۔ میں اگرچہ دہلی سے چلا تو سہی مگر یہ دعا کرتا ہوا کہ خدا وہ دن لائے کہ اس شہر کو بھی خدا ہدایت دے اور اس میں سے پھر کسی دن اسی قسم کے برگزیدہ لوگ ہوں جن کے مزار بکثرت وہاں پائے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

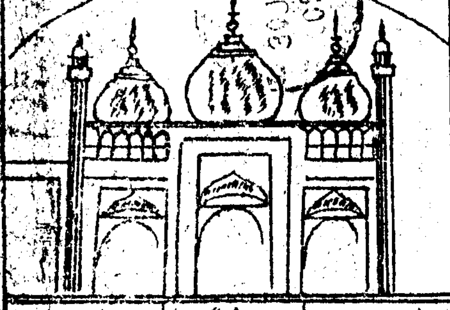

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR – QADIAN

گو ہم با تو گرائی چا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی | پیشگی

جلد ۸ | مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمت ۱۹۶۶ | نمبر ۳۴

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دُعا مدد مخدومی حکیم فضل دین صاحب بہت دنوں سے سخت بیمار ہیں ۔ صاحبدل لوگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس پیارے اور مفید وجود کیواسطے درد دل سے دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا دیوے وہو الشافی ۔ برادر علیم الدین صاحب وکیل عثمان آبادی کی زوجہ محترمہ بھی علیل ہیں وہ بھی درخواست دُعا کرتے ہیں ۔

قاضی اکمل صاحب رخصت سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں مگر یہاں آکر پھر بیمار ہو گئے ہیں اگرچہ شل بیمار تو وہ اکثر رہتے ہی ہیں ۔ لیکن اس دفعہ معمول سے زیادہ، تکلیف انہیں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے ۔ کاتب بدر بھی اب تک بیمار چلا آتا ہے ۔ دُعا کا خواہشمند ہے ۔

کاغذ کیوقت پر نہ پہونچ سکنے کے سبب اخبار تھوڑے درقوں پر شائع ہو سکا وہ بھی بمشکل ۔

غلام احمد صاحب پالم پور وغیرہ میں وعظ کرکے دہرم سالہ تشریف لے گئے ہیں ہر جگہ لوگ امن و محبت کے ساتھ ان کے وعظوں سے مستفید ہو رہے ہیں ۔

میاں رحمت اللہ ساکن بگہ کلاں مخالفین کے شر سے تنگ ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

بچی کا نام میاں عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے مولود مسعود کیواسطے کوئی صاحب تاریخی نام تجویز فرماویں ۔

جلسہ کاٹھ گڑھ متعلق سید محمد علی شاہ صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا چونکہ بدر میں اطلاع دیگئی تہی کہ ان ایام میں جلسہ نہ ہو اس واسطے باہر سے بہت لوگ نہ آئے قادیان سے حافظ غلام رسول صاحب واعظ روانہ کئے گئے تہے جن کا بڑا اثر ہوا ایک سو چندہ فراہم کرکے قادیان بھیجا گیا چودہری امیر محمد و منشی غلام نبی نے تقریریں کیں سکرٹری نے رپورٹ جلسہ سنائی جلسہ کا تمام خرچ چودہری محمد حسین خان صاحب نے برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔

اخبار قادیان اہل بیت حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح سب بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں ۔ عاجز کے لڑکے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے **عبد المؤمن** رکھا ہے جیساکہ اخبار الحکم سے ظاہر ہوتا ہے شیخ یعقوب علی صاحب کسی لمبے سفر پر تشریف لے گئے ہیں ۔ جن کے مقاصد کو اونہوں نے سردست ظاہر نہیں فرمایا ۔ مگر اُمید ہے کہ کوئی قومی خدمت اون کو مدنظر ہوگی ۔ ان کے پیچھے جناب اکبر شاہ خان صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام اخبار کو ایڈیٹ کرتے ہیں ۔ جن کے نام نامی سے ناظرین بدر بخوبی واقف ہیں ۔ کیونکہ اون کے مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں بارہا [illegible] کو مل چکی ہیں احمدی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرسادی [illegible] کرتے ہیں ۔

احباب منصوری نے ۱۰ جون سے اخیر میں یا جولائی کے ابتدا میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اور عاجز کو وہاں جانے کے واسطے اجازت فرمائی ہے ۔

مدرسہ میں غالباً نصف جولائی کے قریب موسمی تعطیلیں ہونگی ۔

ناصر وارڈ ۔ وغیرہ کیواسطے جو چندہ حضرت میر صاحب فراہم کر رہے ہیں اس کے لئے ایک ہزار سے زائد رقم نقد جمع ہو چکی ہے ۔ اللّٰہم زد فزد ۔

درخواست جنازہ مجبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خاکسار کی زوجہ ۲۴ یوم بخار بیمار رہ کر ۱۶ جون ۱۹۰۹ء کی رات کو ۱۲ بجے کے قریب بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ التماس ہے کہ آپ اپنے اخبار میں اعلان کر دیویں کہ مرحومہ کا جنازہ غائبانہ تمام احباب احمدی پڑھ کر دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت اور قرب میں جگہ دے ۔ مرحومہ جیسی صالحہ اور نیک سیرت تہی ویسی ہی دل کی حلیم اور طبع کی شریف تہی اعلیٰ نسب اعلیٰ حسب اعلیٰ خاندان میں سے تہا

(بند رپولیو) (میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا) (رکنہ [illegible])

www.aaiil.org

کلام امیر المومنین رضؔ

۱ - سوال - حدیث میں کل مسکر حرام و کل مسکر خمر وما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام وارد ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے - یکرہ اکل خبز عجن عجینتہ بالخمر لصنام اجزار الخمر فیہ - اور اس کے شارح نے کہا کہ فہذا الخبز نجس کمالو عجن بالبول - پس نان پاؤ (ڈبل روٹی) جس کو ہمارے اس ملک میں سیندھی اور تاڑی سے تیار کرتے ہیں اور شراب کی میسان دونوں میں سکر بھی ہے - الخمر ماینی مر العقل ان دونوں پر صادق آتا ہے - پس بلحاظ اقوال صدر اس کا کھانا ناجائز معلوم ہوتا ہے اس باب میں حکم عدل کے خلیفہ برحق کا کیا قول فیصل ہے - مدلل ارشاد ہو -

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپنے اہلحدیث کے مذہب اور مذہب حنفی کو ملایا ہے - دونوں مذہب خمر کے معنے میں متخالف ہیں اور سخت مخالف ہیں حنفیہ خمر کے معنے میں فرماتے ہیں کہ کھجور یا انگور کا رس جو خمیر ہو اور بلا ... شراب سکر بنے اسکا نام خمر ہے اور بس - باقی عرق یا رس سکر کی حد پر جاکر حرام ہوتے ہیں - علی العموم نہیں - بس تاڑ بھی بعد سکر حنفیہ کے نزدیک حرام ہے - پہلے نہیں - اور نان پاؤ اس کا استعمال بہت پیچھے ہے اس پر آپ غور کریں اور اہلحدیث کے نزدیک استحالہ مزیل احکام ہے اور نان پاؤ میں تاڑی کی اجزا میں تو سخت استحالہ ہو جاتا ہے - کیا آپنے نہیں پڑھا - کہ سرکہ شراب کا اسلام کے کسی فرقہ کے نزد میں ممنوع نہیں بلکہ وہ نعم الادام ہے - گو اہلحدیث اس کا بنانا جائز نہیں - مگر نبی کو نعم الادام میں ضرور داخل فرماتے ہیں - یہ ہی میری فہم .... وہ نان پاؤ حرام نہیں - نور الدین - ۵ - جون ۱۹۰۹ء

۲ - منبع علوم وفنون حکم الحکما جناب مولانا صاحب دام الطافہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بندہ مدت سے تشویش اور تردد میں ہے اپنی عقدہ کشائی کیواسطے جناب سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتا ہے امید ہے کہ جناب کاشف عقدہ ضرور ہونگے عقدہ یہ ہے کہ آں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ جمیع اوصاف اور خاتم النبین آخر الزمان اور سید المرسلین تھے - تو درود شریف میں جو کہ آخر نماز پڑھا جاتا ہے - کیوں ایسا لکھا ہے کہ اے اللہ تو رحمت نازل فرما اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسی کہ تمنے اوپر ابراہیمؑ اور آل ابراہیم کے بھیجی ہے -
معلوم نہیں ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پر کونسی رحمت تھی جس کے لئے عبد آنحضرت بھی ہر ایک شخص داعی رہتا ہے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رحمت سے محروم تھے -

جواب - حضرت ابراہیم علیہ السلام والتحیۃ پر ایسی رحمت آلہی تھی - جسکی حد و نہایت نہیں کیونکہ آپکے آل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم .... خاتم النبین رسول رب العالمین جیسے بادشاہ دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول پیدا ہوئے - پس جو کچھ ابراہیم اور ان کی آل پر فضل نازل ہوا - درود پڑھنے والا چاہتا ہے - کہ وہ مجموعہ نعمائے آلہیہ کا جو ابراہیم اور ان کی تمام اولاد پر جنمیں خود ہمارے سید و مولیٰ نبی کریمؐ اور دیگر انبیاء داخل ہیں - وہ مجموعہ ہمارے سردار اور اس کی اولاد پر نازل فرما - اگر آپ کی سمجھ میں بات آگئی تو بہتر - ورنہ آپ یہاں تشریف لاویں - اللہ درخت کا فرق میں دیدونگا - نور الدین -

نظم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند اشعار ارسال خدمت ہیں - امید ہے کہ آپ اخبار کے کسی گوشے میں جگہ دیکر ممنون فرماویں گے - عین عنایت ہوگی -

کلیم اللہ حبیب اللہ کا ہمسر ہو نہیں سکتا
مسیح موسوی احمدؐ سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا

غلام احمدؐ مرسل ہے جو اس کے مقابل میں
مسیحا کیا ہے خود موسیٰ برابر ہو نہیں سکتا

وہ موسیٰ تھا خدا کا مولوی گو اس کے دشمن ہیں
مقابل پر کبھی فرعونی لشکر ہو نہیں سکتا

کیا کھوٹے دلوں کو اس نے صیقل اپنی صحبت سے
یہ وہ زرگر ہے اس سا کوئی زرگر ہو نہیں سکتا

شکستیں فاش دیں اسکی قلم نے اہل دنیا کو
مقابل اس کے دارا اور سکندر ہو نہیں سکتا

دماغ اپنا معطر کر دیا اوس کی براہین نے
یہ وہ خوشبو ہے جس سا عطر و عنبر ہو نہیں سکتا

حسینان جہان اس کے مقابل میں ہیں بدصورت
یہ وہ دلبر ہے اس سا کوئی دلبر ہو نہیں سکتا

مئے حب غلام احمدؐ سے جو سرشار ہو بیٹھے
انہیں دجال کا فتنہ برابر ہو نہیں سکتا

مبارک قادیان بستی کہ وہ جس جا پہ آیا تھا
مدینہ کے سوا اب اس کا ہمسر ہو نہیں سکتا

نصیر اللہ نے بخشی یہ طاقت اس جماعت کو
کہ اس کا بے علم عالم سے کمتر ہو نہیں سکتا

خاکسار نصیر احمدؐ احمدی فیروزپور

زلزلہ

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کل تاریخ ۱۹ جون بارہ بجے کے بعد میں جمال برادرس اینڈ کو لمیٹڈ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا - کہ مسٹر عبد الستار محمد جمال نے کہا کہ زلزلہ ابھی آیا ہے وہ اتنی بات کہہ ہی چکے تھے کہ ایک زلزلہ کا دھکہ پھر محسوس ہوا - جسکو میں نے دیگر لوگوں نے خوب محسوس کیا - گھڑی دیکھی گئی - تو بارہ بج کے دس منٹ ہوئے تھے - والسلام عاجز ابو سعید عربی - خریدار بدر - رنگون

مدرسہ تعلیم الاسلام کا اثر

مخدومی اخویم ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی وصیت حصہ سوم جانداد کی گذشتہ اخبار میں چھپ چکی ہے اس کے لکھتے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا - کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ میں تیسرے حصہ کی وصیت کروں بلکہ اس سے کم وصیت کرنے کا خیال تھا مگر میرے لڑکے عبد العزیز سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام نے مجھے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے خدا تعالیٰ اسے اور اس کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا - آپ ضرور تیسرے حصے کی وصیت کر دیں یہ اثر ہے اس مدرسہ میں رہنے کا اور قادیان کی نیک صحبت کا - کہ بچے بھی ایسے اعلیٰ دینی خیالات رکھتے ہیں -

احباب توجہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں عاجز درماندہ ہوں ❊ در پہ تیرے افتادہ ہوں
کھولدے مجھ پہ اپنا در ❊ رحم کر ❊ ... نظر
چھوڑ نہ مجھ کو رحمت میں ... ہیں

www.aaiil.org

حالتِ قبض

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمدؐ ۔

باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ آنمکرم پہونچا ۔ حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپکے لئے دعا کی گئی ۔ قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہدات شاقہ بجا لاکر اپنے مولا کریم کو خوش کرے ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مجاہدات جن کے حصول کے لئے قرآن شریف میں حث و ترغیب ہے اور مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے ۔ ورنہ اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جاوے تو اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعم اور حظ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہو سکتا ۔ ایک شخص شربت شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری مانگ نہیں سکتا ۔ سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہ ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادت عبادات نہیں رہتیں ۔ بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں سو حالت قبض جو بے ذوقی و بے مزگی سے مراد ہے ۔ یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے ۔ ان بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے مگر ادنے خیال سے اس گرانی کو انسان اوٹھا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہیں کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے ۔ کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گذارہ ہونا مشکل ہے اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بغیر اعمال صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہیں جو خلاف نفس ہوں اور مشقت سے ادا کئے جاویں اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کر لیا جائے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ "اہدنا الصراط المستقیم" الخ بہت خضوع و خشوع سے زور لگانا چاہیئے اور بار بار پڑھنا چاہیئے انسان بغیر عبادت کے کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شر البریہ ہے ۔ وقت گذرتا جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گذر گیا ۔ وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے ۔ دعا کرتے رہو

تھکو مت

اور تھکو مت ۔ لا تیئسوا من روح اللہ ۔ یہ عاجز بھی آپکے لئے دعا کرتا رہے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ہر ایک بات کے لئے وقت ہے، صابر اور منتظر رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آجاوے کہ استعجال سم قاتل ہے اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے اور غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں آپنے دیکھا یہ بہتر ہے ۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعت دین حاصل ہوتی ہے ۔ میری دانست میں

نسب پوچھی جائیگی

(فقرہ) کے یہ معنے ہیں ۔ کہ اعمال کی ضرورت ہے، نہ نسب کی یہ پوچھا جائیگا کہ کیا کام کیا یہ نہیں پوچھا جاویگا کہ کس کا بیٹا ہے

زیارت رسولؐ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے ۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں ۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمدؐ

از قادیان ضلع گورداسپور ۱۱ مئی ۱۸۸۶ء

(۲) ایک دعوت مباحثہ کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم مولوی مشتاق احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں نے بہت خوشی سے اس اشتہار کو پڑھا جس میں آپ اس عاجز کو بحث کے لئے بلاتے ہیں ۔ زیادہ تر خوشی مجھے اس بات سے ہے کہ آپ ایک مہذب اور با اخلاق آدمی ہیں امید ہے کہ یہ بحث حسب مراد خوش اسلوبی سے ہوگی مجھے بسر و چشم یہ منظور ہے ۔ بحث تقریری ہو ۔ اور اس طرح پر ہو کہ ایک ہندو منشی سوال و جواب لکھتا جائے ۔ مثلاً آپ اول یا میں اول جیسا کہ آپ کا منشاء ہو ایک سوال تحریر کروادیں اور وہ سوال پڑھا جائے اور عام طور پر سنایا جائے ۔ پھر فریق ثانی اسی طرح اپنا جواب لکھا دیوے فریقین ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں بلکہ جو کچھ لکھنا ہو جلسۂ عام میں بآواز بلند لکھا دیں اور ساتھ ساتھ دستخط ہوتے جائیں ۔ چند سوال آپ کی طرف سے ہوں اور چند اس عاجز کی طرف سے ۔ غرض یہ شرط آپ کی اس عاجز کو منظور ہے جبکہ عین انصاف پر مبنی ہے ۔ تو بھلا کیوں منظور نہ ہو ۔ سو عرض خدمت ہے کہ یہی شرط اس عاجز کی طرف سے ہی ہے اور جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ فریقین کی تقریروں میں کوئی اور شخص شامل نہ ہو ۔ صراحتاً یا اشارتاً کسی طرف سے مدد نہ پہونچے ۔ بہت خوب ہے ۔ جزاکم اللہ ۔ یہی تو میں چاہتا تھا کہ ایسی روش منصفانہ میں کوئی بحث کرے ۔ رہی یہ بات کہ بحث کس امر میں ہوگی ۔ سو وہ بھی ظاہر ہے کہ بحث اس امر کی نسبت ہونی چاہیئے جو اس تمام جھگڑے کی اصل اور بنیاد ہے ۔ سو اوّل اصل کے تصفیہ سے فروع کا خود تصفیہ ہو جائیگا ۔ کیونکہ فرع اصل کی تابع ہے اس وجہ سے طریق مستقیم مناظرہ کا یہی ہے ۔ کہ متخاصمین اصول میں گفتگو کریں اور اس جگہ یہ بات واضح ہے کہ اصل امر متنازعہ فیہ وفات یا حیات مسیح ہے ۔ اور الہام الٰہی نے اسی کو اصل ٹھہرایا ہے جیسا کہ الہامی عبارت میں ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا یعنی جو مسیح ابن مریم کے آنے کے لئے وعدہ تھا وہ ظلی طور پر تیرے آنے سے پورا ہو گیا کیونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل جھگڑا مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کا ہے اگر مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے تو پھر میں بھی جھوٹا اور میرا الہام بھی جھوٹا ۔ لہذا فروع میں بحث کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہیں ۔ اصل کی بحث میں بہت باتیں طے ہو جاویں گی ۔ میں خود اقرار کرتا ہوں ۔ کہ اگر آپ مسیح کا اب تک زندہ ہونا ثابت کر دکھائینگے ۔ تو پھر میں اس الہام کو الہام الٰہی نہیں سمجھوں گا ۔ کیونکہ جبکہ مسیح ابن مریم اب تک زندہ ہے تو میرا الہام جو اس کی وفات ظاہر کرتا ہے صریح جھوٹا نکلا تو پھر کیا مجال ہے کہ میں اس پر اڑا رہوں اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم مسیح ابن مریم کی وفات مان چکے ہیں اس لئے اس میں بحث کرنا نہیں چاہتے ۔ صرف اس بات میں بحث کریں گے کہ تم اس کی جگہ آئے ہو نہ اور کوئی اس بات کا جواب یہ ہے ۔ کہ اوّل تو میری طرف سے اس امر کے لئے کسی پر جبر نہیں ۔ کہ خواہ نخواہ مجھ کو قبول کرے اور مجھ پر ایمان لاوے ۔ بلکہ میری طرف سے صرف تبلیغ تھی جس کا حق میں نے ادا کر دیا ۔ اگر میں خدا کی طرف سے ہوں تو وہ مجھے اور میری کارروائی کو ضائع نہ کریگا اور عنقریب لوگ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے یا نہیں میری طرف سے کسی پر جبر اور اکراہ تو نہیں تا وہ دلیل اور نشان کا طالب ہو ۔ نشان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ جس کو چاہیگا دکھائیگا ۔ ماسوا اس کے یہ عاجز بے نشان[۱] ہی نہیں بھیجا گیا ۔ اگر آپ پہلے

نوٹ ۱ ۔ چنانچہ ہزارہا نشان دکھائے گئے ۔ ایڈیٹر ۔

www.aaiil.org

مسیح کی وفات یا حیات کی نسبت لیکن جو اصل اصول اس تنازعہ کا ہے تو پھر آپ شخصی بحث بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ میرا آنا مسیح ابن مریم کی فرع ہے۔ اگر مسیح اب تک زندہ ہے تو میرے جھوٹا ٹھہرانے کے لئے کسی اور بحث کی ضرورت نہیں اگر آپ مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت کر دیں تو میں اپنے باطل پر ہونے کا خود اقرار کر دوں گا۔ اگر آپ مسیح ابن مریم کی وفات کو مان گئے ہیں تو اول بذریعہ اشتہار عام و خاص میں یہ اپنی رائے شائع کیجئے۔ اس سے گویا اصل امر قابل بحث ہی ہوا۔ لیکن آپ تو ابھی اپنے تبدیل رائے کے اس کو چھوڑ دیا سو آپ [illegible] ان دو امروں میں سے ایک امر ضروری ہے اگر وفات مسیح ابن مریم میں شک ہے۔ تو سب سے پہلے اس کی بحث کیجئے کیونکہ تمام تنازعات کی جڑ تو یہی ہے۔ اگر مسیح ابن مریم کو آپ اب تک زندہ مانتے ہیں اور بجسدہ العنصری دوسرے آسمان پر بیٹھے ہوئے [illegible] ان کی زندگی ثابت کر دکھائیں [illegible] کیا خیال کرتے ہیں اپنے اس وعدہ میں [illegible] اس وعدہ کی وفات میں شرط ہے جب مسیح کا زندہ ہونا ثابت ہو گیا۔ تو بحکم اذا فات الشرط فات المشروط میرا دعویٰ خود ہی [illegible] اور اگر آپ کے نزدیک بھی مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب صرف آپ کے دل میں یہ وسوسہ ہے کہ مثال کے طور پر آنے والا یہی شخص ہے یا کوئی اور ہے تو دل پسند [illegible] مسیح ابن مریم کی وفات کا اشتہار شائع کیجئے۔ پھر دوسری بحث بھی کیجئے [illegible] آپ نے جو لکھا ہے کہ میں مسافر ہوں۔ امن قائم کرنے کے لئے پولیس وغیرہ کا مجھ کو انتظام کرنا چاہیئے۔ تو حضرت آپ کے نزدیک کیا یہ عاجز اس شہر کا قدیمی باشندہ ہے۔ میں صرف چند ماہ سے عارضی طور پر اس جگہ آیا ہوں۔ آپ اس جگہ کے معزز ملازم ہیں اور بوجہ ملازمت ہر ایک سے تعلق رکھتے ہیں بوجہ اختلافی مسئلہ کے قریباً تمام شہر کی نظر میں ابھی تو منکر ہوں کوئی کافر کہتا ہے کوئی ملحد مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں اگر آپ مسافر ہیں تو کیا وہ سارے علماء جو اہل اور ملازمت پیشہ جو آپ کے ہم مشرب ہیں وہ بھی مسافر ہیں یا آپ اس بحث میں اکیلے ہی ہیں اور باقی سب میری بات پر ایمان لے آئے ہیں امن قائم رکھنے کے لئے انتظام کرنا میرے جیسے غریب الوطن مخذول کا کام نہیں جس کے ساتھ اب علماء کو ہنوز سے یہ السلام علیکم بھی جائز نہیں اور جس کو [illegible] بدتر سے بدتر بیان کیا جاتا ہے۔ ماسوا اس کے یہ امر ضروری طور پر قابل دریافت ہے کہ اس عاجز نے براہ راست کو اپنے اشتہار میں نہیں بلایا۔ بلکہ آپ سب صاحبان کا۔۔۔۔۔۔ مولوی عبد العزیز صاحب کو قرار دے کر انہیں کے توسط سے ہر ایک کا بحث کرنا منظور رکھا ہے جو دوست پہلے بحث کرنے کا حق اور نہیں کا ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ وہ شہر کے رئیس اور اکثر لوگوں کے مقتدا ہیں۔ اگر وہ بحث کرنے سے یہ عاجز ہوں تو پھر آپ نے اشتہار میں براہ راست کسی کو نہیں بلایا۔ بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ رئیس مولوی صاحب اپنی عجز اور درماندگی کی حالت میں آپ کو یا کسی اور کو اپنا وکیل کر کے پیش کریں۔ سو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو منصب یہ انتہا بیاری کو ہے اگر بلا وساطت ان کی مستقل طور پر جا سکی کیا ہے تو میرے اشتہار کا منشاء نہیں اور نہ آپ مستقل طور پر آپ کو بلایا ہے اور اگر مولوی عبد العزیز صاحب کی اجازت سے آپ کو کھڑے ہوئے ہیں تو آپ کو صریح الفاظ [illegible] بذریعہ اشتہار شائع کرانا چاہیئے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ [illegible] [illegible] اگر شاہ صاحب [illegible] نہ ہو سکا۔ تو یہ سکوت اور اعراض پر محمول کیا جاوے گا۔ فقط

راقم عاجز مستغفر الی اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و ایدہ

بخدمت مکرم نواب احمد علی خان صاحب بہادر ریاست سلطان [illegible] اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible] مکرمی اخویم مولوی سید محمد احسن صاحب اپنی [illegible] [illegible] مولوی صاحب موصوف نے آپ کے اخلاص اور محبت کی [illegible] [illegible] [illegible] قرآن کریم کا ذکر کیا اور قرآن کریم کی عالی دماغی اور متانت [illegible] اور دینی ہمدردی اور [illegible] [illegible] اور نیک نیتی اور ہمدردی اسلام اور محبت اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر بار بار ذکر کیا کہ میرے دل پر ان محاسن اور خوبیوں سے آپ کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ کی خداداد سعادت، نجابت اور جوہر قابل پر نظر کر کے میرے دل میں خیال آیا کہ میں خاص طور پر اپنے حالات سے آپ کو مطلع کروں مگر اس سے میری بجز اس بات کے کوئی غرض للہ انکار میں ان باتوں پر آگاہ کر دوں کہ جو طالب حق کے لئے کام آ سکتی ہیں اور میری کچھ بھی غرض نہیں۔ مولوی سید محمد احسن صاحب نے آپ کا ذکر خیر اس عمدہ طرز سے میرے پاس بیان کیا ہے جس نے مجھے اس بات کا مشتاق کر دیا کہ میں ان روحانی اور آسمانی نعمتوں سے آپ کو اطلاع دوں۔ جو مجھ کو خداتعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح غرباء اور مساکین میرے ساتھ تعلق ارادت کر کے نفع دین و آخرت اٹھا رہے ہیں ایسا ہی کوئی امراء سے بھی میرے ساتھ تعلق پیدا کر کے دین اور دنیا میں سعادت لے اور ہر ایک قسم کی کامیابی سے متمتع ہو جائے۔

آنے کی غرض

سو آپ پر واضح ہو کہ عاجز خداتعالیٰ سے یہ مامور ہو کر اس چار دہم کی اصلاح اور دین کی تجدید اور اس زمانہ کے ایمان قوی کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور بہت سے آسمانی نشان مجھ کو دئیے گئے ہیں جو ہنجاب کے تین ہزار کے قریب اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور مجھ کو حکم ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ میں اس طرف سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نمونہ پر جس کے حقیقت دکھانے کے لئے آیا ہوں جو شخص مال اور جان سے میرا ساتھ دیگا اس کا ایمان قوی کیا جائیگا اور گناہوں کی زنجیروں سے خلاصی پائیگا۔ اور دنیا کی مشکلات اس پر آسان کی جائیں گی اور خداتعالیٰ کا خاص فضل اس پر ہوگا۔ میں ارادہ رکھتا تھا کہ ہندوستان کے امیروں اور نوابوں میں سے کسی کو اپنے اس حال سے اطلاع دوں تا اگر خداتعالیٰ چاہے تو اس طبقہ کے بعض آدمی بھی میری جماعت میں داخل ہوں لیکن میں دیکھتا تھا کہ اس ملک میں اکثر امراء اور نوابوں کی حالت اچھی نہیں اور کاروبار آخرت ان کی نظر میں حقیر ہو رہے ہیں۔ سو میں جانتا تھا کہ وہ لوگ حد سے گذر گئے ہیں لیکن آپ کے حالات پر مولوی سید محمد احسن صاحب نے مجھ کو سنائے ہیں ان سے اہلیت اور رشانت اور ہمت اور دینداری کی بو آتی ہے اس لئے مجھ کو یہ خط لکھنا پڑا میں آپ کو خداتعالیٰ کے الہام کے ذریعہ سے یاد دلاتا ہوں کہ یہ زمانہ اک ہوا جو مسلمانوں کی ریاست و امارت پر چل رہی ہے اس ملک ہوا کو وہی امیر بچیگا جو دینداری اور تقویٰ شعاری اور خداترسی کا پیرایہ پہن لیگا اور فسق و فجور سے بچیگا اور وہ دوسرے عنقریب سب تباہ ہو جاوینگے اور دینداری اور خداترسی کے سکھلانے کے لئے خداتعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ جو شخص میری طرف آئیگا اس کو بھی دینداری اور تقویٰ سے دیا دیگی اور اس کے حق میں خداتعالیٰ میری دعائیں قبول کریگا اور اس کے گناہ بخشے جاوینگے اور اس کی دنیا اس پر بحال رکھی جاوے گی۔ سو یہ میری طرف سے تبلیغ ہے اور محض پیغام ہے۔ جو میں آپ کو پہونچا دیا ہے اور بطور نمونہ ایک کتاب رسالہ آسمانی فیصلہ بھی اس کے ہمراہ بھیجتا ہوں اور آخر نصیحت خداتعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار احقر عباد اللہ مرزا غلام احمد قادیانی از مقام جالندھر محلہ [illegible] زین العابدین ۲۰ مارچ ۱۸۹۲ء

مکرر عرض آپ کی توجہ دہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ

رپورٹ دورہ

نمبرا

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲-مئی)

بنگہ پھگوارہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر بنگہ واقع ہے جہاں کی جماعت احمدیہ گویا ضلع جالندھر کا مرکز ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی جگہ انجمن ضلع کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔ اور یہی ٹھیک بات ہے۔ کیونکہ ایک تو یہاں کے دوست بہت پُر جوش ہیں اور مستعد ہیں۔ دوسرے یہ مقام ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ راہون کریام کریم پور بلکہ کاٹھگڑھ تک کے لوگ ملک پنجاب میں آمد و رفت کے واسطے یہیں سے گذر کر جاتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے پاس ایک بہت عمدہ مسجد ہے۔ جو شہر کے متصل باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بالکل احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بھی ہے۔ جہاں کہ میاں احمد یار صاحب اور ایک مدرس میاں غلام نبی خان صاحب جو لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں رہتے ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری میاں رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جن کے دفتر کے تمام رجسٹر میں نے ملاحظہ کئے۔ اور سب کو صاف اور درست اور باضابطہ پایا۔ تمام ضروری رجسٹر موجود ہیں۔ اور سب خانہ پُری کی ہوئی ہیں۔ چندے برابر وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کام میں میاں رحمت اللہ صاحب بہت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا نکاح خواجہ کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قادیان میں ہوا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف اور میاں رحمت اللہ نے یہ تعلق صرف سلسلہ احمدیہ کی محبت کے سبب سے باوجود اپنی برادری کی مخالفت کے کیا تھا۔ مگر اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے طرفین کے متعلقین کے واسطے حسن عاقبت کا نمونہ بنایا ہے۔ میاں رحمت اللہ کا پہلی بیوی سے جو ایک لڑکا ہے اسمٰعیل نام ہے۔ اسی کے واسطے حضرت اقدس مرحوم سے دعا کرائی تھی کہ نیک ہو حضرت صاحب نے فرمایا تھا تو ایسا ہی ... میں نے دیکھا ہے کہ وہ لڑکا بہت ہی نیک ہے۔

یہاں میں نے ... جمعہ پڑھایا۔ جو کہ ... کے سایہ نیچے ... پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے بہرام سے نواب خان صاحب بمعہ چند ساتھیوں کے اور موضع کھماچوں سے میاں خیر الدین صاحب وغیرہ اور موضع لنگیری سے میاں نظام الدین صاحب وغیرہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے سوا شب کو ایک وعظ رات کو مولوی کریم بخش صاحب نے اپنے محلہ میں کرایا۔ جس کے سُننے کے واسطے مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں۔ اور ایک پبلک لیکچر بھی شام کے وقت ہوا۔ جو کہ مسئلہ نجات پر تھا۔ اس لیکچر کو جس طرح سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے اس بات کو بالتفصیل بیان کیا۔ کہ ہر ایک نبی اپنی اُمت کو نجات دینے کے واسطے مبعوث ہوتا ہے۔ مگر ضروریات زمانہ اور مُلکی اور قومی حالات کے لحاظ سے ہر قوم کو ایک خاص دُکھ اور تکلیف سے نجات کی ضرورت رہی ہے اور جو نبی ان کے پاس بھیجا گیا۔ وہ اُسی ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے بھیجا گیا۔ اس کی کئی ایک مثالیں بیان کی گئیں ان مثالوں کی ذیل میں حضرت عیسیٰ کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور اُن کا ایک خاص قوم بنی اسرائیل کے واسطے نبی ہونا اور صرف ان کی نجات وقتی کے واسطے آنا۔ اور اس قوم کو ایک بڑی نجات کے حاصل کرنے کے واسطے طیار کرنے اور اُس نجات کی بشارت دینے کے واسطے آنا۔ جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونی تھی مفصل ... گیا۔ اسی مضمون کے ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کو خدا کا وہ کلام تسلیم نہیں کر سکتے۔ جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ ... کے دلائل جو بیان کئے گئے تھے۔ وہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) عیسائی خود تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ انجیلیں حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کے عقائد کے مطابق انجیل وہ کلام ہے۔ جو حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔

(۲) متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا جن کی یہ انجیلیں ہیں انہوں نے خود کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ کہ اُنہوں نے یہ کلام الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ بلکہ صرف تاریخی قصّوں کے طور پر انہوں نے ... سُنائی باتیں لکھی ہیں۔

(۳) مسیح کے وقت میں یہ اناجیل نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بعض عیسائی محققین کے نزدیک ایک سو سال بعد لکھی گئیں۔

(۴) زمانہ حال کے عیسائی محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی طرف یہ اناجیل منسوب کی جاتی ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے بھی نہیں لکھیں۔ مگر ... کر لکھنے والے مسیح کے بہت بعد کوئی ... اور ہی نہ تھے۔ بلکہ حواریوں کو ماننے والے بھی نہ تھے۔ یہ باتیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ جو آج کل کے محققین انگریزوں اور یورپین پادریوں نے لکھی ہیں۔ غالباً دیسی عیسائیوں کو ان سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ ان میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جو ۲۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت قریباً فی ... ہے۔ اور قادیان میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ قیمت ہے۔ یہ کتابیں یورپ کے بڑے بڑے پادریوں۔ پروفیسروں۔ بشپ وغیرہ نے مل کر لکھی ہیں۔ اور عیسائی دُنیا میں بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(۵) اس قسم کی کوئی ستر اناجیل تھیں جن سے انتخاب کر کے یہ انجیلیں بنائی گئی ہیں۔ اُن ستر اناجیل میں سے بعض اب تک موجود ہیں (ان کو انگریزی میں اپاکرفا کہتے ہیں) یہ ولائت میں اب چھپ گئی ہیں۔ اور ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۶) ان انجیلوں کو اس واسطے بھی ہم خدا کا کلام نہیں بتا سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں کی طرف جو اقوال اور افعال منسوب کر کے ان میں لکھے گئے ہیں وہ ایسے خراب اور نامعقول ہیں۔ کہ ایک نبی اور اُس کے ساتھیوں کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا ہمارے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مثلاً انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع اور اُس کے حواریوں نے بیگانوں کے کھیت میں سے بالیں جدا کر کھالیں جس پر ان لوگوں نے بیزاری بھی ظاہر کی۔ کہ ایک چوری اور دوسرے سبت کے دن ایسا فعل شنیع۔ پھر اس انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنی ماں کے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔ پھر اس میں ہے کہ وہ بہت سی نامحرم عورتیں اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کا فرقہ مارمن اس امر کا قائل ہے۔ کہ وہ عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور اسی طرح سب عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ کثرت ازواج کے مسئلہ پر عمل کریں۔ چنانچہ پادری مسٹر ... جن کی خط و کتابت میرے ساتھ ہے۔ اور جن کی چار بیویاں بیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں۔ اُنہوں نے ایک گروپ مجھے بھیجا تھا۔ جن میں پادری صاحب اور اُن کی چار بیویوں اور آٹھ نیچے بچوں کی تصویریں تھیں۔ وہ سب لوگوں کو دکھائی گئیں۔ غرض اس طرح اناجیل میں سے وہ باتیں

www.aaiil.org

پیش ہوئی گئیں جو نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ثابت کیا گیا کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

میں اپنے مضمون کو یہاں تک بیان کر چکا تھا۔ کہ اے۔ پی مشن کے ایک کارندے جو یہاں مشن کی طرف سے مقیم ہیں۔ اور لسن شیٹ ہیں بول اُٹھے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میری تقریر ہنوز بہت باقی تھی اور ہم نے لسن شیٹ صاحب کو کسی مباحثے کے واسطے مدعو نہ کیا تھا۔ ہمارا لیکچر اپنے طور پر تھا۔ مگر تاہم چونکہ وہ تشریف لائے تھے۔ اور پنسل سے نوٹ بھی کر رہے تھے۔ اور موجودہ اناجیل کے جعلی ثابت کرنے کے لئے جو زبردست دلائل دیئے گئے تھے۔ اُن کے سُننے کے بعد پبلک خواہشمند معلوم دیتی تھی کہ لسن شیٹ صاحب کا جواب سُنیں۔ اس واسطے لسن شیٹ صاحب کو وقت دینے کے واسطے تاکہ ان کو بعد میں شکائت نہ رہے۔ میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا بلکہ صرف آئندہ تقریر کے عنوان بیان کئے۔ کہ نجات عامہ جو تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے بچا کر خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی نجات کی راہ کو صاف کرنے کے واسطے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور لسن شیٹ صاحب اُٹھے۔ مگر پبلک کو ان کی تقریر سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جس انجیل کو میں ثابت کر چکا تھا۔ کہ یہ اصلی نہیں۔ اُسی سے اُنہوں نے حوالے دینے شروع کئے۔ جس پر ایک انصاف پسند صاحب بے اختیار بول اُٹھے اور اُنہوں نے شیٹ صاحب کو شرمندہ کیا کہ جب تک آپ اناجیل کو صحیح نہ ثابت کر لیں۔ تب تک آپ کو اور بات کرنی مناسب نہیں اس کے بعد اور لوگ بھی بول اُٹھے۔ اور چند متفرق باتوں کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس جگہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ لسن شیٹ صاحب نے انجیل میں سے حوالہ دیتے ہوئے ایک حوالہ میں ایک لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر انہیں کہا گیا۔ کہ یہ لفظ دکھاؤ۔ تب کہنے لگے۔ کہ میں نے یہ لفظ نہیں بولا۔ اور اس وقت جب وہ حوالہ دوبارہ بولا۔ تو پھر وہی لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر لوگ بہت بیزار ہوئے۔

اے۔ پی مشن کے ناظموں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئیے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو ضرور سمجھا دیا کریں۔ کہ پبلک جلسوں میں ایسی دھوکہ دہی کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل انجیل سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ یہاں ہوا۔ اور پھر شرمندگی سخت اُٹھانی پڑے۔

موجودہ بائیبل کے مشکوک ہونے کے واسطے ایک دلیل میں نے یہ دی تھی۔ کہ توریت تو وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی حالانکہ پادری صاحبان جو توریت پیش کرتے ہیں۔ اُس میں حضرت موسیٰ کی وفات اور اس پر نوحہ کرنا اور اس کو دفن کرنا سب لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس کی قبر نہیں معلوم کہاں ہے۔ اس کے جواب میں لسن شیٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر قرآن شریف کے تیس پارے کیوں ہیں۔ اور اس میں لقمان نبی اور لقمان نبی کا کیوں ذکر ہے۔ واہ سبحان اللہ تیری قدرت۔ کیا عجیب جواب ہے بائیبل کے صحیح ہونے کی کیا معقول دلیل ہے۔

خیر ان تمام باتوں کے باوجود میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ لسن شیٹ صاحب عیسائی مذہب کی تائید کرنا ضرور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کی خاطر وہ سچ جھوٹ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی معقول جواب سے کبھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو ہنسی مذاق کی باتوں سے وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ مشن کے لئے قابل آدمی ہیں۔ اور ان کی تنخواہ اور عہدے میں ضرور ترقی ہونی چاہئیے۔ اس واسطے بھی دوسرے دن اثنائے گفتگو میں اُنہوں نے اپنی تنخواہ کے قلیل ہونے اور گذارہ مشکل چلنے کا بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ امر کہ ان کا عہدہ لسن شیٹ ہے۔ یہ بھی مجھے انہیں سے معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ پہلا گمان غلط فہمی کے سبب ان کے ایک اسسٹنٹ سے جو اس جگہ کاٹی کسٹ ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ صاحب بھی کاٹی کسٹ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے خود ہی لیکچر کے وقت میری اس غلطی کو درست کیا۔ اور فرمایا کہ میں کاٹی کسٹ نہیں ہوں۔ بلکہ لسن شیٹ ہوں۔ اس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

اس جلسے کے متعلق میں یہاں کے تھانیدار صاحبان باوا بھاگ سنگھ صاحب اور جناب میر نظر احمد صاحب اور منشی محمد حسن صاحب کا ان کے حسن انتظام کے سبب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ بنگہ میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نماز و [illegible] وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت خشوع کرتے [illegible] نہایت دعا میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے امام مولوی کریم بخش صاحب ہیں اکثر انہیں کے ذریعے سے اس حق کی شناخت تک پہنچے ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں تھانہ دار تھے۔ یکلخت جذبہ الٰہی جو ہوا۔ تمام مال و متاع لٹا دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور لوگوں کو دین سکھلانے کے کام میں مصروف ہوئے۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دکھ اُٹھایا۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دکھ اُٹھایا۔ مگر صبر کیا۔ چونکہ صدق دل والے آدمی تھے۔ خدا نے ان کے دل کو مسیح موعودؑ کی طرف متوجہ کیا۔ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب کہ آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ آپ نے کچھ وظیفہ پوچھا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے۔ الحمد سے حاصل ہوا۔ تم بھی الحمد بہت پڑھا کرو۔ میاں احمد یار صاحب جو اصل میں لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کوئی پانچ سال سے اس مسجد کے حجرہ میں مقیم ہیں۔ صوفی مزاج آدمی ہیں۔ بلکہ کسی بزرگ کے خلیفہ بھی تھے۔ گویا کہ خود پیر تھے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خادم بن گئے ہیں۔ یہ صاحب ہمارے دوست شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے پرانے رفیقوں اور ہمدردوں میں سے ہیں۔ یہاں کے میاں شیر محمد صاحب گاڑی بان کا میں بالخصوص مشکور ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنی گاڑی پر سوار کرا کر نواں شہر راہوں پھر واپس بنگہ اور حاجی پور لے گئے۔ دین حق کیواسطے ان کو بڑا جوش ہے۔ ٹمٹم پر بیٹھے ہوئے سارے راستہ سواریوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کام کاج میں برکت دے۔ اس جگہ کے بعض دیگر دوستوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی خان صاحب جن کا ذکر اوپر بھی آیا ہے۔ اُن کے مکتب کے بڑھانے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئیے۔ میاں اسمٰعیل صاحب عرف سندھی۔ [illegible] صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ شیر احمد یکہ بان۔ عمر دین۔ جانی۔ مولا بخش۔ امام دین رنگریز۔ بابو رنگریز۔ یہ سب پرجوش دوست [illegible] دینی خدمات میں [illegible] رہتے ہیں۔ میری دعا کہ [illegible] الٰہی سب کو استقامت [illegible] عطا کرے۔ اور بڑھ کر نیکیوں کی تو[illegible]ے۔ آمین!

میاں عبداللہ سبزی فروش۔ جھنڈو رنگریز۔ نبی بخش یکہ بان۔ علا محمد صاحب۔ مکند پور کے میاں رحمان صاحب بھی اتفاق سے یہاں آ گئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔

راہوں بنگہ سے میں نواں شہر راہوں۔ کریام۔ بیر سیال۔ کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ سٹروعہ اور بالآخر کاٹھ گڑھ تک جانے

www.aaiil.org

کے واسطے تیار تھا۔ جہاں سے میاں عبدالسلام کے پُر اصرار خطوط آ چکے تھے۔ مگر جس وقت میں بنگہ سے چلنے کے واسطے تیار تھا اُس سے تھوڑی دیر پہلے ایک ۔ ۔ ۔ صاحب ملے اور فرمانے لگے۔ کہ اس علاقے کی جماعت قریباً سب زمینداری پیشہ ہے۔ اور آجکل رات دن غلہ بٹائی کے سبب باہر رہتے ہیں۔ آپ کا وہاں جانا بہت مفید نہ ہوگا۔ اس بات کو معقول جان کر میاں رحمت اللہ صاحب اور دیگر بھائیوں سے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دورے کو سردست اسی جگہ ملتوی کیا جائے۔ صرف ایک دن کے واسطے راہوں سے ہو آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں کے دوست تجارت پیشہ یا ایسے مالکان زمین ہیں۔ جو گھر پر ہی رہتے ہیں۔ اس واسطے عاجز ایک روز کے لئے راہوں کو روانہ ہوا۔ میاں شیر محمد صاحب اپنے بمبو کارٹ پر سوار کر کے لے گئے۔ راہوں میں عاجز نے صرف ایک شب قیام کیا۔ شام کو ۵ بجے کے بعد سرائے میں ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جہاں ایک خاصی جماعت مسلمانوں کی اور چند اہل ہنود لیکچر سننے کے واسطے جمع ہوئے۔ ضرورۃ امام پر ایک تقریر کی گئی۔ اور مفصل بیان کیا گیا۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے بلکہ عقلی دلائل کی رو سے اس وقت سچا دین وہی ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور خود عمل کر کے دکھلایا ہے۔ راہوں میں عاجز [illegible] برادر فیروز خان صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ جو کہ یہاں کے سفید پوش نمبردار ہیں۔ فرماتے تھے۔ ہماری قوم راجپوتوں کی بہت ہی اکڑباز اور متکبر ہے اور ہم بھی ایسے ہی تھے۔ مگر اب تو مرزا صاحب کی صحبت سے سب باتیں جاتی رہیں۔ گویا دنیوی متکبرین کے خیال میں تو ہم نامرد ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہاں کے دوست حاجی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر [illegible] سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحبان [illegible] زیادہ تر معالجہ [illegible] ممالک عرب۔ مصر۔ شام۔ [illegible] بلکہ امریکہ تک سیر کر چکے [illegible] نسبت [illegible] رکھتے ہیں [illegible] کے سبب ان کے خیالات خام [illegible] رکھتے [illegible] جالندھر کی رپورٹ میں بابو محمد اشرف صاحب کا جو ذکر ہوا [illegible] کا اصلی وطن بھی اسی جگہ ہے۔ چنانچہ بابو صاحب [illegible] مولوی محمد علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو [illegible] تھے۔ اور اب پنشن لے کر اپنے وطن میں آ بیٹھے [illegible] وہ اپنی پنشن کے متعلق فرماتے تھے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کیونکہ اس صیغہ میں بہت کم کسی کو پنشن ملتی ہے۔ برہما میں ڈاکٹر بابو غلام دستگیر صاحب جو اپنی جماعت کے پُرجوش ممبر ہیں۔ وہ بھی انہیں مولوی صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ بلکہ اس خاندان میں سب سے اوّل وہی احمدی ہوئے تھے۔ اور انہیں کی دعاؤں اور کوششوں سے پھر دوسرے صاحبان نے سلسلہ حقہ کی طرف توجہ کی۔ یہاں پر منشی بدر بخش صاحب محرر چونگی سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو ان صاحبان میں سے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے واسطے خطوط لکھنے میں بہت ہی چست تھے۔ منشی صاحب ایک جوشیلے نوجوان ہیں۔ حکیم غلام نبی صاحب طبیب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بھی اسی جگہ کے رہنے والے ہیں۔ حکیم صاحب رات دن سلسلہ کی تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ اور معقول تقریر کے ذریعہ سے مخالفین کو ہمیشہ پسپا کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی منشی دین محمد صاحب آجکل لاہور میں ملازم ہیں۔ راہوں کے دوستوں نے بہت اصرار کیا کہ میں وہاں زیادہ ٹھہرتا۔ مگر چونکہ سردست میں ٹھہر نہ سکتا تھا۔ اس واسطے دوسری صبح کو میں واپس بنگہ چلا آیا۔

راہوں کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ شہر کسی زمانہ میں بڑا آباد تھا۔ دہلی سے لاہور کو جو سڑک شاہی جاتی تھی۔ اس [illegible] ہونے کے سبب اور نیز تجارت کی ایک بڑی منڈی ہونے کے سبب یہاں بہت رونق تھی۔ مگر اب اس کا [illegible] حصہ بالکل ویران اور سنسان ہو گیا۔ بڑی بڑی شاندار [illegible] یوں کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں۔ اس کا ویرانہ نہایت [illegible] خوفناک اور عبرتناک ہو رہا ہے۔ عالیشان محل خاو [illegible] علیٰ عروشہا کا مثال ہو رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ایسی سخت تباہی اس شہر پر کیوں آئی۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایسی ہے۔ جیسا کسی پر غضب الٰہی وارد ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں جب شہر آباد تھا۔ اس وقت زنا کی کثرت تھی۔ تب میں نے اس کی عبرتناک تباہی کا اصلی سبب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائے۔ آمین۔

ایک مسیحی مجذوب

راہوں کو جاتے ہوئے راستے میں نواں شہر آتا ہے۔ جہاں دو احمدی رہتے ہیں۔ ایک میاں نتھو جو کہ ایک غریب احمدی ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی محبت سے پُر ہیں۔ دوسرے جناب خواجہ مصری شاہ صاحب۔ شاہ صاحب کی ملاقات کا بہت شوق تھا۔ جب ہماری گاڑی نواں شہر میں پہنچی تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ [illegible] احمدی گاڑی بان نے بھی فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی ہے بہتر ہے۔ کہ یہاں ٹھہر جائیں۔ صبح سویرے راہوں پہنچ جائیں گے۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسا ہی ہو۔ مصری شاہ صاحب ایک مجذوبانہ حالت کے فقیر ہیں۔ ان کے والد فوج میں صوبہ دار میجر تھے اور بڑی عزت رکھتے تھے۔ بڑی بڑی حویلیاں اور دیگر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کئی لاکھ کی تھی مگر شاہ صاحب بچپن سے فقیرانہ مزاج رکھتے تھے۔ فوج میں ان کو جبراً بھرتی کروایا گیا۔ مگر فوج کی قواعد کے زمانہ میں جب نماز کا وقت ہوتا۔ عین میدان میں صف کو چھوڑ کر نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بار بار ایسا ہونے سے افسروں نے دیوانہ جان کر فوج سے علیحدہ کر دیا۔ گھر آ کر تمام جائیداد لٹا دی۔ اور فقیر ہو کر نکل پڑے۔ ہر جگہ صوفیوں سے ملے۔ بڑی بڑی چلہ کشیاں کیں۔ [illegible] ذکر۔ اره وغیرہ کی ریاضتیں کیں۔ بڑے بڑے [illegible] ان کے معتقد ہوئے۔ سیکڑوں روپے لوگ نذر لاتے دیتے۔ کچھ پاس نہ رکھتے۔ سب فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتے۔ یہاں تک کہ ایک کشف کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر کر دی۔ اس دن سے اس گواہی کو لوگوں پر بیان کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو پہلے مخلص تھے۔ وہ دشمن ہو گئے۔ بہت سے نابکاروں نے سخت سے سخت دکھ پہنچایا۔ بُری طرح مارا پیٹا۔ مگر وہ اپنی شہادت بیان کرنے سے آج تک باز نہیں آئے۔ ہر وقت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی شہادت حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر لدھیانہ کے بعد کئی ہزار آدمی کے سامنے سُنائی تھی۔ جہاں حضرت علیہ السلام بمعہ خدام جلوہ افروز تھے۔ اور اس کا ذکر پہلے بھی اخبار میں چھپ چکا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر انہیں الفاظ میں جو شاہ صاحب نے مجھے لکھائے ہیں اس شہادت کو درج اخبار کیا جائے۔ تا کہ کسی کو فائدہ پہنچے۔

ایک مجذوب کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بوقت تہجد میں عمر دراز خان عرف مصری شاہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو دیکھا۔ روضہ کے

www.aaiil.org

ارد گرد شوق و حب کے ساتھ گھومتا تھا۔ چند عربی لوگوں نے مجھے گھومنے سے منع کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے جو شاہزور تھا مجھے پکڑ لیا اور دور لے گیا یہاں تک کہ روضۂ مقدس نظر سے غائب ہو گیا۔ تب اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں زمین پر لیٹتے اور تڑپتے ہوئے روتا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ سیکڑوں عربی دوزانوں ہو کر اسی میدان میں بیٹھ رہے ہیں اور ایک ممبر رکھا گیا۔ اس پر جناب رسول علیہ الصلوۃ والسلام آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس تڑپنے والے کو میرے پاس لے آؤ۔ دو تین آدمیوں نے مجھے اٹھایا۔ اور اٹھا کر رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کھڑا کر دیا۔ آپ نے پہلے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ تب آپ نے میرے دہنے کاندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اے میرے دوست میرے مشفق مجھ کو اب تو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور تو ممبر کر اسقدر مست رہ۔ میں نیچی نگاہ کر کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ تھوڑے منٹ کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے سے اٹھا لیا۔ اور اپنے بائیں کف دست پر دہنے ہاتھ سے نہ معلوم کس چیز سے ایک نقطہ بنایا۔ جو دانۂ خشخاش سے بھی باریک تھا۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے دائیں کاندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اے مربی اس نقطہ کی طرف غور سے دیکھ اور اپنی ہتھیلی میری نظر کے سامنے کی۔ جب میں نے اس نقطہ کو دوبارہ دیکھا تو سیاہ سے سفید ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ اس کو باریک نظر سے دیکھ پھر جو میں نے اس کو باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نقطہ ایسا متجلی ہوا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مقدس پر اس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے میرے دوست اس کو اور باریک نظر سے دیکھ۔ میں نے پھر زیادہ باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نکتہ ایسا متجلی دکھائی دیا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام جسم پر اس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اور زیادہ باریک نگاہ سے دیکھ پھر جو میں نے بہت باریک نگاہ سے دیکھا تو وہ نقطہ ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی اس کے آگے سیاہی معلوم ہونے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھ۔ پھر جو میں نے اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھا تو اس میں تمام دنیا کا نقشہ پایا۔ جس پر یہ لکھا تھا۔ کل وہ نقشہ تمام روشن ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا ہے۔ اس کے مہدی اور مسیح ہونے میں کیا شک ہے۔ وہ مثل آدمؑ وہ مثل ابراہیمؑ۔ وہ مثل نوحؑ۔ وہ مثل [illegible] وہ مثل میرے ہے۔ اس میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ وہ ظلی طور سے حق ہے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کون۔ آپ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمدؑ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قادیان میں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مجھ کو خدا کا رسول جانتا ہے۔ تو تو اس کی گواہی دے اور میرا سلام اس کو پہنچا دے۔

بقلم خود خواجہ مصری شاہ قلندر خلف الصدق میر بخش صوبہ دار میجر بہادر از نواں شہر ضلع جالندھر۔

اس شہادت کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے سبب شاہ صاحب کو بہت دکھ دیا گیا۔ مگر جب کبھی کسی نے آپ کو ایذا دی۔ وہ خود ہی بڑے دکھ میں فوراً مبتلا ہوا۔ ایک دفعہ ایک ملاں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور آپ سے مسیح موعود کی سچائی کا معجزہ طلب کیا۔ آپ خدا کے آگے روئے۔ تو آپ کو اس کی جلد موت کا وقت بتلایا گیا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ تب انہوں نے وہ مسجد شاہ صاحب کے واسطے کھول دی۔ ایسا ہی جالندھر چھاؤنی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا ذکر کرتے تھے۔ کہ ایک [illegible] نے آپ کو مارا۔ اس پر اسی روز کوئی مقدمہ بن گیا جس میں وہ نو ماہ قید ہوا۔ ایک شخص نے آپ کو جب بہت دکھ دیا تو آپ نے حالت جذب میں اسے کہا۔ جا مفلوج۔ وہ چند روز کے بعد مفلوج ہو گیا۔ غرض آپ حضرت مسیح موعود و مہدی [illegible] مسعود کے عشق میں بالکل محو ہیں۔ کوئی گذارے کی صورت [illegible] ہیں۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ پھر بھی کسی کے گھر سے باوجود اصرار بھی کھانا نہیں کھاتے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور استقامت عطا فرماوے آمین۔

اب ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے جو کہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کرائی جائیگی

کہ باوا صاحب موصوف نماز پڑھتے تھے۔ اور کلمہ اسلامی ان کا ورد تھا اور ویدوں کو بے فائدہ کتاب مانتے تھے۔ افسوس ہے کہ بسبب جلدی کے لکھائی اور چھپائی عمدہ نہیں ہو سکی۔ شیخ صاحب موصوف کی دو اور کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ جن میں سے ایک باوا نانک صاحب کی سوانحعمری ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنتیں اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اور سکھ قوم اپنے گورو کے دین کی طرف متوجہ ہوگی اور درمیانی حجاب جو بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے پڑ چکے ہیں۔ ان کو اٹھا کر سچے دل سے اسلام کے ساتھ بغل گیر ہو جائیگی۔ لیکچر کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور شیخ صاحب موصوف سے قادیان میں مل سکتا ہے۔

انشائے جدید عبد السلام صاحب رفیقی (رنگون) کے نام پرائیویٹ خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جن میں کوئی امر مفید عام نہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے لکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ انہیں ان کا چھپنا ناگوار ہوا ہو۔ سب سے پہلے نواب محسن الملک کے خطوط ہیں۔ جن میں سرے سے السلام علیکم کی سنت اسلام ہی مفقود ہے۔ انشائے جدید کا یہی نمونہ ہے۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ رفیقی صاحب اسے اپنے پرائیویٹ فائلوں میں ہی محفوظ رہنے دیتے۔ یورپ کے متعصب مصنفین کی عادت ہے۔ کہ اپنی تحریر میں خواہ مخواہ بے تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گالیاں سُنا دیتے ہیں۔ اس کا نمونہ ان خطوط میں کسی بیرسٹر صاحب احسان الحق نام نے دکھایا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لے کر بے تعلق کچھ حملے کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خود ہی [illegible] آپ کو اسی خط میں اپنے آپ ہمت قرار دیتے ہیں اور اپنے [illegible] کالج کی حالت یہ بتلاتے ہیں کہ دن روتے ہے اور رات [illegible] گذرتی ہے۔ اس واسطے ایسی [illegible] اور بگڑ [illegible] لتے ہیں جو ان کے قلم سے نکلا۔ وہ ممکن ہے کہ [illegible] دیئے جائیں۔ البتہ رفیقی [illegible] پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے [illegible] اخلاق بواب کرا [illegible] اپنے دفیق کی پردہ دری کی [illegible] کی [illegible] کہ گندگی جائیں تعریف کے ہے۔ [illegible]

[illegible] دیال سنگھ [illegible] کی چاردیواری [illegible] رپورٹ

ریویو

اسلام اور سکھ ازم خالصہ قوم میں تبلیغ کے واسطے لیکچروں [illegible] کے سلسلے کا پہلا نمبر [illegible] جو شیخ محمد [illegible] نومسلم رسالت [illegible] سوراں سنگھ [illegible] ضلع فیروزپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰-۳۱ مئی [illegible] پر دیا۔ اس لیکچر میں شیخ صاحب [illegible] سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کر کے سکھوں کی معتبر کتابوں سے حوالے دیکر دکھایا گیا ہے

ہائی اسکول لاہور [illegible] ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہو [illegible] سکول اچھی حالت میں ہے بالخصوص اخلاقی تعلیم [illegible] جاتا ہے۔ سکول کی ٹھیک حالت کا تو اس کے چشم خو[illegible] سے ہی اندازہ لگ سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] عمدہ بنانے کی کوشش کی جاتی [illegible] طلباء کے واسطے عرصہ [illegible] نہیں کیا گیا۔ اگر اس [illegible] کا انتظام ہو جاوے تو [illegible]

www.aaiil.org

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ سوم)

(۷- اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۴)

مثل الذین ینفقون اموالہم - ان جنگوں میں ضرورت پڑتی تھی خرچ کی - پس اس کی ترغیب دی - یہ بات یاد رکھو کہ انبیاء ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ کا اعلان کرتے ہیں جو داعی الحق ہوں ان کو کسی اجر کی ضرورت نہیں - میں خود اپنی طرف دیکھتا ہوں کہ تمہیں درس دیتا ہوں - مگر کبھی میرے دل میں یہ نہیں گذرا کہ کوئی اس کے عوض میں مجھے کچھ دے - یا سلام تک ہی کرے - عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حکم الفصال میں اپنے پاک دل کا بہت ہی سچا نقشہ کھینچا ہے - گو احمق لوگوں نے اس کے شرک آمیز معنے لئے ہیں مگر اصل یہی ہے کہ انہوں نے یہ بتلایا ہے کہ میرے نزدیک دنیا کی قدر ایک رائی کے دانے کے برابر نہیں مگر دنیا رائی میں نہیں آسکتی۔

خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورۃ میں "ممّا رزقنٰھم ینفقون" میں [illegible] "اٰتی المال علیٰ حبّہ" میں پھر اسی پارہ میں "انفقوا مما رزقنٰکم" میں [illegible] یہ مسئلہ الفاظ [illegible] میں بیان کیا جاتا ہے - انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو [illegible] مانگے تو اسے دے - [illegible] قرآن مجید نے اس مضمون کو [illegible] میں بیان کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کسی [illegible] تو اس کا بیان فرماتا ہے کہ [illegible] والی کہا ایک [illegible] کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے تو [illegible] [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] ایک [illegible] دیں [illegible] میں ایک [illegible] کو بہت یہ مزدورہ - اندازہ - وقت [illegible] موقعہ کے لحاظ سے [illegible]

دریا کے کنارے پر سردی کا موسم ہے - بارش ہو رہی ہو اس حالت میں کسی کو [illegible] تو کونسی بڑی [illegible] لیکن اگر ایک شخص کسی کو [illegible] وہ جنگل میں دوپہر کے وقت پیاس کی وجہ سے جان بلب ہو - محرقہ میں گرفتار ہو پانی دیدے تو وہ عظیم الشان [illegible] قسم کے فرق کے لحاظ سے اجر میں بھی فرق ہے - رابعہ کا ایک قصہ لکھا ہے کہ گھر میں آدمی مہمان آگئے - گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں آپ نے اپنی [illegible] کہ یہ فقیر کو دے دو اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف ہی ہوتے ہیں - دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں - اگر انہیں ایک ایک ٹکڑا دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے - تھوڑی دیر ہوئی تو ایک لونڈی کسی امیر عورت کی [illegible] لائی رابعہ نے انہیں [illegible] کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں واپس لے جاؤ اس نے کہا نہیں [illegible] نہیں [illegible] رابعہ نے اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں ہے - وہ واپس ہوئی [illegible] قدم رکھا ہی تھا کہ [illegible] کہ تو اتنی [illegible] یہ تو دو قدم پر اس کا [illegible] اٹھی تو رابعہ بڑی [illegible] ہے - [illegible] دیں - جو وہ لائی تو [illegible] واقعی یہ ہمارا حصہ ہے اس وقت جا کر مہمانوں نے [illegible] کیا کہ ہم اس نکتہ کو نہیں [illegible] فرمایا جس وقت تم نے [illegible] دو روٹیاں نہیں میرے دل میں آیا کہ اذن [illegible] کریم [illegible] وقت [illegible] من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا [illegible] دو کی بجائے بیس آئیں تو [illegible] یہ اٹھارہ ہی تو میں [illegible] کہ [illegible] ہوا [illegible] لانے والی [illegible] [illegible] آخر یہ خیال [illegible] یہ بات [illegible] تو [illegible] خود بار بار آزمایا ہے - مگر خدا کا [illegible] کہ اس کو [illegible] ان کی پرواہ [illegible] اس کے قول کا علم تمام کھیتی باڑی [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] اور اس کے ساتھ [illegible] کو موجود پھر باقی موجود [illegible] ہزاروں [illegible] آخر اس [illegible] کی [illegible] سبنٹے میں [illegible] جو خدا کی راہ میں [illegible] ڈالا جاتا ہے وہ ضائع نہیں جاتا۔

اب اس سوال کا جواب تو ہو گیا کہ کیوں دے - اب یہ کہ [illegible] کس طرح دے؟

اول تو یہ کہ [illegible] احسان [illegible] لوگ [illegible] کو کہتے ہیں ہماری روٹیوں کا پلا ہوا ہے [illegible] کی [illegible] ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - خیرات کی برکات بتائی ہیں کہ مشکلات میں خیرات کرنے [illegible] اگر ناحق ہو تو وہ دور کیا جاتا ہے اور پھر [illegible] نہیں ہوتا ایک مفسر [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] کے لئے تھی اب یہ بات نہیں۔

قول معروف و مغفرۃ - [illegible] سوال کرتا ہے تو اس وقت چار [illegible] ہو سکتی ہیں - [illegible] کے [illegible] کہ مثلاً جیب میں روپیہ پیسہ تھا مگر [illegible] میں [illegible] کرتا ہے کئی ضروریات سامنے آتی ہیں کہ آمدنی کم ہے فلاں فلاں خرچ درپیش ہے - پس ان دونوں کو [illegible] ان - [illegible] لازم ہے کہ [illegible] نہیں اور [illegible] چاہتا ہے - یا [illegible] کا [illegible] کہ کچھ دے - اسی طرح سائل یا تو ایسا ہے کہ واقعی محتاج ہے یا [illegible] پیشہ و [illegible] مانگتا ہے جیسے کہ میں نے ایک عورت کو سونے کے زیور پہنے مانگتے دیکھا - پوچھا تو کہا یہی ہمارا پیشہ ہے - گویا یہ [illegible] اللہ کے لئے دو نکتے سکھاتا ہے - اگر جیب میں ہے اور دے نہیں سکتا [illegible] ہی بات ہی کہہ دے جو اس کے حق میں مفید ہو ایسا ہی پاس کچھ ہے نہیں تو [illegible] میں کر دے یہ مسئول کے لئے ہے اور سائل کے لئے [illegible] اپنے آپ کو سمجھائے باوجود ہونے کے کہ [illegible]

قول معروف کہے کیوں عجز اختیار کر رکھا ہے کوئی پیشہ اختیار کر ایسا ہی اگر مسؤل کے پاس سوال کرتا پھرتا ہے اگر واقعی احتیاج سے سوال کرتا ہے تو بھی اپنے لئے اور دیتا نہیں تو استغفار کرے کہ جود و سخا مثمر ثمرات طیبہ کے لئے شرح صدر عطا ہو اگر پاس کچھ نہیں اور دینا چاہتا ہے تو بھی استغفار کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے یا سائل کے لئے استغفار کرے ایسا ہی وہ سائل جو ہے اگر باوجود مال کا مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے کہ کیوں خواہ مخواہ ذلت میں گرتا ہے اگر واقعی نہیں پھر بھی استغفار پڑھے کہ اللہ اپنی جناب سے رزق دے اور سوال کی ذلت سے بچا رہوں

غنی حلیم۔ اللہ کو اپنی ذات کے لئے صدقوں کی کچھ پروا نہیں وہ حلیم ہے۔ اور

الصدقۃ تطفی غضب الرب

ربوۃ۔ اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اونچی جگہ یا میدان کے کئے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربو سے ہے جس کے معنے ہیں بڑھنا۔ پس ربوہ اس زمین کو بولتے ہیں جس میں بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے ہووے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو نیائیں بولتے ہیں اور پہاڑوں کے قریب بجرہ۔

وابل۔ بڑا مینہ۔

ضعفین۔ معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے لبیک۔ سعدیک۔ فارجع البصر کرتین

تثبیتاً من انفسھم۔ کسی کے کہنے سننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکے ارادے سے ہو۔ پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریا کے لئے نہ ہو۔ احسان نہ ہو اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دل محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔ اب ایک دنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک آیات جو رسولوں کی زبان پر دنیا کو پہونچاتا ہے۔ اس کے نمونے دنیا میں رکھے ہوتے ہیں۔ (۷۔ اپریل بقیہ رکوع ۴)

ایود احدکم۔ اس آیہ میں تمام درختوں میں سے نخیل و اعناب کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ قسم کے درخت ہیں۔ رسول کریم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ اس میں چند خاصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے پتے خواہ کیسے ہی ہوں نہیں جھڑتے۔ مومن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ وہ قسم قسم کی مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھ پر بہت سی مصیبتیں یک لخت ٹوٹ پڑیں میں نماز جماعت کرانے لگا الحمد کے آگے تک پہونچا تھا کہ حمد پڑھنے سے میری طبیعت نے مضائقہ کیا میرے دل سے سوال کیا کہ تو ایک قوم کا امام ہو کر الحمد پڑھنے لگا ہے کیا واقعی تیرا قلب شرح صدر سے اللہ کے حضور میں شکر گذار ہے اس وقت بہت اضطراب کا وقت تھا ایک طرف یہ خیال کہ مقتدی منتظر ہیں دوسری طرف یہ کہ اگر نہیں پڑھتا تو مقتدیوں کو ابتلاء ہے اور اگر پڑھتا ہوں اور شرح صدر نہیں پڑھتا ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ قربان جاؤں اپنے مولیٰ کے اس نے میری دستگیری کی اور سمجھایا۔ ہم کوئی مصیبت بھیجتے ہیں اور اس پر اگر کوئی شخص صبر کرتا ہے تو ہم اسے بہتر سے بہتر بدلہ دیتے ہیں۔ پس ایک کوڑی ضائع کرنے سے ہونڈے تو رنج کی کونسی بات ہے۔ اب کیا ہو کس قدر انعامات میرے لئے مخفی ہیں۔

پھر مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں گناہوں کے عوض میں جو سزا مجھے ملنی تھی وہ خدا جانے کس قدر تکلیف دہ ہوتی۔ پھر یہ مصیبت موجودہ جو ہے اس پر بھی شکر کا مقام ہے کہ خدا اس سے بڑھ بڑھ کر مجھے مصیبتیں پہونچا سکتا تھا۔ میری ناک کٹ جاتی میں بے عزت ہو جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ کوئی عضو ہی جاتا رہتا۔ لڑکا ہی نافرمان ہو جاتا تو کس قدر دکھ کا موجب ہوتا۔

پس جب اس نے مصیبت پر انا للہ پڑھنے والے کو نعم البدل دینے اور عام و خاص رحمتوں سے ممتاز فرمانے کا وعدہ کیا ہے تو میں کیوں شرح صدر سے الحمد نہ پڑھوں اس کے بعد میں نے الحمد پڑھی۔ غرض مومن کو چاہیئے کہ وہ مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

پھر کھجور میں ایک اور خاصیت ہے کہ اس کے پھل سال بھر قائم رہتے ہیں اسی طرح مومن ہر حالت میں دوسرے کے لئے مفید بنتا ہے اس کے لئے کوئی خاص موسم نہیں۔ تیسری بات کھجور میں یہ ہے کہ وہ غذا کا کام بھی دیتی ہے اور شربت کا بھی۔ گٹھلی گھوڑوں کو دیتے ہیں مقوی ہوتی ہے۔ اس کی لیف سے قسم قسم کی رسیاں اور باریک تاروں سے بستر بنتے ہیں۔ پتوں کی چٹائیاں۔ فرش اور صندوق بنتے ہیں۔ شاخوں کی الماریاں۔ اس سے اتر کر انگور ہے۔ اس کا منقہ بھی غذا اور شربت دونوں کا کام دیتا ہے۔ پھر اس کے پتے بھی مفید ہیں۔ گو عام طور سے استعمال نہیں ہوتے۔ پھر وہ باغ بھی ایسا ہو کہ اس میں نہریں بہتی ہوں۔

من کل ثمرات۔ سیب سنگترے۔ فالسے۔ کیلے وغیرہ۔ غرض اس باغ پر ساری عمر کا سرمایہ لگا جا چکا ہے اور اب کوئی امکان باقی نہیں۔

اب اس پر کوئی بلا آجاوے جو اسے دبوچ لے اور وہ جل بل کر خاک سیاہ ہو جاوے تو کیسی بری بات ہے۔ اسی طرح کوئی خیرات تو کرتا ہے مگر وہ ان ہدایات کے مطابق نہیں کرتا جو خدا نے بتائے تو پھر سب خرچ اکارت جاویگا۔

ولا تیمموا الخبیث منہ۔ ایک قصہ یاد ہے کسی ملاں کے پاس لڑکا دودھ لایا اس نے کہا تم تو نہیں لائے آج کیا بات ہے۔ اس نے کہا کتا اس میں منہ ڈال گیا تھا۔

الشیطن یعدکم الفقر۔ بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں اس طرح کے وسوسے اٹھتے ہیں کہ یہ خرچ در پیش ہیں اگر اس طرح سخاوت کی تو پھر کچھ بھی نہ رہیگا اس کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ تم خلوص قلبی سے خرچ کروگے میں اسے بڑھا دوں گا۔

فحشاء۔ بخل کو کہتے ہیں یہاں یہی معنے ہیں۔

یؤتی الحکمۃ۔ حکمت کہتے ہیں ان باتوں کو جو بیان ہوئیں مطلب ہے۔

ویکفر عنکم سیئاتکم۔ صدقہ ضرور رد بلا ہے۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ کہتے ہیں اس نے کسی سے دو پیسے مانگے۔ لینے دینے کا آخری وقت ہے معمولی بات پر کیا کرنا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور کسی مسکین محتاج کو دیدیں۔ اوپر سے رسہ ڈالا گیا۔ ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں گیا کہ حکم آگیا کہ پھانسی ملتوی کردو۔ بچہ باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہو گیا۔ دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۵

قرآن شریف یہ بتا کر کہ کہاں سے دینے اور کس مال کو خرچ کرنے اب یہ بتاتا ہے

دے۔

للفقراء الذین ۔ سوال میں سے ایک تو وہ فقراء ہیں۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ جہاد سنانی ہو یا لسانی اور اس وجہ سے وہ

لا یستطیعون ضربا فی الارض ۔ زمین میں کمانے کے لئے جد و جہد نہیں کر سکتے

بسیماھم ۔ ان کی علامتوں سے۔ شریعت نے قیافہ کا بھی ایک علم رکھا ہے۔

الذین یاکلون الربوا ۔ کمانے کی صورتوں میں سے ایک صورت کمانے کی جہاد کی بہت بھاری دشمن ہے اور وہ سود ہے۔ ربوا کے بہت ہی خطرناک نتائج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سود خواروں کے اخلاق ایسے خراب ہوتے ہیں کہ ایک سود خوار کے آگے میں نے ایک فقیر کے لئے سفارش کی تو وہ کہنے لگے کہ پانچ روپے میں دے تو دوں گا مگر میرے پاس رہتے تو سو برس میں سود در سود سے ½ ۱۰ لاکھ ہو جاتا۔

لکھنؤ میں ایک سلطنت تھی وہ بھی محض سود سے تباہ ہوئی پہلے ان کے مبلغات پرومیسری نوٹوں کے بدلے میں گئے پھر وہ جنگ کرنے کے قابل نہ رہے اور آخر وہ وقت آیا کہ سلطنت برباد ہو گئی۔ میں نے چند مصنفین کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ربوا کے معنے ... حضرت عمر بھی نہ سمجھے۔ تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہاں تک تو فرما دیا کہ فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ ۔ اور پھر نہ سمجھا ۔ کہ ربوا کیا ہے پھر ساہوکار ۔ جاہل سے جاہل زمیندار سب جانتے ہیں۔ کہ سود کیا ہے۔

یمحق اللہ الربوا ۔ سود کو مٹاتا ہے اللہ ۔ کیونکہ اس کو منع کر دیا۔

و یربی الصدقت ۔ اور صدقات کو بڑھاتا ہے اس طرح پر کہ ان کے دینے کا حکم دیا۔

مورخہ ۹ ۔ اپریل ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۶ و ۷

واتقوا یوما ترجعون فیہ ۔ انسان کی فطرت میں جیسی محبت وطن ... ہے ویسے ہی ... اسے کسی احسن رسان ذریعہ کی آرزو ہے۔ پس اس تقاضائے فطرت کی تحت بعزت حق ... تم جناب الٰہی میں ضرور حاضر کئے جاؤ گے۔ کیا تم نے اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر کی ہے؟ ایک ... سفر میں بھی انسان اپنے اترنے کے مقام اور ضروریات سفر کا انتظام کر لیتا ... اس سفر کے لئے بھی کبھی کوئی فکر و انتظام ہوئی ہے؟ انسان اپنی حالت پر غور کرے ... مجمع میں اپنی ہتک گوارا نہیں کرتا تو کیا جہاں اولین و آخرین جمع ہوں ... رسوا ہونا گوارا کرے گا ہرگز نہیں۔

... ہون ۔ ... ۔ ...

یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم ۔ جہاد ... روپیہ کی اور روپیہ کا حصول بعض کے نزدیک سود پر منحصر ہے فرمایا کہ جو ... وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے ... لین دین کے معاملے میں کافی احتیاط ضروری ہے۔

کاتب بالعدل ۔ یعنے کاتب کی تحریر عدالت سے وابستہ ہو اور قانون سلطنت کے مطابق ہو۔ ہم نے ایک دفعہ پانسو روپیہ دیا اور جائداد کی رجسٹری نہ کرائی۔ چنانچہ وہ روپیہ واپس نہ ملا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نور الدین نے دو گناہ کئے ایک تو یہ اللہ کے حکم کے مطابق رجسٹری داخل خارج نہ کرائی ۔ دوم اپنے تساہل سے دوسرے کو گناہ کرنے کا موقعہ دیا نہیں شاید ۵۰۰ روپیہ کی فکر ہے اور مجھے اس بات کی کہ یہی ۵۰۰ روپیہ گناہ کا کفارہ ہو جائے کسی اور شامت میں مبتلا نہ ہوں۔

کئی لوگ اس غلطی میں گرفتار ہیں کہ وہ لکھواتے نہیں اور قانون سلطنت کے مطابق رجسٹری وغیرہ کرانے میں تساہل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابھی یہ ہمارے اپنے ہیں یا یہ بزرگ ہیں ان کی نسبت کیا خطرہ ہے مگر آخر اس حکم کی خلاف ورزی کا نتیجہ اٹھاتے ہیں۔

کما علمہ اللہ ۔ کما کے معنے ہیں کیونکہ ۔ علمہ اللہ صحیح فرمایا۔ کیونکہ اللہ ہی نے دماغ دیا اسی نے فہم دیا اسی نے آنکھیں دیں ۔ کوئی کاتب کتابت نہیں کر سکتا مگر اللہ کے فضل سے۔ اس لئے اپنی طرف منسوب فرمایا۔

بالحق ۔ یعنے لکھواتے لکھواتے بیجا باتیں نہ لکھوائے۔

ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری ۔ لاہور میں ایک شخص نے میری تقریر سن کر مجھ سے کہا۔ کیا یہ باتیں آپ کی مجھے لفظ بہ لفظ یاد رہیں گی۔ میں نے سادگی سے کہا نہیں۔ اس پر وہ بولا تب یہ حدیثیں وغیرہ سب نامعتبر ہیں کیونکہ جب دس منٹ کے بعد کوئی کلام لفظ بہ لفظ یاد نہیں رہ سکتا۔ تو پھر دو سو سال کے بعد وہ باتیں کیسے یاد رہ سکتی ہیں حدیثیں تو تمام دو سو سال کے بعد مرتب ہوئی ہیں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بھول جائے تو دوسرا یاد کرائے اس اصول کے مطابق ہم حدیثوں کے قدر مشترک کو لے لیتے ہیں۔

فلیس علیکم جناح الا تکتبوھا ۔ تم پر گناہ نہیں جو نہ لکھو اس سے معلوم ہوا کہ لکھنا بہرحال بہتر ہے یہ اس کلمہ سے خوب ملتا ہے ۔ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔ اسی میں طواف واجب ہے۔

واشھدوا اذا تبایعتم ۔ شافعی دکاندار معمولی سودوں میں بھی اس پاس کی دکانوں کے لوگوں کو گواہ کر لیتے ہیں یا کم از کم علے مذہب ابی حنیفہ کہ کر اعلان کر دیتے ہیں۔

یضار ۔ کاتب کو حق کتابت ضرور دینا چاہیئے ۔ گواہوں کو بھی حرجانہ حسب حیثیت ان کو دینا چاہیئے۔

واتقوا اللہ ۔ اللہ کو سپر بنا کر اس کا تقویٰ اختیار کرو ۔ اللہ علم دیگا ۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ تقوے کا نتیجہ سچے علوم کا ملتا ہے۔

۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۸

یہ سورۃ بقرہ کا خاتمہ ہے وہ بات جو میں نے ابتدا میں بیان کی تھی اس کا اس میں بھی پتہ لگتا ہے کہ اصل غرض اس سورہ کریمہ کی اعلان جہاد ہے ۔ چنانچہ وانصرنا علی القوم الکافرین میں اس مطلب کو ظاہر کر کے ختم کر دیا۔ "انعمت علیھم" میں بتایا کہ بعض منعم علیہم مغضوب بھی بن جاتے ہیں چنانچہ وہ بنی اسرائیل جن کی نسبت فرمایا ۔ اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم انہی کی نسبت باؤ بغضب من اللہ فرمایا۔ دوسرے رکوع میں فرمایا کہ منعم علیہم کی کیا صفات ہیں اور مغضوب علیہم اور ضالین کا انجام کیا ہے۔ پھر منعم علیہم میں سے ابراہیم اور اسباط کا ذکر کیا۔ پھر جہاد کے لئے آیات فرمائیں اور قاتلوا میں اس کی تصریح کر دی ۔ چونکہ جنگوں میں جوش کے لئے شراب اور خرچ کے لئے میسر کا طریق تھا اس لئے اس کی نسبت احکام صادر فرمائے اور لڑائی میں ... بعض تیامی کچھ خانگی تنازعات پیش آتے اس لئے ان کے بارہ میں ... پھر بتا دیا کہ تم ایسے نہ بنا جیسے موسیٰ کے ساتھی تھے

اور ایسے جیسے طالوت و داؤد کے زمانے میں ... ہوئے ... میں اتفاق کی آکیڈیائی
اور بتایا کیوں دے کیا دے کہاں سے دے کس طرح دے ... پھر اسی سورۃ میں توحید، نماز، روزہ،
حج، زکوٰۃ اور تمام انسانی فضائل و رذائل کا بیان فرمایا گویا یہ سورۃ ایک جامع سورۃ ہے
اب آخر میں بیان فرمایا کہ

للّٰہ ما فی السموات وما فی الارض

ان تمام ملکوں پر ایک وقت آنے والا ہے کہ حکومت اللہ ہی کی ہو جاوے گی۔
یحاسبکم بہ اللّٰہ - دوسرے مقام پر فرمایا - اقترب للناس حسابهم - محاسبہ
بھی ایک دن ہونا ہے۔

فیغفر لمن یشاء

متن میں عموم ضروری نہیں - معرف بھی ... یہاں بتایا ہے کہ مغفرت ان کی
ہوگی جو یؤمنون بما انزل الیک ... کے مصداق ہیں کیونکہ وہی
متقون ہیں اور عذاب ان کو ہوگا جو ان الذین کفروا سواء علیهم ءانذرتهم
ام لم تنذرهم کے مورد ہیں۔

... امن باللّٰہ

اللّٰہ اس ذات سے مراد ہے جو تمام عیبوں اور نقصوں اور بدیوں سے منزہ تمام
خوبیوں اور کمالات کی جامع اور ہر طرح کی نیکیوں سے متصف ہے۔
چونکہ ایک معمولی بزرگ سے تعلق اس بات کی تحریک کرتا ہے کہ ہم بھی نیک بن
جاویں۔ تو پھر جس کا تعلق ایسی ذات سے ہوگا وہ کیوں نہ پاک ہو جائے گا۔ ایمان باللہ کا
یہی فائدہ ہے۔
وملائکتہ - بارہا بتا چکا ہوں کہ انسان کو جب تحریک ہو تو اس وقت کرے
کیونکہ وہی وقت اس نیکی کے کرنے کا ہوتا ہے اگر ذرا بھی سستی کی جاوے - تو نتیجہ
اچھا نہیں ہوتا - ان اللّٰہ یحول بین المرء وقلبہ
جب ایک فرشتے کی تحریک مانی جاوے - تو پھر آہستہ آہستہ بہت فرشتوں سے تعلق
پیدا ہوتا ہے اور بالآخر ان تمام کے سردار جبرئیل سے اور اس کے ذریعے
سے وہ علوم اترتے ہیں جن کا تعلق قلب سے ہے - اور میکائیل کے ذریعے وہ علوم
جن کا تعلق دماغ سے ہے - ان سرداران ملائک سے تعلق ... لوگوں کا تو
ہے جو ان سے کم ہے وہ کتب الٰہیہ پڑھیں - پھر ایک درجہ ... جو پڑھنا ہی نہیں
جانتے ان کے لئے رسل ہیں۔

غفرانک ربنا

انسان جزع فزع میں بے صبری سے شہوت و حرص کے سبب حضرت حق سبحانہ
کے فیضان سے رک جاتا ہے اس واسطے استغفار کا حکم دیا۔ تمام لوگوں پر ایک
وقت قبض و کسل کا آتا ہے اس کے دور کرنے کے لئے یہ ... علاج ہے
فقہا ائمہ میں سے ایک امام کا یہ مذہب ہے (جو مجھے بھی پسند ہے) کہ
اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز والکسل
کی دعا واجب ہے۔ آجکل مسلمان یا تو عجز میں گرفتار ہیں
سکتے ہیں۔ اسباب مہیا کرنے کو اور کر سکتے ہیں

کام نہیں لیتے ... ان کو چاہیئے کہ وہ کسل چھوڑ دیں - جس کے اسباب میں سے
ایک کبر و ناز اور خود پسندی بھی ہے۔

لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعها

جو لوگ کہتے ہیں کہ شریعت کا نزول ہمارے عجز کے ثبوت کے لئے ہے ایسے
ہی کئی اور لوگ ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ شریعت پر عمل ناممکن ہے اس لئے فرمایا
کہ ہم کوئی حکم ایسا نہیں دیتے جو انسان کی مقدرت و وسعت استطاعت کے
مطابق ہو۔

لها ما کسبت

جو کوئی عمل کرے اس کا فائدہ بھی اسی عامل کے لئے ہے۔

وعلیها ما اکتسبت

مصیبت کی جڑ انسان کی نافرمانی ہوتی ہے - ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت
ایدیکم - پھر بھی بعض گستاخ لوگ اپنے دکھوں کو خدا کے ذمہ لگاتے ہیں۔

ربنا لا تؤاخذنا

حدیث میں آیا ہے اس دعا کا نتیجہ ہوا کہ نسیان پر مواخذہ نہیں ہوتا۔
خطاء کی مثال یہ ہے کہ بندوق اور نشانہ ... لگ جائے انسان کو۔

اصرا

... سے نفرت کرنے کی وجہ سے کئی انسان شریر ہو
گئے ... تقدیر کے مسئلے میں غلطی لگی۔ اصر
... ایسے فعل کا ارتکاب جس کے بعد انسان سست و کاہل ہو
جاوے ... اصر نام ہے ایسے عہد کا
جس ... حیرت کے قابل نہیں رہتا - پس اس کے معنے یہ ہوئے کہ اے
ہمارے مولا ... ہم کو ایسے افعال کا مرتکب نہ کر جن کا یہ نتیجہ ہو کہ ہم تیرے حضور
سے دھتکارے جائیں جیسے کہ پہلے لوگوں نے بد ذاتیاں ... معاہدات کا
نقض کیا اور مغضوب ... ہم نہ بنیں۔

انت مولانا

مولا جب خدا کے لئے بولا جاوے - تو اس کے
معنے ... رب ... ناصر

الحمدللّٰہ کہ یہاں سورۃ بقرہ کے نوٹ ختم ہوئے

www.aaiil.org

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف

سورۂ آلِ عمران

(پارہ سوم)

من انصاری الی اللہ - اگر کوئی میرے انصار مین سے ہے - تو ادہر چلے جدہر مین جا رہا ہون - یعنی اللہ کی طرف -

الحواریون - مفسرین نے لکھا ہے حواری کہتے ہین دہوبی کو - چونکہ اونہون نے دلون کو صاف کر دیا تہا - اس لئے انہین دہوبی کہا گیا ہے اصل بات یہ کہ جو بڑے خلوص سے اپنی جان پر کھیلنے کو تیار ہون ایسے لوگون کو حواری کہتے ہین

مکروا - یہ آیت یاد رکھنے کے قابل ہے دیکھو اس کی ضمیر بظاہر حواریون کی طرف پھرتی ہے - مگر یہ صحیح نہین - بلکہ ان لوگون کی طرف راجع ہے جو احس منہم الکفر کے مصداق ہین - پس کبھی ضمیر کا مرجع دور بھی ہوتا ہے مکر بمعنی تدبیر ہے - عربی سے ناواقف - ہمہ گیرد علتی علت شود کے مصداق اپنی زبان پر قیاس کر کے اس کو اپنے معنون مین لیتے - اور مکر - مکرا - مکروا کی گردان پڑہتے ہین -

مورخہ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

اس رکوع مین اللہ نے مجھے ایسا انشراح صدر بخشا ہے کہ مین اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے مذاہب کو محض فضل الٰہی سے یقیناً جیت سکتا ہون - اس قدر انشراح مجھے حاصل ہے کہ مین کسی مجلس مین جہان اسلام کے مخالف لوگ بیٹھے ہون - ذرہ بھر بھی بزدل نہین ہوتا - تمام دنیا کے لئے یہ قاتل حجت ہے جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا -

یہ آیت قیامت تک اسلام کا بول بالا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے - یہ اس لئے مین نے کہا تا تمہین اس نعمت کی قدر ہو انی متوفیک مین تیری روح کو قبض کرنے والا ہون - توفی کے معنے پر حضرت صاحب نے سیر کن بحث فرمائی ہے - میری تشریح کی حاجت نہین آپ نے انعامی اشتہار شائع کئے کہ قبض روح سوا کوئی) اور معنے اس کے بلا قرینہ دار فہ بتا دے ایک مولوی نے دہلی مین دفتیت کو پیش کیا - مگر وہ کیسا نادم ہوا - جب آپ نے بتلایا کہ کیا یہ ایسی بات ہے جس بات توفی ہے -

ورافعک الی - لوگ تجھے ہوتا - کذاب - سفلی زندگی سے سمجھتے ہین - مگر میری تیری روح کو قبض کر کے اعلے علیین مین (ان الابرار لفی علیین) مقام دون گا -

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ

بس یہ وہ دلیل ہے جس پر ساری دنیا کے مذاہب کا امتحان ہے فرماتا ہے کہ مین کرنے والا ہون وہ جو کہ تیری تابع ہین بڑھ کر ان پر جو تیرا انکار کرتے ہین اور پھر یہ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے -

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین یا مسیح کو ماننے والے یا مسیح کے منکر - ان دونون کے درمیان قطعی فیصلہ کی ما دہتا اتی کہ مسیح کے ماننے والے منکرون پر غالب رہین گے - چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ عیسائی اور مسلمان مسیح کے ماننے والے یہود پر حکمران ہین - اور پھر اور قومین جو مسیح کی منکر ہین وہ بہی محکوم ہی ہین اور صرف محکوم نہین بلکہ ذلیل - کہ

فاعذبہم عذابا شدیدا - دنیا ہی مین اون کو عذاب دونگا اور عذاب بھی سخت - چنانچہ یہود کو جو جو عذاب اور دکھ پہونچے وہ مخفی نہین اور یہی دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا ثبوت ہوگا -

ومالہم من ناصرین - پھر یہان تک ہی ختم نہین - بلکہ غیر قومون کی حکومیت مین دیسے آئین گے - کہ اور مظلومون کے تو مددگار پیدا ہو جاتے ہین - مگر مسیح کے منکرون کا کوئی مددگار نہ ہوگا - یہ بھی ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین -

من الایت - یہ بات نشانون مین سے ایک بھاری نشان ہے یہان تک تو منکران مسیح کا فیصلہ کیا - کیونکہ کفر واسے مراد مسیح کے کافر ہین - اب سچے اور جھوٹے متبع کا فرق تبلاتا ہے مسلمان کہتے ہین - ہم مسیح کے سچے پیرو ہین اور عیسائی کہتے ہین ہم فرمایا -

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم - عیسائی کی مثال آدم کی مانند ہے

www.aaiil.org

پیدا کیا۔ پھر وہ مرگیا اور مرنے کے بعد کن فیکون
[illegible] زندہ ہوگا۔ اسی طرح عیسےٰ بھی مرچکا اور قیامت کو زندہ
[illegible] کے عقائد یہ ہیں وہی حق پر ہیں۔ اگر تم اوس کی الوہیت
[illegible] میں ہو۔ تو کوئی دلیل دو۔ آدم کا مثیل ہونے سے اس کی بشریت
ظاہر ہے۔ دنیا نے اوس کو دیکھا کہ وہ انسانوں کی طرح کہاتا پیتا اگتا موتا
[illegible] پھر [illegible] آگیا۔ الحق من ربک [illegible] مخاطب نیرے
[illegible] بات [illegible] ہے۔ تو [illegible] یہی [illegible]
[illegible] کے لئے آخری فیصلہ بتایا ہے۔
[illegible] لعنۃ اللہ [illegible] کاذبون پر
[illegible] پھر دیکھیں کس پر خدا کا عذاب آتا ہے اور کون تو م [illegible]
[illegible] در حقیقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سواء بیننا و بینکم [illegible] سے معلوم
[illegible] کہ جن کی پیچھے [illegible] بت پرستی کا مرض کم ہوتا
[illegible] ایک [illegible] اوسکی [illegible] ملاقات کیا کرتا تہا مجھ
[illegible] دفعہ اوس نے کہا کہ کوئی معیار [illegible] ضرور چاہیئے۔ وہ
[illegible] قائم نہ ہو۔ جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔ چونکہ یہ میرا یقین ہر
[illegible] فطرت سے بے ساختہ بول اٹھتی ہے۔ اس لئے مین نے کہا
[illegible] آتا ہیں۔ ہماری عقلیں [illegible] میں ایسی نہیں کہ ہمارے قائم کردہ
[illegible] عزت آپکے دل میں بیٹھ سکے [illegible] لئے آپ خود ہی تجویز فرماویں آپ
[illegible] معیار قائم کرینگے۔ لامحالہ وہ قابل قدر ہوگا۔ یہ مجھے یقین تہا۔ کہ اگر اس
[illegible] معیار قائم کرنے کی کوئی الجھن ڈالی۔ تو فطرت کی آواز سے اسے
[illegible] جادیگا۔ اوس نے کہا مذہب کا پرانا ہونا یعنے جس قدر قدیم
کی طرف پہلے جاویں جو سب سے قدیم ثابت ہو۔ وہی مذہب حق ہے یعنی
کہا بڑا مسئلہ تو خدا ہی کے ماننے کا ہے اس سے باقی مسئلے نکلتے ہیں
اب مین پوچھتا ہوں کہ بت پرستی کو کہان تک قدامت رکھتی ہے اوس نے کہا
[illegible] ہو۔ اسلام سے تو پہلے کی ہے۔ اسلام کو ابھی بارہ سو سال ہوئے
ہیں۔ مین نے کہا اسلام تو فبھداھم اقتدہ کہکر اپنے تئین قدامت سے
وابستہ کرتا ہے آپ فرمائیں [illegible] کہ بت پرستی کب سے ہے۔
رامچندر جی کے زمانہ سے [illegible] راجچندر دیوتا کی پرستش
[illegible] تھے۔ اوس نے وشنو کی۔ مین نے کہا اور وشنو؟ کہا برہما
کی۔ مین نے کہا اور برہما۔ کہا ایشور کی۔ اس پر مین نے کہا بس وہ مسلمان

تھے یہی مسلمانون کا مذہب ہے۔ اسلام کا اہم مسئلہ یہی لا الہ الا اللہ ہی توحید
یہان ان آیات مین عیسائیون سے بحث ہے۔ عیسائیون کی پرانی
کتاب تو توراۃ ہے اور اس مین تثلیث وغیرہ کا ذکر نہین۔
مین نے ایک دفعہ ایک عیسائی سے کہا تمہارے اعمال
مین یہ پیشگوئی ہمارے نبی کے حق مین ملتی ہے۔ اوس نے کہا کہ
بے انصافی کرتے ہو۔ یورپ و امریکہ کے لوگ یہ معنے نہین کرتے
آپ کیون ان کے خلاف معنے کرتے ہین۔ مین نے کہا یہ قاعدہ تو
آپ نے خود ہی توڑا۔ جو معنے توراۃ کی پیشگوئیون کے یہود کرتے
ہین۔ وہ آپ کیون نہین کرتے حالانکہ توراۃ کے وارث وہی ہین جس
قدر مسیح کی الوہیت کے دلائل آپ کے پاس ہین ذرا انہین یہودیون
کی تعبیر کے مطابق صحیح تو کر دین۔ اس پر وہ جوش مین آکر بولا وہ
بے ایمان ہین۔ مین نے کہا ہم آپ کو بے ایمان سمجھتے ہین۔
یہان فرمایا۔ کہ یسوع کو خالق ارض و سماء وغیرہ کہنا تو اس زمانے
کی باتین ہین۔ آؤ۔ اس اصل کیطرف چلین۔ جو سب سے پہلے ہے۔
یعنے توحید اس پر ایمان رکھین۔ یہ بات یاد رکھین۔ کہ عیسائی مذہب کی کسی
کتاب مین بیٹے نہین آیا۔ اسی لئے ان کے سمجھدار لوگ عیسائی نہین
بلکہ مسیحی کہلاتے ہین۔ کوئی شخص یسوع کا نام ہوا ہے۔ جس کا مسلمانون
کی کتابون مین ذکر تک نہین۔ اس کی یہ لوگ پرستش کرتے ہین۔ باقی
رہا مسیح سو اس کا آدم ہونا تو شاہدات سے ثابت ہے۔ اس کے خدا ہونے
کی کوئی حجت نیرہ چاہیئے۔ جو کوئی نہین۔ پس تعالوا الی کلمة ....
سواء بیننا و بینکم۔
ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ۔ تین قسم کے
معبود ہین ایک تو پوپ کو ہی خدا سمجھتے۔ اس کے اختیارات مین معاصی
کی مغفرت کا اعتقاد تہا۔ پوپ ایک زمانہ مین بادشاہ بھی تہا۔ ایک گروہ
مریم کو خداوند کی مان کہتا اور اس کی تصویر کے آگے سجدہ کرتا ہے۔
ایک روح القدس۔ باپ۔ تینون کو خدا سمجھتا ہے۔
فرمایا۔ بہتون کا نوکر اچھا نہین ہوتا۔ ءارباب متفرقون خیر
ام اللہ الواحد القہار۔ پنجابیون نے اس نکتہ کو خوب سمجھا ہے
ان مین ایک مثل ہے۔ دو گھرون کا مہمان بھوکا رہتا ہے۔ ارباباً
من دون اللہ کے ماننے والون کو ہم کہتے ہین کہ ایک خدا مین آپ
نے کیا کمی دیکھی ہے۔ جو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ ملایا ہے۔ جس مین
کمی ہے۔ وہ الوہیت کا مستحق نہین ہو سکتا۔
یا اھل الکتاب لم تحاجون۔ کبھی تو جوش مین آکر کہتے ہین کہ توراۃ

www.aaiil.org

کی پہلی کتاب سے تثلیث نکلتی ہے - وہاں الوہیم آیا ہے - پھر دانیال اور ابراہیم کو بھی تثلیث ماننے والا بتاتے ہیں - خدا تعالےٰ فرماتا ہے - کہ یہ استنباط تم کرتے ہو - توریت سے یہ دونوں ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں کسی مذہب نے اپنا کوئی نام نہیں رکھا - یہودا کی طرف منسوب ہو کر یہودی کہلاتے - اور مسیح کی طرف منسوب ہو کر مسیحی - اصل میں ایک ہی نام کل مذہبوں کا ہو سکتا ہے - وہ کیا ؟ وہی جو مذاہب کا مقصد ہے یعنی راستبازی اور فرمانبرداری - یعنے اسلام - جسکی تعلیم میں کسی قسم کا شرک نہیں - بلکہ عین فطرت کے مطابق ہے - بچہ جس وقت بالغ ہوتا ہے - تو کم از کم اتنی سمجھ تو اسے آجاتی ہے کہ میں اپنا خالق آپ نہیں بلکہ کوئی اور مقتدر ہستی ہے - پس یہی وہ فطرت کی گواہی ہے - جس سے شرک کا استیصال ہو جاتا ہے -

واللہ ولی المومنین - ولی معمولی لفظ نہیں - قرآن شریف نے اس کی تفسیر بتائی ہے اور اس کا ایک پہچان بتائی ہے -

جب اللہ کسی کا ولی بنتا ہے - تو اس کی ولایت کا نشان یہ ہے - کہ یخرجہم من الظلمات الی النور - یعنے انسان جو قسم قسم کی ظلمتوں میں پڑا ہوا ان ظلمتوں سے روز بروز نکلتا جاتا ہے - بڑی ظلمت تو یہ ہے کہ ماں باپ اچھے نہ ہوں - پھر دوسرے مربی استاد وغیرہ - پھر دوست - اتنا پھر رسم و عادت پھر محبت و بغض - پھر شہرت و حرص - پھر بخل [illegible] و کسل - کسی کے اوپر سے جا ظلم (الظلم ظلمات) پس ان ظلمتوں سے نکل کر جو نور کی طرف جا رہا ہو تو سمجھے کہ اللہ میرا ولی ہو گیا ہے -

وما یضلون الا انفسہم - یہ نہیں گمراہ کر سکتے - مگر اپنے ہی ڈھب کے لوگوں کو -

مورخہ ۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۹ ء

(رکوع ۸)

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دو قسم کی طبیعتیں ہوتی ہیں ایک وہ - جنہیں اگر عمدگی سے وعظ کیا جاوے تو ان لیتے ہیں اور اگر تشدد کیا جائے تو انکار کرتے ہیں اور ایک وہ جو دلائل کو سنتے ہی نہیں - ہاں دو چار جوت لگ جائیں تو کہتے ہیں جی ٹھیک ہے -

ایک زمانہ میں مجھے خیال پیدا ہوا - تو میں نے چند لڑکوں سے سوال کیا - اگر کوئی لڑکا بدچلنی کرے تو اس کے روکنے کی کیا تدبیر ہے - اس پر... بعضوں نے لکھا کہ اسے نصیحت کی جاوے مگر تنہائی میں اور بعضوں نے یہ کہا کہ نصیحت کی جاوے مگر عام لڑکوں میں تا اُسے ندامت ہو - بعضوں نے کہا پکڑ کر خوب بید لگائے جاویں تا پھر کبھی ایسی جرأت نہ کرے - درحقیقت سب نے سچ لکھا - کیونکہ کئی قسم کے لوگ ہیں - بعض وہ جو نصیحت ان

لیتے ہیں - . . . . مگر دلائل سے

بھی ہیں - جنہیں دلائل دیں تو اور بھی بھیر جاتے ہیں - شروع کر دیتے ہیں - بعض صرف کہنے سے مان جا[تے] دلائل کہنے کو مانتے ہیں - بعض صرف خوشی یا توجہ چھوڑ دیے جاتے ہیں - بعض مار کھائے بغیر نہیں سمجھتے ہیں پھر بعض ایسی طبع کے انسان ہوتے ہیں جو دن رات منصوبے سوچتے رہتے ہیں ویسے بدبخت ہمیشہ ناکام رہتے ہیں - مگر وہ اسی فکر میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ فلاں بڑے کارخانے کو نقصان پہونچائیں - بس ایسے بدبختوں کا ذکر اس آیت میں ہے - انہوں نے ایک تجویز کی -

وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علے الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا آخرہ لعلہم یرجعون

گروہ نے اہل کتاب میں سے کہا - بڑے بڑے عمائد یہود جو ہیں یہ سب ملکر صبح مسلمان ہو جاؤ - اور عصر کی نماز کے بعد اس دین کو ترک کر دو - اور یہ ظاہر کرو - کہ ہم نے اندر جا کر اس میں بہت سی بدیاں دیکھیں پس اس تجویز سے یہ چند اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے ہیں - واپس اپنے دین میں لوٹ آئینگے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - منصوبہ بازیوں کا کچھ فائدہ نہیں -

ان الھدیٰ - ھدی اللہ - کامل ہدایت تو وہی ہے - جو اللہ کی ہدایت ہے اور وہ یہ کہ تمہاری مثل ایک اور قوم کو بھی اپنی انعامات سے سرفراز فرمایا گیا ہے - سلطنت - نبوت -

او یحاجوکم عند ربکم - بلکہ وہ تمہارے رب کے حضور حجت میں تم پر غالب ہیں

اَو - کے معنے بلکہ کے ہیں -

ان الفضل بید اللہ - اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی نسبت بھی فرمایا - [illegible] اللہ [illegible] من الناس - اور داؤد کے عبادتگاہ میں جب دشمن چڑھ آئے تو وہاں بھی فرمایا - انا جعلناک خلیفۃ فی الارض - ہم نے تمہیں بادشاہ بنایا ہے - یہاں یہ مسئلہ سمجھایا ہے کہ الٰہی انتخاب کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنا ہلاکت کا موجب ہیں -

ومن اھل الکتاب من ان تامنہ (الی) یعلمون - ایسے آدمی ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں - ایک شخص نے جنگل میں ایک عورت کو زیور سے لدی ہوئی پایا - جو راستہ بھول گئی تھی - اس نے اسے مقام پر پہونچایا حالانکہ پوری دسترس رکھتا تھا کہ زیور اتار لے - پھر ایسے بھی ہیں - جو ایک دینار کو دیکھ کر دل ثابت نہیں رکھ سکتے - ایک صوفی نے شیطان کو عالم کشف میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کئی لگامیں ہیں - پوچھا یہ کیا - کہنے لگا - یہ لوگوں کو قابو کرنے کے لئے - پھر اس نے کہا تم لوگ تو صرف کان پکڑ قابو کرنے جاتے ہو - نیکی کے

ہے تو میدان کے لئے شیطان کو بہت آسان ہے جماعت

ہے مکر کئی ہیں کہ ابھی وظیفہ پڑھ رہے ہیں

۔ امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ اور اسے شرعی عذر کے نیچے لاکر صحیح قرار دیتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر حرکت و سکون کے وقت دیکھے کہ اس سے تعظیم لامر اللہ۔ شفقت علے خلق اللہ میں تو کوئی فرق نہیں آتا۔

من سبیل ۔ الزام۔

من اوفی بعہدہ۔ وعدہ پورا کرو کسی عیسائی سے کرو یا چوہڑے چمار سے

لا یکلمہم اللہ ۔ محبت کا کلام نہیں کریگا۔

ولا ینظر الیہم ۔ نظر شفقت نہیں کریگا۔

یلوون السنتہم ۔ یہ کئی واعظوں کا قاعدہ ہے کہ پہلے کوئی آیۃ پڑھ لیتے ہیں اور پھر اپنے مطالب کی بات شروع کردیتے ہیں سننے والا سمجھتا ہے کہ ترجمہ کر رہا ہے کوئی فرد بشر ایسا نہیں جسے اللہ کتاب دے۔ پھر وہ الحکم کی باتیں پھر والنبوۃ۔ قبل از وقت بعض باتوں سے آگاہ کرے اور وہ کہے میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو یہی کہیگا ربانی بنو۔ اس کے چار معنے ہیں۔ حکما۔ رو بات کی تہ کو سوچنے والے) علما فقہا۔ (تقلید کرنے والے کہ دوسرے غلطی میں نہ پڑیں) چوتھے معنے یہ ہیں یصغار انست۔

مورخہ ۲۵ - اپریل ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر ۹)

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا قرآن شریف ایز نبی کی نسبت پیشگوئیاں تو اگلی کتب سے بیان کرتا ہے۔ مگر ورس اور باب کا حوالہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت عمدہ جواب سمجھایا۔ میز و تقہ دیکر ایک انجیل اٹھا لی اور کہا کہ اس میں مسیح کی نسبت بعض پیشگوئیاں عہد نامہ عتیق سے دی گئی ہیں مگر باب اور ورس کا ذکر نہیں اسے خدا جانے اپنی بات یاد نہ رہی۔ کہنے لگا باب اور ورس تو چودھویں صدی کے بعد بنے ہیں اس پر میں نے اسے کہا کہ ذرا ہوش میں آؤ۔ قرآن شریف نے بھی اس وقت ان پیشگوئیوں کے حوالے دئیے ہیں جب کہ یہ باب و ورس نہیں تھے وہ بہت ہی شرمندہ ہوا۔

ایک عیسائی عورت سے میں نے پوچھا۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا توریت میں کہاں موجود ہے وہ کہنے لگی توریت میں تو کہیں ہے نہیں۔

میں نے کہا تم پھر اس مذہب کی پابند کس طرح ہو۔ کہنے لگی میرا خاوند پادری ہے۔ میثاق النبیین کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہاں کل نبی مراد ہیں چنانچہ اعمال باب ۳ آئت ۲۱ میں ہے کہ نبیوں نے اس بات کی دعا کی ہے۔ تا تازگی بخش ایام آئیں اور ضرور ہے کہ آسمان اسے روکے رہے جب تک کہ وہ جو تمام نبیوں نے کہا پورا ہو۔ اور موسے کی مثیل نبی تھے۔ اس کے دو بڑے

فائدے ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ موسے کی مثیل مسیح تھے ان سے ہم کہتے ہیں کہ بقول تمہارے مسیح تو خدا تھا پس خدا کو موسیٰ سے کیا نسبت ہو سکتی ہے دوم۔ مسیح کو وہ کامیابی کب ہے جو موسیٰ کو ہوئی۔ پھر لکھا ہے یہ پیشگوئی پوری ہونے کے بعد آئیگا۔ یوحنا کی انجیل باب ۱ میں لکھا ہے کیا تو ”وہ نبی“ ہے۔ وہ نبی سے مراد بعض عیسائی دجال لیتے ہیں۔ مگر ان کے ریفرینس والوں نے استثناء کے باب کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں موسے کے مثیل نبی ہونے کا ذکر ہے اور استثناء باب ۳۳ میں لکھا ہے کہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ۔ چنانچہ دس ہزار صحابی رسول علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ جب آپ مکہ میں مظفر و منصور داخل ہوئے غرض استثناء باب ۱۸۔ باب ۳۳۔ یوحنا باب اول اعمال باب سوم کے علاوہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں سلع کا نام مذکور ہے اور یہ پہاڑی مدینہ میں ہے کہ [illegible]

۴۲-۵-۷- یسعیاہ میں مینڈھے بکریوں کی قربانیاں کا ذکر ہے۔ حالانکہ مسیح کے بعد کوئی قربانی نہیں اس کے بعد ایک۔ اور یہاں بتایا کہ اس نبی کے مخالف بد عہد ہوں گے۔ چنانچہ ان لوگوں کی کتب میں مذکور ہے۔ معاہدہ کیا ہوتا ہے توڑنے کے واسطے ہوتا ہے۔ معاہدہ موجودہ وقت کی تصویر ہوتی ہے۔ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل کو سورۃ بقرہ میں پڑھو۔ جہاں ان کی عہد شکنیوں کا مفصل ذکر ہے۔ پھر فسق و فجور کی جڑ ہے

عورتوں کی آزادی اور شراب اور یہ دونوں باتیں اسی قوم میں موجود ہیں۔

افغیر اللہ۔ سچے دین کا نشان بتایا کہ اس میں فرمانبرداری سکھائی جاتی ہے

ان علیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ اللہ کی رحمت سے دور۔ یعنے خدا کا ان سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ ملائکہ سے بھی دور یعنے کوئی نیکی کی تحریک نہیں ہوتی۔ لوگوں سے دور۔ یعنے وہ انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

لن تقبل توبتہم۔ اس آئت پر بہت بحثیں ہوئیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ جو پہلے توبہ کی ہوئی تھی۔ جب اسے توڑ دیا۔ تو قبولیت کیسی۔

ولو افتدی بہٖ۔ ہدیہ تو قبول نہیں تھا۔ مگر فدیہ بھی نہ ہوگا

(یہاں تیسرے پارہ کے نوٹ ختم ہوئے)

سید صدیق حسن کے [illegible] مین نے ان کی آزاردہی کی وجہ
[illegible] سے باعث [illegible] وقوع مین آتی۔ قبل وقوع حادثہ
[illegible] کے براہین احمدیہ ان کی نسبت چند الفاظ لکھے تھے
اون کا وقوع چند عرصے بعد ہو گیا تھا اور پھر اس نے دعا کرائی
تو الہام ہوا تھا کہ ہر کا اور سزا سے بچایا جاویگا۔ چنانچہ وہ
[illegible] اگر آپ کتاب براہین احمدیہ کا حصہ چہارم دیکھین۔ تو خود آپکو
معلوم ہو جائیگا۔ مگر تب خود آزمائش کرنا اس سے بھی بہتر ہے

والسلام۔

۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم حبیب الرحمان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ ڈیڑھ میل تک شہر میں اپنے
گاؤن سے آنا بجز [illegible] کے متصور نہیں۔ چونکہ گاؤن مین [illegible]
اگر شہر کے نزدیک [illegible] ایک محلہ کی حکم رکھتا ہے
کسی حدیث صحیح مین اس [illegible] نہین بلا شبہ
جائز ہے [illegible] دین [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] اگست ۱۸۹۲ء

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
از عاجز عائذ باللہ [illegible] السلام [illegible] آید۔
بخدمت اخویم [illegible] منشی رستم علی [illegible] صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ [illegible]
سلسلہ بیعت [illegible] واستقامت
[illegible] عزیز کی [illegible] ذلک ظن و فتح علیکم
ابواب الخلوص [illegible] آمین ثم آمین۔ اشتہار [illegible]
بیعت بھیجا جاتا ہے [illegible] وقت ہوا اس پر
پابند ہون اور [illegible] کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے
مدد چاہتے رہین۔ اپنے [illegible] خلوص کی [illegible]
رکھین اور ہمیشہ طلب [illegible] قوت [illegible] توفیق کرتے رہین جس دن کے
آنا نہایت ضروری [illegible] گھڑی کا [illegible] نہایت یقینی
ہے اس کو فراموش مت کرو اور ہر وقت [illegible]
طیار ہو کیونکہ نہین معلوم کہ وہ دن اور وہ گھڑی کس وقت
آجاویگی۔ سو اپنے وقتون کی محافظت کرو اور اس سے
ڈرتے رہو جس کے تصرف مین سب کچھ ہے جو شخص
قبل از نزول بلا ڈرتا ہے اس کو امن دیا جاویگا۔ مگر جو شخص [illegible]
پہلے دنیا کی خوشیون مین مست ہو رہا ہے۔ وہ ہمیشہ کے دکھون
مین ڈالا جاویگا۔ جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے وہ اس کے
حکمون کی عزت کرتا ہے پس اس کو عزت دی جاویگی مگر
جو شخص نہین ڈرتا اس کو ذلیل کیا جاویگا۔

دنیا نہایت ہی تھوڑا وقت ہے [illegible]
جو اس سے دل لگاوے اور ناداں ہے وہ آدمی جو اس
کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو
جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا کرتے رہو اور عاجزی کو
اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان
سے دعا کی جاتی ہے۔ یہ کچھ بھی چیز نہین اس مین ہرگز
زندگی کی روح نہین۔ جب تم دعا کرو۔ تو بجز صلوۃ فریضہ
کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت مین جاؤ اور اپنی ہی زبان مین
نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ
بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور مین یہ دعا کرو کہ اے
رب العالمین تیرے احسانون کا مین شکر نہین کر سکتا تو
نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان
ہین میرے گناہ بخش تا مین ہلاک نہ ہو جاؤن۔ میرے
دل مین اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور
میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے
تو راضی ہو جاوے۔ مین تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے
پناہ مانگتا ہون کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا
اور آخرت کی بلاؤن سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل اور کرم
تیرے ہی ہاتھ مین ہے۔ آمین ثم آمین
آپ کی اس بیعت کی کسی کو خبر نہین دیگئی اور بغیر آپ
کی اجازت کے نہین دی جاویگی۔ لیکن مناسب ہے کہ
اس اخفاء کو صرف اسوقت تک رکھین۔ کہ جب تک کوئی
[illegible] درپیش ہو کیونکہ اخفا مین ایک قسم کا ضعف
[illegible] اور نیز اظہار سے گویا فعلاً نصیحت الخلق ہے آپکے اظہار
سے ایک گروہ کو فائدہ دین پہونچتا ہے اور رغبت الی الخیر
پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک کام مین مددگار رہو کہ
بغیر اس کی مدد کے انسانی طاقتین ہیچ ہین۔
والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء

(۶) مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ
پہونچا۔ مجھ کو باعث شدت کم فرصتی زیادہ گفتگو کی فرصت نہین
مین ہرگز سمجھ [illegible] نہین سکتا کہ مخلوق باوجود اپنے ضعف و ناتوانی
وجہل و نادانی وحیرت و سرگردانی اور ہر ایک قسم کے نقصان
و عیب کے کہ جو اس کی فطرت کو لگی ہوئی ہین۔ کیونکر دراصل
اپنی ماہیت مین عین خالق ہو سکتا ہے اگر انسان عین خالق
ہوتا۔ تو الوہیت کی تمام صفات بلاشبہ اس مین پائی جاتین
لیکن ہم دیکھتے ہین کہ انسان دنیا مین آکر بہت غم و ہم
ملتا نہین۔ بار ہا اپنے مطالب [illegible] ناکام اور نامراد رہتا ہے اگر
اس کو خدائی مین سے کچھ حصہ ہوتا تو یہ عجز اور نامرادی کی حالتین
کیون پیش آتین۔ انسان کی مخلوقیت تو ایک یقینی امر ہے جس کے
لوازم ہر وقت ہماری آنکھون کے سامنے ہین اور جس کا حیاتہ
ہر ایک شخص اٹھا رہا ہے مگر اس کے خالق ہونے کے علامات
کہان ہین۔ انسان کیسے کیسے علاج دردون اور دکھون
اور مصیبتون مین پڑا ہے اور فاقہ اور محتاجگی مین کباب ہوتا
اور جانا ہے اور ہر ایک قسم کی معصیت اور کبائر اور صغائر
مین بھی مبتلا رہتا ہے [illegible] کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے
کہ یہ تمام نقصان خدا تعالیٰ پر عائد ہو سکتے ہین۔ لا تقف
ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان
عنہ مسئولا۔ آپکا جو قول کہ [illegible] ذاتیہ سے ہم کو [illegible]
ہے۔ نہایت تعجب کی جگہ ہے [illegible] قرآن شریف مین [illegible]
بھی مین [illegible] قرآنی آیت [illegible]
مطلب کے [illegible] قرآن شریف [illegible]
تشبیہ کی [illegible] اس کی کوئی دلیل
کرنی چاہئے [illegible] سکتے مین کہ ہم
نہایت عاجز [illegible] خدا نہین ہو سکتے اور
ہمارے [illegible] نہین سکتے۔
[illegible] فاسق [illegible]
علانیہ خدائی کا دعویٰ [illegible] نہایت [illegible] ہو کر
مرے ہین۔ غرض خدا [illegible] اپنی خدائی کو [illegible]
بھی تو دنیا چاہئے [illegible] ایک [illegible]
ہے جس سے [illegible]
والسلام علی من اتبع الہدیٰ [illegible] اگست [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
(۷) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

۱۸۔ مئی ۱۸۸۸ء روز جمعہ [illegible] ایک صاحب [illegible] نام عیسائی
واعظ نے بمقام بٹالہ اس عاجز کے مکان نشست گاہ پر آکر
ایک عام جلسہ مین جس مین پچاس سے زیادہ آدمی مسلمان اور ہندو
بھی تھے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ دعوے کیا کہ جیسے آپ اس بات
کے مدعی ہین۔ کہ میری اکثر دعائین جناب الٰہی مین بپایہ قبولیت
پہونچکر ان کی قبولیت سے پیش از وقوع مجھ کو اللہ جلشانہ بذریعہ
اپنے الہام خاص کے اطلاع دیتا ہے اور غیب کی باتون
پر مجھ کو مطلع کرتا ہے۔ یہی مرتبہ ملہم ہونے کا مجھ کو بھی حاصل

سے اور خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہو کر اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از ظہور مجھ کو اطلاع دیتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے آپکی پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس قدر اور جس طور کی .. پیشگوئیں عام جلسہ میں آپ تحریر کر کے پیش کریں گے اسی قسم کی پیشگوئیاں اپنی طرف سے میں بھی پیش کروں گا اور فریقین کی پیشگوئیاں اخبار نور افشان میں چھپوا دوں گا۔ چنانچہ میاں فتح مسیح نے یہ دعوے کر کے بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے ۱۲ مئی ۱۸۸۴ء روز دوشنبہ دن مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ تاریخ

(اس خط کی نقل نامکمل اتنی ہی ملی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۹) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

عزیزی محبی اخویم محمد خان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا اخلاص نامہ پہنچا۔ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جلشانہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن کے لئے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ تھا جو کچھ خدا پسند کرے وہی بہتر ہے بانشراح دل صبر کرنا چاہئیے تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے مطمئن رہیں۔ والسلام۔ ۲۶ - اگست سنہ ۶

---

(۹) بخدمت مخدومی مولوی عبد القادر صاحب! بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جو کچھ آپنے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو.... رب العرش تک پہونچ جاویں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہیگا تو یہ عاجز آپکے لئے دعا کرتا رہیگا۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جسمیں سرگرمی سے دعا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مرید ہے۔ مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے ہمدرد ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مریدی کی حقیقت یہی دعا ہے اگر مرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح۔ تب کام نکلتا ہے یعنے مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو تا وہ کام کر دکھا دے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا۔ یعنی ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے۔ کہ اگر تم دعا اور غمخواری خلق اللہ کرو۔ تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملیگا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ سیپارہ ۱۹ - خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے۔ کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اُٹھاتا ہے۔ اس سے تیری جان جاتی رہیگی سو وہ عشق ہی تھا جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی حال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے۔ کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غمخوار بننے کے لائق ٹھہریں۔ جیسے والدین اپنے بچے کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے ڈال لیتا ہے کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے۔ کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے۔ سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لیکر آتی ہیں اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ظاہرہا و باطنہا۔

خاکسار مرزا غلام احمد - ۱۲ - مئی ۱۸۸۳ء مطابق رجب ۱۳۰۰ھ

فارسی خط

بخدمت اخویم مکرم سید امیر علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تلطف نامہ لطف عنایت نامہ اخویم مولوی محمد تفضل حسین صاحب رسیدہ موجب ممنونی گردید کلماتیکہ از راہنمائی نور ایمان و حسن ظن کہ سیرت اخو مومنین است حوالہ قلم آں مہربان بہ پیرایہ مدح و ثنا شدہ آں ہمہ بنائے انظر دا ست صحیحہ وطہارت باطن آن کریم دلیل کافی است۔ ثبتکم اللہ والزمکم کلمۃ التقوےٰ۔ اما سوالاتیکہ تحریر فرمودہ اند۔ در باران شرمندگی دارم کہ بوجہ علالت طبع و قلت فرصت از ارقام جواب آنہا طوے واقع شد و ما صرام نصیحتے چند کہ درج لطف نامہ است شکر آں واجب است جزاکم اللہ خیر الجزاء واعطاکم وقائق الہدا والنہی۔ لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشارتے بسوے آں میفرمایند معنی آں نہ فہم شاید در وقت تحریر ایں نصیحت عبودیت ایں عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ نہ از خود راہ اسرار میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود در وی چہ کار تا با مرضی مولیٰ است بہر سو کہ میکشد میرود۔ مردہ بدست زندہ است بہر پیچ کہ گردش دہند میگردد و ایں ہم عجب است کہ ہر چہ از اظہار اسرار ملکوت و قدرت حی لا یموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بانبیاء بنی اسرائیل تشبیہ دادہ شدہ اند حرام ناجائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیاء مامور شدہ می آیند و اتمام حجۃ و قطع معذرات منکرین لازم منصب الشان است آرے آن گوشہ نشینان کہ باصلاح خلق کاری ندارند و نہ از بہر دعوت حق مامور مے شوند ایشان را ہمین مناسب است مستور و مخفی دارند اما آنکہ مامور باظہار است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی نافرمانست۔ قومے ہستند کہ خفا و کتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار کنند مظنہ سلب ولایت ایشان باشد چرا کہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواہد بود نہ بامر اللہ تعالےٰ و قومے دیگر است کہ از خود و نفس خود بکلی مسلوب باشند و بعشق اظہار آلہی ملتہب و معمور۔ ایشان اگرچہ نبی نیستند مگر شان نبوت دارند۔ و مثل انبیاء برائے اصلاح خلق می آیند لاجرم بنائے کار شان بر اظہار است نہ بر اخفا و ادعائے منازل وجاہت و دعوی مقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و مکالمات رحمانی و کشف اسرار روحانی در حق شان مضرتی ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولیٰ و موجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظمیٰ ست غور فرمایند کہ از ائمہ ہدیٰ چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب و رسائل شان موجود اند۔ مثلاً تالیفات و قصائد سیدی عبد القادر رضی اللہ عنہ و اشعار فخریہ سید الشہدا در معرکہ کربلا بتواتر یافتہ میشوند و چندان ازین جنس کلمات پر ہستند کہ نتوان نہفت ہمچنین جابجا این چنین کلمات و اینچنین دعاوی عالیہ در کتب این قوم مملو اند حاجت زیادت بیان نیست۔ وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ہر کہ برائے اظہار چیزے مامور من اللہ باشد آں اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او بر آں طعن و تشنیع بعید از کسانے ہست کہ میدانند

www.aaiil.org

تو نزدیک ہے میں ہوں دور ٭ میں ہوں اندھیرا تو ہے نور
نور کا پرتو مجھ پر ڈال ٭ مجھکو اندھیری گھپ سے نکال
عشق کی دولت مجھکو دے ٭ اپنی محبت مجھ کو دے

احمدی جماعت کے اصحاب حاضرین وغائبین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس عاجز نے بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ ارادہ کیا ہے کہ قادیان میں سلسلہ کا کچھ کام کروں لہذا چار کام تجویز کئے ہیں۔ جن کی ضرورت کو خلیفۃ المسیح نے بھی تسلیم فرماکر خود جیب خاص سے دوسو ساٹھ روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے وہ کام یہ ہیں کہ خلیفۃ المسیح کے نام سے ایک مسجد باہر مدرسہ اور بورڈنگ کے قریب طیار ہوگی۔ جس پر کم وبیش پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا اور ایک مردانہ ہسپتال جس کا نام ہمارے اخباروں نے ناصر وارڈ بغیر میری اطلاع کے رکھدیا ہے۔ جس پر پانچہزار سے زائد روپیہ خرچ ہوگا۔ ایک زنانہ ہسپتال جس کا نام ام المومنین وارڈ رکھا گیا ہے اس پر بھی کم وبیش پانچہزار روپیہ کا خرچ کا اندازہ کیا ہے۔ دور الضعفا یعنے غریبوں کی چند جھونپڑیاں جو غریب مہاجرین کے آرام کے لئے بنائی جاوینگی۔ جسمیں وہ بلا کرایہ آباد ہونگے۔ یہ چار کام ہیں۔ جن پر بیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے اور یہ کل روپیہ سوا شاہی جنرل ہسپتال کے جس کا روپیہ احمدی اور غیر احمدیوں سے حاصل ہوگا۔ بلکہ سرکار سے بھی کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اور کل روپیہ ہمارے احمدی بھائی ادا کرینگے اور آج تک جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ کل ایک ہزار ہے اور لاہور امرتسر قادیان یا اس کے اطراف سے ملا ہے اب کل جماعت کو.... اشتہار دیا جاتا ہے کہ وہ مجھے امداد دیں اور میرا ہاتھ بٹائیں۔ عمر کا اعتبار نہیں جو نیکی ہو جاوے وہ غنیمت ہے۔ اس تحریر کو دیکھ کر فوراً جو کچھ خدا تعالیٰ توفیق دے فرداً فرداً یا جماعت ملکر قادیان میں اس عاجز کے نام یا محاسب کی معرفت بھیجدیں۔ میں بھی جلد اپنی زندگی میں ان کاموں سے فارغ ہوں اور دل بھی سکھ دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم و رحیم رب آپ سب صاحبوں کے ہاتھوں اور دلونکو ان نیک کاموں کی امداد کے لئے فراخ کرے

آمین یا رب العالمین

...... قادیان

ایک پرچہ اہل حدیث پر نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے

آج جبکہ میں اپنے بھائی مولوی حکیم محمد سجاد حسین صاحب کے پرانے کاغذات کو دیکھ رہا تھا اوس میں اہل حدیث کا ایک نمبر بابت ۵ اپریل ۱۹۰۸ء نکل آیا۔ چونکہ امرتسری مکذب کو سلسلہ حقہ سے وہی.... مناسبت ہے جو کھاد کو کسی اچھے کھیت سے ہوا کرتی ہے یا یہ یوں سمجھئے کہ جو مناسبت ابولہب اور ابوجہل کو اسلام سے ہے اس لئے میں نے یہ خیال کرکے کہ دیکھیں ہمارے مہربان نے اس پرچہ میں کس قدر افترا کرکے اپنے سیاہ شدہ نامۂ اعمال کو اور سیاہ کیا ہے دیکھنا شروع کیا۔ مضمون کا ہیڈنگ تھا ”مرزا صاحب قادیانی کی موت۔“ پڑھتے ہی خیال گزرا کہ شائد یہ پرچہ مسیح الثقلین علیہ الف الف سلام کے رفع کے بعد شائع ہوا ہے اور اس میں بہت افتراؤں کے بعد آپ کی وفات کی خبر لکھی ہوگی۔ لیکن تمام وکمال مضمون پڑھ کر معلوم ہوگیا کہ یہ امرتسری یہودی کے افتراؤں کا ایک گند ہے جو اوس نے اپنے ناپاک دل سے نکالا ہے اور گو اس وقت حضرت صاحب مرفوع نہیں ہوئے تھے۔ لیکن تاہم آپنے برٹش گورنمنٹ کے چار ۱۱ کہ یہ فادار رعایا کا صرف اس وجہ سے دل دکھایا ہے کہ ہم مثل مولوی ثناء اللہ اور اون کے دیگر ہم خیالوں کے کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے اُمیدوار نہیں۔ بلکہ خلاف اس کے ہم سمجھتے ہیں کہ جو آنے والا تھا آچکا اور صلح لیکر آیا اور شہزادۂ صلح کہلایا۔ اللّٰھم بارک علی محمدؐ وعلی خلفاء محمدؐ بارک وسلم۔ مضمون کا ہیڈنگ تو ہے ”مرزا صاحب قادیانی کی موت“ جس سے لوگوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے یا پھر دل کے جلے پھپھولے پھوڑنے اور اس میں آپ بہت کچھ خرافات اور ہذیانات بکنے کے بعد اپنے دوست یا یوں کہیئے سگ زرد برادر شغال ڈاکٹر مرتد کی اُس پیشگوئی کو شائع کرتے ہیں جو بوجہ جھوٹا ہو جانے کے اس کے ماتھے پر اور نیز ثناء اللہ کے ماتھے پر کلنک کا داغ بنکر ثابت ہو رہی ہے۔

اِس مضمون میں ہم اون گالیوں اور افتراؤں اور بہتانات کا تو ذکر کرنا پسند نہیں کرتے۔ جو تمام مضمون میں از سرتا پا بھرے پڑے ہیں ہاں ہم ان امور کا ضرور ذکر کرینگے جہاں صداقت بزبان جاری والا معاملہ ہے اور نیز مولوی صاحب ایک بہت بڑے جھوٹ کو کھولینگے۔

آپ لکھتے ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وحی الٰہی نے متنبہ کردیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے ”خس کم جہان پاک“ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ایڈیٹر صاحب نے ”خس کم جہان پاک“ کہاں سے لئے ہیں جو اپنے دوسرے کے الفاظ ثابت کرنے کی غرض سے ان ورڈز کا ماز میں ظاہر کئے ہیں۔ یا تو امرتسری کسی کتاب یا تحریر حضرت صاحب کا حوالہ معہ صفحہ وسطر دے ورنہ پھر لعنۃ اللّٰہ علے الکاذبین کا طوق اپنی گردن میں ہمیشہ کے لئے پڑا ہوا سمجھے۔ اسی کے ساتھ آپ کے قلم سے کچھ صداقت بھی ظاہر ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

مرزائیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے۔ جو قرآن شریف نے ہم کو بتایا ہے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔

اب ہمارا یہ سوال ہے کہ میاں ثناء اللہ نے قرآن شریف کا یہ معیار اپنے دوست ڈاکٹر مرتد کے لئے تو درست سمجھا۔ لیکن کیا آپنے حضرت صاحب کے دعوے کے متعلق بھی قرآن شریف کی اس آیت کو اپنا معیار بنایا ہے کیا اس نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تمام پیشگوئیاں کیسی پوری ہوتی چلی جاتی ہیں اور آپ کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا ہے اور اب ہو رہا ہے اور آپ کی جماعت کس طرح صداقت پر ثابت قائم ہونیکی وجہ سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ حضرت صاحب کے الہام مبارک مباش ایمن از بازیٔ روزگار لکھتے ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ صداقت بر زبان جاری والا مضمون ہوتا ہے۔ کاش مولوی ثناء اللہ اسی الہام اور پھر اس پر اپنی تصدیق کو دیکھتے اور خدا کیواسطے غور کرتے کہ صادقوں کے الہام کیسے پورے ہوتے ہیں۔ اور پھر اون کی صداقت پر اس کے دشمنوں کی کیسی مہریں لگتی ہیں اور اون کا ذہن کے شیطانی وسواس کیسے جھوٹے ہوکر ان کے لئے لعنت ثابت ہوتے ہیں۔ یہ مضمون میں لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ مجھے اپنے پرچہ میں ایک دوسری جگہ

کی قلم سے نکلا ہوا ایک عجیب جملہ نظر پڑا۔ جس سے مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ گو مخالف حضرت صاحب کے خیالات کی نزدیک کسی دنیاوی خیال یا شقاوت ابدی کی وجہ سے کریں۔ لیکن دراصل اون خیالات کی سچائی سے مجبور ہوکر کبھی نہ کبھی شہادت دے ہی دیتے ہیں۔

آپ اپنی اور حنفیوں کی لڑائی کی وجہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین بخاری کی توہین ہے۔ کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسمٰعیل شہید پر ۔ ۔ ۔ ۔ گالیوں کی بوچھاڑ ہے"۔ اس میں صرف ایک لفظ "خاتم الشہداء" قابل غور ہے۔ اور اسی کی بابت ہمارا سوال ہے کہ آپ کا یہاں کیا مطلب ہے۔ کیا اب کوئی شہید نہ ہوگا اور شہادت اسی طرح مولوی صاحب ممدوح پر ختم ہوگی جس طرح آپ کے خیال کے موافق حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا اختتام سمجھتے ہیں اگر آپ کا یہ مطلب نہیں ہے تو مولویصاحب ۱۵ یوم کے اندر جواب دیویں۔ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس کا جواب دینا مولوی کا ذب کے لئے موت احمر ثابت ہوگا۔ مولوی صاحب اگر آپ کا قرآن شریف پر ایمان ہے۔ اگر آپ روز جزا کو حق سمجھتے ہیں تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ ان سطور کو ۔ ۔ ۔ ٹھنڈے دل سے پڑہیں اور ذرا سونے کے قبل غور کریں کہ اب تک آپنے کیا کیا اور کیا نتیجہ پایا۔ اور اب کیا پاسکتے ہیں۔ سنو! اور یاد رکھو کہ بائیبل کی پیشگوئی کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہ عمارت کے کونے کا پتھر ہوگیا۔ بہت صحیح ہے اور سلسلہ کی بہت کچھ صداقت آپ پر کھل گئی ہوگی اور بہت کچھ اب کھلتی جائے گی یہ ضرور ہے کہ سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ کا اخبار ضرور چمک گیا ہوگا۔ لیکن یہ دنیا چند روزہ اور تھر حق قریب ہے۔

تو مشو مغرور از خصم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

راقم خادم جماعت احمدیہ محمد عثمان احمدی
مقام للت پور - ۱۴ جون

رسید زر
(از یکم اپریل تا اخیر اپریل)

منشی محمد اسلام صاحب ۲۲۷۴ للعہ
فیروز الدین صاحب ۲۲۳۰ ع
ڈاکٹر سید عالم شاہ صاحب ۲۲۸۴ ع ۸ر
سید احمد حسین صاحب ۲۳۹ بقایا للعہ ۸ر
ملک محمد دین صاحب افسر نہار ۲۱۰۷ للعہ
محمد علی صاحب کوہاٹ ۸۴۰ ۸ر
سیٹھ کریم بخش صاحب ۴۹۰ بقایا ع
میاں عبد العزیز صاحب ۱۹۶۸ ع
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۶۶ للعہ
حافظ احمد دین صاحب ۱۹۶ ع
بابو عبد المجید صاحب ۹۹۶ سے ر
فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ ع
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ
میاں جلال الدین صاحب ۱۲۱۱ للعہ
منشی غلام نبی صاحب مدرس ۲۲۴۱ عہ ۴ر
میاں خدا بخش صاحب ۱۸۵۷ عہ ر
حکیم شاہ نواز صاحب نمبر ۲۱۰ للعہ
میاں غلام حکم صاحب ۹۴۹ عہ ۸ر
نور الحسن صاحب ۷۰۸ للعہ
منشی طفیل احمد صاحب ۱۹۰ عہ ۸ر
منشی امام الدین صاحب ۸۳۰ للعہ
میاں پیراندتا صاحب ۱۰۹۱ ع
منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ ع
منشی احمد الدین صاحب ۱۴ بقایا صہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۸۲ ع
مفتی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ ۸ر
میاں سلطان بخش صاحب ۲۲۰۹ عہ ۵ر
مرزا سلطان احمد صاحب قصور ۹۸۵ ع ۱۲ر
منظور عالم نسیم احمد صاحب ۱۹۹۴ صہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۰ ع
بابو نظام الدین صاحب ۴۸۱ ۸ر
میاں غلام نبی صاحب ۳۷۷ ع
نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ عہ ۴ر

منشی غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ ع
محمد یحییٰ و محمد یعقوب و دیگران ۴۷۰ ۸ر
عمر الدین و امیر الدین خیاط ۴۹۶ للعہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ ع
میاں شیخ حسن صاحب ۴۵۴ ع
شیخ موسیٰ صاحب ۱۲۰۷ ع
منشی محمد دین بزاری ۴۹۹ ع
چودہری فتح محمد خان ۲۳۰۴ للعہ
منشی عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ عہ ۸ر
بابو محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ۶۱۷ ع
میاں مدد علی صاحب ۱۱۴۰ للعہ
منشی کریم اللہ صاحب ۱۱۷۴ سے ر
میاں فقیر محمد صاحب ۳۰۵ ع ۸ر
نصر الدین صاحب ۱۱۸۳ عہ ۸ر
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۱۰۸۴ للعہ
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ۱۰۱۴ ع
چودہری محمد صفی جان رئیس ۲۲۵۷ ع ۸ر
خان عبد الکریم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
میاں مراد علی صاحب ۱۰۵۵ ع
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ ع
احمد شیر خان صاحب ۳۷۳۴ ع
منشی احمد خان صاحب ۲۲۷۹ للعہ
میراں شاہ صاحب ۲۳۰۳ عہ ۴ر
محمد حیات صاحب ۲۶۴ ع
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب للعہ
میاں محمد علی صاحب ۱۹۴۱ ع ۸ر
مولوی الزاد حسین خان صاحب ۷۳۶ ع
قاضی نظر حسین صاحب ۱۱۵ للعہ
محمد شفیع و فضل الٰہی صاحب ۱۳۰۰ ع
عبد الرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۹۳۶ ع
عطار محمد صاحب لاہور ۱۶۴۵ ع
محمد علی خان صاحب شاہجہانپور ۱۴ ع ۸ر
محمد نمبر دار رکھ کھوہ ۱۱ .۷۱

سید محمد شاہ نواز صاحب ۱۵۶۶ ع
امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ ع
غلام احمد خان صاحب ۱۴۷۱ ع
شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ ع
میاں عبد الرحمان صاحب ۲۳۰۸ للعہ
چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ۱۲۶۶ ع
منشی عزیز الدین صاحب ۱۶۵۷ ع
سید نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ ع
ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳ للعہ
احمد الدین صاحب ۱۵۴ عہ ۴ر
منشی عمر حیات صاحب ۱۸۵۲ ع ۸ر
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۲۰۴۷ صمہ
حکیم محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ع
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ ع
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ ع ۸ر
میاں الٰہی بخش صاحب ۱۲۵۹ ع
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ ع
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ
حکیم محمد یسین صاحب ۳۵۵ ع
حافظ حسین صاحب دسوہ ۲۳۰۶۵ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ع
شیخ غازی الدین صاحب ۸۴۹ للعہ
منشی نثار احمد صاحب ۲۲۷۱ ع ۴ر
چودہری محمد علی صاحب ۴۰۴ ع
دولت خان صاحب ۱۶۹۴ ع
چودہری حسین بخش صاحب ۵۲۳ للعہ
شفیق الدین صاحب ۷۵۱ للعہ
بابو نقیر علی صاحب ۱۹۲۳ ع
سید جلال صاحب بریرہ ۷۲۵ صمہ
عبد الحمید صاحب ۱۸۲۵ ع
منشی عبد الحکیم صاحب ۹۰ بقایا ع
منشی عبد الرحمان صاحب ۱۴۹۷ ع
شادی نمبر دار صاحب ۱۲۱۳ ۸ر
فرزند علی صاحب ۱۸۵۷ ۸ر
دیا ولد کوڑا سرہانہ کلاں عہ ۸ر
غلام صفدر ع

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۴)

منافقوں کے علاوہ ایک طرف یہود تھے بنو قینقاع - بنو نضیر - بنو قریظہ - دوسری طرف پادری جن کا لارڈ بشپ ابو عامر ہرقل سے تعلقات رکھتا تھا - اس طرح پر اس سلطنت کا ہمدرد تھا - پھر مدینہ کے مشرک اوس و خزرج تھے - پھر یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ مکہ والے تجارت کے بہانے سے ادھر ادھر گھومتے اور ریشہ دوانیاں کرتے پھرتے تھے - اور قوموں کو اکساتے پھرتے پھر ایران کے بادشاہوں سے ان کی سازباز تھی ان کو حضرت نبی کریم کی جماعت پر برانگیختہ کرتے رہتے چونکہ دشمنوں کا یہاں تک زور تھا - اسیواسطے بلغ ما انزل الیک من ربک واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ ہوا - یعنی کفار تیرا کچھ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ تیرا حافظ ہے -

بہرحال ان حالات میں جب دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھی ہے اس سے خدشہ معلوم ہوتا ہے پس باہر نکل کر نہیں لڑنا چاہیئے - بعض تیز طبیعت صحابہ نے عرض کیا نہیں حضور باہر ہی چلنا چاہیئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کا جوش دیکھا تو فرمایا - آپ نے دو زرہیں پہن لیں - صحابہ یہ دیکھ کر ڈرے اور سمجھ لیا کہ امر بہت خطرناک معلوم ہوتا ہے پھر عرض کیا کہ حضور اندر ہی لڑینگے آپ نے فرمایا نبی جب کسی چیز کی تیاری کر لیتا ہے تو رک نہیں سکتا - اب یہاں اس موقعہ کا ذکر ہے -

تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال - تو بٹھاتا تھا - مومنوں کو جگہ بجگہ جہاں انہیں کھڑے ہو کر لڑنا چاہیئے اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ - مناظرہ - مباحثہ - بے شک کرو - مگر اپنے امام کی منشاء کی ماتحت - کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں -

اذ ھمت طائفتان - یہ گروہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے - خدا نے پردہ پوشی کی انہوں نے خود ہی اپنے نام بتائے کسی نے کہا - تفشلا کے الزام کے نیچے آنا - کیوں ظاہر کرتے ہو کہنے لگے - واللہ ولیھما کی خوشخبری خوش نہیں رہنے دیتی مومن انسان کبھی کبھی کمزور ہو جاتا ہے - یہ جنگ کا موقعہ پھر شہوت کا مقابلہ غیظ و غضب کا مقابلہ - بزدلی کا مقابلہ - یہ ایسی باتیں ہیں کہ بڑے ابتلاء کا مقام ہیں -

اب نظیر دیتا ہے کہ بدر میں جب تم تھوڑے اور بیمقدور تھے عماند مکہ پر فتحیاب ہو چکے پس تم اللہ کو اپنا سپر بناؤ وہ تمہیں ہلاکت سے محفوظ رکھیگا -

ثلثۃ آلاف من الملائکۃ - ہندوستان میں سید صاحب اور مصر میں مفتی عبدہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے ...... جنہوں نے ملائکہ سے انکار کیا ہے یہ اندر دنی نادان دوست ہیں - حالانکہ ملائکہ کا اعتقاد ...... تمام انبیاء کی تعلیم کی جزو ہے اور نبوت کی سیڑھیوں میں پہلی سیڑھی تو یہی ملائکہ پر ایمان ہے میں اس کے متعلق پہلے مفصل سنا چکا ہوں -

مسومین - ان کو نشان لگا ہوا ہے -

بخمسۃ آلاف من الملائکۃ - جوں جوں انسان کا قرب اللہ سے بڑھتا ہے توں توں ملائکہ سے زیادہ تعلق پیدا ہوتا ہے اس لئے صبر و تقویٰ سے کام لینے پر بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرمایا -

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۵)

تھوڑی سی باتوں کی باتوں کا امتحان کیا جاتا ہے - اس زمانہ میں تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ ہر امر کے لئے امتحان لیا جاتا ہے امتحان کے معنے ہیں کسی کی ذہنیت کو جانچنا اور اس کا بدلہ دینا - ایک جگہ فرمایا ہے - اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی - پھر ایک امتحان کا ذکر بقرہ میں کیا ہے ان اللہ مبتلیکم بنھر -

ایسا ہی یہاں جہاد کے لئے ایک امتحان ہے کہ سود لینا چھوڑ دو کیونکہ ... بیاج خور مال میں وسعت حوصلہ سے کام نہیں لے سکتا اور جو مال خدا کی راہ میں نہیں چھوڑ سکتا وہ جان کیوں کر دیگا پس یہاں فرمایا کہ اول تو تم سود کو چھوڑ دو -

ربوا کے لفظ پر بعض لوگوں نے بحث کی ہے کہتے ہیں کہ ربوا کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کئے ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ کیا قرآن کے لفظ لفظ کے معنے حدیثوں میں آئے ہیں جب خدا تعالیٰ ایک چیز کو حرام فرماتا ہے اور اسکی خلاف ورزی کو خدا سے جنگ قرار دیتا ہے تو کیا وہ ایسا لفظ تھا جس کے معنے لغت عرب سے واضح نہ ہوتے ہوں نقدی کے اوپر میعاد معینہ کے لحاظ سے زیادہ لینا سود کہلاتا ہے -

ان بعض باریک باتیں ہی ہیں جو عام فہم نہیں ہیں - مگر تاہم کوئی ایسی مشکل بات نہیں - بعض نابکار لوگ کہتے ہیں - کہ سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا حالانکہ بارہ سو برس (بارہ سو برس میں نے اس لئے کہا کہ تیرہویں صدی میں مسلمانوں

ـــنے سود لینا شروع کردیا) کا تجربہ بتاتا ہے کہ بغیر سُود کے سب کام چل سکتے ہیں
میں اس بات کا گواہ موجود ہوں کہ بغیر ربوا کے لینے اور دینے کے انسان تمام کام کر
سکتا ہے۔

میں نے بھی ملازمت کی۔ کاشتکاری بھی کی۔ تجارت بھی کی۔ لاکھ لاکھ روپے کی
تجارت کی۔ مگر مجھے کبھی سُود کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایسے ایسے وقت بھی مجھ پر گذرے
ہیں کہ رات کو کھانے کے لئے سامان نہیں۔ مگر پھر بھی میرے مولیٰ نے میری
دستگیری کی۔

اضعافاً مضاعفۃ۔ اس کے ترجمہ کے لئے میں نے بہت غور کیا "بڑھ بڑھ کر" سے
زیادہ کوئی لفظ اس مفہوم کو ادا کرنے والا نہیں یہ معنے کرنے کہ ایک کے سات سو
پھر سات سو کا دگنا چودہ سو ایک روپیہ پر بیاج لینا منع ہے بہت ہی حماقت ہے
ایک سود کی وہ قسم بھی ہے جو لینا پڑتا ہے مثلاً ملازموں کی تنخواہ سے کچھ
حصہ کاٹا جاتا ہے۔ یہ بینک کا سُود ہے اُسے میرے خیال میں مال غنیمت سمجھنا چاہیئے
اور اسے کسی نیک کام میں لگا دینا چاہیئے۔

اعدت۔ امام ابوحنیفہ ایک عظیم الشان امام گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں
اخوف آیۃ عندی فی القرآن۔ اس لئے کہ جہنم تو بے ایمانوں کے لئے ہے
پس یہ مومنوں کا ڈر کیوں ہو۔

سارعوا الی مغفرۃٍ۔ اللہ کی رسول کی اطاعت کرو اگر کوئی غلطی ہو
جاوے تو بخشش مانگو۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ ایک تو یہ بات ہے کہ غیظ و غضب
پی جائے پھر اس سے بڑھکر ایک اور درجہ ہے کہ نہ صرف اپنے جذبات کو روکے
بلکہ معاف بھی کردے۔ حضرت عائشہ کے معاملہ میں حضرت ابوبکر نے ایک بھائی پر
ناراض ہو گئے اور اس کا وظیفہ بند کردیا۔ خدا نے فرمایا۔ الا تحبون ان یغفر اللہ
لکم۔

فاحشۃ۔ ایسی بدی جسے کھلم کھلا لوگ بُرا سمجھیں۔

لا تھنوا۔ نفس کے مقابلہ میں اور دشمن کے مقابلہ میں سستی اختیار نہیں
کرنا چاہیئے۔

مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

جنگ۔ احد میں نبی کریم ایک گھمسان میں تھے کسی نے یہ غلط خبر اُڑادی کہ نبی کریم قتل
ہو گئے اتنے بڑے عظیم الشان شخص کے قتل کی خبر عین معرکہ جنگ میں ہوش اڑا
دینے والی ہونی ہی تھی بعض تو حیران رہ گئے بعض جان توڑ کر لڑے بعض نے
ہمت ہار دی۔ اللہ جلشانہ ان کو فرماتا ہے۔ آخر محمد رسول اللہ۔ رسول ہی ہیں
اگلے رسول بھی مر چکے۔ گو یہ مسلمہ بات ہے کہ نبی گھمسان میں نہیں مارا جاتا۔ مگر فرض
کرلو کہ وہ فوت ہو گئے یا مارے گئے تو کیا وہ دین جو تم نے قبول کیا وہ چھوڑ
دو گے اور پھر اس بت پرستی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

کاین من نبی۔ یعنی کس قدر نبی ہیں بہت ہیں۔

وما استکانوا۔ استکان میں بحث ہے بعض اسے کون سے کہتے
ہیں۔ میرا بھی یہی اعتقاد ہے بعض سکون سے ہے۔ مگر اس صورت میں استکن
بنیگا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں نہیں ہوئے
ربّی۔ امام۔ نیک لوگ۔ جماعت۔

مورخہ ۸۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

انسان میں دو طرح کی طاقتیں ہیں ایک وہ جو اس کے دخل و تصرف کے نیچے ہیں ایک
وہ جن پر اس کا کچھ تصرف نہیں۔ نیکی کی راہ انسان دکھ مصیبت۔ کسی بزرگ کے
کلمہ یا الہام سے سمجھ لیتا ہے۔ نیکی سے روکنے کے اسباب بھی ہیں جنمیں
نفس۔ شیطان۔ معاندان حق شامل ہیں۔

ان تطیعوا الذین کفروا۔ تمام وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا نفس سے
لیکر خدا کے کھلے منکروں تک۔ اگر ان کا کہا مانو گے یا ان کی ترغیب کے آگے
دب جاؤ گے تو چونکہ انسان ایک حد تک ٹھیرتا نہیں اس لئے نتیجہ کیا ہوگا۔
یہی کہ ایمان سے تم بُعد میں پڑ جاؤ گے

بل اللہ مولٰکم وھو خیر النٰصرین۔ اگر مولیٰ سے تعلق رکھو گے
تو وہ دشمنوں کے مقابلہ میں تمہیں نصرت بخشے گا چاہیئے کیا؟ یہ کہ کفار کے سامنے
ایسے ہو کہ تمہارا رُعب ان پر پڑ جائے اور جیسے جونک پتھر پر کچھ اثر نہیں کرسکتی
اسی طرح کفار کا تم پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی
یہی تفسیر ہے۔

اذ فشلتم۔ احد کی پہاڑی میں جہاں جنگ تھی۔ احد کے مشرق کی طرف
کفار تھے۔ ایک درہ تھا پہاڑی پر۔ آپ (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے ۵۰ آدمی
مقرر کئے کہ فتح ہو یا شکست ہو تم لوگوں نے یہاں سے بغیر میرے حکم کے
نہیں ٹلنا۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی یہ سمجھے کہ اب کیا ضرورت ہے وہاں سے نکل آئے

فشلتم۔ پھسل گئے۔

تنازعتم۔ افسر نے کہا کہ ٹھہرو۔ دوسروں نے کہا اب کیا ضرورت ہے بس یہ
جھگڑا تھا۔

ولقد عفا عنکم۔ قریب تھا کہ خمیازہ اُٹھاتے۔ مگر ہم نے درگذر کی۔

غماً بغم۔ بڑا غم۔ دوم یہ کہ ایک غم کے بدلے جو تمہاری نافرمانی نے رسول کو پہونچایا
تم کو بھی پھر غم ہوا۔ تکلیف اٹھائی شکست کھائی۔

لکیلا تحزنوا۔ یہ سب کچھ یہیں بھگت گیا اتنے میں ہی خیر گذری۔ تاکہ تم غم نہ
کرو۔

مورخہ ۹۔ مئی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

لوکان لنا من الامر شیءٌ۔ اگر ہوتا ہمیں حکومت سے کچھ حصہ
ما قتلنا ھٰھنا۔ یہ فقرہ قابل غور ہے۔ جو قتل ہو چکے ہیں وہ تو بول نہیں

سکتے یہ وہی بات ہے جو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ضمیریں متکلم کی ہوں یا غائب کی یا مخاطب کی۔ اپنے مثل کے معنے بھی رکھتی ہیں۔ جیسے اذ قلتم یا موسیٰ لن نصبر علےٰ طعام واحد۔ میں مخاطب وہ نہیں جنہوں نے کہا کہ موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔

ولیبتلی۔ "تا ظاہر کرے" قرآن میں ایک جگہ ایسا محاورہ ہے۔ جہاں فرمایا۔ یوم تبلی السرائر۔

لیمحص۔ خالص کر کے دکھا دے۔

ببعض ما کسبوا۔ یہ عجیب مسئلہ ہے کہ نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔ نمازوں میں لذت نہیں آتی۔ مصیبت پر مصیبت پڑتی رہتی ہے۔

انسان پہلے خود ایک بدی کرتا ہے پھر اس بدی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ دوستی پیدا کرتا ہے پس یہ تعلق شیطان ببعض ما کسبوا کا ثمرہ ہے۔ قرآن نے اس مسئلہ کو کئی رنگوں میں بیان کیا ہے۔ شیطان کسی کے پھسلانے کی اس وقت کوشش کرتا ہے جب وہ پہلے کسی بدی کا ارتکاب کرے چنانچہ فرمایا۔ فلما زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبھم۔ دوسری آیت۔ واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا علی رجسھم۔ ہم نے بعض شخصوں کو دیکھا ہے کہ ایک وقت تھوڑے سے گناہ کا کام بھی کئی پردوں میں چھپ کر کیا ہے۔ پھر یہاں تک بڑھے ہیں کہ علانیہ سرِ بازار رنڈیوں کے ساتھ شطرنج کھیلتے دکھائی دیتے ہیں یا شتم پر سوار۔ ایک شخص اس بلا میں پڑ گیا۔ اس کی ہدایت کا موجب یہ آیت ہوئی۔ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ۔ برق کی طرح اس کے دل میں اثر کر گئی اور سب منہیات کو چھوڑ دیا۔ انسان جب بدی کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا تو پھر وہ بدی اس کی نظر میں بدی ہی نہیں رہتی۔ ایک شخص فلاں شہر میں جو کو نواب اور [illegible] تھا کا دیر سے اس کا ایک دوست آیا اور کہا کہ فلاں نے مقدمہ دائر کر دیا ہے سو کہا کہ تم بھی ایک دعوے دائر کر دو۔ ہم گواہوں کا انتظام خود کر لیں گے [illegible] گواہ مہیا کر لیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کئی آدمی بے وجہ جھوٹ بولتے ہیں اس جھوٹ بولنے سے نہ انکی عزت کو کچھ فائدہ پہونچتا ہے نہ مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔

ما ماتوا وما قتلوا۔ یہ کہنا حقیقت میں بڑی بھاری غلطی ہے کہ فلاں جگہ نہ جاتے تو یوں نہ ہوتا۔

لیجعل اللّٰہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ بنا دے۔

وشاورھم فی الامر۔ بڑے بڑے ذی وجاہت اور فہیم لوگوں سے بھی کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ قرآن سے وثوق نہیں چاہئے بلکہ بدستور انہیں مشورہ میں شامل رکھنا چاہیئے

ما کان لنبی ان یغل۔ یہ جو تم نے پہاڑی کو چھوڑا۔ تو کیا تم کو نبی پر اعتبار نہ تھا کہ وہ تمہارے حصہ کی حفاظت نہ کریں گے۔

ھم درجٰت۔ وہ انبیاء بڑے درجہ والے ہیں

یزکیھم۔ اپنی توجہ سے مزکی بنائیگا۔

سورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۸ رکوع ۹)

بہت سے لوگ ہیں کہ انہیں دنیا کے کاموں میں بہت تکلیف پہونچتی رہتی ہے مگر اس کام کو چھوڑ نہیں دیتے لیکن اگر دین میں کچھ تکلیف پہونچے تو بہت جلدی بیدلی ظاہر کرتے ہیں۔

میں ایک بزرگ سے پڑھتا تھا جو ہمیشہ سفر میں رہتے جب وہ کہیں جاتے مجھے بھی ساتھ جانا پڑتا۔ ایک دفعہ کسی شخص کی بھینس چرائے گئے چوروں کا پتہ لگ گیا۔ ہمارے استاد کو سفارش کے لئے وہ لوگ جن کا نقصان ہوا تھا لے گئے وہاں جا کر انہوں نے بہت کچھ کہا۔ مگر چور یہی کہتے کہ بدلے کی دینی ہے اصل نہیں دیتے اور وہ گاؤں ایسا تھا کہ اس میں سب مال چوری ہی کا تھا۔ ہمارے دوست ایک اور طالب علم تھے جو اولاد دین سلطان باہو کے . . . . . . تھے انہوں نے کہا ہم خود کچھ انتظام کرتے ہیں یہ لوگ مولویوں کی بات نہیں مانتے تم میرے ساتھ چلو۔ وہاں جا کر تم نے اذان کہنا آج ہی کہوں گا نہیں کل۔

چنانچہ ہم گئے اور ایسا ہی کیا ایک نوجوان نے حیرت سے پوچھا کہ کیا بات ہے، میرے دوست نے کہا یہ قریشی ہیں اور سید ہیں تمہارے گھر اذان دینے لگے ہیں اس نے کہا خدا کے لئے ذرا ٹھہر جاؤ اور وہ ڈرتا ہوا گھر گیا کہ غضب ہو گیا ستم ہو گیا۔ چنانچہ وہ لوگ ہمارے استاد کے پاس گئے اور کہا کہ ہم [illegible] [illegible] خدا کے لئے ہمارے گھر اذان [illegible]۔ آخر انہوں نے بتلایا کہ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ قریشیوں سے یہ میں اذان دی۔ تو گھر ایسی ویران ہو گا کہ نہ اس میں کوئی بھینس باندھی جا سکتی ہے نہ گائے پس یہ اذان دے کر ہمارے گھر کو بھی مسجد جیسے ویران بنا دینگے۔ پس وہ ڈرتے مارے بھینس دے آئے۔

میں نے دیکھا ہے کہ پیر خود ہی لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کسی پر ناراض ہوں اور اتفاق سے کوئی حادثہ پیش آ جائے تو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر انبیاء ایسے نہیں ہوتے وہ توحید کا جوش رکھتے ہیں اس لئے ہر نیک بات اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ دکھ اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہیں۔

یہ قل ھو من عند انفسکم کی تفسیر ہے۔ انہیں بتایا ہے کہ مصیبت تمہاری نافرمانی کا نتیجہ ہے جب اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو سزا ملتی ہے قرآن پہلے سید و قریش کے گھر سے نکلا۔ لوگ اب اس [illegible] کہ یہ [illegible] ہو گیا اور یہی لوگ اب قرآن سے جاہل ہو گئے ہیں مگر ان کی بزرگی کی وجہ یہی تھی کہ وہ قرآن شریف جانتے تھے

www.aaiil.org

لوگون نے قرآن شریف سے دین و دنیا کے فائدے اٹھائے ہین - مگر پھر تو نیتون مین فتور آگیا - ایک محلہ مین بہت سے حافظ رہتے تھے والد صاحب نے کہا - کہ تاثر ہوا یہ کیون اتنے حافظ ہین - مین نے کہا فرمایئے - کہا یہ لوگ کابل کی طرف تجارت کرتے ہین اور وہان حفاظ قرآن کے لئے محصول تجارت معاف ہے بس یہ حافظ بن جاتے ہین - ایک اور حافظ قرآن شریف یاد کر رہے تھے - ہم نے پوچھا - آپ قرآن کیون یاد کرتے ہین کہا کہ قرآن شریف یاد کرکے کلکتہ جاؤن تو دو سو روپیہ لاؤن سندھ جاؤن تو ایک سو روپیہ -

یہ تو پڑھنے والون کا حال ہے اور جن کو پڑھانا چاہیئے اور نہین پڑھتے ان کا حال سنو - کہ ایک بڑے آدمی سے مینے کہا آپ پڑھتے کیون نہین تو وہ بڑے جوش مین آکر کہنے لگا کیون ہم کوئی بندر ہین - سیکھتے تو بندر ہین - پھر نہین سیکھتے - مینے کہا کہ اگر آپ اجازت دین - تو مین بھی ایک مثال پیش کرون - باز تو سیکھتے ہین مگر کوے نہین سیکھتے - یہ سن کر خاموش ہوگیا -

ایسا فرقہ بھی ہے جو اپنے نیک اور بد کام خدا سے منسوب کرتا ہے تقدیر کے مسئلے کے سمجھنے مین غلطی کہائی ہے -

میری والدہ اعوان قوم سے تھی بڑی فہمیدہ عورت تھی وہ ہمیشہ ایک مثال دیا کرتی تھی جو آک کہائیگا - وہ آک کا ہے اُگلیگا - یعنے جیسا کریگا ویسا پائیگا - القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی کے معنے بتایا کرتی کہ ہر نیک و بد عالم کا اندازہ خدا کی طرف سے ہوچکا ہے جیسا کرین ویسا نتیجہ پائین - فقدرہ تقدیرا -

التقی الجمعن - اوری جنگ مین -

یستبشرون - وہ اس بشارت کے منتظر ہین کہ ہمارے خلف بادشاہ ہونگے اور پیچہاڑ پر نہ یہ خوف رہیگا نہ انپر کوئی حزن طاری ہوگا بلکہ مظفر و منصور ہونگے -

ان الناس قد جمعوا لکم - سپہ سالار نعیم ا صلح کہا تہا کہ آئندہ سال ہم تم سے لڑائی کرین گے پھر اونہون نے کچھ آدمی بہیجے تا دشمن کو ڈرائین - مگر مسلمانون نے سن کر کچھ پرواہ نہ کی -

بدر مین دشمن نہ آیا اور مسلمان تجارت کرکے مال حاصل کرکے لوٹے -

ذلکم الشیطن - وہ خبر اڑانے والا شیطان تہا -

یخوف اولیاءہ اس کا اثر اسی کے دوستون پر پڑتا ہے -

مورخہ ۱۷ - مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۰)

ہر مومن کے کچھ دشمن بھی ہوتے ہین - مومن کا دل صاف ہوتا ہے اس کے دل مین کپٹ نہین ہوتی - نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دشمن مدینہ کی اطراف مین آپکے دشمنون کو اکساتے رہتے - فرمایا کہ جلد بازی نہ کرین وہ لوگ ..... ہم ان کو عذاب عظیم دین گے - تیرے منکر گمان نہ کرین کہ ان کو جو مہلت دیگئی ہے وہ ان کے لئے مفید ہے - مہلت سے بعض لوگ بدی مین اور ترقی کرتے ہین - یہان بھی بعض لوگ منافقانہ طرز اختیار کئے ہوئے ہین جس سے

ملے ادمی کی سی باتین کرنے لگے - ہم کو ایسے لوگون کی خبر ہو جاتی ہے ایسے منافق لوگ انجام کار ذلیل ہوا کرتے ہین - .... یہ مال جبکا یبخل کرتے ہین .... اللہ تمہارے کامون کو جانتا ہے - بعض لوگ بہت سے جن دن کی تحریکین سُن کر یہ کہدیتے ہین کہ ان کا اگر خدا سے تعلق ہوتا تو یہ مانگتے ہی کیون -

سنکتب - کے معنے محفوظ ہین - ہندون مین ایک قربانی ہوتی تہی جسمین آدمی کو جلاتے ا... جانور کو جلاتے ہین - اب اسکی بجائے گہی شکر چاول وغیرہ چیزین جلاتے ہین .... دنیا کا بڑا حصہ لوگون نے دہوکہ مین ضائع کیا - خدا تعالی تم کو فہم عطا کرے - اور جہوٹ - غرض تکبر سے بچائے محبتین پیدا کرے مسلمان بڑی فضولیان کرتے ہین اپنی طاقتون سے بڑھکر کام نہ کرو -

مورخہ ۱۷ - مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

فرشتون پر ایمان بہت ضروری ہے ایک فرشتہ کی تحریک کو انسان مانتا ہے تو پھر اور ملائکہ سے اس کا تعلق ہوتا ہے -

جب انسان ملائکہ کی لعنت کے نیچے آتا ہے تو اس کا نشان یہ ہے - کہ ان اکثرکم فاسقون - کا شان نزول بنتا ہے -

میرا تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ فسق اختیار کرتے ہین ان کی سمجھ مین پاک باتین آتی ہی نہین - چنانچہ مردار خوار - خنزیر خوار - ما اھل بہ لغیر اللہ الیٰ تمام قومون کا یہی حال ہے -

مسلمان - مردار - سُور نہین کہاتے - پھر بھی ان مین مجرم ہوتے ہین - اسکی وجہ اکل الباطل - جس سے نیکی کی توفیق نہین ملتی - انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت ذکر الٰہی رکھے اور دعا مین لگا رہے - جیسا کہ اس رکوع مین الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً اور ربنا اننا سمعنا سے ظاہر ہے -

کفر عنا سیاتنا - یہ جب ہوگا کہ گناہ گناہ کی حد تک نہ پہنچے -

انی لا اضیع عمل عامل - یہ وہ عامل مراد نہین جو تعویذ دہاگہ کرتے ہین -

اصبروا و صابروا - صبر کرو بھی اور سکھاؤ بھی -

یہان سورۂ آل عمران کے نوٹ ختم ہوئے -

(الحمد للہ)

www.aaiil.org

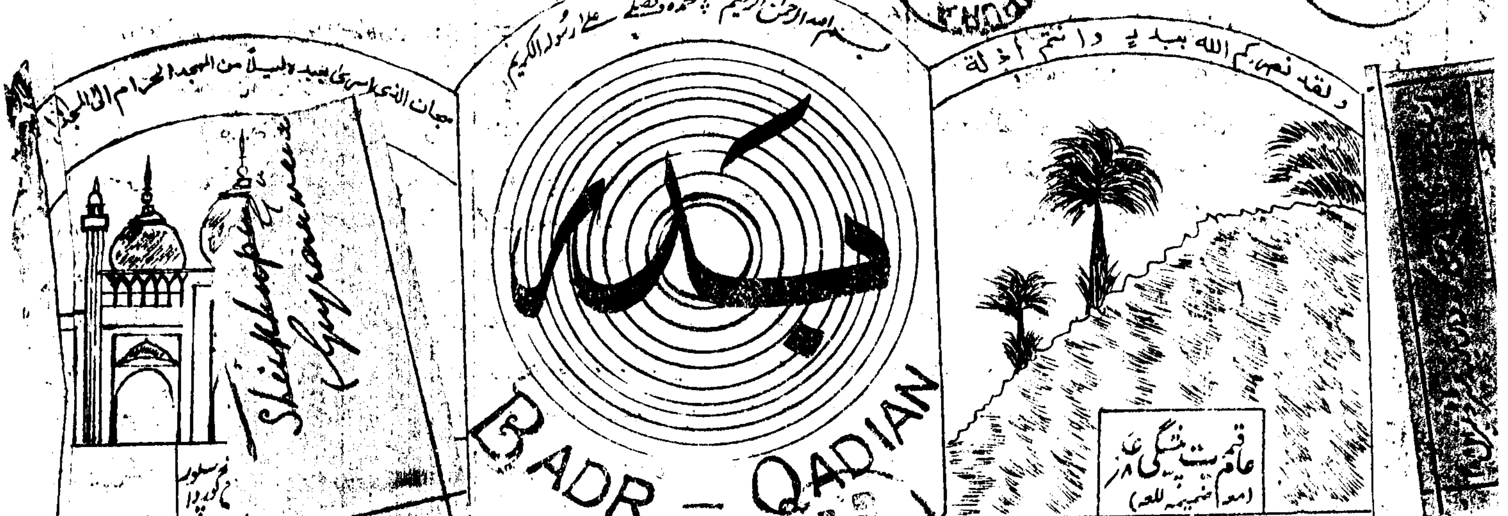

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۸) معہ ضمیمہ شرح الشریف للعہ

مورخہ ۷ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۶۶

پیشگی قیمت (للعہ) (نمبر ۴۸)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمدؐ صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیامِ صادق

"مخدومی مفتی محمدؐ صادق صاحب بھیرہ چند روز کے لئے گئے تھے وہاں سے انہیں ڈیرہ غازیخان جانا پڑا چونکہ آپکے دل صافی منزل مین تبلیغ کا ایک جوش ہے اور لوگون کا اصرار مزید برآں اس لئے آپ منظفر گڑھ بہاولپور سے ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ جاتے ہین۔ سندھ وہی سرزمین ہے جہان حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون نے توحید کا جھنڈا گاڑا تھا۔ پس ضرور تہا کہ بروز محمدؐ کے متبعین مین سے بھی کوئی صادق وہان جا کر اس سنت نبوی کو پورا کرے۔"

برادر اکمل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عاجز جہاز پر سوار ہوکر۔ جہاز کے لفظ سے آپ یہ نہ سمجھین کہ مین کراچی یا بمبئی کے بندرگاہ پر پہونچگیا ہون بلکہ ڈیرہ غازی خان کے شہر اور ریل کے اسٹیشن کے درمیان دریائے سندھ کی چوڑائی اور گہرائی اور کثرت آمد ورفت کے سبب ضروری ہوا کہ یہان ایک دُخانی کشتی چلائی جائے اور اسی کو یہان جہاز کہتے ہین اور وہ ہے بھی ایک چھوٹا سا جہاز۔ غرض اس جہاز کے راستہ مین اپنی والدہ کے ہمراہ بخیریت ڈیرہ غازی خان پہونچگیا ہون یہان کے احباب کی تجویز کے مطابق آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک پبلک لکچر ہوگا۔ راستہ مین لیہ کے اسٹیشن پر برادر سردار امام بخش صاحب قیصرانی چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ عاجز کی ملاقات کیواسطے [illegible] تھے خدا تعالیٰ انہین جزائے خیر دے۔

ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب اور بابو قاسم علی صاحب سے ملاقات ہوئی بابو صاحب ایک نئے احمدی ہین۔ مگر محبت واخلاص مین اور تقوے مین انہون نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اللہ تعالےٰ انہین استقامت عطا فرماوے۔ فرماتے تھے کہ میرے سینہ مین سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے واسطے اس قدر انشراح ہے کہ مین تعجب کرتا ہون کہ سب لوگ اسکو کیون مان نہین لیتے۔ پہلے خیال آتا تھا کہ وہ لوگ کیسے سخت دل تھے جنھون نے انبیاء کا انکار کیا تھا مگر اب وہی نظارہ آنکھون کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے زیادہ تر پیسہ اخبار نے گمراہی مین رکھا۔ مین اسے ایک اسلامی اخبار سمجھ کر ۔ ۔ ۔ منگواتا اور اسپر حسن ظن رکھتا تھا۔ اور اسمین سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف مضامین ہوتے تھے ان کا اثر مجھ پر رہا اس واسطے مین نے اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ کی لیکن اب شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ کی ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ گفتگو سے مجھ پر حق کا انکشاف ہوا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی تالیف کردہ تفسیر القرآن سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا اور میرے شکوک رفع ہوگئے۔ غرض بابو صاحب موصوف اس قسم کی گفتگو کہتے رہے جس سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔

بھیرہ مین عاجز نے جمعہ پڑھایا اور خطبہ مین وعظ کیا یہ جمعہ مسجد احمدیہ مین پڑھا گیا۔ جو ابھی طیار ہوئی ہے۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو اس مین پڑھا گیا۔ احباب کی خواہش تھی کہ قادیان سے کوئی آدمی بلایا جاوے جو پہلا جمعہ پڑھائے انکی یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان مین بنائی گئی ہے۔ یہ آپ کا جدی مکان ہے۔ جو آپ نے اس مسجد کے واسطے وقف کرکے اپنے لئے اور اپنے آبا و اجداد کیواسطے ایک بڑے ثواب کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ بھیرہ کی احمدی جماعت بالخصوص معماران جن کے سرگروہ میاں احمد دین ہین۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد کو اللہ تعالیٰ بہت بڑی جزائے خیر دے کہ انہون نے اس مسجد کی تعمیر مین مالی اور بدنی جہاد بڑی فراخ حوصلگی سے کیا ہے مسجد بہت کشادہ نمائش نما اور ہوادار اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔ جو وسط شہر مین سلسلہ حقہ احمدیہ کی مضبوطی بنیاد کا آوازہ دے رہی ہے مخالفین نے احمدیون کو اپنی مسجد سے کیا نکالا بلکہ ان کا جھنڈا ہمیشہ کیواسطے انشاء اللہ گاڑ دیا۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی اصل بنیاد وہان قائم ہوتی ہے۔ جہان مسجد بن جائے اور خدا کی عبادت کا گھر مخصوص کیا جائے تعجب ہے کہ لاہور کی مخلصین مدبرین بزرگ تاحال اس سعادت عظمیٰ کو حاصل نہین کرسکے۔ محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ از ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خان

یہ شہر آجکل ایک بڑی عبرت کا نمونہ ہو رہا ہے جیسا کہ اخبارون سے معلوم ہوتا ہے تمام ہندوستان مین عموماً پنجاب مین بارشین ہوچکی ہے قادیان تو ایک جزیرہ بن رہا ہے۔ راستہ مین بھی مین دیکھتا آیا کہ ریل کی

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

www.aaiil.org

...پانی جمع ہے بعض جگہ ایسے گاؤں دیکھنے میں ...ے گھروں تک پہونچ رہے تھے اور سوائے اس کے ...ن اس طرف یعنی ڈیرہ غازی خان میں کوئی بارش نہیں ہوئی اور پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ پنجاب کے اوپر کے حصہ میں جو بارش ہوتی ہے اس کا پانی لیکر دریائے سندھ اس زور و شور کے اس شہر پر آکر حملہ آور ہوا ہے کہ دو محلے بالکل دریا برد ہو گئے ہیں سینکڑوں شاندار محل۔ باغات۔ مندر۔ خانقاہیں ایک دو روز میں ایسے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ گویا کبھی تھے ہی نہیں عذاب الٰہی خواہ کیسے ہی رنگ میں ہوں۔ اس کا نظارہ نہایت ہی خوفناک ہوتا ہے لیکن پانی کے ذریعہ سے جو تباہی آتی ہے۔ وہ ایسی سخت ہوتی ہے کہ جڑوں سے اکھاڑ دیتی ہے۔ آگ اور زلازل کی تباہی اپنا عبرت دہ نظارہ ملبہ یا کھنڈرات کی شکل میں پیچھے چھوڑ جاتی ہے مگر سیلاب کا پانی اور پھر بالخصوص دریا کا زور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تباہ شدہ علاقہ میں اس کے پرانے وجود کا کوئی نشان باقی رہنے دے۔ بلکہ پانی کی رو ایسی تیزی سے آتی ہے۔ کہ تمام سامان اینٹ لکڑی اور مٹی کو بھی بہا کر ساتھ لے جاتی ہے اور صدہا کوس کے فاصلہ پر لے جا کر سمندر کی اتھاہ گہرائی میں جا پھینکتی ہے۔ اللہ اکبر حضرت نوح کی قوم کیسی ہی سخت تھی۔ ان کے واسطے طوفان کا عذاب لیکر ملائکہ الٰہی نازل ہوئے اور ان کا اور ان کی بستیوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا۔ وہ قوم تو بیشک سخت بدکار ہوگی۔ مگر میں اس زمانہ کے بد انسانوں کا کیا نام رکھوں۔ جنہوں نے تمام گذشتہ قوم کے عذابوں کو اپنے پر جمع کر لیا ہے۔ طاعون۔ قحط۔ زلزلہ۔ طوفان۔ قسما قسم کی بیماریاں ہیں موت۔ کشت و خون۔ کوئی عذاب نہیں جو انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پر وارد نہیں کر لیا۔ یہ سب کچھ خدا کے مسیح کی مخالفت کا نتیجہ ہے بارش کا فائدہ کسی اور علاقہ نے اٹھایا۔ اور وہی پانی جمع ہو کر اس شہر کی تباہی کا موجب ہو گیا۔ جب میں نے پہلے پہل اس شہر کی تباہی کا نظارہ دیکھا۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے سخت عذاب کا کیا باعث ہو سکتا ہے۔ مگر جلد یہاں کے ایک باشندے نے اپنی قساوت قلبی

ڈیرہ اور اس کا میوہ

کا اظہار کر کے میرے سامنے اس عذاب کا اصلی سبب بتلا دیا۔ میں اتفاق سے اپنے ایک عزیز کے ساتھ بازار میں گیا۔ ایک شخص کی دوکان پر گذر ہوا۔ جو کہ ایک قوم کا سرگروہ ہے۔ اور اس کا نام میٹھا میوہ ہے اس کو جب معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ تو بے اختیار ایک جوش مخالفت اس کے اندر موجزن ہوا کہنے لگا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بھی مرزائی ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کو اپنے سے خارج کر دیا ہے۔ نکال دیا ہے۔ چوہڑے اور کافر کے ساتھ ہمارا کیا تعلق۔ میں نے نرمی سے کہا۔ کہ جب تک خدا کسی کو خارج کر ... آپ کے خارج کرنے سے کیا بنتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے مکہ سے خارج کر دیا تھا۔ ان کا کیا نقصان ہوا۔ جس قدر بزرگ اولیاء اللہ ہوئے۔ سب کے ساتھ اس وقت کے مولویوں نے یہی سلوک کیا۔ مگر کوئی خدا کے پیارے کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الف ثانی سب کے ساتھ ان کے علماء نے بدسلوکی کی اس پر میوہ حضرت شیخ جیلانی کے نام پر اپنی ہی انگلیوں کو بوسہ دیکر اپنی آنکھوں پر بار بار رکھتا ہوا کہنے لگا کہ اگر ان کے ساتھ ایسا سلوک ہوا تھا۔ تو دکھاؤ کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے۔ مجھے بے اختیار ہنسی آئی۔ کہ یہ تو اس شخص کی واقفیت کا حال ہے۔ کہ حضرت شیخ عبد القادر کے حالات تاریخی کی سند قرآن شریف سے مانگتا ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت پر ایسا جوش دکھاتا ہے۔ کہ گویا خدا کے پاس سے پوچھ آیا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ سچا نہیں۔ سبحان اللہ۔ اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت بھی آنا تھا۔ کہ جو لوگ جاہل مطلق ہوں۔ وہ اہم دینی مسائل کے متعلق قطعی فیصلہ دیکر مسلمانوں کے دین اسلام سے خارج کرنے کے ٹھیکہ کے ہیڈ آفیسر بنیں۔ اس شخص کی باتوں سے مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہاں کے لوگوں کے دل جب ایسے سخت ہو گئے۔ کہ انہوں نے مومنوں کو ان کے گھروں سے خارج کرنے پر ہمت باندھی۔ تب ہی غیرت خداوندی ان کے متعلق جوش زن ہوئی۔ اور ان کو نہ صرف ان کے گھروں سے ہی خارج کیا گیا۔ بلکہ ان کے گھروں کو ویران اور تباہ کر دیا گیا۔ اعوذ باللہ من غضبہ۔ میرے عزیز نے اس کو سمجھایا کہ حضرت شیخ قرآن شریف کے زمانہ سے بہت پیچھے ہوئے ہیں ان کا ذکر اس میں کہاں۔ اس کو سن کر پھر کہنے لگا۔ کہ اچھا قرآن میں نہیں۔ تو حدیث میں ہی دکھاؤ۔ پھر سننے میں آیا کہ میوے کا ایک ... بھائی اسی جگہ بولا کہ ان کی کیا بات ہے۔ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک تمام دار و مدار اسلام کا اور اسلامی شریعت کا اس بات پر آکر رہ گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ مانا جاوے۔ جو اس کو نہیں مانتا اس کی کوئی بات ہی نہیں۔ اس میں کوئی خیر ہی نہیں۔ اللہ اکبر۔ میں نے کہا ہم کیا کہتے ہیں۔ وہ تو قرآن شریف کہتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک۔ متوفی کون ہوتا ہے۔ بتانے کے مدرسے پوچھ لو۔ پٹواری سے پوچھ لو۔ نامعقول لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی بات کو مانتے تو نہیں۔ ایک سوال سنا جواب اس کا سنا یا نہ سنا۔ کوئی اور بات کر دی۔ پھر کچھ اور بات کر دی جب میں نے آیات قرآنی پیش کر دی۔ تو پھر ایک اور بول اٹھا کہ قرآن کو کیا پیش کرتے ہو اس سے تو خارجی شیعہ سنی سب دلیل پکڑتے ہیں۔ میں تو اس بات کو کب مانتا ہوں۔ ایسا کلمہ قرآن شریف کے متعلق سخت بے دلی ہے۔ لیکن اس بے وقوف کو سمجھانے کے واسطے میں نے کہا۔ کہ اگر قرآن شریف سے دلیل لینا تم پسند نہیں کر سکتے تو پھر تم ہی بتلاؤ کہ فیصلہ کس طرح ہو۔ تب میوہ بول اٹھا کہ جس طرف بہت آدمی ہوں وہی سچ درست ہے۔ پھر مجھے بے اختیار ہنسی آئی اور اس جاہل کی نامعقولیت پر تعجب آیا میں نے کہا پھر مردم شماری میں عیسائی زیادہ گنے جاتے ہیں۔ تو کیا ان کا دین سچا ہے۔ یہ سن کر وہ بولا کہ عیسائی یورپ میں زیادہ ہیں ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں ملک سے اس کی مراد علاقہ ڈیرہ غازیخان تھی میں نے کہا پھر جن علاقوں میں ہندو زیادہ ہیں کیا وہاں کے مسلمان حق پر نہیں۔ غرض یہ نمونہ ہے یہاں کے مسلمانوں کا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور۔ شکر گذار بندے تھوڑے ہوتے ہیں اور

ان کا حقہ ... ڈوا ڈ

... نہ سنا ہوگا۔ یہ خاص اس ضلع کا اختراع ہے خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں پیارے نبی کے پیارے احمد پر۔۔۔ صلی اللہ علیہ و بارک و سلم جس کی طفیل ہم ان نابلدوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے چھوٹ گئے لیکن اگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز بھی ہوتی۔ تب بھی اس کرخت آواز کا سننا بہت ہی ناگوار تھا۔ جو کہ ڈیرے کے حنفی ملاں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے ... آخری آیت کے وقت اس طرح آواز کو بلند کرتے ہیں۔ کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ ض اور ذ اور ظ قرآن شریف کے اندر اسی جگہ مختلف آتے ہیں ض کے صحیح مخرج کا جھگڑا تو مدت سے چلا آتا ہے۔ چونکہ یہ حرف ایسا ہے کہ عام طور پر لوگ بغیر خاص تعلیم کے اس کا صحیح تلفظ نہیں کر سکتے۔ اس واسطے بعض نے اسے حرف دال سے ملا دیا اور بعض نے حرف ظا سے ملا دیا ہے۔ ... اصل میں یہ نہ دال ہے اور نہ ذال ہے بلکہ ہر دو کے درمیان یہاں کے حنفیوں نے تو حد ہی کر دی ہے۔ کہ اسے واؤ بنا دیا ہے۔

ڈیرے کا مولوی

ڈیرے میں ایک مولوی صاحب اس سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت ہیں ان کے کمالات عجیبہ سننے میں آئے جہاں وہ جاتے ہیں اور جس مقام پر قیام پذیر ہوتے ہیں۔ وہ مکان یا گر جاتا ہے یا اہل مکان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ کئی ایک مکان ان کو تبدیل کرنے پڑے ہیں۔ ہر جگہ یہی حال ہوتا ہے۔ ایک دفعہ مخالفین کو جمع کر کے اس مسجد پر آئے۔ اور جہاں احمدی جماعت کے چند کس نماز پڑھتے ہیں اور یہاں جمعہ پڑھایا تا کہ احمدیوں کو جمعہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملے۔ چونکہ احمدی جماعت امن پسند ہے اور انہیں امام کا حکم ہے کہ فساد کی جگہ نہ جائیں اس واسطے انہوں نے وہ جمعہ کسی اور جگہ پڑھ لیا۔ بقدرت خداوندی اسی شب کو اس مسجد کی ایک دیوار گر گئی۔ ان مولوی صاحب کے علم کا یہ حال ہے۔ کہ ایک بڑے مجمع میں مولوی عزیز بخش سے کسی گفتگو کے اثنا میں کہنے لگے کہ مقاماً محموداً کے الفاظ قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں ہیں۔ جب مولوی عزیز بخش صاحب نے اپنا قرآن شریف منگوایا تو فرمایا کہ یہ قابل اعتبار نہیں آخر انہی کے کسی ساتھی کے گھر سے قرآن شریف منگوا کر یہ الفاظ دکھلائے گئے۔ تب سخت شرمندہ ہوئے مگر کوئی ندامت اور عبرت حاصل نہ کی

انجمن احمدیہ

اس جگہ ایک انجمن احمدیہ بھی قائم ہے جس کے سکرٹری مولوی عزیز بخش صاحب ہیں میں نے اس انجمن کے رجسٹر ملاحظہ کئے ہیں ان کو باقاعدہ پایا اور ایک آڈیٹ پایا ہے۔ لیکن ناظر اور محاسب کی پڑتال کئی مہینوں سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اپریل کے بعد کوئی جلسہ بھی نہیں ہوا۔ حساب کے رجسٹر درست ہیں جو رقوم قادیان روانہ کی گئی ہیں ان سب کی رسیدیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں نے مقابلہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ عموماً سارا کام مولوی عزیز بخش صاحب ہی کرتے ہیں دوسرے ممبران کو بھی چاہیئے۔ کہ سرگرمی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کریں اس جگہ کے ممبر اخویم چوہدری نظر محمد صاحب منشی محمد اکبر صاحب۔ مولوی محمد عثمان اور بعض دیگر دوست آجکل یہاں نہیں ہیں۔ اس واسطے ان کی ملاقات کا فخر مجھے حاصل نہیں ہو سکا۔ انجمن ہذا کے بستی مندرانی کوٹ قیصرانی جام پور۔ راجن پور مظفر گڑھ۔ بہاولپور وغیرہ بھی یہاں کی مقامی ضروریات میں چندہ کا حصہ لیتی ہیں۔ راجن پور بھی اسی ضلع میں ہے۔ جہاں کہ ہمارے محترم دوست ڈاکٹر میر سید محمد اسمٰعیل صاحب آجکل رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اس جگہ کے بعض دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ منشی ولی محمد صاحب جو کہ سہ ماہی درس قرآن شریف میں شامل ہوئے تھے۔ میاں نبی بخش صاحب ... منشی فیض محمد صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب ...

... اس انجمن نے ایک بہت عمدہ لائبریری ... عمدہ ذخیرہ موجود ہے

خاتم النبینؐ

ایک شخص کو خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے تحریر فرمایا

مکرم معظم ...... صاحب السلام

مکرمت نامہ باعث سرور و سرور ہوا۔ جزاک اللہ۔ اگر اس طرح ٹھنڈے دل سے کوئی بات کرے تو مجھ کو خوشی ہوتی ہے۔ مگر یہ فتوے گرگفر دوش آرام سے بات نہیں کرتے آپ نے احمدیوں سے پوچھا کہ نمازیں کتنی پڑھتے ہیں؟ کیا پانچ نہیں پڑھتے کیا زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ بھی چالیسواں حصہ مال کا۔ اور کیا روزے نہیں رکھتے اور وہ بھی رمضان کے تیس یا انتیس حسب رویت چاند کے اور کیا حج نہیں کرتے اور وہ بھی بیت اللہ کا۔ کیا قرآن مجید جس کی ابتدا میں الحمد اور انتہا میں سورۃ الناس ہے اس کو کامل کتاب یقین نہیں کرتے یہ مقام غور ہے کیا مرزا جی نے ان کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کلمہ کا معتقد بنایا ہے کیا ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ۔ والکتب والرسل والقدر کے یہ لوگ قائل نہیں اور قیامت کے معتقد نہیں لا الٰہ الا اللہ آمنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت۔

مکرم من! کیا آپ نے قرآن شریف کا منکر یا کسی آیۃ کریمہ کا منکر کسی احمدی کو پایا ہے۔ سچ بتانا۔ ہم میاں میں نہیں رکھتے۔ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین۔ خاتم الرسل یقین کرتے ہیں کسی احمدی کو تامل نہیں ہمارے لاکھوں مرید اس بات پر مستحکم ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

ہم لوگ لڑائی سے سخت متنفر ہیں۔ آپ بھیرہ میں دیکھیں مسجد میں فساد ہونے لگا تو ہم نے اپنے جدی مکان کو مسجد بنا دیا اور لڑائی سے روک دیا۔ .... ان دنوں میں بھی مجھے لوگ اللہ رسول کا مخالف سمجھتے تھے مگر بحمد اللہ تھے غلطی پر میاں غلام محی الدین صاحب کپورا ور متولی صاحب خصوصیت سے نمبردار تھے۔ دونوں گھروں میں وہ نظارہ نظر آتا ہے جو ہم بہرحال آگے سے یہ ہیں سچائی کے نشان والحمد للہ رب العالمین

جس کریمہ پر آپ نے توجہ دلائی ہے۔ اس پر میرا۔ مرزا کا اور مرزا کی جماعت کا کامل ایمان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ۔

بلکہ میں۔ خاکسار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال و جان وغیرہ کو فدا کرنے والا ہوں۔ میں تو محمد رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء خاتم الرسل کے علاوہ خاتم کمالات انسانی بھی یقین کرتا ہوں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہذا علیہ اعتقادی وعلیہ ارید وارجو ان اموت رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

مکرم حکیم صاحب! بتایئے قرآن شریف کے ہم مخالف ہیں۔ یا موافق ہیں۔ ہاں اب ایک اور بات سنیئے آپ حافظ ہیں قرآن کریم میں خاتم تاء کی زبر سے ہے یا تاء کی زیر سے اور دونوں میں کچھ فرق نظر آتا ہے یا نہیں۔ قابل غور ہے اور ضرور للہ غور کا مقام ہے۔ میں نے تو خاتم الرسل بھی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم یقین کیا ہے مگر (ختم رسالت) ایسی آیۃ کریمہ مشکل سے آپ کو ملیگی۔ بلکہ غالباً نہ ملے۔ تو تعجب نہیں۔ نیز عرض ہے النبیین سے آپ بہرحال کل انبیاء ہی مراد لیں گے اور اگر آپ کل نہ لیں تو بعض کے لینے سے آپ کا مطلب خراب ہوگا۔ لاکن اگر کل نبی مراد لئے تو آپ کو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیوں کہ یقتلون النبیین میں بھی وہی النبیین کا لفظ ہے تو اسی سے ثابت ہوگا کہ یہود نے کل انبیاء کے قتل کا ٹھیکہ ہی نہیں لیا بلکہ کل نبیوں کو وہ قتل ہی قتل کر دیتے ہیں۔ ذرہ دونوں پر آپ غور ضرور فرمائیں۔ پھر مجھے للہ اطلاع دیں۔ میں تو دونوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ تیرہ سو برس میں کسی شخص نے کبھی کسی کو روحانی نبی نہیں کہا اس پر عرض ہے کہ مثنوی مولانا روم تو ہمیشہ آپ نے وعظوں میں سنی ہوگی۔ اس کے اس وقت دو تین شعر پڑھتا ہوں بلکہ لکھتا ہوں جو آپ کے دعوے نے یاد دلائے ہیں۔

چون بداو تن دست خود در دست پیر
بہر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبی وقت خویش است اے مرید
تا ازو نور نبی آید پدید
دست تو از اہل آن بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔

اے مرا تو مصطفےٰ من چوں عمرؓ
از برائے خدمتت بندم کمر

پھر کہتے ہیں۔

ہر دمے اورا یکے معراج خاص
بر سر تاجش نہد صد تاج خاص

پھر فرماتے ہیں اور ان کی وحی کا دعویٰ فرماتے ہیں

آنکہ از حق یابد او وحی وجواب
ہرچہ فرماید بود عین صواب
نہ نجوم است نہ رمل ست و نہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان
وحی دل گویند آن را صوفیان

یہاں سب کچھ کہہ لیا ہے اور مولوی لوگوں کے قد کا ذکر بھی فرما دیا۔ اگر آپ سن سکیں۔ تو میں ۱۳ مسلم الثبوت اولیاء کے کلام سے یہ لفظ صاف صاف آپکو دکھا سکتا ہوں یہ آپ نے کس طرح ارشاد فرمایا کہ تیرہ سو برس سے کسی نے ایسا لفظ نہیں بولا۔

مکرم من! میں اس آیۃ کریمہ کا و خاتم النبیین کے معنے لکھنے کو تیار ہوں۔ مگر آپ کا حوصلہ دیکھ لوں کہ میرا یہ عریضہ کیا اثر کرتا ہے کیونکہ بات بہت سیدھی اور صاف ہے۔ میں اب قبل اس کے کہ اس عریضہ کو ختم کروں اور آپ کو یقین دلاؤں کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنی عرض کرونگا۔ مگر اس خط کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اتنا عرض کر دینا شاید نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام۔ کنت نبیاً وآدم بین الماء والجسد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ آدم سے پہلے نبی تھے اور نبی تھے تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے اور یہی حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

نیز احادیث صحیحہ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوانہ پاگل جن کو جنگلوں بیابانوں میں ان نبیوں کی خبریں نہیں پہنچیں اور پھر وہ جنوبیا بالشتی میں سو عذر کرین گے کہ الٰہی ہم نے تیرا حکم سنا نہیں تھا اس میں لڑکے بھی عذر کرین گے کہ تیرا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولا۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ ایک دلچسپ بیان ہے جو انشاء اللہ وخاتم النبیین کے پاک اور سچی اور حق کلام کے مطابق ہے۔ والسلام۔ نورالدین۔

ہمارے ایک بزرگ سید دوست نے فرمایا کہ یہ مرید کا کلام ہے پیر کا نہیں۔ میں نے عرض کیا صاحب مثنوی کا قول ایک طرف احمدی لوگوں کے کلام کو ایک طرف رکھ کر دیکھ لو۔ احمدی مولوی روم کی برابر تو ان کو مان لو۔ مگر ایک شعر خواجہ معین الدین چشتی کا ان کو سنا دیا۔ آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ حضرت خواجہؒ فرماتے ہیں۔

دم بدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسےٰ ثانی شدم

والسلام۔ نورالدین ۱۳ جون

درثمین حصہ دوم چھپ کر طیار ہوگئی ہے۔ قیمت ۴ر ہے بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ احباب جلد منگوا لیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا ممکن ہے کہ ۱۵-۲۰ دن میں تب او ختم ہو جائے۔

www.aaiil.org

دل آزاری

آدم سے لے کر ایندم تک جب میں انسانی اخلاق و عادات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو میں دیکھتا ہوں۔ بعض لوگوں میں سبعی قوت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ درندگی اور کسی کو دکھ دینے سے باز نہیں رہ سکتے۔ صبح اٹھ کر جب تک وہ کسی کو ستا نہ لیں انہیں آرام نہیں آتا۔ دوچار دل جب تک دُکھا نہ لیں۔ انہیں نیند نہیں آتی۔ ایک بادشاہ کے حالات میں میں نے پڑھا ہے کہ وہ بہت سے بے گناہوں کو دربار میں کھڑا کر کے جلاد کو حکم دے دیتا۔ بزن۔ ان کے سر اُڑا دو۔ یہ تماشا اُس کے روح کی غذا تھا۔ اسی طرح مختلف انسانی اعضا کٹوا کر وہ کُشتگان تیغ جفا کا تڑپنا اور (خاک میں) لوٹنا دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا۔

جنہیں یہ قوت ذرا کم ہے وہ اس سے ذرا کم ظلم و جفا کر کے اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں۔ اگر مذہبی یا اخلاقی ہدایات نے کچھ تازیانہ لگایا تو جھٹ ایک بہانہ بنا لیا۔ یہ خوفناک سپرٹ کبھی تو دوستی کے لباس میں ظاہر ہوتی ہے کبھی دشمنی کے رنگ میں۔ بیٹھے بیٹھے دوست کے پہلو میں سوئی چبھو دی وہ تو درد سے چیخ اٹھا اور یہ ہنس رہے ہیں چلتے ہوئے لپ پر پانی ڈال دیا۔ چینی ٹوٹ گئی۔ کسی کی آنکھ میں شیشہ کا ریزہ پڑ گیا یہ خوش ہو گئے۔ دوست کو پارسل بھیجا اس میں دو چار اینٹیں رکھ دیں مصر سے ہی اس نے ڈنک چلایا چہرہ پر آماس آگیا ان کی باچھیں کھل گئیں۔ کسی کو گہرے پانی میں دھکا دے دیا دوچار غوطے آئے بخار ہو گیا۔ نمونیہ کا حملہ ہوا۔ یہ جی ہی جی میں خوش ہو رہے ہیں۔ ایک ننھا بچہ دیکھا۔ جی چاہا اسے تھوڑا سا ستا لیں۔ اب باہم ریش و فش آپ ہیں کہ اسے ہوا بن کر ڈرا رہے ہیں۔ ختنہ کے لئے یا پیٹ چاک کرنے کے لئے استرا دکھا رہے ہیں وہ رو رہا ہے۔ چیخ رہا ہے چلا رہا ہے آپ ہیں کہ اسے دیکھ دیکھ کر کھکھلائے جا رہے ہیں پوچھو کہ اس سے حاصل۔ تو بڑی متانت سے فرمائینگے محض دل لگی۔ اے نادان تو نے اپنا دل خوش کر لیا۔ اپنی خونی مردم آزار سپرٹ کو ناشتہ دے لیا۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ اس ننھے سے دل پر کیا گذر رہی ہے۔

کسی کی جیب میں ہاتھ ڈالا گھڑی اُڑا لی۔ نقدی جو ہاتھ میں آئی لیکر چلتے بنے۔ کتاب چھپا دی۔ دو چار دن کو واپس آدمی اس لغویت کی کوئی وجہ؟ اس بیہودگی کا کوئی سبب؟ کچھ نہیں محض تمسخر صرف استہزا۔ کیا یہ آداب شرفا ہے کیا یہ طریق صلحا ہے۔ بیٹھے بیٹھے دوچار دھولیں لگا دیں چاقو مار دیا۔ خون بہ آیا۔ کتاب پھاڑ دی۔ کام کرنے کا دوات توڑ دیا۔ حضرت یہ کیوں۔ زندہ دلی۔ اگر یہ زندہ دلی ہے تو میں اس مردہ دلی کا جنازہ پڑھتا ہوں۔ آپ بھی فاتحہ کے لئے ہاتھ اُٹھا لیجئے انسانوں سے گزر کر یہ منیا حیوانات تک پہنچا ہے ایک شیر کو دو چار روز بھوکا رکھا اس کے آگے اپنا غلام ڈال دیا تا دیکھا جاوے کہ وہ کس طرح حملہ کرتا ہے۔ مینڈھوں کو لڑا دیا۔ سانڈوں کا بھیڑ دیکھا۔ دو مرغوں کی جنگ کرا دی بیٹر بازی دیکھ آئے یہ سب کچھ اس لئے تا اس خونی سپرٹ میں کچھ تسکین ہو۔ جانور بیچارے لڑتے لڑتے لہولہان ہو گئے۔ کسی کی آنکھ ہی نہیں رہی۔ کسی کی ٹانگ اُڑ گئی۔ مگر یہ خوش ہو رہے ہیں۔

یہاں تک میں نے دل آزاری۔ ایذا دہی کے اس حصہ کو لیا ہے۔ جو محض دل لگی کے بہانے سے کی جاتی ہے ایک مسلمان کی شان سے۔ ایسے اُمور بہت ہی بعید ہیں۔ مگر اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا کہ تم میں بھی یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ نبی کریم مسلم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ المسلم من سلم المسلمون عن لسانہ و یدہٖ۔ مگر تم خدا کے لئے۔ اپنے نفس کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ تم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی حرکات سے کتنے دلوں کو ستایا۔ کبھی تم دل لگی کے بہانہ سے ایسا کرتے ہو۔ کبھی مذہب کی آڑ میں مگر شکر ہے کہ ایک جماعت ہے جو تمہارے ایسے لغویات پر افسوس کر رہی ہے۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے نصیحت پکڑے کہا جا سکتا ہے کہ ہم میں کیوں کسی ملکی یا قومی یا تمدنی معاملہ پر نوٹ نہیں مگر میرے دوستو! قومیں افراد ہی سے بنتی ہیں اور افراد کی ترقی اخلاق کی ترقی پر موقوف ہے پس میں تو بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے اپنے اخلاق درست کئے جائیں۔

احمدیہ پروگرس

سراج الاخبار جہلم کا نامہ نگار ۱۲ر اگست کے پرچے میں لکھتا ہے "احمدی فرقہ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے سے بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا اسکی رہی سہی عزت رامپور کے مباحثہ سے جاتی رہی اب بہت سے مرزائی احمدی فرقہ کو ترک کر کے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں شامل ہوتے آتے ہیں۔"

اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کیا کوئی فہرست چند معتبرین کے ارتداد کی پیش کر سکتے ہو ہرگز نہیں اور اگر پیش کر و بھی تو بھی اس سلسلۂ حقہ پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا کیونکہ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ کا۔ جو جواب تم بحیثیت مسلمان ہونے کے دو گے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔ سفید جھوٹ بلکہ سیاہ جھوٹ تو یہ ہے کہ احمدی فرقہ بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں وصال کے وقت اپنے سید و مولیٰ کے حضور موجود تھا۔ میں اس وقت سے اس دم تک مرکز میں رہنے کی وجہ سے تمام قوم کے حالات اور اکثر احباب کے خیالات سے واقف ہوں۔ جماعت خطرناک ابتلاؤں سے گزری۔ مگر اول سے آخر تک ایک منٹ کے لئے بھی میرے امام کی صداقت کے متعلق کسی معتبر و مستند احمدی کو شبہ نہیں ہوا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ روز بروز جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ مشن تبلیغ کا کام نہیں رہا۔ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ میں امیر المومنین کی ڈاک دیکھتا ہوں تو کوئی دن خالی نہیں جاتا جس میں کوئی نہ کوئی شخص یا گروہ بیعت نہ کرتا ہو اس بات کا کسی قدر التزام کیا گیا تھا۔ کہ ایسے خطوط محفوظ رکھے جائیں اور رجسٹر بیعت میں درج ہوں چنانچہ ایک ہزار نئے بیعت کرنے والے اشخاص کا نام اسمیں درج ہے اس کے علاوہ کئی ایسے ہیں جنہوں نے خود حاضر ہو کر بیعت کی دیگر یہ تجدید بیعت والے نہیں پس ہمارے امیر کے ہاتھ پر کئی ہزار نے بیعت کر چکے ہیں۔ باوجود ان واقعات کے پھر بھی یہ آواز کہ احمدی فرقہ کمزور ہو رہا ہے اور اسکی تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ اسم با مسمیٰ جہلم ہی کی تاریک گلیوں سے نکل سکتی ہے۔

قبل از وصال حبیب جس قدر مہاجرین یہاں موجود تھے سکول میں بورڈنگ میں جس قدر لڑکے تھے دفاتر میں جتنے ملازم تھے ہر ایک مد کی جس قدر آمد تھی۔ جس قدر خرچ تھا اب اس سے یقیناً بڑھ کر ہے اور یہ بات میگزین کے پچھلے صفحے کے ملاحظہ سے واضح ہے۔ رامپور کے مباحثہ میں ہمیں خدا کے فضل سے اخلاقی فتح حاصل ہوئی۔ کلکتہ میں ہمارا مشن کامیاب ہوا۔ اطراف ہندوستان میں خواجہ کمال الدین مفتی محمد صادق شیخ یعقوب علی شیخ غلام احمد مولوی ظہور الحسن جانبیے واعظوں کے وعظ نے عام پبلک کو تسلیم کرا دیا ہے کہ دنیا میں اگر احمدی سچے مسلمان نہیں تو پھر کوئی مسلمان نہیں۔

غیر مذاہب کے حملوں کا دندان شکن جواب اگر کوئی دیسکتا ہے تو یہی فرقہ۔ اور آجکل یوں بھی دوسرے اسلامی مناظر ہماری ہی کتب سے مدد لیتے ہیں اس پر بھی اگر کوئی ہمیں کمزور کہے بے وسیلہ کہے تو میں اُسے کیا کہوں۔ سنو! دنیا کے مسلمانوں میں سے ایک ہمارا ہی گروہ ہے جو ایک زندہ امام کی ماتحت اپنی ہر حرکت و سکون و قول و فعل ...... رکھے ہوئے ہے۔

مدرسۃ البنات

گرل سکول کے بجٹ پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جب یہ قادیان کی لڑکیوں کے لئے ہے۔ تو اس کا خرچ مقامی انجمن احمدیہ برداشت کرے

www.aaiil.org

اس کا جو فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اپنے کامل اجلاس مین بصدارت امیر المومنین کریگی وہی قطعی ہوگا۔ مگر مجھے اس پر ایک اصولی اعتراض ہے وہ یہ کہ اگر ہم قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنون کو مقامیت کا رنگ دین گے اور اس بات کی تمیز شروع کرینگے تو پھر بہت سی مشکلات پیش آئین گی ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ہمارا لاہان کی مسجدین بالعموم ازالاہان کے رہنے والون کے کام آتی ہین۔ ہم ان کی تعمیر کا چندہ کیون دین۔ دراصل مرکز کے ایک چھوٹے سے چھوٹے کارخانے کا تعلق بھی بیرونجات کی تمام افراد قوم سے یکسان ہوتا ہے۔ پس گو موجودہ صورت حالات مین کوئی سکول یا کام ابتدائی حالت مین ہونے کی وجہ سے مقامی معلوم ہو مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس سے تمام قوم مستفید ہوگی اس لئے اس کے اخراجات کے لئے اس قسم کی تخصیص غالباً مفید نہین

اور تنخواہ تعلیم الاسلام [illegible] مقامی انجمن دین

عبدالربّ

ہم مسلمانون پر ہندوؤن کا یہ اعتراض متواتر چلا آتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا اور اسلام مین مرتد کی سزا قتل ہے اگر جواب مین بارہا واقعات وآیات و احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایسے پاک مذہب کو جو فطرت انسانی کے مطابق ہے ہرگز اس بات کی ضرورت نہین کہ جبر و اکراہ سے اس کی اشاعت کی جائے اس کے اصول ایسے عمدہ ہین۔ کہ خود بخود ایک سعید الفطرت انسان کے دل نشین ہوئے جاتے ہین۔ پس ہمین اس ظاہری تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ روحانی تلوار خود بخود دلون کی مملکت پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایسا ہی جب ہم مرتد کو خس کم جہان پاک کہہ دیتے ہین اور ہم سے خداوند گار عالم کا (جو دلون کا پھیرنے والا ہے) پکا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک جماعت دیگا۔ جو خدا سے محبت کرنے والی ہوگی۔ تو ہمین کیا حاجت ہے کہ کسی کے مرتد ہونے پر شور مچائین۔ فساد کرین اور دوسرون کی ایذا دہی پر کمر باندھین۔

یہ صرف منہ سے کہنے کی باتین نہین بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کرکے دکھایا۔ وہ کوئی لڑائی اس لئے نہین لڑے کہ کسی کو بجبر و اکراہ مسلمان بنائین بلکہ مکہ مین آپ معہ اپنی غریب جماعت کے کامل تیرہ برس تک ظلم پر ظلم سہتے رہے۔ لیکن کبھی بھی انتقام کے لئے ہاتھ نہین اٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ صبر و استقامت دکھائی اگر کسی کو زیادہ ستایا گیا تو آپ نے ہجرت کا مشورہ دیا اور یہ اجازت نہ دی کہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرے یہ بالکل غلط ہے کہ ان مین تاب مقابلہ نہ تھی آخر مسلمان ہونے والون کی رگون مین بھی وہی عربی خون دوڑتا تھا۔ جو ان کے مخالفین کو غیظ و غضب مین لا کر ان ناگفتنی حرکات کراتا تھا۔ آخر وہ بھی کسی بہادر باپ کے بیٹے کسی شجاع مرد میدان کے بھائی اور کسی لاڈلی ماں کے جائے تھے اس صبر کو آپنے یہان تک پہونچایا کہ آخر خود بھی راتون رات وہان سے چلدیئے گویا آپنے نہ چاہا کہ میری وجہ سے مکہ کے باشندون مین تلوار چلے۔ لیکن ان شورہ پشتون کو پھر بھی چین نہ آیا۔ وہ حبشہ تک صحابہ کے پیچھے دوڑے گئے اور ادھر مدینہ تک انہون نے ریشہ دوانیان شروع کین اس حالت مجبوری مین دشمنان اسلام کا حملہ روکنے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لئے آپ کو بدر۔ احد۔ احزاب۔ مکہ۔ کی لڑائیان کرنی پڑین۔ پھر اخیر مین جیسا کہ اب بھی مہذب دول کا طرز عمل ہے۔ عہد شکن لوگون اور باغیون کو سزا دی۔ سب سے آخری فتح جب آپ کو حاصل ہوئی۔ تو اس وقت آپنے اپنی نرمی۔ مہربانی رحم۔ عفو کا جو نمونہ دکھایا اسکی نظیر لانے سے تمام دنیا کی تاریخ عاجز ہے۔

باوجود ان واقعات کے پھر بھی اگر کوئی زبان اعتراض کھولے تو سخت قابل شرم بات ہے۔ یہی طرز عمل۔ یہی طریق۔ اس احمدی فرقے اور اس کے امام کا رہا ہے اور انشاء اللہ رہیگا مسیح موعود نے دنیا مین آکر اپنے عمل سے دکھا دیا کہ مسلمان بنانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ہرگز ضرورت نہین اور آپنے اپنی تعلیم سے چار لاکھ امن پسند مومنین بنا کر اور آخری وقت مین پیغام صلح دے کر یہ ثابت کیا کہ ہم کہان تک صلح کل ہو کر رہنا چاہتے ہین آپنے اپنے مسلمان بھائیون سے بہت سا دکھ اٹھانے کے باوجود صرف انہی کو یہ نہین فرمایا ع

اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار۔

آخر کنند دعوئے حُبّ پیمبرم

بلکہ ہندوؤن کو بھی صلح کا پیغام دیا اور اعلان کیا کہ ہم تمہارے مذہبی لیڈرون کی تعظیم کرتے ہین۔ ہم کرشن۔ رامچندر کو خدا کے برگزیدے مانتے ہین اور انہین راستباز جانتے ہین اور محض اس لئے کہ دل آزاری نہ ہو۔ ہم کثرت گاؤکشی کو ترک کرنے پر بھی آمادہ ہین۔ چنانچہ اپنے امام کے اسی حکم کے تحت تمام منصف مزاج ہندو گواہی دے سکتے ہین کہ ہم نے خود ان کے مذہب پر کوئی حملہ نہین کیا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنے پر اکتفا کیا لیکن افسوس صد افسوس کہ باوجود اس درجہ نرمی اور صبر کے آریہ صاحبان نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو ناگفتہ بہ ہے انہون نے ہمین گالیان دین۔ ہم نے صبر کیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو ہم کو اپنے مال و جان سے بڑھکر عزیز ہے) طرح طرح کے عیب لگائے۔ ہمارے امہات المومنین کی نسبت بیہودہ خلاف تہذیب کہا۔ مگر ہم ہین کہ باوجود غیرت اور حمیت اور جوش کے اس کے مقابلہ مین ایک لفظ تک زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی جماعت کے لوگون مین سے اگر کوئی مظلوم بول بھی پڑا تو اسے منع کیا اس لئے نہین کہ ہم جواب نہین دے سکتے اس لئے نہین کہ ہمین تمہارے عیب معلوم نہین۔ اس لئے نہین کہ ہم ڈرتے ہین بلکہ محض اس لئے کہ ایک ملک مین رہنے والی دو قومون مین فساد نہ ہو۔ کسی ہندو بھائی کا دل نہ دکھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ لوگ بھی ایسا ہی سلوک کرتے مگر نہین۔ زبانین چھریون سے زیادہ تیز ہوگئین وہ وہ نیش زنیان کین کہ ہم بھڑون اور بچھوؤن کے ڈنگ بھول گئے۔ وہ وہ زہر اگلے کہ سانپ اور سانپون کے بچون کی مجموعی قوت اتنا مادہ نہین دکھا سکتی۔ دلون مین کپٹ اور کینہ یہان تک بڑھا کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہین۔ تم نے ہمین یہان تک حقیر سمجھا۔ کہ ہماری صورت دیکھنے سے تم پر غسل واجب ہوگیا۔ جہان ہمارا سایہ پڑا تم وہان سے سایہ کی طرح ہلگے۔ ہم اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑکر سودا لینے تمہاری دکانون پر گئے۔ روپیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تم نے روپیہ تو لے لیا مگر ہمین پیچھے ہٹایا۔ کتے تمہاری رسوئیون مین مزے سے لیٹے رہین [illegible] مگر ایک مسلمان کا سایہ بھی پڑجائے۔ تو سب [illegible] ساری چیزین ناپاک۔ باوجود اس جوش نفرت کے ہماری [illegible] سے یہ پیار۔ کیا اس قابل نہین تھا کہ تم لوگ کم ازکم اپنے اقوال سے اپنے افعال سے ہمین دکھ نہ دیتے۔ دیکھو تم ہمارا خون تک پی گئے۔ مگر ہم ہین کہ پھر اسی کشادہ پیشانی کے ساتھ تم سے ملتے ہین۔ تم نے کئی بھولے بھالے مفلس مسلمانون کو ہندو بنالیا۔ مگر ہم نے اُف تک نہ کی لیکن تمہاری جماعت مین سے اگر ایک ہی ہماری طرف آیا۔ تو شور محشر بپا کر دیا گیا۔ مردون کا ہی حوصلہ ہوا کرتا ہے۔ تم لوگون نے شدھی کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ انتظام نہین۔ تم لوگون نے جب کسی معمولی جاہل مسلمان کو بھی ہندو بنانا ہوتا ہے۔ تو کئی اخبارون مین اشتہار دیتے ہو۔ اور ایسے ایسے دل آزار فقرے لکھتے ہو کہ خواہ مخواہ غصہ آتا ہے۔ پھر ایک پبلک جلسہ کرکے اطراف ہند کے آریہ اکٹھا کرکے اسے بزعم خود شدھ کرتے ہو اور اسلام اور بانی اسلام پر آوازے کستے ہو کیا ہماری طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی ذلیل کوشش یا سبکی ہوئی ہے۔

www.aaiil.org

اسی عبدالرب ہی کے معاملہ کو لو۔ یہ ایک بالغ۔ عقیل رفہیم۔ تعلیم یافتہ ہندو جوان تہا وہ لائل پور کے ایک احمدی کارخانہ مین ملازم تہا۔ وہان وہ امن کے شاہزادے خدا کے برگزیدے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابین پڑہتا رہا وہ ایک سعید روح تہی خدا کی رحمت نے اس کو اپنے آغوش مین لیا۔ نور ایمان اسکا رفیق راہ ہوا وہ ظلمات سے نکل کر نور مین آگیا۔ برضا و رغبت خود بلا کسی جبر و اکراہ محض اپنے اصرار سے وہ دارالامان مین آیا سمندر مین ایک قطرہ آجائے تو وہ جوش مین نہین آتا اسی لحاظ سے امیر المومنین نے شام کے وقت نماز کے بعد اس کی بیعت لی کوئی پبلک جلسہ نہین کیا گیا۔ کوئی لکچر نہین دیا گیا بلکہ یہان کے تمام احمدیوں کو بھی جمع نہین کیا گیا وہی جو اتفاق سے نماز کے پہنچ گئے۔ تھے۔ پہر اس کے بعد اخبارون مین خصوصیت سے اس کا کوئی ذکر نہین ہوا ایک کلام امیر المومنین شایع کرنے کی غرض سے اس واقعہ کا بہی ضمناً ذکر ہو گیا۔ اس پر بہی ہندو بہائیون نے وہ شور اٹہایا وہ جوش دکہایا کہ الامان۔ لائل پور مین اس کارخانہ سے لین دین بند کر دیا۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیرین کین اور ایسی حرکات کین کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا تو فساد عظیم ہو سکتا۔ عبدالرب کا باپ یا چچا یہان آیا اسے ملنے کی اجازت دی گئی۔ ہمارا کوئی تعلق اس کے ساتہ نہین رہا ہم نے اسے بڑی فراخدلی سے کہدیا کہ وہ جہان چاہے رہے لیکن اس نیک سلوک مین ان ملکی بہائیون کی بدسلوکی کی انتہا ہو گئی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ کہتے ہو۔ دین مین جبر و اکراہ حرام ہے اور تم نے خود بھی شدہی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اب اگر ایک شخص اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتا ہے تو تم گھبراتے کیون ہو۔ آخر تم نے بھی کئی مسلمانون کو ہندو بنایا ہے یا نہین اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور جو سلوک تم نے کیا اسی طرح مسلمان کرنے لگے یعنے آپس مین لین دین بند کر دیا اور شور و شر مچا دیا۔ تو پہر کیا امن کی زندگی بسر ہو سکے گی۔ آخر تم نے بھی اس ہندوستان مین رہنا ہے اور ہم نے بہی اگر تم شدہی کے لئے باقاعدہ کوششین کر رہے ہو۔ تو جو نیوگ پرستی اور شرک کی ظلمات سے نکل کر نور کی طرف خود بخود آتے ہین انکو بھی آنے دو۔ اور کسی بھولے بہالے مفلس و قلاش مسلمان کو کافر بنا لینے کا تمہین حق حاصل ہے تو کیا کسی سنجیدہ مزاج عاقل دانا کو کفر کے گڑہے سے نکال لینے کا حق ہمین نہین ہے ضرور ہے پس تم انصاف کرو ہم تم سے انصاف کے امیدوار ہین ہم بدی کے مقابلہ مین بدی نہین کرتے۔ ہم دکہ کے بدلے دکہ نہین پہنچاتے ہمین نرمی اور صبر تحمل اور سکون کی تعلیم دی گئی ہے تم بھی ایسا ہی کرو۔ اخیر مین مین ان مسلمان بہائیون کو مخاطب کرتا ہون کہ ہندوؤن کا یہ شور و شر اس نقطۂ خیال سے نہین کہ ایک ہندو احمدی ہو گیا۔ بلکہ محض اس لئے ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہو گیا۔ آخر تم بھی مسلمان کہلاتے ہو کیا تمہاری غیرت گوارا کرتی ہے کہ ہماری مخالفت مین یہ یہ تدبیرین کی جائین اور تم خاموش بیٹھے رہو۔ میرا یہ مطلب نہین کہ تم بدی کے مقابلہ مین بدی کرو بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ کچہ اپنے حفظ امن کا بندوبست کرو۔ کیا تم نہین چاہتے کہ دین اسلام پھیلے کیا تم نہین چاہتے کہ تیس کروڑ دیوتا کے پرستار ایک خدا کے ماننے والے ہون کیا تم نہین چاہتے کہ تمام جہان کے راستبازون کے سردار کے حلقہ بگوشون کی تعداد بڑہے کیا تم اس بات کی آرزو نہین رکہتے کہ دنیا شرک کی تاریک غارون سے نکل کر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کیا تمہاری یہ تمنا نہین کہ تم ہی روئے زمین پر ایک زندہ قوم کہلاؤ۔ میرے عزیز دوستو! کیا تمہارے دلون مین اس بات کی تڑپ نہین کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر ہے تو پہر آؤ اپنی وہی اسلامی غیرت اپنا وہی اسلامی جوش امن اور صلح کے رنگ مین احمدیون کا ساتہہ دیکر دکہاؤ۔ کیونکہ وہ جو خدا کے کامون مین مدد دیتے ہین۔ خدا ان کا ناصر و معین ہوتا ہے وہ جو خدا کے لئے ذلت اختیار کرتے ہین اخیر مین عزت پاتے ہین وہ جو خدا کی راہ مین اپنا غبار اڑاتے ہین ایک وقت آتا ہے کہ ان کا ذرہ ذرہ آسمان شہرت کا ستارہ بنے۔ وہ جو خدا کے خاطر اپنا گھر بار چھوڑتے ہین۔ ضرور ہے کہ اس سے بڑہکر مال و دولت کے وارث کئے جائین گے وہ جو اس فانی مال کو خدا کے نام پر خرچ کرتے ہین۔ لازوال دولت پائین گے اور وہ جو خدا کے کامون مین مرتے ہین۔ زندہ کئے جاوین گے۔

نغمۂ عرفان

بڑے ادب سے یہ عرض کرتا الٰہی تیری جناب مین ہون لو
کہ نفس سرکش سے تنگ آیا اور اسکے ہاتہون عذاب مین ہون
کیا ہے فوج الم نے ڈیرا۔ بڑہے ہے حد سے گناہ میرا
الٰہی پھر بھی ہون بندہ تیرا۔ اگرچہ حالِ خراب مین ہون
جمالِ احمد مین کیا کشش ہے۔ کہ اسکی خاطر یہ کشمکش ہے
کوئی بھی ایسی میری روش ہے۔ کہ حاضر اس کی جناب مین ہون
وطن کے پیارے عزیز بہائی۔ قبول سب کی مجھے جدائی
ہے دہولی در پر ترے رسائی۔ مثالِ ہیزم رباب مین ہون
کتابی چہرہ ہے یاد آتا۔ جو اپنے محبوب دلستان کا
دلِ حزین کا ہے یہ تقاضا۔ ہمیشہ شغل کتاب مین ہون
جو ساز مرزا نے آکے چھیڑا۔ تو سمجھا اسکو عبث بکھیڑا
یہ فہم تیرا؟ یہ ذوق تیرا؟ اور اسپہ مین ہی عتاب مین ہون
نماز مین ہے سرور بیشک۔ نہ پائے اسکو۔ کرے جو بک بک
"یہ ترے شاہی" کہے گا کب تک کہ شغل چنگ و رباب مین ہون
رضاء دلبر مین چاہتا ہون۔ فقط محبت نباہتا ہون لو
نہ مین امید ثواب مین ہون۔ نہ مین خیال عقاب مین ہون
حضوری اس کی سمجہ نہ حاصل۔ یہ سخت مشکل ہے سخت مشکل
جہان فرشتون کے جلتے ہین پر۔ وہان پہ مین کس حساب مین ہون
جمال شمس و قمر کو دیکھا۔ تو ہذا ربی زبان سے نکلا
مگر کسی نے مجھے پکارا۔ کہ مین تو ان کے حجاب مین ہون
نماز تیری نہین ہے بھائی۔ کہ اس سے بوئے ریا ہے آتی
زکوٰۃ تیرا ہے کیا بناتی۔ جو دل کہے مین عذاب مین ہون
بنایا تو نے وہ بہشتی۔ نہین یہ جنت کی راہ چستی
تو کہہ رہا ہے ڈبو کے کشتی۔ کہ مین کنار حباب مین ہون
ہے بحث مذہب کی روز باقی۔ کہ صوفی ملان مین سب ہے آتی
تو جام بھر کر پلا او ساقی۔ کہ مین تو شغل شراب مین ہون
تمام چیزین جہان کی دیکھین۔ یہان کی دیکھین وہان کی دیکھین
نتیجہ آخر یہی نکالا کہ مین ہی سب کے جواب مین ہون
جگانے والے جگا چکے ہین۔ بہت سر اپنا کھپا چکے ہین
کچھ ایسا غافل ہوا ہون اکمل کہ مین بدستور خواب مین ہون

حقیقۃ الوحی یہ رسالہ ۴۴ صفحے کا ڈاکٹر اشرف خان صاحب (علی گڈہ) نے لکھا ہے قیمت نامعلوم۔ ڈاکٹر صاحب نے آریون کے بعض اعتراضون .. .. (قرآن ابتدا عالم مین اترنا چاہئیے تہا اس مین قصے کیون ہین ناسخ منسوخ) کا معقول جواب دیا ہے اور وید کے طریق الہام کے نقص کو بتایا ہے۔ ماسوا اس کے یہ امید کہ آپ نے وحی کی کچہ حقیقت بیان کی ہے صحیح نہین کیونکہ اسمین ڈاکٹر صاحب معذور ہین جب تک کسی پر وحی و الہام نہو وہ جو کچہہ بیان کریگا۔ اٹکل پچو ہی ہوگا۔ اس مضمون کو اس زمانے کے ملہم ربانی مرسل یزدانی احمد قادیانی کے سوا کوئی نہین جو پورے طور پر لکھ سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے معراج کو ایک خواب بتایا ہے۔ یہ بھی اسی کوچہ کی بیخبری کی وجہ سے ہے۔

نیوگ کی پولٹیکل فلاسفی مولوی غلام رسول صاحب صدیقی گجرانوالہ ... صفحہ ۱۲ ... قیمت ۱/

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہشتم

(سورۃ انعام)

مورخہ ۲۸۔ جولائی سنہ ۹ء رکوع نمبر ۱

۱۔ انسان تیز دریا بہتا دیکھ کر دوڑتا چلا آئے کہ اس سے پار نکل جاؤں تو وہ بیوقوف ہے۔

۲۔ کسی شخص نے مرغے کو باز دیکھ پھڑپھڑا کر اذان دیتے دیکھا کہا میرے سامنے اکڑتا ہے۔ میں بھی ایسا کرونگا۔ پھر مرغا ایک دیوار سے دوسری دیوار پر چلا گیا اس نے بھی زقند لگائی۔ تو گر پڑا اور مرگیا۔ یہ حد سے بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

۳۔ قرآن نے مثال دی ہے کہ ایک شخص دور سے کلر دیکھ کر اسے پانی سمجھا پانی کے لئے دوڑا جب وہاں تک پہونچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ پیاس اور بھی بڑھی۔ دیکھو پارہ ۱۸۔ الذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً۔ الآیۃ۔ بعض لوگ غلطی سے جو چیز مفید نہیں اسے مفید سمجھتے ہیں اور سفت کی شیخیاں بگھارتے ہیں۔ جیسے مسلمان آگے قلعہ فتح کرنے پر ناز کرتے تھے اب بعض ایسے ہیں کہ کسی عورت سے ناجائز تعلق میں کامیاب ہوں۔ تو کہتے ہیں ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔

۴۔ بد دیانتی یہاں تک بڑھی ہے۔ کہ جو معمار ہیں وہ جان بوجھ کر عمارت ناقص بناتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں ہمارا کام کس طرح چلے اور پھر ہمیں کون بلائے۔ حالانکہ ایسے لوگ ہمیشہ غریب رہتے ہیں۔ غرض انسان جس راہ پر اپنے تئیں ڈال لے اسی کے موافق نتیجہ نکلتا ہے دیکھو حق کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ

نقلب افئدتہم وابصارہم۔ سمجھ بھی اُلٹی ہو گئی اور حق کے بیان نہ رہنے پھر بڑھتے بڑھتے سرکشی میں بہکتا رہتا ہے۔

لو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ۔ یہان تک کہ اگر فرشتے بھی اُتریں۔ موتٰی کلام کریں تو بھی نہ مانیں۔ بڑے بڑے بدکاروں کو بدی کرتے کرتے نیکی کا خیال اُٹھتا ہے یا کسی وقت ان کے دلوں میں بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور یہ بھی وجود اس کے نزول ملائکہ ۔۔۔۔ نہیں مانتے۔

کلمہم الموتٰی۔ یہ بھی اکثر لوگوں کو اتفاق ہوتا ہے۔ کہ خواب میں کچھ ہدایت ہوتی ہے مردہ کچھ ان کو بتاتا ہے مگر پھر بھی نہیں مانتے۔

حشرنا علیہم کل شئ۔ ہر بدکار کو کسی نہ کسی سزا کے نیچے دیکھتے ہیں مگر پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے وکذالک جعلنا۔ ایسے ہی بدکار لوگ پھر بڑھتے بڑھتے انبیاء کے انکار پر کمر باندھ لیتے ہیں۔

شیاطین الانس والجن۔ بعض اپنے تئیں ظاہر طور پر مقابل کرتے ہیں۔ بعض چھپے رہتے ہیں۔ اور خبیث روحوں کا ان سے تعلق ہو جاتا ہے۔

زخرف القول۔ ملمع سازی کی باتیں۔

انزل الیکم الکتاب۔ بدکاریوں کے علم کے لئے فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کی طرف توجہ کرو مفصلاً۔ جسمیں نیکی بدی کی تفصیل جدا جدا دی ہے۔

الا الظن۔ اکثر لوگ اپنی اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے۔

مورخہ ۲۹۔ جولائی سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع ۱ و رکوع ۲)

فکلوا۔ جس طرح ایک جانور خاموش مالک کے آگے گردن رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کو چاہیئے کہ وہ اپنے مولیٰ کے آگے سر رکھ دے چونکہ جانور پر مولیٰ کا نام لیا جاتا ہے اس لئے ہمیں اس ذبح میں ایک تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔

حرمت کے چار قاعدے ہیں۔ ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کر دے مثلاً مردار۔

دوم۔ وہ جو اخلاق میں شہوت و غضب کو بڑھائے۔ مثلاً سور۔

سوم۔ وہ جو طبعی قوتوں کو برباد کرے مثلاً لہو جس کی زہر تشنج۔ استرخاء پیدا کرتی ہے جو

چہارم۔ وہ جو غیر اللہ کا نام لے کے استعمال کرتی ہیں۔ ان میں الہیات کے سمجھنے کی قوت نہیں رہتی۔

وذروا ظاہر الاثم وباطنہ۔ گناہ دو قسم کے ہیں۔ ایک ظاہر کسی کا مال چرا لیا دکھ دے دیا۔ جھوٹ بول لیا۔ ایک باطن یعنی مخفی گناہ۔ مثلاً کینہ۔ بغض۔ حسد۔ تکبر دوسرے کی تحقیر۔ حرص۔ کفر۔ بعض لوگ خدا کے منکر ہیں بعض منکر نہیں۔ مگر ان کی پروا نہیں کرتے۔ بعض اس خدا کے برابر کسی اور کو بھی قرار دیتے ہیں۔ اور مثال دیتے ہیں کہ جیسے بادشاہ کے پاس بغیر وزیر نہیں جا سکتے ویسے ہی خدا کے حضور بغیر وساطت نہیں جا سکتے۔ یہ مثال غلط ہے کیونکہ بادشاہ بوجہ بشریت و عدم اطلاع معذور ہے مگر خدا تو سب کی سنتا ہے چھت کے لئے بے شک سیڑھی کی ضرورت ہے۔ مگر خدا تو اقرب سے اقرب ہے۔

ان الذین یکسبون۔ اب عام اصول بتلاتا ہے کہ جو گناہ کرے اس کے نتائج ضرور بھگتیگا۔ جن لذتوں کے لئے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ عفو نہ کرے۔

لیجادلوکم۔ مثلاً چوہڑے کہتے ہیں کہ خدا کی ماری حرام اور تمہاری ذبح کی ہوئی حلال۔ حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے۔ ایک معبود کے نام پر کشتہ ہے۔

میتاً۔ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً۔ میں اس کی تفسیر ہے۔ جب تک انسان خدا کی فرمانبرداری کی تہ کو نہیں پہنچتا۔ مردہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں خدا کی عظمت و جبروت کو سمجھتا ہے زندہ ہوتا جاتا ہے۔

جعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس فی الظلمات	عقل و سمجھ و سچائی و کتاب الٰہی کا علم۔ لوگوں میں بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو افراد و قوم۔ ملک کی بہتری تو کیا اپنی بہتری کو بھی نہیں سمجھتے۔ جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔

پلیس بخارج منہا۔ ہر روز ضرور سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے میں کیا ترقی کی تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نور میں یعنے بے تمیزی سے تمیز میں کہاں تک پہونچے۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ من استواہ یوماہ فہو مغبون۔

پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ اور ایک پہچان "نبوت" کی بتلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو تے ہیں وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ امیر تمہارے بھی دشمن ہو جاوینگے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا۔ کیشب۔ دیانند۔ سرسید۔ مرزا صاحب۔ چاروں اصلاح کے مدعی ہیں۔ ان میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا یہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہیں۔

حتیٰ نؤتیٰ۔ ہم کو بھی الہام ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زمیندار مالگزاری وصول کرنے والے کو کہے اگر بادشاہ نے یہ روپیہ لینا ہے تو وہ خود کیوں میرے گھر نہیں آتا۔

مورخہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۲)

۱۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی پہچان کا ذکر کرتا ہے۔ (۲) بعض صحبتیں۔ مکان۔ دوست ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان سے تعلق بدی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ (۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں ستر بار سے زیادہ استغفار فرماتے تھے تاکہ قلب پر رین تک بھی نہ آئے۔ (۴) استغفار بہت ضروری ہے ورنہ رین پڑھتے پڑھتے ختم نہ قفل تک نوبت پہنچتی ہے۔ (۵) جو لوگ ہدایت پانے کے قابل ہوتے ہیں وہ حق بات کے سننے کے لئے ہر وقت بشرح صدر تیار ہوتے ہیں۔ جیسے ابراہیم نے اسلم کے جواب میں اسلمت کہا۔

ھا جاتی السماء۔ پہاڑ میں ڈھلوان۔ تنگ راستہ (خاردار جھاڑیوں سے پُر) پھر اس میں بلندی پر چڑھنا پڑے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس آدمی کا حال ہے۔

لا یؤمنون۔ اضلال کن کا ہوتا ہے۔ جن کا سینہ حق بات کے سننے سے تنگی کرے۔

یذّکّرون (آیتیں کہ دن امری) لھم دار السلام۔ احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا میں قبر میں۔ قیامت میں۔ پلصراط میں۔ جنت میں سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہو جاتا ہے۔

ھو ولیھم۔ ایسے مومن پر خواہ کس قدر مصیبتیں آئیں۔ وہ سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے وہ ظلمات سے بتدریج نکلتا رہتا ہے۔ کئی قسم کی ظلمتیں ہیں۔ (۱) ظلمت جہل (۲) ظلمت رسم و عادت (۳) ظلمت حُب (حبک الشئ یعمی ویصم) (۴) ظلمت افلاس و دولت۔ (۵) ظلمت مجلس (۶) ظلمت شرک (جس نے عیسائیوں کی عقل دین کے بارے میں باوجود اس دعویٰ ترقی صنعت و حرفت کے ماردی ہے)

ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ امراء سے روپے لئے۔ غریبوں نے اس کے معاوضے میں ان کے کام کئے۔

یکم۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

انسان میں دو قسم کے قوے ہیں۔ ایک جن پر مقدرت ہے (انسان کو)۔ دوم جن پر کوئی مقدرت نہیں۔

پہلی قسم کے متعلق شریعت ہے دوسری کے متعلق ہرگز نہیں اگر کوئی شریعت اس کے بارے میں حکم دے تو وہ شریعت جھوٹی ہے۔ دیکھو۔ رنگ قد۔ اندرونی پھوڑوں کے بارے میں کسی شریعت حقہ نے حکم نہیں دیا۔ ان

مشرک قوموں نے ایسے مسئلے گھڑے ہیں۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں "تین خدا ہیں مگر ایک ہے"۔ اس بات کو کوئی انسانی عقل باور نہیں کرسکتی۔ بت میں منتر پڑھنے کے بعد خدا آجانے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے۔

زبان دونوں قسم کے قویٰ کا مظہر ہے۔ کھٹے کو میٹھا نہ کہیگی مگر مدد اکو گالیاں دلوالو۔ اسی آخری قدرت و تصرف کے متعلق اصلاح کے لئے اللہ رسول بھیجتا ہے۔

چنانچہ اس رکوع میں جن وانس۔ امراء اور غرباء دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔

رسل منکم۔ تم ہی میں سے رسول ہوئے۔ انبیاء امراء بھی ہوئے ہیں۔ جیسے سلیمان غرباء بھی۔ جیسے یحییٰ علیہ السلام۔

برہمو سلسلہ رسالت کے منکر ہیں وہ تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء نے یہ کہنے میں کہ ہمیں خدا سے وحی ہوئی ہے۔ دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ پھر وہ ملائکہ کے منکر ہیں۔ نہایت لطیف پیرائے میں اس اعتقاد کو انہوں نے شرک عظیم قرار دیا ہے۔ گویا تمام قسم کی نیکی کی تحریکوں کے مخالف ہیں۔

غرتھم الحیوٰۃ الدنیا۔ دنیا نے ان کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا طلب کرتا ہے۔ پھر اس میں غضب پیدا ہوتا ہے۔ پھر حرص۔ چنانچہ ایک پستان چوستا دوسرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائی سے بیر پیدا کر لیتا ہے۔ پھر غضب کے ساتھ ساتھ حب بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سب قوت بہیمی کے کرشمے ہیں۔ پھر شہوت میں ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہم نوجوانوں کے ہر روز آنیوالے خطوط میں پڑھ رہے ہیں۔

غرض کھانا۔ پینا۔ بغض۔ عداوت۔ حُب۔ شہوت۔ حرص تو پہلے قبضہ جما لیتے ہیں اور انبیاء کی تعلیم اور عقل بعد میں آتی ہے۔ پھر یورپ۔ امریکہ کے لئے تو اور بھی مشکل ہے وہ جب ہوش سنبھالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کسی انسان کو خدا بنایا گیا ہے تو وہ ایسے لغو عقیدے کو دیکھ کر ہمیں ہوش آنے سے پہلے ہی مذہب کو ایک لغو اور جھوٹی چیز خیال کرتے ہیں کیونکہ ان کے سامنے توحید کی پاک تعلیم نہیں آئی۔ پھر موجودہ ساز و سامان رہائش کچھ کم غافل کرنے والا نہیں۔

غافلون۔ جب تک خدا کی طرف سے غافلوں کو خبردار کرنے والا آنہ جائے۔ عذاب نہیں آتا۔

ان یشاء یذھبکم چاہیں تو کسی قوم کو تباہ کردیں۔

یستخلف۔ ایک قوم چلی جاتی ہے۔ دوسری قوم اس کی جانشین ہوتی ہے ان کا نام خلیفہ کہلاتا ہے۔ آدم کی خلافت کے مسئلے پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے) جس پر اللہ اپنے اوامر و نواہی بھیجتا ہے۔

مکانتکم۔ اپنی پوری طاقت پورے زور سے کام کرو۔ پھر دیکھو انجام بخیر کس کا ہوتا ہے ایک طرف ایک بےکس کس مپرس انسان ہے۔ دوسری طرف تمام امراء و رؤسا پھر

دیکھو کس تحدی سے کہا جاتا ہے تم پورا زور لگالو۔ یہ نبی کی نبوت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

وجعلوا للہ ۔ جو لوگ شریعت کی پروا نہیں کرتے انہیں بھی کسی نہ کسی اصل یا رسم پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پس انسان کیوں شریعت کا پابند نہ ہو جسکی پابندی مثمر ثمرات کثیرہ و برکات متعددہ ہے۔

ایک شخص کو جو قرآنی احکام کی تعمیل کو بہت بھاری سمجھتا تھا۔ میں نے قائل کیا۔ کہ تم جب سررشتہ کے ملازم ہو اس کے پھر میونسپلٹی کے قوانین کے پھر گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہو۔ کیا ان سب کا حجم قرآن سے زیادہ نہیں اس پر اس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ورنہ میں نے اسے کہا تھا۔ تم نیچر کے ذرے ذرے کے قوانین کے ماتحت ہو۔ قرآن کریم نے کیا لطیف فرمایا ہے۔ ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا۔ لا تنفذون الا بسلطن۔

غرض جو لوگ شریعت کو چھوڑتے ہیں۔ وہ اس سے دو چند سہ چند رسوم کی مشکلات میں پھنستے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں۔

وجعلوا للہ ۔ دیکھئے زکوٰۃ نہ دی۔ تو کس گراہی میں پڑے

لشرکائنا ۔ ہمارے قرار دادہ یا خدا فرماتا ہے ہمارے شرکاء۔

یصل الی شرکائھم ۔ خدا کا حصہ بھی انہی ہمنشون کو دیدیا جاتا ہے۔

قتل اولادھم ۔ ہندوؤں میں ایسے کئی معاملات ہوتے ہیں۔ ایک مہنت آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ کہ ہم اس کو ہاتے ہیں اور اس ہی تمہارے بیٹے کا۔ شرط یہ ہے۔ کہ قیمہ بناتے ہوئے خوشی کے گیت گاؤ۔ اس پر معتقدین نے ایسا کیا ہے۔ پھر تم نے سنا ہوگا کہ یہ فلاں بزرگ کا توشہ ہے اس میں فلاں فلاں آدمی شریک نہیں ہو سکتے

لایذکرون اسم اللہ علیھا ۔ بلکہ سے دیوی کہتے ہیں۔

مورخہ ۳۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۴ و ۵)

معروشٰت ۔ چھتری والے جیسے انگور کی بیل۔ گلو کی بیل۔

غیر معروشٰت ۔ جن کی بیل نہیں ہوتی۔ مثلاً گلاب۔ چنبیلی۔ انب۔ سنگترہ۔ کھجور۔

مختلفاً اکلہ ۔ چاول کا مزہ اور ہوتا ہے۔ باجے اور مکی کا اور۔

والزیتون ۔ مثلاً بادام۔ اخروٹ اور چکنائی والے درخت۔

لا تسرفوا ۔ خطاکاری مت کرو۔ یعنی کمانا اور کھانا۔ مگر بھوکوں کا خیال نہ کرنا۔

حمولۃ ۔ لادو جانور (۱) جو سواری کے قابل ہیں (۲) باربرداری کے لائق (۳) ہل جوتنے یا کنواں چلانے کے لئے۔

فرشاً ۔ وہ جانور جو چلے اور زمین کو لگے۔ مثلاً بھیڑ بکری۔ خرگوش

علی طاعم یطعمہ ۔ شرفاء میں جو کھائی جاتی ہیں ان میں کوئی حرام نہیں سوائے ......

دماً مسفوحاً ۔ خون باریک عضو کو ہلاک کرتا ہے اور اس میں زہر ہوتی ہے۔

لحم الخنزیر ۔ کیونکہ اس سے شہوت۔ غضب۔ آلہیات سے دوری ہوتی ہے

خنزیر خور قوموں کو دیکھ لو۔

مورخہ ۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۵)

جزینٰھم ببغیھم ۔ جس طرح بیمار انسان کو بعض پرہیزیں بتائی جاتی ہیں اور وہ وقتی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہودی قوم پہ ایک وقت وہ تمام چیزیں حرام کر دی تھیں جن کے ناخن تھے اور منجملہ ان کے اونٹ بھی تھا۔ اور ان کی چربیاں سوائے پیٹھ کی چربی کے یا جو انتڑیوں سے ملی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی ہوئی۔ یہ سب مناہی صرف وقتی تھی۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا آہ ۔ اس اعتراض کے مفصلہ ذیل جواب دئے ہیں۔ (۱) اشرکوا کہا (۲) کذب الذین من قبلھم (۳) ذاقوا باسنا (۴) فلو شاء لھدٰکم اجمعین (۵) ھلم شھداءکم الذین یشھدون (۶) لا یؤمنون بالاخرۃ (۷) وھم بربھم یعدلون۔

قل ھل عندکم من علم ۔ یعنی کبھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت سے تمہیں کان سے پکڑ کر نیکی سے روکا ہے۔ یا بدی کی طرف چلایا ہے۔ اگر ایسی بات ہے۔ تو ثبوت پیش کرو۔

۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ اول جو دوسرے لوگوں کی تجارت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کی باتوں کو مانتے ہیں۔ دوم وہ جو اپنے تجربے اور اپنی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ عقلمندی کا کام یہ ہے۔ کہ جو صداقتیں دنیا میں تسلیم ہوئی ہیں۔ ان کو مان لیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی کتابوں سے (جو صداقتوں اور تجربوں کا مجموعہ ہیں) ضرور فائدہ اٹھاؤ۔

الا تشرکوا بہ شیئاً ۔ شرک چار قسم ہے (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات۔ (۳) شرک فی الافعال (۴) شرک فی التعظیم۔ یہ چوتھا شرک عام ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم ۔ (۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے (۲) دختر کشی (۳) اولاد کی پروا نہ کرنا۔

ما ظھر منھا ۔ زنا۔ چوری۔ ڈاکہ۔ گالیاں۔

وما بطن ۔ کینہ کپٹ۔ بغض۔

لا نکلف نفساً الا وسعھا ۔ اللہ تعالےٰ انسان کو کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جو اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔

مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۷)

الکتاب ۔ کتاب بہت سی چیزوں کی جامع کو۔ کتیبہ لشکر کو بھی اسی واسطے کہتے ہیں

www.aaiil.org

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو کتاب فرمایا ہے۔ کہ اس مین تعلیم اور دفع شبہات کے لئے ایسے لشکرین موجود ہیں جو شبہات مٹانے کے لئے بہت ہین۔

مبارک۔ اپنی برکتون مین بڑہتی رہیگی۔ برکہ کا لفظ جس کے معنے حوض کے ہین اسی سے نکلا ہے۔

یہان سورۂ انعام کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

سورۂ اعراف

مورخہ ۸۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع ۸)

المص۔ انا اعلم۔ صادق القول۔ صادق الوعد

ماانزل الیکم۔ صرف نبی کریم پر انزال نہین ہوا۔ بلکہ کم ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی اس نعمت سے سرفراز ہوئے۔ گویا ان کی طرف ہی نازل ہوا۔

دعواہم۔ ان کا عذر۔

بایاتنا یظلمون۔ آیات سے مراد ہے۔ اللہ کے پاک انسان۔ اللہ کا پاک کلام ساری دنیا۔ اور نشانات نبوت۔

مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع ۹)

بنو عامر۔ کعبہ کا طواف ننگے ہوکر کرتے تھے۔ یہ سمجھ کر کہ جن کپڑون مین ہم نے گناہ کئے ہین۔ ان کے ساتھ کیسے طواف کرین۔ اس لئے ان دو رکوعون مین لباس کے متعلق ذکر آئے گا۔

اسجدوا لآدم۔ یاد رکھو۔ آدم کا ولد بھی آدم ہی ہے۔

الی یوم یبعثون۔ یعنی وہ وقت جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے از سرنو زندہ ہوتا ہے اور شہوت۔ غضب کے ساتھ مقابلہ کرکے فتحمند ہو جاتا ہے

من المنظرین۔ یہ قابل غور ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ یبعثون نہین فرمایا۔ پس اگر یوم یبعثون سے قیامت مراد ہو۔ تو بھی کوئی حرج نہین۔

من شمائلہم۔ آگے۔ پیچھے۔ دائین بائین کا ذکر کیا۔ مگر اوپر کا ذکر نہین پس انسان یہ نہ سمجھے۔ کہ شیطان سے گھر گیا۔ بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے۔

مورخہ ۱۰۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع ۱۰)

تین قسم کے لباس ہین۔ (۱) یواری سوآتکم (۲) وریشاً وہ لباس جو کہ جمعہ کے دن عید کے دن۔ بیاہون شادیون کے موقعہ پر لیا جاتا ہے۔ یعنی زینت کا لباس (۳) تقیکم باسا جو لڑائی سے تم کو بچائے لباس الحر والبرد لباس التقویٰ۔

من الجنۃ۔ جنت سے باغ سے۔

وجوھکم۔ اپنی ساری توجہ۔

حق علیہم الضلالۃ۔ اس فرد جرم لگنے کے اسباب ہین (۱) ماں باپ بد کار ہون۔ خوراک حرام کی۔ پرورش بدکارون مین صحبت بد۔ ننداہری۔ حرام کہانا۔

مورخہ ۱۱۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۱)

صرف معمولی ترجمہ کیا۔

مورخہ ۱۳۔ اگست ۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۲)

جمل۔ اونٹ کو بھی کہتے ہین۔ اور جہازاور بڑی کشتیون کے موٹے رستے کو بھی۔

عملوا الصالحات۔ دجال نے اس شبہ کو بہت بڑہایا ہے۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے کہ شریعت انسان کو کمزور ثابت کرنے کے لئے آئی ہے یہ بالکل غلط ہو غلطی پر ہین وہ لوگ جو کہتے ہین۔ قرآن پر عمل نہین ہوسکتا۔ لوگ قرآن کے احکام سے بڑہکر نہایت ہی معاملات پر اپنی رسوم پر عمل کرتے ہین۔ اسلام نے تو شادی کو ایجاب وقبول اور غمی کو جنازہ اور انا للہ پر ختم کر دیا ہے۔ اور لوگون کو ان دونون امور مین جو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کہتے ہین۔ شریعت پر عمل مشکل ہے اور شادیون کے لئے تو اپنی زمینون تک رہن کر دینے سے نہین جھجکتے پس کیا خدا کے نام کچھ دینے کا حکم ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے۔

من غل۔ دنیا مین دوزخ ہے کسی کا حسد وبغض۔

اہل جنت وہ ہین۔ جن کے سینے دنیا مین بھی بغض وکینہ سے صاف رہتے ہین۔

نودوا۔ آواز دی جائیگی۔ عیسائی سوال کرتے ہین کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے۔ اگر فضل سے ہے تو عملون کی کیا ضرورت ہے۔ اگر عمل سے ہے تو پھر درخواست فضل کیسی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ قرآن شریف سے تین باتین معلوم ہوتی ہین۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب۔ یہان تو فضل کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک یہ آیت ہے۔ اورثتموہا بما کنتم تعملون۔ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عمل سے وارث جنت ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون جس کے اخیر مین ہے۔ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس اس سے معلوم ہوا کہ ایمان سے انسان وارث جنت بنتا ہے۔ تطبیق دینے سے اصل معاملہ کھلتا ہے۔ کہ تینون ضروری ہین۔

نجات تو فضل سے ہے۔ لیکن فضل کا جاذب ہے ایمان۔ جیسے ہم ایک مکان میں ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ روشنی آئے تو ضروری ہے کہ روشندان کھولیں۔ روشنی فضل ہے۔ مگر فضل نہیں آتا۔ جب تک فضل کا جاذب نہ ہو۔ پھر جیسا کسی کا ایمان ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کے عمل ہوتے ہیں۔ پس نجات کے لئے ایمان۔ عمل اور فضل تینوں ضروری ہیں۔

عوجاً۔ اللہ کی راہ میں شبہات نکالتے ہیں۔ چاہتے ہیں اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ بعض آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ احکام شریعت کا پابند نہیں۔ پھر جنت چاہتا ہے گویا ٹیڑھا رہ کر۔ پھر ان انعامات کا وارث ہونا چاہتا ہے۔ جو سچے مسلمانوں کے لئے ہیں۔

وعلى الاعراف۔ اعراف کے متعلق مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں۔ منزلۃ بین المنزلتین۔ یعنے دوزخ اور بہشت کے درمیان جگہ ہے۔ اہل سنت کا یہ خیال نہیں۔ صوفیوں نے اسے خوب حل کیا۔ وہ کہتے ہیں اعراف میں عارف لوگ ہوں گے۔ جو دوزخیوں بہشتیوں کا تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

اعراف۔ کہتے ہیں اونچی جگہ کو۔ گویا وہ اونچی جگہ پر بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

مورخہ ۱۴۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۱۳)

جمعکم۔ تمہارا مال۔

ماکنتم تستکبرون۔ وہ جو تمہارے تکبر کا بڑا ذریعہ ہے۔ خدمتگار۔ بھائی بند

ادخلوا۔ داخل ہو۔ کہنے والے اصحٰب الاعراف ہونگے۔

لاخوف علیکم۔ سب سے بڑا خوف تو حشر میں ہوگا۔ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔

الذین اتخذوا۔ یہ کافرین کی تعریف ہے۔

لھواً۔ جو غافل کر دے۔ ایسا وظیفہ بھی لہو ہے۔ جس کو پڑھتے پڑھتے لوگ فرض قضا کر دیتے ہیں۔

لعب۔ جو بے حقیقت ہو۔ یہ مرض آجکل بہت زور پر ہے۔ لوگ دین کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ کسی حق کے لینے کے لئے وکیل سے مشورہ لیتے ہیں۔ پہلے یہ دریافت نہیں کر لیتے۔ کہ شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

ننسٰھم۔ آج ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔

ینظرون۔ انتظار کرتے ہیں۔

تاویلہ۔ بہت سے الفاظ کے قرآن کریم میں اور معنے ہیں۔ مخلوق میں اور معنے۔ مثلاً کلمہ کا لفظ ہے اس کے معنے کرتے ہیں لفظ وضع لمعنی مفرد جو محتمل صدق وکذب نہ ہو۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

تمت کلمۃ ربك صدقاً و عدلاً۔ یہاں کلمہ کی صفت عدل فرمائی ہے۔

الا اصدق کلمۃ قالہا لبید۔ الا کل شیٔ ما سوی اللہ باطل

اسی طرح قرآن شریف میں "علم" کے اور معنے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اور عام طور پر علم موجب کبر ہے۔

اسی طرح تاویل کے معنے لوگ ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے کے کرتے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں۔ انجام۔ حقیقت۔ اصلیت کے معنے ہیں۔ چنانچہ سورۂ یوسف میں ہے۔ ھذا تاویل رویای۔ اور ایک جگہ آیا ہے۔ ولما یأتہم تاویلہ۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی اس کی حقیقت کو۔ پس یہاں معنے ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں۔ عذابوں کے نتیجے ظاہر ہوں۔ مگر جس روز انجام ظاہر ہوگا۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۱۴)

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔ ۲۴ گھنٹے کا دن مراد نہیں اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے خوب لکھی ہے۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ مثلاً انسان پہلے نطفہ پھر علقہ۔ پھر مضغہ۔ پھر لحماً پھر کسونا اللحم عظاماً۔ ثم انشانٰہ خلقاً آخر۔

میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ انگریزوں کو شریعت سے تعلق نہ تھا۔ مگر انہوں نے تک چھ درجے تکمیل کے لئے رکھے ہیں۔ زمین کو پہلے درست کرنے۔ پانی دیئے۔ بیج ڈالتے ہیں۔ دو دن میں یہ کام ہوا ہے اور چار دن سے بعد بیج اگتا ہے۔ کل چھ دن ہوئے۔

قرآن کریم میں یوم بہت معنوں میں آیا ہے۔ ایک آن۔ بارہ گھنٹوں سے لے کر سال ہزار سال۔ پچاس ہزار برس تک کے معنوں میں آیا ہے۔ مطلق وقت کے معنوں میں بھی جتنے میں وہ واقعہ ہو گیا۔ جیسے یوم حنین۔ ذکرہم بایام اللہ۔

استوی۔ کے معنے ہیں ٹھیک۔ یعنے اس کے تخت سلطنت میں کوئی نقص نہیں پھر تمام کائنات کا وراء الورے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس لئے اس کے معنے علا بھی درست ہیں۔ بعض نے کہا ہے معنے ظاہر ہیں۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس کی مثال سنئے جیسے بیٹھنا۔ اب جیسا جیسا کوئی موصوف ہو ویسے ویسے معنے ہوں گے۔

مثلاً میں بیٹھ گیا۔ (۲) دیوار بیٹھ گئی (۳) ساہوکار رہا اب بیٹھ گیا۔ (۴) ہندوستان کے تخت پر یورپ کا بادشاہ بیٹھا ہے۔ (۵) فلاں شخص کی محبت یا اس کا کلام یا بغض فلاں کے دل میں بیٹھ گیا۔ یہ سب "بیٹھنے" الگ الگ معنے رکھتے ہیں۔ پس اسی طرح استویٰ تو عام ہے۔ مگر اللہ کا استوا ایک خاص شان رکھتا ہے وہ لیس کمثلہ شیٔ ہے۔ پس استوا بھی لیس کمثلہ ہے۔ خدا کی ہر صفت کا یہی حال ہے۔

حثیثاً۔ لگاتار۔ مثلاً یہاں رات آتی ہے تو دوسری بالمقابل جگہ میں صبح کی تیاری ہے اس میں اشارہ ہے۔ کہ ظلمت کے بعد نور۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا رہتا ہے۔

www.aaiil.org

ادعوا ۔ تمام صفات کو بیان فرما کر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ اس زمانہ مین تمہارے لئے دعا کا میدان وسیع اور خالی ہے ۔
(۱) بعض خدا کے منکر ہین (۲) بعض خدا کو مانتے ہین ۔ مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہین ۔ (۳) بعض دعا کے قائل ہین ۔ مگر اسباب پرستی مین منہمک ہین ۔
پس تم کامل امید ۔ کامل یقین ۔ کامل مجاہدہ سے دعا مین لگے رہو ۔ اور دعاؤن مین لفظ رب کا بہت استعمال کرو ۔

خفیۃ ۔ چلتے بیٹھتے بات کرتے کتاب پڑھتے سب حالات مین ۔

انہ لا یحب المعتدین ۔ ایک شخص نے بلند آواز سے دعا کی ۔ تو رسول اکرم نے فرمایا ۔ لا تدعون اصم و لا غائباً ۔ ایک شخص نے دعا کی کہ جنت مین ایسے ایسے کوٹھے مجھے دے ۔ آپ نے فرمایا ۔ جنت مانگو ۔ حد سے نہ بڑھو ۔

ان رحمۃ اللہ ۔ ہدایت کے لئے فضل کی ضرورت ہے ۔ دو مسلمانوں کے قریب ہے ، پس تم محسن بن جاؤ ۔

یرسل الریح ۔ زمانہ اشاعت نبوت ۔ [illegible] کا وقت ہوتا ہے ۔ جو کچھ کسی کے اندر ہو ۔ باہر نکالتا ہے ۔

نکداً ۔ دقت سے ۔

مورخہ ۱۶ ۔ اگست ۱۹۴۶ء

(رکوع ۱۵)

مالکم من الٰہ غیرہ ۔ یہ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین

اخاف علیکم ۔ اس قوم مین شفقت سے خوف اندر سے کٹ کر بھری ہوئی ہے
حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف گئے ۔ ایک نمبردار سے کہا ۔ مین چند باتین پہنچانی چاہتا ہوں اس نے کہا اکیلا کیون سنون سب کو بلاتا ہون اس کے بعد وہ چند بدمعاش اکٹھے کر لایا ۔ جنہون نے آپ کو دکھ دیا ۔ آپ سر سے پیر تک لہولہان ہو گئے ۔ آپ فرماتے ہین ۔ بارہ کوس تک مجھے پتہ نہین لگا کہ مین کدہر جاتا ہون
ایک فرشتہ نے کہا کہ حکم ہو تو طائف کو تباہ کر دین ۔ فرمایا یہ قوم نادان ہے ۔
اگر مجھے رسول اللہ جانتے تو ایسا نہ کرتے امید ہے یہ نہین تو ان کی اولاد مسلمان ہو جائے گی ۔ زید بن حارث ساتھ تھے وہ کہتے ہین طائف والون نے بارہ کوس کے بعد پیچھا چھوڑا ۔ آگے باغ تھا باوجود مخالفت کے انہون نے اپنے نوکر کے ہاتھ انگور بھیجے ۔ جب اس نوکر نے انگور آپ کے آگے رکھے ۔ تو آپ نے اللہ کا نام لے کر انگور اٹھایا ۔ جس پر اس نے تعجب کیا ۔ آپ نے وعظ شروع کیا اس نے کہا ایک یونس نبی گذرا ہے ہمارے ملک مین
فرمایا وہ میرا بھائی تھا ۔ اس پر وہ مسلمان ہوا ۔

الملاء ۔ جو اشراف بنو پھرتے تھے ۔

رسول من رب العالمین ۔ سارے جہان کے پروردگار نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے ۔ کیا مین گمراہ ہو سکتا ہون ۔

مورخہ ۱۷ ۔ اگست ۱۹۴۶ء

(رکوع ۱۶)

اعبدوا اللہ ۔ ایک تعلیم اپنی اکمل پر ہوتی ہے اور ایک خدا کے حکم کی تحت

انبیاء آخر الذکر تعلیم کی تعلیم لاتے ہین ۔ کہ ہر حرکت و سکون ہر قول و فعل خدا کے حکم کی ماتحت ہو ۔
الملاء ۔ ملاء وہ لوگ جن کی بات دل کے اوپر گہرا اثر کرے کیا معنے ان کے کہنے کا اثر پڑے اور رعب پڑ جائے
دنیا مین چار قسم کے لوگ ہین ۔ علماء ۔ فقرا ۔ امراء ۔ عوام ۔ یہ سب امراء ہی کی تحت ہونے ہین اور یہی انبیاء کا مخالف گروہ ہے ۔

لیس بی سفاہۃ ۔ سوائے نبی کے کوئی ایسا نرم جواب نہین دے سکتا ۔

مورخہ ۱۸ ۔ اگست ۱۹۴۶ء

(رکوع ۱۷)

سورہ اعراف مین نبوۃ کی بحث ہے اور اس بات کے نظائر پیش کئے ہین کہ راستبازون کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ عدن سے لیکر مغربی طرف عرب کے ثمود قوم رہتی تھی جس قدر لوگ انبیاء سے دور ہوتے چلے جاتے ہین انمین اختلاف بڑھتا جاتا ہے اور جس قدر قریب ہوتے ہین انمین اتفاق ہوتا جاتا ہے مثلاً فلاسفر انمین عجیب عجیب اختلاف ہوتے ہین ۔ نبیون مین یہ بات نہین ۔ اسی لئے سب کی تعلیم اصولاً ایک ہی ہے ۔
اسی واسطے اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ ۔ ہر نبی کی تعلیم لکھی ہے ۔
تنحتون الجبال ۔ اس زمانے مین بھی امیر لوگ گرمیون مین پہاڑون پر چلے جاتے ہین

فعقروا ۔ ان کے کفر کا ثبوت ہے ۔

عتوا عن امر ربھم ۔ قرآنی محاورہ مین نہی بمعنے امر بھی آجاتی ہے ۔ لا تمسوھا بسوء ۔ زندہ نا ۔ گناہ کر کے ۔ پھر شوخی ۔

جٰثمین ۔ مرغی جب زمین کرید کر اپنا سینہ رکھدیتی ہے تو اسے جثم کہتے ہین ۔

تاتون الرجال ۔ اس کی سزا مین تین باتین فرمائین ۔ (۱) اس قوم کو ہلاک کر دیا (۲) انہا لبسبیل مقیم ۔ عذاب دیا ۔ پھر عذاب کا نشان قائم رہا (۳) کوئی نہین چاہتا کہ عالی ہو کر سافل بنے ۔ مگر اس عذاب کے لئے فرمایا ۔ جعلنا عالیھا سافلھا ۔

یتطھرون ۔ طنزاً کہا ۔

مورخہ ۲۰ ۔ اگست ۱۹۴۶ء

(رکوع ۱۸)

فاوفوا الکیل ۔ جو سچا خیر خواہ ہو ۔ وہ اپنے بھائی کو اس کے عیب پر مطلع کرتا ہے ۔
چنانچہ شعیب نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے ۔
برتن وہان سے ٹکرایا جاتا ہے ۔ جہان کمزوری کا شبہ ہو ۔ اسی طرح مومن کا ابتلاء اسی بات مین آتا ہے جسمین وہ کمزور ہو ۔
بعد اصلاحھا ۔ اب تو مین (شعیب) اصلاح کے لئے آچکا ۔ اب تو فساد مین تم معذور نہین سمجھے جا سکتے ۔

یہان پارہ ہشتم کے نوٹ ختم ہوئے
الحمد للہ

مختلف نوٹ

(نوشتہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر اکونی)

ہم تیار ہیں پرکاش لکھتا ہے کہ قرآن اور پالٹیکس کے متعلق "اب تک کسی اسلامی اخبار نے کچھ جواب نہیں دیا" ہم لالہ دینا ناتھ صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جواب تو کیا آپ "آریہ سماج اور پالٹیکس پر" بھی دہوان دہار مضمون دیکھیں گے انشاء اللہ لالہ صاحب آپ نے میور اور دوسرے متعصب عیسائی مورخین کی کاسہ لیسی کی ہے گھر سے کچھ نہیں لیا نور افشان اور تم ملت واحد ہو۔ اسلام کی دشمنی دونوں کو ورثہ میں ملی ہے۔ احمدی تمہاری سرکوبی کیواسطے ہر وقت تیار ہیں صرف انتظار ہو کہ تمہارا خاتمہ کب ہوتا ہے۔ سر دست آپ اور آپکے ہم مشرب ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی میں جو مضمون زیر عنوان اشاعت اسلام شائع ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔ ہاں"....

دیانندی پالٹیکس (یعنی بگلا۔ خرگوش۔ چیتہ و شیر وغیرہ کا بہروپ بھر کر اور موقعہ پاکر دشمن کو دہوکہ دینا) سے قرآن کی تعلیم پاک اور بالاتر ہے۔

(بدر) آپ ناحق تکلیف کرتے ہیں ان لوگوں کی غرض اگر احقاق حق کی ہوتی تو میں نے فیصلہ کی ایک نہایت آسان راہ پیش کی تھی کہ تم پالٹیکس کی تعریف کرو اس کے بعد یا تو ہم مان لیں گے کہ اسلام میں پالٹیکس ہے یا اس کی تردید کرینگے مگر آریہ لٹریچر کچھ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کسی کو متانت و تہذیب کے ساتھ اب جواب دینے سے معذور ہو چلے ہیں جیسا کہ میں نے تجربہ کیا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ انسان کی تعریف کیا ہے یہ انسان کی حقیقت سے بے خبر مختلف جنگلوں سے ادھر ادھر ہڈیاں اکٹھی کر کے دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں سمجھے؟

سات مہاشے بڑے گھر میں ہمارے ناظرین دہلی کے بندریا آریہ ہری سنگہ کی سزا کا حال تو پڑھ ہی چکے ہیں اب فیروزآباد ضلع آگرہ میں آریوں نے بلوہ کیا اور اینٹ پتھر پھینکے۔ ایسی عدالت نے سات مہاشوں کو سر دست ایک ماہ کے لئے بڑے گھر کی سیر کرائی ہے اور ۵۰ روپیہ فی کس جرمانہ کیا ہے۔ مسافر آگرہ کو مبارک! آریو! اسلام لاؤ۔ تہذیب سے کام لو۔

مسافر بھول گیا مسافر آگرہ ۸ ستمبر لکھتا ہے (۱) پرماتما نے جو سب کا مالک اور خالق ہے ملک تبت میں چار رشی پیدا کئے (۲) بعدہٗ ان کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک آریہ اخبار پرماتما کو مالک اور خالق ماننے کا اقرار کرتا ہے ہمارے خیال میں چونکہ آریہ اور دہریہ میں کوئی فرق نہیں اس لئے جس طرح دہریہ فطرت سے مجبور ہو کر کبھی خدا کا نام لے بیٹھتا ہے اسی طرح مسافر نے بھی بھول کر ایسا لکھ دیا ہے ورنہ شدھ چیتن دیانند کے چیلوں سے یہ امید کہاں۔ ان پرماتما مالک و خالق تو اسلام نے ہی سکھا دیا ہے۔ البتہ میاں مسافر یہ بتلاتے جائیے کہ ان چار رشیوں کے اولاد کیونکر پیدا ہونی شروع ہوئی۔ ہمارا قیاس ہو کہ پنڈت دیانند صاحب بقول منشی رام جگیاسو اردھ ناریشور کر گئے اور چار رشی دو مرد اور دو عورتیں ہونگی یا انہیں مرد و عورت دونوں کے خواص ہوں گے۔

داماد کی عزت ہمعصر راجپوت گزٹ حضرت جلال الدین اکبر شہنشاہ غازی کی نسبت لکھتا ہے "اکبر فتنہ انگیز زانی۔ حرامکار۔ بد اخلاق تھا۔ اکبر کی شرمناک بزدلانہ اور اخلاق سے گری ہوئی حکمت عملی اور چالبازی کا پردہ کھولدیا ہے بدباطن بادشاہ میں تیری بے دینی اور شرارت سے آگاہ ہو گئی ہوں۔ اللہ اللہ جس کو شوق سے لڑکیاں دیں جس نے غلام زادوں کو ہفت ہزاری اور دیوان تک کے عہدوں تک پہونچایا اس نے خوب سلوک کیا رحم کا خوب پاس کیا اور منصف بادشاہ کی یہ ہتک گورنمنٹ برطانیہ ان ساجی بہادروں سے کیا امید رکھ سکتی ہے۔ لارڈ کرزن بہادر نے جھوٹ کی سند دراصل انہی سورماؤں کو دی تھی باقی ایشیا والے فضول بدنام ہوتے۔

لنگوٹ بند آدمی بنائے مسافر آگرہ کو اب خبط سوجھا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم کو منحوس ٹھہراتا ہے ہم اس کو ہوش میں لانے کے لئے بتلاتے ہیں کہ مولانا شبلی نعمانی نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون ہندوستان کے تمدن پر اسلام کا اثر کے عنوان سے شائع کیا ہے جس میں آپنے ثابت فرمایا ہے کہ آریوں کے باپ دادا کے پاس دہوتی سادہ ہڑ ونجار لنگوٹہ۔ پتوں پر کہانا ننگے پاؤں پھرنا ہی تھا مسلمان آئے تو مفصلہ ذیل ترقیات ہوئیں (۱) درختوں کو پیوند لگایا گیا (۲) چودہ قسم کے بڑے بڑے اور مختلف چھوٹے خوشبودار میوہ دار مفید درخت لگائے گئے (۳) چودہ قسم کے پھول (۵) باغوں میں خیابان بندی وغیرہ (۶) ریشمی پارچات ۲۵ قسم (۷) سوتی ۱۷ قسم (۸) شال سات رنگ (۹) آرائش پارچات ۸ طرحکی (۱۰) ایکہزار کارخانجات شال لاہور میں (۱۱) بندوبست واقسام زمین (جو امیر فتح اللہ شیرازی کے مشورہ سے ہوا) (۱۲) اصلاح تخم نسل و ترقی حیوانات کے لئے سانڈ (۱۳) نئے جانور لائے گئے (۱۴) چڑیا گھر بنائے گئے (۱۵) آتشیں گیند گل کی چکیاں اور عجیب و غریب حوض (۱۶) توپ کی مختلف قسمیں (۱۷) گھوڑے کا ساز ۲۰ قسم (۱۸) گھوڑوں کی تربیت کے لئے ۱۷ عہدیدار (۱۹) پہننے اوڑہنے کے کپڑے ۸۱ طرز کے (۲۰) انواع و اقسام کے کہانے زیورات اور آرائش لباس (۲۱) خس کی ٹٹی اور پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنا (۲۲) لطیفہ گوئی اور فن مصوری (۲۳) روشن و ہوادار بلند مکانات وغیرہ۔ مسٹر نویدتا نے لکھنؤ میں ایک لیکچر دیا تھا اور اس میں بتلایا تھا کہ "وہ ہی برکتیں ہیں۔ جو مسلمانوں کے وجود سے ہند کو میسر آئی ہیں۔ میاں مسافر ہوش کرو۔ اور اب بتلاؤ کہ اسلام نے کیا کیا"۔

مدینۃ المسیح جمعہ سے پہلا روزہ شروع ہے مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد روشن علی صاحب پہلی رات کو اور مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب پچھلی رات تین بجے پارہ سوا پارہ قرآن سناتے ہیں۔ گویا قرآن سننے کے لئے تہجد کی نماز کو با جماعت پڑھ لیا جاتا ہے۔ میر ناصر نواب صاحب اپنے مجوزہ امور کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔

نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے اہل بیت کے کراچی چلے گئے ہیں۔ ناسازی طبیعت کی وجہ سے بحری آب و ہوا کی ضرورت تھی۔

ایک رعایت ماہ رمضان المبارک میں میاں محمد نور الدین گورنکی ضلع گجرات کو نام درخواستیں بھیجنے والے ظہور المسیح بجائے چھ آنے کے ۴ میں لے سکتے ہیں۔

براہین احمدیہ پھر موقعہ نہ ملے گا جس نے ۶ پر منگوانی ہو جلد منگوالیں۔

العزیز علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ قیمت ۲ علاوہ محصول ڈاک تحقیق الادیان۔ دنیا کے مذاہب پر نظر۔ قیمت فی جلد ۳ قاعدہ عربی۔ اس کے پڑھنے سے بچہ تین ماہ میں قرآن کریم کو پڑھ سکتا ہے قیمت ۱۰/ قاعدہ اردو۔ جدید ترتیب۔ قیمت ۱/ معجون محی۔ دافع نزلہ زکام کھانسی نئی پرانی سل۔ دق ہولدل قیمت چالیس خوراک ۲/ المشتہر مینیجر العزیز بٹالہ۔ گورداسپور

خطبہ نکاح ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قریب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

www.aaiil.org

دفتر اخبار سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲/
معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/
ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آیتہ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۶/
البرہان الصحیح - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ۱/
چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی - قیمت ۳/
آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲/
مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲/
شری نہہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۸/
کرشن لیلا لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۸/
سیر پرند - تمام شکاری کے پرندون کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر قیمت ۱۲/ بجائے ۱/۴
الاستخلاف - شیعون کا رد - قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین قیمت ۳/

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوا ہیں

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران - ریگ ماہی اور سونا ملا کر یہ مفرح بنی ہے - دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے - جسم کے مادون کی مصفی - دماغ - نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعویٰ رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے - ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے - تپ زمانہ سے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر مؤثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے - قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے (للعہ)

المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا

لاہور

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بہت مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین - (حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد معری کاغذ قیمت اصلی ۱۲/ رعایتی ۶/ - سفید کاغذ ۱۲/ رعایتی ۸/ (حمائل شریف مترجم اردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد اصلی قیمت ۲/ رعایتی ۱/ - (حمائل شریف مترجم (اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد - قیمت اصلی ۲/۱۲ - رعایتی ۱/۶ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا - ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی ۲/ -

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان کو

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہو جاتے ہین کہ فلان آیت قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تھا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمیٰ بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے قیمت ۱۲/ - رعایتی ۱/۲

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۸/ رعایتی للعہ
تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۱۲/
تفسیر عزیزی جلد اول قیمت ۶ رعایتی ۳/
ایضاً پارہ تبارک - قیمت اصلی ۱۲/ - رعایتی ۹/
ایضاً پارہ عم - قیمت اصلی ۱/ رعایتی ۸/
کبیری شرح منیۃ المصلی - قیمت اصلی ۶ رعایتی ۳/
تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی ۱۲/ رعایتی ۹/

درخواستین بنام شیخ محمد عبداللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا - اور اخبار کا حوالہ ضرور دین -

---

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین - نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین - اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول ۶/ - دوم ۸/ - سوم ۱/ - فی تولہ -
قیمت ممیرا قسم اول ۱۰/ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم - ۶/ - اگر اصلی نہ ہو - تو واپس کر کے قیمت لے لو -

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری - زری ریشمی - سادہ - سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - مشہدی و افسری و سفید ٹیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ دو روپیہ سے لیکر ۲۰ روپے تک کی موجود ہین - اور کلاہ و ٹوپی - رومی - زری - سادہ ہر قسم میرے پاس موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب -

www.aaiil.org

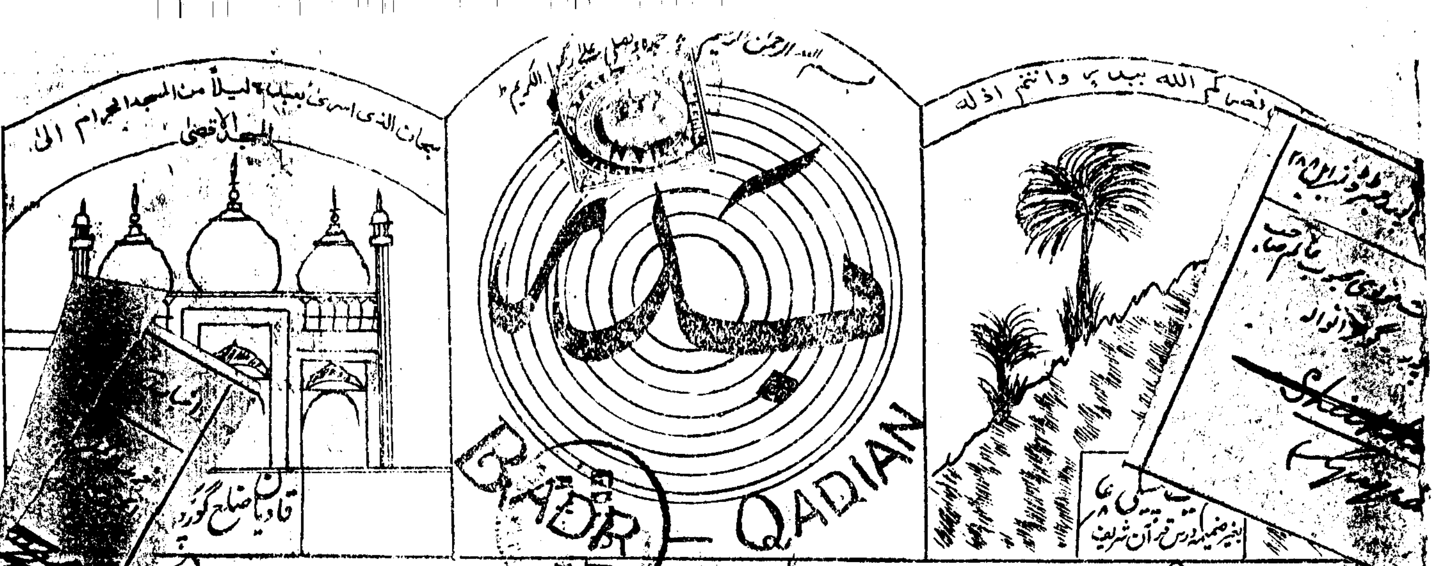

چہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۱۸ | دو صد بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن المجید — پیشگی (للعہ)

جلد ۸ — مورخہ ۱۵۔ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸۔ اسوج ۱۹۶۶ — **نمبر ۴۹**

کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں۔ **درثمین حصہ دوم** میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی ازذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ ۲عہ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصول ڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت ۲عہ۸ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں (درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصول ڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ ۲عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں انکے واسطے ایک نسخہ بمد امانت الگ رکھدیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں

مینیجر اخبار بدر قادیان

ارادۂ حج

جاہل لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدی لوگ حج نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ ہم ہر سال احمدی برادران کو حج پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جو حج پر جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم بذریعہ اخبار ان کو معلوم کرادیویں کہ اور کون کون سے دوست حج پر جانے والے ہیں۔ تاکہ ان کی باہمی رفاقت ہوسکے۔ اسواسطے جو جو صاحب حج پر جانے والے ہوں۔ وہ عاجز کو بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

صاحبان دل اور قوت

رمضان شریف کے مجاہدات کی دعاؤں میں اپنے کمزور دوستوں کی بھی دستگیری کرتے رہیں۔ صادق۔

نقشۂ اوقات سحری و افطار

حسب معمول اس سال وقت پر شائع نہیں ہوا جس کا افسوس ہے۔ اس واسطے اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے

۱۵۔ رمضان	سحری	افطار
۱۵	۵ گھنٹے ۳ منٹ	۶ گھنٹے ۲۲ منٹ
۱۶	۵ ″ ۴ ″	۶ ″ ۲۱ ″
۱۷	۵ ″ ۵ ″	۶ ″ ۲۰ ″
۱۸	۵ ″ ۵ ″	۶ ″ ۱۹ ″
۱۹	۵ ″ ۶ ″	۶ ″ ۱۸ ″
۲۰	۵ ″ ۶ ″	۶ ″ ۱۷ ″
۲۱	۵ ″ ۷ ″	۶ ″ ۱۶ ″
۲۲	۵ ″ ۸ ″	۶ ″ ۱۵ ″

(مطبع بدر قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

www.aaiil.org

نامۂ ایڈیٹر

(از بہاولپور)

ایڈیٹر کا ریویو اپنے ہی اخبار پر

برادرم - اکمل ہاشمی - السلام علیکم - ۲۰ ستمبر کا اخبار مظفرگڑھ میں اپنے وقت پر پہونچا آپنے خوب ہمت کی جو باوجود پیش آمدہ دقتوں کے اخبار نکالدیا - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے - براہین احمدیہ کا اشتہار نہیں لکھا گیا - شاید بسبب عدم گنجائش ایسا ہوا - اگلے اخبار مین ضرور دیدین - ضرورتِ وحدت پر کلام امیر کے ساتھ عاجز کے مضمون کا توارد ہوا - فالحمد للہ - خطبہ جمعہ مین جن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی وحدت قومی سے ہی پیدا ہو سکتے ہین - رمضان شریف مین اوقات سحر و نماز فجر و مغرب ضرور دینی چاہئین اختلاف بہت نہین ہوتا لوگ خود اندازہ باقی کر لین گے آپ قادیان کے مطابق دیدین - طلبا مین سے زیادہ چندہ جمع کرنیوالون کے واسطے تمغہ کی تجویز پر امید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ضرور غور کریگی - الملفوظ کے تمام نمبر گذشتہ گنواکر مین نے نمبر لگوائے تھے تاکہ شروع سے ایک سلسلہ چلا جاوے اس ہفتہ آپنے پھر نمبر نہین دلایا - کاتب نے بھی غنیمت سمجھا ہوگا کہ پچھلے اخبار کی ورق گردانی سے بچ جانے آیندہ احتیاط رکہین - اشتہارات مین میان احمد نور صاحب کے حقوق کی نگاہداشت کرتے رہین - دار الامان کی خبر مہتران سے آئی مگر آپنے کچھ نہ لکھا - میری نظر سارے اخبار مین اول سے آخر تک اخبار دار الامان کے واسطے دوڑی پھری - مسز اکمل نے زیور کے واسطے خوب رائے دی - برقع کے متعلق مردون کو تو غض بصر کا حکم دیا ہے مگر برقعہ تو ہے ہی مردون کا غض بصر اور برقع کا فائدہ ہے کہ کوئی برقع پوش کو دیکھ ہی نہین سکتا - اب سوال تو یہ ہے کہ برقع پوش عورت کے واسطے بھی برقع موجب غض بصر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ جو عورت غض بصر کی عادی بھی ہو وہ برقع کے ساتھ مجبور ہوتی ہے کہ راستہ کی تلاش مین اپنی نگاہ کو بجائے نیچے کرنے کے اوپر اٹھائے اسپر ضرور توجہ کرنی چاہئیے - حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کا نام آپنے تحفہ کشمیر شاید اس واسطے رکہا ہوگا کہ وہ انہون نے کشمیر مین کہی ہوگی مگر ہماری امیدین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ حضرت موصوف نے اپنی باریک بین نگاہ سے جن عجائبات اور لطائف قدرت سے اس سفر مین حظ اٹھایا ہے ان سے اپنے خدام کو مستفید کرین اور انہون نے عاجز سے وعدہ بھی فرمایا تھا - حضرت میر صاحب کی نظم اگرچہ مین ہی آپ کو دینے آیا تھا تاہم اس وقت سفر مین جو لطف اس مناجات نے مجھے دیا ہے - اِس سے

سبکساران ساحل واقف نہین ہو سکتے کئی بار پڑھ چکا ہون اور ہنوز کئی بار پڑھون گا -

مظفرگڈھ پچھلے ہفتہ مین ڈیرہ غازی خان کا حال لکھ چکا ہون اسجگہ دو دفعہ وعظ کیا گیا مگر اہل ڈیرہ دین سے بالکل ناواقف ہین مساجد عموماً ویران پڑی ہین وہان سے چل کر مین مظفرگڈھ آیا جہان اپنی جماعت کے دوست مرزا عنایت اللہ بیگ صاحب و مولوی اللہ بخش صاحب و میان نبی بخش ہین یہان ایک وعظ کیواسطے تجویز کی گئی شہر مین منادی بھی ہوئی لیکن کوئی صاحب قاضی غلام حسین ہین انہون نے خطبہ جمعہ مین منع کر دیا - کہ کوئی شخص مرزائی کا وعظ نہ سُنے اس واسطے بہت کم آدمی آئے چند تعلیمیافتہ شرفا تشریف لائے اور بس - مجھے اس خبر کے سننے سے کہ قاضی صاحب نے لوگون کو ڈرا دیا ہے بہت خوشی ہوئی کہ احمدیت کا سکہ ان ملانون کے دلون پر خوب بیٹھا ہوا ہے کہ وہ جان گئے ہین اور پہچان گئے ہین کہ احمدیون کے دلائل ایسے زبردست ہین کہ اگر لوگ سن لین گے تو ضرور ان کے دلون پر اثر ہوگا اور اگر انہون نے ہم سے آکر ان باتون کے متعلق سوال کیا تو ہم جواب دے سکین گے آخر پرسے اس ذلت کو روکنے کے واسطے غیراحمدی علماء نے اب یہ تجویز سوچی ہے کہ ہندوؤن کی طرح اپنے متبعین کو یہ سکہلاتے رہتے ہین کہ خبردار احمدی کا کلام نہ سنو! اس سے ملاقات نہ کرو اس سے اختلاط پیدا نہ کرو بعض نے تو یہان تک فتوے لگایا ہے کہ جو احمدیون کے سلام کا جواب دے اسکی عورت کو طلاق ہو جاتی ہے یہ ناپاک فطرت کے کیڑے جہان تک ان سے ہو سکتا ہے زور لگائین سلسلہ حقہ کا ایک ذرہ نقصان نہین کرسکتے خدا کی باتین ہر حال پوری ہوکر رہین گی اور ان کا یہ رویہ خود ان کی سخت کمزوری اور نالائقی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ احمدی سے ڈرتے ہین اور اپنے مذہب کو ایک کچا تاگا جانتے ہین جو احمدی کی شکل کو دیکھتے ہی ٹوٹ جائیگا - مولوی اللہ بخش صاحب استقبال کیواسطے اور نیز مشایعت کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہین اور مرزا صاحب موصوف کو مہمان نوازی کیواسطے جزائے خیر دے - آمین - محمد صادق عفی اللہ عنہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

واپسی گذشتہ اخبار مین جیسا کہ اکمل صاحب نے ظاہر فرمایا تھا میرا ارادہ تھا کہ ڈیرہ غازیخان سے آگے علاقہ سندھ مین جاکر وعظ کرون وہان سے بعض دوستون کا مدت سے اصرار بھی تھا لیکن جب مینے ان احباب کو خطوط لکھے تو کچھ ایسی ہی وجوہات پیش آئے کہ وہ جلدی سے مجھے جواب نہ لکھ سکے ان کے جوابات کے انتظار مین مین نے دفعۃً سندھ پہنچنے کی بجائے راستہ مین دو تین جگہ قیام کرنا پسند کیا چنانچہ پہلا مقام مظفرگڈھ مین ہوا جس کا ذکر اوپر درج ہے - جو تیتو وین سے لکھکر روانہ کیا تھا مگر یہان وقت پر نہ پہونچ سکا کہ پچھلے اخبار مین چھپ جاتا - مظفرگڈھ سے بہاولپور گیا وہان قریباً دو روز قیام رہا وہان سے آگے خانیوال جانے کا ارادہ تھا کیونکہ اس جگہ ایک دوست نے (خدا اُسپر رحم کرے) انتظام وعظ کا وعدہ کیا تھا مگر ایک اشارہ غیبی کے سبب مین بہاولپور سے ہی فوراً قادیان کو لوٹا راستہ مین لودہران - ملتان - منٹگمری کئی ایک مقامات مین جماعت تھی مگر کہین ٹھہر نہ سکا - ارادہ تھا کہ سندھ سے واپسی پر ملتان ضرور ٹھہرون گا - مگر بجائے اس کے کہ وہان آرام کرنیوالے بہت سے بزرگون کی خوابگاہون پر پہونچکر انہین السلام علیکم کہتا اسٹیشن پر سے ہی ان کیواسطے بدرگاہ رب العالمین دُعا کا ہاتھ اٹھایا کہ ایخدا تو ان کی مغفرت کر ان کے درجات جنت مین بڑھا اور نادان مسلمانون کو ان کی قبر پرستی کے مشرکانہ فعل سے بچا غرض ۲۲ ستمبر کا اخبار چھپکر بدر کیواسطے طیار ہو رہا تھا کہ مین یہان پہونچا لیکن راستہ کی شدت گرمی کے سبب آتے ہی سخت سر درد اور بخار مین مبتلا ہو گیا کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالےٰ آرام ہے - لیکن نقاہت اس قدر ہے کہ یہ مضمون بھی لیٹ کر لکھ رہا ہون اللہ تعالیٰ رحم کرے احباب سے درخواست دُعا ہے -

بہاولپور القصہ عاجز سندھ جاتا ہوا قادیان پہونچگیا ہے گویا اس بہانہ سے بہاولپور ہی دیکھنا تھا یا وہان کے مخلص دوست اخویم چودہری غلام حسن صاحب کی کشش تھی جو اس ذریعہ سے ان تک کھینچ کر لیگئی - وہان مولوی رحیم بخش صاحب سے ملاقات ہوئی جو کونسل عالیہ ریاست کے پریزیڈنٹ ہین بڑے با اخلاص اور بے تعصب حاکم ہین - ہندو مسلمان سب آپکے انصاف کے مداح ہین ان کے ماتحت انتظام ریاست بہت عمدگی سے چل رہا ہے بہاولپور کا شہر کچھ بہت پُر رونق نظر نہین آیا جیسا کہ دار السلطنت کو ہونا چاہئیے - سڑکین عموماً کشادہ اور سایہ دار ہین - باغات خوشنما ہین - لیکن ریلوے اسٹیشن کی سڑک بہت ہی قابل مرمت ہے حالانکہ بسبب کثرت آمد و رفت وہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہے بہاولپور مین برادرم ڈاکٹر لطیف علی صاحب سے ملاقات ہوئی - جو ایک رئیس سردار کے علاج کے واسطے وہان ٹھہرے ہوئے ہین جس ہمدردی اور دلی دعا کے ساتھ وہ اس سردار کی طرف توجہ رکھتے ہین - یہ احمدیون کا ہی خاصہ ہے بابو غلام حسین صاحب کیسے بے تکلف پُر محبت دوست ہین اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے - وہان بابو غلام نبی صاحب احمدی جوان صالح ہین - اور ان کے سوائے ایک صاحب میان خدا بخش صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لودہران کے قریب کے رہنے والے ہین - اس سفر مین قاضی حبیب اللہ صاحب شیرشاہ سے بہاولپور تک رفیق سفر رہے - قاضی صاحب ایک سنگین مقدمہ مین گرفتار تھے - مگر حضرت اور دیگر بزرگون کی مخلصانہ دعاؤن نے ان کی دستگیری کی اور برادر بابو غلام حسین صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا - کہ وہ بری ہو گئے ہین - فالحمد للہ -

قرآن کریم اور وید مقدس

"خلاصہ لکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب جو اونہوں نے ٹون ہال شملہ میں ۱۴۔ اگست ۱۹۰۶ء کو شام کے ۵ بجے دیا"

جس طرح پر ہر ایک کل کا موجد اس کل کے استعمال کے متعلق صحیح ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے ماسوا دوسرے کے لئے جو اس کل کی بناوٹ سے بے خبر ہو یہ محال ہے کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ہدایات دے سکے اسی طرح انسانی کل کا موجد یعنی خداوند کریم جو خالق ہے وہی اس کے چلائے جانے کے متعلق ہدایت کر سکتا ہے اور یہی وہ ہدایت ہے جسے الہام کہتے ہیں اور الہام کا ہونا لابدی ہے۔ اور جب سے دنیا ہے تب ہی سے الہام ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ہے قرآن کریم اس سے انکار نہیں کرتا اور وید والوں کا دعوےٰ کہ وید یعنی ہدایت ربانی ایک ارب اور کئی کروڑ برسوں سے ہے ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہیں بلکہ ہم تو اگر اس سے ہزار گنا زیادہ زمانہ نزول وید کا بتایا جائے تو بھی انکار نہیں کرتے کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ خدا خالق ہے اور وہ آج سے خالق نہیں بلکہ ہمیشہ سے خالق ہے اور جیسے کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قدرہ فہدیٰ خلقت کو پیدا کر کے ایک اندازہ مقرر کیا۔ پھر اسے ہدایت دی پس جب سے پیدائش ہوئی تب ہی سے ہدایت ہوئی۔ ہاں اگر اہل وید کو صرف ایک ارب برس پر ناز ہے تو زند وسُتا والے اپنی کتاب کی مدت نزول کئی اربوں تک پہونچاتے ہیں اصل جو علم الٰہی ہے وہ خواہ آج ظاہر ہو یا کل وہ ازلی ہی ہے کیونکہ وہ اس ذات کا علم ہے جو ازلی ہے ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پھر انکو جسمانی اور روحانی طور پر پرورش کرنے والا مانتے ہیں وہ عرب کا ہی رب نہیں نہ وہ شام کا ہی رب ہے اور نہ وہ صرف ہندوستان کا ہی رب ہے بلکہ وہ سب کا رب ہے پس اس نے جب سب کو پیدا کیا ہے تو سب کو ضرور ہدایت بھی دی ہوگی۔ جیسے اس کی جسمانی پرورش کا سلسلہ ہر جگہ ہے اُسی طرح روحانی غذا جسے الہام یا علم آلٰہی کہتے ہیں ہر جگہ پر حاوی ہے، یہ پاک اصول قرآن پاک کا ہی ہے کہ ہر ملک میں ہر قوم میں آلٰہی ہادی آئے۔ ولکل قوم ھاد۔ اور ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر

اہل وید کا اگر یہ دعوےٰ ہے کہ سوائے وید کے کہیں کوئی کتب ہدایت نازل نہیں ہوتی تو پھر یہ بھی ہونا چاہیئے تھا کہ جس طرح جسمانی پرورش کے سامان ہر جگہ ہیں اسی طرح وید جو روحانی پرورش کا سامان ہے وہ بھی ہر جگہ یا تو خدا کی طرف سے ہی نازل کر دیا جاتا اور یا اہل وید اسے ہر جگہ پہونچا دیتے تاکہ اصل غرض جو وید کی یا الہام الٰہی کی ہے وہ پوری ہوتی جیسے کہ قرآن مجید جس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں ہر ملک ہر قوم کے لئے ہوں جونہی کہ وہ نازل ہوا اور ہر وہ تمام عالم میں پھیلا دیا گیا۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ اہل وید نے اسے اس طرح چھپا رکھا کہ پورے طور پر وید کی اشاعت اسی ملک ہند میں ہی نہیں ہوئی اگر یہ کہا جائے کہ گذشتہ زمانہ میں جسے پانچ ہزار برس ہوئے وید تمام عالم میں تھا لیکن اب نہیں رہا تو پھر ہماری اور ان تمام کی جو دور ملکوں میں ہیں روحانی پرورش کا کیا سامان ہے کیا یہ ظلم نہ ہوگا۔ کہ آج ہم اور ہم سے پہلے لوگ جو وید کے زمانہ کے بعد کے ہیں سب کے سب بلا ہدایت چھوڑ دے جاویں اگر وید کم ہیں تو پھر دوسرے وید (جو قرآن) کی ضرورت ثابت ہوئی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ابتدائے عالم میں وید کی ضرورت تھی یہی وہ فلسفہ ہے کہ جس سے ضرورت انبیاء یکے بعد دیگرے ثابت ہے، اور قرآن کریم کا اپنا بھی یہی دعویٰ ہے۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل دنیا الگ الگ پڑے تھے۔ ایک ملک کو دوسرے کی خبر تو کجا ایک شہر کو بھی یہ اچھی طرح علم نہ تھا کہ اور کوئی شہر ہے یا نہیں ایسے وقت میں ایک ایسی کتاب کا جو تمام عالم میں سو ایک ملک کے اندر نازل ہو جاتا اور پھر اس کا اسی کے حدود اربعہ تک محدود رہنا دوسروں کے لئے صریح ظلم ہے۔ البتہ اگر وید کے نازل کرنے والا اسکی اشاعت عام کا ذریعہ بھی پیدا کر دیتا تو کوئی شکایت نہ تھی جن وجوہات اور دلائل سے ہندوستان کے لئے وید کی ضرورت تھی انہیں اسباب کے باعث دوسرے ملکوں کے لئے وید (علم الٰہی) کی ضرورت ثابت ہے۔ ہند کی ضرورت پوری کی گئی ضروری ہے۔ کہ دوسروں کی بھی پوری کی گئی ہو اور وید کا نزول کہیں تشکل توریت اور کہیں تشکل انجیل ہوا ہو۔

اب ایک دوسرا دور دنیا پر آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے کہ الگ الگ ملک آپس میں ملنے جلنے لگتے ہیں۔ آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہونے میں۔ گویا دنیا ایک ہی محلہ کی طرح ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دنیا میں فسق و فجور کا دریا بھی موجیں مار رہا ہے کوئی کتاب دنیا کے لئے نظر نہیں آتی، وید ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند ہے بلکہ اہل ہند بھی نہیں جانتے کہ وید میں کیا ہے توریت صرف یہودیوں کے پاس ہے وہ اوروں کو اپنے ساتھ ملا بھی نہیں سکتے بلکہ خود توریت پر حاکم بنے ہوئے ہیں۔ اہل انجیل ایک خدا کو چھوڑ کر مسیح کو دنیا ربنا کہہ رہے ہیں اب یہ وقت ہے۔ کہ وید (علم آلٰہی) ایک ایسی ہیئت میں نازل ہو جو تمام ضرورتوں پر حاوی ہو۔ پہلے جو قوم قوم کا الگ تمدن تھا اب سب قومیں ایک ہوگئیں تو ان کا تمدن بھی بدلا۔ اب اس حالت کے مناسب احکام اس وید میں ہوں ٹھیک اسی وقت میں عرب میں ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور خدا سے الہام وید دیا جاتا ہے جسے قرآن کریم کہتے ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ضرورت قرآن شریف کے دلائل بیان فرمائے ہیں وہاں اس نے یہ پہلے مانا ہے کہ پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے گئے اور قسم کھا کر ..... اپنے آپکو گواہ پیش کر کے بیان کیا ہے کہ رسل امم سالقہ کی طرف بھیجے گئے۔ اور باایں ہمہ قرآن پاک کی ضرورت ثابت کی ہے اس طرح پر کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر تھی یعنی عالم اور جاہل سب کے سب بگڑ چکے تھے اور طبعاً وہ کسی نئے معالج کے محتاج تھے پہلی دوائی اب کارگر نہ ہو سکتی تھی کیونکہ طبیعت بدل چکی تھی اختلافات باہمی دشمنی کی حد کو پہونچ چکے تھے اور سوسائیٹی میں امن قائم کرنے کے لئے ان اختلافات کی جڑ کاٹی جانی ضروری تھی جو ایک مصلح ربانی کا کام ہے لوگوں کو اپنے برے اعمال اچھے نظر آتے تھے زنا کرنا اور پھر اسے زنا نہ سمجھنا کتنی غضب ہے۔ مدد کی لوگ جو ایران میں تھے ان کے ہاں ماں بہن سے زنا کرنا کوئی عیب نہ تھا۔ یہاں تک کہ انکی کتب جن کو وہ مقدس کتب خیال کرتے تھے لنا..... گندکیا وہ کوک شاستر کی بھی ماں تھیں ان کی کتابوں کے جلائے جانے کے متعلق مسٹر ..... مورخ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا یہ گند کا ذخیرہ دنیا سے اُٹھا دیا گیا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو خیال کرتے تھے کہ اگر ان کا کوئی پیر کسی مرید کی عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو سات پشتیں اس کے لئے جنت ورثے میں آگئی اسی طرح اہل ہند کا حال تباہ تھا اس زمانے کی یادگار اب تک مندروں میں بے حیائی کی مورتیاں ہیں خود رشی دیانند نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں اندھیر مچا ہوا تھا۔ کیسا اندھیر وید کی بجائے سخت بے حیائی کی تعلیم تھی اور نہ صرف یہ بلکہ وید کی مذہب والوں کی طرح یہاں بھی وام مارگی لوگوں کا ہی دور دورا تھا عیسائیوں کی حالت بھی میں بیان کر چکا ہوں۔ القصہ یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا پر شیطان حکمران تھا۔ انسان بنفس خود (الا ماشاء اللہ) شیطان بنے ہوئے تھے۔ دنیا سے وید اٹھ گیا تھا توریت کا نام ہی تھا اور کچھ نہ تھا۔ انجیل تو ردی میں ڈالی جا چکی تھی اور ایک شخص کے خیالات فاسدہ کی پوجا کی جا رہی تھی۔ گویا یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا سے علم آلٰہی آسمان پر جا چکا تھا اور دنیا آسمانی پانی کے لئے بزبان حال چلا رہی تھی اور جیسے کہ سری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ جب دھرتی پر پاپ کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تب ہم دنیا میں جنم دھارن کر کے اس بوجھ کو اٹھا دیتے ہیں اسی طرح دنیا چلا رہی تھی کہ اے پرماتما آپ آیئے اور میری پیٹھ پر سے اس بھاری بوجھ کو الگ کیجئے۔ خود اہل عرب کے حالات اس قسم کے شرمناک ہیں کہ قابل بیان بھی نہیں۔ خدا کے گھر کو بتوں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل میں وید کو نازل کیا۔ جس نے جملہ عوارض کا تدارک واقعی

علاج کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پرما تما کے اوتار تھے اور ان کا وجود تمام اوتاروں کا جامع وجود تھا اور یہی ختم نبوت ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ جس طرح مختلف فرقوں کا اختلاف ایک نبی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے تو اب اسلامی فرقوں کا آپس میں تحاسد وتباغض کیوں ایک نئے رسول کی ضرورت کو ثابت نہیں کرتا اس کا جواب یہ ہے اسلامی فرقوں کا اختلاف قرآن کے متعلق ہے رسول کے متعلق نہیں خدا کے متعلق نہیں بلکہ وہ فروعی باتیں ہیں جن کے بغیر بھی ایک شخص پکا مسلمان کہلا سکتا ہے البتہ اہل وید کا اختلاف عجیب اختلاف ہے۔ خدا کے ماننے والا بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل ویدسے ہی ہیں خدا کا منکر بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل بھی اسی وید سے بُت پرست۔ اور اس کا دشمن دونوں وید کے معتقد۔ زناکاری کے لئے جواز کا فتوے بھی وید سے اور اس کی تردید بھی اسی سے ہندوستان کے اس قدر کثیر التعداد فرقے ہیں کہ گننا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہیں اور وید کے معنے قرآن کے مطابق کرلیں تو آج کون ہندو ہے جو یہ کہدے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہندو سینکڑوں اوتاروں کو مانتے ہیں اور ہم سب کو مانتے ہوئے محمد رسول اللہ کو پرمیشر کا کامل اوتار مانتے ہیں۔

پھر مخالفت کیا رہی اہل وید کی مخالفت کا باعث یہ ہے کہ وید کی زبان بالکل دنیا سے اُٹھ گئی ہے۔ بلکہ آج تو یہ حالت ہے کہ وید کی مختلف تفسیروں کو بھی آج سمجھنا مشکل ہے خود آریہ سماج کی تیس سال کوشش اور ترجمہ وید۔۔۔۔۔ سے اندازہ کرلو کہ کہاں تک کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔

قرآن پاک کی نسبت یہ زبانی لاف وگزاف نہیں ہے قرآن جو دعویٰ کرتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ میں وہ کتاب ہوں تمام کتب قدیمہ کی سچی صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا ہوں ہاں اگر کوئی کہے کہ کتب قدیمہ سے صداقتوں کو لے کر قرآن کی شکل میں جمع کردینا کوئی مشکل بات نہیں ہم خود کرسکتے ہیں تو اس کا جواب خود قرآن ہی دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔ (۱) آسمان سے پانی کا اُتارنا اور اس سے زمین کے اندر زندگی پیدا کرنا خدا ہی کی طاقت کرسکتی ہے انسان یہ نہیں کرسکتے کہ باوجود بارش کے جملہ سامان کے موجود ہوتے ہوئے اور تمام قسم کے بیجوں کے ہوتے ہوئے بھی خود ہی بارش کرکے تمام قسم کی سبزیاں پیدا کرے اسی طرح روحانی بارش کا پانی برسا کر دلوں کو زندہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) دودھ کے جملہ اجزا دنیا کے اندر موجود ہیں مگر کوئی انسان بھی نہیں جو ان اجزا کو ملا کر دودھ پیدا کرسکے یہ جانور جو دودھ دیتے ہیں یہ خدائی مشینیں ہیں جو گوبر اور لہو کے درمیان سے دودھ پیدا کردیتی ہیں۔ انسان کے لئے یہ محال ہے اسی طرح روحانی دودھ خالص کا بنالینا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۳) پھر غور کرو کہ کس طرح ہماری زندگی کا سہارا پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ تمام اجزا جن سے پھل بنتے ہیں دنیا میں موجود ہیں۔ مگر کیا کوئی انسانی مشین ہے جو انکو پھلوں کی صورت میں لاکر ترکیب دے سکے۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کہ جسکی ایجاد کو دیکھ کر آج دنیا حیران ہے کہیں ہوائی جہاز ہیں کہیں انجن کہیں ایکس ریز اپیریٹس ہے اور کہیں بھونچال کے دریافت کرنے کا آلہ ہے جسے سیسموگراف کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ تمام سائنس کی تحقیقات اور بے شمار ان کی ایجادیں ہیں کیا ایسے انسان کے لئے یہی مشکل ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کو اختراع کرے اس کا جواب انہیں دلائل میں موجود ہے جو اوپر بیان کئے یعنے یہ کہ انسانی ایجاد ساری کی ساری ایسے امور کے متعلق ہے جو ضروریات زندگی میں سے نہیں ہیں بلکہ ہماری عشرت کی چیزیں ہیں پانی نہ ہو تو زندگی محال ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر انجن نہ ہوتا تو دنیا کا کام نہ رکتا کیونکہ خدا نے دوسرے ذرائع پیدا کر رکھے ہیں پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے دانہ کا پیدا کرنا بڑے بڑے انجن کی نسبت نہایت مشکل ہے بیج پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے ہم کئی قسم کے فائدے اُٹھا لیتے ہیں لیکن مذہب کے اصولوں کو اس طرح پر جمع کرنا جیسے قرآن پاک نے کیا ہے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ پانی دودھ اور پھلوں سے بھی زیادہ ضروری اور مشکل ہے

(۴) پھر دیکھو شہد کی مکھی کس طرح سے پھولوں سے شہد کو نکال کر جمع کرتی ہے۔ آج باوجود تجربہ اور تمام علم وفضل کے اور ساری سائنس کے بھی انسان عاجز ہے کہ شہد کو بنالے شہد وہ چیز ہے جس میں ہزاروں بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جس کا قوام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسی طرح ناممکن ہے کہ انسان مع اپنی ساری طاقتوں اور تمام سائنس اور فلسفہ قدیم وجدید کے بھی قرآن پاک جیسی شفابخش مردوں کو زندہ کرنے والی اور کبھی نہ بگڑنے والی اور تمام عالم کو روحانی پانی سے سیراب کرنے والی اور ہماری بھوک کو تسکین دینے والی اور روحانی زندگی کے پھل دنیا میں کھلا دینے والی کتاب بنا سکے ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ انسان یہاں بالکل عاجز ہے۔ کیا وہ معترض جو قرآن شریف کو کتب قدیمہ سے جمع کرنیکا خیال کیا کرتا ہے وہ آجتک سوائے قرآن کے کوئی کتاب تمام مذاہب کی کتب موجودہ سے جمع کرسکا اگر نہیں تو صرف وہم کی پرستش فضول ہے حق یہ ہے کہ یہ قرآن شریف خدا کی طرف سے شہد ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے۔ ع

شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

رستم کی ایک بیوی

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر اپنی غلط بیانی اور بیہودہ لن ترانی کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسکو اپنی تاریخ دانی پر گھمنڈ ہے لیکن افسوس کہ میں نے آج تک اس کی کوئی ایک تحریر بھی ایسی نہیں دیکھی۔ جو الف لیلی یا داستان امیر حمزہ کے جھوٹے افسانوں سے بڑھ کر کوئی تاریخی امتیاز رکھتی ہو۔ چونکہ راجپوت گزٹ کی دروغگوئی نے مخلوق خدا کو بہت کچھ دھوکہ میں ڈالنے اور بالخصوص مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں نے کئی مرتبہ اس کو اخبار الحکم کے ذریعہ سے چیلنج دیا اور غیرتیں بھی دلائیں کہ اپنی فضول اور بیہودہ باتوں کو ثابت کرے اور میرے کسی مضمون کی تردید کرکے اپنی تاریخ دانی کا سکہ بٹھلائے لیکن وہ اپنی باتوں کے وزن کو خود جانتا ہے میری کسی بات کے جواب میں اُف بھی نہ کرسکا۔ اس کو یہ لکھتے ہوئے مطلق شرم بھی نہیں آئی کہ ہندوستان کے راجوں نے افغانستان۔ ایران ترکستان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں سے بیٹیاں خراج میں وصول کیں اور ہندوستان کے دھوتی بند عرب وروم وشام کے بادشاہوں سے اپنی بندگی وفرمانبرداری کراتے تھے۔ میں نے بحولہ وقوتہ تعالیٰ اوسکی ہذیان سرائی کا کافی جواب اپنی مختلف متعدد تحریروں میں دیا ہے آج اتفاقاً شاہنامہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک واقعہ میری نظر سے گزرا جس کو فردوسی نے کئی ورق میں اور کئی سو اشعار میں لکھا ہے۔ اسکو عام لوگوں بالخصوص راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں اور نقل کرنے سے پیشتر یہ بھی بتاتا ہوں کہ شاہنامہ وہ کتاب ہے جو تاریخی کتاب ہونے کے اعتبار سے مہابھارت اور رامائن پر فضیلت رکھتی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ میں شاہنامہ اور مہابھارت وغیرہ کتابوں کا مقابلہ کرکے کسی دوسرے مستقل مضمون میں اپنے دعوے کو ثابت کرسکوں گا۔ سنیئے۔ جبکہ سیستان میں زال حکمران تھا اور رستم کی نوجوانی کا عالم تھا اس وقت ہندوستان کے حکمران یعنے قنوج کے راجہ نے زال کے پاس ایک عرضی بھیجی۔ ایلچی ہندوستان سے زابلستان پہونچا۔ فردوسی لکھتا ہے۔ ؎

www.aaiil.org

درآمد غلامے بدرگاہ شاد ✤ پرستندہ خسروی پیشگاہ
زمین را ببوسید در پیش زال ✤ چنین گفت کای خسرو بے ہمال
کہ آید جہاندیدہ مرد زہند ✤ بدست اندرون نامۂ بر پرند
بدو گفت دستان کہ بکشای راہ ✤ بیارش بدین نامور بارگاہ
برشاہ زابل بیامد فرستادہ ✤ بیامد مر او را زمین بوسہ داد

زال نے خط کو کھولا اس مین لکھا تھا کہ ہندوستان مین ایک عجیب قسم کی مہیب بلا ظاہر ہوئی ہے جو آدمیون اور چوپایون کو اپنے سانس کے زور سے کھینچکر کھا جاتی ہے (آجکل بھی جنگلون مثلاً نجیب آباد و پیلی بھیت وغیرہ کے متصل دامن کوہ کے جنگلون مین دو دو گز کی موٹائی کے سانپ پائے جاتے ہین جو اپنے سانس کے ذریعہ سے آدمیون کو اور جنگل کے جانورون مثلاً ہرن چیتل پاڑھے وغیرہ کو کھینچکر نگل جاتے ہین اس قدیم زمانہ مین چونکہ آبادی اس قدر نہ تھی۔ اور جنگلات بکثرت ...... تھے اس لئے ممکن ہے کہ کوئی غیر معمولی مہیب تشکل کا قوی الجثہ سانپ یعنے اژدہا نمودار ہوا ہو اور قنوج کے مہاراجہ کو ڈر کے مارے زال سے فریاد کرنی پڑی ہو) اگر آپنے جلد آکر اس بلا کو ہلاک نہ کیا تو چند روز مین آپ دیکھین گے نہ ہندوستان کا ملک باقی رہیگا نہ اور کسی ملک مین آدمی کا نشان ملیگا۔ یہ بلا جو نمودار ہوئی ہے سب کو کھا جائیگی پھر آپ خراج کس طرح وصول کر سکین گے۔

اگر ز اژدہا نائی بریں رزمگاہ ✤ ز ہندوستان باج دیگر مخواہ
کہ بر جائے ویران روا نیست باج ✤ بہ ہندوستان بر سر ایست تاج

زال نے اس خط کو پڑھا اور اپنے نوجوان بیٹے رستم کو بُلا کر سنایا اور کہا کہ اب ہندوستان کی طرف جانا ضروری ہے۔

تو با روئے روشن بزابل بمان ✤ من آنجا شوم با گزیدہ سران

رستم نے جواب دیا کہ جناب یہ ہرگز نہین ہوگا کہ آپ تو اندیشہ کے مقام پر جائین اور مین یہان آرام سے بیٹھا رہون۔

تو گرچہ دلیری و نام آوری ✤ جہان پہلوانی و کندآوری
نہ زیبد ترا رزم با پشت کوز ✤ تو پیری و گر من جوانم ہنوز

باپ بیٹون مین خوب رد وکد ہوئی۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ مین تنہا ہندوستان کو جاتا ہون زال کہتا تھا تو ناتجربہ کار ہے۔ رستم کہتا تھا آپ بوڑھے ہوگئے ہین آپکا وقت آرام کرنے کا ہے اور میرا زمانہ کام کرنے کا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ باپ بیٹا دونون چلین۔

کنون ہر دو آرائش رہ کنیم ✤ سخن گر دراز ست کوتاہ کنیم

دونون ہندوستان پہونچے۔ قنوج کا راجہ اور ہندوستان کے دوسرے حصص کے رؤسا استقبال کو آئے اور آداب بجا لائے۔ جس جنگل مین اژدہا تھا رستم اسی طرف گیا۔ ہندی لوگ خوف کے مارے دور سے کھڑے ہو کر تماشا بھی نہ دیکھ سکے۔ بڑی طول طویل داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ اژدہا مارا گیا۔ قنوج مین رستم کی خوب دعوتین ہوئین اور نذرانے پیش کئے گئے

پس پردۂ شاہ ہندوستان ✤ یکے دختری بود بس دلستان
برون آمد از پردہ آن پُر خرد ✤ کہ تا زال را با سپہ بنگرد
چو بر لشکر زال بکشاد چشم ✤ ابر رستمش ناگہ افتاد چشم

رستم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہوگئی۔ رستم کی نوجوانی جسم کی خوبصورتی شجاعت و بہادری کی شہرت۔ عالی خاندانی ان سب باتون نے مل ملا کر راج کماری کو سخت بے چین و بے تاب کر دیا اور ایک دلالہ کو بلایا اپنے دل کا حال سنایا۔ دلالہ نے راج دلاری کو تسلی دی شام ہونے پر رستم کے خیمہ مین پہونچی بہت سی فضول تمہید کے بعد مناسب الفاظ مین اصل مدعا کا اظہار کیا۔ رستم نے کہا اگرچہ ہندوستان کے راجہ سے رشتہ داری کرنا ہمارے لئے باعث ذلت ہے لیکن مین اس لڑکی کے عشق کی قدر کرتا ہون۔ دلالہ لڑکی کے پاس مژدہ لے کر گئی اور اس لبسمل تشنۂ عشق سے بڑا بھاری انعام حاصل کیا پھر راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھکو رستم نے آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی راج کنواری سے شادی کرنا چاہتا ہے مہاراج تو سنکر اس قدر خوش ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے۔

ز گفتار او شادمان گشت رائے ✤ بدو گفت بمن کرم از خدائے
کہ پشت کیان رستم نامدار ✤ ز من دخترم را بود خواستار
اگر شوق رستم شود دخترم ✤ فروزان شود بر سپہر اخترم

مہاراج کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کہین رستم اپنی عالی نسبی اور ہماری کم قومی کا خیال کرکے اپنے ارادے سے پھر نہ جائے اس لئے اسی پیغام رسان عورت کو حکم دیا کہ ابھی اسی وقت جا اور لڑکی کا خوب بناؤ سنگار کرکے فوراً رستم کے خیمہ مین پہونچا دے تا رستم کسی طرح جلدی ہی راج کنواری سے بہتر ہو جائے اور پھر اس کو اس رشتہ داری کے خیال سے پھر جانے کا موقعہ نہ رہے۔

شب تیرہ را رو پرستار وار ✤ کنون دخترم را بر رستم سپار
نباید درنگ از مو دل رین ✤ مبادا کہ گردد پشیمان ازین
چہ خوشتر کہ گردد قمر جفت مہ ✤ چہ خواہد بجز چشم بینندہ کور

عورت لڑکی کے پاس خوشخبری لائی باپ کی رضامندی بلکہ بہتری مین عجلت کی تاکید سنائی۔ لڑکی نے سچے موتیون سے عورت کا منہ بھر دیا۔ اور حوصلہ سے زیادہ انعام دیا یہان کے انعامات کو جلدی جلدی سنبھال کر دلالہ رستم کے پاس پہونچی اور کہا کہ ابھی اس پیاری کو آپ کی بغل مین لاکر بٹھائے دیتی ہون کچھ انعام دلوائیے رستم نے کہا کہ ذرا پہلے مین اس کی صورت تو دیکھ لون اگر وہ مجھکو پسند آگئی تو خیر ورنہ مین ہند کے ذلیل راجہ کا داماد بننا قبول نہ کرونگا ہان۔

اگر بینم او را گر آید خوشم ✤ ترا من برابر بزر درکشم

قصہ کوتاہ راج کنواری دُلھن بن کر رستم کے خیمہ مین آ براجین سہ

چو چشم تہمتن برش بر فتاد ✤ بدیدار آن ماہ گشت شاد
دل پہلوان گشت بستہ بروے ✤ کہ ہرگز ندید آنچنان ماہروے
تہمتن بر آئین آن روزگار ✤ بہ پیوست با آن بہشتی نگار

چند روز کے بعد بیوی کو لیکر وطن پہونچا آخر دونون جوان سے تندرست تھے۔ ہندوستان کی راج دلاری سیستان پہونچکر حاملہ ہوگئی۔

چنین گفت گویندۂ این سخن ✤ چو نہ ماہ بگذشت بر سیمتن
یکے پور زائید آن نو بہار ✤ ببالا و چہرہ چو سام سوار
بسے شاد شد رستم پہلوان ✤ بیامد دوان پیش آن دلستان
چو فرزند را دید دلشاد گشت ✤ ز درد و غم دہر آزاد گشت
مرا او را ببردند نزدیک زال ✤ کہ تا بنگرد [illegible]
چو زد ور او دید دستان سام ✤ مر او را فرامرز [illegible]

فرامرز رستم کا ایک نامور بیٹا ہے اکثر معرکون مین باپ کا شریک رہا اور رستم کے بعد تک زندہ رہا۔ شاہ ایران کا مقابلہ کیا۔ اور لڑائی مین مارا گیا۔ اس تاریخی قصہ سے مندرجہ ذیل امور پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

(۱) ہندوستان کا راجہ کابل و زابل کا ماتحت تھا اور خراج دیتا تھا
(۲) ہندو ہمیشہ سے بُزدلی کے لئے انگشت نما رہے ہین۔
(۳) ہندوستان کا راجہ خود ہی اپنے آپ کو مرتبہ اور قومیت مین [illegible] سے ذلیل سمجھتا تھا۔
(۴) ہند کے راجہ بخوشی اپنی بیٹیان دوسری قوم کو دیتے اور بیٹیون کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے تھے جسکی آخری مثالین سلاطین مغلیہ کے حالات مین مریم الزمانی جودھا بائی وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہین اور پٹھانون کے عہد مین وہ بیسیون راج کنواریان ہین جو چتوڑ اودے پور وغیرہ رئیسون کی طرف سے گوجرات۔ مالوہ۔ خاندیس وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مسلمان بادشاہون کو بطور پیشکش وقتاً فوقتاً دیگئی ہین (شاید یہ کوئی فخر کی بات ہو کہ سلاطین مغلیہ کو اودے پور کی کوئی لڑکی میسر نہ ہوئی۔ لیکن ان سے پہلے گوجرات وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہون کے زنانخانے اودے پور کی لڑکیون سے رونق پاتے رہے) کسی طوطئ ہند کو زیادہ بے تاب نہ ہونا چاہیئے بلکہ تاریخ دانی کے جوہر دکھلانے کی ضرورت ہے۔

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی

درثمین حصہ دوم - چھپکر تیار ہوگئی ہے قیمت ۱۰؍ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہے جلد خرید فرمادین ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا

شملہ مین مباحثہ

ناظرین بدر کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم ۱۵۔ اور ۱۶ اگست ۰۹ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب نے شملہ مین منفصلہ ذیل مضامین پر لکچر دئے تھے۔

(۱) وید مقدس اور قرآن کریم۔ (۲) سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳) معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ معجزات والے لیکچر مین خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی تبلیغ بھی کی تھی یہ جملہ لکچر پبلک نے بڑے شوق سے سُنے تھے اور بحیثیت مجموعی ہندو اور مسلمانوں کے کل فرقوں پر اس کا اچھا اثر ہوا تھا بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آریہ صاحبان ضرور نکتہ چینی کرین گے مگر ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی کارروائی ظہور مین نہین آئی البتہ بعض مسلمانون سے جنکو خواجہ صاحب کی کامیابی ناگوار گذری۔ ضد اور تعصب کی راہ سے اس اثر کے زائل کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہون نے محمد عظیم صاحب کو وعظ کے لئے بلوایا مین نے مولوی اور صاحب کے الفاظ ان کے لئے اس لئے استعمال کئے ہین کہ ہمارے مذہب مین ...... کسی کو جو کسی گروہ مین معزز خیال کیا گیا ہو تحقیر سے یاد کرنا روا نہین جب تک وہ بار بار کی فہمائش سے بھی اپنے معاندانہ روش سے باز نہ آئے ورنہ اگر ان کی اصلی حیثیت کو مدنظر رکھا جائے تو وہ ہرگز مولوی اور صاحب کہلانے کے مستحق نہین۔ بہرحال مولوی صاحب نے اتوار مورخہ ۱۲ ستمبر ۰۹ء کو جامع مسجد مین وعظ کیا اور حضرت امام علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر حملے کئے اختتام وعظ پر انجمن احمدیہ شملہ کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ انہین جواب کا موقعہ دیا جاوے بابو عبد العزیز صاحب سٹورکیپر سے جو لیڈ نگ پارٹ لے رہے تھے منظور کیا۔ مگر کہا کہ مسجد مین تو اجازت نہین مل سکتی ہان متولی مسجد کے مشورہ سے یہ پیشتر ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہین تو ان کی ایک کوٹھی مین جگہ مل سکتی ہے ہم نے منظور کیا اور اگلے روز مغرب کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی کمال الدین صاحب مقابلہ کے لئے طیار کئے گئے اور انہون نے نہایت مدلل طور سے اعتراضات کے جواب دئے۔ مگر قلت وقت کے سبب سے اپنے مضمون کو پورا نہ کرسکے دوسرے روز پھر مولوی محمد عظیم صاحب کی تقریر کے لئے وقت دیا گیا جسمین انہون نے دل کھول کر اعتراضات کی بھرمار کی۔ جو ہم نے بحلم ۳ گھنٹے تک بڑے صبر اور استقلال سے سُنی۔ اس کے اگلے روز ہمین اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا گیا۔ ہماری دوسری تقریر کے متعلق منفصلہ ذیل امور قابل ذکر ہین۔

(۱) مولوی محمد عظیم صاحب بہت دیر کرکے آئے چنانچہ تقریر آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع کی گئی۔

(۲) سامعین پہلے کی نسبت کم آئے اور سنا گیا ہے کہ بعض لوگون نے کوشش کی کہ وہ مرزائیون کی تقریر سننے کے لئے نہ جاوین۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد عظیم صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی۔ جو بعد مین ایک بڑی بھاری غلطی ثابت ہوئی کیونکہ اثنائے تقریر مین مولوی صاحب نے بولنا شروع کر دیا کبھی کہین کہ حوالہ دو۔ اور کبھی کہین کہ آیات غلط پڑھتے ہین اور علاوہ اس کے اپنی حرکات یعنی ہنسنے اور مونہہ بنانے سے لوگون مین اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی باوجود ہماری شکایت اور بابو عبد القادر صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے سمجھانے کے مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئے اور بڑی مشکل سے تقریر ختم کی گئی بلکہ بعض لوگ اس بے لطفی اور فساد کے اندیشہ کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

تقریر کے ختم ہونے پر اعلان کر دیا گیا کہ آیندہ بحث بند۔ مگر طرفین اپنی اپنی جگہ پر سلسلہ اگر چاہین تو جاری رکھین۔

مولوی محمد عظیم صاحب کی طرز تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سی ہے اور ان کے اعتراضات بھی اسی قسم کے ہین جن کا جزو اعظم یہ ہے کہ لوگون مین اشتعال پیدا کرکے فساد برپا کر دیا جاوے۔ چنانچہ بعد مین جو انہون نے مسجد مین اور بعض لوگون کے مکان پر جہان وہ ضیافت کھانے کے لئے گئے۔ تقریرین کین۔ ان مین بڑے زور شور سے ہماری طرف سے نفرت دلائی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج اور کافر ہین اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہین۔ آیندہ اس کا نتیجہ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر سر دست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بابو عبد العزیز خان صاحب جو پنجاب بنک مین ملازم ہین۔ سلسلہ احمدیہ مین داخل ہو گئے ہین اور انہون نے بیعت کا خط لکھدیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور استقلال اور استقامت عطا فرمائے علاوہ ان کے تین چار اور احباب ہین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہونے کے لئے آمادہ ہین۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی بیعت کے خطوط لکھ دین گے۔

سُنا گیا ہے کہ مولوی محمد عظیم صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ جہان جہان جناب خواجہ صاحب کے لکچر ہوئے ہین وہ وہان پہونچکر ان کے اثر کو لوگون کے دلون سے دور کرنے کی کوشش کرین گے اور بعض دوسری جگہون پر جاکر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مشن کے خلاف وعظ کہین گے یہان سے وہ غالباً لودیانہ جائین گے۔ اس لئے بہتر تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسری انجمنون کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے۔ کہ ان کے اعتراض کس قسم کے ہین یا پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے کہ ان مین کہان تک تحقیق حق کی بو آتی ہے۔ مگر اخبار مین اس قدر گنجائش نہین کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ دیکھا جاویگا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ شملہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

زمانہ حال کے علماء اسلام کے مشن

فیروزپور مین انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے بعد معاندین سلسلہ حقہ کے آمد و رفت کا لعدشو ہار اس جماعت کے برخلاف سر توڑ کوششین اس شد و مد سے کی گئین کہ الامان الحفیظ

چاردون کوٹ کے مُلّانے کے بعد دیگرے محض اس غرض کیواسطے فیروزپور مین بلوائے گئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگون کو جوش دلائین اور اس سلسلہ مین خلاف واقعہ تہمتین اور جھوٹ موٹ کی باتین اس مقدس انسان کے ذمہ تھوپ کر اپنے مشن کو پورا کرتے رہین پچھلے دنون ایک مولوی محمد عظیم نامی لاہوری خوب دل کھول کر جابجا کوچہ بکوچہ گالیان دے دے کر اپنی اخلاق کا ثبوت دیکر اور ناحق گوئی کا جبہ پہن کر ابھی فیروزپور کی گلیون سے مشکل سے نکلے ہی تھے کہ پرسون ان کے مرشد جماعت علی شاہ معہ کسی بدگو زٹلی اور کثیر جماعت کے اپنے ہم وطن شیخ رکن الدین صاحب سب جج کے مکان پر جو کو جاتے ہوئے یہی ثواب حاصل کرنے کو فروکش ہوئے اور کل کا دن انجمن اسلامیہ فیروزپور کے کارکنان کی تحریک سے ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (خدا کی بے شمار برکتین ہون اس مزکی انسان پر) کی مشن کے برخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو (خاک بدہنش) گالیان دینے کے لئے وقف کیا گیا۔

خیر اس اتوار ۱۹ ستمبر کو اس جماعت علی شاہ اور زٹلی سے (خدا ان سے سمجھے) وہ بُرے الفاظ احمدیون کی جماعت کو رنج پہنچانے کے واسطے سنائے۔ کہ جسے ایک رذیل ترین انسان نے بھی سُنکر لعنت اللہ علے الکاذبین کا خطاب دیا۔ تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور دوران تبرا مین ایک صاحب نے کھڑے ہوکر یہ کہا کہ میرے بعض دوستون کا خیال میری نسبت احمدی ہونے کا ہے مگر مین دراصل احمدی نہین ہون۔ لیکن مین مرزا کو بُرا بھی نہین کہتا اور کہ اس طرح کہنا شرافت مین نہین ہے بس اس پر ہر دفعے نے خوب سنائین اور کہا کہ جو انہین (مرزا صاحب کو) بُرا نہین کہتا وہ مردود ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پھر اس نے کہا کہ مین چیلنج دیتا ہون کہ اگر کوئی احمدی ہے۔ تو مین اسے جناب مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) دوزخ مین موجود دکھلا سکتا ہون .... اس کی تہ مین صرف مذکورہ گالی دیکر احمدیون کے دلون کو رنج پہونچانا مقصود تھا۔ ورنہ ہر ایک سلیم طبع کا

www.aaiil.org

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ نہم

(سورۂ اعراف)

(مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱)

اولوکنا کارھین۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان جبر و زور سے کبھی نہیں آتا۔

اِلّاان یشاء اللہ۔ یہ ادب ہے کہ مشیت الٰہی کو ہر حال مقدم رکھا ہے۔ ایک مولوی نے حضرت صاحب کو لکھ بھیجا کہ ہم تمہارا مذہب کسی صورت میں نہ مانیں گے۔ خواہ تم کیا نشان دکھاؤ آپ نے فرمایا۔ شعیب کا قول ہی یاد کر لیتا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

حتّٰی عفوا۔ بڑھ گئے۔ آسودگی کے ساتھ تکبر۔ ظلم۔ تحقیر۔ پانچ گناہ آجاتے ہیں

اتقوا۔ مجرموں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر گناہوں سے اجتناب کرتے۔

برکت من السماء۔ الہامات۔ الہام کے صدق کا ایک یہ نشان بھی ہے۔ کہ اس کے ساتھ بہتری ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا۔

افامن۔ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا غفور رحیم ہے۔ پر نہیں جانتے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے، وہم نائمون۔ ایک سانپ ہے جو سوئے ہوئے آدمی کو ڈستا ہے پاس جو ہتھیار ہوا کر ہٹا لیتا ہے۔

وھم یلعبون۔ بس عذاب الٰہی ایسے ہی لوگوں پر آتا ہے۔ استغفار کرنے والے ڈرنے والے کو کوئی خطر نہیں۔

مکر اللہ۔ تدابیر الٰہی۔

مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

الارض۔ کسی زمین کے۔

اھلھا۔ ان زمینوں کے مالکوں کے بعد۔

اولم یھد۔ زمین کے وارث ہونیوالوں کو ہدایت آنی چاہیئے کہ جن کی زمین ہم نے لی ہے آخر وہ کسی گناہ ہی میں پکڑے گئے ہیں اور ذلیل ہوئے ہیں اغلب ہے کہ ہم بھی ایسے گناہوں کی سزا میں ذلیل ہوں۔ پس نیکیاں کریں۔

ونطبع علٰی قلوبھم۔ بلکہ گناہوں کی سزا میں یہاں تک نوبت پہونچے کہ دلوں پر مُہر لگ جائے اور پھر کبھی حق بات سننے کے قابل نہ رہو۔ آخر میں ہلاک ہو جاؤ۔

کذلک یطبع۔ نطبع علٰی قلوبھم کی تفسیر فرمائی ہے۔

ثم بعثنا۔ قریب کا تاریخی واقعہ بیان کرتا ہے۔

انی رسول۔ تو تو صرف مصر کا بادشاہ ہے میں تمام عالموں کے بادشاہ بلکہ رب کا فرستادہ ہوں

مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

بیضاء۔ بے عیب۔ جیسے فرمایا۔ الذین ابیضت وجوھم۔

تلقف۔ تباہ کر دے گا۔

جو لوگ علم النفس۔ علم توجہ۔ مسمریزم۔ اسپریچولزم جانتے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ان لوگوں نے توجہ خاص سے عصا اور رسیوں کی شکل سانپ کی دکھائی۔ موسیٰ کی قوت بڑھ کر تھی۔ اس لئے وہ جیت گیا۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ گولیاں آگ پر رکھنے سے سانپ کی شکل بن جاتی ہیں۔ اور سونگھا رنے سے کچھ بھی نہیں رہتا۔ بعض لوگ اسے استعارہ کے رنگ میں پیشگوئی سمجھتے ہیں۔

میں ایمانی رنگ میں تو بڑھیوں کے ایمان کی طرح بلا دلیل مان لیتا ہوں۔ مگر خصم کے مقابلہ میں قول موجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن نے حضرت نبی کریم کو حضرت موسیٰ کا مثیل (انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولا۔ وشھد شاھد من بنی اسرائیل) فرمایا ہے۔

پس عصا کے سانپ بن جانے کے بار بار ذکر میں حکمت ہے۔

ان الاسلام لیأرز الی المدینۃ۔ کما تأرز الحیۃ الی جحرہا۔

یہ اسلام مدینہ طیبہ میں اس طرح جمع ہوگا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں۔ پھر مدینہ کے لئے فرمایا ہے۔

یعنی ایک شہر دکھلایا گیا۔ تاکل القریٰ۔ ایک طرف اسلام کو دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے سانپ فرمایا ہے۔ دوسری طرف مدینہ کو سانپ کی جگہ۔ پھر ساحر کے ساتھ علیم کا لفظ موسیٰ کے لئے آیا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کی علیم سے تفسیر فرمائی ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ الساحر۔ الماھر۔ النجم کلما دق ولطف ماخذہ۔ جس کا لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسے ساحر کہدیتے ہیں موسیٰ نے جو کچھ پیش کیا .... وہ بے عیب تھا۔ پس مخالفین نے جو کچھ پیش کیا اس کے سامنے وہ کچھ بھی نہ تھا۔ تلقف ما یافکون۔

قال القوا۔ انبیاء پہلے حملہ نہیں کرتے۔

اما ان تلقی۔ یہ ساحروں کا ادب ہے جس نے انہیں مومن بنایا۔ حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے۔ الطریقۃ کلھا ادب۔

دوسرا نکتہ صوفیا نے یہ لکھا ہے کہ مومن و کافر میں کیا فرق ہے۔ ایک وقت ایسی کمزوری کہ فتحیاب ہو کر پھر بھی مزدوری کے طالب ہیں۔ انعام بھی نہیں کہا۔ دوسرے وقت یہ حالت کہ اسی فرعون کو ڈانٹ دیا اور اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی۔ راسکی وجہ کیوں

www.aaiil.org

کی کچھ بھی پروانہ کی بلکہ مال چھوڑ کر جان کی بھی پروانہ رہی۔

مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹ء

(رکوع نمبر ۵)

اَلَمْ یَرَوْا۔ یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسیٰ اسے موقوف کرسکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسی ہی ماری جاتی ہے۔

بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اسمیں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے۔ تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔

بت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ان سے بھی بدتر وہ ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ فلان فلان فلاسفر کا یہ قول ہے حالانکہ فلاسفروں کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوتا۔ میں نے ایک فلاسفر کا قول پڑھا ہے کہ وہ اپنے تئیں خدا سے اعلیٰ سمجھتا۔ وہ کہتا... کہ گلاب کی جڑ سے گلاب کا پھول ہوا اس کا نتیجہ ہے اچھا ہے۔

استعینوا۔ اللہ کی توجہ۔ نصرت۔ اعانت چاہو۔

واصبروا۔ استقلال سے کام کرو۔

قالوا۔ وہ جو سطحی خیالات کے تھے۔

فینظر کیف تعملون۔ ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے تم کیا عملدرآمد کرتے ہو۔ فننظر کیف تعملون

مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹ء

(رکوع نمبر ۶)

میں نے بارہا سنایا ہے کہ مجرمین کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے میں بیلی کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دی گئی اس نے کہا کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیئے تھی۔ آپ نے سزا بڑھا دی وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا۔ تو پکڑا کیوں جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیرا۔

ولقد اخذنا۔ فرعون کی گرفتاری کا وقت آگیا۔

بالسنین۔ معلوم ہوا کہ قحط سالی دل کی بیداری اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی تنبیہوں سے لوگ ایسے غافل ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلتے آتے ہیں۔ پتھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ مگر انبیاء کی نسبت ایسی بات سن کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

یطیروا بموسیٰ۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہود نے کہا ہذا تانا۔ غلت سعارنا۔ وغلت اسطارنا۔

طائرہ۔ خط۔ حصہ۔

لتسحرنا۔ دھوکہ دے ہمیں۔

الطوفان۔ بہت سیلاب پانی کا۔

نوح کے قصہ میں آتا ہے۔ فاخذہم الطوفان وہم ظالمون۔ طوفان موت اور طاعون کو بھی کہتے ہیں۔

الجراد۔ جرد کہتے ہیں چھیل دینے کو۔

القمل۔ گھن۔ سونس۔ ٹڈی دل کے چھوٹے بچے۔ چچڑی

الدم۔ نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں۔ پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔

بما۔ اس منتر کے ساتھ جو اس نے تجھے سکھایا۔

فاتوا علے قوم۔ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھتے۔ تو ستر بار استغفار فرماتے۔ موسیٰ کی قوم کی درخواست بھی۔ دوسری قوم میں میل وجول کی وجہ سے تھی۔ انگریزوں کی قوم اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہے وہ ہندوستان میں آئے مگر ہندوستانیوں سے بہت کم میل وجول رکھتے ہیں۔ اس طرح قومی خصائص باقی رہتی ہیں۔

فضلکم۔ پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ افضل مفضول کی پرستش کرے۔

یستحیون نساءکم۔ مکہ کے بے ایمان فرعون سے بڑھ کر تھے کہ انہوں نے عورتوں کو بھی قتل کیا۔

مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۷)

اربعین لیلۃً۔ چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے۔ نطفہ چالیس دن میں صورت انسانی اختیار کرتا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے چالیس سال پہ آدمی کے تمام قوے کمال کو پہنچتے ہیں۔ خدا نے موسیٰ سے فرمایا۔ روحانی برکت کے حصول کے لئے تیس دن ہماری طرف تبتل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو۔ تو یہ اکمل ہے۔

اخلفنی فی قومی۔ ثابت ہوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جائے۔

جعلہ دکا۔ صوفیا نے اس مقام پر بحث کی ہے وہ کہتے ہیں پہاڑ تو اب بھی برقرار ہے بس وہاں دیدار الٰہی ہوا۔ علماء کہتے ہیں کہ وہ ایک تجلی ربانی کو نہ برداشت کرسکا اس لئے جب استقرار مکانہ پورا نہ ہوا۔ تو لن ترانی کیوں کر پورا ہوتا۔

وکن من الشاکرین۔ قدر کرنے والوں میں سے ہو یعنی اس پر عمل کرو۔

ساصرف عن ایاتی۔ یہ تکبر کی سزا ہے۔

ولقاء الآخرۃ۔ یہ ضروری نہیں کہ منہ سے تکذیب آخرت کی جائے بلکہ کئی ہیں جو اپنے اعمال سے ثابت کرتے ہیں کہ گویا مرنا ہی نہیں۔

مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۸)

بچہ میں طمع حبِّ غیر اللہ غضب شہوت پہلے جاتی ہے اور قوت ممیزہ انبیاء کی

www.aaiil.org

تعلیم بعد مین - یہ انسان کے لئے بڑی مشکل ہے - پھر رسم و عادت و صحبت کا اثر ہو
اس لئے خدا کی بات سمجھنے کے لئے فضل الٰہی درکار ہے - اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت
فرعون جس کا تلج ہی گئو کی ہی تھا اس کی قوم کے بد اثر سے بنی اسرائیل بھی متاثر ہوئے اسی
لئے انہین گاؤ پرستی کا خیال رہا۔

حلیہم - خود اپنے زیورون سے۔

لہٗ خوار - آجکل کی صناعی کے لحاظ سے یہ قابل تعجب امر نہین۔

لا یکلمھم - برہمو - نیچری - فلاسفرانہ طبیعت کے لوگ بلکہ عامہ علماء غور کرین
یہان معبودیت کی تردید اسی دلیل سے کی ہے - کہ لا یکلمھم - پس وہ خدا
کیون کر معبود ہو - جو کلام نہین کرتا۔

لا یھدیھم سبیلا - کلام کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ کوئی عمدہ راہ دکھلائی -

سقط فی ایدیھم - اس کے معنے ہین - "ندامت ہوئی"

غضبان اسفاً - دیکھا انبیاء علیہم السلام شرک سے کیسے بیزار ہوتے ہین -
یہ لوگ اصول کی طرف پہلے توجہ کرتے ہین - ٹمپرنس سوسائٹیان - ہمدردی حیوانات
کی سوسائٹیان اسی لئے کامیاب نہین ہوتین کہ فروع کی طرف توجہ کرتی ہے۔

اعجلتم امر ربکم - حضرت موسےٰ نے اپنے جلنے کا دن نہ گنا تھا اس لئے قوم
کو سامری نے دھوکہ دیا کہ وہ وعدہ مقررہ پر نہین آئے - خدا بچھڑے مین آگیا۔

القی - رکھ دین۔

ابن ام - ماں مین ایک خاص قسم کی محبت ہوتی ہے - پیار کے لئے اسکی طرف
منسوب کیا۔

قال رب اغفرلی - انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہین - اس زمانہ کے لوگون
کی طرح غافل نہین ہوتے۔

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

اس رکوع مین دو باتین ہین کہ انسان ذلیل کس طرح ہوتا ہے اور مظفر و منصور کس طرح
کوئی انسان فطرتاً ذلت کو نہین چاہتا اور عزت کو ہر حال چاہتا ہے - ذلت کے
وجوہ بیان کئے ہین - فرمایا - ان الذین اتخذوا العجل۔

ذلت کی جڑ شرک و افترا ہے اور اس سے بچنے کا اصل رجوع الی اللہ بذریعہ ایمان
و استغفار ہے۔

واختار موسیٰ - اس پر موسیٰ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کرین یہ باتین خدا نے
کہی ہین - آپنے ۷۰ آدمیون کو منتخب کیا۔

اخذتھم الرجفۃ - وہ آتش فشان پہاڑ تھا - زلزلہ آیا - توجہ الی اللہ کے لئے
بھاگ دوڑے اور کہا کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی نہین سننا چاہتے
اسی بے ادبی کا نتیجہ تھا کہ موسےٰ ایسا پیغمبر پھر ان مین سے پیدا نہ ہوا - بلکہ ان کو
بھائیون مین پیدا ہونے کی بشارت ملی۔

فتنتک - بھلے کو برے سے الگ کرنا۔

فسا کتبھا - اب یہ انعام کسی اور قوم کو ملیگا۔

یؤتون الزکوٰۃ - سچی پاکیزگی اپنے نفس کو مزکی و مطہر کر دینا۔

فی الانجیل - ایک اعمال ۳ باب ۲۱ - ۲۲ آیت مین - متی ۱۲ - ۱۱ باب ۱۳ آیت
یوحنا ۱ باب ۲۲ آیت۔

یامرھم بالمعروف - ایک پہچان پیشگوئی سے ہوتی ہے - دوسری تعلیم سے
چنانچہ اس کے اصول بیان فرمائے۔

اصرھم - بڑے عظیم الشان معاہدے کی خلاف ورزی سے جو عذاب آتا ہے - وہ
نبی کریم کی متابعت سے ٹل گیا۔

۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

وکلمتہ - اب تو قرآن کو یا قسم کے لئے رکھا ہے - یا عمل حب و بغض و حصول رزق
کے لئے افسوس جو قرآن حب لغیر اللہ کو چھوڑ و اکر الحب للہ کے لئے آیا - اس سے یہ
امید رکھی جاوے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا - مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے
سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی - جو مین نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - غرض حال
پر اس نے مجھے لکھا۔

بمطلب رسد جو یائے کام آہستہ آہستہ ٭ زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب مین نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی کی نکالی تو سچ مچ ڈیڑھ سو
نکلی - مگر معاً میرے دل مین آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا - اس بات کو صاف
کرنے کے لئے مین نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہون - پھر دوسرے مہینے
طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کرونگا - پھر دیکھونگا کیا نتیجہ ہوتا ہے - اللہ کا خاص فضل
ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا - اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپیہ
کی آمد ہوئی - اس عمل کو مین نے اپنے خسارے کا موجب جانا اس لئے چھوڑ دیا - کچھ
مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا - جس نے آخر مجھ سے استدعا کی - کہ مہاراج کے پاس
مجھے ساٹھ روپے کا دعاگو ہی منظور ہو - حتے کہ پندرہ روپے راضی ہو گیا - جس سے
صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ منعم علیہم کی نہین۔

من طیبٰت ما رزقنٰکم - سلطنت سے جو مال ملتا ہے - غنیمت کا مال بڑا طیب ہوتا ہے۔

حطۃ - استغفار جس کا نتیجہ نغفر لکم خطیٰتکم ہے۔

سجداً - فرمانبرداری جس کا نتیجہ سنزید المحسنین ہوگا۔

من السماء - اٹل۔

مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

یہودیون عیسائیون کی باتین مسلمانون کی نصیحت کے لئے ہین۔

عن القریۃ - (۱) یاردن کے کنارے یروشلم (۲) دوسرے معنے یہ کہ لوگون کے
اجتماع سے جو فرعون کے غرق ہوتے وقت تھے۔

فی السبت ۔ سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں ۔ جس کو ذرا آرام ملا ۔ حد سے گزرنا شروع کر دیا۔

نفس ہر کس کمتر از فرعون نیست ٭ لیکن او را عون مارا عون است

دوسرے معنے سبت کے ہفتے کے ہیں ۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں کو جمعہ سے ۔

نبلوہم ۔ مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرنے

نسوا ۔ چھوڑ دیا انہوں نے ۔

مورخہ ۸ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱-۱۲)

واشھدہم ۔ ہر ایک لڑکے کو جب ہوش آتا ہے تو وہ اپنے آپ پر گواہ ہوتا ہے کہ میں اپنا رب نہیں ہوں ۔ بلکہ ایک اور مدبر بالارادہ ہستی ہے ۔

میں تو اپنے آپ سے یہ سوال کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ میرا رب وہی ہے جو رب العالمین ہے ۔ ایک شخص نے کیا ہی عمدہ دلیل دی ہے ۔ البعرۃ تدل علی البعیر ۔ و اثر القدم علی السیر ۔ اما تقول ان الارض والسموات تدل علی العلیم القدیر ۔

اتینٰہ اٰیٰتنا ۔ کچھ کتاب دی ۔

فانسلخ منہا ۔ اس پر عمل نہ کیا ۔ الگ ہو گیا ۔

لرفعنٰہ بہا ۔ اس کو بہت ترقی دیتے ۔ در مسلخ عشق جز نکو را نکشند ۔

مسلخ کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں جانوروں کی کھال اتاری جائے ۔

تحمل علیہ ۔ دھتکار نے کا پتھر اٹھاؤ ۔

او تترکہ یلہث ۔ یعنی ہر دو حال بے آرام ہے ۔

وللہ الاسماء الحسنٰی ۔ جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی کے مقابل خدا کا نام لے کر دعا کرے ۔

مورخہ ۱۱ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

فی ملکوت السموات ۔ غور کریں کیا کوئی آسمانی بادشاہت ۔ کلام الٰہی کے نزول کا مدعی تھا اس سے پہلے ۔ پھر تم اگلی آسمانی کتب سے موازنہ کر لو کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے یا نہیں ۔

والارض ۔ پھر زمین والے گواہی دے سکتے ہیں ۔ کہ میرا کیریکٹر کیسا ہے اور میرے پیرو کیسے ہیں ۔

وان عسٰی ان یکون قد اقترب اجلہم ۔ آسمان میں ایک وقت خاموشی ہوتی ہے دوسرے وقت بجلی کا کوندنا ۔ بادل کا گرجنا اسی طرح زمین کا حال ہے ۔ ایک وقت سیلاب ۔ دوسرے وقت مطلع صاف ۔ پس یہ الہاموں کا زور ۔ یہ مذہبوں کے آپس میں جھگڑے ضرور ایک مفید نتیجہ رکھتے ہیں ۔ یہ جھگڑے خود گواہ ہیں اس بات کے کہ دنیا میں امن عامہ آنے والا ہے ۔

من یضلل ۔ یہ نتیجہ انسان کی اپنی اختیار کردہ ضلالت کا ۔ دو خط جب زاویہ پیدا کرینگے تو جوں جوں بڑھیں گے ۔ فاصلہ بھی بڑھتا جاویگا ۔

عن الساعۃ ۔ تیری کامیابی اور دشمنوں کی تباہی کا وقت ۔

ثقلت فی السموات والارض ۔ کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کی

تمام قوم اور تمام ملک سب کے سب مسلمان ہو گئے ہوں اس واسطے یہ عظیم بات ہے ۔

ان انا الا نذیر و بشیر ۔ ان پر بات کے کہ حق کے دشمنوں کے لئے ڈرانیوالا ہوں ۔

مورخہ ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

شرک بری بلا ہے اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے ۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے ۔ اس لئے اخیر میں پھر رسالتماب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا ہے جو توحید ہے ۔

من نفس واحدۃ ۔ ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے ۔

منہا ۔ اسی کی قسم کا ۔ یہ ظاہر ہے آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے ۔ گدھی ۔ بکری ۔ لومڑی سے اولاد نہیں لے سکتے ۔

لیسکن الیہا ۔ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۔ عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی ۔ ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم و قابل مہربانی ہے جن کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں ۔ شہوت کے بد استعمال میں کم گرفتار ہوتے ہیں ۔

جعلا لہ شرکاء ۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کا یہ حال ہے ۔

لا یستطیعون لہم نصرا ۔ وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے ۔

ولا انفسہم ۔ ان کی اپنی بھی خبر نہیں چنانچہ سب توڑے گئے ۔ قطب شمالی یا جنوبی کی دریافت کوئی بڑا کام نہیں ۔ کام تو یہ بے نظیر ہے کہ آپ نے تمام عرب میں وحدت و یکجہتی کی روح پھونک دی ۔ اور انہیں حیوان سے با اخلاق باخدا انسان بنا دیا ۔ کوئی ہے ؟ جو اسکی نظیر دکھائے ۔

ثم کیدون ۔ مجھ سے سب ملکر جنگ کرو اور مہلت بھی نہ دو ۔ یہ جرأت راستباز نبی کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی ۔

وھو یتولی الصالحین ۔ خدا کی تولی کی علامت یہ ہے کہ انسان دن بدن ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے ۔

فاتحین ۔ مورخ ۔ سائنس دان سب قرآن کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور مسلمان خفتہ ۔

لعلکم ترحمون ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ مگر لوگ ہیں کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا جھگڑا لے بیٹھتے ہیں ۔ اتنا نہیں سمجھتے ۔ کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ پھر دور کی صف میں کھڑا ہوا تو سن ہی نہیں سکتا ۔ پھر ظہر و عصر کی نمازوں میں تو جہری قرأت نہیں ہوتی ۔ پس خلف الامام الحمد پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں ۔

ولہ یسجدون ۔ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں ۔

یہاں سورہ اعراف کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

...ت اُستاد

...صویر رنگین

...یہ اِنعام - اُس شخص جو ہماری کتاب خرید کرکے ...کہ مجھے اس سے کچھ فائدہ ...یا اچھا سودا ہے - سب ...سب چیزیں نفرت کرنیکے ...ہیں - اگر آپ بھی یقین نہ ...ہے - اس میں جو جو ہنر ...کل کی ضروریات کے ...مید اور کافی تحقیقات ...کے مکمل مشرح طور پر ...ئے گئے ہیں - اسمیں دیسی ...ن بنانیکے آسان اور مکمل ...بنانیکا صابن - عرق و ...سیاہ کرنیکا خضاب بنانا ...نار برقی - فوٹو گرافی ...ز رول پنسل - نب ...پیپر و سیاہی ہر قسم ...بن - سوئی - دیا سلائی ...سیر بن - موم بتی ...شمع بنانا - ربڑ کی ...ری - ملمع سازی - چاکی ...و کا قلم طلسمی انگوٹھی ...ہر قسم بنانا - ورزی ...اور نقشہ - کوٹ ...سکٹ سینا - جرابیں ...بدان ...ب ہی کامل ...اب میں مشرح طور پر ...جات بسونا بنانا ...ب - عقی بسٹر تال ...تہ بنانا - غرضیکہ ...جیفیدہ نگاریٹری ...ہے پوری ہے ہر بات ...جو کہ ایک ورسے ...ہے - ممکن نہیں ...(واہ واہ نہ کریں ...اعدہ - خوبصورت ...جلد طلب فرمائیں

...و پیہ ...نشتہ ...بی لودیانہ

انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹ بک رہا ہے اسپر ہمارے دوست مجی شیخ احمد اللہ صاحب نے چیلنج کا جواب دیا تو اس نے شور مچا کر اُوٹ پٹانگ شرط ایک ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست وغیرہ وغیرہ سُنا دیا۔ جس سے سب کو معلوم ہوا کہ بکواس ہے۔ یہ جلسہ ان دشمنان حق نے اس طرح اور اس طریق پر ختم کیا۔ کہ سینکڑون نیک دل انسان پیر صاحب کو صلواتین سناتے ہوئے گھرون کو چلے گئے۔ تعلیم یافتہ گروہ مین ان دونو کی کارروائی نہائت نفرت اور حقارت کی نظرون سے دیکھی گئی ہے اور جس سے پوچھو دونون کو گالیان اور لعنتین سناتا ہے چنانچہ مین نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انجمن اسلامیہ فیروزپور کے "ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن" نے اظہار ناراضگی کا جلسہ کرکے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ یہ جماعت جماعت علی شاہ اور اس کے ساتھی کی اس کارروائی سے سخت ناراض ہے اور یہ کہ احمدی افراد کو بذریعہ دعوتی خطوط کے طلب کرکے اظہار معافی کیا جائے خیر! الحمد للہ کہ اس ساری کارروائی مین ہم اپنی ہی فتح دیکھتے ہین۔ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوتی ہوئی دیکھ کر ازدیاد ایمان ہے اور دوسرے یہ کہ ان لوگون کو یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے فضلا کس پایہ کے ہوا کرتے ہین۔ ایک غیر احمدی مگر نیک دل انسان کا اس ساری کہانی کے متعلق ایک جملہ مشتے نمونہ از خروارے لکھ دینا کافی ہو گا۔ "کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنی پیری کے زعم مین شاید یہ رنج ہو گا۔ کہ اس کے بہت سے مرید مرزا صاحب کی بیعت ہو گئے ہون گے۔ ورنہ مسلم عالم کہ جو صوفی اور حاجی وغیرہ وغیرہ ہو اتنا رنج کہ اس قدر بدگوئی؟"

علماء اسلام کا انبیاء بنی اسرائیل کے مصداق کیا ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہین۔ مجدد اور اسلام کے حامی ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ فیروزپور مین تو اس نمونہ اسلام کو مدتون یاد کرکے محبان علیشاہ صاحب کی رُوح کو اس کا ثواب پہونچاتے رہین گے۔

خدایا! تو ہماری قوم کے ایسے علماء کے دل کھولدے کہ حق و باطل کی تمیز کر سکین۔ آمین ثم آمین ۔ احمدی فیروزپور

الحکم | کی نسبت اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہین ان کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے کہ ۷ ستمبر کے بعد آج ۲۸ ستمبر کو ہی پرچہ نکلا ہے جسمین اعلان کر دیا گیا ہے کہ آیندہ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب کے واپس آنے تک اخبار شائع نہ ہو گا۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ صاحب جلد آنیوالے ہین امید ہے کہ سب انتظام پھر درست کرنے کی کوشش کرین گے۔

چندہ مستورات | مسز اکمل کی تحریک کے مطابق مفصلہ ذیل بہنون نے چندہ بھیجا ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر حسن علی ٹریننگ اسکول ۳ عمر ۳/۴

ترانہ توحید

(از منشی غلام مرتضیٰ خان فائز ہمبڑاں لودیانہ)

یادِ ایام کہ اسلام تھا کانِ توحید
اب تو ڈھونڈھے نہین ملتا ہے نشانِ توحید

سگ[1] و خنزیر کو کہتا ہے وہ زندیق خدا
اب کے صوفی جو لگاتا ہے دکانِ توحید

مولوی جو کہ بجز حاملِ[2] اسفار نہین
آج اس کا تو اثر کہا ہے بیانِ توحید

خالق الطیر کہے[3] ماحیٔ اموات کہے
اک نبی کو تو نہ اسمین ہو زیانِ توحید

یون چلاؤ کرامت کا کہین تو اکثر
پھولتی دیکھی رگِ زمزمہ خوانِ توحید

جائے امید ہے خال یہ بجا کہتے ہین
ہمکو یہ مین تھا موحدون[4] پہ گمانِ توحید

وہ تو دجال کو بھی کہتے ہین[5] چھوٹی سرکار
کی عطا جس نے دلِ کفر و زبانِ توحید

بلکہ کوس لمن الملک بجانیوالا
جس کے ہاتھون متزلزل ہو مکانِ توحید

خالق و مالک و ہم رازق و محیی و ممیت
شہسوارے[6] کہ بدستِ اعنانِ توحید

بدتر از شرک ہے[7] یہ مسئلہ غصب صفات
تیرِ تفویض ہو ورنہ بہ نشانِ توحید

اسپہ[8] مین نعرۂ عشاق بہ جہالگین مین
کچھ تو انصاف کرین مدعیانِ توحید

یہ کنہا ہے کہ مین تثلیثِ مقدس کے راز
یا عیان ہوتے ہین اسرارِ نہانِ توحید

قادیان مین تجھے لیجائین گے فائز آ کے
دیکھنی تم کو جو مطلوب ہے شانِ توحید

[1] ویدانتی صوفی کی ہمہ اوست کی طرف اشارہ ہے۔
[2] الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا
[3] حضرت عیسیٰ علےٰ نبینا و علیہ السلام کی نسبت آجکل کے برائے نام مسلمانون کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے۔
[4] موحدون سے مراد فرقہ غیر مقلدین ہے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہین۔ [5] یہ اس چھوٹی سرکار کے برکت انعام کی طرف اشارہ ہے جس کے طفیل قرآن ان کے حلق سے نیچے نہین اُترنے پاتا۔ [6] ثنوی لوگون کا مسئلہ اہرمن و یزدان کفر صریح ہے ایسا ہی عیسایون کا مسئلہ اقانیم ثلثہ ہے باقی رہے مشرک سو دنیا کے پردہ پر جتنی مشرک قومین آباد ہین ان کا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے ہان تقرب پاکران کے ولی۔ شہید۔ اوتار۔ پیغمبر اس مرتبہ پر فائز ہوئے۔ کہ صفاتِ خاصۂ الوہیت انکو بطور نشان تمیز و تفضیل عطا ہوئین۔ مگر مدعیان توحید نے ایک قدم اور آگے بڑہایا اور جناب کبریائی مین ایک مدِ مقابل لا کھڑا کیا۔ یا کم از کم خدا کا چارج اُسے دلا دیا۔ غصب اور تفویض سے یہی مراد ہے۔
[8] مِن چلے موحد باوجود اس گند کے گٹھڑ کے جس کو یہ اپنی بغل مین لئے ہوئے ہین ایک عاشق کے نعرۂ مستانہ انا و نداو بزبانِ حال پہ چِڑتے ہین۔ ہذا الشئی عجاب۔

بھونچال اور طوفان (از ماسٹر عبد الرحیم نیّر)

اس سے میری مُراد وہ بھونچال یا طوفان نہین جو آئے دن آریون کی کرتوتون سے سماج مین آ رہے ہین بلکہ مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئیون کے مطابق دنیا مین کس طرح شدت سے زلزلے آ رہے ہین اور طوفانون سے کس طرح صحن مین ندیاں چل رہی ہین۔ عذاب الٰہی کا اژدہا کس طرح منہ کھولے زمینی لوگون کو نگل رہا ہے نہ یورپ محفوظ ہے نہ ایشیا نہ جزیرون کے رہنے والے۔ روس اور ہالینڈ مین سیفہ پھوٹا اور اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ تباہ شدہ شہر مسینا واقعہ سسلی اور ریجیو واقعہ اٹلی مین سخت زلزلہ آیا اس کے دوسرے ہی دن ایتھنز پایہ تخت یونان کو زلزلے کے دھکون نے ترکون کی ہیبت سے بھی زیادہ ہلا دیا۔ اسی پر بس نہین تیسرے دن جنوبی فرانس کی بھی یہی قسمت ہوئی اور زلزلے نے شراب لگاتے ہوئے عیسائیون کو آدبوچا۔ زلازل کا ایک گواہ کافی نہین سمجھا گیا۔ اسلئے مکسیکو کی طرح اب امریکہ مین بھی دریائے مسسی سپی کا عظیم الشان طوفان ہے اور ملک شام مین تباہی کا خوفناک منظر دکھایا گیا۔ کاش کہ لوگ سمجھین۔

آریہ سماج کا بیڑا پار

پرکاش نے مسافر آگرہ سے کسی مولوی عبد السلام نام شخص کا ایک مضمون مخزیہ نقل کیا ہے یہ شخص کچھ عرصہ سے بقول مسافر و پرکاش مسافر آگرہ کے اڈیٹوریل سٹاف مین شامل ہے۔ ہمارے خیال مین یہ شخص بھی آریہ سماج کے دھرم پال کی طرح ہے جیسے آریون نے حسب عادت اپنی خوش قسمتی سے مولوی ظاہر کیا ہے۔ جو یقیناً بھونچال لائے گا۔ طوفان اٹھائیگا طوفان مین چٹان ڈالیگا۔ مکاشفات مین خفیہ راز ظاہر کرے گا اور آخر کار کسی خودکشی کا موجب ہو گا۔ انشاء اللہ۔ پھر ہمارے بہادر پرکاش کو کہنا پڑیگا۔ ہمارا شدھی کا محکمہ آتشک اور سوزاک کے نسخون کی طرح ہو گیا ہے ...... اگر ایسے چند اور مسلمان مل جاوین تو بس آریہ سماج کا بیڑا پار ہے۔ بھولے پرکاش جلدی نہ کرو۔ ابھی بہر اہہین۔

بیڑا پار ہوتے ہوتے رہگیا

جس عبد السلام پر پرکاش اور مسافر بغلین بجاتے تھے اس نے ۱۹۔ اگست کو مولوی علی احمد صاحب وکیل آگرہ کے مکان پر آ کر زبانی اور تحریری توبہ کر لی۔ مبارک! باقیدارد

دار الامان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی ہے۔ اب آرام ہے۔

رمضان المبارک مین ظہور المسیح بجائے ۷ کے ۳ پر ملیگی۔ درخواستین بنام محمد نور الدین اجمل گونیکی ضلع گجرات ہون۔

صہ بنت منشی غلام محمد پھلوری عمر اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب عہ اہلیہ واحد حسن خان صاحب جلال آباد ۔ ہم امید ہے کہ دوسری بہنین بھی توجہ فرمائینگی۔ تاکہ وہ تجویز عملی صورت اختیار کر سکے۔

www.aaiil.org

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۱۲

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری ۵ سے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دہرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتین (؟) قدیم قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں۔ نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ ہے اور مجلد کی قیمت ۸ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر برہمو پرچارک نرد پنجاب براہمہ سماج لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مختلف ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخونیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی۔ بیوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو۔ خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قیمت فی تولہ ۱۲؍ دو تولہ ۱؎۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر

نادر موقعہ ۱۲

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ قیمت فی تولہ ۳؍ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل ۱۲؍ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں

راقم خاکسار فدوی برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل ضلع گجرات

نصف قیمت ۱۲/۵ اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بجد مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ ہجری سے ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے۔ میعاد مقررہ کے بعد دگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں۔

(حمائل شریف مترا) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۶؍ سفید کاغذ ۸؍ رعایتی ۴؍ (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی ۲؎ رعایتی ۱؎ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی ۱؎۸؍ رعایتی ۱۲؍۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ القرآن

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آیتہ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تھا کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمیٰ بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفیٰ اچھی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے۔ قیمت ۲؎ رعایتی ۱؎۴؍

سنن ابی داؤد معہ شرح عون المعبود قیمت اصلی ۱۶؎ رعایتی ۸؎

تاریخ اسپین۔ قیمت اصلی ۴؎ رعایتی ۲؎

تفسیر عزیزی۔ جلد اول قیمت ۳؎ رعایتی ۱؎۸؍

ایضاً۔ پارہ تبارک۔ قیمت ۲؎ رعایتی ۱؎

ایضاً۔ پارہ عم۔ قیمت اصلی ۱؎۸؍ رعایتی ۱۲؍

کبیری شرح منیۃ المصلی۔ قیمت اصلی ۳؎ رعایتی ۱؎۸؍

تاریخ الخلفاء۔ عربی قیمت اصلی ۲؎ رعایتی ۱؎

درخواستیں بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھواں

نوٹ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲۲/۸

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے۔ اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول ۳؎۔ قسم دوم ۲؎۔ قسم سوم ۱؎ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۲۰؎۔ جبکہ لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر بیچتے ہیں۔ قسم دوم۔ ۱۰؎۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی سادہ۔ سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ افسری و سفید پٹکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

نیز کلاہ پشاوری و سادہ و زری اور ٹوپی رومی بھی میرے پاس موجود ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم ... وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

پیشگی چار روپے

(نمبر ۵۲)

مورخہ ۶ شوال ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۶ کاتک سمت ۱۹۶۶ب

زمانہ جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں وہ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی ار ذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عار فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عہ ہے اگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم مہر کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا درخواستیں جلد آویں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۲؍

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

سراج الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سعد اللہ بیمن سے۔ قیمت ار

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱؍

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲؍

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۱؍

مور کھ سبدھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات قیمت ار

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کو ... یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے ... طبی کتابوں میں صحیح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر۔ جذام۔ استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سوختگی و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی۔ جہت اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو جیسے تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصول۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر

نادر موقعہ ہے

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ۳؍ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کی یونانی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں

الراقم

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل تحصیل و ضلع گجرات

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد علی اشہری)

www.aaiil.org

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو۔ قادیان میں چاند روز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریبا دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتہ کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتوے دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہو سکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپ نے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیساکہ اس اعلان سے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا بعض نادانوں نے فلاں افراہیں بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیں اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جاوے تاہم حتی الامکان ... ہمیشہ پردہ پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو بجائے اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن برابر خدا تعالیٰ کی درگاہ میں اس کے واسطے دعا کر۔ غرض سب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپ کے پاس ہے تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دعا

سو میرے بھائیو! دعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس نے رسول کی معرفت ہم کو دے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہو گیا۔ عشرۂ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دعا اپنے واسطے اور احباب کے واسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان ہو گئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اس کے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخ صاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کر لی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کرتے رہے ہیں اور دفتری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۹ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۳ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلبا اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصیٰ میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہو سکا اور دو دن دیر کے بعد نکلا ہے اس اخبار کے ساتھ جلد ۸ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۱۹۱۱ء کو شائع ہوگا

اطلاع نومبر کا کوئی پرچہ نہ ہوگا کے لئے تمام احباب کیخدمت میں بجز ان کے جنہوں نے چندہ سالانہ ۱۹۱۱ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائے گا (۱) جو وی پی لینے کے لئے تیار نہ ہوں اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دیں گے وہ بھی کارڈ لکھ دیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی انسان جب کسی کی تعریف یا خوش اعتقادی میں حد اعتدال سے گزر جاتا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ لطیفہ بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کبھی پاؤں دراز بھی نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانی کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک **نقشبندی** پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپ نے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آکر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مشرقی نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپ کے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو معنی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

"ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا **مقابلہ** کرتے اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے" دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اسے روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو ... الدھی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے۔ تمام رات آپ کے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار دنیوی کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی رحم مغفرت کرے آپ کے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے **کان** نبوی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہوں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات میں نے ثناء اللہ کی ایک کتاب تخل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہانتک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کر دی باقی یہ دعوی کہ میری عداوت اسلام حضرت مسیح موعود سے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھینگے یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تاحال آپ عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایک اور افترا بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کیونکہ وہ نوجوان لڑکا میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سر چشم آریہ

خطبہ

جو دارالامان میں عید ۱۹۰۹ء کو ۱/۲ ۹ بجے صبح
کے قریب مسجد اقصیٰ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سنایا
اسی وقت لکھا گیا تھا دوبارہ پھر حضرت کو دکھایا گیا
اور آپ کی اجازت سے

ابتداء حضرت امیر المومنین نے شہادت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا قبل اس کے میں اس کی تفسیر سناؤں چند ضروری باتیں سنانا چاہتا ہوں جن سے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے

صدقۃ الفطر کہ وہ صدقۃ الفطر دیں یہ حکم قرآن مجید میں ہے چنانچہ فرمایا ۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ۔ اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے اول یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے ۔ دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ ... کے اوپر ... کا دن ہے پس مومن کو چاہیئے کہ کھانے میں وسیع کر دے اور غرباء کی خبر گیری کرے ۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی ایسا دن ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ہے لکل قوم عید فہذا عیدنا ۔ ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک عید ہو تو مناسب ہے

وعظ کی دقتیں دوسری بات جس کے لئے کئی دفعہ میں گھبراتا رہا ہوں یہ ہے کہ دن میں پانچ وقت[^1] وعظ کرنا پڑتا ہے وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہیں ایک واعظ کو ایک اسے جسے وعظ کیا جائے ۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

(۱) حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن بعض آدمی دوزخ میں لیجائینگے اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں ۔ بہشت میں جانیوالے تعجب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانیوالوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ بہشت میں جاتے ہیں پھر یہ کیا معاملہ ہے وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہ کرتے تھے دیکھو واعظ کے لئے کس قدر اشکال ہیں (۲) پھر واعظ کے لئے یہ دقت ہے کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں عجیب عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے اسی کی نسبت آتا ہے ۔ یراؤن الناس ۔ (۳) پھر وعظ سمعہ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادے سے کیا جاوے کہ لوگ سنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے بڑا بولنے والا ہے (۴) واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے ہی ہے اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سنا چکے ہو (ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے فلاں کا چرایا ہوا ہے (ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہدیا پھیکا ہے (د) اور اگر پسند بھی آگیا تو سوا اس کے کہ معمولی ہا ہا ہو گئی نتیجہ کچھ بھی نہیں ۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے (۵) پانچواں اشکال سنت کی اتباع کی متعلق ہے کہ صحابہ کرام رض فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے (۶) اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا اب ان سے گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے مضمون کو آنکھ رس ۔ وہ واعظ کے وعظ اپنے خیالات ... میں ۔ میں نے اسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا کیونکہ قرآن شریف کی صفت میں یہی آیا ہے ۔ یضل بہ کثیراً ویھدی بہ کثیرا ۔ پس اگر میں اور قرآن وعظ میں ایک مقام پر ہو گئے تو پھر اس دنیا میں مجھ سا خوش نصیب اور کامیاب کوئی نہیں (۷) ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے اگرچہ انہوں نے ع نوشت است پند بر دیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ اپنی جان چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں ۔ غرض اسی قسم کے ۲۵ چھپن دکھ ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں کیونکہ یہ بھی آیا ہے ۔ ماسلم المکثار ۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں ۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں ۔ مگر مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اس سے پوچھا تو وہ بھی کہنے لگا کہ وعلے ہذا القیاس ۔ مجھے خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا ۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے جو ینظرون الیک وھم لا یبصرون ۔ اور یسمعون ولا یسمعون کی مصداق ہے ۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سنکر بھی سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ کسی کی دوستی یا کوئی ذاتی غرض لاتی ہے بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں ان کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے غلط نکل گیا تو یہ مسکرائے بس ان کے سننے کا ماحصل صرف یہی ہے ۔ کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں ۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا ۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی ۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں ۔ ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو ۔ فطرت کا خالق چونکہ اس بھید کو سمجھتا ہے ۔ اس لئے اس نے فرمایا ۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا

الفاظ کے گرے ہوئے معانی عجیب عجیب غلط فہمیاں الفاظ سے پھیلی ہیں اور جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات ہی بدل جاتی ہیں ... فاتح بھی تھے لیکن جب ادبار کا وقت آیا اور ان میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا آہ پنجاب میں ۔ فتح نہ نامعلوم برے معنوں میں لیا جانے لگا جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ قلعہ فتح ہو گیا اسی طرح علم کا لفظ ہے ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اس کی شان میں آیا ۔ مگر علم کے ذریعہ لوگ اکڑ باز ہو جاتے ہیں اور یہ حجاب اکبر بن گیا ۔

میں نے ایک شخص کو ریل میں معرفت کا ایک نہایت اعلیٰ نکتہ سنایا مگر اس نے مجھے کہا کہ تم کوئی ڈھب کی بات کرو ۔ قرآن شریف تمہیں نہیں آتا ۔ میں حیران ہوا آخر اس کی وجہ معلوم ہوئی کہ وہ علم قرات پڑھا ہوا تھا چونکہ میں نے لفظ قرآن کو اس ترتیل و تجوید کے اصول کے مطابق ادا نہ کیا اس لئے وہ بگڑ گیا اور وہ نکتہ نہ سن سکا اس طرح پر اس کا علم بجائے خشیت کے تکبر کا موجب ہو گیا ۔

اسی طرح غنیمت کا لفظ ہے عرب میں ایک بچہ کو بھی رخصت کرتے ہیں تو ماں باپ کہتے ہیں سر سالماً غانماً جا اللہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لاوے ۔ حدیث میں ہے ۔ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ جس سے ثابت ہے کہ غنیمت کے معنے ہیں ۔ مفاد محصول مگر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا لوٹ ۔ اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال حاصل کیا اس لئے ان کا نام (نعوذ باللہ) لٹیرا رکھ دیا ۔ یہ غلطی کیوں ہوئی محض الفاظ کے غلط معنی کرنے سے

[^1]: حضرت خلیفۃ المسیح تین درس صبح عورتوں کو دیتے ہیں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآن کا درس ہوتا ہے ایڈیٹر

اس لئے ضروری ہے کہ لفظوں کے بولنے اور سمجھنے میں احتیاط سے کام لیا جاوے اور ان لوگوں کی بات مان لی جاوے جن کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے فہم عطا کیا ہے اور یہ عطیہ الٰہی ہے چنانچہ فرمایا۔ ففہمناها سلیمان ۔ ہم نے سلیمان کو فہم عطا کیا۔

سورہ فاتحہ

اس قدر تمہید کے بعد میں سورہ فاتحہ کی طرف تم لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے ایک انعمت علیہم (۲) ایک مغضوب علیہم (۳) ایک ضالین میرا اعتقاد ہے کہ تمام قرآن سورۃ الحمد کی تفسیر ہے اور اس میں ایک خاص ترتیب سے انہی تینوں گروہوں کا ذکر ہے چنانچہ سورہ البقرہ ہی کو لو۔ کہ ھدی للمتقین میں منعم علیہم کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا میں مغضوب علیہم کا اور اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ میں ضالین کا۔

خاتمہ قرآن

یہ ابتدا کا حال ہے اب جہاں قرآن ختم ہوتا ہے وہاں سورہ نصر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں منعم علیہم کا بیان ہے ۔ اور تبت یدا ابی لھب میں مغضوب علیہم کا اور ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد میں ضالوں کی تردید ہے [illegible] اب آپ محاسبہ کریں اپنے اعمال کو دیکھیں کہ ہم کس فریق کے کام کر رہے ہیں آیا منعم علیہم کے یا مغضوب علیہم کے یا ضالین کے۔

کچھ اپنی حالت کا ذکر

میں جو کچھ تمہیں کہتا ہوں صاف صاف کہتا ہوں میں منافق نہیں جو کچھ میری عمر ہے وہ آجکل کی عمروں کے مطابق انتہائی زمانہ ہے۔ ستر برس سے تجاوز ہے اب اتنی عمر مجھے اور پانے کی امید نہیں اور اگر ہو بھی تو یرد الی ارذل العمر کی مصداق ہے پھر وہ قویٰ نہیں مل سکتے جو پہلے تھے پھر میری اولاد ایسی نہیں جو میری خدمت کرے اور مجھے بھی اس بات کی فکر نہیں کہ میری اولاد میرے بعد کس طرح گذارہ کرے گی کیونکہ جب میں نے اپنے باپ دادا کے مال سے پرورش نہیں پائی تو میں بڑا مشرک ہوں اگر اپنی اولاد کی نسبت میں یہ خیال کروں کہ ان کا گذارہ میرے مال پر موقوف ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاہم جب رزق دینے کا خدا وعدہ کرتا ہے تو مجھے کیا فکر ہے پس اگر مجھے فکر ہے تو یہ کہ قبر اور قیامت میں میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں پس میں تم کو وعظ کرتا ہوں تو کیا اپنے تئیں بھلا دوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

منعم علیہ

تم ان تین گروہوں کے اوصاف پر غور کرو۔ منعم علیہم گروہ کے لئے سب سے پہلی صفت بیان کرتا ہے کہ یؤمنون بالغیب۔ ایمان بالغیب ایسا ضروری ہے کہ دنیا کا کوئی کام اس کے بغیر نہیں ہوتا۔ پہاڑ سے مساحت۔ اقلیدس۔ طبعیات سب کے لئے وضعی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پولیس بھی ایک بدمعاش کے کہنے پر بعض مکانوں کی تلاش شروع کر دیتی ہے تو کیا وجہ کہ انبیاء کے کہنے پر کوئی کام نہ لیا جائے جس کا تجربہ بار ہا کئی جماعتیں کر چکی ہیں پھر فرمایا۔ یقیمون الصلوٰۃ ۔ وہ ماؤں میں نمازوں میں قائم رہتے ہیں وہ مالوں کو خرچ کرتے ہیں ۔ بما انزل الیک اور من قبلک اور آخرۃ پر ان کا ایمان ہوتا ہے۔

دوسرا گروہ

پھر دوسرے گروہ کی صفات بیان کیں کہ ان کے لئے تذکیر و عدم تذکیر مساوات کا رنگ رکھتی ہے وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے ان میں عاقبت اندیشی نہیں ہوتی صم بکم ہوتے ہیں پھر انہی کی نسبت اخیر قرآن میں فرمایا۔ کہ ایسے لوگوں کی ماکسب یعنی جتھا اور مال دونوں پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ دونوں کو غارت کر دیتا ہے ۔ پھر تیسرے گروہ ضالین کا ذکر

منافقین

فرمایا کہ ان کو صفات الٰہی کا صحیح علم نہیں ہوتا اور ان میں نہ تو قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ ۔ قرآن شریف کے ابتدا کو آخر سے ایک نسبت ہے پہلے مضمون فرمایا ہے تو اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں اس کی تفسیر کر دی اور مغضوب علیہم کی تبت یدا ابی لھب میں اور ضالین کا رد ۔ قل ھو اللّٰہ احد میں کر دیا ہے غرض عجیب ترتیب سے اس [illegible] کر کے میں تمہیں مکرر نصیحت کرتا ہوں کہ تم سوچو منعم علیہم میں سے ہو یا مغضوب علیہم میں ... یا ان لوگوں میں جن کو ضالین کہا گیا ہے

خدا پر توکل

میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا ہے اور کوئی بات ہرگز نہیں کی ۔ میں مومن ہو کر مرنا چاہتا ہوں میں اللہ سے اس کی رحمت کا امیدوار ہوں جیسے اس نے اس عمر تک میری تربیت کی اور میری ہدایت کا موجب ہوا اس طرح میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا خاتمہ بھی بالخیر کریگا اور میری موت قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی حالت میں کریگا۔

ضرورت وحدت

میں اس سے بھی کھول کر تم کو سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی ۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پروا نہیں اور وہ اٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے ۔ تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے اسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے مربی اپنے باپ اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہو جائے اسی طرح محلہ ۔ ملک اور سلطنت کا حال ہے ۔ اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر صاحب سے سنا ہے کہ اھدنا میں اس بات کی طرف بھی ایما ہے کہ جماعت کے اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی انسان جماعت کی بڑی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر جمع نہ ہو تو فضل کے جاذب نہیں ہو سکتے۔

حسن معاشرت

اسی جماعت میں اجڑ کر ہمارے پاس آئیں ہم نے ان ان سے خط و کتابت کی بعض تو ہمارے سمجھانے میں آگئے اور بعض نے نہ کی ۔ یہاں تک کہ رجسٹر خطوط کی رسید نہ دی جس سے معلوم ہوتا ہے ظالم طبع لوگ بھی ہماری جماعت میں ہیں مگر الحمد للہ کہ اکثر سے سمجھ جاتے ہیں ایک عورت کے خاوند نے مجھے لکھا ہے کہ تمام پنجاب تو سب دیو ثوں کا بنا ہوا ہے جو کچھ میری عورت کہتی ہے اگر مجھے موقعہ ملے تو گلا ہی گھونٹ دوں میں نے اسے لکھا کہ پہلا دیوث نعوذ باللہ وہ ہوا جس پر تم ایمان لائے اور جس نے یہ احکام دئے کہ عورتوں سے معاشرت میں نرمی کرو خیر وہ سعید تھا سمجھانے سے سمجھ گیا اور نامہ بھیجا ۔ خیر میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک وحدت نہ ہوگی تم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔

چودہ سو چار لاکھ

حضرت صاحب کے زمانے میں میں نے ۱۴۰۰ اکا دکا ہو کر تم حضرت صاحب کے بچھڑے ۔ بیعت کی تھی مگر حقیقی تعداد اب لاکھوں تک جو جماعت سے مختص ہے خدا نے خوش نیت کو نوازا اور ۴۰۰ ہم اسے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق اتحاد اور وحدت کی اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر۔

خلفاء کس طرح بنے

ایک میرا آدم تھا اس کی نسبت فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ اب خود ہی اس کی بارے میں ارشاد ہے عصیٰ آدم ربہ فغویٰ ۔ لیکن جب فرشتوں نے کہا ۔ من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک تو ان کو ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے پس فاسجدوا لآدم تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ ان کو ایسا کرنا پڑا دیکھو خود تو عاصی اور غوی تک کہہ مگر فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند فرمایا میں نے کسی زمانے میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس کے لئے پیشگوئی ہو خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی لازمی نہیں دیکھو آدم ۔ پھر داؤد کے ۔ کیا کیا مشکلات پیش آئے میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں کہ تم کو عجیب عجیب قصے ان کے متعلق سناؤں مگر فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب ۔ سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا جس کے یہ الفاظ آئے تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے اس کے مقابلہ میں شیعہ جو اعتراض کرتے ہیں وہ اتنے ہیں کہ ۱۳۰۰ برس گذر گئے مگر وہ اعتراض ختم ہونے میں نہیں آئے ابھی

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کریں گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہیں۔ باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی آج دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی قوانین کی امداد سے اس میں فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شاید اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) میعادی غلامی (ب) غلامی۔

ی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا کا رواج عرب میں بھی تھا اور جس کے دور کرنے سلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا غلام کے آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہت ن کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا م یا فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت مجلسوں اور محفلوں میں ان سے برابر بیٹھنا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے باقی سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان میں یہ رسم چلی آتی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں سے کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ ان کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ ان کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ ان سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ یہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے ۳ برنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ان کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ ان میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً ان کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی ان کی ذلت جو کچھ روا رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے .... توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے ان میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئی تھیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ انہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو .... انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوترتا دھرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درد شا کی جاتی ہے کہ چونکوں اور رسوئی خانوں میں ان کا داخل ہونا بھی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا نشان بھی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدھ کر کر کے داخل کرتے ہیں۔ لیکن ان سابق شدھ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الامان! کیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوڑے مذہبی رہتیے شدھ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرمپال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چوہڑیا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے جو بارشا منوجی کے وقت میں تھی۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے متوہرو کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرمپال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترار کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر سنہ ۶ کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

www.aaiil.org

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کریں گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہیں باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی قوانین کی امداد سے اس میں فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) میعادی غلامی (ب) دوامی غلامی۔

میعادی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت کے ہوتی ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا جاتا ہے اور جس کا رواج عرب میں بھی تھا اور جس کے دور کرنے کیواسطے مذہب اسلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا تھا کیونکہ اسلام میں غلام کے آزاد کرنے کا جو اجر بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے رفتہ رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت بڑھا رکھی گئی تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہت تک بھی جا پہنچے اور ان کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو آج تک فخر اسلام یا فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت کرنا شرعاً جائز قرار دیا گیا۔ مجلسوں اور محفلوں میں ان سے برادرانہ تعلقات کا رکھنا اور کھانا پینا جائز سمجھا گیا مسجدوں اور عبادتگاہوں میں ان کا داخل ہونا اور پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے باقی سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان میں یہ رسم چلی آتی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں سے کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ ان کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ ان کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ ان سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے ۳ برن کا مقابلہ کر سکتے ہیں ان کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ ان میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً ان کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی ان کی ذلت جو کچھ رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے ۔۔۔۔ توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے ان میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئی تھیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ انہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو ۔۔۔۔ انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دھرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درو شائی جاتی ہے کہ چونکوں اور رسوئی خانوں میں ان کا داخل ہونا ہی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا شخص ہی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدھ کر کر کے داخل کرتے ہو۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الامان اگیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوہڑے مذہبی رہتیئے شدہ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرمپال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوڑیا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے، جو بارہا منوجی کے وقت میں تھی۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے منو ہر وکھانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ دعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

آریہ سماجی ہی فساد کی جڑ ہیں

جنوبی افریقہ میں ہندو مسلمان متفق ہو کر رہتے تھے - ان میں کبھی فساد نہیں ہوا - مگر ایک آریہ سماجی واعظ پہونچ گئے آپکا نام نامی شنکرانند ہے جھٹ دریا نندی چال شروع ہوئی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے گئے - مقدمہ ہوا مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ میں لکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا ہے جب سے یہ سوامی آیا ہے اس وقت سے فساد ہے پھر سوامی جی کو آئندہ پر چار بند - افسوس کہ آریوں کے پاس سوائے گندہ دہانی اور بدزبانی کے جسکی سزا بھی انہیں ملجاتی ہے اور کچھ رہا ہی نہیں آئے ہی تو کہاں سے - ؏

جو دل میں اپنے ہوتا ہے زبان پہ وہ ہی آتا ہے -

اب سوامی جی ایک اور دیانندی ہتھیار استعمال کر رہے ہیں یعنے ہندوؤں نے مسلمانوں کو بائیکاٹ کر دیا ہے - دیکھیں مسلمان کیا جواب دیتے ہیں

رسی دراز

ہمارا خیال تھا کہ ...... امرتسری منکر منہ مانگی یعنے حرامزادہ کی رسی دراز کا فیصلہ پاکر ڈوب نہیں مریگا تو خاموش ضرور ہو جائیگا - مگر موروثی اور جبلی عادت کہاں جاتی تازہ پرچہ اہلحدیث میں قاضی اکمل صاحب کے ایک ریویو پر اس نے خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا ہے ادھر ادھر کی باتیں لکھ کر حضرت مسیح موعود کو گالیاں دی ہیں - اگر قرآن کریم عن اللغو معرضون کا حکم نہ دیتا تو ہم بھی امرتسری بسوؤں کا تھیلہ کھولدیتے اور ایک ایک بتہ ملائی کو ایسا کاٹتا کہ بچپن اور شاگردی استادی کا زمانہ یاد آجاتا - مگر ہمیں اب خیال ہے کہ شاید باز آجاوے ورنہ جاہل بندر کے لیے ہمارے پاس فلاسفر قلندر ہے - اور

کرایہ کا ٹٹو

اور ہم نے ثناء اللہ کے دوستوں سے یہ سنا ہے کہ وہ جب کہیں جاتا ہے جھٹ پہلے کرایہ منگوا لیتا ہے اور کتابیں لکھتا ہے - تو یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح ہو میری کتاب پہلے نکل جائے اور پیسے خوب وصول ہو جاویں اور یہ کہ جس طرح روپیہ کمانے کے لئے دفتر اندر سے برساتی مینڈکوں کی طرح کتابیں نکلتی ہیں یہی حال ثناء اللہ کا ہے اور ہم نے خود بھی اس کی کتابیں پڑھ کر دیکھی ہیں - سوائے مذاق اور فطری اظہار کے عالمانہ جوابات بہت کم ہوتے ہیں - کہیں قافیہ تنگ ہوتا ہے تو حلوے کا سوال کرتا ہے بھلا آریہ جنہوں نے پوریوں کی حلوا پوریاں بند کر دیں ایک ملا کی کب سننے لگے اصل بات یہ ہے کہ ضمیر فروش انسان خدا لگتی بات محض اس وجہ سے نہیں کہہ سکتا کہ کتاب نہیں بکیگی ورنہ وفات مسیح کا قائل ہونا اور کتاب میں نہ لکھنا کیا معنے رکھتا ہے اور طرفہ یہ کہ سارٹیفکٹ حاصل کرنے کی خواہش سے حیات مسیح کا ثبوت دینے کے لیے بھی کھڑا ہو گیا - شرم!

اپنے منہ میاں مٹھو

شیعہ نواب کے جذبات کو حضرت امام حسینؓ کے متعلق غلط بیانی کرکے بھڑکا دینا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنا تو ثناء اللہ کے لئے باعث فخر تھا ہی مگر اب یہ ثنائی مشین کی راگنی کا الاپ نیا ہے - اگر اس سے تفسیر ثنائی مراد ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے لکھ بھی دیا ہے کہ کلیسی ہے اور جو خیالات اضافہ کئے ہیں انپر فتوے کفر لگ چکا ہے - رہے مباحثات ان کے ذکر سے بہرے ہمارے اہلحدیث خوش ہو جاویں مگر رازدان اور واقفکار تمہاری قلعی کھولے بغیر نہیں رہ سکتے -

مباحثہ دیوریا میں سے اگر مولانا ابو رحمت حسن کے نوٹ اور وکیل صاحب کا سی کلمہ جسمیں براہین احمدیہ سے اقتباسات درج ہیں اور صریح حضرت اقدس کے محاد مذکور میں نکالدیا جاوے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو شخص الہام کی تعریف تک اچھی طرح نہیں کر سکتا وہ الہامی کتاب لکھنے کو کہاں تک مجاز ہے - مباحثہ نگینہ کی فتح کی پگڑی ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کے سر بندھنی چاہیئے کیونکہ جو اعتراض ہم نے تمہاں کیا ہے - ماسٹر صاحب نے وہی بعینہ اپنی کتاب اختیار الاسلام میں لکھا ہے یعنے وہ واہ بیاہ کیوں نہیں ہو سکتا - نیوگ کیوں ہو - پھر تمہاری تقریر زینت کی حضرت اقدسؑ کا یہ شعر ہوتا ہے - ؎

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے -

اب یہ انکار کہ میں حضورؑ کی یا حضور کے خدام کی تصانیف سے اکتساب نہیں کرتا تمہارا صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے -

ایک اور سرٹیفکیٹ

ہاں تم چلتے پرزے .... ضرور ہو - جب حضرت مسیح نے سب سے پہلے نیوگ پر بحث کر دی اور آریوں کی ناک بند کر دیا تو تم اور تمہارے ہم مشربوں نے دکھتی ہوئی جگہ کو پکڑ لیا اور بنیاد پر دیواریں اٹھالیں - اون میں چونہ اور گارا ہمارا - تم کافر نعمت ہو کہ منکر ہو؟ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تم کو بچپن سے ہی شاعری میں کمال ہے اور موقعہ کا شعر خوب پڑھتے ہو - یہ سند مبارک ہو (ایڈیٹر)

بے علمی اور ہٹ دھرمی

تھوڑے عرصے سے لالہ دینا ناتھ آریہ قرآن اور پالٹیکس کی سرخی کے نیچے بہت سی غلط بیانیاں کر رہے ہیں اور وہ یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف نے مسلمانوں کو حکم دئے ہیں کہ کفار پر غالب ہونے کے لئے انکو ہر طرح کی تکالیف اور دکھ دو - اور اس کے ثبوت میں وہ قرآن شریف کی بعض آیات کو آگے پیچھے جوڑ توڑ کر پیش کرتے ہیں -

افسوس ہے کہ باوجود بہت سے جواب ایسی غلط بیانیوں کے متعلق جہاد کے اعتراضوں کے جواب میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے قادیان میں سے نکلتا ہے ہوئے جا چکے ہیں مگر یہ لوگ تحقیق سے کچھ بھی کام نہیں لیتے ہم ایسے لوگوں سے کہاں تک سر خوری کرتے جاویں ایک بات جس پر مثلاً پیشتر سیر کن بحثیں ہو چکی ہوں اسکا تو کچھ بھی جواب نہیں دیتے اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی بات پر وہی پہلا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں - ؎

جل رہے ہیں یہ بھی بغضوں میں اور کینوں میں -
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر جو جو دردناک ظلم ناحق کئے گئے ان کی طرف تو کچھ بھی خیال نہیں کرتے محض خدا کا نام لینے اور اس کی منادی کرنے کے بدلے میں کفار نے جو جو ظلم اور دکھ بیچارے مسلمانوں کو پہنچائے ان کو ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بیچاری بے زبان عورتوں کو ایسی شرمناک تکلیفیں دی گئیں کہ ان کو ننگا کرکے انکی شرمگاہ میں برچھے مار مار کر انکو ہلاک کیا گیا اور بعض کی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں دوڑا کر چیر دیا گیا اور اسی طرح مردوں کو بھی ایسے ایسے خوفناک دکھ دئے گئے جن کے خیال سے انسان کا دل پگھل جاتا ہے تاریخیں ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں جن کے پڑھنے سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں - بیچارے مسلمان اگر ان کے ظلموں سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کے واسطے چلے جاتے تو ان کو پکڑنے کے لیئے وہاں تک پہونچتے کئی دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لیئے حملے کئے گئے مگر خدا اپنے فضل سے اون کی حفاظت کرتا رہا -

تعجب ہے کہ اسپر بھی معترض صاحب ایسے مجرموں اور بیشمار ظلم کرنے والوں کے لیئے کچھ بھی سزا مقرر نہیں کرتے اور اگر یہ دردناک مظالم کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر کئے جاویں تو ایسے مجرم قتل کی سزا سے بھی بڑھ کر کسی سزا کے مستحق ہیں لالہ دینا ناتھ صاحب ذرا انصاف سے بتا دیں کہ جب ہر طرح سے عاجز مسلمانوں پر ظلم کئے جاتے ہوں یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر اپنے پیارے گھر بار چھوڑ کر نکل جاویں لیکن اس پر بھی دشمنوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوں بلکہ وہ ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہوں اور ہر طرح کی شرارت کی آگ ان کے چاروں طرف بھڑکاتے رہیں چنانچہ میور جیسا متعصب بھی لکھتا ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر عرب کی قوموں کا مقابلہ کرنا پڑا - تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی خطرناک حالتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی

www.aaiil.org

اور مہاجرین اور انصار کی حفاظت کے لئے کفار کے مدارا دون سے واقفیت
رکھنے کے لئے ہوشیار اور خبردار رہیں یا کیا آپ لوگون کے نزدیک یہ
انصاف تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم
اپنے دشمنون کے آگے قتل ہونے کے لئے اپنی گردنین رکھدیتے
کیا لتے دکھ اور ظلم اٹھا کر بھی اپنی حفاظت نہ کرتے کیا دنیا مین کوئی
شخص ہے جو دشمنون سے بچنے کے لئے اپنی حفاظت نہین چاہتا
کمزور سے کمزور انسان بھی دکھون اور ظلمون سے تنگ آکر آخر مرنے
مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اپنی حفاظت تو حیوانون اور بے زبان
جانورون کی فطرت مین بھی ہے دیکھو ایک مرغی بھی اپنے بچون کی حفاظت
کے لئے آخر تنگ آکر بلی اور کتے پر خطرناک حملہ کرنے پر مجبور ہو جاتی
ہے۔ بھلا انصاف سے تو سوچو کہ ایسی باتون کو پالیٹکس سے کیا تعلق
ہے آپکے ہان راجہ رام چندر صاحب تو صرف ایک عورت کے بہکائے
جانے کے بدلے مین راون وغیرہ پر ہر طرح کے ظلم روا رکھنے اور
اس کا گھر بار اور شہر تک جلا دینے مین حق بجانب اور تعریف کے
لائق سمجھے جاتین اور اب تک راون وغیرہ کو جلا کر خوشی کی جاوے لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کی عاجز جماعت جو ان سے
ہزار ہا درجہ زیادہ مظلوم تھی وہ اگر بے سروسامانی کی حالت مین بھی
محض اپنی حفاظت کے لئے دشمنون کا مقابلہ کرے تو حق بجانب نہ
سمجھی جاوے کیا انصاف اسی کا نام ہے ؟۔
سارے قرآن شریف مین ایک آیت بھی ایسی نہین ہے جسمین
ناحق کفار کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہو۔ مسلمانون کی جانین جب
سب طرف سے خطرہ مین تھین اور دشمن ہر طرح سے انکو نیست و نابود
کرنا چاہتے تھے تو ایسی بے بسی کی حالت مین اللہ تعالیٰ نے جو
ہمیشہ مظلومون کی مدد کرتا ہے ان کو آزادی حاصل کرنے اور
دشمنون سے اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور
ان کی ہر قسم کی تنگیون کو دور کرنے کے لئے اپنی نصرت کا وعدہ
فرمایا اور یہ تمام لڑائی کے احکام ان لوگون کے بارے مین ہین
اول وہ جو خود مسلمانون پر حملہ آور ہون - دوم ان لوگون سے
جنھون نے دغابازی کی اور معاہدون کو توڑ کر اسلام کو نابود کرنے
کے لئے دشمنان اسلام کے ساتھ ہوگئے - سوم ان لوگون سے
جو مسلمانون کو اور ان کے بچون کو اور عورتون کو ہر طرح تکالیف دیتے
رہتے ہون پھر ان تمام احکام کے ساتھ ہی ہر طرح کی زیادتی کرنے
سے منع کیا ہے ذرا قرآن شریف کی کل آیات کو جو کفار سے لڑنے
کے متعلق ہین غور سے پڑھو اور دیکھو کہ ان مین کس طرح سے کفار
کے ظلمون اور زیادتیون کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانون کو
کیسے کھلے الفاظ مین حکم دئے ہین کہ جو کفار ان ظلمون اور شرارتون
سے باز آجاوین اور تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہین تو ان پر ہرگز

کسی قسم کی بھی زیادتی نہ کرو۔ بلکہ اگر وہ تم سے مدد چاہین تو ان کو مدد
دو۔ اور ان کو ان کی امن اور آرام کی جگھون مین پہونچا دو۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے حکمون کے مطابق لڑائی
مین ہر طرح کے رحم اور امن کی تاکیدین فرمائی ہین اور عورتون اور
بچون کو اور بوڑھون کو اور ان کو جو لڑائی مین شریک نہ ہوئے ہون
قتل کرنے یا ایذا دینے کی مخالفت فرمائی یہان تک کہ عین لڑائی مین
جو مغلوب ہو جاوین ان کے قتل کی اجازت نہین دی بلکہ صلح کی اور
معاہدہ امن کو قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے باغون اور کھیتون کے
جلانے کی سخت ممانعت کی ہے قیدیون کو احسان رکھ کر یا فدیہ لے کر
چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اب تلائیے کہ اس سے بڑھ کر لڑائی کی حالت
مین رحم اور انصاف کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کی کوئی آیت اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح ایسی پیش نہین کی جا
سکتی جسمین کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے کا حکم دیا ہو۔ بڑا افسوس ہے
کہ آپ لوگ بغیر تحقیق اسلام کے پاکیزہ اور با امن اصولون پر تو اعتراض
کر دیتے ہین مگر اپنے گھر کے اندھیر کو نہین دیکھتے کہ کس طرح سے اپنے
مخالفون کے قلع و قمع کرنے کے حکم وید مین دیئے ہین اور جن کے
ساتھ کسی قسم کی شرط وغیرہ بھی بیان تک نہین کی جو اسلامی جہاد
کے اصول سے بالکل الٹ پڑا ہوا ہے اور ہر طرح کی زیادتی اس مین
موجود ہے ذیل مین چند ایک منتر مولوی ابو رحمت صاحب جو سنسکرت
زبان سے بخوبی واقف ہین ان کی کتاب راہ نجات سے درج کئے جاتے
ہین جو انہون نے دیانتداری بہانتا سے بمعہ حوالہ یجروید لکھے ہین اب
ناظرین ذرا ویدک جہاد کی سختی اور تندی کا ملاحظہ فرماوین ۔
(الیسو فرماتا ہے) (۱) اے راجا جیسے مین راکشسون کے گلے
کاٹتا ہون ویسے ہی تو بھی کاٹ ۔ باب ۶ منتر ۱ ۔ (۲) جیسے مین
لاخصلت آدمیون کے سر پھوڑتا ہون ویسے ہی تم بھی ان کے سر پھوڑ دو
باب ۵ منتر ۲۲ ۔ (۳) اے اقبال مند راجا تو سعادتمندی حاصل کر
اپنے ہم مذہبون کے لئے سکھ پھیلا اپنے مذہب کے مخالفون کو بھسم کر
ڈال جو ہمارے دشمن کی حمایت کرتا ہے اس کو نیچے کی طرف سوکھی لکڑی
کی طرح اوپر جلا جدہر سے اسکی ہوا بھی نہ آوے ۔ باب ۱۳ منتر ۱۲ - (۴)
اے راجا تو دشمنون کے ناش کرنے مین بے خوف وغیرہ ہے فدائی
دلوانے جہاد کی مین تجھ کو نصیحت کرتا ہون خاص کرتا ہون جہاد کے
لئے اور جس طرح ہوا بادلون کو متفرق کر دیتی ہے اور سورج ہر شے کا
رس کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی ہر شے کا رس پی ۔ باب ۷ منتر ۳۷
(۵) اے بیرون کو رلانے اور دشمنون کو مار نیوالے غصہ ور مجاہد
تجھے بجبر اور زوری حاصل ہو تیرے ہاتھ دشمنون کو بجبر لگے باب ۱۶
منتر ا ۔
اس کے سوا کے بھی اور بہت سے منتر ہین ۔ جو بخوف طوالت یہان درج نہین

کئے جاتے یہ چند ایک ہی مشتے نمونہ از خروارے کافی ہین ۔ علاوہ ازین
اس قسم کے جوشون کو ستیارتھ پرکاش کے کہنے سے پھر یاد دلایا گیا ہے
اور طرح طرح کے پیرایون مین موجودہ ہندون کو سست اور کمزور بنا کر
ان کی تنگی کی وجہ اس طرح ان کو جتلائی ہے ۔ کہ جب سے غیر اقوام گوشت
خور اور شراب خور مسلمان اور عیسائی اس ملک مین آئے ہین ۔ تب سے
آریہ ورت کے لوگون کی مصیبت بڑھ رہی ہے (واہ صاحب اپنا
کھایا پیا ہضم کیا آریہ ورت مین شراب خور لوگ نہین تھے خیر وہ اتنے
تو تھے) بھلا ایک لیڈر یعنی دیانند جیکی باتین اس کی قوم کو واجب الطاعت
ہین جب ان کی تنگی کے موجبات کھول کر ان کے سامنے رکھتا ہے تو
وہ بھلا اس کے دور کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہتے ہون گے
انسان جو طبعاً تنگی کو ناپسند کرتا ہے ضرور اس کے دور کرنے کا خواہشمند
ہو گا پھر جبکہ ایک لیڈر نے موجبات بھی تنگی کے بتلا دئیے ہون)
یاد رکھو دنیا مین اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر طرح کے دکھ درد
ظلم اور دکھ برداشت کر کے بھی اپنے دشمنون سے ہر طرح کی نرمی
اور سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر کفار مسلمانون کو خود تلوار سے ہی
نیست و نابود نہ کرنا چاہتے ۔ تو اس کو ہرگز تلوار سے مقابلہ کرنے کی
ضرورت نہ پڑتی اور اسلام کو اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کی ضرورت
نہ تھی اور یہ جو کہتے ہین کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے یہ سخت غلط ہے ۔
جیسا کہ مین پہلے بھی بیان کر آیا ہون ۔ قرآن مین ایک بھی حکم مذہب کے
لئے جبر کا نہین ہے بلکہ ہر طرح نرمی اور عاجزی حسن اخلاق کا حکم دیا ہے
اور صاف کہدیا ہے کہ دین کے قبول کرنے مین کسی کا جبر نہین ہے
اور ہزار ہا غیر مذاہب کے مصنفون نے بھی بڑی بڑی کتابین لکھ کر یہ
اقرار کیا ہے کہ اسلام ہرگز جبر سے نہین پھیلا ۔
اسلام مین اخلاقی اور روحانی قوت جاذبہ جو ترقی کی جڑ ہوتی ہے
اس سے زبردست ہے کہ آخر بڑی بڑی فاتح قومون نے بھی فتح کامل
حاصل کرنے اور استقلال کامل پانے کے بعد بھی اپنی مفتوح قوم
(یعنی مسلمانون) کا دفعتہً مذہب اختیار کر لیا ۔ چنانچہ چنگیز خان اور
ہلاکو خان جو زبردست بادشاہ گزرے ہین اور جو اسلام کے سخت دشمن
تھے ۔ ان مین سے ہلاکو خان خود اور چنگیز خان کا پوتا برکہ خان اور
پھر سلطان احمد جس کا نام اسلام سے پہلے نکودار تھا اپنی سلطنت اور
حکومت کے زمانہ مین ہی اسلام مین آگئے اور پھر تمام تاتاریون
مین اسلام پھیل گیا اور اوائل مین ہی جب مسلمان سخت عاجزی کی حالت
مین تھے اسی روحانی قوت جاذبہ سے ہی اسلام نے بہت سے دلون
پر فتح پائی ۔ چنانچہ شاہ حبشہ یعنی ایسینیا کا بادشاہ اسی اثر سے گرویدہ
اسلام ہوا ۔ اور بصدق دل مسلمان ہوگیا ۔ ہرقل شاہ حمص نے جو ملک
شام مین واقع ہے اسی سے متاثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سچا نبی کہا اور اسلام کے اصولون کی از حد تعریف کی اور اٹلی کا ایک بڑا

پ صنعاطر نانی بعدول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی مش سے مقوقش شاہ اسکندریہ نے بہی اسلامی اصولون کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہین اور بہت سے تحفے آنحضرۃ کی خدمت مین بہیجے جن مین ایک سفید رنگ کا اونٹ بہی آنحضرۃ کی سواری کے لیئے تہا۔

غرضیکہ مین اسلام کے باامن اور دلکش اور پاکیزہ اصولون کے اثر کاکہان تک بیان کرون اس نے تو کسی زمانہ کو بہی اپنے ایسے اثر سے خالی نہین چہوڑا۔ آج اس زمانہ مین بہی جبکہ دنیا حقیقت کو چہوڑ کر طرح طرح کی غلطیون اور ظلمتون مین پڑی ہوئی تہی۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد ...... علیہ الصلوۃ والسلام کو مہدی اور مسیح بنا کر بہیجا اور ہر طرح سے اسلام کے اس پاکیزہ اور باامن اثر کا ثبوت دیا اور اس امن کے شہزادے نے اپنی پاکیزگی اور سلامتی کی روح پہونکی کہ لاکہوں انسانون کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ہر طرح سے اس بات کا ثبوت دیا کہ اسلام کا اصل منشاء اور مقصد یہی باامن زندگی خدا کی فرمانبرداری مین بسر کرنا ہے اسی کی روح کے اثر نے کابل جیسے سرکش زمین کے آدمیون کو بہی پاکیزگی اور امن کی زندگی کی حقیقت بتلائی جس سے وہ ہر ایک غلطی سے بیزار ہوئے اور ان کے اندر پاکیزگی اور سلامتی کا نور بہر گیا اور انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح جانین دینے سے بہی انکار نہ کیا عبد الرحمان نے دردناک قتل کو منظور کیا اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے جو کابل کے بادشاہون کا شاہی مولوی تہا جو اپنے ہاتہ سے ان کے سر پر تاج رکہتا تہا اسی حق کی خاطر سنگسار ہونا قبول کر لیا اور کہا کہ کابل کی زمین میرے خون کے اشتہار کی محتاج ہے۔ چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ اون کی وفات کے بعد ہزارہا لوگون کو سمجہ آئی اور ان مین سے بہتون نے خدا کے مسیح کے ہاتہ پر اپنی غلطیون سے توبہ کی اور بعض ہجرت کر کے قادیان مین آ گئے۔ ایسا ہی بہت سے تعلیم یافتہ نیک دل ہندو اور سکہ وغیرہ صاحبان بہی جن مین سے بعض اچہے مالدار اصحاب بہی ہین۔ اسلام کے باامن اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر خدا کے مسیح کے ہاتہ پر تائب ہوئے اور وہ اس لذت سے ایسے بہر گئے جو اب وہ اسلام کی خدمت مین ہر طرح سے کمربستہ ہین یہی اسلامی باامن اور روحانی کشتی ہے جسکی نمایان ترقی بنگال مین ہونے کا اعتراف کئے بغیر لفٹنٹ کرنل کرجی بہی نہین رہ سکے۔

اب لالہ دینا ناتہ صاحب انصاف اور غور سے فرما دین کہ اسلام کی ہزارہا ایسی ترقیان جن مین سے مشت نمونہ از خروارے مین نے لکہی ہین کس جبر اور تلوار سے ہوئین بڑا افسوس ہے کہ معترض صاحب خوبیون کو تو نہین دیکہتے اور محض اپنی کم سمجہی اور تعصب کی وجہ سے بغیر تحقیق اعتراض کر دیتے ہین۔ آپ لوگون کو چاہیئے کہ اعتراض کرنے سے پہلے پوری تحقیق سے کام لیا کرین اور جو جوابات کسی اعتراض کے متعلق پہلے دیئے جا چکے ہون انکو مدنظر رکہہ لیا کرین تاکہ بے ہودہ سمع خراشی نہ ہووے مثلاً آج کل جہاد کے مضمون کو ہی پہر آپنے ایک نئی سرخی قرآن اور پالٹیکس کی اختیار کر کے از سر نو لکہنا شروع کر دیا ہے حالانکہ اس کے متعلق بہت سے جوابات جہاد کی بحثون مین دیئے جا چکے ہین اور اب بہی چار پانچ ماہ سے پہر آپ جیسے خواب غفلت مین پڑے ہوؤن کو ہوش مین لانے کے لیئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جو قادیان سے نکلتا ہے اشاعۃ اسلام کی سرخی کے نیچے ان تمام غلط بیانیون کو رفع کیا جا رہا ہے انکو بہی ذرا پڑہین اور تعصب کو چہوڑ کر انصاف سے پڑہنے کے بعد اگر کوئی اعتراض کرنا ہو تو ہر طرح کے واقعات اور دلائل صحیحہ کے ساتہ ان کا رد کرین ورنہ محض عورتون کی طرح طعنہ بازی سے کیا فائدہ اور اس سے آپ کو حاصل کیا ہو گا کیا آپ اپنے مونہہ کی پہونکون سے حق اور تحقیق شدہ سچائی کے نور کو بجہا سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ آگے آپ سے ہزارہا درجہ بڑہ کر متعصبون نے کیا کچہ حق کو چہپانے کی کوشش نہین کی جو آپ کرین گے۔ مگر ان کو ہر طرح ناکام ہونا پڑا۔ اور خدا حق کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا اور آپ جیسون کی غلط بیانیان اس کا کچہ بگاڑ نہ سکین۔ اور نہ ہی اب بگاڑ سکینگی۔ فقط

خاکسار سید محمد رشید۔ سیالکوٹی۔

پسند آیا ہے دینِ اسلام مجہہ کو سارے دینون مین
جو کوہ نور ہیرا ہے نبوت کے خزینون .. مین
جو داغِ یاس درمان بن کے میرے دل مین آیا ہے
چمکتا ہے وہی تو نور ہو کر مہ جبینون .. مین
وہ آخر آخر کھلا اک رند بادہ نوش پرملّان!
چہپائے رکہتے تہے صوفی جسو اپنے ہی سینون مین
ہدایت کیا کسی کو دین وہ خود گمراہ پہرتے ہین
جہالت کے سوا کچہ بہی نہین گدی نشینون مین
جو ہین نا اہل ان کو وعظ سے کیا فائدہ ہو گا۔
کہ بیج اگتا ہے مشکل ہی سے پتہریلی زمینون مین
بنے پہرتے ہین لاکہون پانچوین ہم بہی سوار دنہین
مری کیا پوچہتے ہو مین نہ تیرہ مین نہ تینون مین
جہاں کی روز خبرین مخبر صادق سناتا تہا
وہان سے اب خبر اک بہی نہین آتی مہینون مین
غم اُمت کو میرے سینے ہی مین مخفی پاؤ گے
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہین شاہی خزینون مین"
بس اک نعرہ ہی پہنچا دے گا بام عرش پر تجہہ کو
بہت مشکل ہے ان عشق مجازی والے زینون مین
خدا کی راہ مین جو جان دیتے ہین وہ زندہ ہین
لکہا ہے نام نامی ان کا شہرت کے نگینون مین
"خیال خاطر احباب ہر دم چاہیئے ہمدم
غبار آنے نہ پائے صاف روشن آبگینون مین"
دکہائی دے گی ذرّے ذرّے مین بستی تجہے دنیا
جو دیکہے چشم دل سے تو خرد کی خرد بینون مین
جسے دیر و حرم مین ڈہونڈتا پہرتا تہا مین اکمل
"وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے نگینون مین"

بدرِ خواتین

اسلام مین مستورات کی عزت اور وقعت

"ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ان خوش قسمت لوگون مین سے ہین جن کے گہر کے تمام چہوٹے بڑے تعلیم یافتہ ہوتے ہین یہ مضمون ان کی لڑکی کا ہے ہمین اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے کہ جہان راقمہ مضمون نے مردون کو عورتون کی عزت و وقعت کے لیئے توجہ دلائی ہے وہان اپنی بہنون مین بہی وہ قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کرین جو انہین اس عزت کی مستحق بنائے ۔"

اسلام نے جس قدر حقوق عورتون کو دئے ہین ان پر بہت سے مرد ہین جو عمل نہین کرتے۔ یہ بات میان بیوی تک محدود نہین ہے کہ خاوند بیوی کا حق نہین سمجہتا اور اس کی نظرون مین اسکی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی بلکہ بیٹا ماں کی بہائی بہن کی جس عزت کی وہ مستحق ہین ویسی نہین کرتے اور اون کے حقوق کی کچہ پرواہ نہین کرتے۔ شروع ہی سے لڑکی کے پیدا ہونے سے گہر والے ملول ہو جاتے ہین اور لڑکے کے پیدا ہونے پر خوشیان منائی جاتی ہین ان کے طریق پرورش مین بہی بہت فرق ہوتا ہے جس لاڈ پیار ناز سے لڑکے پرورش پاتے ہین لڑکیان اس کی مستحق نہین خیال کی جاتی ہین۔ بچپن مین جب کبہی بہائی بہن مین لڑائی ہوتی ہے تو اکثر ماں باپ لڑکے کی طرفداری کر کے لڑکی کو گہرک دیتے ہین اس لیئے بچپن ہی سے اُنکی نظرون مین

www.aaiil.org

عورتوں کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی اور وہ اپنے آپ ہی کو عزت کے مستحق سمجھتے ہین ان کے دماغ مین یہ بات سماتی ہی نہین کہ عورتین بھی کسی عزت کی مستحق ہین حالانکہ کتابون مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف رکھتے تھے کہ آپ کی رضاعی مان تشریف لائین آپ نے اپنی چادر مبارک جو اوڑھی ہوئی تھی آتار کر بچھادی اور اس پر ان کو بٹھایا۔ آج کل کے زمانہ مین کوئی معمولی حیثیت کا آدمی بھی اپنی سگی مان کے ساتھ بھی یہ سلوک نہین کریگا بلکہ اس مین اپنی کسر شان سمجھیگا۔ پھر آنحضرت نے اولاد کی عزت کا یہ نمونہ دکھایا کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتی تھین تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے یہ ایسی باتین ہین کہ کوئی مذہب اپنے پیشوا کی ایسی مثالین عورتون کی عزت اور احترام مین پیش نہین کرسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل مسلمانون مین ہی عورتون کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہے ہر چند وعظ و نصیحت کئے جاتے ہین لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ بڈھے طوطے کا پڑھنا نہایت مشکل ہو۔ جب تک بچپن ہی سے عورتون کی عزت دل مین نہ جمائی جاوے بڑے ہو کر صرف وعظ نصیحت سے کام چلنا مشکل ہے پس ہر ایک کے والدین کے لئے اگر وہ چاہتے ہین کہ دنیا مین عورتون کی عزت قائم ہو یہ بات نہائت ضروری ہے کہ وہ بچپن ہی سے لڑکے لڑکی کو ایک نظر سے دیکھین اور لڑکیون کی ویسی ہی پرورش کرین جیسے کہ لڑکے کی تاکہ بچپن ہی سے یہ بات ان کے خیال مین جم جائے کہ لڑکی بھی بحیثیت عورت ہونے کے عزۃ کے قابل ہے جیسے وہ بحیثیت مرد ہونے کے۔ اس بات کی زیادہ توجہ ماؤن کو چاہئے۔ یورپین اقوام مین جو عورتون کی عزت ہے اس کا یہی راز ہے کہ ان کو بچپن ہی سے ایسی تربیت ہوتی ہے جس سے عورتون کی عزت کرنا ان کی فطرت مین پڑ جاتا ہے۔ لیکن مجھ افسوس سے کہنا پڑا۔ کہ وہ اصول جو کہ دراصل مسلمانون کا تھا۔ اسے دوسری قومون نے اختیار کرکے نہائت فائدہ اٹھایا اور زمانہ حال کے مسلمان اسے بھول گئے باوجودیکہ شریعت مین لڑکے لڑکی کا فرق کرنا نہائت گناہ ہے لیکن نہائت خوش قسمتی کی بات ہے کہ اللہ تعلےٰ نے اپنے نہائت برگزیدہ مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کا سچا نمونہ دکھادیا اس پاک انسان نے عورتون کی عزت کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور پھر نہائت خوشی کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی دن رات اس امر مین کوشان ہین اللہ تعالیٰ ان کی ہمت مین برکت دے اور ہم عورتون کی کمزوریون کو مغفرت فرما کر ہماری دستگیری فرمائے۔

ترقی کی نہین ہرگز کوئی امید ہے جب تک۔
خوشی لڑکے کی ہم مین اور لڑکی کا ہے غم باقی۔

راقمہ اہلیہ
بنت ڈاکٹر بشارت احمد

دینی بہنون کی خدمتین

مین ایک عرض کرتی ہون وہ یہ ہو کہ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتی ہو۔ تو جہان تک آپ کی طاقت اور سمجھ ہے دین کی راہ مین قدم بڑہاؤ۔ جیسا کہ دنیا کی عزت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہین صرف اس لئے کہ دنیا مین عزت ہو۔ تم میری بہنون یاد رکھو کہ دنیا کی عزت تو چار دن کی ہے بس اس واسطے وہی سامان مہیا کرو جس سے ہمیشہ کی عزت ہو۔ میری بہنون قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماذا علیہم لو اٰمنوا باللہ والیوم الاٰخر وانفقوا مما رزقہم اللہ وکان اللہ بہم علیماً۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضٰعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ۔ کیا مصیبت پڑیگی ان پر اگر وہ دل سے اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لاکر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اون کو رزق دیا ہے اسمین سے خرچ کردیا کرین اور اللہ ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ بے شک اس مین اللہ کچھ بھی نہ گھٹائیگا۔ بلکہ اگر نیک نیتی سے خرچ کرین گے تو ان کے مال مین بڑہتی کریگا اور اپنے پاس سے بہت انعام بھی دیگا۔ اے میری بہنون! ہمین چاہیئے کہ دنیا کی مخمصون کو چھوڑ دین کیونکہ ان مین سوائے ذلت کے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمین وہ زیور اور زینتین مہیا کرنی ازحد ضروری ہین جن سے وہ بڑا ثواب حاصل ہو جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ متاع دنیا نہ کسی کے ساتھ گیا ہے اور نہ جائیگا۔ میری بہنون کو چاہیئے کہ جو کچھ انہین جیب خرچ ملے یا جو کچھ اپنے دنیاوی کامون کے لئے ماہوار جمع کرتی ہین اس کا دسوان حصہ اللہ کیواسطے الگ کرین اور قادیان مین کچھ صدر انجمن احمدیہ کے ضروری کامون کے لئے اور کچھ اور کامون کے لئے مثلاً چندہ بدر یا خرید کتب سلسلہ عالیہ مین لگادین صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین اب کیا میری نیک خیالات والی احمدی بہنون کو اس مین حصہ لینا ضروری نہین ہمارے احمدی بھائی دینی خدمتون مین کس قدر قدم بڑہا رہے ہین تو کیا خداوند کریم کے احکام بجالانا صرف مردون پر ہی فرض ہوا ہے عورتون کے لئے نہین میرے خیال مین عورتون کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا مردون کے واسطے۔ ہمین چاہیئے کہ ہم سب مل کر حسب حیثیت اپنی جیبون مین سے خدا کی راہ مین صرف کرین۔ مین امید کرتی ہون کہ میری بہنین اس طرف جلد توجہ کرینگی۔ میری بہنون! ہماری عمر کا بہت حصہ ہماری غفلتون مین گزر گیا ہے اور زندگی کے دن بہت تھوڑے رہگئے ہین کیا جانے کس وقت اس دنیائے فانی سے کوچ کرجانا ہے۔

اب زندگی کا رواج ہے ❊ کرلو جو کرنا آج ہے
جب مرگئے محتاج ہین ❊ پھر تو نہین مختار۔ ہین۔

مسز اکمل نے جو بہنون کے مضامین بدر مین درج کرانے کی تجویز کی ہے بہت عمدہ ہے اور مین بھی انشاء اللہ ...... بدر کو کچھ چندہ بھجوادونگی

والسلام۔ راقم اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین (پرتاب گڈھ)

نظم

(منشی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار ریاست بہاولپور)

پڑا ہون جب سے تیرے در پہ شاہا التجا ہوکر
تمنائین مٹی ہین میرے دل سے نقش پا ہوکر

گرا ہون در پہ واسجدوا قترب کا اقتضا ہوکر
کیا واصل مجھے خط جبین سے نہ راستا ہوکر

ترے دامن سے الجھا ہوا ہون میں سبت التوا ہوکر
مرادین میرے دامن سے لگی ہین ماشیا ہوکر

ہوا ہون مایۂ جان تیرے رستے مین فنا ہوکر
بنا اکسیر ہون الحمد للہ خاک پا ہوکر

سخن جب نعت مین لگتا ہی گرنے نارسا ہوکر
الف احمدؐ کا ہوجاتا سہارا ہے عصا ہوکر

پڑا ہو جو گرنا اہل پیچھے اژدہا ہوکر۔
پڑا اسپر الف احمدؐ کا موسےٰ کا عصا ہوکر

دیگر (منشی محمد صادق صاحب ہیڈ کلرک پولیس نہرو)

بجا ہے رشک گر ان سے کرین باغ جنان والے
کہ محبوب خدائے پاک ہین دارالامان والے

ترے ہی نعش قدسی نے جہان مین صور کو پھونکا
ہوئے پیدا کئی رطب اللسان عذب البیان والے

خدا کے فضل سے ہر شخص پر حجت ہوئی پوری
تبھی تو خیرہ سر ہین آجکل وہم و گمان والے

سنبھالا کشتیٔ اسلام کو اس تند طوفان مین
کہ جب ششدر تھے لنگر ڈالکر سب بادبان والے

آلہی مجھ کو دکھلادے وہ صورت پیارے احمدؐ کی
کہ جس سے آجکل معمور ہین کون و مکان والے

تمنا ہے یہی دل کی کہ روز حشر محشر مین
پکارے جائین ہم کہکر "مسیحائی زمان والے"

خدا نے میٹھے پھل انہین نو زبان بخشا
تاسف کس قدر نادان رہے ہندوستان والے

آلہی ہم ضعیفون کی تو ہی کچھ دستگیری کر
کہ ہم پیچھے رہے جاتے ہین آگے کاروان والے

ایک کتاب نئی نئی میں نے منگوائی ہے جس کے ۸۰۰ صفحات میرے پاس پہنچے ہیں اس میں صرف اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا ابوبکر رضؓ - پھر شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیشگوئی نہیں فرمائی چوتھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جعلناکم خلائف فی الارض - اگلی قوموں کو ہلاک کرکے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لننظر کیف تعملون - اب دیکھتے ہیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہیں چار کا ذکر تو ہو چکا - اب میں تمہارا خلیفہ ہوں اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکر رضؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی میں نہیں۔

الوصیت کی تفہیم

حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے پھر ان چودہ نے کہ چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا - ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفہ [illegible] قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوے کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا ہرگز نہیں (بلکہ ضرور انشاء اللہ انہیں ساحل مراد پر پہونچائیگا (اڈیٹر) پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کروگے - تو اعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنوگے - میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں - جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا پر بھروسہ

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے - میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کرونگا خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے، تم معاہدہ کا حق پیدا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو - میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں کو دباتے ہو بجھاتے نہیں - میں نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے - ہم نے آگوں کو دبا کر ہی بجھاتے دیکھا ہے میری ماں دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے میں ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر میں سب بجھ جاتے دیکھو میں نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کے لئے کوشش میں ہوں - ہم اور تم سب مر جائیں گے اگر کچھ نقار ہم میں باقی ہیں تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ جائیگا اور وہ ہم پر لعنتیں کرینگی مجھے کہیں گے کہ کس خبیث نے یہ گندہ بیج بو دیا - دیکھو تم میرے حق کو بجا لاؤ - میں نے کبھی اپنی بڑائی نہیں کی - مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دونگا مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو - ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ - اگر تم مجھ میں کوئی عیب جا دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو - مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ سے بڑھ کر آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے، اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو

توبہ کرو اور دعا کرو اور بہ دعا کرو - میں فردی گویا نو ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو اس پر رحم کرو اگر میں نے کسی کا مال کھایا [illegible] [illegible] کرکے کہوں گا کہ ایسا آدمی ضرور [illegible] [illegible] ہوں گا اگر میں نے تمہارے [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان سے پہلوں کو بھی امیر بنایا ہے حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی - فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہیں - اور اب پھر بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری اولاد پر فضل کروں گا۔

طاعت درمعروف

ایک اور غلطی ہے وہ طاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں طاعت نہ کریں گے یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ولا یعصینک فی معروف - اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت میں طاعت درمعروف لکھا ہے اس میں ایک سر ہے - میں تم میں سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں میں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا تا تم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے۔

وجہ اختلاط

پھر مجھے کہتے ہیں کہ لوگوں سے اختلاط کرتا ہے اس کا جواب تمہارے لئے جو میرے مرید ہیں یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہیں بلکہ مامور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہیں بیشک وہ مجھے مخفی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا رنگ ہی رکھا ہے - میں اسکی کی شان کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

ستاری

کہتے ہیں امام حسن بصری اور حبیب عجمی ایک دفعہ سیر کو نکلے راستہ میں دریا آگیا حبیب نے کہا چلو - حسن نے جواب دیا ٹھہرو وہ کشتی آرہی ہے اس پر حبیب نے کہا حسن! ابھی تک تم مشرک ہی ہو یہ کہہ کر وہ تو چلتے ہوئے اس زمانے کے نیچری تو نہیں مانتے مگر میں مانتا ہوں کہ وہ کنارے پہونچ گئے ادھر حسن جب کشتی آئی تو پیسے دیکر سوار ہوئے اور دیر کے بعد پہنچے تو حبیب بولے - تیرا کشتی آور مارا خدا حسن نے فرمایا سنو! وہ تو کو خدا ہی لایا کشتی کو خدا تعالیٰ چاہتا تو غرق کر دیتا تو نے صرف اپنا بچاؤ ڈھونڈا - مگر میرے ساتھ کئی اور آدمی بھی آئے تیرا ایمان ناقص ہے تو خدا کی صفت ستاری کا عالم نہیں۔

نصیحت

بس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو جو تمہیں نصیحت کرنے میں وقت صرف کرتا ہے وہ دعا میں خرچ [illegible] تمہارے وشادوں کا اثر [illegible] بڑے پر نہیں ہوگا ادب کو محفوظ رکھو ہر ایک کام کو کرو اور یہ میں اپنی بڑائی کے لئے نہیں کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتا ہوں جس طرح دکاندار اپنی دکان کو کھولتا ہے اسی طرح میں بھی اپنی دکان کھولتا ہوں اور بیماروں کو دیکھتا ہوں میں تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہوں اس لئے مجھ کو کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے - بیت کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے - بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے - میں تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہوں - میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی تمہارے محرروں سے ہی دریافت نہیں کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو - مجھے یقین ہے کہ تم تقوے سے کام کرتے ہو - باقی رہا میں سو میری نسبت تحقیق کرو جس طرح چاہو نگرانی کرلو - مخفی درمخفی راہوں سے کرلو - مجھ کو ایک دفعہ شیخ صاحب نے کہا تھا کہ اب میں نے یہاں سکونت اختیار کرلی ہے۔

www.aaiil.org

مین تمہاری نگرانی کرون گا تو مین نے کہا تھا بسم اللہ۔ دو فرشتے میرے نگہبان پہلے سے سفر مین ایک تم آ گئے مین آج کے دن ایک اور کام کرنیوالا تھا مگر خدا تعالیٰ نے مجھ روک دیا ہے اور مین اسکی مصلحتون پر قربان ہون۔ تم مین جو نقص ہین ان کی اصلاح کرو۔ عورتون سے جن کا سلوک اچھا نہین قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کرین مین ایسے لوگون کو اپنی جماعت سے الگ نہین کرتا کہ شاید وہ سمجھین کچھ سمجھ جاوین پھر سمجھ جائین ایسا نہ ہو کہ مین ان کی ٹھوکر کا باعث بنون۔ مین اخیر مین پھر کہتا ہون کہ آپس مین تباغض و تحاسد کا رنگ چھوڑ دو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آ جاوے عوام کو نہ سناؤ ہان جب کوئی امر طے ہو جائے تو پھر بیشک اشاعت کرو۔

مین تمہین کہتا ہون کہ یہ باتین تمہین ماننی پڑین گی۔ طوعاً و کرہاً اور آخر کہنا پڑیگا۔ اتینا طائعین جو کچھ مین کہتا ہون تمہارے بھلے کی کہتا ہون اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہین راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دار الامان مین حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتین بعض لوگون نے ایسے خطوط لکھ کر بھیجے ہین جن مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہین ان خطوط کو پڑھ کر ہمین بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال مین ضرور رنج ہوا ہو گا ہم اپنے بھائیون پر بھی کوئی بدظنی نہین کرتے ہم نے ان کے لئے دعا ہی کی ہے اور ان کی خدمت مین ہم یہی عرض کرتے ہین کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی (جس کا حکم قرآن و حدیث مین بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کرین ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہین دکھا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہین کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہین بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اس وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہین اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہین یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ مین وحدت قہری کوئی نہین بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آئندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہین کہ وہ ہمین اس عہد پر قائم رکھے جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تھی انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہی ہے۔ والسلام

خاکسار ان رحمت اللہ بقلم خود - مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۷ - اکتوبر سنہ ۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور مین حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہون۔ والسلام
خاکسار محمد علی از قادیان

مصادرات انجمن احمدیہ

۱۰۲۴ء - رپورٹ انجمن احمدیہ کپورتھلہ کہ بجٹ کانفرنس مین ہی پیش ہوا کرے انجمنون کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہین پیش ہو کر قرار پایا کہ اس سوال کو دیگر انجمنہائے احمدیہ مین پیش کر کے دریافت کیا جاوے کہ کانفرنس کے لئے بہتر موقعہ کونسا ہے مالی سال کے لحاظ سے شروع ستمبر مین یا اس سے پہلے کانفرنس کا ہونا ضروری ہو گا۔

۱۰۴۵ء - خط مسٹر محمد الگزنڈر رب سکنہ امریکہ چونکہ امریکہ مین زیادہ تر عیسائی مشنری ہین جو اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر تبلیغ کا کام کرتے ہین اس وجہ سے میرے تبلیغ کرنے سے جو اسلام کے لئے ہے چندان فائدہ نہین ہوتا کیونکہ دیگر مشنریون کی طرح مجھے بھی خیال کیا جاتا ہے ایک جلسہ مین مجھے ایک ڈاکٹر سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے مجھے یہ کہا کہ اگر ہندوستان سے کوئی ایسا واعظ آئے۔ جو پیدائشی مسلمان ہو تو اس کے لکچر سے بہت فائدہ ہو گا اور کہ یہاں کے لوگ عیسائیت سے بڑے بیزار ہین لہذا جو لوگ بدھ مذہب۔ ویدانتی اور بابی مذہب والے تبلیغ کے لئے آتے ہین وہ بہی کامیاب ہو جاتے ہین اس لئے اگر صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے کوئی ایسا قابل آدمی جو اسلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہو اور انگریزی مین پوری جرأت سے لکچر دیسکے تبلیغ کے لئے یہان بھیجدے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہو گی مبلغ کا خرچ جب تک اوپر کے لوگ برداشت نہ کرین صدر انجمن دے اور تبلیغ کے متعلق ہر ایک طرح کی امداد بلا معاوضہ مین دینے کو طیار ہون پیش ہو کر قرار پایا کہ یہ سوال کہ آیا امریکہ یا یورپ مین یعنی لنڈن مین کوئی اسلامی مشن سلسلہ کی طرف سے قائم کیا جاوے انجمنہا احمدیہ مین پیش کیا جاوے۔ کیونکہ اس کے لئے بہت سے اخراجات کی ضرورت ہو گی۔ صدر انجمن کی رائے مین صرف بیانات کے ذریعہ جب تک کہ مشن قائم کیا جاوے۔ چندان فائدہ نہین۔

۱۰۴۷ء - رپورٹ سکرٹری چونکہ پختہ مہمانخانہ اہل بیت حضرۃ اقدس ؑ نے اپنی ضروریات کے لئے لیا ہے اور خام مہمانخانہ مین مہمانون کے کافی جگہ نہین اور خصوصاً بعض مہمانون کو بڑی دقت پیش آتی ہے اس لئے مہمانخانہ کے لئے کچھ انتظام کیا جاوے باہر جو زمین جگہ کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے لئے خریدی گئی ہے اس مین کافی گنجائش ہے اور شہر کے اندر اول تو جگہ ہی نہین رہی اور اگر ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کر کے بنایا جاوے تو ایک تو خرچ بہت زیادہ آتا ہے اور دوسرے سیلاب کے دنون مین ایسے مکانات سخت خطرے مین ہوتے ہین اور علاوہ ازین حضرۃ خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ لنگر خانہ سے جو حضرت اقدس ؑ کے مکانون کے متصل ہے اہل بیت حضرت اقدس ؑ کو دھوئین وغیرہ کے باعث بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے لنگر خانہ بھی نیا بنوایا جاوے باہر کی زمین مین اگر لنگر خانہ و مہمان خانہ بنوایا جاوے تو ایک تو ہوادار بھی ہو گا اور دوم صحت کے لحاظ سے بھی اچھا ہو گا اور کوئی بہت بڑا فاصلہ بھی نہین ہے لہذا فیصلہ کیا جاوے کہ لنگر خانہ باہر بنوایا جائے یا ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کر کے اور خام ہو یا پختہ۔ تا اس کیمطابق تخمینہ منظوری کے لئے پیش ہو۔ قرار پایا کہ یہ معاملہ انجمنہا احمدیہ مین پیش کیا جاوے۔

۱۰۴۹ء - رپورٹ سکرٹری کہ جلسہ سالانہ کے لئے تاریخین مقرر کی جاوین تا تخفیف کرایہ کے لئے محکمہ ریلوے سے خط و کتابت کی جاوے۔ پیش ہو کر قرار پایا کہ جلسہ سالانہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ہو گا تخفیف کرایہ کے لئے درخواست کی جاوے۔

۱۰۵۷ء - رپورٹ سکرٹری کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے جماعت مین چندہ کی لئے اگر تحریک کرنی ہو تو ابھی سے کی جائے اور فیصلہ کیا جاوے کہ یہ خرچ جو قریب تین ہزار روپیہ کے ہو گا مختلف انجمنون پر ڈالا جائے پیش ہو کر قرار پایا کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے مختلف انجمنون کو تحریک کی جاوے۔ محمد علی - سکرٹری۔ ۲ - اکتوبر سنہ ۹ء

بخدمت شریف جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک سے صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم ہوئی۔ جس کے ماتحت جماعت مین ہر ایک جگہ اس کی شاخون کا قائم ہونا ضروری تھا چنانچہ شروع ہی مین بعض جگہ باقاعدہ انجمنین ہو گئی ہوئی ہین جہان انتخاب عہدہ داران باقاعدہ جلسون کے ہونے اور وصولی چندہ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہے ان مین سے انجمن احمدیہ سیالکوٹ اول نمبر پر ہے اور انکی کارروائی قابل رشک ہے خدا تعالیٰ وہان کے احباب کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

صدر مقام مین بعض امور ایسے در پیش آتے ہین جنمین انجمنہائے احمدیہ یا احمدیہ پبلک کا دلچسپی لینا ضروری ہوتا ہے اور ان کے متعلق انجمنون سے رائے لینا بموجب حکم مجلس معتمدین ضروری ہوتا ہے کیونکہ افراد قوم سے رائے لینا تو مشکل امر ہے اور بوساطت سکرٹری صاحبان انجمنون سے رائے لینا ایک احسن طریق ہے اس سے گویا قوم کی رائے معلوم ہو جاتی ہے پس جہان تو باقاعدہ انجمنین قائم ہین اور ہمین ان کی اطلاع ہے وہان خطوط کے بھیجنے مین بڑی سہولت ہوتی ہے لیکن جہان نہ انجمنین قائم ہین یا ان کی قائم ہونیکی ہمین اطلاع نہین وہان خط بھیجنے کے لئے بڑی دقت پیش آتی ہے کہ خط ہمین کس کے نام۔ اور اگر

سی دوست کے نام خط بھیج بھی دیا تو یہ علم نہیں ہوتا کہ اسے مل بھی گیا یا نہیں کیونکہ بعض وقت صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا چونکہ آپ لوگوں سے خط وکتابت کرنے کی ضرورت ہمیشہ در پیش آتی رہتی ہے اور سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جس موقع پر کہ سکرٹری صاحبان سے اکثر امور کے متعلق خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس لئے آپ کی خدمت مبارک مین لکھا جاتا ہے کہ یہان کی انجمن کے عہدہ داران کی ایک فہرست مکمل کرکے بہت جلد ارسال فرما دین۔ اور اگر پہلے انجمن قائم نہ ہو تو اب انجمن قائم کرکے مع فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے دست بھیجدین (۲) وصایا کے لئے جس کی طرف حضرت اقدس مغفور و مرحوم نے بہت توجہ دلائی تھی احباب نے بہت کم توجہ ... کی ہے۔ سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کے احباب کو اس طرف توجہ دلا کر کارروائی جاری رکھین اور اپنی معرفت وصایا بھجواتے رہین۔

۳۔ ماہواری چندہ کی وصولی کا انتظام جس پر سلسلہ کے تمام کامون کا انحصار ہے اور اسی آمد پر خرچ ہوتا ہے سوائے چند ایک جماعتون کے قابل اطمینان نہین آپ لوگون کو یاد ہے کہ ابھی آپکے پاس بجٹ سالانہ برائے سنہ ۱۹۰۹ء صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ جس کا تخمینہ ایک لاکھ اکیس ہزار سات سو چھ روپے کا کیا گیا ہے برائے منظوری [illegible] بھیجا گیا تھا جسے جملہ [illegible] منظور کرکے واپس فرمایا ہے اور یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء [illegible] معتمدین کے اجلاس منعقدہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء مین پیش ہو کر منظور ہو چکا ہے پس جس صورت مین کہ آپنے اسے منظور کیا ہے تو اس رقم کے پورا کرنے کی سعی کرنا بھی آپ کا ہی فرض ہے تا اخراجات کے چلانے مین منتظمین کو مشکلات کا سامنا نہ پڑے اور ان کے کاروبار مین روک نہ ہو لہذا آپ کی خدمت مین اس کے لئے بھی عرض کی جاتی ہے کہ خاص اپنے شہر کے احباب سے بھی وصولی چندہ کا انتظام فرما دین اور ایسا ہی اگر آپکے ماتحت کوئی شاخ ہو تو بیرونی احباب سے بھی چندہ وصول کرنے کا انتظام فرما دین اور اس غرض کے لئے کسی پر جوش اور پرہیزگار دوست کو سکرٹری انجمنہائے مفصلات کے عہدہ پر منتخب کیا جاوے جو محض رضاء الٰہی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے باہر جا دین اور احباب سے چندہ ماہوار وصول کرکے لا دین خدا تعالیٰ ہم سب کو خادم دین اسلام بناوے اور اس سلسلہ کی امداد کی توفیق دے۔ آمین۔

اُمید ہے کہ آپ ہر سہ امور کی نسبت مجھے جلد جواب دیکر مشکور فرماوینگے والسلام۔ محمد علی سکرٹری۔ مورخہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

احباب دعا فرماوین۔ قاضی حبیب اللہ کے لئے اور سراج الدین ساہی کے لئے اور پیر غلام غوث محمد صاحب پیرزادہ گڑنگی کیواسطے۔ حصول روزگار خلاصی از قرض و دفع نا اتفاقی و حسنات دین و دنیا کی۔

رسید زر

مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۹ء

میان علی گوہر صاحب ۲۲۵۴ عار

محمد صاحب ۲۲۸۹ عار

جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار

جناب نصر الدین صاحب ۲۲۵۰ ۱۵

۱۸ ستمبر سنہ ۹ء

جناب منظور الٰہی صاحب ۵۵۷ للعہ

جناب محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ [illegible]

جناب عبد الواحد صاحب ۹۵۸ [illegible]

۲۰ ستمبر سنہ ۹ء

جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۱ عار

منشی گلاب الدین صاحب ۳۵۷ ۵

جناب محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عار

جناب عنایت علیخان صاحب ۲۳۵۷ عار

جناب راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ [illegible]

جناب فتح محمد صاحب ۲۳۳۴ للعہ

جناب واجد حسن صاحب ۲۰۸۵ [illegible]

۲۲ ستمبر سنہ ۹ء

ایوب خان صاحب ۲۳۴۶ [illegible]

۲۴ ستمبر سنہ ۹ء

جناب فیروز علی صاحب ۲۲۳۰ [illegible]

جناب الٰہ بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ

جناب نعمت اللہ صاحب [illegible]

۲۹ ستمبر سنہ ۹ء

جناب محمد یعقوب صاحب ۲۲۷ [illegible]

۳۰ ستمبر سنہ ۹ء

جناب مرزا عباس علی صاحب ۶۹۶ [illegible]

۲۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب عنایت حیدر صاحب ۲۴۰۱ للعہ

۳۔۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ

جناب نظام الدین صاحب ۱۲۰۴ للعہ

جناب ممتاز علی صاحب ۲۲۵۴ [illegible]

۵۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۶۰۵ للعہ

جناب سلطان محمود صاحب ۲۴۰۳ للعہ

۷۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب حکیم محمد دین صاحب ۳۹ عار

جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عار

۹۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب نور احمد صاحب ۴۴۸ عار

۱۰۔۱۱۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۱۲۲۲ [illegible]

منشی گلاب الدین صاحب ۵۳۷ ۵

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب کلن خان صاحب ۴۲۷ للعہ

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب سید عبد الحلیم صاحب ۲۴۰۷ عار

جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۷ [illegible]

۱۷۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب غلام غوث صاحب ۲۲۴۱ [illegible]

۲۰۔ اکتوبر سنہ ۹ء

جناب عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار

جناب ممتاز اللہ خان صاحب ۲۲۱۰ [illegible]

۳۰۰ روپے پہلے مرحلہ مین علاوہ امتحان میعادی کے کیا جاویگا جو کہ تجارتی کاروبار مین نمایان ترقی پر ہے اور تجارتی جھگڑون کے لئے ہی زیادہ تر پنچایتی مصالحت کا طریق جاری کرنا منظور ہے۔ اگر اس کوشش مین کامیابی دکھین گے تو قانون ہذا تمام صوبہ کے تجارتی مرکزون پر بھی توسیع کیا جاویگا

زیارت۔ خدیو مصر ۴ دسمبر کو مکہ معظمہ کی زیارت کو جائین گے

سزائے موت۔ ٹراونکور ہائیکورٹ نے ایک اپیل قتل مین یہ فیصلہ دیا ہے کہ برہمنون کو جو اب تک ریاست مین سزائے قتل نہیں دیجاتی تھی اب وہ ضروری جاتی ہے۔

نمک۔ محکمہ نمک شمال حصہ سال گذشتہ مین ۷۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی

انتخاب الاخبار

پرکاش۔ لکھتا ہے کہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دور نہیں ہو سکتا مسلمانون نے آریون پر حکومت کی پس اگر آئندہ آنے والی نسلون کے سامنے یہ خیال تازہ رکھنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنون کے غلام تھے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکھو۔ ورنہ اس نام کو چھوڑ کر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ (بدر) سب مسلمان ہی کیون نہین ہو جاتے تا قیامت تک فاتح کہلاؤ۔

اسلام کی ترقی۔ مسٹر گیٹ رقمطراز ہین کہ سنہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری مین بنگال مین ایک کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد ہندو اور ایک کروڑ ترسٹھ لاکھ مسلمان تھے اس طرح گویا ہندو مسلمانون سے چار لاکھ زائد تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ہندو اور مسلمانون کی تعداد علی الترتیب ایک کروڑ چورانسے لاکھ اور دو کروڑ بیس لاکھ تھی مسٹر گیٹ اعداد بالا سے ثابت کرتے ہین کہ تیس سالون مین مسلمانون نے نہ صرف اپنی کمی پوری کی بلکہ ہندوؤن سے بھی پچیس لاکھ بڑھ گئے۔ بھلا کیا اب بھی کہو گے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔

پولیٹیکل باڈی کون ہے؟ ریاست پٹیالہ آریہ سماج کے قریباً کل ممبران [illegible] کے ہیڈ ماسٹر سے لیکر سماج کے پروہان تک معہ دیگر چند اصحاب کے جن مین بعض [illegible] ہندو گرفتار کرکے زیر حراست رکھے گئے ہین۔ مثال کے طور پر رائے جوالا پرشاد اگزکٹو انجینئر پردہان آریہ سماج۔ لالہ لال۔ لالہ [illegible] بی اے ہیڈ ماسٹر و سکرٹری سماج کے نام دئے جاتے ہین۔ ان سب کے گھرون کی تلاشیان لی گئین۔ اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلے کے لئے ایک خاص عدالت تین ججان کی مقرر کیگئی ہے یعنے (۱) سردار بھگوان سنگہ صاحب چیف جج (۲) دیوان رام پرشاد صاحب بیرسٹر ایٹ لا جوڈیشل سکرٹری ریاست پٹیالہ اور (۳) مولوی فضل متین صاحب مجسٹریٹ پٹیالہ۔

نکالے گئے۔ ایک پیغام از سکندر آباد دکن سے موصول ہوا کہ حضور نظام عالی مقام نے ایک شاہی فرمان نافذ کرکے عہدہ داران و ملازمان ذیل کو نہ فقط ملازمت سے برطرف فرمایا بلکہ ان کو ملک بدر بھی کر دیا ہے (۱) مولوی محمد عزیز مرزا (۲) اس کا دوسرا اسسٹنٹ مولوی سید عطار الدین (۳) رجسٹرار سررشتہ تعلیم نائب مسٹر ظفر علی خان۔ ان تینون کی پنشن برابر ملا کرے گی اور انکو تین تین ماہ کی تنخواہ بطور نوٹس برطرفی کے دیگئی ہے۔ اور فرمان مذکور مین یہ بھی درج ہے کہ مسٹر عبد الحلیم شرر بھی فوراً ڈسمس کئے جائین یہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دکن کے اسسٹنٹ تھے۔

پنچایتی فیصلہ کا قانون۔ کونسل آئین پنجاب مین ایک مسودہ قانون توسیع اصول پنچایتی مصالحت کے متعلق پیش کیا جاویگا اور اس قانون کا عمل

دو سو روپے کا انعامی اشتہار

ہم نے اپنے قدیمی ونایاب علمی کتب معمہ معمہ حل طلب انعامی دو صد روپے کا اشتہار شایع کیا ہے۔ جس میں معمہ حل کرنیوالے کو دو سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ ہے۔ پس جو صاحب نایاب و پرانی کتب معمہ دو سو روپیہ انعام حاصل کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تک ایک کارڈ بھیجکر اشتہار منگوا سکتے ہیں۔ جو اپنی گرہ سے ۱/ر کا ٹکٹ لگا کر بھیجا جائے گا۔

المشتہر

شیخ محمد عبد اللہ ابن مولنا مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھواں

مندرجہ ذیل گھڑیوں کی نصف قیمت

ریلوے ریگولیٹر واچ

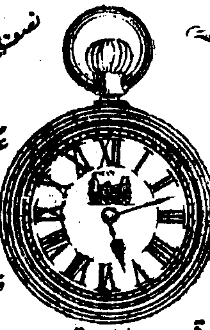

اصلی قیمت (۷ روپے) — نصف قیمت (۳/۸)

یہ نہایت عمدہ گھڑی۔ فرانس کی ساختہ پرداختہ پرزے نہایت مضبوط صحیح الوقت۔ قیمت اصلی ۷ روپے

نصف قیمت ساڑھے تین روپے (۳/۸)

نظام رسٹ واچ

اصلی قیمت (۱۸ روپے) — نصف قیمت (۹ روپے)

نہایت خوبصورت، گل کاری — دلکش و دلفریب اور سے مزین - کلائی پر باندھنے والی۔ بہت ہی چھوٹا سائز۔ قیمت اصلی (۱۸ روپے) نصف قیمت (۹ روپے)

المشتہر

ایس ایم اے اینڈ کو جنرل مرچنٹس لاہور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلے درجہ کی آہنی الماریاں، صندوقیں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کرسکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس بارے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں انشاء اللہ تعالی حسب خاطر مال طیار کرا کر ارسال کیا جایا کریگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماری وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ بنا رکھا ہے جس میں دیسی صابن اور انگریزی صابن عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابن کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کرکے فائدہ حاصل کریں

المشتہر حکیم محمد دین - احمدی - دروازہ دیسہ سنگھ - گوجرانوالہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۱/۲

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری پرکاش دیو جی پرچارک براہمہ دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک متعصب خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان بیدہ و دانستہ کئی طرح کے افتراء کرکے ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتیں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کا ایک ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی کم ہے کتب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے اور قیمت ۵ رہے اور مجلد کی قیمت ۷ رہے۔

ملنے کا پتہ - مینجر برہمو پرچارک فنڈ پنجاب براہمہ سماج لاہور۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲۵/۲۴

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ نوجوانوں کو دیکھو وہ عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول ۲/ر قسم دوم ۱/ر سوم ۸/ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۵/ر۔ جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں۔ قسم دوم ۳/ر۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو۔ تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی۔ سادہ۔ سوتی۔ مذرد۔ سفید۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی افسری ٹیک ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہیں اور نیز کلاہ ہر قسم زری۔ سادہ۔ پشاوری اور ٹوپی رومی بھی موجود ہے۔ درخواست آنے پر ہر ایک قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن خرچ (محصول ڈاک وغیرہ) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع (گورداسپور پنجاب)

www.aaiil.org

مکتوبات امیر المؤمنین

۸۷۶۔ مکرم حکیم صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
انسان تمام عناصر کا مجموعہ ہے اس کے بتقضاد اجزا رمین رُوح وقلب کے ساتھ نفس امارہ اور اس کے وساوس بھی ساتھ رہتے ہین اور ان کے معین و مددگار شیاطین بھی تیار رہتے ہین اگر موقعہ پاوین ۔ ہر ایک ملک کے متعلق ایک خاص تحریک نیکی کی ہوتی ہے ہر ایک نیکی کا محرک خاص ملک ہوتا ہے اور اس سلسلہ ملائکہ کا اعلےٰ افسر جبرائیل ہے علیہ السلام ۔ اسیواسطے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ۔ اعطیت جامع الکلم اور قرآن مجید مین ہے ۔ کہ وہ مہیمن ہے جب بادشاہ کسی جگہ نزول فرما دے تو اس کے متعلق جاہ وحشم ساتھ ہونا لازم اور ضروری ہے اور جامع وحی کے دشمن بھی بہت ہوتے ہین اس لئے ان کے دفع کے لئے عالم اسباب مین وہی روحانی قانون الٰہی ہے ۔ جو عالم اجسام مین ہے ۔ عالم اجسام مین امر جامع سلطان جبرائیل کا جسکی تعریف مین آیا ہے ۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین ہیہ صرف اس کے جامع ہونے کا بیان ہے ۔ عند ذی العرش اور مطاع کا لفظ قابل غور ہے بادشاہ کہین عظیم الشان کام مین اکیلا نہین جاتا ۔ لمسنا السماء والی آیت کریمہ اس کی حفاظت کو ظاہر فرماتی ہے اس مقام پر جب انشاء اللہ ہو نگے تو اس کا جدید علم بالخصوص نوٹ کے ذریعہ انشاء اللہ ۔ یعنی نور الدین۔

المفتی

(۱۹۸) صوم ۔ صلوٰۃ ۔ قرأت قرآن اور ذکر کا ثواب میت کو پہونچتا ہے ۔ امام احمد اور جمہور سلف اور بعض اصحاب امام ابو حنیفہ کا یہی فتوےٰ ہے ۔ مجتہدین بچے ہی کہتے ہین کہ امام احمدؒ سے کسی نے پوچھا ۔ صلوٰۃ و صدقہ وغیرہ کا ثواب نصف باپ کو اور نصف مان کو پہونچاؤن ۔ تو کیا حکم فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ اسی طرح پہونچایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحصہ رسدی ثواب پہونچتا ہے ۔ صدقہ دینے مین صدقہ دینے والے کو ثواب دینے کا پہونچتا ہے ۔ رہا جو ثواب کہ جو ہبہ کیا ہے اس کا حصہ دار بھی ہے یا نہین اس کے متعلق مجھے کوئی روایت یا قول آئمہ کا اس وقت یاد نہین ۔ امامت نماز مین جو لوگ کوئی لفظ بُرا یا بھلا نہین نکالتے ۔ مجھے ان کے حال پر تعجب آتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے قریباً چالیس برس دعوے کیا اور پُر زور لفظون مین شائع کیا کہ مجھے مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل ہے پھر اگر وہ سراسر افترا رتھا تو مرزا کے برابر دنیا مین کوئی ظالم نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ومن اظلم ممن افترٰی علے اللّٰہ کذبا ۔ اور اگر وہ راستباز اور صادق تھے تو جن کو خبر پہونچی اور اس کے منکر رہے ان کے برابر کون ظالم ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَہٗ الیس فی جھنم مثوی للکٰفرین مومن کے لئے ہرگز مناسب نہین کہ تنہا رہے ۔ دُعا ۔ نیک نمونہ ۔ بامروت انسان پھر باخدا انسان بنے تو اس کے ساتھ ضرور لوگ ملین گے پھر وہ اس جماعت سے کام لے اسی واسطے جماعت وجمعہ بعد کو فرض یا واجب ہوئین اس وقت اسلام پر بہت مشکل وقت ہے ۔ ہان جس کو تبلیغ نہین پہونچی ۔ وہ معذور ہے ۔

(۱۹۹) روزہ ۔ بالغ ۔ عقلمند پر ہے یہ اجماع اسلام کا ہے مگر صحابہ کرام دس گیارہ برس کے بچون کو عادت ڈالنے کے لئے روزے رکھواتے تھے ۔

(۲۰۰) لڑکون اور لڑکیون کا باہم کھیلنا معروف کے خلاف ہے جب سن تمیز تک پہونچ جاوین ۔ ہمارے ملک مین سات برس کے بعد مناسب نہین ۔ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف پر غور کرو ۔

(۲۰۱) عمدہ شعر تو ہر زمانہ مین جائز ہین ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پاک نظم ۔ اہل اللہ کی سادہ نظمین جنمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ۔ قرآن کریم اور اسلام کی عظمت ہو بہت ہی مفید ہین

(۲۰۲) اور گانا ایک تو کسب ہے اور ایک موزون کلام کا عمدہ آواز سے بدون تلمذ کلانتون کے ادا کرنا ہے یہ دوسری قسم بھی ممنوع نہین وہ بدر اور بعاث کی لڑائی کے متعلق گیت تھے جو لڑکیون نے گائے ۔ مختلف عمر کی تھین ۔ تعیین عمر کا علم مجھے نہین اور نہ مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہے ۔

(۲۰۳) معمول تکست و بخیت جو عرفاً ہو وہ مرتہن کرے تو اس کو (مرتہن کو) مکان مرہون مین رہنا جائز ہے یہ میری فہم کی بات ہے مین نے بعض حدیثون سے ایسا ہی سمجھا ہے گو علماء کا اس مین اختلاف ہے ۔ راہن مکان مین خود ہے اور کرایہ مرتہن کو دے یہ تو صاف سود ہے جس مین ذرہ مجھے شبہ نہین کہ یہ حرام ہے پہلی صورت اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے ۔ الظہر یرکب بنفقتہ ولبن الضرع یشرب بنفقتہ ۔ کیا معنے کسی کے پاس سواری کا جانور رہن ہو تو اسے گھاس کھلا دے اور سواری بھی کرلے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اسکو گھاس کھلا دین اور دودھ لین یہ میری سمجھ ہے اس کے خلاف مسند عبدالرزاق کی حدیث کوئی چیز نہین ۔ والسلام ۔ نور الدین ۔

طبع صحیفہ آصفیہ بار ثانی

یہ کتاب جو پہلی دفعہ پندرہ صد کاپی چھپکر تقریباً پندرہ دنین ختم ہو گئی اب دوسری دفعہ زیر طبع ہے اس دفعہ وہ بیش قیمت اعدنامہ اسکے بھی اس کتاب مین درج کر دیا ہے جو حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی طرف سے بحضور نظام آصفیہ کے ہمراہ گیا تھا اور نیز وہ مراسلہ بھی چھاپ دیا ہے ۔ جو سر راجہ کشن پرشاد پرائم منسٹر دکن کی خدمت مین بھیجا گیا تھا اکثر احباب کا خیال ہے کہ اس کی اشاعت کئی ہزار تک اور کی جلوے خود ریاست حیدر آباد کے طبقہ اعلیٰ مین یہ کتاب کافی طور پر شائع ہو چکی ہے لیکن وہ طبقہ ابھی بالکل باقی ہے جو فی الواقع اس تبلیغ حقہ سے مستفید ہوگا اس لئے ساڑھے تین ہزار کاپی مین سے جو اس وقت زیر طبع ہے ایک ہزار کاپی بغرض اشاعت مفت حیدر آباد جاوے گی اور باقی دیگر حصص ملک مین غیر احمدیون مین شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ مین ان احباب کا ازحد مشکور ہون اور وہ عند اللہ ہی ماجور ہون جنھون نے بار اول اس تبلیغ کی اشاعت مین فراخدلی سے میرا ہاتھ بٹایا اور اب بھی احمدی احباب کی امداد سے اسکی کامل اشاعت کی امید ہے اس وقت اسکی قیمت ملین نے صرف ۲ رکھی ہے اسکی تقطیع کچھ چھوٹی ہے لیکن پھر بھی سو صفحے پر کتاب آتی ہے یہ امر مجھے ظاہر کرنیکی ضرور نہین کہ ایسی تصانیف اور اسکی اشاعت مین محض صرف خدمت سلسلہ ہی مدنظر ہے اور مین یہ طریق بہت ہی پسند کرتا ہون کہ جو احباب وزن کا کوئی اور بھیل رکھتے ہین اور اہل قلم بھی ہین وہ ضرور اسوقت تصنیف کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کرین وہ اگر اپنی تصانیف کو اپنی لاگت پر چھاپ کر لاگت پر ہی بھیجدین تو احباب سلسلہ اس کتاب کو ہاتھون ہاتھ خرید کر شائع بھی کردین گے اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہوگی اب یہ سو صفحے کی کتاب عمدہ ڈمی کاغذ پر اگر ایک روپیہ یا بارہ آنے قیمت پر بھی جاوے تو نظاہر گران نہو لیکن اسسے اشاعت کافی نہ ہوگی ہان اس کی اصلی لاگت ۲ کے قریب ہے اور وہ بھائی جو صرف ایک کتاب لیگا اس صورت مین آٹھ کتابین خرید کر سات کتب مفت شائع کر سکتا ہے ۔ مین نے تین کتابین آگے اسی اصول پر شائع کین اور ہزار در ہزار کا بیان اسکی بلا تکلیف تھوڑے دنون مین شائع ہو گئین ہان شرط یہ ہے کہ احمدی احباب بھی فراخ حوصلگی سے کسی قدر کام لین اسوقت مین برادران راولپنڈی ۔ جہلم گجرات ۔ گجرانوالہ ۔ ملتان ۔ انبالہ ۔ دہلی ۔ اٹاوہ ۔ الٰہ آباد ۔ شملہ ۔ پنڈ ملسوری کپورتھلہ کو علی الخصوص اور دیگر احباب کو عموماً متوجہ کرتا ہون کہ وہ بہت بہت جلدی اس کتاب کی خرید کر غیر احمدی پبلک مین مفت شائع کرین چونکہ بعض احباب لاہور نے مدد دی ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ جو کچھ

بعد از منہائے خرچ طبع و اشاعت آمد صحیفہ آصفیہ سے بچے وہ ایک اور کتاب کی اشاعت مین خرچ ہو جو حسب الارشاد حضرت والا عالی جناب سیدنا المسیح علیہ السلام زیر تالیف ہے اور جسمین سکھ قوم کو تبلیغ کی گئی ہے اور جو اس قوم مین مفت شائع ہوگی ۔ کمال الدین وکیل از سری نگر ۔

گئو رکھشا

ہندوستان دھرمی کیا اور دوسرے فرقے کے کیا سب بُت پرست ٹھہرے۔ جب بُت پرستی ان کی عبادت ہوگئی تو پھر کیا خواہ گائے کی پرستش کی کریں یا لنگور کی یا پتھر کی کیونکہ ان کے نزدیک بُت پرستی تو بُری چیز ہی نہیں مگر تعجب آتا ہے آریہ بھائیوں پر کہ باوجود ادعائے احد خدا کی پرستش کے اور بت پرستی کے چھوڑنے کے وہ عملاً ایسے ہی بت پرست ہیں جیسے کہ ان کے دیگر بھائی پرانی بت پرستی کا ایک شمہ گئو کی پرستش بھی ہے۔ جبکی سناتن دھرمی لوگ تو اس قدر عزت کرتے ہیں کہ اس کے گوبر سے چوکا دیتے اور اس کے پیشاب تک پینے سے گریز نہیں کرتے اور آئے دن قربانی کے دنوں میں مسلمانوں کے ساتھ دنگے اور فساد ہوتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ مسلمانوں نے عید کے لئے گائے قربان کی تعجب انگریزی فوجوں کے لئے اور انگریزوں کے لئے ہزارہا روزانہ مذبحوں میں ذبح کی جائیں تو ان کی بلا سے صرف گورنمنٹ کو کبھی کبھی توجہ دلاتے رہتے ہیں کہ گاؤکشی روک دی جائے مگر مسلمان کریں تو اللہ کی پناہ۔ اس بے جا ہمدردی کی حد یہاں [illegible] پکی ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندو ریاستوں میں (اور اب بھی) گئوکشی کے بدلے انسان کشی کی جاتی رہی ہے۔ مگر غیر سناتنی بیچارے تو معذور بھی ہیں مگر آریہ لوگوں پر تعجب ہے۔

مجھے ایک چھوٹا سا خیال اٹھا ہے اگر ہمارے ہموطن اسے غور سے پڑھیں تو نہ گورنمنٹ کی خدمت میں داد و ستد کرنی پڑے نہ مسلمانوں سے لڑائی ڈھونڈنی پڑے نہ نظمیں لکھ کر لوگوں کے جذبات اور توہمات پر اثر ڈالا جائے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ ہم تین باتیں دیکھیں اول یہ کہ اس کا ذبح کرنا ہندوؤں اور خاص کر کے آریوں کے اعتقاد کے بموجب قابل مواخذہ ہے یا نہیں یعنے آیا یہ ایسا امر ہو سکتا ہے کہ اسے گناہ کی حدود کے اندر لایا جا سکے دوسرے اس کے مارنے سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی کسی طرح تلافی بھی ممکن ہے یا نہیں اور جتنا اس کا فائدہ لوگوں کے سامنے بیان کیا جاتا ہے وہ واقعی ہے یا نہیں۔ تیسرے اگر یہ واقعی مفید چیز ہے تو پھر اس کی رکھشا کیا اس کی کثرت کے لئے بہت ہی مفید ہے آسان راہ کونسی ہے۔ ان تینوں امور پر ہم انشاء اللہ مختصر سی بحث کرتے ہیں لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کریں چند ایک تمہیدی امور بیان کرنے ضروری ہیں۔

— آریوں اور ہندوؤں کے نزدیک یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان ایک اتم ہستی ہے۔ باقی جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اس سے نچلے درجہ کی ہیں یعنے گائے۔ بکری۔ بھینس۔ پتھر لوہا سبزی وغیرہ نباتات یہ سب ادنےٰ چیزیں ہیں اور کسی شامت اعمال کی وجہ سے اتم ہستی یعنے انسان اور رشیوں کے درجے سے گر کر ان نچلے درجے کی جونوں میں آ گئے ہیں اور اعلےٰ سے ادنیٰ ہستی اختیار کرنا ضرور پہلے جنم کے گناہوں کے باعث ہوا کرتا ہے یعنی اس سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رشی جن پر وید نازل ہوا تھا ...... اب سُور۔ بندر۔ بلے کتے کی جون میں ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ فاحشہ عورت بازاری کسی رنڈی کی صورت میں ہی موجود ہوں کیونکہ ایک چھوٹے سے گناہ کے بدلے ہی کئی لاکھ جونیں بدلنی پڑتی ہیں جن کے لئے لاکھوں اور کروڑوں برس درکار ہیں اس سے میرا منشا صرف اتنا ہے کہ گائے ہی ایک ادنیٰ جونوں میں سے ہے یعنے پہلے یہ اتم ہستی تھی یعنی انسان۔ مگر کوئی ایسا گناہ اس سے سرزد ہو گیا جسکی سزا اسے یہ بھگتنی پڑی کہ اب حیوانی صورت میں آ گئی ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک گر جائے کیونکہ اس حالت میں تو اس سے وہ وہ حرکات بھی سرزد ہو جاتے ہیں جو اکثر کتوں یا دیگر حیوانات میں پائے جاتے ہیں یعنے ایک گئے کا بچہ بڑا ہو کر اپنی ماں کا خاوند یعنے سانڈ اور نیوگی خاوند بھی بن جاتا ہے۔ کہیں کسی رشی کے ساتھ ایسا معاملہ نہ ہو رہا ہو ورنہ خدا پناہ پھر ویدوں کی رہی سہی اور یہی کرتوت کھل جائیگی۔

اب اس اصول کو مدنظر رکھ کر کہ آیا اس کا ذبح کرنا کوئی مذموم امر ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ہرگز نہیں اور بالکل نہیں کیونکہ جب اس کا دنیا پر نمودار ہونا گناہ کی وجہ سے ہے اور اس کی کثرت کا ہونا گناہ کی کثرت سے ہے جو کسی زمانے میں سرزد ہوئی ہو تو اس کی کمی گناہ کی کمی پر دلالت کرتی ہے لہذا آریوں کو چاہیئے کہ آستینیں چڑھا کر مسلمانوں اور انگریزوں کے ہاتھ بٹائیں کہ یہ کار ثواب ہے۔ دشمنی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں بلکہ ان کا صفایا کرکے اور حیوانوں اور جانداروں کا بھی صفایا کریں وہ تو بیچارے نجات پا جائیں گے کیونکہ لیکھرام کی طرح ان حیوانوں کی شہادت ان کے بداعمال کا کفارہ ہو جائیگی۔ اگر ڈر ہے تو صرف اتنا ڈر ہے کہ نکما پرمیشر خود تو کوئی کام کرنا جانتا نہیں خواہ مخواہ دوسروں کو ستانے میں مشغول ہے اور بڑا سنگدل بھی ہے اپنے دوستوں کو بھی جو اس کی راہ میں جان دیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا معلوم ہوتا ہے کہ لیکھرام بھی اب گائے کی صورت میں ہو گا کیونکہ سنا ہے کہ وہ ماس خور تھا اور ماس خوری کی سزا ماس خورانی ہونی چاہیئے۔ مثل مشہور ہے کہ جیسا منہ ویسی چپیڑ۔ خیر آریہ بھائیوں کو کوئی شرم نہیں کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے انسان پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی طاقت ہو وہ تو ضرور خرچ کرے۔ نتیجہ خود پرمیشر کے ہاتھ میں ہے اور وہ آریہ ورت کا پرمیشر ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی ہزار سال کی محنت ان سے یہ کام نہ ہونے دے۔ مگر فرض مقدم ہے اور نوع انسان کیا کل کی اسی میں بہتری ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ آیا اس کے مارنے سے کوئی نقصان واقع ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اس کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے تو اس کا جواب ایک سہل امر ہے۔ پرمیشر کی راہ میں اگر تھوڑا سا نقصان بھی ہو جائے تو بلا سے۔ کروڑہا مخلوق کا (توبہ توبہ مخلوق کہاں پرمیشر کے دو گنے بھائیوں کا کیونکہ جب روح مادہ اور پرمیشر مع اپنی صفات کے ازلی ٹھہرے ہر ایک خودمختار ہوا اور ایک دوسرے کے برابر۔ انسان اور حیوان جبکہ دو چیزوں سے مرکب ہیں یعنے روح اور مادہ تو یہ دگنے ہو گئے اور پرمیشر مہاراج اکیلے رہ گئے) بھلا ہو جائے ہمدردی فرض منصبی ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو کام اس گئو سے نکلتے ہیں وہ اس سے بڑھ چڑھ کر دوسری چیزوں سے نکلتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں دیکھ لو بھینسوں کا زیادہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور پھر بکریاں وغیرہ بھی موجود ہیں اگر ان پر آریہ بھائیوں کو کفایت نہ ہو۔ تو ہرنی۔ سُورنی۔ کتیا۔ گدھی کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں ہاں وہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آخر یہ بھی ایک دودھ دینے والی چیز ہے اس کو کیوں ضائع کیا جاوے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بے شک دودھ یہ دیتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بُت پرستی کا ذریعہ بھی ہے اس لئے [illegible] کیلئے کیا ہے کہ ان کو قتل نہ کر دیا جاوے [illegible] کی ہی کمی ہے وہ اور طرح سے پوری ہو سکتی ہے [illegible] میں پہلے اوپر بیان کیا ہے باقی رہا گھی وغیرہ۔ سو اب امریکہ میں ایک شخص نے ایک طریق ایجاد کیا ہے کہ حیوانات کی چربی کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مکھن یا گھی کی جگہ استعمال کی جائے تو فائدہ اور ذائقہ اس کا ایسا ہی ہے [illegible] کہ ان چیزوں کا۔ ہاں بات یاد آگئی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ [illegible] کے عقیدہ کے رو سے اگر نکالے پرمیشر کی پرستش نہ کی جاوے یا گائے کو ذبح کر دیا جاوے تو گناہ کرنا لازم آتا ہے امید ہے کہ آریہ بھائی اس پر بھی روشنی ڈالیں گے رہا کپڑا وغیرہ جتنے اور کھیتی باڑی کے کام میں بہت آتی ہے سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اب ویدک تہذیب کا زمانہ نہیں رہا وہ ریلیں اور انجن اور ہوائی جہاز جو کبھی آریوں کے بزرگوں کے ہاں مروج تھے وہ اب سطح آب میں ہیں یا کہیں ہمالہ کی چوٹیوں یا غاروں

www.aaiil.org

میں پیچھے ہیں۔ یورپ نے بڑی ترقی کرلی ہے۔ زراعتیں قلبیں اور آبپاشی اور کہاد ڈالنے کے نئے طریقے جاری ہوگئے ہیں ایسی ایسی مشینیں نکل آئی ہیں کہ ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں اگر بفرض " ضرورت ہی پڑ جائے۔ تو گدھے گھوڑے خچر ہیں اس دنیا میں کافی ہیں اور نہیں تو شودر ہی سہی بہرحال اُن بُت پرستی کا منشاء "ضروری" معلوم ہوتا ہے۔

خیر۔ اگر ہمارے آریہ بھائی اس بات پر راضی نہ ہوں جتنے بُت پرستی ان سے نہیں چھوٹ سکتی اور اب وہ اس حیوان کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہیں اور اس کی محبت نے انہیں ایسا اندھا اور اصم کر دیا ہے کہ وہ کسی ناصح کی نصیحت کو نہیں سن سکتے اور ہر طرح سے اس کی رکھشا اور کثرت کے حامی ہیں اور یہ ان کی زندگی کا عین مقصد ہے کہ اس جانور کی جس طرح ہو خدمت ہو جائے تو اس کے لئے ہی مجھے ایک راہ سوجھی ہے ممکن ہے کہ یہی راہ مفید مطلب ہو۔ ہمارے آریہ بھائی اس کو ٹھنڈے دل سے سوچیں اور غور کریں اگر مفید مطلب ہو تو اس طریق کو اختیار کریں پھر ان کو کسی امیر افغانستان کی بھی بے جا خوشامد اور تعریف نہ کرنی پڑے کیونکہ دل سے تو وہ اس کے کیا تمام مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اور نہ ہی انکو میونسپل گزٹ اور دوسرے ہندو اور مسلمان اخباروں میں نظمیں گئو کے فوائد میں لکھوا کر شائع کرنی پڑیں اور نہ ہی کسی مسلمان صوفی کا بوسیدہ قول ڈھونڈ کر نکالنا پڑے تاکہ کسی طرح مسلمانوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالیں۔ کیونکہ جس طرح آپ کے دلوں میں [illegible] گھر گیا ہے اور یہی عقیدہ راسخ ہوگیا ہے کہ اس کی [illegible] رکھشا ہونی چاہیئے اسی طرح مسلمانوں کے [illegible] دل [illegible] بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے یہ عقیدہ گھر کر گیا ہے کہ اس کا مارنا ثواب ہے اور دنیا کے جہاں اور بُت توڑے جاتے ہیں وہاں یہ بھی ایک بُت ہے جس کا توڑنا لازمی و لابدی ہے کیونکہ قرآن شریف میں صاف حکم موجود ہے۔ ﴿فاذبحوا البقرة﴾ یعنے گائے کو ذبح کرو پھر اس قول کے ہوتے ہو۔ [illegible] کسی ایسے غیر مذہب کی بات کو کب مانیں گے [illegible] یہ ہے کہ دنیا میں زنا کی کثرت ہونی چاہیئے کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ گائے اصل میں ایک برہمنی تھی۔ وہ زنا کی مرتکب ہوئی پرمیشر صاحب تاڑ میں لگے ہوئی تھے جھٹ گائے کر جنگل میں گھسیٹر دیا یعنے جب وہ مرگئی تو دوسرا قالب جو اس نے اختیار کیا وہ گائے کا تھا اب ہمارے ہموطن بھائی [illegible] ہیئے اور ہماری ان سے پر ارتھنا ہے کہ وہ ضرور اس مفید کام میں حصہ لیں گے۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست بر رسولان بلاغ باشد و بس

ماسٹر محمد الدین بی اے (علیگ)

عید الفطر

بخدمت جملہ احباب احمدی و سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عید الفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اس موقعہ پر احباب محض للہ ایک روپیہ فی کس کے حساب چندہ عید فنڈ میں دیا کرتے ہیں چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہیں بعض تو خود ہی بلا مطالبہ ادا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جب تک ان سے کوئی مطالبہ نہ کرے تب تک ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ خدا کے راہ میں خرچ کرنے کو طیار ہوتے ہیں بعض کو کوئی توجہ دلانے والا چاہیئے اس واسطے تمام احباب کو اور خصوصاً سکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آپ عید فنڈ اور صدقہ فطر کی وصولی کا انتظام پہلے ہی سے کر چھوڑیں تا وقت پر کوئی دقت نہ ہو بلکہ بہتر ہو کہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا پہلے ہی سے تدارک کریں۔ ہمت والے احباب خود عطا فرما کر اور دوسروں سے وصول کرکے دوہرا ثواب حاصل کریں اور اپنے بھائیوں کو ثواب میں حصہ لینے کے لئے موقعہ دیں۔ اگر ایسے موقعہ پر سعی سے کام لیا جاوے تو فنڈ کو بہت امداد پہونچ جاتی ہے اور اگر لاپرواہی سے کام لیا جاوے تو بڑا نقصان ہوتا ہے جس کو منتظم لوگ خوب محسوس کرسکتے ہیں۔ ذیمقدرت احباب سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ عید فنڈ اور دوسروں سے صدقہ فطر وصول کیا جاوے خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں سلسلہ کی ضروریات اور اس کی امداد کے لئے ابھار کرے کہ آپ مقدور سے بڑھ کر کوشش کریں۔ آمین۔ محمد علی سکرٹری۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۹ء

میاں مسافر بائیں نہیں اپنی ہاتھ

(ماسٹر عبدالرحیم نیر)

میاں مسافر لالہ پرکاش لکھتے ہیں کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے "کھیتیاں جلا دو۔ مویشی ذبح کردو۔ درخت کاٹ ڈالو"۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض آریوں کی گھٹی میں جھوٹ ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ جھوٹ انہیں شیر مادر کی طرح حلال ہے اور ان کی یہ چالاکیاں محض اپنی پردہ پوشی کے لئے ہیں جس قوم کو صاف حکم ہو کہ نیک کو بھی نہ چھوڑو (۲) زندہ جلا دو۔ (۳) چارہ و خوراک جلا دو (۴) لوٹ لو۔ اسے کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ اسلام جیسے مقدس مذہب پر حملہ کرے دیکھو میاں مسافر ہمارے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں: "میں تمکو وصیت کرتا ہوں کہ متقی بنو۔۔۔۔۔ غدر نہ کرو۔ حد سے مت بڑھو۔ بچے بوڑھے عورت کو قتل مت کرو۔ عبادت گاہوں میں بیٹھے ہوؤں کو مت ستاؤ۔ کھجور مت پھیرو۔ میوہ دار درخت مت کاٹو۔ بستیاں مت ویران کرو۔ مواہب لدنیہ ۳۲۲

پھر دیکھو زید بن حارث موتہ کی طرف جاتے ہیں اور آپ کی فوج کو ارشاد ہوتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنی تکالیف کا بدلہ لیتے وقت بے گناہ خانہ نشینوں کو مت ایذا دو کمزور عورتوں کی حفاظت کرو۔ بچے اور بیمار کو دکھ نہ دو۔ گھروں کے گرانے سے اعراض کرو۔ جس چیز پر کسی قوم کی روزی کا مدار ہو اسے ہرگز تباہ مت کرو۔ (آریو شرم کرو) میوہ دار درختوں کو مت کاٹو اور کھجور کے نزدیک مت جاؤ۔ ابن اسحٰق صحیح التاریخ۔ ذکر سریہ ذات السلاسل۔ ہندوستان ریویو ماہ اگست ۱۹۰۹ء۔ ملخص ہسٹری آف محمڈنزم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کے خلیفہ اول کیا فرماتے ہیں۔ سفت بنو۔ وعدہ شکنی ہرگز نہ کرو۔ کسی کو پاؤں کے نیچے مت روندو۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں کو مت قتل کرو۔ کھجور کے درخت کو مت چھیڑو۔ اور نہ اسے جلاؤ۔ میوہ دار درخت مت کاٹو۔ بھیڑوں یا مویشی کے گلوں یا اونٹوں کو مت ذبح کرو۔ (دیانند یو شرم) آرنلڈس پریچنگ آف اسلام صفحہ ۵۰ پھر دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ ﴿قاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا﴾ پ بقرہ۔ لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور زیادتی مت کرو۔ کوئی دیانندی اس کے ہم مطلب وید منتر دکھا سکتا ہے؟ ایک بار اور شرم اور دھرم تو [illegible] اس مضمون کی ایک سوآیت دکھا سکتے ہیں۔

آریوں کی جوتی اونہی کا سر

پرکاش لکھتا ہے کہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے ہتک عزت کی نالش دہرمپال پر کردی ہے۔ مقدمہ منشی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ہے ایک پیشی ہوچکی ہے۔ ۴۔ اکتوبر آئندہ تاریخ ہے۔ مدعی وہی ڈاکٹر ہے جس نے ہمیں گھر بُلاکر گالیاں دی تھیں اور مدعا علیہ وہ دیوسماج کا عبد الغفور اور آریہ سماج کا دہرم پال ہے جسکی بابت پرکاش لکھتا تھا۔ کہ جب یہ شخص آریہ سماج میں آیا تو مقروض تھا اب مالا مال ہوگیا۔۔۔۔۔ جسے آریہ سماج نے دودھ پلایا اس نے سب پر کڑوا سا۔۔۔۔۔ جسے پتر سمجھ کر پیار کیا اس نے پتا کی گردن پر چھری چلائی۔۔۔۔۔ غرض آریہ سماج کا جوتہ آریہ سماج کا سر" مگر ہم کہیں گے یہ سر بہت ہی مضبوط ہے اسے کسی زبردست ہاتھ کی ضرورت ہے جو خواہ آسمانی خواہ زمینی فیصلہ کے رنگ میں ہو بہرحال دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

آریوں کی گھٹی میں جھوٹ

آریہ سماج کا بانی تو ہر طرح اول نمبر ہے اس نے محمود سے جیپال پر حملہ کرایا دیکھا [illegible]

دیکھو سام وید ۳ پر پاٹھک ۶ سے یجر وید باب ۳۱ منتر ۱۱ و ۱۲ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴۔ رگ وید ۴۔ ۸۔ ۳۔ ۵

www.aaiil.org

سے قرآن لکھوایا اس کی بدقسمتی سے نہ یہ امید نہ وہ سچ ہوا لیکھرام نے نو عیسائیوں کا بچا کھچا کہانے مین حرام و ضلال یعنی راستی ناراستی کی تمیز ہی نہین کی۔ پھر ویو سماجی آریہ نے بقول ماسٹر لچھمن اس ٹام گری دستیا رتھ پڑہا نہ تحقیقات کی اور جو لکھا ہے کہ میرے میز پر تمام مذاہب کی کتابین پڑی ہین بالکل جھوٹ تہا اور بیچے قبول پنڈت جیون لال ایک معزز پرتر سماج کی پرتگیا کے سے جھوٹ بولنے کو بھی تیار ہین۔ سماجیو! خوب یاد رکھو۔ ع

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہین۔

انٹی مسلم لیگ

کیا میری مراد ہند و سبھا سے ہے کیا دیانند کالج یا گروکل مین کوئی خفیہ سوسائٹی ہے؟ نہین نہین۔ اس سے میری مراد بھارت شدہی سبھا ہے جس کے پریزیڈنٹ ہز ہائنس رانا صاحب دہامی تھے اور سکرٹری وہی بہرا بج کا بہگوڑا بدزبان پنڈت بہوجدت اور معاونین سا ہو شیا مجی جیسے مالدار اور بابو ویپ نرائن جیسے متمول بیرسٹر جو ایسے موٹر کارین چڑہا کر اسلام اور مسلمانون کو گالیان دلاتے پہرتے ہین۔ جس سبھا کا سکرٹری ... بہوجدت جیسا منہ پھٹ اسلام کا دشمن بدزبان آریہ ہو اس کے پریزیڈنٹ اور عہدہ دارون پر کیا اثر ہو گا اور ہز ہائنس اپنی مسلمان رعایا کو کس نظر سے دیکھتے ہون گے۔ اگرچہ ہز ہائنس نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے تاہم یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آریون کی اس شوخی اور بدزبانی کی تہ مین بڑی بڑی طاقتین کام کر رہی ہین۔ (عبدالرحیم نیر)

قول صریح در وفات مسیح

۷۸۶۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ مین ہے وصوروفیہ تیلک الصورا ولٰئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ۔ وتصویرے کردند دراں مسجد صور تہلئے مردہ آنجماعت بدترین آفریدہ ہا اند نزد خدا روز قیامت (تیسیر القاری) ظاہرا مراد صورت عیسٰی و مریم و صالح اینان کہ مردہ اند باشد (شیخ الاسلام)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ جو اپنے معبدین کو تصویرین بناتے وہ مُردہ لوگون کی ہوتی تہین۔ پھر شارح حدیث نے جب ان فوت شدہ بزرگون کے نام لکھنے چاہے تو سب سے پہلے حضرت عیسٰی کا نام لیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ فوت ہو چکے ہین۔ علاوہ ازین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ... سمجہا دیا کہ یہی وہ قوم ہے کہ جس کے شر اور فتنے کا قرآن شریف کے اول اور آخر آتہ ولا الضالین اور من شر ما خلق مین ذکر ہے۔ مگر افسوس ہمارے بہائیون نے رب الفلق کے اشارہ کو نہ سمجہا اور

باوجود روشنی کے دجالی فتنہ کے تاریک گڑہے مین گر رہے ہین حدیث کے اس مختصر جملہ نے وفات مسیح اور شر دجال کو ظاہر کر دیا۔ کیا ہی بہتر ہو اگر کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹہائے

نبی

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے سے ناراض ہوتے ہین۔ وہ حدیث ذیل پر غور کرین۔ لعنۃ اللہ علی الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ (بخاری) یہان اس مشکل کے پیش آنے سے کہ نصاریٰ کا تو بجز حضرت عیسٰیؑ کے کوئی نبی نہین اور انکی قبر کسی ہمارے علمار نے حدیث لیس بینی و بینہ نبی (یعنے میرے اور عیسٰے کے درمیان کوئی نبی نہین) کی پرواہ نہین کی اور متبعان عیسٰے کو نبی مان لیا اور اس طرح حضرت عیسٰی کو دفن ہونے سے بچایا لیکن جس شخص کو خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا اگر اس کو نبی کہا جاوے تو جھٹ ان لوگون کو حدیث لا نبی بعدی یاد آ جاتی ہے کیا خوب انصاف ہے۔

یاجوج ماجوج کے کان اور ہمارے مسلمان

بعض مسلمان ہم احمدیون کو اس وجہ سے بھی کافر جانتے ہین کہ ہم کیون لمبی طرح یاجوج ماجوج کے لمبے کان اور قد وغیرہ نہین مانتے سو مین ایسے لوگون کی خدمت مین شرح بخاری سے چند سطور پیش کر کے عرض کرتا ہون وہ بڑے مہربانی ان کو پڑہکر ہمین جواب دین کہ جن علمائے اسلام کے نزدیک مدت سے یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا اور جو تمہاری طرح لمبے کانون کے منتظر نہین رہے ان کے اسلام کا کیا حال ہے شیخ الاسلام شرح بخاری مین زیر حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج ماجوج کے لکھا ہے "وبعضے گفتہ اند کہ این اشارت است بخروج اتراک چنگیزیہ کہ برآمدند وہلاک کردند عالمے را و واقعہ شدہ بر دست ایشان بہ بغداد وغیرہ بلاد آنچہ واقعہ شد" ہم حیران ہین کہ ہمارے مخالف علما کس منہ سے یہ دعوے کرتے ہین کہ مسیح ابن مریم اور الدجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کا نقشہ جو دلون مین جمائے بیٹھے ہین وہی سب کا سب بعینہ تمام پہلی کتابون مین موجود ہے کیا اتراک چنگیزیہ کے کان لمبے تہے کیا اس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اُترا تہا اجماع کے مدعیو کچھ تو غور کرو۔

تباؤ کون کافر ہے

آجکل احمدیون اور غیر احمدیون مین دجالی بارش کا بھی تنازعہ ہے غیر احمدی دجال کے مینہ برسانے کے قائل ہین اور احمدیون کو اپنے عقیدہ کے برخلاف پا کر فوراً کافر کہدیتے ہین۔ قرآن شریف چونکہ ان کے اس عقیدہ کا سخت مخالف ہے اس لئے اس کی طرف تو مُنہ نہین کرتے ان عوام کالانعام کے آگے حدیث کا ذکر چھیڑ بیٹھتے ہین لہذا ہم بارش کے متعلق بخاری سے ایک حدیث پیش کرتے ہین تاکہ ہمارے مکفرین کو اپنے ایمان کی حقیقت معلوم ہو بخاری کتاب الاذان مین ہے۔ قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذالک مؤمن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومؤمن بالکواکب۔ مطلب حدیث ظاہر ہے کہ بارش کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا کفر ہے پس بتاؤ دجالی بارش کے قائل اور اس کو مینہ پر قادر سمجھنے والے حدیث کی رو سے مؤمن ہین یا کافر۔

> تھک گئے ہم تو انہین باتونکو کہتے کہتے
> ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے

رسالہ ریویو مین اس امر کی بحث کہ مسیح کو مہدی ہی کہا گیا بخوبی ہو چکی ہے اور ہماری طرف کئی دفعہ حدیث ابن ماجہ "لا مہدی الا عیسٰے" اور حدیث طبرانی "ثم ینزل عیسٰی بن مریم الخ اماماً مہدیاً حکماً عدلاً" مخالفین کے سامنے پیش کی گئی اور ہر طرح سمجہایا گیا کہ اے بہائیو! دجال کے ساتھ جو مسیح مقابلہ کریگا وہ وہی مہدی ہے جس کی نسبت تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ اسی اُمت سے ظاہر ہوگا اور اس کے ثبوت مین ہم نے آیات قرآنی اور احادیث ربانی کے علاوہ بعض بزرگون کے قول بھی پڑہ کر سنائے۔ چنانچہ یہ شعر

> ورسن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
> از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

تو ایسا مشہور ہے کہ ناخواندہ ... بھی ... جانتے ہین اس شعر مین دجال کے مقابل مسیح ... لکھا ہے جس مین یہ اشارہ ہے کہ مسیح اور مہدی دونون ایک ہی ہین۔ مگر افسوس باوجود اس قدر سمجہانے کے ہمارے مخالفین نے ضد کو نہین چھوڑا کوئی نہ کوئی بیہودہ عذر پیش کر دیتے ہین اب مین دیوان حافظ سے ایک شعر ان صوفیون کی خاطر جو بہی تک اس سلسلہ مین ہمارے سخت مخالف ہین اس غرض سے لکھتا ہون کہ وہ اس پر غور کرین۔ شعر

> کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل
> بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

شعر بالا کی طرح حافظ علیہ الرحمۃ نے بھی اس شعر مین دجال کے مقابل مہدی لکھکر ہمارے مہدی کے منکرون کو جلا دیا۔

کرم داد از دو المیال ضلع جہلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ (بعد ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گر آئی بچاہ در قادیان میں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا میں شفا میں غرض دار الامان

جلد ۹ | مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ کاتک ۱۹۶۶ | نمبر ۱

کہ سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں۔ چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس موازی ار بذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارضی نسخہ کے حساب سے کئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عہ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آوے یا کم از کم عہ کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں سو مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کے واسطے ایک نسخہ بحفاظت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی ارسال کیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آویں۔

مینجر اخبار بدر۔ قادیان

خطبۂ جمعہ

۲۹۔ اکتوبر کو جمعہ کے خطبہ میں حضرت المومنین نے - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - فرمایا کہ ان چار آیتوں میں جو پہلی آیت ہے اس میں ایک غلطی کی اصلاح ہے جو نہ صرف چھوٹوں میں پائی جاتی ہے بلکہ بڑوں میں بھی۔ اور وہ یہ ہے کہ مستحق کرامت گناہگارانند کا مصرعہ زبان پر رہتا ہے جس نے بہت لوگوں کو بیباکی کا سبق دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولٓئک یرجون رحمۃ اللہ رحمت الٰہی کے مستحق تو وہ لوگ ہیں جن میں یہ اوصاف ہوں۔ اول ایمان باللہ یعنی یہ یقین ہو کہ تمام خوبیوں سے موصوف اور تمام نقصوں سے منزہ ذات اللہ کی ہے پھر ملائکہ پر ایمان ہو یعنے ان کی تحریک پر عمل کیا جاوے۔ پھر کتب اللہ پر ایمان ہو تیسرا ایمان ہو یوم آخرۃ پر ایمان ہو صرف عذاب القبر حق ہی نہ کہے بلکہ رحمت القبر حق بھی تقدیر (یعنے ہر چیز کے اندازے اللہ تعالیٰ نے بنا رکھے ہیں) پر ایمان ہو پھر اس ایمان کے مطابق عملدرآمد بھی ہو عیسائیوں نے دھوکہ دیا ہے اور وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ نجات فضل سے یا عمل سے یا ایمان سے ہمارا جواب یہ ہے کہ نجات فضل سے ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔ مگر اس فضل کا جاذب ایمان ہے اور جیسا کسی کا ایمان مضبوط ہے اسی کے مطابق اس کے عمل ہوتے ہیں اسی واسطے یہاں آمنوا کا ذکر فرمادیا کیونکہ اعمال ایمان کے ساتھ لازم ملزوم ہیں۔ چنانچہ اس ایمان کا ایک نشان ظاہر کیا ہے کہ تمام مقدمات کی بنا ر تو زمین ہے مگر جب انسان ایمان میں کامل ہوجاتا ہے تو وہ پھر خدا کے لئے اس زمین کو بھی چھوڑ دیتا ہے یعنی ہجرت کیونکہ کسی چیز کو اللہ کے لئے چھوڑ دینا بہت بڑا عمل صالح ہے پھر فرمایا۔ ایمان کا مقتضی اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ کیا۔ جاھدوا فی سبیل اللہ۔ یعنی اس کا مال اس کی رات اس کا علم اس کا فہم اس کی محبت اس کی عداوت اسکا سونا اور اسکا جاگنا غرض کردار۔ گفتار۔ رفتار سارے کے سارے اس کوشش میں ہوں کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ قدوس ہے اس کا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو انسان بے شک کمزور ہے اللہ وہ غلطیوں کو بخشنے والا ہے۔ مگر اپنی طرف سے کوشش ضروری ہے مومن میں استقلال و ہمت ضروری ہے یہ غلط خیال ہے کہ نبیوں نے اس وقت مقابلہ کیا جب ان کا جتھا ہوگیا حضرت نوح کے جتھے کا کیا حال تھا ما اٰمن معہ الا قلیل۔ جب آپ کو مقابلہ کی ضرورت پڑی تو ایک جملے سے وہ کام لیا جو کل دنیا کی فوج نہیں کر سکتی یعنی لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ حضرت موسیٰ کیسی حالت میں تھے فرعون نے کہا وھو مھین ولا یکاد یبین۔ ان کی تمام قوم غلام تھی مگر ایک آواز سے سب کام کروالیا۔ واشدد علی قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم۔ نبیوں کو خدا کے پاک لوگوں کو جتھوں کی کیا پروا ہے۔ انبیاء کے نزدیک ایسا خیال شرک ہے۔ میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنواریگی۔

(کاتبہ غلام محمد حسین احمدی)

(بدر پریس قادیان پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھپکر شائع ہوا)

www.aaiil.org

نوائے محمود

دل ہٹا جاتا تھا پہلے ہی بے آب کیوں ۔۔۔ ہو رہا ہوں کس کے پیچھے اسقدر بیتاب کیوں
خالق اسباب ہی جب ہو کسی پر خشمگین ۔۔۔ پھر بھلا اس آدمی کا ساتھ دیں اسباب کیوں
مجکو یہ کہتیں کہ ہوں الفت میں مرفوع القلم ۔۔۔ تیرے پیچھے پڑ رہے ہیں یہ ہمہ احباب کیوں
جب کہ [illegible] معرفت ہاتھوں میں تیرے آگئی ۔۔۔ تیرے [illegible] ہو باب کیوں
اسمیں ہو لی ہو مجھے دید رخ جاناں نصیب ۔۔۔ میری بیداری بڑھا کر ہو نہ میری خواب کیوں
[illegible] نے چھوڑا ہے صراط مستقیم ۔۔۔ کیوں نہ ٹھہرا دوں [illegible] کیوں
[illegible] ہر گھڑی مجکو بلا سے ۔۔۔ [illegible] میرے دل کو [illegible]
[illegible] ہے تو پھر دل کھول کر [illegible] ۔۔۔ [illegible]
[illegible] بھی [illegible] ۔۔۔ [illegible]

گفتگوئے عاشقان [illegible]
بات تو [illegible] کیوں

زلزلہ ہماری مخالفت میں ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا تھا اور اس پر میرا یقین کامل تھا کہ جیسا کہ یہ عظیم الشان ابتلاء ہے اسی طرح عظیم الشان فتح ہوگی - غرضیکہ مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۹ء کا دن اس کام کے واسطے مقدر تھا ۔ لہذا اس کا حال عرض کرتا ہوں - مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۹ء صبح کے ۵ بجے اس ملک کچھی پر جہاں کہ فتوے کفر کو اچھی طرح مشتہر کر کے ہماری مخالفت کے منصوبے گانٹھے جا رہے تھے - عذاب الٰہی نازل ہوا - ایسا خوفناک زلزلہ تھا جس کا پورا پورا حال تو قلمبند نہیں ہو سکتا - زلزلہ لاہڑی میں ۳۰ سکنڈ رہا تمام مخلوق بھاگ رہی تھی - شہر لاہڑی میں خیریت رہی - مگر واہ رے لاہڑی والو! شرک کی حد کر دی بجائے اس کے کہ شکر کرتے - پیروں کی منتیں مان رہے ہیں اور خدا کے غضب کو پھر بلا رہے ہیں - لوگ شہر سے باہر چلے جا رہے ہیں - یہ تو لاہڑی کا حال تھا اور ہم اس خیال میں تھے - کہ باہر بھی نقصان نہ ہوا ہوگا - کہ مستوفی صاحب بھاگ کی رپورٹ پہونچی کہ اس جگہ کوئی ایسا مکان نہیں رہا کہ وہ سالم یا اس کا کچھ حصہ نہ گرا ہو - ڈاک سوار بیل پٹ سے آیا اس نے آکر کہا کہ بیلپٹ کا بازار ریلوے سٹیشن اور ڈاک بنگلہ وغیرہ کل عمارات ریلوے گر گئی ہے اور ریلوے سٹاف جو کہ تعداد میں چالیس آدمی کے قریب تھے - ان میں سے صرف ایک تار بابو بچا - باقی سب معہ بال بچہ ہلاک ہو گئے - بلیئر معہ ایک لڑکے کے زندہ مکان میں دبا ہوا نکالا گیا - فوراً منشی جمعہ خان صاحب تحصیلدار لاہڑی معہ سردار جاکر خان بیل پٹ پہونچے تار ٹوٹی ہوئی تھی دیوان اتم چند اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی ہلاک ہوا - بھاگ اور بیل پٹ میں جو شخص باہر دوڑ کر وہ بھی چل نہ سکتے تھے وہاں سے اس قدر مال و جان کا نقصان کیا ہے کہ اس کا صحیح اندازہ مشکل ہے مگر ۱۵۰ آدمی بھاگ میں اور ۴۰ آدمی بیل پٹ میں نقصان ہو گئے اب تو ہر طرف سے خوفناک رپورٹیں آ رہی ہیں اس کل علاقہ کچھی میں ہر ایک جگہ زلزلہ آیا اور بعجلت آیا - صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر (پولیٹیکل ایجنٹ) ضلع سبی موقعہ پر پہونچے - مزدور لوگ جو مردے نکلوانے کے کام پر ہیں ان کے واسطے روٹیاں وغیرہ راشن سبی سے بذریعہ سپیشل ٹرین آ رہا ہے اس کل نقصان کی نسبت مفصل حال پھر عرض کروں گا - صحیح تعداد خدا کو معلوم ہے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کہ ہے

[illegible] غضب [illegible] تم پہ فلو!
[illegible] میں اس کا [illegible]

[illegible] اب [illegible] ہو رہے ہیں -
[illegible] عذاب [illegible] نازل ہوا ہے -

تاہم اللہ کی ذات غنی ہے [illegible] فرماوین - کہ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اس علاقہ کچھی پنجاب [illegible] کے اندر جہاں کہ زلزلہ آیا ہے ایسا کوئی بھی نہیں ہے کہ جہاں کے لوگ اس زلزلہ [illegible] نمونہ نہ بتلاتے [illegible] خط کہ [illegible] نے لکھا کہ رپورٹ پہونچی ہے کہ شاہ پور تمام غرق ہوگیا ہے صرف ۴ آدمی اس میں بچے ہیں - بھاگ میں [illegible] صاحب معہ بال بچہ و سرشتہ دار مستوفی صاحب معہ قبائل ناظر [illegible] کے [illegible] عجیب شور ہے - مفصل پھر لکھوں گا - انشاء اللہ

فقط ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۹ء

خادم بندہ نور محمد سرشتہ دار مستوفی صاحب بہادر لاہڑی بیاستہ بیل پٹ بلوچستان

غلطی کا اقرار ہم نا آپ دعا کر یا - اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے متعلق ایک سخت لفظ تفسیر میں لکھا گیا ہے جیسے ایک شخص مولا بخش نام نے اعتراض بھی کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی عادات میں تو نہیں کہ ایسے لفظ استعمال کریں معلوم ہوتا ہے - کہ نوٹ لینے کے وقت کسی غلطی سے چھپ گیا ہے جس کے واسطے ہم کو بہت افسوس ہے - (ایڈیٹر)

دعا مدد برادران محمد یٰسین و محمد حسین کو ان کے والد نے ایک بہت جائداد سے محروم الارث کرنے کی دھمکی دی ہے صرف اس بات پر کہ انہوں نے امام وقت کو مان لیا ہے ان بھائیوں نے بڑی استقامت اور صبر کا نمونہ دکھایا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ الکافی حامی ہو اور ان کی مشکلات کو دور کرے اور ماں باپ کو راہ راست پر لاوے -

جلسہ شاہدرہ - شاہدرہ میں برادران احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۸ نومبر کو ہوگا

وچھووالی - کے آریوں نے اپنے سالانہ جلسہ مذاہب پڑھنے کے واسطے ہم کو لکھا ہے کیا ہم ان کی دریدہ دہنی اور بد تہذیبی کا نمونہ ایک دفعہ نمونہ دیکھ نہیں چکے جو بار بار ان کے ٹکٹ قیمتاً خرید کر کے ان کے واسطے ذریعہ آمدنی بنیں گے -

الخطبہ اپنی جماعت کے آٹھ نوجوانوں کیواسطے ناطہ کی ضرورت ہے جنمیں سے دو صاحب قریشی قوم میں سے ہیں دو پیشہ طبابت رکھتے ہیں ایک صاحب معزز تاجر ہیں نیز ایک لڑکی کے واسطے ایک نوجوان قوم قریشی کی تلاش ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

اطلاع معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کو پسند کیا ہے - کہ چونکہ ۲۴ دسمبر کو عید اضحیٰ ہے اور جلسہ سالانہ اگر انہی تاریخ یا اس سے ایک روز اول شام کو احباب چلیں گے تو وہ نماز عید نہ تو یہاں پڑھ سکیں گے اور نہ اپنے اپنے شہر میں بلکہ عید کے روز سفر میں ہوں گے اس وجہ سے جلسہ سالانہ بجائے ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ دسمبر کے ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ کو قرار دیا ہے - لہذا ان تاریخوں کا اعلان آپ اخبار میں ایک دو بار کر دیا جاوے - محمد علی سکرٹری - ۳۱ - اکتوبر ۱۹۰۹ء

صحیفہ آصفیہ اللہ اللہ کیا فرض شناس ذات بابرکات تھی صحابہ کرام کی کہ اپنے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے رہے بلکہ انہوں نے سمجھ لیا کہ آگے جو کام ایک وجود باجود کر رہا تھا اب وہ عظیم الشان بار نبوت ہمارے کندھوں پر ہے اور ہم میں سے ہر ایک اس دین اللہ کی اشاعت و حفاظت کا ذمہ وار ہے اس اصل کے سمجھ لینے کے بعد انہوں نے کیا جو کچھ کیا - وہ امتحان میں پورے نکلے اور رضی اللہ عنہم کا سرٹیفکیٹ انہوں نے پا لیا جو رضوان اللہ اکبر کے مطابق جنت کی انتہائی نعمت ہے تیرہ سو سال کے بعد بروز محمد کے صحابہ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے مقدس مسیح کے چودہ برگزیدوں میں سے ایک خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی اپنے فرض کو خوب پہچانا ہے آپ کرشن اوتار و پیغام صلح کی کئی ہزار کا پیان تقسیم کر چکے ہیں پھر صحیفہ آصفیہ کے نام سے ایک رسالہ جو اس سلسلہ کی ایک جامع و مدلل تاریخ ہے ۱۵۰۰ شائع کیا اب اس کو پھر چھپوایا گیا ہے ہنائت ہی خوشخط موٹے حروف میں ڈمی کاغذ ہے اور اس سے پہلے حضرت امیر المومنین کا وہ خط بھی درج کر دیا گیا ہے جو جناب خلافت مآب نے نظام دکن کو بھیجا اور وہ عریضہ بھی درج ہے جس کے ساتھ خود مصنف نے وزیر اعظم دکن کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کیا - اصل لاگت ۲ر فی کتاب ہے اہل دل کا فرض ہو کہ وہ اس کتاب کے کئی ایک نسخے خرید متفرق دوستوں کو تقسیم کر کے ......
و تعاونوا علی البر و التقویٰ .... کی تعمیل کریں - خواجہ کمال الدین صاحب عزیز منزل نولکھا لاہور کے پتہ پر طلب فرماویں -

---

درخواست دعا

قاضی حبیب اللہ صاحب اپنی مشکلات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں -

ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعاً

حقیقت مذہب شیعہ

اکثر علمائے شیعہ جب وعظ کرنے کو منبر پر جلوہ گری کرتے ہیں تو اہل مجلس کے سامنے یہ حدیث پڑھتے ہیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ الناجیۃ منہا واحدۃ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جاوینگے اور ناجی ان سب میں ایک ہی فرقہ ہے اور بڑے وثوق سے حاضرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ناجی فرقہ سے مراد فرقہ شیعہ ہی ہے اور باقی سب گمراہ ہیں حالانکہ مختلف کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ خود شیعوں کے اندر اس قدر اختلافات ہیں کہ ایک فرقہ کے تقریباً ۷۲ فرقے ہوگئے ہیں۔ جسکو تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ کتاب ملل والنحل شہرستانی میں ملاحظہ کرے اسی طرح جلد اول تفسیر کبیر امام رازی علیہ الرحمۃ و دیباچہ تاریخ ابن خلدون میں بھی ان کا تفصیل ہے۔ لیکن راقم کو پوری تسلی اس وقت تک نہیں ہوئی۔ جب تک کہ خود علمائے شیعہ کی کتابوں سے اس کی تصدیق نہ کر لی جیسا کہ آگے ذکر کیا جاویگا۔ ہمارے ملک میں جو لوگ شیعہ کہلاتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ہم شیعہ اثنا عشریہ ہیں گو ان کے عام عملدرآمد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسرے فرقوں کے بھی بہت سے عقائد اپنے اندر رکھتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کو امامیہ بھی کہتے ہیں کبھی فخریہ جعفری بھی کہلاتے ہیں کبھی شب معراج کی حقیقت معلوم کرکے کہ پردے کے اندر بھی علی پردے کے باہر بھی تھے نبی سے خالی شیعہ بن جاتے ہیں کبھی نصاریٰ کی طرح جام محبت علی سے سرشار ہو کر نصیریہ بنکر نام خدا خدا کا بھی ہم نام ہے علیؑ بول اٹھتے ہیں علاوہ اس کے آجکل تو شیعہ مذہب کا دار و مدار صرف مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری پر آکر رہ گیا ہے۔ محرم کا چاند چڑھا امام باڑے دس بارہ روز کے واسطے آباد ہو گئے۔ ادھر ادھر سے دو چار سوزخوان جمع ہو گئے۔ جھوٹی سچی روایات مصائب کربلا سنا کر بیچارے سادہ لوح مومنین کو رلا کر ان کے سال بھر کا اندوختہ نذروں نیازوں میں برباد کرکے رفو چکر ہو گئے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ حالانکہ اثنا عشریہ کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ اپنے بارہویں امام غائب کا سراغ کہیں سے نکالکر مخالفین پر حجت ختم کرتے۔ افسوس ہے کہ جس امام کو سلطان زمان اور صاحب العصر اور امام قائم کہا جاتا ہے اور جو نصف تیسری صدی ہجری سے لے کر اب تک اپنے فرض منصبی سے غافل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بے پروا۔ خدا جانے کون سی غار میں یا کون سے پہاڑ کی کھوہ میں بنی امیہ اور بنی عباس کی سطوت و غلبہ کے خوف سے دبکا بیٹھا ہے یہ مخلص میں شیعہ اثنا عشریہ اس کو جا کر یقین نہیں دلا سکتے کہ حضور قبلہ عالم بنی امیہ اور بنی عباس کی سلطنت کا صدیوں سے خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر بغداد اور دمشق کی سرزمین سے آپ کو پھر بھی وحشت ہوتی ہے تو آئیے ہند و پنجاب میں تشریف لے آئیے جہاں دو کروڑ جان نثار شیعہ آپ کی حفاظت وحمایت کرنے کو تیار ہیں اور جہاں پر آپ کی والدہ ماجدہ نرجس خاتون کی ہمقوم ملت یعنے نصاریٰ برسر حکومت ہیں وہ ہر طرح سے آپکی سرپرستی کرے گی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا لحاظ کرکے کسی طرح کی بھی آپکے حق میں اذیت وتکلیف گوارا نہ رکھے گی لیکن اتنی دریدری اور جہاں گردی اور مصارف کون اپنے ذمہ لیتا۔ اول تو امام غائب کی حضوری کا حاصل کرنا مشکل اور اگر کہیں کوہ وبیابان کی خاک چھانتے چھانتے آپ سے مڈبھیڑ ہو بھی جاتی تو وہ التقیۃ دینی و دین آبائی یعنے میرا دین تقیہ ہے اور یہی میرے باپ دادوں کا دین۔ کا معقول عذر پیش کر دیتے تو ناحق کی خفت ہی ہوتی تھی اور کیا ہوتا اسی واسطے حامیان دین نے امام العصر کا کچھ پتہ و نشان ہی نہیں قائم کیا۔ پہلی صدیوں میں تو ان کا پتہ و نشان شیعوں کی کتابوں میں صاف اور قریب الفہم اور مشہور مقامات میں مندرج ہے لیکن آجکل کے مجتہدین نے ان کا مقر یا مفر تو ربع مسکون سے باہر بتلایا ہے یعنے خشکی اور خشکی کے رہنے والوں انسانوں سے نکال کر ان کو خواجہ خضر کی طرح پانی اور تری میں مجتہدین اور مینڈکوں کا امام بنایا ہے کیوں نہ ہو آخر وہ بھی تو خدا کی مخلوق ہیں ان کی ہدایت نوع انسان کی ہدایت سے زیادہ ضروری شاید اس واسطے گردانی گئی ہو کہ خروج کے وقت شیعہ تو کوفیوں کی طرح بے وفائی کریں۔ آخر مہدی کی افواج قاہرہ یہی بہم دیں گے۔

چنانچہ کتاب تحفۃ العوام میں جو روزمرہ کے اعمال و عبارات کی کتاب ہے اس میں ایک دعائے عریضہ مندرج ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ یہ دعا لکھکر بند کرکے مہر کرے۔ درمیان آٹے یا پاک مٹی کے رکھدے۔ دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں میں ڈالے کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچتا ہے اور وہ متکفل حاجات ہوتے ہیں اور پندرہویں شعبان کو علی الصباح دریا میں ڈالنا معمول اصحاب ہے دیکھو کتاب تحفۃ العوام حصہ دوم باب ۶ مطبوعہ نولکشور ۱۹۰۵ء۔

اے اثنا عشریہ شیعو! یہ ہے تمہارا بارہواں امام متکفل حاجات اور یہ ہے اس کی امامت کی کائنات کیا اس امام کی امامت کی تم تمام دنیا کو دعوت کرتے ہو اور اسی جوانمرد کی طاقت پر بھروسہ کرکے تم ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے خواب دیکھا کرتے ہو ایک مشہور حدیث بھی تم اکثر لوگوں کو سناتے رہتے ہو کہ جس نے اپنے امام الوقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ہم کو تبلاؤ پہلے تم نے کس طرح اپنے زمانہ کے مزعومہ امام کو جانا اور پہچانا۔ پھر پیچھے لوگوں کو اس کی معرفت پر بلانا ہم اس کی معرفت پر بالکل تیار ہیں کسی گہرے کنوئیں میں سے اس کو نکالکر روئے زمین پر تو لا کھڑا کرو یا تحفۃ العوام میں سے عریضے والی دعا لکھکر اور ایک عریضہ اسی مضمون پر لکھکر گہرے کنوئیں میں ڈالدو۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے پھر بتلاؤ کہ سب شیعہ ناجی ہیں یا ایک تم اثنا عشریہ ہی۔ اگر تم ہی سچے شیعہ ہو۔ تمہارے امام تو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۰ھ میں ہمیشہ کے واسطے غائب ہوگئے۔

اس کے بعد تمہارا فرقہ بنا لیکن حضرت علی اور ان کے شیعہ جو تین صدیوں تک گرگٹ کی طرح کئی کئی رنگ بدلتے رہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ہی ان میں سے امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت اور ان کے بعد دوسرے اماموں کی امامت سے وقتاً فوقتاً انکار کرتے رہے اور ان میں سے بعض خلفائے راشدین کو برا کہنے سے بھی احتراز کرتے رہے اور اہل سنت کی طرح ان سے حسن ظن رکھتے رہے جیسا کہ ہم آگے چل کر ثابت کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ حالانکہ تم نے اپنی روایات میں بارہ امام یکے بعد دیگرے نام بنام کا اعادہ و تکرار جس زور و شور سے کیا ہوا ہے اور جس طرح ان بارہوں کی امامت متواتر پر بلاکم و کاست اوپر سے ٹخنوں تک زور لگاتے ہو وہ جاننے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ ادھر کہتے ہو کہ حضرت آدم کی پیدائش سے بھی پہلے دوازدہ امام کا نام ساق عرش پر لکھا ہوا تھا اور آدم علیہ السلام جبھی تو بہشت سے نکالے گئے تھے کہ ان کے علو مرتبت پر حسد اور رشک کیا تھا۔ اور رجعت کے مسئلہ میں تمہارا اعتقاد ہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ علی سے لیکر سب کے سب امام دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے اپنے ظالم اور جابر خلفائے ہمعصر کے جور وظلم کا انتقام لیں گے اور یہ سب ائمہ کرام کی زبانی بطور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے ہو اب تم خود ہی انصاف کرو اگر یہ سچ مچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیثیں ہوتیں جنمیں یہاں تک تصریح ہے کہ حسین کے بعد نو امام ہیں اور نواں امام مہدی ہے اور پھر لوں کہ جو بارہوں میں سے ایک کا منکر ہے وہ سب کا منکر پھر علی الخصوص مہدی کی احادیث جن کو متواتر کہا جاتا ہے اور جس کے خروج کو بلکہ آیات کلام مجید سے ثابت کیا جاتا ہے دیکھو حائری کی مایہ ناز کتاب غایت المقصود۔ صدر اول کے شیعان علی ان سب احادیث و آیات سے کیا ایسے بے خبر اور کودن رہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ اس کے باپ دادوں تک کا انکار کرتے رہے۔ بس ایک عقلمند یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے کہ تم اثنا عشری بھی توہمات اور ظن کی پیروی کر رہے ہو تمہارے امام مزعومہ کے بطلان پر کیا یہ کافی دلیل نہیں ہے کہ تین سو برس سے پہلے کی کسی کتاب میں تمہارے ان ائمہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے بعد سے لے کر آجتک کہ ۱۳۲۳ھ ہے تمہاری کوئی بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچنی مشکل ہے [illegible] درست اور فرمودہ رسول اور علی مرتضیٰ کے منہ سے نکلی ہوئی ہوتیں تو کیوں شیعان علی حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ہی امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت سے برگشتہ ہو کر محمد بن علی مشہور بہ ابن حنفیہ کو امام بناتے اور انہی کو مہدی آخر الزمان مانتے۔ یہ تو پہلی نظیر ہے۔ اسی طرح پھر

www.aaiil.org

امام زین العابدین کے بیٹے زید نے اپنے بھائی امام محمد باقر کی امامت سے انکار کیا ہے اور ہزار ہا شیعیان کوفہ زیدیہ بن گئے۔ دیکھو اثنا عشریہ شیعہ کہلا کر تم نے صدر اول کے شیعوں کو بھی بدنام کیا۔ اچھے وارث ہوئے ہو۔

لیکن دیکھو الحمد للہ اہل سنت والجماعت کو ان مشکلات کا سامنا نہیں ہے ان کے ہاں امامت محدود و مخصوص نہیں ہے بلکہ ان کے ہاں ہر صدی کے آخر پر ایک مجدد دین کی بعثت کی بشارت ہے اور یہ قرین عقل بھی ہے۔ مشاہدہ بھی ۱۳ سو برس سے ہوتا آیا ہے اور انشاء اللہ اسی طرح قیامت تک ہوتا جائیگا اور کبھی ان کو امام وقت کی تلاش میں کنوئیں جھانکنے نہ پڑیں گے بلکہ امام وقت خود مؤید من اللہ ہو کر مخلوق خدا کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرکے اپنے وجود برکت آمود کو اپنی مبارک تعلیم اور روحانی کشش سے آفتاب کی طرح جلوہ نما کرتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں اس چودھویں صدی کے راس پر حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بتائید الٰہی مبعوث ہوئے اور ۲۳ برس تک بڑے زور شور سے تبلیغ فرماتے رہے اور تمام روئے زمین میں اپنا مشن ظاہر کرکے ہزاران ہزار بندگان خدا کو سچے اسلام کا نورانی چہرہ دکھلا گئے۔ اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اصل امامیہ اہل سنت ہیں کیونکہ وہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آج تک ہمیشہ ہر زمانہ میں ایک نہ ایک امام کے معتقد ہوتے رہے ہیں اور آیندہ بھی ہوتے رہیں گے برخلاف اثنا عشریہ کے کہ امامت کو بارہ پر محدود و مخصوص کر دیا ہے اور آخری امام کو برائے نام زندہ رکھنے کے لئے گہرے کنوؤں میں بٹھا رکھا ہے اب مزید طوالت کو چھوڑ کر راقم آثم نفس مضمون کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تعریف شیعہ۔ شیعہ کی تعریف۔ آج سے پیشتر ۳۰۰ برس کا ایک شیعہ متکلم یوں تحریر کرتا ہے۔ "امامیہ شیعہ کسے است کہ خلیفہ بحق بلا فصل از پیغمبر صلوات اللہ علیہ۔ امیر المومنین علیہ السلام داند وسنی کسے است کہ ابوبکر را داند و امامیہ اثنا عشریہ از شیعہ ایدہم اللہ تعالی جمیع اند کہ قائل بہ دوازدہ امام اند۔" دیکھو مجالس المومنین صفحہ یعنے شیعہ وہ ہے جو حضرت علی کو بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بحق جانے اور سنی وہ جو ابوبکر کو جانے اور امامیہ اثنا عشریہ شیعوں میں سے وہ ہیں جو بارہ اماموں کے قائل ہیں۔ اسی کتاب میں شیخ امیر رکن الدین جو ساتویں صدی ہجری میں ہوئے اور جن کو مؤلف کتاب سلطان التابعین کرکے لکھتا ہے۔ نیز سے مہدی کے وجود کے منکر تھے۔ فاضل مؤلف ان کی طرف سے جوابدہی کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ کیا ہوا جو وہ محمد بن الحسن العسکری کے وجود کے منکر تھے۔ پھر بھی وہ شیعہ تو تھے۔ چنانچہ لکھتا ہے "وبر تقدیر تسلیم سے گوئم انکار وجود محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام منافی تشیع شیخ نیست چہ بعضے از طوائف شیعہ حتی جمع از امامیہ قائل بہ دوازدہ امام کہ یکے از ایشان محمد بن الحسن العسکری است۔ نیستند۔ چہ مناط تشیع باعتقاد آن ست کہ بعد از پیغمبر خلیفہ بحق بلا فصل امیر المومنین علی بن ابی طالب است۔ چنانچہ در صدر کتاب مذکور شد۔" دیکھو مجالس صفحہ ۳۱ مجلس ۶۔

اب شیعہ کے چند مشہور فرقوں کی تفصیل مشہور امامیہ فلاسفر عبد الرزاق لاہجی کی کتاب گوہر مراد سے اردو میں ترجمہ کرکے لکھی جاتی ہے۔

شیعہ کے سب فرقے جناب علی کے بعد امام حسن کی امامت پر متفق ہیں اور ان کے بعد امام حسین کی امامت پر اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک جناب علی سے نص متواتر ہے امام حسنؑ کی امامت پر اور امام حسنؑ سے امام حسین کی امامت پر اور حسین بن علی کی جیسا کہ آنحضرت نے حسین کی نسبت فرمایا ہے۔ حدیث هذا امام بن امام اخو امام ابو ائمہ تسعۃ تاسعہم قائمہم۔ ترجمہ۔ یعنے حسین امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا۔ باپ نو اماموں کا جن میں سے نواں قائم ہوگا (یعنی امام مہدی) اور بعد حسین کے شیعہ مختلف ہیں بعضے قائل ہیں محمد ابن علی مشہور بہ حنفیہ کی امامت کے اور ان کو کیسانیہ کہتے ہیں اور دوسرے شیعہ قائل ہیں امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کے بعد اس کے بعضے قائل ہیں امام زین العابدین کے بیٹے زید کی امامت کے اور انکو زیدیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے شیعہ ان کے دوسرے بیٹے امام محمد باقر کی امامت کے اور شیعوں میں سے جو فرقہ امام کی عصمت اور ہر زمانہ میں ایک امام معصوم کے وجود کو ضروری جانے اس کو امامیہ کہتے ہیں تو کیسانیہ اور زیدیہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے امامیہ نہیں کہیں گے بلکہ غیر امامیہ کہینگے اور امامیہ بعد امام محمد باقر کے قائل ہیں۔ امام جعفر صادق کی امامت کے اور بعد امام جعفر صادق کے اختلاف ہے بعضے وقف کرتے ہیں۔ امام جعفر پر اور بعد ان کے کسی کی امامت کے قائل نہیں ہیں اور انکو حی اور غائب مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی موعود وہی ہیں اور ان کو ناؤسیہ کہتے ہیں اور بعضے قائل ہیں جعفر بن اسمٰعیل کی امامت کے اور انکو اسمٰعیلیہ کہتے ہیں۔ اور بعضے قائل ہیں علی بن جعفر کی امامت کے جن کو فطحیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے قائل ہیں موسیٰ کاظم کی امامت کے۔ اور قائلین امامت موسیٰؑ بعضے وقف کرتے ہیں موسیٰ پر اور ان کے بعد تجاوز نہیں کرتے ہیں اور موسیٰ کو امام حی اور غائب اور مہدی موعود جانتے ہیں ایسے شیعوں کو واقفیہ کہتے ہیں اور دوسرے قائل ہیں علی بن موسیٰ کی امامت کے اور بعد ان کے محمد بن علی کی امامت کے (یعنی محمد عسکری) اور بعد ان کے محمد بن عسکری القائم المہدی کی امامت کے اور اس کو حیؑ و غائب اور مہدی موعود مانتے ہیں اور وہ بارہ اماموں کا بارہواں امام ہے ایسے شیعوں کو اثنا عشریہ کہتے ہیں۔ دیکھو گوہر مراد فصل دہم

باب سوم مقالہ سوم

اے شیعہ اثنا عشریہ تمہارے علماء اپنی کتابوں میں سقیفہ کے دن صحابہ کے اجماع خلافت جناب صدیق رضؓ پر اپنا سارا زور علمیت لگا کر اجماع مذکورہ کے خلاف عجیب عجیب روایات و دلائل پیش کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اپنے ائمہ کی خلافت کے متعلق جو انہوں نے اجماع تجویز کیا ہوا ہے اور جس کو وہ قطعی اور ثابت شدہ ظاہر کرتے ہیں کبھی غور نہیں کیا کہ یہ اجماع کہاں تک مجمع علیہ ہے جیسا کہ عاجز راقم نے گوہر مراد کی اصلی عبارت سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ بعد امام حسین علیہ السلام کے ہر ایک امام کے متعلق شیعوں میں باہم اختلاف ہے ہر ایک فرقہ اپنے امام کو آخری امام اور حی اور غائب اور مہدی موعود مانتا ہے اور اسی طرح تم اثنا عشریہ محمد بن عسکری علیہما السلام کو... مہدی موعود مانتے ہو تو ایک منصف مزاج متلاشی حق کو تعجب ہوتا ہے کہ ان میں سے کس کو سچا مہدی موعود تسلیم کیا جاوے۔ جس صورت میں کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے وقت سے مسئلہ امامت میں تمہارے ان اختلافات شروع ہو گیا جو تقریباً سنہ ۶۲ھ میں واقعہ ہوا اور حضرت علی کے فرزند ارجمند محمد حنیفہ امام زین العابدین کے دعویٰ امامت کو اٹھ کھڑے ہوئے اور ہزاروں شیعیان علی ان کے پیرو ہو گئے اور اسی طرح ان کے بعد زید شہید نے امام باقر کے مقابلہ میں دعویٰ امامت کیا اور پھر ہر ایک امام کے پیرو اس کو حی اور غائب اور مہدی موعود مانتے آئے۔ اور یہ ادعا اس زمانہ میں نہایت شہرت پذیر ہوتے رہے تھے تو تمہارے اعتقاد کے بموجب از روئے قرآن و احادیث تو صرف ایک مہدی موعود ہونا تھا۔ جو بارہواں امام محمد بن عسکری تھا جن کی ولادت بقول قاضی نور اللہ شوستری ۲۵۵ ہجری میں ہوئی۔ پھر تمہارے بزرگوں نے دوسرے فرقوں کو کیوں اپنے آخری امام اور سچے مہدی موعود کے پیدا ہو جانے پر جن کی نسبت علامہ حائری غائت المقصود میں ایک روایت لکھتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی ان کو ملائکہ عرش پر اٹھا لے گئے اور دیگر بیسیوں خوارق ظاہر ہوئے جو متواتر ثابت ہیں ملزم نہ گردانا اور ان کو ان واقعات عجیبہ پر شاہد اور گواہ نہ قائم کیا۔ کیا تم لوگ اپنے مہدی کی ولادت اور غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کا ثبوت سنی مورخین سے قطع نظر اپنے گھر کے ہی شیعہ فرقوں میں سے کسی گروہ کی کتب سے پیش کر سکتے ہو ہرگز نہیں۔

تم نے اپنی ساری عمر اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عیب جوئی اور نکتہ چینی اور مطاعن جمع کرنے پر صرف کر دی اور اپنے آپ کو خالص و مخلص مومن خیال کرتے رہے اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام سے بھی بڑھا کر کہاں سے کہاں تک پہونچا دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ تم نے اپنے عقائد کی تحقیق و تصدیق کبھی کی ہی نہیں۔ کیا اپنی

www.aaiil.org

... اقوال اور واقعات کے بل پر تم نے صحابہ کی عیب شماری کا ... ٹھیکہ لیا ہوا ہے جن کی اسلامی خدمات کا تیرہ سو برس سے چار دانگ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جن کی سچی جانفشانیوں کے صدقے سے حرمین شریفین کی حرمت اور احترام قائم ہے جن کی عقدہمت سے مشرق سے مغرب تک خورشید اسلام کی کرنیں جا پہونچیں جن کی بروقت مساعی جمیلہ کی برکت سے، قرآن جیسی مبارک کتاب آج تک محفوظ چلی آتی ہے ایسے جان نثاران خدا و رسول کی للہی خدمات کو معمولی اور خفیف خیال کرکے جن کے زندہ آثار کو نہ کوئی مٹا سکا اور نہ مٹا سکتا ہے نہ کوئی مٹا سکے گا جن اشکرام کو تم حجۃ اللہ اور آیات اللہ در مثل نصاری ازلی ابدی مانتے ہوا ؤ ان کے فضائل بیان کرکرکے نصاری کو بھی مات کر دیتے ہو ان کی صداقت کا کوئی ثبوت بھی تمہارے اختیار سے ہے؟ اور ان کے کارناموں یا ان کی کوئی تشریح و تفصیل بھی تمہارے پاس ہے؟ یا ان کے وجود کے ہست و نیست کا کوئی نشان یا ثبوت بھی تبلا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو تم کو لازم ہے کہ اس سے ابدا اپنے باطل اور خیالی عقائد سے توبہ کرکے اہل سنت والجماعت بھائیوں کے ساتھ شیر و شکر ہو جاؤ۔ تمہارے صدیوں کے اختلاف نے وحدت اسلام کو بہت صدمہ پہونچایا ہے اس سے زیادہ خدا کیواسطے صدمہ نہ پہونچاؤ۔ نظر انصاف سے دیکھو تو ہم تم میں کوئی اصل اختلاف نہیں ہے محض اہل غرض کی شرارت سے تم ہم سے بدگمان ہوتے رہے ہے۔ جس طرح مذہب اسلام کل مذاہب کا جامع اور متمم ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کل اسلامی فرقون کا پہلا اور آخری مذہب ہے۔

اگر اسلامی سلطنت ہوتی اسلامی مملکت ہوتی بیرونی مخالفین اسلام کے حملون سے ہم محفوظ ہوتے تو تمہاری اور بھی ناز برداری کرتے مگر پنجاب و ہندوستان مین تو معاملہ ہی دگرگون ہو چلا ہے۔ مخالفین نہ صرف ہمارے مذہب بلکہ ہمارے مال و جان کے بھی دشمن ہو رہے ہین پس ایسے نازک اوقات مین تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ صدیون کے بغض و کینون کو اپنے سینون سے نکال کر اپنے برادران امت کو ساتھ سچے دل سے صلح کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارے باطل عقیدون کا غیر معمولی طور پر قلع قمع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور آخر تم کو طوعاً و کرہاً حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار خادم حسین احمدی بھیروی۔

پہلا سوال = لانبی بعدی کی تشریح۔ دوسرا سوال ابوداؤد مین ہر لیس بینی و بین بینہ نبی۔ وانہ نازل۔ کے کیا معنے۔ تیسرا سوال۔ معراج مین آنحضرت نے حضرت عیسے سے سوال کیا تو انہون نے کہا قیامت سے پہلے مین خود دنیا مین جاؤنگا۔ یہ خدا کا وعدہ میرے ساتھ ہے اس سے کیا مراد ہے۔

۷۸۶

تین سوالون کے جواب

"یہ مضمون علامہ نور الدین زید مجدہ کے شاگرد رشید مولوی روشن علی صاحب نے لکھا ہے۔ حافظ صاحب اپنے واجب التعظیم اُستاد کی طرح جو کچھ لکھتے ہین۔ مختصر جامع اور مدلل لکھتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ تحریر موجب دلچسپی ناظرین ہوگی"۔

حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت کے اثبات کے لئے پہلے اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ آیا بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی مدعی نبوت یا رسالت کا ہونا ممکن ہے یا نہین۔ نبوت اور رسالت سے ہماری مراد یہ ہے کہ خدا تعالی کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی وجہ سے بطور نیابت و ظل کے عہدہ نبوت حاصل کرنا نہ یہ کہ بدون اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نئی شریعت کا رواج دینا۔

پہلے اس امر کے اثبات کے لئے سورۃ فاتحہ کی دعا ہے (۱) اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یہان دو امر کا جاننا ضروری ہے ایک یہ کہ انعام کن لوگون پر ہوا۔ دوم یہ کہ انعام کیا چیز ہے۔ انعام والے تو بنی اسرائیل مین جن کا ذکر یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم۔ سورہ بقرہ رکوع ۵ مین ہے۔ اور انعام کی تفصیل واذ قال موسی لقومہ یقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ سورہ مائدہ رکوع ۴ مین ہے۔ پھر خلاصہ دعا فاتحہ کے مقصود کا یہ ہوا۔ کہ ہمین سلطنت بخش اور ہم مین انبیاء مبعوث فرما۔ اور آیۃ دوم جس سے انبیاء کا آنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ سورہ اعراف رکوع ۴۔ یہ نہ کہا جاوے کہ مراد اس سے وہ بنی آدم مین جو کہ آدم کے وقت مین تھے اس سے آیت کا نسخ لازم آتا ہے اور ایسی تخصیص کے جواز سے تمام تکالیف شرعیہ کا اٹھا دینا جائز ٹھہرتا ہے کیونکہ جہان کوئی آیت حکم کی آئی تو کہدیا کہ یہ مخصوص بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آیت ثالث جس سے کہ انبیاء کا مبعوث ہونا اس اُمت مین ضروری ہے۔ آیت یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون

اس آیت شریف کی چار غرضین ہین۔ (۱) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہون گے (۲) یہ کہ اسی طرح پر ہون گے جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے (۳) یہ کہ اس اُمت سے ہون گے نہ باہر سے (۴) یہ کہ ان کی غرض آنے کی کیا ہوگی۔

غرض اول کے اثبات کی دلیل لفظ لیستخلفنہم ہے جو کہ فعل مضارع موکد بہ لام تاکید و نون تاکید ہے۔ جو کہ محل قسم مین واقع ہوا کرتا ہے یعنے اس سے وہ فعل بیان کیا جاتا ہے جس کا کرنا ایسا ضروری ہو جیسا کہ اس فعل کا کرنا ضروری ہوتا ہے جب یہ کہ قسم کھائی جاوے اور اس فعل کا ظہور کیون نہ ہو۔ جبکہ یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے اور ان اللہ لا یخلف المیعاد سچ ہے۔ غرض دوم کا ثبوت کما استخلف الذین من قبلہم ہے۔ اس کے معنے مین۔ اسی طرح پر کہ جس طرح کہ خلیفہ بنایا ان کو جو امت محمدیہ سے پہلے تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سلاطین بھی تھے۔ اور انبیاء بھی تھے۔ پس انبیاء اور سلاطین کا ہونا حسب ضرورت اس امت مین بھی ضروری ہے۔ اگر اس تشبیہ پر ایمان نہ رکھا جاوے۔ تو کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آیت شریف مین لغو ہو جاتا ہے جس سے کلام اللہ مبرا ہے۔ غرض سوم۔ کا پتہ لفظ منکم سے لگتا ہے۔ یعنے وہ خلفاء جو کہ اللہ تعالی مثل خلفاء بنی اسرائیل کے مبعوث فرمائیگا۔ وہ تم مین سے ہون گے نہ تمہارے غیر سے۔ غرض چہارم۔ دو جملون مین اللہ تعالی نے فرمائی ہے۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنی ضرور ضرور پختہ کریگا اللہ تعالی غالب کریگا اور مضبوط کریگا اس دین کو جو کہ پسند فرمایا ہے امت محمد کے لئے اور ضرور ضرور بدل دیگا ان کی حالت خوف کو ساتھ امن کے۔ غرضین دو بیان فرمائی ہین۔ ایک مضبوطی و غلبہ دین۔ دوم۔ ازالہ خوف۔ چونکہ خلفاء دو قسم کے ہین۔ ایک سلاطین اور ایک انبیاء۔ اس واسطے غرضین بھی دو رکھی ہین۔ یہ بات ظاہر ہے کہ انبیاء کا کام جو کہ خلفاء ہوتے ہین ان کا یہی کام ہے کہ اپنے متبوع کے دین کے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی حفاظت کرین اور ان کو مضبوط کرین اور اس پر جو حملہ مخالفین کی طرف سے ہو اس کو ہٹائین اور سلاطین کا یہ کام ہے کہ حفاظت نفوس و اموال و اعراض کرین اسی واسطے اللہ تعالی نے دو غرضین بیان فرمائی ہین۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے زمانے کے بعد معاً مخالفین کا حملہ بلکہ آپ کی زندگی مین ہی جانون۔ مالون عزتون پر شروع ہوا جس کو ہٹانے کے لئے اللہ تعالی نے سلطنت کا انعام امت محمدیہ پر کیا اور جس زمانہ تک اور جس قدر وہ حملہ بڑھتا گیا اسی قدر سلطنت مین ترقی ہوئی لیکن اس زمانہ مین کوئی جان و مال عزت پر حملہ نہین کرتا بلکہ عقائد اور ...... اعمال اور اخلاق پر دہران دہار حملے ہو رہے ہین اس واسطے ضرورت نبوت ہے۔ جو کہ ان حملون کو دفع کرنے کے لئے خدا تعالی کی طرف سے انعام ہو۔

اگر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خلفاء نہ ہوں۔ جو کہ انبیاء ہوں تو اس سے قرآن شریف کے تمام قوانین ٹوٹ جاتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے انعام کے وعدے فرمائے ہیں اور نصرت کے وعدے فرمائے ہیں۔ مثلاً یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ الیاسؑ۔ لوطؑ وغیرہ۔ جس قدر انبیاء کا ذکر قرآن شریف میں کیا گیا ہے سب کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ انا کذلک نجزی المحسنین ضرور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔ پس اگر ایک ہی ایسا وجود امت محمدیہ میں جائز نہ رکھا جاوے تو یہ قرآن شریف کا بار بار فرمانا کہ ہم یہی بدلا محسنوں کے دینے کے لئے تیار ہیں اور دیتے ہیں بالکل بے معنی ٹھہرتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

دوسرا یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ چونکہ خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث الیٰ بنی اسرائیل تھے وہ اس امت میں خلیفہ بن کر نہیں آسکتے۔ اول تو اس لئے کہ وہ وفات شدہ ہیں اور موتیٰ کا رجوع قیامت میں ہے۔ دوم منکم کا لفظ ان کے آنے کو روکتا ہے سوم کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آپ کے آنے کو جائز نہیں ٹھہراتا کیونکہ ہر ایک خلیفہ محمدی شبیہ ہے خلیفہ موسوی سے۔ اور مشبہ اور مشبہ بہ میں عینیت ممنوع ہے۔ زیدٌ کالاسد۔ اسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ زید نوع اسد سے بالکل الگ ہو ورنہ تشبیہ لغو ہے چہارم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو نہیں مل سکیں (۱) یہ کہ نبی خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ مسیح ابن مریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ تو آپ کا بھی تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جابجا فرمایا ہے۔ کہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ مثلاً لبنی اسرائیل کہ مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل ہی کی طرف رسول بنایا ہے اور انہی کے لئے اس کو اسوہ بنایا ہے اور انہی کے لئے مقرر کیا ہے پس اگر وہ دنیا میں دوبارہ آویں یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کو توڑیں۔ یا حضرت بنی اسرائیل کے لئے آویں اگر وہ بنی اسرائیل کی طرف آئے تو ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے اور اگر ہماری طرف آئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کیا رہی اور یہ قول کس طرح صحیح ہوا کہ یہ میری خصوصیت ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا یہ شرف اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا جو کہ مجھ سے پہلے ہوئے اس قرآنی بیان کے مقابل میں مخالفین دو عذر پیش کرتے ہیں۔ اول آیت خاتم النبیینؐ۔ دوم۔ حدیث لا نبی بعدی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ آیت مقام مدح میں ہے اور یہ کوئی مدح نہیں کہ یوں کہا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیا ہے وہ نبوت کے درخت کا بیخ و بنیاد سے اکھڑ جانا ہے یا یہ کہ آپ کا وجود یا بعثت ایسے ہیں کہ آئندہ کے لئے تمام نبوت کے باوجود ضرورت نبوت کے مخلوقات کو محروم کرتے ہیں آیتوں کے لفظوں کی طرف نگاہ کی جاوے تو لفظ ہے خاتمؐ جس کے معنے مہر کے ہیں۔ تو خاتم النبیین کے معنے کیا ہوئے کہ مہر ہیں نبیوں کی۔ اس سے یہ کہاں پتہ لگا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر انہیں سے سارے نبی کیوں کر مراد ہو سکتے ہیں جبکہ تقتلون النبیین میں سب مراد نہیں۔ بلکہ مناسب مقام کے تو یہ معنے ہیں کہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی تمام نبیوں نے آپ کی تصدیق کی ہے جیسا کہ کہا جاوے کہ یہ زمین میری جاگیر ہے اس پر بادشاہوں کی مہر ہے ان معنوں کو وضاحت کے ساتھ سورہ آل عمران میں بیان کیا ہے۔ واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسولٌ مصدقٌ لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنے تمام نبیوں سے اقرار لیا گیا ہے کہ سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں۔ پس تمام نبیوں نے آپ کی نبوت کی صداقت پر مُہر کی ہے اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں یا یوں کہا جاوے کہ آپ تمام نبیوں کی مُہر ہیں یعنے تمام نبیوں کے مصدق ہیں جیسا کہ آیت مذکورہ میں لفظ مصدقٌ سے ظاہر ہوتا ہے اصل اس کا یہ ہے کہ لفظ خاتم کا بمعنی مصدری لبطور حاصل مصدر کے یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ مصدر کبھی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے اور کبھی اپنے مفعول بہ کی طرف۔ مثال فاعل۔ لولا دفع اللّٰہ الناس۔ دفع مضاف ہے طرف اللہ کی۔ مثال مفعول بہ کی وللّٰہ علی الناس حج البیت۔ لفظ حج کا البیت کی طرف مضاف ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں یہ اس صورت میں معنے ہیں کہ جب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہیں اور دیگر نبی آپ کی تصدیق کرتے ہیں یہ اس میں جبکہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔

اور حدیث لانبی بعدی میں بھی بہت سے احتمالات باقی ہیں جو کہ حدیث کے ان معنوں کو جو مخالفین لیتے ہیں۔ صحیح نہیں رہنے دیتے۔ اول تو یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہو کیونکہ ہمارے پہلے بیان سے ظاہر ہو چکا ہے کہ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا ضروری ہے۔ پھر خلاف قرآن شریف کے حدیث باجماع اُمت مردود ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ آیا نفی نبوت سے نفی کمال مقصود ہے یا نفی وجود۔ نفی وجود کی تو منقوض ہے کیونکہ نزول عیسیٰؑ حق ہے اور اگر نفی کمال مقصود ہے اس میں کوئی مناقشہ نہیں پھر لفظ بعدی میں بھی احتمالات قائم ہیں۔ کیونکہ بعدی کا لفظ اس بات کا مستلزم نہیں ہے کہ بعدی سے موتی مراد ہو۔ کیونکہ قبل اور بعد امور اضافیہ میں سے ہیں جو کہ دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی تو بعدی کا لفظ بعد موتی پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قول یعقوبؑ کا ہے ما تعبدون من بعدی۔ اور کبھی بعد مکانی پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسےؑ نے اپنی قوم کو طور سے واپس آکر فرمایا۔ بئس ما خلفتمونی من بعدی۔ مقام کے لحاظ سے اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے لگے تو حضرت علیؓ کو مدینہ پر خلیفہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے رو کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جو کہ ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ مگر میرے پیچھے نبی نہیں تو اس کے یہ صاف معنے ہیں کہ میرے اس سفر پر جانے کے بعد تم خلیفہ تو ہو لیکن ہارون کی طرح نبی نہیں۔ لانبی بعدی کے متعلق جو حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے۔ بحار الانوار سے ہمیں دکھلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ لانبی بعدی کی حدیث بخاری میں مروی ہے۔ بحار الانوار سے یہ بہت بڑھ کر بات ہے اس کی طاقت نہیں کہ بخاری کا مقابلہ کرے اس لانبی بعدی کے مقابلہ میں میں نے بہت کچھ لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آپ کے ابراہیم بیٹے نے وفات پائی تو فرمایا۔ لو عاش لکان نبیاً۔ اگر جواز نبوت بعد آنحضرتؐ کے جائز نہ تھا۔ تو یہ کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

سوال:

"وانہ نازل" ۔ وہ نازل ہوگا کا جواب اول تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں میں مسیح کے دو حلئے بیان کئے گئے ہیں۔ ایک حلیہ سرخ رنگ گھنگروالے بال دوسرا وہ مسیح جسکو دجال کے مقابل میں دیکھا ہے اس کا حلیہ بیان فرمایا ہے کہ گندم رنگ سیدھے بال، میانہ قد۔ یہ متفق علیہ حدیثیں کیوں کر چھوڑی جا سکتی ہیں۔ پھر جب مسیح ابن مریم ہی دو ہیں تو پہلے مسیح کو اتارنے کی کیا ضرورت ہے جہاں کہیں ایسا لفظ آئیگا اس سے مراد وہی گندمی مسیح لیا جاویگا اور ضمیر المثل عربی زبان میں اور قرآن شریف میں استعمال کی گئی ہے۔ مثال عربی زبان کی اخذت درھماً ونصفہ لیا میں نے درہم اور اس کا نصف لیا یہاں پر ظاہر ہے کہ اس درہم کی طرف یہ ضمیر نہیں جا سکتی جو کہ فاعل لے چکا ہے۔ کیونکہ اس کا نصف تو اس میں داخل ہے بلکہ اس کی مثل ہی کی طرف جائیگی

مثال دیگر۔ شعر۔ ترکت بنی الجزیم لہم دوادٌ
اذا تمضی جماعتہم تعود (حماسہ)

چھوڑا ہے میں نے بنی جزیم کو ایسی حالت میں کہ وہ چکر کھا رہے تھے۔ جب چلی جاتی ہے ایک جماعت ان کی۔ تو لوٹتی ہے۔ یہاں جانے والی اور ہے لوٹنے والی اور ہے۔ حالانکہ ضمیر اگر مثل کی نہ مانیں تو چلی جانیوالی جماعت کی طرف جاتی ہے اور وہ مقصود نہیں۔ مقصود تو یہ ہے کہ اس قوم کی ایسی حالت ہو گئی کہ ایک گروہ ان کا آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔

مثال قرآن شریف کی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کو موسےؑ لے کر رات رات چلے گئے اور پیچھے ان کے فرعون

www.aaiil.org

پڑا ہے۔ وہاں فرمایا ہے۔ اخرجناھم من جنّت وعیون وکنوز ومکان کریم کذالک واورثناھا بنی اسرائیل۔ یعنی فرعونیوں کو باغات وچشمہ جات خزانجات اعلیٰ درجہ کے مکانوں سے نکالا۔ اور ان کا وارث بنی اسرائیل کو کیا۔ حالانکہ بنی اسرائیل ملک مصر کے کبھی کسی وقت میں آج تک بادشاہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو شام کی زمین کی بادشاہت بخشی گئی جو کہ مصر کی جاہ وحشمت کا مثیل تھی۔ اور دوسری جگہ بھی فرمایا ہے ان لوگوں کا قول جو کہ غزوہ احد پر حاضر نہ ہوئے اور وہاں کے شہداء پر افسوس کیا۔ لوکان لنا من الامر شیئ ما قتلنا ھٰھنا۔ اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں وہ یہ کہہ نہیں سکتے۔ غرض یہ ہے کہ قرآن شریف کے اکثر مقامات میں ضمیر مثل کو استعمال کیا ہے تمام بنی اسرائیل کے وہ واقعات جو کہ موسےٰ علیہ السلام کیوقت میں ہوئے یا ان کے بعد قریب عہد میں ہوئے۔ ان تمام واقعات کا خطاب ان یہودیوں کو کیا گیا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مدینہ میں رہتے تھے۔ مثل کی طرف ضمیر کا پھیرنا یہ عرب کا عام دستور ہے اسی واسطے تو یہود نے یہ نہ کہا کہ ہم نے تو وہ معاملات نہ دیکھے نہ کئے ہم کو ان الزامات کا کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے جو کہ ہم سے پہلے کئی ہزار برس ہوئے ہیں ان کے یہ فعل ہیں۔ لاتزر وازرۃ وزر اخرٰی۔ ہمیں کیوں بار بار سنایا جاتا ہے۔

پس جب ہمیں نصوص قرآنیہ سے وفات مسیح اسرائیل کا علم ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق صحیحین کے دو مسیحوں کے دو حلیے بیان کئے ہیں تو پھر ہمیں مثل کی طرف ضمیر پھیرنے سے کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہاں تو اصل کی طرف ضمیر پھیرنی ممکن ہی نہیں۔ پس وہ حدیث جسمیں یہ آتا ہے کہ میرے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ وہی نازل ہونے والا ہے۔ مراد اس سے اس کا مثل ہے اور وہ حدیث جسمیں کہ قیامت کا تذکرہ ہے اس حدیث میں وہی مسیح مراد ہے جو کہ گندم گون رنگ کا مسیح ہے۔ جس کو کہ دجّال کے مقابل میں آنحضرۃ نے دیکھا ہے۔

حج کیواسطے ہدایات

برادرم چودہری حاکم علی صاحب کو حج کے سفر پر جانے کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل ہدایات فرمائیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہیں۔

ہندوستان جانے والا یلملم یا مدینہ سے حج کی نیت کرنے والا۔ ذوالحلیفہ سے خوشبو لگائے۔ نہائے دو رکعت نماز پڑھے موزہ۔ پاجامہ قمیص۔ پگڑی۔ ٹوپی ایسی چیز نہ پہنے سر کو نہ ڈھانکے۔ لحاف اور نہالی اوڑھنی یا چوغہ کو چادر کی طرح اوڑھنا جائز ہے۔

اگر پیچھے حج کرنا ہو تو پہلے عمرہ کرلیں۔ اللھم لبیک لاشریک لک لبیک . . . . گندے لفظ اور جھگڑے اور شکار سے بچیں۔ رات ذی طویٰ میں رہے غسل کرے اور مکہ کے اوپر کی طرف سے مکہ شہر میں داخل ہو پھر باب سلام کے ذریعہ داخل ہو۔ طواف مکہ بائیں طرف رہے۔ طواف حجر اسود سے شروع کرے۔ جو دعا چاہے لگے۔ خاص دعا نہیں۔ جنوبی کونوں کے درمیان ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ پڑھے۔ سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا کی طرف جائے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کرے اور بہت دعا کرے خاص دعا نہیں پھر مروہ کی طرف جائے پھر سر منڈا دے یا بال کٹا دے آٹھویں تاریخ ایک احرام باندھے اور منا کی طرف جائے وہاں ظہر۔ عصر مغرب۔ عشاء۔ اور فجر پڑھے۔ جب سورج نکل آئے ضب کے راستہ سے عرفات میں جائے جہاں مسجد ہے وہاں نہا کر اور وہاں ہی ظہر اور عصر پڑھے اور پھر اس میدان میں غروب آفتاب تک صرف دعا یا ذکر الٰہی کرے جب سورج غروب ہو جاوے مزدلفہ میں آئے اس کی پہچان ہے وہاں روشنی بہت ہوگی وہاں مغرب عشا جمع کرے۔ پھر صبح بہت سویرے اٹھے اور طلوع آفتاب سے پہلے منا کو چلا جائے سات کنکر لگائے۔ قربانی کرے سر منڈائے یا بال کٹائے پھر مکہ کو جا کر طواف کرے احرام کھولدے پس یہ ہے جو شریعت نے بتایا۔

ضروری ہدایات

اول کم سے کم دو تین دوست ہوشیار ساتھ ہوں (۲) جمعرات یا جمعہ کو پہلے خوب غسل کرے (۳) اونچی جگہ میں چڑھتے ہیں اللہ اکبر اور نیچے میں سبحان اللہ کہے (۴) قرآن کریم ضرور ساتھ ہو۔ براہین احمدیہ۔ دو رتھیں بھی لے لو۔ چند عربی کتابیں وہاں دیدینے کو لے جاؤ تو مضائقہ نہیں (۵) مضبوط لوٹا ڈول رسی مسواک جانماز۔ رومال۔ تولئے۔ ٹوپیاں۔ کرتے۔ چادریں یہ سب پیرہن گیروا ہونی چاہئیں (خاکستری) دو تین جوتیاں یا چپلاں۔ توشک دولائی تکیہ۔ دری دو عدد۔ چار پانچ دسترخوان۔ صابون۔ کہاروا۔ ضروری چیز راوٹی (کپڑے کا پاخانہ) اس کے ساتھ تھوڑی سی میخیں (کہار راوٹی نہایت ضروری ہیں) کچھ سوتڑی۔ ڈورا۔ سوئی۔ پنکھا۔ سوٹا۔ چھوٹی سی برچھی۔ سرمہ کی شیشی۔ کنگھی۔ چھوٹی کلہاڑی۔ موم بتی وغیرہ جو سفر میں چلے۔ رکابیاں چولہا مزدور۔ مصالحہ۔ ادرک نمک آلو۔ کچھ ضروری دوائیں زتپ۔ قبض۔ درد دوں کی۔ سر درد۔ اسہال۔ معدہ اضمہ۔ گئے۔ لیموں۔ چٹنی۔ بڑیاں۔ چاول۔ مسور کی دال۔ (دوسری دالیں گلتی نہیں) کچھ آٹا۔ کچھ گھی عمدہ سا۔ مدینہ کی راہ کے لئے خصوصیت سے ضروریات۔ کچھ کھجوریں ساتھ مخفی رکھنی چاہئیں جو بدو کو بطور محبت کے علیحدہ دیدے (اکیلے کھاتے ہیں اس لئے سب ہو سکے سہتے ہیں) یاد رکھنے والی بات پونڈ ساتھ لیجائے نوٹ اور روپے سے تکلیف ہوتی ہے۔ دوانیاں بہت ہوں پیسے۔ چونی الگ الگ رکھے ورنہ دونی کی جگہ روپیہ دینا ہوگا یا افراتفری میں گر پڑے گا۔ ہو سکے تو تار کے لئے مختصر پتہ لاہور یا بمبئی نقدی کا پتہ کبھی تو دیکھ۔ جہاں تک ممکن ہو ہنڈی کر دے۔ حدیث کی کتاب عمدۃ الاحکام یا بلوغ المرام ساتھ رہے۔ مکہ میں علی طالع امیر حضرت صاحب کا بہت مخلص اور مرید ہے۔ جدہ میں ابوبکر تاجر میرے واسطے ایک دعا مانگے۔ ایک خصوصیت سے الحمد اور ربنا اتنا عرض کرے۔ اس کے دونوں کے معنے ہر اس کے دل میں رکھے ہیں وہ پورے ہو جاویں۔ بار بار ان کے اول و آخر درستون میں نماز والا درود بڑی توجہ سے پڑھے۔

ضرورت زمانہ

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قادیان کو جس قدر شیوخ رہے ہیں بالخصوص نومسلم وہ سب کے سب ہماری جماعت میں قابل قدر وجود ہیں ان لوگوں میں سے ایک ماسٹر عبدالرحمان صاحب بھی ہیں ماسٹر صاحب کی نیض رسان طبیعت اس بات سے خالی نہیں رہ سکتی کہ وہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہ نکالیں آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اختیار الاسلام ترجمہ تعلیم الاسلام۔ سچے مذہب کی شناخت۔ عیسائی مذہب کی حقیقت اسلام کی پہلی کتاب ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب آپنے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ضرورت زمانہ۔ دو سو صفحہ کی ڈمی کا قد پر نہایت خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے یہ تو ظاہری شکل کا حال ہے اب جو مضمون پڑھو نور علی نور۔ میں ہر ایک سوال اور اس کا جواب پڑھ کر مصنف کے لئے دعا کرتا رہا ہوں اور میرے دل و دماغ پر ایک کیفیت طاری ہوتی رہی ہے۔ سوال وہ سوال ہیں جو آجکل معرض بحث میں رہتے ہیں اور جن کی بنا پر مشن اور آریہ سکولوں کے مسلمان طلبۃ العلم گمراہ ہوتے رہتے ہیں یا کم از کم موجودہ تعلیم اور سوسائیٹیوں سے متاثر ہوکر اپنے مذہب سے جاہل رہتے ہیں یا کچھ سروکار یا دلچسپی نہیں رکھتے۔ ماسٹر صاحب کا نہ صرف اسلامی سکولوں کے طالب علموں پر بلکہ میرے خیال میں تمام اردو دان اسلامی دنیا (کیونکہ آخر سب کے سب پڑھے ہیں) پر ایک بڑا بھاری احسان ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اس تصنیف کی قدر دانی کی جاوے اور اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا جاوے۔ مضامین کے لحاظ سے ہر ایک نہایت ہی کم قیمت ہے جو ذرا بھی گراں نہیں گذرے گی۔ آپنے اس کتاب کو عام رکھنے کے لئے کسی اندرونی مذہبی اختلاف کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اصولی بحث کی ہے اور اس زمانے کے آخری نبی کی تصانیف سے بعض سوالوں کے لئے نہایت عمدہ انتخاب کیا ہے احمدیوں کے لئے تو یہ کتاب اس نقطۂ خیال سے بھی قابل قدر ہے کہ وہ اپنے امام کی اسلامی خدمات کا بہت کچھ حصہ اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ بعض سوال مکرر آگئے ہیں

www.aaiil.org

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۶ر

سر الشہادتین - مصنفہ مولانا فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت صرف ۱ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۱ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدسؑ کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲ر

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں - قیمت ۲ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ۲ر

مور کھ سیدھ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ۱ر

نادر موقعہ

اہل صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ بہترین گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ نی تولہ ۱۲ر دافع تجارتلیر یانی بوتل ۸ر و دیگر ہر قسم کے دیسی و عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور اعلیٰ گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔ الراقم - خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رتمل پنڈی کالو گجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیاء

جے پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے۔ لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہوں میں بڑے شوق سے لے جاتے ہیں اس کی اعلیٰ خوبیاں وہ حضرات جان سکتے ہیں جنھوں نے اس کا ذائقہ چکھا ہے نیز احمدی برادران کی خدمت میں بہم پہنچانے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع کریں ایک روپیہ میں ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہایت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا اس کے علاوہ جے پور عنبر کے جانمازیں سفید۔ پتھر کا سامان مثل گلاس چائے کی پیالیاں نہایت کفایت روانہ کیا جاتا ہے جس چیز کی ضرورت ہو مطلع فرمادیں۔

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریاں۔ صندوقوں اور ٹرنکوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو کاروبار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جایا کرے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی صابون اور انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر - حکیم محمد الدین دروازہ ویسہ سنگھ - گجرانوالہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کرتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر - جذام - استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تشنج و خیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم منفت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - یبوست او جاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پورے لوازمات سے استعمال نہ کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو۔ خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ اور دو تولہ کی قیمت عار - تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ اڈیٹر بدر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے۔ حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بنظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ہیرا ہے۔ اور ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب سے کر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ اول قسم عا - قسم دوم عہ - قسم سوم عمر قیمت ہیرا قسم اول عللہ - جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں۔ قسم دوم سے - اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لو۔ علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی۔ پشاوری - زری - ریشمی سادہ - سوتی - زرد - سفید - سیاہ - بادامی - مشہدی - افسری بنگہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں۔) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہے اور نیز کلاہ ہر قسم - زری - سادہ - پشاوری اور ٹوپی رومی بھی موجود ہے درخواست آنے پر مال بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہو۔ لیکن محصولڈاک (خرچ آمد و رفت) بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

مُسدس ثاقب مالیرکوٹلہ جو انجمن احمدیہ شملہ کے جلسہ یکم اگست ۹ ۱ء کو پڑہی گئی

شملہ والو! ہو مبارک تمکو بزم یک دلی   باہمی سچی مُروّت اور صلح و آشتی
بھائیون کی سی محبت اور ربط و دوستی   بیٹھنے اُٹھنے مین ہر حالت مین صدق و راستی
آنیوالے کو تم آنکھوں پہ بٹھا لیتے ہو تم
بڑھ کے آگے پیار سے سر پہ اٹھا لیتے ہو تم

آنیوالے مین اگر ہو رنگِ احمدؐ آشکار   فیض احمدؐ جو ہے بن کے ابر کوہسار
اور ہو رنگین بیانی مین برنگِ نوبہار   اُس کے دم سے آئے ہر لحظہ ہوا خوشگوار
خیر مقدم کے لئے آنکھیں بچھا دیتے ہو تم
اس کے سر پر نقد دل اپنا لُٹا دیتے ہو تم

ہے کسی کی ذات مین برکت علی کی جلوہ گر   عمر دین کے فیض سے ہے کوئی نخلِ پُر ثمر
ہے کسی کی بات مین فضلِ الٰہی کا اثر   نام گنتے جائیں کب تک تم ہو سارے نامور
کوئی ہے عبد الحمید اور کوئی ہے عبد الرشید
تم ہو سب پروانۂ شمع قرآن مجید

جان دیتے ہو خدا کے نام اور پیغام پر   جیسے احمدؐ پہ عاشق اور اسکے کام پر
مرتے ہو سو جان سے تم بانیٔ اسلام پر   بھیجتے ہو رحمتین احمدؐ کے پیارے نام پر
حامیٔ اسلام ہو تم اور بڑے پُر جوش ہو
دین کی عقل مجسّم ہو سراپا ہوش ہو

تم سے ہے شاداب خندانِ احمدیت کا چمن   باغ ہے دین خدا تم عندلیب نغمہ زن
ہے تمہاری ذات سے گلشن کا سارا بانکپن   آتین مین شکرین تم طوطیٔ شکر شکن
کوہ شملہ پہ رواں سرچشمہ اسرار ہے
ظاہر و باطن عجب گلزار مین گلزار ہے

اے بزرگو اے عزیزو اے مکرم دوستو   بات اک ہم پوچھتے ہین گوش دل سے سنو
سوچ کر اس کا جواب جب تم ہم سے کہو   بات ہو پوری پتہ کی اور سچ۔ ایسا نہو
جلد بازی مین مجھے دے جاؤ کچھ کا کچھ جواب
سُن کے رہ جاؤں پریشان اور حیران احباب

تم مین کیوں ہے اتنی اُلفت تم مین کیوں ہے اتحاد   کیون سمجھتے ہو محبت کو بنائے ہر مراد
کیون ہے یہ حُسن ارادت اور حُسن اعتقاد   کیون یکشت دل مین ہے بویا گیا تخم وداد
کیون یہ حد سے بڑھ کے تم آپس مین اتنے دوست ہو
سچ بتاؤ کیون سراپا مغز ہو بے پوست ہو

رشک آتا ہے تمہاری دوستی پر دوستو   یہ بھی خواہش کہاں سے آئی دل مین بھائیو
اتنی اُلفت یہ محبت کیون ہے آخر سچ کہو   بھائی بندی کس طرح پیدا ہوئی بتلاؤ تو
کس طرح سمجھین کہ تم مین کیون محبت آگئی
خون کے پیاسون مین کیون اتنی اخوت آگئی

مدتوں اک دوسرے کا خون تم کرتے رہے   اختلافی مسئلوں پر کٹتے اور مرتے رہے
ہاتھ اپنے خون یکدیگر سے تم بھرتے رہے   خانہ جنگی مین برابر جیتتے ہرتے رہے
یاگراتے ہو تم آپس مین پسینوں پر لہو
تند خوئی چھوڑ کر کیون ہوگئے اب نیکخو

ایک ہے قرآن سب کا ایک ہی اسلام ہے   ساری دنیا کو اخوت کی صلاءِ عام ہے
سب کے دل مین اور زبان پر خدا کا نام ہے   قوم مین وحدت ہو پیدا بس اسی کا کام ہے
گورے کالے کا کوئی اب تفرقہ تم مین نہین
بندے اور آقا کا کوئی خرخشہ تم مین نہین

لوٹتے ہو رات دن سچی محبت کے مزے   اس جہاں مین بادۂ گلرنگ وحدت کے مزے
جام کوثر کے مزے انہار جنت کے مزے   بس اسی عالم مین فرحت اور راحت کے مزے
معرفت کے بادۂ رنگیں سے کیون مسرور ہو
مل گئی اتنی کہاں سے اتنے کیون مخمور ہو

سُوجھتی ہے عرش کی ہے عرش اعلیٰ پر دماغ   دل یہ کیون مسرور ہے اور طبع کیون ہے باغ باغ
سر مین کیون روشن دماغی کا ہے نورانی چراغ   دیکھ کر رنگین خیالی غیر کے دل مین ہے داغ
ہم نہین مین ٹلنے والے بات کے سمجھے بغیر
ہم نہین مین ہٹنے والے یاں کچھ دیکھے بغیر

رنج مین رہتے ہو شاداں غم مین رہتے ہو نہال   پڑھ کے اک لاحول کر دیتے ہو غم کو پائمال
درد و زحمت مین نظر پڑتے نہین ہرگز نڈھال   دکھ مین سکھ مین حمد گویاں ہے تمہارا بال بال
کوہ غم آکر گرے تم پہ تو جم جاتے ہو تم
بن کے صرصر آئے بھی آفت تو تھم جاتے ہو تم

حلم و استقلال مین تم بن کے رہتے ہو جبال   گرم رو تر برق تاباں سے ہے شہباز خیال
ہے اولوالعزمی تمہاری باصرصر کی مثال   جال پھیلائے کوئی۔ تم دم مین آؤ کیا مجال
دینداری مین بڑے ہی چُست ہو چالاک ہو
دشمن دین کے لئے سفاک ہو بے باک ہو

غیر کا کیا حوصلہ ہے تم پہ منہ آئے بھلا   غیرت دین کو تمہاری ہر کوئی ہے جانتا
ان کا دل گردہ کہ کہہ جائے تمہین منہ سے بُرا   ہے تمہاری بات کا ہر کوئی لوہا مانتا
دین کی پیکار مین بس مرد میدان ہو تمہین
بھاگتے ہین تم سے سب شیر نیستاں ہو تمہین

تم مین اتنی جرأت و شوکت کہاں سے آگئی   علم و فن کی تم مین یہ دولت کہاں سے آگئی
تم مین اتنی قوت و طاقت کہاں سے آگئی   قوت مردانہ اور ہمت کہاں سے آگئی
کیون نہین کہتے کرشمے ہین کسی کے فیض کے
یہ ہماری جرأتین ہین اک جری کے فیض سے

وہ خدا کا نیک بندہ اس پہ لاکھون ہون سلام   عیسیٔ دوران وہ تھا اپنے زمانے کا امام
جو صفاء صدق سے تھا پیارے احمدؐ کا غلام   جس کے اُٹھنے سے کف افسوس ملتے ہین تمام
رشتۂ وحدت مین تم کو کر گیا ہے ایک قوم تو
کرکے تم کو ایک پیدا کر گیا ہے نیک قوم

قوم تھی بیگانۂ ہستیٔ خدا سے الامان   مٹ چکی تھی دینداری کہنہ تھا باقی نشان
سینکڑون بت کعبۂ دل مین تھے پیدا و نہان   نام تھا اسلام کا کہنے کو زیر آسمان
ہستیٔ باری کا کچھ دل مین یقین باقی نہ تھا
راستبازی کا نشان ہرگز کہین باقی نہ تھا

کفر کی ظلمت دلون پر چھا گئی تھی کُچھ یہان   تہین بھلائی جاتی سب آیات قرآن مبین
تیرہ و تاریک تھی بدکاریون سے سب زمین   تھے تلے کُچلے جاتے احکام خداوند مبین
آسماں پہ اُڑ کے جا پہونچے تھے قرآن کے حروف
تھے بہت اونچے ثریا سے ہی ایمان کے حروف

فتنۂ دجال سے دنیا مین اک کہرام تھا   سر مین بس عیسیٰ کا پہنچی خیال خام تھا۔
دین کا ماتم تھا باقی اک خدا کا نام تھا   بھاگتے تھے نور سے ہر ایک کو سرسام تھا
جوق جوق آئے تھے سب کیش چلیپا کی طرف
فوج فوج آتے تھے سب دین نصاریٰ کیطرف

اس پریشانی مین آئی غیرت حق جوش مین   بیکسون کی بیکسی پر رحمتِ حق جوش مین
قدرت حق جوش مین اور شوکت حق جوش مین   عزتِ حق جوش مین اور سلطنت حق جوش مین
قادیان مین اُس نے اک مرد خدا پیدا کیا
ظلّ احمد عیسیٔ معجز نما پیدا کیا

اسنے دہریت مٹائی اور کیا اعلان حق   پھونک دی عالم کے تن مین اس نے آکر جان حق
چار سُو دہر مین جاری کیا ذیانِ حق   جان و دل سے مال و زر سے ہو گئے قربان حق
ہستیٔ حق کے لئے قائم کئے زندہ نشان
اس کے دم سے ہو گئے زندہ ہزاروں نوجواں

اس نے بخشا ہم کو جام بادۂ آبحیات   ایسا شیرین جس کے آگے پانی ہو جائے نبات
پی کے جسکو تشنگی سے مل گئی سب کو نجات   شان مین جس کی کہا قرآن نے عذب فرات
زندۂ جاوید اس نے کر دیا اسلام کو
اور روشن کر دیا دین خدا کے نام کو

پائمال اس نے کیا عیسائیت کے زور کو   اس نے بینا کر دیا عالم کی چشم کور کو
کر دیا اس نے فرو دجالیت کے شور کو   کھود کر دکھلا دیا عیسائیوں کی گور کو
تھی مسیحائی یہی۔ اس نے چلیپا توڑ دی
ضربۂ اعجاز سے پُشتِ نصاریٰ توڑ دی

کر گیا اغیار کو وہ دم بخود اور لاجواب   کارنامے اس کے دنیا مین ہین بیحد و حساب
ہم کو وہ سمجھا گیا قرآن سی روشن کتاب   مختصر یہ ہے کہ دنیا سے گیا وہ کامیاب
ثاقب اُس کی رُوح پر نازل ہو صدہا رحمتین
دیگیا جو ہم کو آکر دین حق کی نعمتین

رباعیات و مسدس ثاقب

جو فخر قوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہر سہ لکچرہائے شملہ کے قبل ۹ و ۱۰ و ۱۱ اگست کو پڑہی گئی۔

رنجور ترے در سے شفا پاتے ہین   بیمار ترے گھر سے دوا پاتے ہین
اے پیارے نبی راہنمائی سے تری   بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہین

(باقی دیکھو صفحہ)

اسلام جو زندگی بخش مذہب تہا وہ اب مُردہ اور دوسرے مذاہب کی طرح آمین بہی صرف زبانی جمع خرچ باقی رہ گیا ہے۔

دوسری خدمت اسلام ان لوگون کی ہم نے یہ دیکہی ہے کہ انصار دین کو ان لوگون نے ملحد۔ دجال۔ کافر اور بے ایمان کہا اور ان لوگون کا ساتہہ دیا۔ جو اعداء الرسول تھے اور سچے پکے خادمان رسول کو اسلام سے خارج بتا کر ان پر سینکڑون مفتریات قائم کئے۔

تیسری خدمت اسلام انہون نے یہ کی کہ جہان اشاعت کے لئے احمدیہ سلسلہ کے لوگ جاوین غیر مذہب والون کے ساتھ ملکر یہ ان کی راہ مین روڑا اٹکا دین۔

چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزارون ہزار روپیہ اشاعت اسلام کی راہ مین یوروپ اور دیگر ممالک مین تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کرین اون کو عبد الدرہم و الدینار کہین۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیر آباد یا پنجاب و ہندوستان کے کسی موضع مین ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہین کہ ہماری فیس بہیجدو تو آتے ہین ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔

پانچوین خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ کسی خادم دین کی دو کتابون کو آگے رکھو اور تیری لکھکر اپنے نام سے نولکشور اور گلاب سنگھ کے اصول پر شائع کردو۔

چھٹی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو جدا جدا پارٹیان بنی ہین ان کے تفرقے کے بڑہانے مین کوشش رکہو تا کہ اخبار اور کتابون کی تجارت قائم رہے۔

ساتوین خدمت اسلام ان کی یہ ہو کہ اگر اخبار کے لئے مضمون نہین ملا تو ندوہ کے ایڈیٹرون کی غلطیان نکالو۔ اور اگر یہ نہ ہو ایک نیا فساد قائم کیدو اور نقلی بزن و بلاسے کتابون کی تجارت کرتے جاؤ۔

آٹھوین خدمت یہ کہ شیاطین الانس سے راستبازون پر پتھر پھنکوائے جاوین۔ علی ہذا القیاس! یہ بات ہم پر خوب واضح ہے کہ ثناء اللہ کیا خدمت اسلام کر رہا ہے ثناء اللہ کی تصنیف اور اس کی تحریرین ہم سے مخفی نہین اس سے ہند و پنجاب کے دوسرے بہی ہمین معلوم ہین اگر اس کو کچہہ بہی خدا کا خوف ہوتا تو یہ ناپاک کلمہ مساوات منہ سے نہ نکالتا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین میری خدمت اسلام بڑہی ہوئی ہے۔ مرزا صاحب نے اسلام کی جو خدمتین کی ہین اور جو جماعت آپنے اپنے بعد اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کے لئے چھوڑی ہے اس کو دیکھکر سوائے ..... خاک بدہنش کے ثناء اللہ کے حق مین کچھ نہین نکلتا۔

ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ مین نے آریہ لوگون کی کتابون کی کتابون کے جواب لکھے کہان تک قابل فخر ہے اس کے لئے خود اس کی کتابین شاہد ہین۔ کہ ان مین کیا رکہا ہے اور اگر کچھ حصہ ہے تو وہ کہان سے لیا ہے مین تو یہ خیال کرتا ہون بجائے اس کے کہ اس کتابون سے کسی شخص کو فائدہ پہونچتا۔ اُس نے آریہ لوگون سے مباحثات مین بدزبانی کی تعلیم پاکر یا گون کو گالیان دینا سیکہا ہے اور بدگوئی مین بہت سا کمال حاصل کرلیا ہے۔

بعض اُن ناواقفون کے لکھدینے یا کہدینے سے جن کو صحیح و سقیم اور ردی اور جیدمین فرق نہین یا بعض ان حجرہ نشین مُلّایان مساجد کے تعریف کرنے سے جن کو کسی باکمال کی تصنیف دیکھنا اور اس زمانہ کے مجدد اسلام کی تحریرات کا پڑہنا نصیب نہین ہوا ثناء اللہ کا اپنے آپ کو شیر پنجاب اور خادم دین اور مجدد وقت تصور کرنا عجیب نادانی اور جہالت ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ اگر ثناء اللہ کی تمام تحریرات کا خلاصہ نکالا جاوے۔ جن پر کہ ان کو آریون کے مقابلہ مین لکھنے کی وجہ سے اتنی تسلی پیدا ہوئی تو وہ سارے کا سارا بہی اس قابل نہین کہ حضرت مرزا صاحب تو کجا ؎

چہ نسبت خاک را بعالم پاک ۔ حضور کے خادم نور الدین کی ایک کتاب تصدیق براہین یا نور الدین کے مقابلہ مین بہی دو ایک پاسنگ کے برابر ثابت ہو اگر ثناء اللہ اس کا موازنہ کرنا چاہے تو اسے مناسب ہے کہ اپنے اور نور الدین کے راحت بخش جوابات پر ہی غور کرے پھر جس قدر ثناء اللہ کے مضامین مین نے دیکھے ہین ان مین ایک اوباشانہ رنگ بھرا ہوا ہے ان مین کوئی روحانیت نہ جذب نہ خصم کے لئے مسکت۔ محض ایک خشک استخوان کی طرح ہین۔ پس ایسی تحریرون پر اُس مجدد اسلام کے مقابلہ پر ایسی گستاخی کرنا نہایت باجیہانہ بات اور بے حیائی کی علامت ہے۔ جس خادم رسُول اور محب اسلام نے اپنی کمال روحانیت اور پاک تعلیم اور توجہ تام سے کئی لاکھ کی جماعت کو دین قیم پر قائم کرکے تمام اعتقادی غلطیان دور کرین اور ان کے اندر ایسی علمی اور عملی طاقت پیدا کردی کہ ان مین اشاعت حق اور تبلیغ دین کے لئے ایک قسم کا سٹیم بھردیا۔ اور بہی بہت سے کا فرون کو دین اسلام مین داخل کیا اور خدمت دین کے لئے وہ بنیاد ڈالی جس کی برکت سے آج ہزاران روپیہ خدمت دین مین صرف کیا جاتا ہے اور تمام ممالک یوروپ مین اسلامی تعلیم کو پھیلانے کی غرض سے پوری کوشش ہو رہی ہے اور اس وقت تک کئی انگریز دین اسلام مین آچکے ہین۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ کے پاس بھی کوئی ایسا بین عملی ثبوت خدمت اسلام کا ہے تو اُسے چاہیے کہ ظاہر کرے تا کہ معلوم ہو جاوے کہ درحقیقت اسنے کوئی خدمت دین کی ہو صرف زبان درازی اور بدگوئی مین کمال حاصل کرلینا اور ناقص العقلون کی طرح لن ترانیان کرنا تو اس کو آسان ہے بات جب ہو کہ وہ کوئی عملی نمونہ بتائے۔

پھر علاوہ اسکے آریہ سماج کے مقابلہ مین جو تصنیفات بھی آپکی ہین انکے ساتھ اس نادان کی تصنیفات کے متعلق مقابلہ کا خیال کرنا بھی حماقت معلوم ہوتا ہے حضور نے اس باطل مذہب کے متعلق وہ کاری حربے چلائے ہین جس سے ان کا سر کچلا گیا مگر نہ معلوم یہ کیا بدسرشت انسان ہے کہ ناحق ایسی بیہودہ نقلیان کرتا اور ڈینگین مارتا ہے۔ مین حیران ہون اگر یہ شخص آریہ سماج کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مقابلہ کرتا یا کوئی تصنیف کرتا۔ تو نامعلوم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتا اس سے یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ تم نے عیسائیون کے مقابلہ مین کیا خدمت کی۔ دہریہ۔ برہمو سکھ اور دیگر باطل مذاہب کے متعلق کیا لکھا اور ان کے مقابلہ مین کیا خدمت اسلام کی ہے حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات سے براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ چشمہ معرفت۔ سرمہ چشم آریہ۔ جنگ مقدس وغیرہ ایسی بے نظیر کتابین ہین کہ جن کا مثل نہین مگر نہ معلوم یہ اسلام کے دشمن دوست نما خدمت اسلام کس چیز کا نام رکھتے ہین۔

یہ امر بھی قابل نوٹس ہے جو اسنے اسی اخبار مین لکھا ہے کہ مین پوری کتابین نہین پڑہتا صرف اسی قدر حصہ پڑہتا ہون۔ جو نکتہ چینی کے لئے ضروری ہے کیونکہ جب اسنے بقول خود کتابین ہی نہین پڑہین تو پھر اس کا دعوے تحقیق متعلق حضرت اقدس محض جھوٹ ہے۔ جیسا کہ اُس نے الہامات مرزا وغیرہ مین لکھا کہ مین نے پوری تحقیق کی ہے اور آپکی کتابون کو پڑہا ہے اور یہ بات اس لحاظ سے بھی قابل غور ہے کہ جس شخص نے بقول خود سلسلہ کے بانی اور آپکے اتباع کی کتابین ہی نہین پڑہین وہ کس طرح یہ کواس کرسکتا ہے اور اس کی یہ بڑ کہان تک قابل التفات ہے کہ مین مرزا صاحب سے اسلامی خدمات مین بڑھ کر ہون کیونکہ جب عملی ثبوت تو اپنی خدمت کا ثناء اللہ کوئی پیش نہین کرسکتا جیسے کہ حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کا ثبوت حضور کی ساری جماعت ہے اور جسمین ثناء اللہ جیسے سینکڑون ہین۔ الاان مین زبان درازی اور بدگوئی اور دشنام دہی اور گندی فطرت اور اس قسم کو نا گفتنی اوصاف نہین۔ اور بدلیل خود تصانیف کو پڑہا نہین جس سے اس کو آپ کی تحریری خدمات کا اندازہ ہو سکتا تو کیونکر بالیقین یہ رائے دینے کا استحقاق رکہہ سکتا ہے کہ میری خدمات اسلام بڑہی ہوئی ہین اگر ثناء اللہ کو شک ہو تو چاہیئے کہ حضور کی تصنیفات اور آپ کی جماعت کی تحریری مضامین کی فہرست ایک کالم مین اور اپنی تصانیف کی مضامین کی فہرست (جس پر اس کو دعویٰ جنون پیدا ہوا کہ میری اسلامی خدمت بڑھکر ہے) ایک کالم مین اپنے اخبار مین شائع کرکے اپنے ناظرین اخبار سے پوچھ لے۔ تا کہ اس کو اپنے جنون کا پتہ لگ جاوے اور اگر صرف فہرستون کی تیاری سے خود ہی اپنی غلطی سمجھ آجاوے تو ہم اس کو یہ رعایت دین گے کہ تم مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کے مقابلہ مین اپنے

www.aaiil.org

ساتھ اور ہم جنسوں کی خدمات کو بھی جمع کر کے موازنہ کر لو تاکہ تمہیں واضح ہو جاوے کہ مرزا صاحب نے اس زمانہ میں کیا خدمت اسلام کی ہے۔

اپنے مضمون میں ثناء اللہ نے مباحثہ دیوریا کو بھی اپنی ایک اعلیٰ خدمت اسلام لکھا ہے۔ اس وقت یہ تذکرہ ترک کر کے کہ اس مباحثہ میں اوس کے اور کون کون لوگ مددگار تھے اور آیا کسی احمدی کا بھی اس مدد میں کوئی حصہ تھا یا نہیں یہ امر دریافت طلب ہے کہ آیا مباحثہ ان کامیابیوں کے مقابلہ میں جو حضرت مرزا صاحب کو جلسہ مہوتسو یا جلسہ آریہ سماج لاہور یا پنڈت لیکھرام کی چھ سالہ کشتی اور مباحثہ ہوشیارپور یا مباحثہ امرتسر اور ان جلسوں کے مقابلہ میں جو سیالکوٹ۔ لاہور۔ لودیانہ وغیرہ ہوئے کچھ حقیقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ حضور کی ذات تو خیر ارفع و اعلیٰ تھی۔ حضور کے خادموں کو کلکتہ۔ راول پنڈی۔ فیروزپور شملہ وغیرہ میں جو بڑی فتوحات ہوئیں ان ہی کے ساتھ مباحثہ دیوریا کا موازنہ کرے خلاصہ یہ کہ جہاں تک دیکھا جاوے ثناء اللہ کا یہ قول کالبول کہ مرزا صاحب سے میری خدمات بڑھی ہیں اور نیز یہ کہ شکر گزار ہی آپ کا اور آپ کے سلسلہ کی تصانیف و تحریرات سے کوئی استفادہ نہیں کیا۔ بالکل خلاف واقع اور بہتان عظیم ہے۔ والسلام خیر الختام

فضل الدین از لاہور۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بدر خواتین

جناب اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ میں مضمون نویس نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے کبھی کسی اخبار میں مضمون لکھنے کا موقعہ ملا ہے اور نہ ہی میں نے باقاعدہ کسی سکول یا درس میں تعلیم پائی ہے صرف اپنے سرتاج کی مہربانی اور اپنے شوہر کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر احمدی کی عنایات سے کچھ کچھ مطالعہ کیا ہے اس لئے اگر میری عبارت میں کسی قسم کی غلطی ہو تو میری معزز بہنیں مجھے معاف فرماویں گی۔ یہ صرف اہلیہ اکمل کی جادو بیانی و حوصلہ افزائی نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں اپنے ٹوٹے ہوئے خیالات کا اظہار کروں اگرچہ میں کچھ عرصہ بدر کے کالموں میں اس انجمن مستورات کے جلسہ کا ذکر پڑھتی ہوں جو کہ میری قابل بہن مسز اکمل نے بنائی ہے مگر اس میں سوائے اہلیہ اکمل و اہلیہ ملک کرم الٰہی کے اور بہت مضمون دیکھنے میں نہیں آئے میں جہاں تک جانتی ہوں بہت سی بہنیں دار الامان میں مضمون لکھنے کے قابل ہیں۔ مثلاً مبارکہ بیگم دختر نیک اختر حضرت مسیح موعود (میری جان انپر فدا ہو) دختر پیر منظور الٰہی صاحب سعیدہ۔ اہلیہ مخدوم زادہ محمد اشرف۔ اہلیہ ہر دو صاحبزادگان حضرت اقدس غرضیکہ ہر ایک خاتون کو خامہ فرسائی کرنی چاہیئے نہ کہ یہ صرف کہ مسز اکمل نے لکھدیا اور باقیوں نے پڑھ لیا۔ ابھی میں نے کل ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ امریکہ میں ایک بی۔ اے پاس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کیا کام کرے گی تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے کو پریزیڈنٹ کے عہدہ کے لئے طیار کروں گی۔ اس پر اس کو کہا گیا کہ یہ کام بہت مشکل ہے تو کہنے لگی کہ میں پبلک پر ظاہر کروں گی کہ عورت کسی کام میں آدمیوں سے کم نہیں۔ سو میری رائے میں پہلے قادیان سے ہر ایک عورت کو جو کہ لکھی پڑھی ہے مضمون لکھنا چاہیئے اور باہر والی نوآموز بہنوں کو بتلانا چاہیئے کہ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسے مردوں کے لئے ریویو الحکم۔ البدر۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ وغیرہ قادیان سے نکلتے ہیں کیا مسز اکمل جیسی قابلہ بہنیں ایک چھوٹا سا ماہواری رسالہ جس کی قیمت کوئی ایک دو روپیہ کے قریب ہو نہیں نکال سکتیں میری رائے میں تین سو خریدار ہو جانا کوئی مشکل نہیں اور اس رسالہ میں مضامین اپنے باہم اتفاق خاوندوں کی تابعداری سسرال سے نیک سلوک اپنی غریب بہنوں سے سلسلہ محبت دآمد و رفت کا بڑھنا وغیرہ وغیرہ اور اشاعت اسلام درمیان مستورات ہوں چونکہ یہ رسالہ محض عورتوں کے لئے مخصوص ہو گا اس لئے امید ہے کہ فرقہ اناث جو قعر ضلالت میں ڈوبا پڑا ہوا ہے ٹھیک ہو جاوے گا اور آگے کو مائیں لکھی پڑھی نیک صالح ہونگی۔ تو ان کی اولاد بھی اعلیٰ تربیت یافتہ اور نیک ہوگی میں گو چند دنوں قادیان میں ہی رہی ہوں۔ اور آٹھ سات برس تک یہ جو لاہور میں رہنے اور احمدی بہنوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مگر افسوس کہ علمی مذاق خوش اخلاقی طبیعت جیسی کہ صحابہ کرام کی بیویوں میں پائی جاتی تھی ابھی بہت دور ہے اس لئے سردست جب تک کہ سب بہنیں مضمون لکھنے کے لئے طیار نہ ہو جاویں ضمیمہ نکالنے کی ضرورت نہیں یا تو بدر ہر ایک بہن کے مضمون کالم بدر خواتین میں چھاپ دیا کرے یا ایک علیحدہ رسالہ صرف عورتوں کے لئے ہو جس کی اڈیٹر مسز اکمل ہو آگے جیسا اور بہنیں رائے دیں عمل میں لایا جاوے میں ہر طرح درمے قدمے مدد دینے کو طیار ہوں۔ مگر انجمن مستورات میں اس بات کا فیصلہ کیا جاوے اور بدر کی معرفت سب بہنوں کو اطلاع دی جاوے۔

الراقم۔ اہلیہ سید محمد اشرف از جالندھر

بقیہ رباعیات ومسدسات ثاقب

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

ہیں فخر رسل سرور گیہان احمد ہیں مرجع صد قیصر و خاقان احمد

مومن کے لئے بشیر ہو کر آئے کافر کے لئے نذیر عریان احمد

مسدس ثاقب

آج دل میں مدح ختم الانبیا کا جوش ہے مدحت خیر البشر خیر الوریٰ کا جوش ہے

فکر خیر مصطفیٰ نور الہدیٰ کا جوش ہے ذکر روئے مجتبیٰ صاحب لوا کا جوش ہے

کر کے بھیجا جن کو حق نے رحمۃ للعالمین

جسکی پابوسی کو دوڑا شوق سے چرخ بریں

جلوہ گر تھا جن کے دل میں نور پاک کبریا ذکر کرتے آئے جن کے نور کا سب انبیا

سید الکونین ہیں جن کا خطاب یا صفا فخر آدم فخر عالم منبع نور ہدیٰ

اس کے احمد اور محمد دونوں پیارے نام ہیں

نام میں ہیں خوبیاں اور خوبیاں ان کے کام میں

وہ یتیموں کا سہارا صاحب خلق عظیم جس کے خوئے پاک فرماتا ہے قرآن کریم

وہ یتیم اور درج علم و فیض کا در یتیم چشمۂ لطف و کرم دریائے رحمت اور رحیم

اپنے بیگانے کو جس نے اپنا شیدا کر لیا

خلق عالمگیر سے دیوانہ اپنا کر لیا

صفحۂ دنیا پہ جب تھا دورۂ فسق و فجور کفر کی ظلمت تھی اور کافور تھا ایمان کا نور

ایسی حالت میں ہوا یہ رحمت حق کا ظہور نور پھیلا ہر طرف جب آئے دنیا میں حضور

چار سوئے دہر میں پیدا اجالا ہو گیا

اک صدا سے دین حق کا بول بالا ہو گیا

کیا عجم کا حال تھا اور کیا عرب کا حال تھا بدروی کا ہر طرف پھیلا ہوا اک جال تھا

ساری دنیا میں غرض نیکی کا گویا کال تھا بانوئے گیتی کا بگڑا حسن خط و خال تھا

آ کے دنیا کو سنوارا بانیٔ اسلام نے

واہ کیا تاثیر کی پیدا خدا کے نام نے

یاد ہیں سب کو عرب کی شوخیاں بیباکیاں وہ بڑے اطوار ان کے اور وہ ناپاکیاں

بدروی میں چشتیاں اور وہ چالاکیاں جنگ جوئی انکی وہ خونخواریاں سفاکیاں

احمد فرخندہ خو نے کیا سے کیا انکو کیا

متقی ان کو بنایا پارسا ان کو کیا

ان کے دل میں خشیت و خوف خدا پیدا کیا مہر و الفت امن اور صدق و صفا پیدا کیا

قوم میں گویا دم معجز نما پیدا کیا یوں کہو ضیا ر پیدا کیا

روشنی پھیلی جہان میں ان کے دل کے نور سے

دیکھ کر اہل نظر آئے لپک کر دور سے

جانتے ہی ہو عرب کہتے ہیں دنیا کو عجم اپنا جیسا بولنے والا سمجھتے تھے وہ کم

اپنی ہی شیریں بیانی کا بھرا کرتے تھے دم کون میدان بلاغت میں تھا ان کا ہمقدم

قوم کو اک قوم سے دم میں لڑا دیتے تھے وہ

اک ذرا سی بات میں فتنہ اٹھا دیتے تھے وہ

ان میں جب پیدا ہوئے جب افصح عجم و عرب وہ نبی ہاشمی وہ احمد اُمّی لقب

کیا کہوں ان کے سخن سنجوں پہ کیا ٹوٹا غضب سن کے قرآن میر میں سرنگوں تھے جب کے سب

قافیہ تنگ ان کی شعر و شاعری کا کر دیا

ناطقہ بند ان کی سحر و ساحری کا کر دیا

ان کی شعر و شاعری ان کی زبان ناپاک تھی ان کا دل ناپاک از روح و روان ناپاک تھی

بد زبانی کی بدولت انکی جان ناپاک تھی شاعری سے سیرت پیر و جوان ناپاک تھی

(باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آلِ عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اوّل)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - قرآن کریم سورۃ بقرہ میں جہان پہلا رکوع شروع ہوتا ہے - وہان متقی کی نسبت فرمایا ہے ومما رزقنٰھم ینفقون - یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں - یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے - پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدین آئی ہیں - دو رکوع میں اس قدر بیان ہے - کہ اس سے بڑھ کر کوئی کیا وعظ کرسکتا ہے۔

انسان دکھوں کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے - مگر حقیقی دینا تو وہ دینا ہے - جو خوشدلی سے دیا جائے - جس کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدی بہ اولئک لھم عذاب عظیم - بے ایمان آدمی جب عذابوں اور دکھوں کو دیکھیگا - تو اس کا دل یہ چاہے گا - کہ زمین کی گول کو بھر کر سونا دیدے - مگر نہ لیا جائیگا۔

پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پاسکوگے جبتک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید - انسان کو مال بہت پیارا ہے - پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

وما تنفقوا من شیء - جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ کو اس کا علم ہے یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے - پارہ سیقول - رکوع ۱۶ میں آیا ہے - من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا - فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ - واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون - کون ہے جو اپنے مالوں کو عمدگی سے الگ کر اور اللہ سے بڑھے - اس کو کئی حصہ بڑھاتا ہے - اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو ...

... حلا لبنی اسرائیل - دنیا میں جس قدر ایمان سے ...

دھوکہ بازیاں ہوتی ہیں اور لوگ شراب - زنا - چوری - جھوٹ سے بھی دریغ نہین کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے میں کوئی نصیحت کرے - تو الٹا اسی پہ اعتراض جماتے ہیں - جب مسلمانوں کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی - تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے - کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب میں فرمایا گیا - کہ سب چیزین جو ہم مسلمانوں کے کہانے میں آتی ہیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھین ہان وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کر دیا تھا (یہ ما حرم کے معنے ہیں)

من قبل ان تنزل التوراۃ - اور کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل - تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے - یہ بات خوب یاد رکھو - کہ کل الطعام کے یہ معنے نہین - کہ جو کچھ تورات میں حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید میں موجود ہے - بلکہ اس کے معنے یہ ہیں - کہ تمام چیزین جو ہم کھاتے ہیں یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھین - پس اگر ان چیزون کا کہانا ... حرامخوری ہے - تو یہ اعتراض ابراہیم - اسحٰق ویعقوب و یعقوب پر بھی ہوسکتا ہے - رسول کریم فرماتے ہیں کہ میں تمہاری کتابوں کا متبع نہیں ہون - میں ابراہیم کے دین پر قائم ہون۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا - تم بھی اسی دین کو قائم رکھو - افراط و تفریط سے بچنے والے ہوکر - حنیف کے یہی معنے ہیں - ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہیں - حنف - ٹیڑھے پاؤن والون کو بطور دعا کہتے ہیں - حنیف وہ آدمی ہے - جس میں کوئی کمی اور نقص زیادتی نہو - جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت میں افراط سے کام لیتا ہے - کبھی سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے معبودوں کے لئے قربانیاں کبھی دعائیں مانگتا ہے - کبھی اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے - یہ محبت میں غلو ہے - جو افراط کی نام ہے - اسکین خدا کے حق میں تفریط ہے۔

وما کان من المشرکین - مگر ابراہیم میں یہ عیب نہ تھا۔

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیون مانین کیا تورات کو چھوڑ دین یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ میں ہے - بکہ کہتے ہیں اس مقام کو جہان لوگون کا بڑا اژدہام ہو۔

مبارکا - برکت دیا گیا ہے ... - دیکھو یہین وہ مبارک وجود

www.aaiil.org

تھا۔ جو اہل ارض کے لئے امان تھا۔ اسی گھر میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پیدا ہوئے رضوان اللہ علیہم اسی میں طلحہ و زبیر۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ اللہ نے اس کے گھر کے لوگوں کو بڑا بنانا چاہا ہے۔

مقام ابراہیم۔ پھر اس مکہ کی اول تو یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ابراہیم کا عبادت گاہ ہے۔ یہودی۔ عیسائی اپنے متبوع کی کوئی جگہ پیش نہیں کر سکتے جو ان کے قبضہ میں ہو

دوسری آیۃ من دخلہ کان اٰمناً۔ یہ دوسری جگہ فرمایا۔ و یتخطف الناس من حولہم۔ کہ سارے جہان میں افراتفری پڑی ہے پر مکہ میں نہیں۔

تیسری آیۃ و للہ علی الناس حج البیت۔ جو یہ نہیں سمجھتا وہ یہ پیشگوئی سن لے کہ حج بیت اللہ کا لوگوں میں رہے گا

و من کفر۔ اور جو باوجود ان دلائل کے کفر کرے۔

تبغونہا عوجاً کے معنوں میں میں نے بہت غور کیا ہے بہت لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ عیب جوئی کی فکر میں لگے رہتے ہیں میں نے ایسی عادت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ مرتے نہیں جب تک اسی گناہ میں گرفتار نہ ہو لیں جس کے لئے وہ دوسرے کی تحقیر کرتے ہیں اور لوگوں میں شور و فساد ڈالتے ہیں۔ اسلام ایک سیدھا اور سادہ مذہب ہے۔ مگر تبغونہا یہ لوگ چاہتے ہیں اس کے لئے عوجاً۔ کہ کوئی عیب نکل آئے اور ایک معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام میں رہیں یعنے اللہ کی راہ پر قائم رہیں اور پھر اسی طرح ٹیڑھے کے ٹیڑھے بھی رہیں حقیقی تبدیلی کو پیدا نہیں کرتے۔ کیسا افسوس کا مقام ہے۔

ایک طرف اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ ہے۔ دوسری طرف عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہنا بہت ہی خطرناک راہ ہے مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم۔ اب جو بجائے ذکر اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرتا پھرے وہ مومن کیسا ہوا اور پھر اپنی غلطی پر اڑ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے خدا سے کوئی وعدہ لے لیا ہے اور بھی برا ہے۔ اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہ دیکھنا اور دوسروں کی آنکھ کے تنکے کو گھنونی نظر سے دیکھنا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا۔

ان تطیعوا۔ یعنے جیسے یہود وغیرہ چاہتے تھے۔ کہ اسلام صاحب اسلام۔ اصحاب اسلام کے اندر عیب تلاش کریں اور خود کتنے عیب دار ہوں۔ مگر دوسروں کی معمولی خطا کو بھی گرفت کرنے سے نہ رہیں۔ اسی طرز عمل پر اگر تم چلو گے۔ تو کافر ہو جاؤ گے۔ یوں تو کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا۔ جو یہودیوں کا فرمانبردار بن جاوے۔ پس تطیعوا کے معنے یہی ہیں کہ ان کے طرز عمل پر چلو گے جیسے وہ عیب چینی کرتے پھرتے ہیں ایسے ہی تم کرتے رہو گے۔ تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

مورخہ ۲۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

یا ایہا۔ اے۔ ایہا۔ سن لو تمہیں کو سناتے ہیں۔

الذین اٰمنوا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے۔

اتقوا اللہ حق تقاتہ۔ بیٹا اپنے باپ کا کہا مانتا ہے شاگرد اپنے استاد کا۔ محکوم اپنے حاکم کا دوست اپنے دوست کا اور یہ سب تسلیم کسی فائدہ کے حصول پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارا حکم بھی مان لو۔ تا تم فلاح دارین پاؤ۔ وہ حکم کیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اپنا سارا زور لگا کر۔

و لا تموتن الا و انتم مسلمون۔ اب موت کا وقت تو معلوم نہیں بعض وقت انسان سوتا سوتا ہی مر جاتا ہے اور مسلمان بننے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے آج سے ہی تیاری کر لو۔ اور ہر وقت یہی سمجھو۔ کہ موت قریب ہے تا تمہارا انتقال بحالت اسلام ہو۔ انسان جب کوئی نیکی شروع کرتا ہے۔ تو ہر نیکی کا قول یا فعل یا عمل دوسرے نیک قول یا فعل یا عمل کو پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ گویا ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے بمنزلہ زنجیر کی کڑی کے ہے۔ پس تقویٰ اختیار کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مسلمان ہی مرو گے۔ تقوے کی بہت سی راہیں ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے۔

و اعتصموا۔ اپنے آپ کو دکھوں سے بچا لو کس ذریعہ سے؟

بحبل اللہ۔ ایک اللہ کا رسن ہے۔ اس پر دو قومیں زور لگا رہی ہیں۔ تم سارے مل کر زور لگاؤ تا ذلت اور شکست کے دکھوں سے بچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں یہ رسے کا کھیل نہیں ہوتا تھا مگر اب تو سکولوں میں یہ کھیل رائج ہے۔ اس لئے اس آیت کی خوب سمجھ آ سکتی ہے۔

شفا۔ کنارہ

من النار۔ غضب۔ غیظ۔ کینے۔ ایک دوسرے کی جلن۔

فانقذکم منہا۔ ان تمام جہنموں سے قرآن نے نکالا۔

دیکھو۔ میں تمہیں درد دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا مزہ چکھا ہے ان کی قوم ایک کس مپرس حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعے ساری دنیا میں عظیم الشان اور مظفر و منصور ہو گئی۔

جب تک ہر ایک آدمی اپنے اغراض کو چھوڑ کر دوسرے کی ہمدردی میں فنا نہ ہو جاوے۔ یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عمائد مکہ کو دعوت دی اور کہا۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو ہمارا بوجھ

سلیم الفطرت پسند کرتا ہے وہ کرے اور جو اس کے خلاف ہو اس سے روکے۔

وتومنون باللہ۔ پھر خود بھی ان بھلائیون پر عمل کرنے والے ہو اور تمام اخلاق فاضلہ کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا ایمان ہے۔

الا اذیً۔ محض زبانی بکواس کرلین اس کے سوا اور کیا بگاڑ سکتے ہین۔

ثم لا ینصرون۔ مین تو اس کے یہی معنے کرتا ہون پھر کبھی بھی اون کو نصرت نہ دی جاوے گی۔ تیرہ سو برس سے یہود کا یہ حال دنیا دیکھ رہی ہے۔

الا بحبل من اللہ وحبل من الناس۔ ہان مسلمانون کے معاہدہ کے نیچے یا دوسرے لوگون کے معاہدہ و تعلقات کے اندر اس سے کچھ محفوظ رہ سکتے ہین۔

تقدیر عبارت یون ہے۔ اینما ثقفوا ما عصموا من الذلۃ الا عصموا بحبل من اللہ۔ یہ عصموا میز و آیات سے نکالا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ۔ اور من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم

مطلب یہ ہے کہ جہان پائے گئے ذلت سے نہین بچین گے۔ مگر مسلمانون سے عہدنامہ مین اس بری ذلت سے کچھ نہ کچھ بچ سکتے ہین۔ ایک اور معنے ہین وہ یہ کہ یہودی ہمیشہ ذلت مین رہینگے ہان اگر اللہ کے رسن کے نیچے آجاوین۔ یعنے مسلمان ہو جاوین یا کوئی اور مذہب اختیار کرلین تو پھر بچ سکین گے۔ یہودی۔ یہودی رہ کر کبھی فلاح نہین پا سکتے۔ الّا کو عاطفہ بھی بتایا ہے۔ یعنے ولا مطلب یہ ہے کہ وہ ذلت سے نہ بچین گے۔ خود مسلمانون سے عہدنامہ کرین۔ یا کسی دوسرے مذہب سے۔

المسکنۃ۔ یعنے سلطنت کے لئے ہاتھ پاؤن نہین مار سکینگے۔

من اھل الکتاب امۃ قائمۃ۔ ہر مذہب مین دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو شریر ہوتے ہین وہ غیر مذہب کی مخالفت محض از راہ شرارت کرتے ہین۔ ان مین طلب حق ہرگز نہین ہوتی۔ دوسرے وہ جو شرارتون مین شریک نہین ہوتے وہ نیکی مین بقدر اپنی طاقت کے بڑھتے ہین۔ اللہ پر۔ قیامت پر ایمان لاتے ہین اپنی عقل و فہم کے مطابق پسندیدہ کام کرتے اور برے کامون سے رکے رہتے ہین۔ اور کسی نبی وغیرہ کی ہتک نہین کرتے۔ اس قسم کے لوگون کو خدا نے امید وار ٹھیرایا ہے۔ کہ ما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ۔ جو کچھ بھی وہ بھلائی کرین اوس کی ناقدری نہ ہوگی۔

واللہ علیم بالمتقین۔ کیونکہ اللہ کو متقین کا علم ہے۔ پس ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمین رائے زنی کا کوئی حق نہین (اون نیکیون کی قدردانی یہی ہے کہ "اسلام" قبول کرنے کے لئے شرح صدر ہو جاوے) باقی رہے جو کھلم کھلا انکار کرتے اور شرارت و ایذا رسانی سے پیش آتے ہین وہ تو کچھ خرچ بھی کرین تو اکارت جاتا ہے۔

بطانۃ۔ اندرونی دوست نہ بناؤ۔ اس کی تصریح سورۃ ممتحنہ مین خوب فرمائی ہے اب اسے آگے اون کے طرز عمل سے اطلاع دی ہے تا محفوظ رہ سکو۔

مورخہ ۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

مکے کے لوگون مین خودپسندی اور خودی بہت تھی۔ اسکی جڑ آسودگی ہے کیونکہ تمام جہان کی پوجا کا مال اون کے پاس آتا تہا۔ پھر مکہ ایک بڑا معبد تھا۔ تمام عرب والے اس کی پوجا کرتے تھے اس لئے یہ لوگ اپنے تئین بہت سمجھتے تھے۔ تیسری وجہ ان کی خودپسندی کی۔ رحلۃ الشتاء والصیف تھی۔ یعنے وہ تجارت کے لئے موسم گرما مین عراق شام مصر وغیرہ کی طرف جاتے تہے۔ اور سرما مین ہندوستان۔ چائنا کی طرف جتنی تجارت پیشہ قومین ہین۔ وہ ایک وقت آسودگی کی وجہ سے خودی اور خودپسندی مین مبتلا ہو جاتی ہین خودی اور خودپسندی والے ہر بات پر ناک چڑہانے کا عادی ہو جاتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ دوسرون کی نسبت یہی کہتے ہین۔ ہم اسے کیا سمجھتے ہین۔ پس جب کوئی دوسرے کی بات سنتے نہین۔ تو حق کس طرح پا سکتا ہے ان کی اس خودی اور خودپسندی کی اصل جڑ تو ان کے بت تھے۔ جیسے ہندوستان مین مہاندیو ہے۔ ایسے ہی وہان ہبل تہا۔ جیسے یہان دیویان ہوتی ہین۔ وہان نائلہ تھی۔ ہر بت کے پجاری لاکھون روپے کماتے تھے۔ انہون نے جب دیکھا۔ کہ ایک نوجوان ہمارے ہی خاندان کا ہمارے تمام کارخانہ کرامت پر پانی پھیرنا چاہتا ہے۔ تو وہ آگ بگولا ہوگئے اور ادہر انہی کے قوم کے لوگ ورقہ بن نوفل۔ علی۔ زید بن حارث وغیرہ مسلمان ہوگئے۔ تو یہ اور بھی گھبرائے اور مقابلہ کی ٹھانی اور حتی الوسع اونہون نے کوشش کی۔ کہ کس طرح اسلام کا استیصال کیا جائے۔

نبی کریم کو ۱۳ برس اس گھمسان مین گزرے۔ دیکھو کس قدر بڑی ہمت کیسی بلند پروازی۔ کتنا محکم ارادہ ہے اور کیسا استقلال تہا پھر صحابہ مین جن کی قومیت اور عصبیت نہ تہی وہ بھاگ اٹھے۔ فرمایا حبش مین چلے جاؤ۔ وہان وہ لوگ جا کر رہے پہلے رنگ مین تو بتایا۔ کہ شریر سے شریر حکومت کے نیچے کس طرح مسلمانون کو رہنا چاہئے دوسری مین یہ بتایا کہ نیک دل عیسائی گورنمنٹ کے تحت مین کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ گویا آپ کو یقین تہا کہ ایک وقت مسلمانون پر آنیوالا ہے کہ وہ غیر قومون پر حاکم ہون گے اور پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ وہ محکوم ہونگے یہ تو مکہ کے حالات تہے اب جب آپ مدینہ مین آئے تو یہان کی رسم و رواج سے آپکو آگاہی نہ تہی انکی جماعتون مین کوئی منصوبہ کرتا۔ تو کوئی خبر تک دینے والا نہ تہا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اول)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ قرآن کریم سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے۔ وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے ومما رزقنٰہم ینفقون۔ یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں۔ ۵ رکوع میں اس قدر بیان ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر آدمی کیا وعظ کرسکتا ہے۔

انسان دکھوں کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے۔ مگر حقیقی نیا تو وہ دنیا ہے جو خوشدلی سے دیا جاوے۔ پہلے کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدہم ملء الارض ذھبا ولو افتدی بہ اولئک لہم عذاب عظیم۔ بے ایمان آدمی جب عذابوں اور دکھوں کو دیکھیگا۔ تو اس کا دل یہ چاہے گا۔ کہ زمین کی گول کو بھر کر سونا دیدے مگر قبول نہ ہوگا

پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پاسکوگے جب تک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید۔ انسان کو مال بہت پیارا ہے پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

وما تنفقوا من شیء۔ جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ کو اس کا علم ہے یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے۔ پارہ سیقول... رکوع ۱۶ میں آیا ہے۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا۔ فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ۔ واللہ یقبض ویبصط و الیہ ترجعون۔ کون ہے جو اپنے مالوں کو عمدگی سے الگ کرے اور اللہ اسے بڑھا کر اس کو کئی گنا بڑھاتا ہے۔ اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے۔

کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل۔ دنیا میں جس قدر ایمانیاں دھوکہ بازیاں ہوتی ہیں اور لوگ شراب۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے میں کوئی نصیحت کرے۔ تو اُلٹا اسی پر اعتراض جاتے ہیں۔ جب مسلمانوں کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی۔ تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے۔ کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب میں فرمایا گیا۔ کہ سب چیزیں جو ہم مسلمانوں کے کھانے میں آتی ہیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں ہاں وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کر دیا تھا (یہ ما حرم کے معنے ہیں)

من قبل ان تنزل التوراۃ۔ اور کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل۔ تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے۔ یہ بات خوب یاد رکھو۔ کہ کل الطعام کے یہ معنے نہیں۔ کہ جو کچھ تورات میں حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید میں موجود ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمام چیزیں جو ہم کھاتے ہیں یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھیں۔ پس اگر ان چیزوں کا کھانا... حرام خوری ہے۔ تو یہ اعتراض ابراہیم۔ اسحق ویعقوب علیہم السلام پر بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم فرماتے ہیں کہ میں تمہاری کتابوں کا متبع نہیں ہوں۔ میں ابراہیم کے دین پر قائم ہوں۔

فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا۔ تم بھی اسی دین کو قائم رکھو۔ افراط وتفریط سے بچنے والے ہوکر۔ حنیف کے یہی معنے ہیں۔ ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہیں۔ حنف ٹیڑھے پاؤں والوں کو بطور دعا کہتے ہیں۔ حنیف وہ آدمی ہے۔ جس میں کوئی کمی اور نقص زیادتی نہ ہو۔ جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت میں افراط سے کام لیتا ہے۔ کبھی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے محبوب کے لئے قربانیاں کبھی دعائیں مانگتا ہے۔ کبھی اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے۔ یہ محبت میں غلو ہے۔ جو افراط کی نام ہے۔ اسمیں خدا کے حق میں تفریط ہے۔

وما کان من المشرکین۔ مگر ابراہیم میں یہ عیب نہ تھا۔

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیوں مانیں کیا تورات کو چھوڑ دیں یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ میں ہے۔ بکہ کہتے ہیں اس مقام کو جہاں لوگوں کا بڑا اژدحام ہو۔

مبارکا۔ برکت دیا گیا ہے.... دیکھو یہیں وہ مبارک وجود

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(بقیہ)

(سورۃ بقرہ یکم اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۱ و ۲)

منہم من کلم اللہ ۔ کلام تو سب پیغمبروں سے ہوا مگر بعض کو مخصوص بوجہ کثرت کلام کیا۔

البینٰت ۔ کھلی باتیں عیسیٰ کی تعلیم اخلاق کی تھی اور اخلاقی رنگ کا وعظ ہر مذہب میں مقبول ہوتا ہے اس لئے اسے بینٰت فرمایا۔

وایدناہ بروح القدس ۔ اس اخلاقی تعلیم کو اپنی پاک کلام سے مؤید کیا۔ روح القدس یعنی کلام لانے والے فرشتے کو بھی کہتے ہیں ۔ مگر عام معنے یہی ہیں ۔ پاک کلام۔

قرآن شریف میں ہے ۔ وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ۔ ایک دوسری جگہ فرمایا ۔ ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا اللہ ۔

ما اقتتل الذین من بعدھم ۔ یعنے اگر کوئی لڑائی کرتا تو ہم اسے فوراً قتل کر دیتے بدزبانی کرتا تو زبان بند کر دیتے ۔ مگر سنت کو اللہ نے مجبور نہیں بنایا ۔ نہ ان کے اختیارات کو چھینا ۔ بلکہ مقدرت عطا کی ہے ۔

ولکن اختلفوا ۔ جب خدا نے جبر نہ کیا ۔ اختیارات نہ چھینے تو ان لوگوں نے اس مقدرت سے ہم زور سے کام لینے تو وہ نہ لڑتے مگر جب ہم نے ہدایت پر مجبور نہ کیا تو لڑنے اور گمراہی پر کیوں مجبور کرنے لگے ۔

فمنہم من اٰمن ۔ مگر کچھ ایسے تھے جنھوں نے ان کے مطابق عمل کیا ۔

ومنہم من کفر ۔ بعض ایسے تھے جنھوں نے اس میں خلل ڈالا اس کی تعلیم کا انکار کیا ۔

ولو شاء اللہ ما اقتتلوا ۔ جناب الٰہی تو ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قدرت نہ دیتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ وہ جبر کرنے والا نہیں ؀

یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ ۔ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس دن نہ کوئی بیع ہوسکیگی نہ خلۃ نہ شفاعۃ ۔ یہاں بیع ۔ خلۃ ۔ شفاعۃ کی مطلق ہرگز نہیں ہے ۔ عربی میں لا دو طرح سے آتے ہیں ۔ ایک وہ جس کے بعد تنوین آتی ہے اور ایک وہ جس کے بعد تنوین نہیں آتی پہلے کی مثال یہی آیت ہے اور دوسرے کی مثال لا ریب فیہ ۔ ولا جدال ۔ ان دونوں لاؤں میں فرق ہے ۔

تنوین نہ ہو تو اس کے معنے ہیں بالکل "نہیں" یہ لانفی جنس کا ہے اور اگر تنوین ہو تو اس سے مراد ہے ۔ بعض صورتوں میں نہیں یہ لامشبہ بلیس ہے اب چونکہ یہاں تنوین ہے اس لئے یہاں بیع کی مطلق نفی نہیں اسی لئے دوسرے مقام پر فرمایا ۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ ۔ اور نہ خلۃ کی مطلق نفی ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ۔ اور نہ شفاعۃ کی چنانچہ اس سے آگے الا باذنہ آتا ہے

والکافرون ھم الظالمون ۔ کافر اپنی جان پر بھی ظلم کرتا ہے اور دوسروں پر بھی۔

لا الٰہ الا ھو ۔ معبود وہی ہے جس کی بات کو مانا جائے پس اس کی فرمانبرداری کرو۔

القیوم ۔ حافظ و ناصر

سنۃ ۔ کسی شخص نے اعتراض کیا تھا کہ اونگھ سے کیا نقصان ہو سکتا ہے ۔ اس کے ہاتھ میں دو شیشے دے گئے اور کہا گیا کہ تم اس کی حفاظت کرو ۔ جب اسے نیند کا غلبہ ہوا تو اس نے اپنے تئیں بہت روکا مگر اونگھ جو آئی ۔ دونوں شیشے آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ گئے ۔

کرسیہ ۔ کرسی کے معنے علم کے ہیں بخاری میں یہ موجود ہیں ۔ ایک شعر بھی یاد آگیا ۔

تحف بہم بیض الوجوہ وعصبۃ کراسی بالاحداث حین تنوب

۲ اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱)

لا اکراہ فی الدین ۔ ایک انبیاء کی راہ ہوتی ہے ایک بادشاہوں کی ۔ انبیاء کا یہ قاعدہ نہیں ہوتا کہ وہ ظلم و زبردستی و تعدی سے کام لیں ۔ ہاں بادشاہ جبر و اکراہ سے کام لیتے ہیں ۔ پولیس صرف ایک گرفت کر سکتی ہے جب کوئی گناہ کا ارتکاب کرے مگر مذہب گناہ کے ارادہ کو بھی روکتا ہے پس جب مذہب کی حکومت کو آدمی مان لیتا ہے تو پولیس کی حکومت اس کی بہتر نگاہ میں اتنی ضروری نہیں رہتی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبر و اکراہ کا تعلق مذہب سے نہیں پس کسی کو بہ سبب مذہب قتل کرو ۔ کیونکہ جو دل سے مومن نہیں ہوا وہ ضرور منافق ہے شریعت نے منافق اور کافر کو الگ الگ رکھنے میں جگہ دی ہے ۔ غلطی سے ایسی کہانیاں مشہور ہو گئی ہیں کہ اسلام بزور شمشیر دنیا میں پھیلایا گیا ہے ۔ بھلا خیال تو کرو ۔ اگر اسلام میں جبر جائز ہوتا تو ہندوستان میں اتنے سو سال حکومت کے بعد یہ ہزاروں برسوں کے مندر شوالے اور بت سنگین کیوں موجود پائی جاتیں ۔

عالمگیر کو بھی الزام دیتے ہیں کہ وہ ظالم تھا اور بالجبر مسلمان کرتا یہ کیسی بیہودہ بات ہے اس کی فوج کے سپہ سالار ایک ہندو تھے ۔ بڑا حصہ اس کی عمر کا اپنے بھائیوں سے لڑنے گزرا اس کی مدت بھی تانا شاہ کے مقابلہ میں ہوئی ۔ پھر اسلام بادشاہوں کے افعال کا ذمہ دار نہیں مسلمانوں نے بڑی غلطی کی کہ معترضین کے مفتریات کو تسلیم کر لیا ۔ حالانکہ اسلام دلی محبت و اخلاق سے حق بات ماننے کا نام ہے ۔ اسی لئے اسلام میں جبر نہیں ۔ یہ بات ضروری یاد رکھنی چاہیے اسلام میں ہرگز اکراہ نہیں ۔ چنانچہ پارہ گیارہ رکوع ۱۰ میں فرماتا ہے ۔ ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلہم جمیعا ۔ افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مؤمنین ۔

قد تبین الرشد من الغی ۔ رشد کہتے ہیں ۔ اصابۃ الحق والصواب یعنی واقعیات کو پا لینا اور حق تک پہونچ جانا ۔ غی کہتے ہیں اس حق و صواب کی جگہ سے رک جانے کو ۔ اسلام کے چند اصول بیان کرتا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رشد و غی کو کیا امتیاز سے بیان کیا ہے ۔

فرمایا ۔ شرک نہ کرو ۔ وعید بتلایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔ کوئی حضرت مسیح کو پوجے یا امام حسین رضؓ یا سید عبد القادر جیلانی کو یا درخت یا تالاب ۔ پہاڑ ۔ جانور کو سب برابر ہیں کیونکہ یہ

یہ سب چیزیں خادم ہیں۔ سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض۔ پس جو مخدوم ہونے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی وہ تمہاری معبود کس طرح بن سکتی ہیں۔ انجیل وید۔ ژند وستا بدہ کی تعلیم میں سے عظمت آلہی کی یہ راہیں ہرگز نہیں پائیں۔ قرآن کا ایک ایک رکوع مسلمانوں کو توحید کا سبق دیتا ہے۔ پھر بھی اگر یہ شرک میں گرفتار ہیں تو ان کی بدقسمتی۔ کیا خوب فرمایا۔ ابغیکم الھاً وھو فضلکم علی العالمین۔ تم خود جہان والوں سے افضل۔ اور پھر انہی میں سے کوئی چیز تمہاری معبود بنے؟

پھر اسلام میں تمام اخلاق کی نسبت دیکھو۔ کہ شراب سے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا کیونکہ یہ سب برائیوں کی جڑ ہے ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہوگیا اس نے کہا وصل کی شرائط (۱) اس بت کی پرستش کرو (۲) خاوند کو قتل کردو۔ شراب پی لو۔ اس نے کہا کہ ایک شراب پینا مان لیتا ہوں۔ باقی بہت خوفناک گناہ کے افعال میں نہ کرونگا جب شراب پی تو پھر دوسری چیزوں کا بھی مرتکب ہوگیا۔

اسلام کا تیسرا اصول۔ پردے کی تعلیم ہے۔ کسی کتاب میں جو خدا کی طرف سے منسوب کی جاتی ہے یہ تعلیم نہیں پائی۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم اور قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن۔ مومن مرد اور عورتیں نیچی اور نیم باز نگاہیں رکھنے کی عادت ڈالیں۔

دیکھا۔ جماع الاثم (خمر) اور حبائل الشیطان (عورت) سے کس طرح روکا پھر نماز کی تاکید کی جو شخص پانچ نمازوں کا پابند ہے وہ کبیرہ گناہ شراب وغیرہ کا ارتکاب نہیں کریگا۔ پھر اسلام میں مال حرام سے ممانعت کی۔ شراب وغیرہ کا پینا مال کثیر پر موقوف ہے اور مال کثیر زیادہ تر طریق حرام ہی سے آتا ہے اس لئے منع کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ اللھم ارزق آل محمد قوتاً۔

پھر اسلام میں جزا و سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی کل گناہوں سے روکنے والا ہے پھر اسلام کا بڑا اصل کہ وہ تمام پسندیدہ امور کے کرنے اور قبیح امور کے نہ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک موقعہ پر فرمارہے تھے۔
كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر

ایک قوم نے اپنا سفیر واسطے تحقیق دین اسلام کے بھیجا تھا وہ یہ کلمہ سنتے ہی واپس گیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا سب مسلمان ہو جاؤ وہ حیران ہوئے تو اس نے بتایا کہ جس مذہب کا اصل امر بالمعروف نہی عن المنکر ہو وہ کیونکر برا ہوسکتا ہے بلکہ اس میں نہ داخل ہونے والا برا ہے۔

فمن یکفر بالطاغوت۔ طاغوت۔ طغوت سے نکلا ہے حدبندی سے آگے بڑھنے والے کو طاغی کہتے ہیں۔ سیلاب کو بھی طغیانی اسی لئے کہتے ہیں کہ پانی ندی کی حد مقررہ سے باہر نکل کر اچھلتا ہے۔

شریعت نے ہر بات کے لئے حد رکھی ہے پس جو اس حد سے نکلا ہے وہ طاغی ہوا اور جو تمام حدبندیوں کو توڑ کر نکل جاوے وہ طاغوت کہلاتا ہے۔ پس جو شخص اللہ سبحانہ کا جو منزہ ہے تمام عیوب و نقائص سے اور جامع ہے کمالات و خوبیوں کا۔ فرمانبردار ہو۔ تو فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ اس نے مضبوط پکڑنے کی چیز کو پکڑا۔ عروۃ کہتے ہیں پکڑنے کی چیز کو۔

اللہ ولی الذین۔ اللہ جو سمیع علیم ہے اس کی پہچان کیا ہے فرماتا ہے کہ وہ مومنوں کا والی بن جاتا ہے۔

اب مومنوں کی پہچان بتاتا ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ ظلمت کیا ہے جس میں تمیز نہ رہے۔ روشنی کا [illegible] تمیز ہوسکے۔ معمولی روشنی، سورج کی ہے پھر اس سے بڑھ کر نور [illegible] [illegible] ہے انسان کے [illegible] روحانی امراض معلوم ہوں پھر اس سے بڑھ کر نور [illegible] آواز سے، ناک سے [illegible] بڑھ کر انوار وہ [illegible] ہونٹ سے کسی کے اخلاق پر آگاہ ہو جاتے ہیں جاویں وہ مومن ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ پس مومن ہونے کا نشان ہے کہ اس انسان کی قوت ممیزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ تاریکیوں سے نکل کر انوار میں آتا جاتا ہے اور اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔

ظلمتیں بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک رسم کی۔ مثلاً شادی آگئی اب رسم کہتی ہے کہ دس ہزار روپیہ خرچ کرو۔ اب گھر میں تو اپنے روپے ہیں نہیں۔ پس ساہوکار دن کے پاس جاتا ہے وہ سود مانگتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو سود دیتا یا لیتا ہے۔ وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔ پھر اسی طرح بڑھتے بڑھتے ایک گناہ سے کئی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے

پھر عادت کی ظلمت ہے۔ یہ عادت بری بلا ہے جس چیز کی عادت پڑجاوے وہ چھٹا نہیں [illegible]۔ بعض کو قصہ سننے کی دھت ہوتی ہے۔ بعض کو ناول پڑھنے کی بعض کو چاء پینے کی۔ حقہ پینے کی۔ پان کھانے کی۔

پھر ظلمت ہے شہوت۔ حرص۔ غضب۔ سستی۔ کاہلی۔

پس یہ بات یاد رکھو کہ جس تعلیم سے قوت ممیزہ بڑھے وہ سچی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

یہ تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس ساری سورۃ کا مقصد دشمن سے مقابلہ کے لئے طیار کرنا ہے اور اس کے ضمن میں تمام قسم کی سچائیاں اور فضائل اور تقوے کی راہیں بتادی ہیں۔ اور یہ سمجھا دیا ہے کہ کامیابی کی کنجی ارادہ کا پاک۔ اصل صرف تقوے ہے۔ یؤمنون بالغیب الی اولٰئک ھم المفلحون سے اس مضمون کو شروع کیا ہے اور یہاں اب بتایا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اللہ کے پاک بندوں سے جھگڑا کرتے ہیں وہ متنبہ ہوں اگرچہ کمزور ہوتے ہیں مگر اللہ ان وقت پر ان کی ایسی دستگیری کرتا ہے کہ دشمن دم بخود رہ جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں مقابلہ میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ اور اس غریب جماعت کو ہلاک کردونگا۔ مگر آخر وہ خود ہلاک ہوتا ہے۔ یہ مخالفت نادانی سے انبیاء کے ہمراہیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نوح کے ماننے والوں کو اس کی قوم کے امرا کہتے ہیں۔ اراذلنا بادی الرای پھر موسے علیہ السلام کو بھی فرعون نے یہی کہا۔ الم نربک فینا ولیدا و لبثت فینا من عمرک سنین۔

کیا ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر کے بہت سال یہاں نہیں

[illegible] انہیں [illegible] کرنی نیکی سے جس کا ترجمہ [illegible]

[illegible] تونے تمام نبی امام بنا رکہا ہے پس کیا [illegible]

[illegible] پال۔ اگر تم پرورش ہے تو کیا اس کے ماں باپ

[illegible] ان کے اتباع کو یہ بات کی نگاہ سے دیکھتے

[illegible] حضرت ابراہیمؑ

[illegible] کام کرتے تم [illegible]

[illegible] الذی یحیی و یمیت۔ میرا رب ہی ہے کہ جو آبادی

اور ویرانی کرتا ہے [illegible] و اماتت کے یقیناً یہی معنی ہیں غلطی کرتے ہیں وہ جو ہمان زندہ کرنے اور مارنے کے معنے لیتے ہیں کیونکہ یہ تو ایک [illegible] سے بیوقوف ہی دعوی نہیں کرتا کہ حیات و ممات طبعی کا موجب میں ہوں۔ اس کے ثبوت میں ہم موت کے کئی معنے پیش کرتے [illegible] جو لغات عرب سے ثابت ہیں۔ موت کے ایک معنے ہیں۔ نشو و نما کے۔ چنانچہ فرمایا یحیی الارض بعد موتہا۔ اور احیینا بہ بلدۃً میتاً۔

(۲) احساس کا دور ہونا۔ قوی کا زوال۔ جیسے اس آیت میں یا لیتنی مت قبل ہذا وکنت نسیاً منسیاً۔ مرجانے کی دعا جیسے احادیث میں منع ہے [illegible] توراۃ میں بھی۔ پس مریم [illegible] موت کی دعا نہیں کرسکتی تھیں۔

(۳) زوال عقل۔ امن کان میتاً فاحییناہ۔ یعنے کہ عقل سے بے ایمان۔ انک لا تسمع الموتی [illegible] آخر وہ انبیاء کی پاک صحبت سے عقلوں والے ہو گئے۔

(۴) حزن مکدر للحیاۃ۔ یاتیہ الموت من کل مکان وما ہو بمیت۔ ہر طرف سے دکھ اور حیات کو مکدر کرنے والے آئینگے۔

(۵) نیند کے معنے۔ سونے کے بعد اٹھے۔ تو یہ دعا احادیث میں آئی۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا۔

(۶) قوت حیات کا بطلان۔ انک میت وانہم میتون۔

(۷) جن کا بدلہ لیا جاوے وہ ہی مردہ ہیں۔ سبعہ معلقہ کا ایک شعر ہے۔

ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصاقب۔ فیہا الاموات والاحیاء۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء۔ زندہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ ان کا بدلہ لیا جاوے گا۔ غرض یہ موت کا لفظ مشابہ [illegible] ہے۔ پس جو [illegible] فرمانے ہیں وہ مختلف المعانی۔ الفاظ کو حسب موقعہ معنے کا لباس پہناتے ہیں۔

(۸) ترقی کے رک جانے کا نام ہی موت ہے۔ (۹) فقر کا نام ہی موت ہے۔

(۱۰) موت العقل۔ موت العلم اور ذلت کا نام ہی موت ہے۔ اول من مات ابلیس۔ [illegible] سب مرقعہ موت کے [illegible] ویرانی کے ہیں۔

ابراہیم نے کہا کہ آبادی و ویرانی میرے رب کے اختیار میں ہے وہ کا فرہ بولا نہیں۔ یہ کام [illegible] کے متعلق ہے میں ہی بادشاہ ہوں۔ پس یہ تو میں ہی کرسکتا ہوں۔ سبحان اللہ [illegible] کی کیا عقل ہوتی ہے۔ فرمایا۔

ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب۔ نادان خیال تو کر تو اپنے مذہب کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ تم تو سورج کی پرستش کرتے ہو اس وجہ سے کہ فصول وغیرہ کو اسی سے وابستہ سمجھتے ہو۔ اب اگر احیاء و اماتت (ویرانی۔ آبادی) تمہارے اختیار میں ہو تو گویا سورج تمہارا معبود نہیں بلکہ وہ تمہارے قبضہ اختیار میں ہے پس اگر یہ بات ہے تو تم اس کی چال پر ذرا حکومت دکھاؤ۔

جن لوگوں کی اس نکتہ چینی کی سمجھ نہیں آئی انہوں نے کہا کہ ابراہیم نے ان اللہ یاتی کہہ کر تبدیل استدلال کیا ہے اور صوفیوں نے یہ بتایا ہے کہ پہلی دلیل کو قوی کیا ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ انبیاء کا طریق مباحثات میں یہ ہے کہ وہ اپنا آپ درمیان سے نکال دیتے ہیں۔ وہ جناب الٰہی کے حکم کے نیچے ہو کر کام کرتے ہیں اس لئے مناظروں میں ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں اور وہ کافر مبہوت ہو کر رہ گیا۔

ایک بات یاد آئی کہ ابن صیاد کے پاس نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) گئے اور اسے کہا میرے دل میں کیا ہے اس نے کہا۔ دخ۔ آپ کے دل میں یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ اس نے بتایا کہ دخ کے متعلق کوئی مضمون ہے آپ نے فرمایا۔ اخسا لم تعدو قدرک۔ ذلیل رہ اس سے نہیں بڑھیگا۔ مطلب یہ تھا کہ آئندہ ہم احتیاط کرینگے جناب الٰہی کے حکم کے نیچے حسب دستور مناظرہ ہوگا۔ پھر تو کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

او کالذی مر علی قریۃ۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی سمجھایا ہے کہ انسان جب اللہ کے حضور کامل یقین سے دعا کرتا ہے تو وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

دعاؤں میں تین مشکلات لوگوں کو پیش آتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خدا کی خدائی اور اس کی حکومت پر ایمان نہیں لاتے۔ قسم قسم کی خواہشیں کرتے ہیں۔ جن کا نتیجہ ان کے حق میں اچھا نہیں [illegible] خدا تعالیٰ جب قبول نہیں کرتا تو وہ نادانی سے دعا ہی کے منکر ہو جاتے ہیں حالانکہ اگر ان کی یہ دعائیں قبول ہوں تو دنیا فنا ہو جائے۔ عورتوں ہی کو لو۔ وہ بچوں سے تنگ آکر انہیں کس طرح کوستی ہیں ایک عورت ایک نئی قسم کی بددعا دیا کرتی تھی وہ یہ کہتی [illegible] لوہے کا جھاڑو۔ لوہے کا جھاڑو [illegible] مطلب یہ تھا کہ ایسا صفایا ہو کہ کوئی نام و نشان نہ [illegible] اپنے بیٹوں کے حق میں بددعائیں دیتے ہیں ادہر [illegible] اگر [illegible] کی دعائیں خدا تعالیٰ سن لے تو ایک ہی نہ رہے۔ پھر دوسری بات [illegible] ایک [illegible] موت اختیار کرتا ہے۔ دعا جب ایک خاص [illegible] کو جامہ پہنایا جاتا ہے بعض لوگ ویسے [illegible] پھر بعض لوگ ایسے ہی ہیں۔ جو اس [illegible] کہ دعا ضائع نہیں جاتی۔ بلکہ اگر وہ مقصد حاصل نہ ہو تو اس کا فائدہ [illegible] کہ معاصی کے نتائج اور آنے والی بلاؤں سے بچا لیتی ہے۔ یہاں ان آیات میں جو مذکور ہے اس کی اصل یہ ہے کہ بنی اسرائیل جب شرارت میں حد سے بڑھ گئے تو خدا تعالیٰ نے ان پر ذلت و مسکنت ڈال دی۔ وہ بابل میں جلاوطن کئے گئے۔ پھر جب انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا۔ نوان میں حزقیل، عزرا، دانیال سے برگزیدہ پیدا ہوئے حزقیل نے ان کے لئے بہت دعائیں کیں اور گھبرا کر پکار اٹھے کہ اب یہ مردہ قوم کب زندہ ہوگی۔ یہ ویرانہ کب آباد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو رؤیا میں سب کچھ دکھایا۔ یہ ایک عام سنت اللہ ہے۔ کہیں [illegible] میں تفصیل ہو۔ قرآن شریف اس کی طرف اجمالی

www.aaiil.org

اشارہ کرتا ہے اور جس کا توریت میں مجمل بیان ہو۔ قرآن شریف اسے مفصل بیان کرتا ہے
اس قصہ کو توریت میں خوب کھولا گیا ہے۔ وہاں حزقیل باب ۳۷ میں صاف لکھا ہے کہ
آپ نے خواب دیکھا ایک وادی میں ہڈیاں بھری ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نبوت (پیشگوئی)
کرو ... ... چنانچہ پیشگوئی ہوئی اس کی مثالیں بہت مل جاتی ہیں
چنانچہ اس طرز کی ایک رؤیا ابو حنیفہ کی ہے کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)
کی قبر کی ہڈیوں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ معبرین زمانہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم ص
کے سچے علم میں ایک بے خبری کا مرض آگیا تھا آپ کے ذریعہ سے اب یہ دین از سر نو زندہ ہوگا
اماتہ اللہ — کے متعلق میں یہ بھی سنائے دیتا ہوں کہ بعض وقت نبی امت کا
قائم مقام ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج میں دودھ اور شراب
پیش کیا گیا تو آپ نے دودھ پیا تب جبرئیل نے بتایا کہ اگر آپ شراب پیتے تو تمام امت بدکار ہو جاتی
ایسا ہی ایک مقام پر قرآن کریم میں آیا ہے " یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء " پہلے نبی سے
خطاب ہے۔ مگر پھر آگے چل کر کہہ دیا ہے کہ نبی قائم مقام امت ہے۔ یہاں اماتہ اللہ سے قوم
کی ویرانی و تباہی مراد ہے جو ایک سو سال تک رہی۔ پھر وہ قوم از سر نو زندہ ہوئی۔
غرض حزقیل کو خدا نے وہ نظارہ رؤیا میں دکھایا۔ حزقیل سے قیامت [illegible]
معلوم ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اسے سو سال بتاتا ہے مگر ساتھ ہی بتایا ہے کہ تم ہی پہنچ ہو گئے
طعام و شراب پر سال نہیں گزرے اور رؤیا میں یہ بات ممکن ہے۔ چنانچہ سورہ یوسف میں
بھی ذکر ہے کہ بادشاہ نے چودہ سال قحط و سرسبزی کے ایک آن میں دیکھ لئے بعض لوگ
کہتے ہیں کہ رؤیا کا لفظ یہاں نہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس
والقمر رأیتہم لی ساجدین۔ انبیاء کے لئے خواب کا اظہار ضروری نہیں ہوتا۔
حضرت صاحب سے میں نے ایک دفعہ اس آیت کے معنے دریافت کئے تو آپ نے فرمایا یہ
جذب الٰہی میں توجہ کی توجیہ بڑی کھلا کہ یہ شخص واقعی مرگیا تھا عرض کیا کہ پھر سو سال کے
بعد اٹھا کیا معنے ؟ فرمایا کہ انبیاء کو مرنے کے بعد ایک حیات دی جاتی ہے ہمارے
نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بھی فرمایا تھا کہ میں چالیس دن کے بعد زندہ کیا جاؤں گا
پھر عرض کیا کہ وہ آیت کس طرح ہے۔ فرمایا۔ کیا مردہ آنت نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرعون کی
نسبت فرماتا ہے — لمن خلفک آیۃ۔ چونکہ میری طبیعت میں شرم اور ادب
بہت تھا اس لئے میں نے یہ نہ پوچھا کہ فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ کا کیا
مطلب ہے۔
قاضی جی میں صاحب نے ہی ایک معنے کئے ہیں وہ اماتت کے معنے باستدلال آیت یاتیہ
الموت من کل مکان پریشانی و پراگندگی کرتے ہیں۔ اماتہ اللہ مائۃ عام سے یہ مراد ہے کہ
حزقیل کو خدا نے سو سال تک غم اور پریشانی اور حزن مکدر للحیاۃ میں رکھا۔ تیس برس کی
عمر میں حزن پیدا ہوا۔ یوروشلم تباہ ہو چکا تھا۔ ۷ برس تباہی رہی۔ ۲۰ برس میں آباد ہوا
پھر اللہ تعالیٰ نے یوروشلم کو آباد کر دیا تو عزرا نبی تشریف لائے۔ دیکھا کہ جہاں پانی نہ تھا
وہاں کھانے پینے کی تمام چیزیں تازہ بتازہ موجود (نہ کہ سڑی ہوئی) موجود ہیں بلکہ مال مویشی اور سواری
کے جانور ہیں۔ یہ معنے بھی کسی وقت دلچسپی سے خالی نہیں۔
وانظر الی العظام۔ یہ انی یحیی کب اور کس طرح زندہ کرے گا۔ کا عقلی جواب ہے
کہ تم اپنی ہڈیوں ہی کو دیکھو۔ کہ اللہ انہیں آہستہ آہستہ کس طرح اٹھاتا ہے۔

تم اتقین [illegible]
ایک [illegible]
قوا س بماتہ عام
یہ قسم کی موت ہی کا نتیجہ ہے
کھائی ہے۔ وہ لفظ دراصل عام ہے

[illegible]
(بقیہ [illegible])

اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی۔ یہ تیسری مثال ہے جہاد کے متعلق
ہے۔ مجاہد فی سبیل اللہ جب اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ تو مزورا اس کو ایک
حیات بخشتا ہے اور اس پر ایک فضل ہوتا ہے وہ اپنے رب سے رزق پاتا ہے۔ ابراہیم
جو خلفاء کے باپ تھے انہوں نے اس نظارہ کو دیکھنا چاہا۔ کہ اس عالم میں شہداء
کس طرح زندہ کئے جاتے ہیں۔
کیف سے کسی کو وہم ہوسکتا تھا کہ شاید آپ مانتے نہ تھے اس لئے اس وہم کو سوال
و جواب کے پیرائے میں دور کیا۔
او لم تؤمن۔ ایمان نہیں۔
قال بلی۔ کہا کیوں نہیں۔
و لکن لیطمئن قلبی۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ دید شنید میں فرق ہے میں
نظارہ قدرت کو دیکھنا چاہتا ہوں۔
فخذ اربعۃ من الطیر۔ چار پرندوں کے لانے کا حکم دیا۔ چار کی تعداد اس لئے
مناسب ہے کہ انسان کی بھی چار ہی خلطیں ہوتی ہیں۔
فصرھن۔ صر کے عربی میں دو معنے ہیں ایک اپنی طرف مائل کرنا۔ ایک شعر یاد آگیا۔
وما صید الاعناق فیہم جبلۃ — ولکن اطراف الرماح تصورھا۔
ابن عباس نے بھی اس کے معنے قطعھن کئے ہیں۔ الیٰ کا صلہ بھی یہی معنے چاہتا ہے۔
دوسرے معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں میرے نزدیک کلام الٰہی میں جتنی وسعت ہوسکے۔ کرنی
چاہیئے پس دونوں معنے صحیح ہیں۔
یاتینک سعیا۔ پہلے کے مطابق یہ مطلب ہے کہ جب تھوڑی سی ربوبیت کا
اثر ہے کہ تم ان کو اپنی طرف بلاؤ۔ تو تمہاری طرف دوڑے آتے ہیں تو پھر رب الارباب کے
بلانے سے کیوں نہ آئیں گے۔
دوسرے معنے کے لحاظ سے یہ مطلب ہے کہ خدا نے ان کو دوسرے
عالم میں زندہ کیا۔ اور یہ کیفیت کشف میں ابراہیم کو دکھا دی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

www.aaiil.org

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

...ی۔ غرض آپ...

...نے ان کو مقابلہ میں...

...ان قوم مجوسیوں کی...

...کر دیا...

(...نہ اشاعت سے آگے)

...ہیں۔ ان تمام ملائکہ کا آفیسر ہے جن سے علوم دماغ سے وابستہ ہیں۔ مثلاً ریاضی۔ (جومیٹری۔ ہندسہ۔ جبر و مقابلہ) اور طبیعات (اسٹرانومی۔ کیمیا) یہ علوم الٰہیات سے کم درجہ پر ہیں۔ اس لئے جلد سمجھ میں آجاتے ہیں مگر جوں جوں علوم اعلےٰ ہوتے جاتے ہیں تو باریک بھی ہوتے جاتے ہیں ایک دفعہ ایک اپنے عزیز کو میں نے وہ لکچر سننے کے لئے بھیجا۔ جو سورج گرہن کو دیکھ کر ایک انگریز نے دینا تھا وہ لڑکا کہنے لگا میں نے تو کچھ نہیں سمجھا۔ پھر اس نے اپنے ماسٹر سے پوچھا تو اس نے کہا پانچ سال میں اگر صحبت میں رہوں تو اس کی باتیں کہنے کے قابل ہو سکتا ہوں۔ غرض دنیا میں کئی قسم کے علوم ہیں اور وہ تمام علوم ملائکہ کی معرفت لوگوں پہ کھلے ہیں وہ آلہیات کے ہوا طبیعات کے دونوں کا انکار۔ ملائکہ اور ملائکہ کے افسر جبرئیل و میکائل کا انکار ہے پھر رسولوں کا انکار ہے۔ جو ان ملائکہ کی تحریکات کے مہبط ہیں۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ جو تمام رسولوں کے کمالات کے جامع ہیں اور ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ مخالف ہے، اور پھر ایسا کفر کرنے والوں کا ایک نشان ہے کہ وہ سب بدعہد ہیں اور فاسق و فاجر اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کیونکہ جبرئیل و میکائل کا دشمن ہی ہوگا جو دین و دنیا کے متعلق عمدہ و نیک تحریکوں کا مخالف ہوا اور وہ فاسق فاجر کے سوا کون ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ فروری ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۲)

جب آدمی میں آسائش آجاتی ہے تو وہ ہر نئی چیز میں بڑی دلچسپی لیتا ہے اور اس انہماک میں پھر جائز و ناجائز امر کو نہیں دیکھتا۔ حتے کہ جس طرح شیعہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو بُرا کہتے ہیں اور خارجی اہل بیت کو اسی طرح وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ شیعہ نے اس نکتہ چینی سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح حضرت داؤد کے بیٹے سلیمان برگزیدہ نبی تھے۔ مگر ان لوگوں نے ان کی بھی عیب چینی شروع کر دی اور ان سے ایسی باتیں منسوب کیں جو ایک نبی کی شان سے بالکل بعید ہیں اس کی اصلیت یہ ہے کہ حضرت سلیمان کے عہد میں جب ان کو آسودگی ہوئی۔ تو ہندوستان چین اور مصر سے نئے نئے آدمی وہاں جا آباد ہوئے اور ان لوگوں کی دلچسپی کے لئے عجیب عجیب فن پیش کئے جن میں وہ ایسے مشغول ہوئے۔ کہ سب کچھ بھول گئے۔

جیسا کہ انسان کی عادت ہے کہ جب ایک طرف متوجہ ہو تو دوسری طرف توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل کی خدا کی طرف توجہ کم ہو گئی اور ان بے ہودہ باتوں کی قدر بڑھ گئی اور ایسی بڑھی کہ اس کا اثر مسلمانوں تک بھی پہونچا۔ نقش سلیمانی سحر ہاروت ماروت اور ایسی کتابیں اسی بے ہودگی اور لغویت کی یادگار ہیں اور غضب یہ ہے کہ یہ کفر سلیمان پر تھوپا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمان نے یہ کفر نہیں کیا اور ہرگز نہیں کیا آپ پر جو الزام لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بلقیس نام ایک ملکہ پر عاشق ہو گئے اور پھر اس کو راضی کرنے کے لئے بت پرستی بھی کی۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ خدا نے اصل واقعہ سورۃ نمل رکوع ۸ میں بیان فرمایا ہے اور وہاں ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملکہ خود مسلمان ہوئی اور عذر خواہ ہو کر سلیمان کے دربار میں آئی۔ قالت رب انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمٰن للہ رب العالمین۔ بعض وقت انبیاء کی نسبت جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان سے ان کی تعریف مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اس الزام کا اٹھانا ہوتا ہے جو ان پر لگایا گیا ہے۔ یہاں ماکفر اسی لئے آیا ہے

ولٰکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر	وہ قومیں جو اللہ سے بہت دور تھیں (اشیاطین کے یہاں یہی معنی ہیں) جب وہ ملک سلیمان میں آئیں۔ تو بنی اسرائیل

کو اپنے مذہب کا پابند کر کے اپنی طرف متوجہ کر لیا اور انہیں سحر کی تعلیم شروع کر دی۔ سحر کہتے ہیں دلربا۔ باتوں کو خواہ از قسم عملیات ہو یا شعبدہ بازی یا تسخیر۔ کلما دق و لطف ماخذہ۔ جس کی دریافت نہایت باریک در باریک ہو۔

انّ من البیان لسحرا بھی آیا ہے اس لئے ناول بھی سحر میں داخل ہے بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بغیر ختم کرنے کے ہاتھ سے چھوڑ ہی نہیں سکتا۔ حضرت عمر سے کسی نے پوچھا تھا۔ آپ کی طبیعت میں وہ تیزی نہیں رہی جو زمانہ جاہلیت میں تھی۔ آپ نے جواب دیا تیزی تو وہی ہے مگر اب وہ کفار کے مقابلہ میں دکھائی جاتی ہے اسی طرح جن لوگوں کو لکھنا آتا ہے اور طبیعت موزوں واقع ہوتی ہے وہ ناول نویسی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ ایسے شغلوں میں پڑھ کر انسان اپنی کتاب سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات یہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ کہ میری روحانی حالت دن بدن بگڑ رہی ہے۔

اس کے بعد ایک اور نصیحت فرمائی وہ یہ کہ انسان جب کسی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو پھر اس دشمنی کے بڑھانے یا اس سے انتقام لینے کے لئے اپنے دشمن کی باتیں سنتا اور اس کے خلاف منصوبے کرتا اور اپنے ساتھ اور لوگوں کو ملاتا ہے ہر وقت اس کو یہی دھت لگی رہتی ہے اور وہ اپنے دین سے بے خبر ہو جاتا ہے بنی اسرائیل جب قید تھے۔ وہ زمانہ دانیال۔ عزرا۔ حزقیل اور ارمیاہ وغیرہم انبیا کا تھا۔ جب یہ بابل میں گئے۔ تو بابل والے آسودہ تھے اور آسودگی کی وجہ سے طرح طرح کے گندوں میں مبتلا۔ دانیال باب ۴ ورس ۱۰ اور ۱۲ باب ورس ۱۱ میں

www.aaiil.org

شراب پینے کا ذکر ہے۔ اللہ نے ہاروت ماروت دو فرشتے نازل کئے۔
ہرت کہتے ہیں زمین کو صاف کرنے کو۔
مرت کہتے ہیں نشیب و فراز و با کر درخت گھاس کٹوا کر صاف میدان کر دینے کو۔ ان فرشتوں کے ذریعے یسعیاہ کو آگاہ کیا۔ کہ یہ لوگ خراب ہو گئے ہیں اس واسطے تم اور کسی سلطنت سے گانٹھو اور اس کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دو۔ یہ علم ملائکہ کے ذریعے انپر نازل ہوا۔ چنانچہ میدو و فارس کے بادشاہوں سے دوستی لگا کر بنی اسرائیل نے بابل والوں کو تباہ کر دیا۔ بابل بڑا شہر تھا۔ بہاری آبادی تھی کوئی پچاس میل میں جو نکہ بابل کی تباہی میں اللہ نے فارس کے بادشاہوں کے ذریعہ سے فضل کیا اس لئے بنی اسرائیل کے تعلقات فارس والوں سے قائم رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں آئے۔ تو یہودیوں نے چاہا۔ کہ پھر فارس کے بادشاہ کے ذریعہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کا استیصال کریں۔ چنانچہ فارس کے بادشاہ نے اپنے یمنی گورنر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنا چاہا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فرستادوں سے کہا۔ کہ جس نے تمہیں میری گرفتاری کے لئے بھجوایا ہے اس کو میرے خدا نے اسی کے بیٹے کے ہاتھ سے ہلاک کروا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن چونکہ یہ ایک نبی کا مقابلہ تھا اس لئے اس میں ناکام رہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں انہی واقعات کیطرف اشارہ فرماتا ہے۔

وما انزل علے الملکین ببابل ھاروت وماروت۔ پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس کے جو ایک زمانہ میں دو فرشتوں پر نازل ہوا تھا۔ (ان فرشتوں کا کام تھا کہ بابل کو ویران کر کے صاف کر دیں۔ اسی واسطے ان کو ہاروت و ماروت کہا گیا) اس وقت تو یہ کامیاب ہو گئے کیونکہ خدا کے منشا کے ماتحت تھا۔ مگر اب تو یہ کفر ہے کیونکہ ایک نبی کے مقابلہ میں ہے۔ اس وقت تو ہم نے ان کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ اسے بے موقعہ استعمال کر کے کافر نہ بننا اور دوسری یہ بات ہے کہ اپنی عورتوں کو بھی اس راز کی خبر نہ کرنا کیونکہ عورت کمزور ہے۔ اس کے ذریعے بات نکل جاتی ہے۔ یہ مطلب ہے یفرقون بہ بین المرء وزوجہ کا۔ بس یہاں یہ بات ختم ہوئی۔ اب فرماتا ہے

ویتعلمون مایضرہم۔ اب یہ یہود پھر انہی باتوں کو تعلیم و تعلم کرتے ہیں۔ مگر بجائے فائدے کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ آگے تو ملائکہ کے ذریعہ یہ باتیں القا ہوئی تہیں۔ چنانچہ یتعلمون کے ساتھ منہما (ان دو فرشتوں سے) آیا ہے۔ اب یہ شیطانی القا ہے۔ بہتر تھا کہ وہ ان شرارتوں کی بجائے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے اور دنیا و آخرت میں فلاح پاتے۔ ایسی منصوبہ بازیوں کی کمیٹیوں کا سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں مفصل ذکر ہے۔ جہاں فرمایا۔

الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم

کیا تجھے معلوم نہیں ان لوگوں کا حال جن کو منصوبہ بازی کی خفیہ کمیٹیوں سے منع کیا اور وہ پھر وہی کرتے ہیں جس سے منع کئے جا چکے ہیں اور وہ خفیہ سازشیں

والعدوان ومعصیۃ الرسول کرتے ہیں گناہ، سرکشی اور رسول کی مخالفت کر

اور

پھر آگے چل کر ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین امنوا ولیس بضارہم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔

...ب تم کوئی خفیہ... تو اس میں کوئی گناہ اور سرکشی کی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کی ہو اور اس اللہ سے ڈرو۔ جس کی حضور اکٹھے کئے جاؤ گے یہ جو خفیہ انجمنیں ہیں۔ یہ شیطانی کام ہے صرف مومنوں کو گھبراہٹ میں ڈالنے کے لئے۔ مگر الٰہی اذن کے سوا کوئی ضرر انہیں نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالےٰ پر ہی چاہیئے۔ کہ مومن توکل کریں۔

۱۷۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۳)

لاتقولوا راعنا۔ بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ذومعنی ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک آشنا تھے ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی۔ پڑھی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولھو میں پیرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تھی۔ کہنے لگے۔ کہ مخاطب تیلی ہے۔ یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پھر ایک جگہ دکھائی جہاں لکھا تھا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے اور بڑے فخر سے کہا کہ یہ شخص جس کے مقابلہ میں یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔

میرے نزدیک یہ طریق اچھا نہیں۔ متانت کے خلاف ہے، افسوس کہ مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل گئی۔ ایک قصیدہ کے چند اشعار مجھے یاد ہیں۔ جو اول سے آخر تک اسی قسم کی شرارت سے پُر ہیں ایک مصرعہ تمہیں سناتا ہوں۔ ؎

تا سرت باشد ہمیشہ تا جدار

یہاں تاجدار کے ایک معنی ظاہر ہیں۔ دوسرے یہ کہ تا۔ جدار۔ یعنی تیرا سر دیوار سے ٹکرایا جائے گیا ہو۔ اس طرح کے کلام سے ہمارے سردار نے ہمیں منع کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے راعنا نہ کہو۔ کیونکہ اس کے معنے ایک تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کرو۔ ہم نہیں سمجھے دوبارہ سمجھا دو۔

دوم راعن کا لفظ عبرد میں گالی ہے۔ احمق۔ رعونت والے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسی ضرورت پیش آجائے۔ تو بجائے راعنا کے جو ذومعنی لفظ ہے۔ انظرنا بولو۔ جس کے معنے ہیں۔ ہم غرباء کی طرف بھی آپ نظر رکھیں۔

ان منکروں کے لئے جو اس قسم کے الفاظ نبی کریم کے حضور بولتے ہیں دکھ دینے

ہیں۔

یہ کافر دو قسم کے ہیں۔ اہل کتاب (یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس) دوسرے

سن سنائی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ غرض یہ دونوں گروہ

ہے۔ جو خیر و برکت کا موجب ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ

کہا کہ علیٰ رجل من

ہے جسے

اعتراض فضول تھا یہ ملہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی یہ

مبارک وجود ۔ ت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اس رسالت کا مستحق تھا میرا اعتقاد

ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم انسانیت ہیں نہ ایسا کوئی عظیم الشان ہوا اور نہ ہوگا

ایک شخص نے مجھے پوچھا کہ اس کی کیا دلیل ہے ۔ میں نے کہا کہ تم کسی اصل مذہبی کے

قائل ہو یا نہیں۔ کہا دعا کا قائل ہوں۔ میں نے کہا۔ دیکھو تم مانتے ہو کہ تمام مسلمان نماز

پڑھتے ہیں اور زمین گول ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی ایسا وقت نہیں گذرتا۔

جب کوئی مسلمان نماز نہ پڑھ رہا ہو اور نماز میں درود شریف نہ پڑھتا ہو۔ پھر میں نے پوچھا

ہوں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا پیشوا ہے۔ جس کے مرید ہر وقت اس کے علو مدارج

کے لئے دعا کر رہے ہوں۔ اور پھر الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق

وہ تمام نیکیاں جو یہ لوگ (مسلمان) کرتے ہیں۔ حضور کے نامہ اعمال میں ہی لکھی

جاتی ہوں گی یا نہیں۔ پھر فضائل نبوی میں دوسری بات مجھے یہ سوجھی۔ ہے کہ دنیا میں

جس قدر مرکز ہیں اٹھتے ہیں وہ دراصل صرف دو ہیں۔ ایک آتشکدہ آذر۔ اور دوم

بیت المقدس۔ ان دونوں کا اثر عرب پر بالکل نہیں پڑا۔ مگر ہمارے سردار نے

عرب والوں کو اپنا دین منوالیا۔ اور پھر ان کے ذریعہ ان دونوں مرکزوں (بیت المقدس

آتشکدہ آذری) پر بھی فتح پائی۔

ما ننسخ من آیۃ او ننسھا۔ نسخ کے معنے ہیں نقل کے۔ انا کنا

نستنسخ ما کنتم تعملون۔ اور نسخ کے معنے ہیں مٹا دینے کے۔ جیسے فرمایا۔

اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیتہ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن۔ ثم

یحکم اللہ ایاتہ۔ ننسھا۔ نسیان سے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں

ہم بھلا دیتے ہیں۔ یا نسأ بمعنی تاخیر ہے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں۔

ہم مؤخر کر دیتے ہیں۔

سو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم کسی چیز کو بدلاتے یا مٹاتے ہیں یا بالکل

بھلاتے اور کسی دوسرے سے تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ تو اس میں ہمارے

مصالح ہوتے ہیں۔

اس کی مثال سنیئے! قرآن مجید میں ایک تعلیم ہے۔ یا ایھا المدثر۔ قم فانذر

و ربک فکبر اور پھر اخیر میں کھانے پینے کے احکام نازل فرمائے اور ارشاد کیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اب پہلی تعلیم کو جو مقدم کیا اور دوسری کو موخر۔ تو خاص

مصلحت ہے یعنی پہلے عقیدہ درست ہو جاوے پھر شریعت نازل ہو۔ اور دوسری

مثال یہ ہے کہ بعض مذاہب ایسے ہیں جو بالکل نسیاً منسیاً ہوگئے اور بعض ایسے

جن کے اصول کچھ تو موجود ہیں۔ مگر بہت کچھ تبدیل ہوگئے۔

پھر آیت کے معنے علاوہ کلام الٰہی کے مطلق نشان بھی ہیں۔ مثلاً

خزاں میں درختوں کے پتے مٹ جاتے ہیں۔ پھر ان جیسے یا ان سے

بہتر پیدا کرتے ہیں

نفس نسخ کے متعلق بحث فضول ہے کیونکہ یہ ممکن ہے۔ اور ہم

دیکھتے ہیں۔ کہ کارخانہ ہستی میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہاں یہ بات کہ قرآن مجید

میں نسخ ہے یا نہیں اس کے متعلق جہاں تک میرا فہم ہے میں یہی کہوں گا

کہ آج تک کوئی ایسی آیت نظر نہیں آئی۔ جو منسوخ اور موجود فی القرآن ہو

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زبان سے

بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں جس سے ایسی آیت کا موجود فی القرآن ہونا پایا جاتا ہو

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوات والارض۔ فرمایا کہ احکام

نسخ (التغیر) کا سبب ہم نہیں بلکہ تمہارے حالات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

اس لئے ہمیں احکام میں تغیر کرنا پڑتا ہے۔

کما سئل موسیٰ من قبل۔ موسیٰ علیہ السلام سے کیا سوالات ہوئے

ایک کا ذکر سورہ نساء پارہ ۶ کے پہلے رکوع میں ہے۔ جہاں فرماتا ہے

فقالوا ارنا اللہ جھرۃ

حتّٰی یاتی اللہ بامرہ۔ اس وقت تک کہ اللہ حکومت تمہیں دے

تمہیں چاہیئے کہ درگذر سے کام لو اور نماز سنوار کر پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے

رہو۔ زکوٰۃ ہر ایک دے سکتا ہے۔ یہ بھی زکوٰۃ ہے کہ کوئی اپنے نفس کا تزکیہ

کرے۔ پھر کسی کو نیک بات بتانا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ نیا لباس ملے تو پرانا کسی

غریب کو دینا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ اور ایک وہ زکوٰۃ ہے جو مشہور ہے۔

قالوا لن یدخل الجنۃ۔ آدمی جب اکیلے بیٹھتے ہیں تو دوسروں کی

عیب چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے تئیں کچھ سمجھنے لگتے ہیں۔

یہاں تک کہ دوسروں کی حقارت سما جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم ہی جنت

میں جائیں گے۔ یہ صرف ہوائی باتیں ہیں۔

ھاتوا برھانکم۔ برہ کے معنے ہیں قطع کے۔ اگر تم سچے ہو تو

کوئی دلیل قاطع یا حجت نیرہ پیش کرو۔ اور برہان کے معنے ظاہر کیا گئے ہیں۔

۱۶۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۴)

یہ ایک عیب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی نسبت بغض پیدا کر لیتا ہے۔ اگر آدمی

حد سے بڑھ جائے۔ تو یہ بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ ایسا ہی نصاریٰ اور

یہود میں بغض پیدا ہو گیا۔ کیونکہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو حقارت سے دیکھا اور رنج

کیا تھا اس لئے نصاریٰ ان پر عیب جوئی کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو لاشے یقین کرتے ہیں

وھم یتلون الکتاب۔ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں اور پڑھے ہوؤں کا یہ

www.aaiil.org

حال ہے۔ ایسا ہی آجکل مولوی وہابی یا حنفی اور یا دوسرے متفرق الطریق لوگ دوسروں پر اس قدر فتوے لگاتے ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ سب پڑھے ہوئے۔ اب جاہلوں کی بات تو سمجھتے نہیں اب ان کو سمجھانے کون۔

فاللہ یحکم بینہم۔ یہ لوگ جو مسجدوں سے منع کرتے ہیں آخر ذلیل ہونگے کامیابی کا منہ نہ دیکھیں گے۔

خائفین۔ خدا کا خوف دل میں رکھکر ادب و تعظیم و عاجزی سے آتے اور کسی کا نقار دل میں نہ ہوتا۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ جدھر تم توجہ کروگے ادھر ہی خدا کی ہی توجہ ہوگی کیونکہ مشرق و مغرب اسی کا ہے۔

قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ اتخاذ ولد کی تردید فرماتا ہے۔ ایک یہ فرمایا کہ سبحانہٗ۔ دوم لہٗ ما فی السموات والارض۔ سوم۔ کلٌ لہٗ قانتون۔ چہارم بدیع السموات والارض۔ ششم۔ اذا قضیٰ امراً

قضیٰ۔ کے معنے ایک تواتر۔ دوم خلق۔ سوم اخبر۔ چہارم فارغ ہوا۔ اس کی مثال فلما قضیٰ ولوا الیٰ قومہم منذرین۔

لولا یکلمنا اللہ۔ یعنے اللہ ہمیں کیوں الہام نہیں کرتا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے کوئی جاہل جب سمجھے کہ بادشاہ لوگ پیادوں کی معرفت احکام بھیجتا ہے۔ خود کیوں ہم سے مخاطب نہیں کرتا۔

۱۷۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

الحمد شریف میں تین قوموں کا ذکر ہے۔ ایک انعمت علیہم کا ایک مغضوب علیہم کا اور ایک ضالین کا۔ قرآن کریم نے یہاں تک ان تینوں گروہوں کا رنگ برنگ میں ذکر کیا ہے۔

رکوع اول میں بتایا کہ انعمت علیہم کا دوسرا نام متقین ہے ان کو انعام ملتا ہے اولئک ہم المفلحون۔ پھر مغضوب علیہم کا ذکر فرمایا ہے اور ان کا وعید بیان کیا ولہم عذاب عظیم۔ پھر ضالین کا ذکر کیا۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ ان کی سزا ہے۔ فما ربحت تجارتہم رکوع سوم میں فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے منعم علیہم بن جاؤگے اور اس کے خلاف کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ وقودھا الناس والحجارۃ۔ پھر ضالین کا ذکر فرمایا کہ ما یضل بہٖ الا الفاسقین۔

رکوع چہارم میں ایک منعم علیہ (آدم) ایک مغضوب و ضال شیطان کا قصہ بیان کیا۔ پھر رکوع ۵ میں بنی اسرائیل کا ذکر شروع کیا اور انعمت علیہم سے ظاہر کر دیا کہ وہ ایک منعم علیہ قوم تھی۔ پھر قسم قسم کے انعاموں کا جو ان پر ہوئے مذکور ہے اور ساتھ ہی ان اسباب کا ذکر فرماتا ہے۔ جن سے یہی منعم علیہ قوم مغضوب علیہ بنی از آنجملہ گوسالہ کی پرستش۔ موسیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ کر زمینداری پسند کرنا۔ چھوٹے چھوٹے گناہوں کی پروا نہ کرنا۔ یہاں تک کہ کفر و قتل انبیاء تک نوبت پہونچگئی۔

پھر سلیمان کے زمانہ میں امن و آسودگی میں بجائے شکر الٰہی کے بناوٹ ۔۔۔ خفیہ کمیٹیوں کی طرف مائل ہونا۔ مسیح کا انکار۔ پھر اس رسوا اس رکوع میں یہ قصہ ختم ہوتا ہے۔

فرماتا ہے کہ او ہا ۔۔۔ کی طرف لاد

بزرگیاں ۔۔۔ ب ۔۔۔ ن کو قائم ۔۔۔

جب کہ کوئی جی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ چنانچہ نبی صلعم نے انہوں نے بعیر خواہ ۔۔۔ تھا پر اس سے بھی ان کے خلاف ۔۔۔ دی ربنی نصیر کا تعلق عبد اللہ بن ابی سے تھا اس نے کہا بھی ۔۔۔ قوتلتم لننصرنکم مگر وقت پر نہ کوئی سفارش کر سکا نہ کوئی نصرت دے سکا۔ یہ

وہم لا ینصرون۔ یہ بھی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ تیرہ سو برس گذر چکے مگر لا ینصرون کا فتوے ایسا اٹل فتویٰ ہے کہ اب تک کوئی قوم بنی اسرائیل کی ناصر دنیا میں نہیں۔ چپہ بھر کہیں ان کی سلطنت نہیں ہے۔ جس ملک میں جاتے ہیں ایسے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں کہ ذلیل ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ سود خوار قوم ہے۔ جب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے پنجہ سے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا تو اپنے بادشاہوں کے پاس چغلیاں کھاتے ہیں اور پھر انہیں حکم ہوتا ہے نکل جاؤ۔ ۔۔۔ تمام مخالفان اسلام کو چیلنج دیا کرتا ہوں کہ ایسی پیشگوئی کسی قوم کی نسبت کر دکھاؤ۔ راستبازوں سے مقابلہ کرنا بڑا خطرناک ہے۔

اذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ۔ اب بنی اسرائیل کے بعد ایک اور سلسلہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ وہ بھی انعمت علیہم تھے منعم ہونے کے بعد ان میں سے بھی مغضوب و ضال ہو گئے۔

ابتلیٰ۔ عربی زبان میں کہتے ہیں کسی چیز کے ظاہر کر دینے کو۔ قرآن شریف میں یہ محاورہ ہے۔ یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ ابلاہ اظہر رداءتہ وجودتہ۔ فلاں چیز کے ردی یا جید ہونے کو ظاہر کیا پس اللہ نے ابراہیم کو کچھ احکام دئے (کلمات کے یہی معنے ہیں) جو انہوں نے پورے کئے تو ان کا جید ہونا ظاہر ہو گیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ یعنے ہم امام اس وقت بناتے ہیں جب انسان احکام الٰہی پر ثابت قدم ہو جاوے اور ہماری آیات پر پورا یقین رکھے خیر جب ابراہیم کے جید ہونے کو ظاہر کر دیا۔ تو ارشاد ہوا۔

انی جاعلک للناس اماماً۔ میں تمہیں نمونہ اور مقتدا بنانے والا ہوں۔ آپ نے اپنی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ مشرک اس عہد کے لائق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی قوم میں ایسے لوگ بھی ہونے والے تھے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

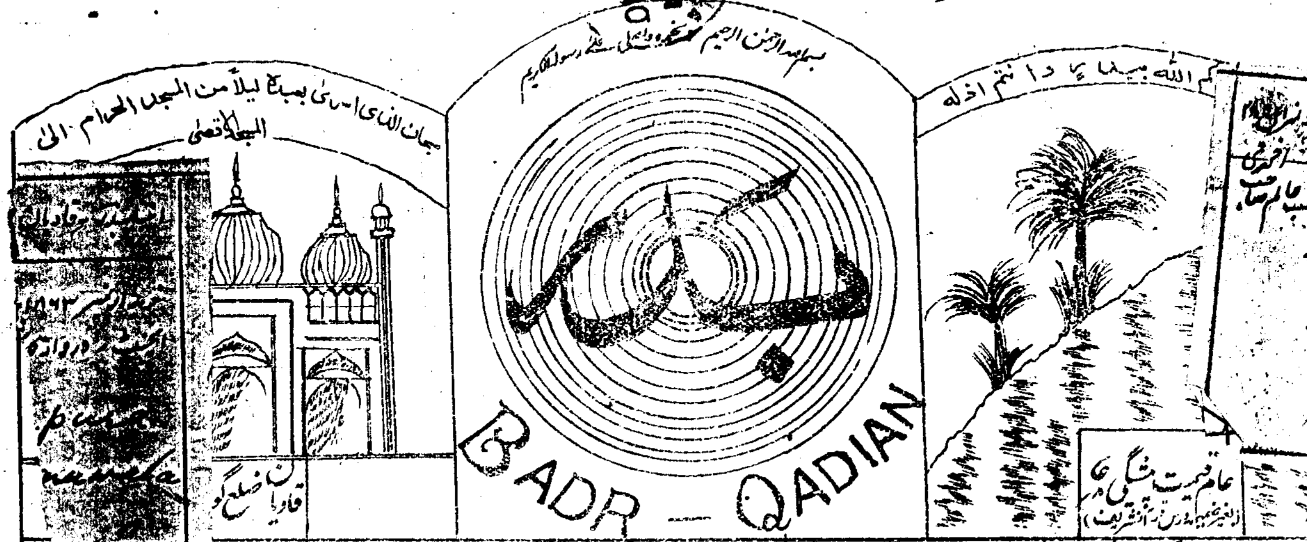

عام قیمت پیشگی ۶ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گرائی چہا درقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

معہ (ضمیمہ درس قرآن شریف) (پیشگی چار روپے)

جلد ۹

مورخہ ۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۲۷ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۶ پوہ ۱۹۶۶ ب

نمبر ۱۰

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید اضحےٰ کا خطبہ

۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء بروز جمعہ۔ ہم نے عید اضحیٰ ۱۰ بجے کے قریب پڑہی۔ حضرت امیر المومنین نے پہلی رکعت میں قبل از قرأت اور دوسری میں بعد از قرأت تکبیریں کہیں۔ اس کے بعد کلمہ شہادت۔ اعوذ۔ بسم اللہ۔ الحمد۔ تکبیر کے بعد فرمایا۔

ہر قوم میں میلوں کا دستور

ہر ایک قوم میں کچھ دستور۔ رسمیں اور عادات ہوتے ہیں منجملہ ان کے میلے بھی ہیں جن کا متمدن اور غیر متمدن دونوں قوموں میں رواج ہے میلے کے دن۔ خوراک۔ لباس۔ میل ملاقات میں خاص اور نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔ یہ فطرتی چیز تہی۔ مگر اس میں بڑہتے بڑہتے ہوا و ہوس کو بہت دخل ہو گیا۔

بہت سے میلے تجارت کی بنیاد پر قائم ہیں۔ میں نے ہندوستان میں تجارت کے ایسے میلے دیکھے ہیں۔ چنانچہ ہر ہفتے کسی نہ کسی گاؤں میں میلا ہوتا ہے اور اسے گزری کہتے ہیں۔ وہاں دس دس بارہ بارہ کوس کی چیزیں جمع کر لیتے ہیں

بعض میلوں میں جانوروں کو جمع کرتے ہیں جسے منڈی کہتے ہیں غرض ان میلوں کی تہ میں عجیب عجیب مقاصد کام کر رہے ہیں۔

بعض تو اپنے گذارے کے لئے میلہ لگاتے ہیں۔ بعض خلص چندے یا نذر و نیاز کے حصول کے لئے اور بعض بعض محض اپنی

عظمت و جبروت کے اظہار کے لئے۔

ان میلوں میں اصلاح

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تہی۔ اس لئے ان کو منع نہیں کیا۔ صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا۔ وہاں ان میلوں میں بہی یہی بات پیدا کر دی۔

عید اضحیٰ میں تعظیم لامر اللہ

مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اس میں اول تو تکبیر کو لازم ٹہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑہ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اکبر سے بڑہ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑہ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔

عیدین میں شفقت علیٰ خلق اللہ

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے کہ اس کو ادا کرلے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تاکہ مساکین کو یقین ہو جائے۔ کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائیگی۔

پھر یہ عید ہے اس میں مساکین وغیرہم کے لئے سید الطعام لحم، یعنی گوشت کی مہمانی کی ہے۔

پس کیا ہی مستحق ہے۔ صلوٰۃ وسلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں

مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھو تو ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں۔ جو عیدین میں ہیں۔

عید اضحیٰ کے فوائد

عیدین تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگر جمعہ و عید اکٹھے ہو جائیں۔ تو گاؤں کے لوگوں میں جواب سے شریک ہوئے ہیں جمعہ کے لئے انتظار کی تکلیف نہ دی جائے وحدت کا مسئلہ۔ بہی خوب سکھایا ہے۔ پہلے تو ہر محلے کے لوگوں کو پانچ بار مسجد میں اکٹھے ہو کر دعا مانگنے کا حکم دیا۔ پھر ہفتہ میں ایک دفعہ تمام گاؤں کے لوگوں کو جمع ہو کر دعا کرنے کا ارشاد کیا پھر سال بھر میں عیدین میں جن میں مومنوں کا اجتماع لازم ٹہرایا۔ پھر ساری دنیا کے لئے حج مقرر فرمایا۔ جہاں کل جہان کے اہل استطاعت مسلمان مل کر دعا کریں۔

قربانی۔ جو عید اضحیٰ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے۔ اگرچہ اس میں مدنظر وہی امر ہے۔ جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔

قربانی کی فلاسفی

قربانی کیا ہے یہ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے۔ جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں۔ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ ھو یطعم ولا یطعم ہے ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج نہ گوشت کے چڑہاوے اور لہو کا۔ بلکہ وہ تو ہمیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بہی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ اور اس کے لئے [illegible] قربان ہوتا ہے۔

کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور تو موں کی تاریخ پر نظر کرنے

(بدر پریس قادیان میں باہتمام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹرز و پرنٹرز و پبلشرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھپکر شائع ہوا)

www.aaiil.org

سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنےٰ چیز اعلےٰ کے بدلے مین قربان کی جاتی ہے ۔ یہ سلسلہ چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سی بڑی چیزون مین پایا جاتا ہے ۔

ہم بچے تھے تو یہ بات سُنی تہی کہ کسی کو سانپ زہریلا کاٹے ۔ تو وُہ انگلی کاٹ دی جاوے تاکہ کل جسم زہریلے اثر سے محفوظ رہے گویا انگلی کی قربانی تمام جسم کے بچاؤ کے لئے کی گئی ۔

۲ - اسی طرح ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا کوئی دوست آجاوے تو جو کچھ ہمارے پاس ہو ۔ اس کی خوشی کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے گھی ۔ آٹا ۔ گوشت وغیرہ ۔ قیمتی اشیاء ۔ اس پیارے کے سامنے کوئی ہستی نہین رکھتین ۔

۳ - اس سے زیادہ عزیز ہو تو مرغے ۔ مرغیان حتے کہ بھیڑین اور بکرے قربان کئے جاتے ہین بلکہ اس سے بڑھ کر گائے اور اونٹ تک بھی عزیز مہمان کے لئے قربان کرد ئے جاتے ہین ۔

۴ - مین نے اپنی طب مین دیکھا ہے ۔ کہ وہ قومین جو جائز نہین سمجھتین ۔ کہ کوئی جاندار قتل ہو ۔ وہ بھی اپنی زخمون کے کئی سینکڑون کیڑون کو مار کر اپنی جان پر قربان کر دیتی ہین ۔

۵ - اس سے اوپر چلین ۔ تو ہم دیکھتے ہین کہ ادنےٰ لوگون کو اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاتا ہے ۔ مثلاً چوہڑے ہین ۔ آج عید کا دن ہے ۔ مگر ان کے سپرد پھر بھی وہی کام ہے بلکہ صفائی کی زیادہ تاکید ہے گویا ادنےٰ کی خوشی اعلےٰ کی خوشی پر قربان ہوئی ۔

۶ - ہندو گئو رکھشا بڑے زور سے کرتے ہین (اور خ کے ملک سا ... دودھ تک نہین پیتے ۔ لیکھ یہ بچھڑون کا حق ہے اور ان کے ہندو تو دہوکہ سے کر دودھ لیتے ہین) مگر پھر بھی اس سے اور اس کی اولاد سے سخت کام لیتے ہین ۔ یہان تک اپنے کامون کے لئے انہین مار کر درست کرتے ہین ۔ یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے ۔

۷ - ادنےٰ سپاہی اپنے افسر کے لئے اور وہ اعلےٰ افسر کے لئے اور اعلےٰ افسر بادشاہ کے بدلے مین قربان ہوتا ہے ۔ پس خدا تعالیٰ نے اس فطرتی مسئلہ کو برقرار رکھا اور اس قربانی مین تعلیم دی ۔ کہ ادنےٰ اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاوے ۔

۸ - محبت مین انسان بے اختیار ہوتا ہے ۔ مگر اس مین بھی قربانیون کا ایک سلسلہ ہے ۔ چنانچہ محب بھی بتدریج محبوبون کے مراتب رکھ کر ایک کو دوسرے پر قربان کرتا رہتا ہے ۔ اپنا پیسہ یا جان محبوب کے ۔ مگر دوسرے محبوب پر سے قربان کر دینے مین عذر نہین ۔ انسان کو مال کی محبت ہے ۔ بی بی کی محبت ہے ۔ بچون کی محبت ہے ۔ یار و آشنا کی اور وطن کی محبت ہے ۔ اللہ کی کتابون ۔ اللہ کے رسولون سے محبت ہے ۔ سچے علوم سے ہی محبت ہے ۔ ان تمام محبتون کے مراتب مین ادنےٰ کو اعلےٰ پر قربان کیا جاتا ہے ۔ بات لمبی ہو گئی

الحمد مین قربانی کی تعلیم

مین نے جو آیات پڑہی ہین ان مین اللہ کا نام ہے ۔ رحمٰن کا نام ہے اور رحیم کا نام ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۱۱۴ دفعہ قرآن شریف مین بیان کیا ہے ۔ ہر مسلمان کو اس کلمہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے ۔ ایک بار ۔ اللہ ۔ رحمٰن ۔ رحیم فرما کر پھر تفصیل کے لئے اللہ کے ساتھ ربّ اور رحمٰن رحیم کے ساتھ مالک بڑھا دیا ہے ۔ جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ ان قربانیون کی طرف اشارہ فرما رہا ہے ۔

اللہ کا لفظ معبود کے لئے ہے ۔ معبود عبادت کو چاہتا ہے اور عبادت کیا ہے پرلے درجے کی محبت ۔ پرلے درجے کا تذلل پرلے درجہ کی اطاعت اور ان باتون کا پتہ مقابلہ مین لگتا ہے ایک شخص ایک طرف حکم کرتا ہے اور دوسری طرف خدا ۔ تو اب جو شخص خدا کے حکم کی طرف سبقت کرے گا اس نے گویا خدا کی اطاعت پر دوسرون کی اطاعت کو قربان کر دیا ۔

انسان محتاج ہے کہانے پینے کا ۔ مکان کا ۔ غرض ذرے ذرے مین خدا کے حضور اس کی احتیاج ہے چنانچہ اس نے فرمایا کہ انتم الفقراء الی اللہ هو الغنی ۔ حقیقی غنی اللہ کی ذات ہے اور سراپا احتیاج انسان ۔ جو احتیاج مین ہے اس کے برابر کوئی ذلیل نہین اسی لئے حکم ہے ۔ اسے خدا کے حضور تذلل کا ۔ پھر انسان اپنے وجود مین اپنے بقا مین ۔ دفع امراض مین رنج و راحت ۔ عسر و یسر ۔ غرض ہر حالت مین اللہ کا محتاج ہے

اللہ کے لفظ مین قربانی کی تعلیم

پس اللہ کا نام انسان کو یہ سمجھاتا ہے ۔ کہ حقیقی معبود حقیقی مطاع ۔ حقیقی غنی وہی ذات ہے اور حقیقتاً محتاج حقیقتاً ذلیل ۔ حقیقتاً مطیع وہ انسان ہے ۔ جس کو اللہ نے پیدا کیا اور بقا مین ہر آن اس کے فضل کا محتاج ہے اس فضل کے جذب کے لئے اطاعت فرض ہے ۔

[illegible]

اب اس کی اطاعت کی راہین معلوم کرنے کے واسطے نبی کی ضرورت ہے کیونکہ جب ایک انسان دوسرے انسان کی رضامندی کی راہین کیونکر معلوم ہو سکتی ہین ۔ سوا اس کے کہ وہ خود ہی بتلائے ۔ چنانچہ اس نے نبوت کا سلسلہ قائم کیا ۔ جس کے لیے کارخانے مین اس مین بھی ہم دیکھتے ہین ۔ کہ جیسے عام مخلوق کی محبت ۔ انبیا کی محبت پر قربان کی جاتی ہے اسی طرح انبیا کی محبت اللہ کی محبت پر قربان کرنی پڑتی ہے ۔ تمام انبیا نے الوہیت کے مسئلہ پر بڑا زور دیا ہے ۔ مگر مین نے اکثر واعظون کو دیکھا ہے کہ وہ خدا کی عظمت اور جبروت کے اظہار کے لئے وعظ نہین کرتے بلکہ ان مین سے بعض کا منشا تو یہ ہوتا ہے کہ لوگون کو رلادین ۔ بعض اس بات مین اپنا کمال سمجھتے ہین کہ ایک روایت سے رلائین اور دوسری سے ہنسادین ۔

ابتدائی زمانے مین ایک کتاب میرے پاس تہی جس کا نام تھا بحر ظرافت ۔ ایک مولوی واعظ ہمارے ہان آئے انہون نے مجھے کہا یہ کتاب مجھے دید و ۔ مین نے کہا اسے آپ کیا کرین گے ۔ اس مین تو محض تمسخر ہے آپ نے کہا کہ وعظ مین ایک کمال ہنسانے کا ہے ۔ جو اس کے ذریعے پورا ہو جائیگا ۔ بعض وعظ کا کمال اس مین سمجھتے ہین ۔ کہ ان کے وعظ کے اخیر مین کوئی شخص اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر ان کے مذہب مین شامل ہو جائے ۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ ۔ وعظ مین عبودیت کا رنگ ہو ۔ اللہ کی کتاب پڑہی جاوے اس کی حقیقت بتائی جاوے اور پھر اس کی تعلیم سے دل اس قسم کے پیدا ہون جو اس تعلیم کے ساتھ مطہر و پاک ہو جاوین ایک ہی ہزار لوگون مین سے ایسا پیدا ہو جاوے تو غنیمت ہے ۔ بلکہ اکسیر احمر ہے ۔

بہت سے لوگ ہین جو امیر ہین ۔ بہت سے لوگ اخلاص ظاہر کرتے ہین ۔ چندے بھی دیتے ہین بہت سے خوشامد کرتے ہین اور ایسے ایسے بہاری لقب دیتے ہین ۔ جو شاید ہماری نسل مین سے کسی کو نہ دئے گئے ہون ۔ مگر وہ آدمی جو فرمان برداری مین غرق اور کسی بات کی پروا نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر و اکسیر ہے فرمانبرداری بڑی اعلےٰ صفت ہے ہان یہ سمجھ لے کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ مال ۔ عزت ۔ دین کو نقصان پہونچانے والا تو نہین یا قرب الٰہی سے دور کرنے والا تو نہین ایسے شخص کے پاس بھی ہرگز نہ بیٹھنا چاہئے ۔ ہمارے بزرگون مین سے ایک شعر پڑہا کرتے تھے ۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؞ واز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میباش ۔

یعنے جس کی صحبت مین بیٹھ کر جمعیت تامہ اور سچی طمانیت حاصل نہ ہو اور اعلےٰ اغراض کے لئے ادنےٰ اغراض کی قربانیون کی توفیق نہ ملے تو اس کی محبت کی اجازت نہین چنانچہ کہا ہے ۔ ورنہ نہ کند روح عزیزان بجلت

ربوبیت

اسی طرح اس سے آگے ربوبیت کا درجہ ہے ۔ ہم نہ تھے اس نے ہمین وجود بخشا ۔ زندگی دی ۔ بیان سکھایا ۔ قوی دئے ۔ مین اپنے قویٰ پر خود ہی حیران ہون اور میرا دل رقص مین آجاتا ہے کہ اس نے مجھے کان کیسے دئے ہین ۔ آنکھین کیسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر

گجرات مین

چودہری فضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ سول جج - شیخ فضل کریم صاحب وکیل اور شیخ عظمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر کی طرف سے اس مضمون کا ایک نوٹس شائع ہوچکا تہا کہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو پونے چھ بجے وید مقدس اور قرآن کریم پر خواجہ صاحب کا لیکچر ہوگا - کچھہ دعوتی رقعے بھی بھیجوائے گئے تہے اور چودہری احمد الدین صاحب مختار نے بیرونجات مین بعض احمدی احباب کو بھی اطلاع کر دی تہی اسلئے سرگودہ - جہلم - لالہ موسےٰ - وزیرآباد - گوجرانوالہ - لاہور - دینہ کے - شیخوپور - گورالی سے پچاس کے قریب معزز احمدی برادران جمع ہوگئے (جن) مین حافظ غلام رسول صاحب شیخ محمد جان صاحب منشی احمد دین صاحب - میاں مہرالدین صاحب - حافظ محمد عیسےٰ صاحب بابو جہان الدین صاحب ... خصوصیت سے قابل ذکر مین) چھ بجے جب ہم پاسک صاحب کے باغ لائبریری کے ہال مین بعد نماز مغرب خواجہ صاحب کے ساتھ گئے - تو تمام ہال پر ہوچکا تہا اور لوگ برآمدون مین بہی اپنے بیٹھنے کے لئے بمشکل جگہ پارہے تہے - ملک مولابخش صاحب گورالی نے تجویز پیش کی کہ شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات جو مذہبی انٹرسٹ رکھتے ہین اس جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر کئے جاوین - شیخ صاحب نے سردار یار محمد خان صاحب اور خان نواب خان صاحب تحصیلدار کو یہ منصب پیش کرنے کے بعد بڑے عجز و انکسار سے صدارت کی کرسی کو قبول کیا - اور خواجہ صاحب کو ایک مختصر سی افتتاحی تقریر کے ساتھہ پبلک کے پیش کیا -

انسان کو خدا کی طرف سے براہ راست علم یعنے الہام کی ضرورت

سات بجے خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کی - سبح اسم ربک الاعلے الذی خلق فسوّی پڑھ کر فرمایا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے قرآن پڑہنے والے تسبیح کر اُس ربّ کی جس نے نظام ابلغ کے ساتھ دنیا کو پیدا کیا اور پھر اسباب و نتائج کا ایک سلسلہ قائم کیا - ربّ کہتے ہین اس ذات متجمع جمیع صفات کمال کو جو پیدا کرے اور پھر اس کے قیام کے اسباب مہیا کرے - پس اس نے جیسے انسان کے جسم کے لئے انتظام فرمایا اسی طرح اس کی روح کے لئے بہی اہتمام فرمایا - اور اپنی جناب سے انسان کو ان رشتون سے اطلاع دیدی جو اسباب و نتائج مین پائے جاتے ہین - جون جون انسان کا علم اس خصوص مین بڑہتا جاتا ہے اس کو آسائش حاصل ہوتی جاتی ہے - مثلاً ہم چند چیزون کو جمع کرکے جب ایک خاص نظام سے تیار کرتے ہین تو اس کا نتیجہ کہتا ہے جس پر ہماری زندگی کا مدار ہے - غرض ہم چیزون کو جوڑ توڑ کر کچھہ نتائج مرتب کر لیتے ہین جن سے ہمین خوشحالی حاصل ہوتی ہے اور اس کا سرّ ہے "علم" جو سامان آسائش آج ہمین حاصل ہین وہ اس سے پہلے نہ تہے - جو علم کی ترقی سے یہ سب کچھہ حاصل ہوا - مگر اس "علم" نے کوئی نئی چیز پیدا نہین کی - صرف جون جون خواص الاشیاء کا علم بڑہتا گیا خوشحالی بھی بڑہتی گئی - گویا خوشحالی کا دار و مدار "علم" پر ہے - اور اس مین کچھہ شک نہین کہ سب سے بڑا علم تو اس "خالق" کا ہے - جس نے ان تمام اشیاء و دنیا کو پیدا کیا - جس طرح جسمانی آسائشون کے علم کی ضرورت ہے اسی طرح اس سے بڑھ کر روحانی آسائشون کے لئے علم کی ضرورت ہے اگر کوئی مشین بناکر ہمارے سامنے رکھ دے اور اس کے متعلق ضروری علم نہ دے - تو ہم اس مشین کو کس طرح چلا سکتے ہین کوئی پرزہ اِدہر اُدہر ہوجاوے تو اسے کس طرح ٹھیک کرسکتے ہین - بہتر سے بہتر علم تو اس مشین کے متعلق مشین بنانے والے ہی کو ہے - پس انسان جو بمنزلہ ایک مشین کے ہے اس کے روحانی و جسمانی قوےٰ کے چلانے کے لئے کتنی بڑی ضرورت ہے اس بات کی کہ "علم" دیا جاوے -

اب سوال پیدا ہوتا ہے - کہ وہ علم کہاں سے آوے اس کی دو ہی صورتین ہین یا خود کوشش کی جاوے یا اس سے حاصل کیا جاوے جس نے انسان کو بنایا - بہتر طریق آخری ہے اور یہی صحیفہ قدرت کی شہادت ہے - کیونکہ اخلاق و روحانیات کے متعلق جس قدر لوگون نے قدم چلایا ہے ان سب کا ماخذ کوئی نہ کوئی الہی کتاب ہے - اپنشدون مین اگر بہت سی اخلاق کی باتین ہین - تو وید سے لی گئی - اور اگر پادریون نے اس بارے مین کچھہ لکھا ہے تو وہ انجیل و تورات سے لیا ہے اور اگر کسی یونانی نے کچھہ لکھا ہے تو کسی نہ کسی حکیم سے استفادہ کیا ہے جو اپنے وقت کا نبی تہا اور اسلامی فلسفیون نے اگر کوئی کتاب اخلاق مین لکھی ہے - تو اس کا اصل الاصول قرآن کریم ہے -

خدا کا الہام جس پر چلکر انسان اپنے تمدن و معاشرہ کو درست کرتا ہو کس پر ہوا اور کہان ہو

غرض اخلاق کا سرچشمہ الہام ہے - یہ ایک سوال ہے - جس پر لوگون نے خون کی ندیان بہادین کیونکہ ہر شخص زور دیتا ہے - کہ میری قوم ہی ہے جو اس نعمت عظمےٰ کی حقدار ہے - ویک دہرم والے کہتے ہین کہ کروڑ ہا برس ہوئے - صرف ہم پر یہ فضل خداوند پروردگار عالم ہوا - مگر ایک پارسی قوم ہے جو اپنی الہامی کتاب کے سن نزول کو آریون تک پہونچاتی ہے - اودہر مصر کے اردگرد کی قوم ہے جو کہتی ہے کہ یہ فضل ہماری قوم سے مختص ہے اور وہ تورات کو پیش کرتی ہے - عیسائی کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام تک یہ سلسلہ الہام تہا اور اب بند ہوچکا - اب قرآن کریم کا مذہب اس مسئلہ مین کیا ہے

ہر قوم مین نذیر آیا

اس کا جواب یہی آیت دیتی ہے اس کا نام ربّ ہے وہ خدا جس نے ہندوستان کے لئے زمین و آسمان اور بارش کو پیدا کیا - اس خدا نے یورپ افغانستان - امریکہ - کو ان نعمتون سے محروم نہین رکہا کیونکہ وہ ربّ العالمین ہے ربّ ہندوستان یا ربّ امریکہ یا ربّ انگلستان نہین - پس ضرور تہا - کہ وہ ہر ملک مین اس زمانہ کی ضرورتون کے مطابق ہر قوم کے کسی برگزیدہ کو خلعت الہام سے سرفراز کرتا - چنانچہ اس نے ایسا کیا - مین مانتا ہون - کہ اس نے ہندوستان کے لوگون کی ہدایت کے لئے وید نازل کیا مگر مین اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہین - کہ اس کا فضل اسی ملک سے مختص و محدود رہ گیا - اگر کوئی جسمانیات کے متعلق انعامون مین مجھے خصوصیت دکہاوے - تو مین روحانیات مین بہی اس خصوصیت کو مان لونگا - انسان اس معاملہ مین اپنے نفس پر قیاس کرسکتا ہے - مگر وہ اس ربّ العالمین کا فضل عام ہے - چنانچہ اس نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے فرمایا - ولکل قوم ھاد - پھر فرمایا - وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر - پھر اس سے بڑھ کر فرمایا - ولکل امۃ رسول - غرض اس تنازعہ کو اٹہانے والی سب سے پہلی کتاب قرآن کریم ہے - اس نے اعلان کیا کہ ہر قوم نے ضرورت مکانی و زمانی کے لحاظ سے خدا کے الہام کو پایا اور اسی کی ماتحت ہم مانتے ہین کہ ہندوستان مین وید کا کلام تہا -

کیا وید کل دنیا کے لئے ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے - کہ کیا وید کل دنیا کے لئے ہے اور کیا یہ آیندہ زمانہ کے لئے بھی تہا - سو جہان تک مین نے وید کو انگریزی کے ذریعے مطالعہ کیا ہے - مین بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اس نے اس بات کا قطعاً دعوےٰ نہین کیا کہ وید کل ملکون کے لئے ہے - اور اگر اس مین بالفرض یہ دعوےٰ موجود ہے اور مین نہین سمجھہ سکا - تو پھر پچاس برس قبل ازین کوئی ہندو بہی نہین سمجہا کیونکہ اگر وید کل ملکون کے لئے ہوتا - تو پھر غیر قومون کو کیون اپنے مین شامل نہین کیا گیا اور کیون کسی برہمن کو حکم نہین کہ شودر کو وید سنائے بلکہ یہان تک لکہا ہے - کہ جو شودر وید سُنے یا پڑہے - اُسے قتل کردیا جاوے - صاف بات ہے - کہ شدہی کا جھگڑا

www.aaiil.org

پچاس سال سے ہے اور اس تحریک کے خود سناتن ہندو مخالف ہیں ہیں مان لیتا ہوں کہ وید کروڑوں برسوں سے دنیا میں ہے لیکن اگر یہ تمام دنیا کے لئے تھا تو خدا نے کیوں سامان مہیا نہ کئے کہ کل دنیا میں یہ پھیلے اس سے تو اس رب العالمین پر الزام آتا ہے۔ یا یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ کل دنیا کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ صرف ہندوستان کے لئے خدا نے اسے مختص کر دیا۔

وید ہمیشہ کے لئے نہیں

دوسری بات۔ اس بات کے ثبوت میں کہ وید ہمیشہ کے لئے نہیں تھا یہ ہے کہ کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے دعوے کیا ہم سرچشمہ علم ہیں ہم صاحب الہام ہیں۔ اگر وید کے بعد الہام کا دروازہ بند تھا۔ تو انہوں نے ایسا دعوے کیوں کیا اور ان کے اس دعوے کو وید کے دھرم والوں نے کیوں تسلیم کر لیا۔

تیسری بات اس بات کے ثبوت میں یہ پیش کی جاتی ہے کہ جسم کی مرضوں کے لئے طب کی ضرورت ہے اور جوں جوں دنیا ترقی کرتی جاتی ہے۔ نئی نئی مرضیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور ان امراض کے لئے پرانی طب ہرگز کام نہیں دے سکتی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آجکل کے امراض کے لئے دو چار سو سال پہلے کی طب ہر پہلو سے مفید ہے۔ پس جب جسم کی مرضوں کا یہ حال ہے تو روح کے امراض کے لئے بھی یہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرانا الہام اس کے لئے کافی دوائی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جب ہم گناہوں کی تاریخ کو پڑھتے ہیں تو جو کیفیت گناہوں کی آجکل ہے ہزار سال پہلے اس سے یہ کیفیت نہ تھی۔ ہم دور کیوں جاویں اس زمانے میں ہی دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق نظر آرہا ہے۔ شہر میں جو کام معمولی سمجھا جاتا ہے۔ گاؤں میں اس کو سخت جرم قرار دیتے ہیں۔ غرض گناہوں میں جو پیچیدگیاں آجکل ہیں وہ اس سے پہلے نہ تھیں جب یہ صورت ہے تو ہزار سال پہلے جو کتاب تھی وہ آجکل گناہوں کا کس طرح علاج کر سکتی ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ وید ست جگ میں آیا اس وقت لوگوں کی سادہ مزاج تھی پس اب وہی کتاب کلجگ کا کیونکر انتظام کر سکتی ہے اگر کر سکتی تو ہندوؤں میں اوتار نہ مانے جاتے جن کا فلسفہ خالی از حکمت نہیں۔ ہم (وشنو نے مچھلی کی شکل اختیار کی اور رامچندر نے راون کے تباہ کرنے کے لئے یہ کام کیا۔ ایسی تمام کہانیوں میں ایک فلسفہ حقہ دیکھتے ہیں وہ یہ کہ جس وقت دنیا خراب ہوتی ہے اور زمین کی حالت تبدیل۔ تو ضرور پرمیشر کسی نہ کسی انسان کے ذریعے اپنی تجلی کرتا ہے۔

قرآن شریف کے نزول کی ضرورۃ

اسی قانون قدرت کی ماتحت باوجود اس بات کے کہ کسی قوم کے پاس وید موجود ہے۔ کسی کے پاس انجیل۔ کسی کے پاس زبور اور تورات۔ پھر بھی قرآن شریف موجود ہے کے نزول کی ضرورت ہے۔ اور اس کی ضرورت پر نظر کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے نزول کی وجہ دریافت کرنا ایک جائز سوال ہے۔ میرے دوستو! اس کا جواب خود قرآن کریم دیتا ہے اور یہ خوبی واحد قرآن ہی کے حصہ میں آئی ہے کہ وہ جب دعوے کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ دلیل بھی دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم الخ یعنے قوموں میں اختلافات کے مٹانے کے لئے قرآن شریف آیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ کل قومیں شروع ہی سے بے ایمان اور کافر تھیں۔ اور ان میں کوئی ہادی نہیں آیا بلکہ تسلیم کیا کہ سب قوموں میں (امم میں ہندو بھی شامل ہیں) الہام نازل ہوا تھا رسول آئے مگر قوم نے توجہ نہ کی۔ خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا شیطان کی حکومت کا جوا اپنے کندھوں پر رکھ لیا اس نے ان کے برے کاموں کو اچھا دکھایا۔ اور یہ حکومت ان کے لئے عذاب الیم ہو رہی ہے دنیا میں بھی (دیکھو ستی۔ جل پروا) اور وہ اپنی ہوائے نفسانی کے تابع ہوگئے۔ اسی طرح پر ان میں خطرناک اختلافات ہوگئے۔ جن کے مٹانے کے لئے قرآن شریف کی نزول کی ضرورت تھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ کتابیں خراب باتیں پیدا کیں ہرگز نہیں بلکہ فرماتا ہے تم نے اسے پس پشت ڈالا اور یہ ہرگز نہیں۔ کہ الہام اصولی طور پر مختلف تھے۔ کیونکہ جب جسمانیات کے متعلق اس کا جو فضل۔ بارش۔ ہوا آسمان کی صورت میں ہے۔ اس میں وحدت ہے۔ تو الہاموں میں اختلاف کیوں ہونے لگا ہماری طرف سے جو تعلیم آئی وہ ایک تھی۔ پھر تم نے تو اختلاف ڈالا کس طرح پر؟ سب شیطان کی حکومت میں آگئے۔ چنانچہ نزول قرآن کے وقت کے حالات عرض کرتا ہوں۔

قرآن شریف کے نزول کیوقت مختلف ممالک کی قوموں کے حالات

یورپ کی حالت تو ناگفتہ تھی۔ ان میں ایک ضرب المثل (.... ....) گناہ کرو تاکہ خدا کا فضل نازل ہو اور رومن کیتھولک میں اتنا گناہ کا اصول رائج تھا۔ عورتیں پادریوں کے پاس گناہ بخشوانے جاتیں۔ پاک داخل ہوتیں اور ناپاک ہو کر باہر نکلتیں۔ یہ ساتویں صدی کے زمانہ کی باتیں ہیں۔

ایران۔ وہ جرم حد سے بڑھ کر تھا۔ جس سے اس مقدس رشتے میں نقصان آتا ہے۔ جو میاں بی بی کے درمیان خدا کے قانون نے مقرر کیا ہے اس کی ذمہ وار ہرگز کتاب الٰہی نہیں بلکہ وہ قومیں ہیں۔ نوشیرواں کا زمانہ ہے اس وقت مذہب کا یہ حال تھا کہ پیر اپنے مرید کی جس لڑکی پر نگاہ کرتا اور اپنی ناجائز خواہش کے شکار کے لئے چنتا۔ گویا اس کی سات پشتیں بہشت میں یقین کر لی جاتیں۔ میں آپ کی خدمت میں ایک تاریخی واقعہ عرض کرتا ہوں جو ہے بھی بادشاہ کے گھر کا۔ وہ یہ کہ پیر کی نگاہ نوشیرواں کی لڑکی پر پڑی۔ مگر نوشیرواں کی غیرت آڑے آئی اور اس نے اپنے باپ کو اپنی جان اس شیطان پیر کے حوالے نہ کرنے دی۔

یہ مشہور ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کتب خانہ کا جلا دیا۔ اس کو تسلیم کر کے ایک انگریز محقق انگریز لکھتا ہے۔ بہت اچھا ہوا۔ کہ ان کتابوں سے حمام گرم کئے کیونکہ وہ سب کی سب ایسی کتابیں تھیں جن کے گندہ مضامین کی جھلک کچھ نہ کچھ کوک شاستر اور لذت النساء میں پائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے متعلق میں اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اپنے معبود کی طرف وہ اوصاف منسوب کرتی جو اعلےٰ سے اعلےٰ عمدہ سے عمدہ ہوں۔ میں تاریخی واقعہ نہیں سناتا۔ مگر ایک موٹا سا اصول پیش کرتا ہوں کہ دیوتاؤں کے متعلق جو پرانوں میں ذکر ہے اس پر غور کرو۔ اندر جس کو بمنزلہ خدا کے قرار دیا گیا ہے اس کے متعلق زنا کا اقرار ہے۔ چندرما دیوتا کے متعلق مشہور ہے۔ کہ یہ داغ جو ہے زنا کی مار کا ہے۔ کرشن جسے میں بلحاظ اس کی تعلیم کے خدا کا مقدس سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق گوپیوں کا قصہ ہے۔ کہ لڑکیوں کے کپڑے اٹھا کر لے گیا اور وہ ننگی اس کے سامنے آنے پر مجبور ہوئیں میں مانتا ہوں کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ مگر اس زمانے کے لوگوں کا مذاق ایسے قصوں سے واضح ہو رہا ہے کہ وہ گناہ کو گناہ سمجھنا درکنار اسے ایک اعلےٰ وصف قرار دے کر اپنے دیوتاؤں سے منسوب کر رہے ہیں۔ تعزیرات ہند میں فحش تصاویر کا رکھنا جرم ہے۔ مگر وہی فحش تصویر کسی مندر کی دیوار پر ہو تو جرم نہیں اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسے ایک قوم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہندوستان کا ولی باوا نانک علیہ الرحمۃ جگناتھ جی میں جاتا ہے وہاں کے حالات کے کیسے کیسے گندہ نقشے کھینچتا ہے۔ تو کیا وید اس کا ذمہ وار ہرگز نہیں بلکہ وہ قوم ذمہ وار ہے۔ بس اسی بنا پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے محمد اب ہم تم پر قرآن شریف نازل کرتے ہیں۔ ایک زمانے میں یہ بات ان کے عقیدہ میں داخل تھی۔ کہ برہمن کے سوا مکتی نہیں ہو سکتی چونکہ رامچندر جی چھتری تھے اس لئے یہ گندہ قصہ تراشا گیا کہ وہ برہمن کے نطفے سے تھے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ غلط اور قصہ گھڑنے والا مفتری۔ مگر ایسی باتوں سے اس زمانہ کے مذاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مہابھارت میں دروپدی کا قصہ موجود ہے۔ کہ اس کے پانچ خاوند تھے۔ موجودہ زمانہ میں یہ ایک جائز کوشش ہے کہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اس کا ایک ہی خاوند تھا۔

www.aaiil.org

کیسی عطار کی میں زبان کیسی دی ہے دماغ کا کیسا دیا دل کیسا دیا ہے کہ ساری دنیا قربان ہو جاوے - پر میرے مولیٰ کی نبائی ہو جاوے رسول اللہ سے ایسی محبت بخشی ہے کہ میرے کسی گوشہ میں آپ کی تعلیم آپ کی اولاد آپ کی آل سے ذرا بھی بغض نہیں رہا - میں نے اتنی تاریخیں پڑھی ہیں - خارجی، شیعہ، رافضی کی - مگر پھر بھی کسی صحابی سے مجھے رنج نہیں - نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سے - نہ کسی آل و اولاد سے رنج ہے اور یہ خدا کا فضل ہے اور اسی کی ربوبیت کی شان سے ہے -

حضرت صاحب یعنے ہمارے مرزا صاحب فرمانے لگے کہ ایک دفعہ میں نے چاہا جیسے اور صوفیوں نے کتابیں لکھی ہیں میں بھی لکھوں - ان میں سے بہت بڑی کتاب امام شعرانی کی ہے بڑی دلچسپ کتاب ہے اس کا ترجمہ اختصاری رنگ میں اپنے مذاق کے لحاظ سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی کیا ہے - چنانچہ میں نے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا - مگر خدا کے انعامات کی آتی برسات میں نے دیکھی کہ شرم سے میرا قلم رک گیا - فرمایا کہ اگر برسات کے قطروں کو گن سکتا ہے تو خدا کے احسانات کو بھی گن سکیگا - چنانچہ خدا نے فرمایا - ان تعدوا نعمۃ اللّٰہ فلا تحصوھا - ان احسانات میں سے ایک وحدت ہی ہے - جسکی نسبت فرماتا ہے کہ اگر ساری زمین سونے چاندی کی بھر کر دیدو - تو بھی یہ وحدت پیدا نہیں ہو سکتی - اس کا میں نے بھی تجربہ کیا ہے ایک زمانہ میں میرے پاس بڑا روپیہ آتا تھا اور مجھے روپے کی محبت ہرگز نہیں میں اپنی تعریف نہیں کرتا - بلکہ اس کے فضل کا اظہار -

یہ لوگ جو بطور شاگرد میرے پاس رہتے ہیں (اگرچہ بعض لوگ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں اور احداث میں خلا ملا رکھتا ہے) ان سے پوچھ لو کہ مال میں میرا مولیٰ کیسا متکفل ہے اور میں اس معاملہ میں اس کی ربوبیت کے بہت بہت سے عجائبات دیکھ چکا ہوں -

اسی ربوبیت کے چشمے کا فیضان ہے - کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نبی ہم میں آیا - پھر وہ مذہب ملا جسکی حمایت و نصرت کے لئے ہر صدی میں یقیناً امام آئے - جن کی تعلیم دیکھکر ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیسے قدم بقدم چلایا ہے اماموں کے متعلق ایک مذہب ہے کہ پچاس برس کے بعد ایک امام آتا ہے دوسرا مذہب ہے کہ پچیس برس کے بعد وہ تعلیم رسالت پناہ کو محفوظ رکھتا ہے - خیر یہ بھی اسی کی ربوبیت کا تقاضا ہے -

غرض اس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا - وجود سے بقا پھر عقل و فہم و ذکا - پھر اعضا صحیح عطا کئے - پھر ہمیں توفیق دی - کہ ہم مسلمان ہوئے - میں نے بڑے بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی اسلام سے متنفر دیکھے ہیں - جن کو میں نے عجیب عجیب طور سے قائل کیا ہے مگر اسلام کی توفیق نہیں ملی - پس توفیق بھی نعمت ہے جناب الٰہی سے -

ہم نے دیکھا ہے بعض کو دین کا شوق نہیں اور اگر ہے تو ذہن اس قابل نہیں یا ذہن تو ہے مگر سامان نہیں سامان تو ہے صحت نہیں صحت تو ہے کوئی اور مشکل ہے - مثلاً دنیوی علائق کی وجہ سے فرصت نہیں جو فرصت ہے تو پھر یہ دقت ہے کہ کتابیں سمجھی نہیں لیکن بعض کو توفیق ملتی ہے گو ارادے میں ثبات نہیں آج نماز کا شوق چرایا ہے زندگی وقف کرنے پر تلے بیٹھے ہیں مگر تھوڑے دن بعد کچھ بھی نہیں حالانکہ قول بلا عمل کیا ہستی رکھتا ہے - غرض سب باتیں موقوف ہیں فضل الٰہی پر - جو ربوبیت کی صفت سے فیض لینے پر حاصل ہوتی ہیں

مختصرات

میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم ہے (١) وقت پر نہیں پہونچتے (٢) جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے (٣) سنن و رواتب کا خیال نہیں کرتے - کان کھول کر سنو جو نماز کا تیج ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں -

زکوٰۃ - بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہ کو نہیں پہونچتے - کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے - دراصل تعظیم لامر اللّٰہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللّٰہ بھی ضروری ہے -

اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجے کی سفیہانہ بات ہے اسی طرح میں نے پرانے کپڑوں پرانے لحافوں کی نسبت ...... بارہا توجہ دلائی ہے یہی حکم علم کا ہے کہ اگر خدا نے تمہیں علم بخشا ہے تو اس کی زکوٰۃ ہے کہ دوسروں کو پڑھا دیں - مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ اس زکوٰۃ میں مضائقہ کرتے ہیں ایک شخص کو میں نے پڑھانے کی نسبت کہا اس نے بڑی جلدی اور شوق سے منظور کر لیا مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ڈیوٹیوں کا حساب آپ جانتے ہونگے - یہ زکوٰۃ کا طرز نہیں میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی وجہ کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں - امام حسن بصری سے کسی نے زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا - آپنے فرمایا ہمارے ہاں تو زکوٰۃ یہ ہے کہ کسی کے پاس چالیس ہوں تو وہ اکتالیس بھرے اور علماء کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس ہوں تو ایک دے -

غرض ہر ایک زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر - جس کے حصول کا گر دعا ہے - میرے بھائی سلطان احمد نے اونھوں نے مجھے خط لکھا کہ سوف سوف نہ کرو کیونکہ موت کا وقت آ جاتا ہے اور کام پورے نہیں ہوتے - اس لئے جب توفیق ملے اسی وقت وہ نیک کام کر دے یہ میرا اپنا صحیح تجربہ ہے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ کام کو دوسرے وقت پر ڈالا جاوے -

یحول بین المرء و قلبہ کے علما نے یہی معنے لکھے ہیں جب وقت ملے اسی وقت کام کرے ورنہ روک پیدا ہو جاتی ہے -

میں تمہیں بہت کچھ سنانا چاہتا تھا مگر جمعہ بھی ہے اور اس میں بھی میں نے ہی بولنا ہے (ناظرین اس فقرہ سے سمجھ گئے ہونگے جو مضمون اللّٰہ اور رب کے اسماء کی تفسیر اور اس میں قربانی کی تعلیم پر چل رہا تھا وہ بوجہ تنگی وقت و دیگر مصالح دینی مختصر بیان ہو کر رہ گیا) اس لئے اسی مختصرات کے ساتھ کچھ اور نصائح ایزاد کرتا ہوں کہ تمہارے کاموں میں تعظیم لامر اللّٰہ ہو اور شفقت علیٰ خلق اللّٰہ ہو کیونکہ فرمایا - اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض - جو مفسد وجود ہوتے ہیں وہ خود بھی سکھ نہیں پاتے - دوسروں کو بھی سکھ نہیں کرنے دیتے آپ بھی دوزخ میں رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہونچاتے ہیں - پس تم مفسد نہیں بلکہ نافع للناس وجود بنو - سب سے بھاری مسئلہ یہ ہے کہ دشمنوں کی حفاظت کرو - دعا سے کام لو صحبت صلحاء اختیار کرو - صحبت صلحاء بڑا اور محبت کا اصول یہ ہے کہ جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیہ - میری فطرت میں یہ بات ہے - کہ جو کام میں کسی کو بتاؤں اور وہ نہ کرے تو میری اس کے ساتھ محبت نہیں رہ سکتی - خدا کی محبت کا بھی یہی حال ہے وہ اپنی فرمانبرداری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے -

قربانی کے مسائل

قربانی میں دو برس سے کم کوئی جانور نہیں چاہیئے یہی میری تحقیق ہے (٢) جس کے سینگ بالکل نہ ہوں وہ جائز ہے (٣) خصی جائز ہے (٤) مادہ بھی جائز ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ چھترا قربانی دیتے - جس کا مونہہ آنکھیں پیٹ - پاؤں سیاہ ہوتے - جو بالکل دبلا ہو وہ جائز نہیں اگر جانور موٹا ہو - خواہ اسے خارش ہو تو بھی اسے جائز رکھا ہے (٥) لنگڑا مناسب نہیں -

تم قربانیاں کرو - اس یقین کے ساتھ کہ ان میں تصویری زبان کے ذریعے تمہیں فرمانبرداری کی تعلیم ہے اور یہ کہ تم بھی اوس کے لئے اعلےٰ کو قربان کرنا سیکھو - اللہ تمہیں توفیق بخشے - آمین

عید کے جمعہ کا خطبہ

حضرت امیر المومنین نے یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللّٰہ پڑھکر فرمایا - کہ ہر جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کوئی شخص تم کو وعظ سنائے اور اتنا وقت ہو کہ نماز سے پہلے سن لو - اس کے بعد نماز پڑھو - نماز کے بعد تم کو اختیار ہے کہ دنیوی کاموں میں لگ جاؤ - میں اس کے حکم کے مطابق

اعضاء دیئے ہیں اور ان اعضاء پر حکومت بخشی ہے اور پھر انسان کو اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ چونکہ خدا مالک ہے اس لئے انسان کو بھی مالک بنایا اور اس کو بہت بڑا شکر دیا جنہیں سے دو چار نوکرون کا مین ذکر کرتا ہون۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ سب کے سب بادشاہ ہو اور تم سے اپنی رعایا کے متعلق سوال ہوگا (۲) الامام راع وھو مسئول عن رعیتہ۔ امام بھی راعی ہوتا ہے اور اس سے رعایا کی نسبت سوال ہوگا (۳) عورت کے بارے مین بھی فرمایا کہ علےٰ بیت زوجہا راع۔ مین ان بادشاہون کا ذکر نہین کرتا۔ جو ملکون پر حکمرانی کرتے ہین بلکہ اس کا ذکر کرتا ہون۔ جو تم سب اپنے اپنے اعضاء پر حکمران ہو۔ ان سب مین سے بڑی چیز دل ہے۔ جس کے کچھ فرائض ہین کچھ محرمات کچھ مکروہات کچھ مباحات۔

دل کے فرائض بتاتا ہون۔ (۱) اس کا عظیم الشان فرض ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے۔ جب تک دل اس فرض کو ادا کرنے والا نہ ہو۔ ہلاکت مین ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم سے پتہ لگتا ہے کہ دل یقین کر چکے ہین۔ پس اس یقین کے ساتھ عملی رنگ بھی ضروری ہے (۲) اس کے بعد فرض ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول یقین کرنا۔ جب اللہ معبود ہوا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول۔ تو اللہ کے بالمقابل اب اور کسی کا حکم نہین اور رسول کی اطاعت کے بالمقابل کوئی اطاعت نہین۔ یہ واجبات سے ہے۔

دل کے محرمات مین سے ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) کبر و نخوت (۳) بغض و حسد (۴) ریا و سمعۃ (۵) نفاق کرنا۔ **شرک** کی نسبت تو اللہ فرماتا ہے کہ معاف نہ کرون گا اور کبر وہ فعل ہے جس کا نتیجہ شیطان اب تک لعنت اٹھا رہا ہے اور **ریا** کہتے ہین اس عمل کو جو دکھاوے کے لئے کیا جاوے اور **نفاق** یہ ہے کہ دل سے نہ ملنے اور اوپر سے اقرار کرے اس کے کچھ اور شعبے بھی ہین۔ جب بات کرے جھوٹ بولے (۲) امانت مین خیانت کرے (۳) معاہدہ مین غداری کرے (۴) سخت فحش گالیان دین

دل کے فرائض سے یہ بھی بات ہے کہ دل کو اللہ کی یاد سے طمانیت بخشے۔ آدمی پر مصائب کا پہاڑ گر پڑتا ہے کسی کی صحت خطرے مین ہے کسی کی عزت۔ کسی کی مالی حالت۔ کسی کو بیوی کے تعلقات مین مشکلات ہین۔ کسی کو اولاد کی تعلیم مین۔ ان تمام مشکلات کے وقت خدا کی فرمانبرداری کو نہ بھولے۔

ایک شخص دہلی مین ہین جو ہمارے خیالات کے سخت مخالف ہین۔ انہون نے ایک کتاب الحقوق والفرائض لکھی ہے۔ میرزا نے بہت پسند کیا۔ حق بات کسی کے مونہہ سے نکلے مجھے بہت پیاری لگتی ہے دوست کے مونہہ سے نکلے تو پھر اور کیا چاہیئے۔ حقوق و فرائض کا ہر وقت نگاہ رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے مصائب مین اللہ پر ایسا بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے اس کی تہ کے اندر جو حکمتین رحمتین فضل ہین۔ ان تک انا للہ کے ذریعے پہونچے۔ ایک دفعہ مین جوانی مین الحمد پڑھنے لگا۔ ان دنون مجھ پر سخت ابتلاء تھا اس لئے مجھے جہراً پڑھنے مین تامل ہوا کیونکہ جب دل پورے طور پر اس کلمہ کے زبان سے نکالنے پر راضی نہین تھا۔ تو یہ ایک قسم کا نفاق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور معاً مجھے خیال آیا۔ کہ جو انا للہ وانا الیہ راجعون اور اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی پڑھتا ہے ہم اس مصیبت کو راحت سے بدل دیتے ہین۔

انسان پر جو مصیبت آتی ہے کبھی گناہون کا کفارہ ہو جاتی ہے اس لئے انسان شکر کرے کہ قیامت کو مواخذہ نہ ہوگا۔ دوم ممکن تھا اس سے بڑھ کر مصیبت مین گرفتار ہوتا۔ سوم۔ مالی نقصان کی بجائے ممکن تھا جانی نقصان ہوتا جو ناقابل برداشت ہے۔ چہارم یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ خود زندہ ہے کیونکہ خود زندہ نہین۔ تو پھر تمام مال و اسباب وغیرہ کی فکر لغو ہے۔

یہ سب مضمون جب میرے دل مین آیا۔ تو بڑے زور سے الحمد للہ پڑھا۔ قرآن مین کہین نہین آیا کہ مومن کو خوف و حزن ہوتا ہے وہ تو لایخاف ولا یحزن ہوتا ہے۔

زبان۔ کا سب سے بھاری فرض ہے (۱) کلمۂ توحید پڑھنا۔ نماز مین الحمد بھی فرض ہے (۲) تو گویا اتنا قرآن پڑھنا ہی فرض ہوا (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی زبان کا ایک رکن ہے اس کے محرمات ہین۔ غیبت۔ تحقیر۔ جھوٹ۔ افتراء۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن و تلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ و رسول کی کتابون مین ہین۔ پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہ تک پہونچے۔

معمولی باتین کرنا مباح ہین۔ پسندیدہ باتین اپنی عام باتون مین استحباب کا رنگ رکھتے ہین۔

کان کے فرائض لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر[11]
اگر ہم حق کے شنوا ہوتے تو دوزخ مین کیون جاتے اس سے ثابت ہوا کہ حق کا سننا فرض ہے اور غیبت کا سننا حرام ہے۔ سماع کے متعلق صوفیا مین بحث ہے۔ میرے نزدیک سماع قرآن و حدیث ضروری ہے۔ مگر ایک شیطانی سماع ہے کہ راگنی کی باریکیون پر اطلاع ہو یہ ناجائز ہے۔

ناک کے فرائض۔ ہمین حکم ہے کہ جس پانی کی بو خراب ہو اس سے وضو نہ کرین اسواسطے پانی کا سونگھنا اس وقت فرض ہوگیا خصوصاً جب نجاست کا احتمال ہو۔

عید کے دن عطر لگانا مستحبات مین داخل ہے۔ ہان اجنبی عورت کے کپڑون اور بالون کی خوشبو کا سونگھنا حرام ہے۔ اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہین۔

خطبہ ثانی

اذکروا اللہ یذکرکم۔ زبان کے فرائض مین سے شکر بھی ہے ناشکری کا مرض مسلمانون مین بہت بڑھ گیا ہے کسی کو نعمت دیتا ہے تو وہ حقارت کرتا ہے اس سے نعمت بڑھتی نہین اگر انسان شکر کرے تو نعمت بڑھتی ہے۔

مال کی حرص۔ بھی بہت بڑھ گئی ہے جسکی پانچ تنخواہ ہے وہ چاہتا ہے دس ہو جائے اور جسکی سو ہے وہ دو سو کے لئے تڑپ رہا ہے طالب علمون مین بھی یہ مرض ہے اگر کوئی ان مین سے پاس ہوگیا تو پوچھنے پر شکر نہین کریگا۔ بلکہ یہی کہیگا کہ خاک پاس ہوئے ہین ہم تو چاہتے تھے فسٹ ڈویژن مین نکلتے وظیفہ لیتے۔

کسل و کاہل بھی ایک گندی صفت ہے جو مسلمانون مین بڑھ رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دعا فرمائی ہے جس کو تشہد مین بعض ائمہ نے فرض لکھا ہے۔ اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز والکسل عجز کہتے ہین اسباب کو مہیا نہ کرنا اور کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا رسول اللہ کی جماعت تھی کہ ان مین سے کئی لکڑیان جنگل سے لا کر بیچتے اور اس مین چندے دیدیتے اور رات کو قرآن شریف یاد کرتے۔

معاملہ کی صفائی۔ بھی بہت کم رہ گئی ہے۔ روپیہ کسی کے قبضے مین آجاوے تو اس کا دل نہین چاہتا کہ واپس دون۔ تم مین یہ بُری باتین نہ ہون اللہ تعالیٰ تمہین نیکیون کی توفیق دے۔ آمین۔

نماز جنازہ۔ میان غلام حسین صاحب کلرک ملٹری ورکس ڈیرہ اسمٰعیل خان اپنی والدہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہین۔

ایک غریب کی امداد۔ برادر محمد عثمان صاحب بادنی۔ جےپور سے ایک غریب احمدی طالب علم میڈیکل اسکول کیواسطے کچھ امداد (بطور قرضہ) کے درخواست کرتے ہین کوئی ہے جو اس ثواب مین حصہ لے۔ رقم بہت تھوڑی مطلوب ہے۔ خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہو۔

دعائے صحت۔ میرے ایک مہربان دوست منشی اعجاز حسین صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہین۔ سب احمدی احباب ان کیواسطے صحت کی دعا فرمادین۔

مژدہ۔ ۳۰ دسمبر کے اخبار کی نسبت نوٹس دیدیا تھا کہ شائع نہ ہوگا مگر نیاز مند اکمل حاضر ہوگیا اس لئے عید اضحیٰ کے خطبہ کو ناظرین تک جلد پہنچانے کے لئے شائع کیا جاتا ہے (۲) مفتی محمد صادق صاحب لاہور جلسہ پر تشریف لیگئے ہین اللہ تعالیٰ ان کو مظفر و منصور واپس لائے (۳) جن صاحبان نے ۹ سنہ ء کی قیمت تا حال نہین دی وہ جلد ادا فرمادین سنہ ۶ والے بھی۔

مگر اس سے یہ پتہ تو چل گیا کہ اس وقت زمانے کا حال کیا تھا۔ عرب - ان تمام بدمعاشیوں اور شرارتوں کا سردار تھا۔ عربیوں کے نزدیک باپ کی عورت بھی حلال تھی۔ باپ کے ورثہ میں جیسے مال آتا تھا ایسے ہی اس کی دوسری بیویاں بھی جنہیں وہ اپنے نکاح میں لاتے۔ غرض قرآن کریم کی یہ آیت اس حالت زمانہ کا خوب نقشہ کھینچتی ہے۔ ظهر الفساد فی البر والبحر

یعنے جن پر الہام اترا وہ بھی اور جن پر نہیں اترا۔ وہ سب کے سب بگڑے ہوئے تھے۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ ایسے حالات میں کسی کتاب کے نزول کی ضرورت تھی یا نہیں۔ کیوں نہیں ضرور تھی۔ کرشن مہاراج فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ فیضی نے خوب کیا ہے۔ چو بنیاد دین سست گردد بسے۔ نمایم خود را بشکل کسے۔ اگر ایک وقت میں کرشن کی ضرورت تھی تو ان حالات میں کہ سب قومیں بگڑ چکی تھیں۔ قرآن کی ضرورت بھی تھی۔

دوسری وجہ یہ کہ اختلاف پیدا گیا ہے۔ وید کے ماننے والوں میں تیرہ سو برس پہلے بھی اختلاف تھا اور اب بھی ہے۔ اور وہ اختلاف مسلمانوں کی طرح فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے۔ آریہ لوگ مورتی پوجن کا کھنڈن اس سے نکالتے ہیں تو سناتنی مورتی پوجن کل دین کا اصل بتاتے ہیں۔ کچھ ہندو آستک تو وہ بھی ہندو ہیں جو ناستک۔ غرض کہ ہندو کی کوئی جامع مانع تعریف نا عقل نہیں لی۔ جو وید نہیں مانتے تناسخ کے قائل نہیں وہ بھی ہندو۔ ان تمام اختلافات کا قرآن فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ بہرحال تعلیم ایک ہی سچی ہوگی۔ اور وید کی شرتی کی ایک نہ ایک تشریح ضرور قرآن شریف کے مطابق ہے اور وہ ہی حق ہے۔

اختلاف اقوام کی وجہ

اس اختلاف کی بھاری وجہ یہ ہے اس زبان کا اٹھ جانا جس میں یہ کتابیں نازل ہوئیں۔ مثلاً وید جس زبان میں ہے وہ اب قطعاً کسی ملک میں نہیں بولی جاتی نہ اس کا سمجھنے والا کوئی ہے۔ وہ ایک خزانہ ہے مگر مقفل اور اس کی کلید گم ہو گئی۔ جو زبان تھی۔ پس ضروری تھا کہ اسی الہام کو ایسی زبان میں منتقل کیا جاوے۔ جو ام الالسنہ ہو اور تبدیل نہ ہو۔ جو خدا ہر فصل کے وقت بارش کو بھیجتا ہے۔ کیا طاقت نہیں رکھتا۔ کہ اسی الہام کو کسی اور زبان میں بھیجدے۔

وقت آگیا ہے کہ کل قوموں کے لئے ایک مکمل کتاب قرآن کریم ہو

ایک وقت دنیا میں تھا کہ ایک ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں کے حالات سے بالکل ناواقف تھے اس لئے ان میں الگ الگ کتاب کی ضرورت تھی مگر اب تو دنیا کے ممالک شہروں کی طرح ہو رہے ہیں اور شہر محلوں کی مانند ایک کلکتہ شہر ہی کو لے لو۔ وہاں بھی تمام مذاہب کے ماننے والے پائے جاتے ہیں ایسے حالات میں ضروری ہو گیا کہ تمام کتابوں کی صداقتوں کو چن کر ایک کتاب میں جمع کر دیا جاوے۔ اور میں یہ کہنا بھول گیا کہ صرف وید ہی کی نہیں بلکہ تمام الہامی کتابوں کی زبانیں دنیا کے پردے سے مفقود ہو چکی ہیں۔ مثلاً بائبل کی وہ ہیبرو (عبرانی) اب موجود نہیں بلکہ کوئی بائبل موجود نہیں جو عبرانی میں ہو۔ ترجمہ در ترجمہ رہ گیا۔ موجودہ برٹانیکا میں ثابت کر دیا گیا کہ صرف چار آیتیں ہیں جو ہائی کریٹی سزم کی ماتحت مسیح تک پہونچتی ہیں۔ غرض عقائد میں اختلاف ہے اور الہامی کتابوں کی زبانیں اٹھ چکی ہیں اب ان کے سمجھنے کے لئے یا تو وہ زبانیں کوئی پڑھے جن کا علم محالات سے ہے یا خدا خود فضل کرے اور کل کتابوں کی صداقتوں کا نچوڑ ایک کتاب میں ہو۔

میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس ضرورت کا پورا کرنیوالا قرآن مجید ہے۔

قرآن شریف اس بات کا مدعی ہے کہ وہ تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے

کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ فیہا کتب قیمۃ۔ اس میں تمام اگلی پچھلی صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ بلکہ وہ ان صداقتوں کے علاوہ اور صداقتیں بھی اپنے پاس سے پیش کرتا ہے اور اپنے دعاوی کو مدلل بہ براہین ساطعہ و حجج قاطعہ کرتا ہے۔)

قرآن شریف کا نزول عرب ہی میں مناسب تھا

جس زمانے میں قرآن شریف کا نزول ہوا ہے۔ اس میں عرب ہی اتفاق سے ایسا ملک ہے جس میں وہ حالت پائی جاتی ہے۔ جو آجکل دنیا کی ہے۔ کیونکہ جیسا آجکل ہر شہر میں مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اسی طرح عرب ایسا ملک تھا۔ کہ اس میں مشرک۔ عیسائی۔ صابی۔ قائلین تناسخ۔ منکران باری تعالیٰ۔ یہودی وغیرہم کل مذہبوں کے لوگ موجود تھے اس لئے ان پر ہی سب سے پہلے ایسی کتاب نازل ہوئی۔ عرب کی زبان بھی ایسی تھی کہ وہ اس وقت تک تو کیا اب تک نہیں بدلی۔ پس اسی میں خدا کا مقدس الہام جو کل صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا تھا نازل ہوا۔

بجائے اس کے کہ کل کتابوں کی صداقتوں کو انسانوں کی جماعت جمع کرے۔ یہ ضروری ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے یہ مجموعہ نازل ہو

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہ علماء ہی جمع ہو کر وید کے ایک معنے قرار دے لیں۔ یا برہموؤں کی طرح کل کتابوں کو ہاتھ میں رکھ کر ان کی صداقتوں کو جمع کر لیں۔ اس کا جواب قرآن شریف ان آیات میں دیتا ہے۔

واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتہا۔ ان فی ذلک لآیۃ لقوم یسمعون۔ و ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین۔ و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسناً ان فی ذلک لآیۃ لقوم یعقلون۔ واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً۔ ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللاً یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لآیۃ لقوم یتفکرون۔ (پ ۱۴ - النحل رکوع)

ترجمہ کرنے کے بعد معزز لکچرار نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے چار چیزیں پیش کی ہیں۔ پانی۔ دودھ۔ پھل۔ شہد۔ پانی بارش سے ہی آتا ہے۔ زمین کے پانی میں ایک مدت کے بعد حیاتی مادہ نہیں رہتا۔ تو خداوند تعالیٰ خاص طریق سے اس پانی کو آسمان پر اٹھا لیتا ہے۔ پھر اسے صاف کر کر واپس بھیجتا ہے کیا سائنس دانوں نے باوجود ترقی علم کے کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی ہے۔ کہ دنیا کے پانی کو زمین پر ہی صاف کر کے اس میں حیاتی مادہ بھر دیں۔ ہرگز نہیں اور کیا یہ ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح جب الہام آیا۔ اور خلق خدا نے اسے مکدر کر دیا۔ تو ضرور تھا۔ کہ وہ آسمان پر اٹھایا جاتا اور وہاں خدا کے ہاتھوں پاک ہو کر آتا۔ اب اس کا انجام کا نام خواہ تورات۔ انجیل رکھ لو۔ خواہ سب سے آخری کتاب قرآن کریم۔

اسی طرح دودھ ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ بھینس بھوسہ اور گھاس وغیرہ کھاتی ہے۔ پھر یہ تمام خوراک خداتعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین میں جاتی ہے اور وہاں سے دودھ الگ ہو کر تھنوں میں آ ملتا ہے۔ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ یا ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ بھوسہ۔ گوبر اور خون سے دودھ الگ نکال کیا جاوے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح میں مانتا ہوں کہ وید بھی موجود۔ انجیل بھی موجود۔ تورات بھی موجود۔ اور آلہی کتب موجود۔ مگر ان تمام صداقتوں کا دودھ بغیر خدا کی مشین کے ناممکن ہے۔

تیسری دلیل جو میں نے پیش کی ہے۔ پھل۔ اب پھل کے اجزا معلوم ہیں اور یہ بھی معلوم کہ ہوا اٹھتی ہے۔ اور ہر پھل کے جوہر کو ڈاک کے چٹھیاں تقسیم کرنے والے کی طرح

www.aaiil.org

اپنے اپنے نظام و پہونچاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی ایسی مشین ہے نا یہ پھل پیدا ہوجاوین اور ہوا سے انار کے جوہر الگ سیب کے الگ حنظل کے الگ کرائے جاوین۔ اسی طرح صداقتین وید۔ انجیل۔ تورات مین موجود ہین۔ مگر ان سے استفادہ کے لئے اب خدا کے ہاتھ کی ضرورت ہے۔ کہ سب کتابون کے جوہر نکال کر رکھدئے۔

سب سے آخری مثال شہد کی دی ہے۔ جو مختلف امراض کا علاج ہے کیونکہ شہد مختلف پہلون اور جڑی بوٹیون کا جوفرداً فرداً کسی نہ کسی مرض کی دوا ہین، نچوڑ ہے اب یہ شہد ٹھیک ایسا شہد کہ خالص عسل کے برابر ہو کوئی انسانی مشین تیار نہیں کرسکتی۔ اسی طرح انجیل نا سپاتی ہے۔ وید سیب۔ خدا کی نعمتین ہین جن سے دنیا کے امراض کا علاج ہوا۔ مگر ان سب کا نچوڑ شہد کے طور پر قرآن کی صورت مین صرف خدا کے ہاتھ کا ہے میرے دوستو! تمام قوام بگڑ جاتے ہین۔ مگر شہد نہین بگڑتا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے آخری کتاب قرآن شریف نازل کی جو اگلی الہامی کتابون کی طرح رسم و الفت و عادت کے غبار سے مکدر نہین ہوتی نہ اس کی زبان بگڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کی تجلی کا آخری تختگاہ عربی زبان مقرر ہوئی۔

پس میرے پیارو! مین مانتا ہون کہ تمام قومون کی کتابیں خدا کی طرف سے آئین اور وہ اپنی مکانی زمانی ضرورت کے لحاظ سے اب ان سے استفادہ محال اور ناکافی ہو رہا ہے اس لئے قرآن مجید تمام صداقتون کا جامع ہے بلکہ اور صداقتین بھی اپنے اندر رکھتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

اس بات کا ثبوت کہ قرآن مجید ان تمام صداقتون کا جامع ہے۔ کتب سابقہ مین نازل ہوئین اس کے لئے بہت وقت چاہیئے۔ اب دو گھنٹے گذر چکے ہین انشاء اللہ دوسرے لیکچر مین بیان کرون گا۔ ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہین۔ ہم صرف اتنا کہتے ہین کہ وہ آئینے دھندلے ہوگئے اس لئے ایک مصفےٰ اور چمکیلے آئینہ کی ضرورت ہے۔ آؤ تم ہمارے بزرگون کی عزت کرو۔ ہماری کتاب کو خدا کی کتاب مانو۔ ہم تمہارے بزرگون کی عزت کرتے ہین اور وید کو اپنے زمانہ کی کتاب مانتے ہین۔ (چیرز) ہم تم کو اصل بھی دینگے کے ساتھ سود در سود بھی (چیرز) ۵ بجے لیکچر

... پریزیڈنٹ نے اٹھ کر مسلمانون کی طرف سے ... ادا کیا اور یہ کہا یہ مضمون دونون فرقون ... کرنے والا ہے۔ اور بتلایا کہ قرآن مجید ... تروتجیز سے دلون کو ملانے ہی آیا۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔

کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

اس کے بعد آریہ سماج کے سکرٹری صاحب نے اٹھ کر لیکچرار کا شکریہ ادا کیا کہ خواجہ صاحب نے نہایت متانت شائستگی تہذیب کے ساتھ اپنا بیان کیا۔

عام طور پر گوجرات کی پبلک نے اس لیکچر کو بہت پسند کیا ہے انشاء اللہ اثر سے خالی نہین رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معظم برادر جناب اڈیٹر صاحب بتدزادت عنایتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب نے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کے اخبار پیغام مین میرا خط زیر عنوان خاتم النبیین شائع فرمادیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو جناب نے پسند فرمایا ہے اور جب جناب کو پسند ہوا تو بفضلہ تعالیٰ مفید بھی ہوگا متفطن مبصر اس مضمون سے بہت کچھ فائدہ حاصل کرے گا لہذا عاجز کو جرأت ہوئی ہے کہ اس بارہ مین اور بھی عرض کرون۔ اگر مناسب اور مفید ہو تو شائع فرمادین۔ موجب اجر عظیم ہوگا واضح ہو کہ تجدید دین ایسا ضروری امر ہے کہ اتمام نعمت اور اکمال دین نے اُمت مرحومہ کو اس سے مستغنی نہین کیا۔ منطوق کلام خیر البشر جو موکد ہے کافی ثبوت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بعد اکمال دین و اتمام نعمت کے ضرورت تجدید دین کیون واقع ہوئی۔ سو الہیات مین قلیل معلومات رکھنے والے کو بھی معلوم ہے کہ جس اُمت نے ازلی ابدی خدا کے بے انتہا نعمتون کو حصر کیا یا معطل سمجھا ہے اوس کی پیرو اول المحرومین ہین۔ آریہ کا کلام الٰہی کو صرف اشخاص اولیہ پر منحصر جاننا ہی خدا کی معرفت مین ٹھوکر کا موجب ہوا ہے۔ وقس البواقی علی حسب مراتب العصر اسلام اس عیب سے پاک ہے لہذا باوجود اکمال و اتمام نعمت کے اس مین تجدید دین کا سلسلہ جاری رہا ہے تا آنکہ اسلام کا آخری موعود جو خاتم الاولیا ہے۔ الملقب المسیح الموعود والمہدی المسعود کمال تاریکی کے زمانہ مین جلوہ گر ہوا اور وہ بھی چونکہ اسے ازلی ابدی خدا کے صفات کا آئینہ تھا اور اسے خاتم النبیین کا نائب جس نے سب قسم کی متفرق نبوتون کا خاتمہ کرکے نبوت تامہ جامع کا دریا ازسرنو جاری کر دیا تھا۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود نے بھی بدستور تجدید کا شوق لگا دیا۔ رہا یہ امر کہ اب تک کسی نے نبی کہلانا گوارا نہین کیا حاشا نبی کہلانا تو بجائے خود ماند بلکہ کمل اولیاء امت نبی بن کر دکھلاتے رہے ہین جیسا کہ میری شائع شدہ تحریر سے ازدان معارف پر ثابت ہوا ہوگا اور مزید برآن یہ ہے کہ امت مرحومہ جو اللہ تعالےٰ کے جناب مین حاضر ہو کر یعنے نماز کے اندر اس دُعا کے ذریعہ جناب الٰہی مین بتضرع سوال کرنے پر مامور ہوئی ہے (اللّٰھم صل علےٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید) حالانکہ سیدنا خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ والبرکاتہ۔ سید ولد آدم ہین اور کوئی مومن آدم ومن دونہ تحت لوائی سے انکار نہین کرسکتا۔ پس باایں ہمہ وہ کونسی حالت منتظرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مین بالنسبت سیدنا ابراہیم کے کمالات کے مطلوب تھے جسکی بابت سوال اور دُعا کرنے کے لئے اُمت مرحومہ مامور ہوئی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ حالت ابوالانبیاء ہونے کی ہی جو سیدنا ابراہیم کو حاصل ہوچکی تھی۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقتاً فوقتاً علےٰ حسب الزمان حاصل ہونے والے تھے اور بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بذریعہ قدرت ثانیہ کے دائم جو تا قیام قیامت حاصل ہوتی رہے گی اور اسی درود شریف مین اللہ تعالیٰ کا اسم حمید مجید آیا ہے اور دو دفعہ بطور سکے آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ تحمید وتمجید الٰہی کا دور جاری رہیگا اور اس مین پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے بھی پائی جاتی ہے کیونکہ حمید جو حمد کا فعیل ہے اور بالمبالغہ محمود ہے وہ بالمبالغہ حامد کو چاہتا ہے یعنی احمدؑ کے وجود کا تقاضا کرتا ہے تا غلبہ کفر وارتداد کے وقت اتم درجہ کے تحمید وتمجید کا باعث ہو اور جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دو سلسلون کی یعنے اسرائیل واسماعیل کے باپ اور دو ملت یعنے موسوی وعیسوی کا مبدء ہین۔ اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سلسلہ یعنے محمدی واحمدی کا باپ مبدء ہون۔ ماکان ابراھیم یھودیا ولانصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما سے واضح ہوتا ہے کہ موسوی اور عیسائی حضرت ابراہیم کو مقتدا اور ہر دو سلسلہ کا باپ اور مبدء یقین کرتے تھے۔ اسیواسطے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر دو محمدیہ جلالیہ واحمدیہ کے باپ اور مبدء رہین۔ چنانچہ یہ دُعا مستجاب ہوئی اور خاتم الخلفاء خاتم الاولیاء اللہ نے فی ظلل الانبیاء جلوہ گر ہوئی اور آنحضرت صلعم کے ساتھ اتحاد اور نبوت معنوی کو تسلیم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو زبان زد خلائق تھی پوری ہوئی اور اسے شانک کے دوسرے لباس مین عملی تفسیر مشاہدہ ہوئی اگر کمل اولیا فی الحقیقت انبیاء نہین ہین تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوالانبیاء ہونا محال ہونا اور امت مرحومہ کی دعا اور محنت ضائع اور آنحضرت صلعم کی تعلیم معاذ اللہ بیکار ہوئی۔ سد باب تشریع سے علماء کو دھوکا ہوا ہے کہ نادانستہ کمالات محمدیہ کا انکار کر بیٹھے ہین اگر جناب نے میرے اس عریضہ کو اخبار مین جلد درج فرمادیا تو بعد ازین چند مستند امور اس بارہ مین معاعرض کرونگا۔ والسلام مع الاکرام۔ خاکسار غلام احمد اختر (اوچ۔ بہاولپور)

www.aaiil.org

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہوان

سورہ ہود

مورخہ ۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۰)

آیت ۱۷ - اولو بقیۃ - جنمیں نیکی کا اثر باقی ہو - صاحبان عقل وشعور - ما اُترفوا فیہ - جس راہ مین کہ انہون نے عیش وعشرت کو پایا - جب تک کسی قوم مین ایسے لوگ ہون جو بدیون سے منع کرتے رہین اور نیکیون کی طرف لوگون کو بلاتے رہین تب تک وہ قوم ہلاک ہونے سے بچی رہتی ہے۔

آیت ۱۸ - بظلم - اللہ تعالیٰ بے وجہ کوئی عذاب نہین دیتا لوگ خیال کرتے ہین کہ دنیا مین مصائب ایسے ہی بلا سبب آجاتے ہین - قرآن شریف ایسا نہین کہتا بلکہ فرماتا ہے کہ جس بستی مین مصلح موجود ہون وہان عذاب نہین آتا۔

آیت ۱۹ و ۲۰ - لذالک خلقھم - رحم کے واسطے ہی ان کو پیدا کیا ہے - اس آیت سے ظاہر ہے کہ دنیا مین اختلاف مذاہب کا ہمیشہ رہے گا - تمت - یہ بھی خدا تعالیٰ کی ایک بات ہے - اور پوری ہوگی کہ جن وناس کا ایک گروہ داخل جہنم ہوگا۔

آیت ۲۱ - کلا نقص - یہ سب جو ہم نے بیان کیا یہ اس واسطے ہے - کہ پہلے انبیاء کے حالات کے سننے اور معلوم کرنے سے تیرا دل مضبوط ہو کہ تمام انبیاء کے ساتھ ایسا حال ہوا اور تو بھی ایک نبی ہے وجاءک - اور جو پیشگوئی تیرے متعلق تھی وہ اب آگئی ہے۔

آیت ۲۲ - علیٰ مکانتکم - حتے الامکان - تم اپنی پوری طاقت سے میرے مقابلہ مین زور لگاؤ اور اپنی جگہ پوری طرح سوچ بچار کرلو۔

آیت ۲۴ - غیب - یہ سب انبیاء کے واقعات جو قرآن شریف مین بیان کئے ہین یہ غیب یعنی پیشگوئیان ہین جیسا کہ ان انبیاء کو کامیابی ہوئی اور ان کے مخالف ہلاک اور تباہ ہوئے ایسا ہی حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے احباب کا اور جس طرح انبیاء کے مخالفون کا حال ہوا اسی طرح آپکے مخالفون کا ہوگا۔

یہان سورہ ہود کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ یوسف

(مورخہ ۴ - دسمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱۱)

آیت - الٓر - انا اللہ اریٰ - مین اللہ دیکھتا ہون کہ جو کچھ تم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرتے ہو - جس طرح تم اس رسول کیساتھ برتاؤ کر رہے ہو اسی طرح یوسف کے ساتھ اس کے بھائیون نے کیا تھا تمہارا بھی اس رسول کے سامنے وہی حال ہوگا جو یوسف کے سامنے یوسف کے بھائیون کا ہوا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے جن مین سے ایک بنیامین ان سے بھی عمر مین چھوٹے تھے اور یہی سگے بھائی یوسف علیہ السلام کے تھے باقی بھائیون مین سے جو سوتیلے تھے ایک ان کے خیرخواہ تھے باقی تو مخالف تھے ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف بھی تسعۃ رھط نو گروہ تھے۔

آیت ۳ - قصص - بیان - یاد رکھنا چاہیئے کہ یہان لفظ قصص ق پر فتح کے ساتھ ہے یہ مصدر ہے اور اس کے معنے ہین - بیان کرنا - بعض لوگ غلطی سے اس کے معنے کرتے ہین - قصے - قصہ اور لفظ ہے جو ق کی زیر اور کسرہ کے ساتھ ہے - اور اسکی جمع ہے - قِصَص - ق کے نیچے زیر کے ساتھ - نبیون مین حضرت رسول کریم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم علیہم السلام والبرکات بڑے اولوالعزم لوگ ہوئے ہین اور ان کا معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام سے کہین بڑھ چڑھ کر ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا معاملہ تو صرف بھائیون یا ایک عورت کے ساتھ ہوا تھا اور وہان تمام اقوام کی مخالفت کا بہت خوفناک مقابلہ پیش تھا۔

آیت ۴ - رایت - مین نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اس کا نام خواب لکھتے ہین مگر حضرت یوسف نے اس کو دیکھنا ہی فرمایا اور یہی اصطلاح صحیح ہے وہ بھی ایک قسم کی بیداری ہی ہوتی ہے جسمین دوسرے شریک نہین ہو سکتے۔ لی سجدین - میرے سبب سے وہ سجدہ مین گرے ہوئے ہین کوئی ایسا امر واقعہ ہوا ہے کہ وہ میرے سبب سے سجود ہو رہے ہین۔ **آیت ۵** - اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت یعقوب تعبیر رویا کی سمجھ گئے تھے - فرمایا تیرے بھائی تو تیرا مقابلہ کرین گے اور یہ ان کا شیطانی فعل ہوگا - کیونکہ شیطان ہی آپسمین جنگ کرا دیتا ہے

آیت ۶ - یعلمک - اللہ تعالیٰ تجھے اس رویا کی اصل حقیقت بتا ہی دیگا اس بات سے حضرت یعقوب نے پہچان لیا کہ یوسف پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہونیوالا ہے - میرا اور میرے باپ اسحٰق میرے دادا ابراہیم کا وارث ہوگا

مورخہ ۵ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

اس رکوع مین خدا تعالیٰ کی صفات مہیمن اور حافظ کا خوب اظہار ہے - **آیت ۱** - سائلین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے متعلق سوال کرنیوالون کے واسطے یوسف اور اسکے بھائیون کے بیان مین جواب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بھی مکہ والون نے یہی ارادے کئے تھے کہ ان کو قتل کیا جاوے یا قید کیا جاوے - یا جلاوطن کیا جاوے آخر آپ ہجرت پر مجبور کئے گئے اور بالآخر یوسف کی طرح اہل مکہ پر فتح پائی اور انہین معاف کر دیا اس آیت مین پیشگوئی ہے کہ جو حال یوسف کے بھائیون کا اسکے مقابلہ مین ہوا تھا وہ ان قریش کا ہوگا

آیت ۲ - عصبۃ - ہم ایک بڑی جماعت ہین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین ایسا ہی کہا گیا تھا - من القریتین عظیم - ضلل مبین - کاٹنے والی محبت - یوسف کے ساتھ ایسی محبت ہے جو ہم سے قطع محبت کراتی ہے۔ **آیت ۳** - من بعدہ - بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ بدی ہم کر بین پھر نیک بن جائین گے - ایسے آدمیون کو نیکیون کی توفیق نہین حاصل ہوتی - بعد مین توبہ کر لینے کی نیت کیساتھ بدی کی طرف جھکنا کبھی اعمال صالح کی توفیق نہین دیتا

آیت ۴ - غیبت الجب - قعر بیر - وہ کنوان اس کو غائب کرے وہ ایک خاص کنوان تھا اور اسی کی طرف اشارہ ہے

آیت ۵ و ۶ - ان سب عہدون مین جو یوسف کے بھائیون نے کئے کہین انشاء اللہ نہین کہا - خدا کا نام بالکل نہین لیا اسی واسطے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوف پیدا ہوا کہ ان کی ان باتون کا نتیجہ اچھا نہین ہوگا کیونکہ انکو جناب الٰہی کا خیال بھی نہین آیا انشاء اللہ تعالیٰ کہہ نہین سکے - یرتع - کھیلیگا - کودیگا جنگل کے پھل کھائیگا چرانا سیکھیگا - **آیت ۹** - اوحینا - اس جگہ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف کی تشفی فرمائی - وحی کی آواز اونچی ہوتی ہے - مگر پاس والے نہین سنتے۔ **آیت ۱۱** - نستبق - ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے۔

آیت ۱۴ - واردھم - اپنا سقہ - پانی بھرنے والا - غلام - عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ ہاجرہ لونڈی تھی اور اسمٰعیل لونڈی سے پیدا ہوا - اللہ تعالیٰ نے تمام بنی اسرائیل کو فرعون کا غلام بنایا یوسف علیہ السلام

www.aaiil.org

اور حضرت یوسف اس جگہ بنی اسمٰعیل کے غلام بنائے گئے۔

حالی نے اس رقم کی تحقیر کی ہے خواہ کتنی ہی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ۱۰۰ اونٹ انعام مقرر کیا تہا کہ جو ان کو قتل کرے اسے ۱۰۰ اونٹ ملیگا۔

مورخہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۳)

عسیٰ ان ینفعنا ہمیں نفع دے۔ وہ مشرک کافر تہے (۱) انہوں نے سوچا کہ اس کو بیٹا بنا لینگے (۲) یا یہ خیال کیا کہ اسے بزرگ کرائیں گے کیونکہ آریوں کی طرح وہ بہی تہی ایک نبی کے متعلق ایسا خیال کیا گرو کیا جاتے ہیں۔ ھیت لك۔ بناؤ سنگار اور تمام سامان کرکے کہا کہ ایسے آؤ۔

ھَمّ۔ یوسف نے اس عورت کو روکنے میں زور لگایا۔ لولا ان رآ برھان ربہ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور احکام دربارۂ عفت اس کو نہ ملے ہوتے تو وہ اس عورت سے بچنے کی کوشش نہ کرتا۔ اور اسکو نصیحت کرنے میں زور لگا۔

مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۴)

شغفہا حبّا۔ شغف وہ پڑا جو جلد کے اوپر ہوتا ہے۔ داخل ہونا۔ جنون کی حالت تک پہنچ جانا۔ بمکرھن۔ مکر کے معنے تدبیر کے ہیں لیکن صحابہ تابعین نے اس کے معنے توہین کے کئے ہیں یعنی جب ان کا قول سنا۔ متّکاً۔ تکیہ۔ گدیلے۔ نمارق۔ بعض شہروں میں دو دو سو تکیے دیتے ہیں۔ سکیناً۔ چہری میوے کاٹنے کے لئے۔ اکبرنہ۔ اس کو عظیم الشان پایا۔ قطعن ایدیھن۔ یہ محاورہ ہے مطلب یہ ہے کہ اظہار تعجب کیا اور تعجب سے ہاتہہ منہ میں کاٹا بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ بوجہ حیرت و رعب حسن دلشد ہونیکی بجائے پہلوں کے اپنے ہاتہ کاٹ لئے۔ حاش للہ۔ اللہ پاک ہے جس نے ایسا انسان پیدا کیا۔ عورت بدکار آدمی کو جلد پہچان لیتی ہے دیکھتے ہی کہا۔ یہ تو کوئی فرشتہ ہے۔ السجن۔ سجن کے معنے حبس مراد لیتے ہیں قید خانہ یا حبس۔ احب الیّ۔ حضرت یوسف نے تو کہا مجھے قید پسند ہے۔ مگر ہمارے نبی کریمؐ نے کبھی ایسا لفظ نہیں بولا آپ ہمیشہ عفو ہی مانگتے رہے۔ انک عفو تحب العفو۔ انسان کو نہیں چاہیئے کہ اپنے لئے مصیبت مانگے۔

مورخہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۵)

ودخل معہ السجن۔ ہر بلا کین قوم راحق دادہ است ٭ زیر آن گنج کرم بنہادہ است۔ حضرت موسیٰ کو ایک طرف تو بادشاہ کے گھر میں پرورش کرایا تاکہ دربار بادشاہی کو دیکھ بہال لے اور دوسری طرف ایک غریب گھر میں بہی رکہا تا زندگی کے اس حصہ کے مصائبات کو بہی دیکھ کر امیر و غریب کی اصلاح کر سکے۔ اسی طرح حضرت یوسف کو ایک طرف باپ سے الگ کیا پہر قید خانہ میں ڈلوایا اور دوسری طرف مصر کے بادشاہ کا مقرب بنایا۔ حضرت مجدد گوالیار کے قلعہ میں قید ہوئے تو قید خانہ سے ایک شخص کو خط لکھتے ہیں ہم کو قرآن شریف یاد کرنے کے لئے موقعہ نہیں ملتا تہا اب قرآن شریف کی یاد کے لئے خوب موقعہ ملیگا میں تو ان کا بہت معتقد ہوں جو ان کے معتقد نہیں وہ بہی دیکھیں کہ کس دل سے یہ خط لکہا گیا ہے کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ بہی ہجرت کے تین دن غار میں رہے ہیں آپ نے اس میں اپنے رفیق صدیق کے ساتھ کیا کیا باتیں کی اور دعائیں کی ہونگی۔

قال احدھما انی ارانی۔ اللہ تعالیٰ نے رویا کی عظمت کے اظہار کے لئے تین رویاء کا ذکر اس سورۃ میں کیا ہے (ا) کافر کا۔ فرعون۔ (ب) فاسق کا۔ قیدی۔ (ج) مومن کا رویا۔ یوسفؑ دیکھے۔ ارانی۔ ارانی ہی آیا ہے یہ بیان نہیں کیا کہ ہم نے خواب میں دیکھا یا کشف میں دیکھا یا یقظہ میں۔ پس نبی کریمؐ کی احادیث میں کیوں کر خواہ مخواہ مشکلات ڈالے جاتے ہیں۔

خمراً۔ خمر کے معنے انگور۔ صحابہ نے اس لغت کو اسی طرح سے بیان کیا ہے۔ لا یاتیکما۔ کہا نہیں آئیگا کہ میں تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا گفتگو کی تمہید کیسی مناسب ہے دیکھو مجلس ہے ساتھ فجار لوگ موجود ہیں اس راستبازکو یہ معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کو مجھ سے حسن ظن پیدا ہو گیا ہے تو اس حسن ظن سے فائدہ اٹہاؤ میں ان کو تسلی بہی دیدی۔ کہ ہاں تمہاری بات بتاتا ہوں اور ساتھ ہی اپنی تبلیغ بہی کردی۔

ہر ایک مومن کو بہی اس ڈھب میں رہنا چاہیئے۔ جب کوئی حق کا شنوا دیکھے تو اسے حق سنا دے۔ مگر ایسے طور پر کہ موثر ہو نہ یہ کہ اور بہی بھڑک اٹھے۔ جیل خانہ فساق کی جگہ ہو گر حضرت یوسف تقرب الٰہی کیواسطے گئے تہے آپ نے اسے اسی کا مظہر پایا۔ علم رویا کی کتابیں مطالعہ کرنے سے اور اس پر غور کرنے سے بہت سے قانون قدرت کے جھگڑے طے ہو جاتے ہیں قرآن کریم نے اکثر الفاظ اسکے بیان کئے ہیں لوگ لغت کو لے لیتے ہیں لیکن علم رویا سے الفاظ کے معانی حل نہیں کرتے۔

واتبعت ملّت ابائی۔ ایک طرف میں نے کچھ چیز ترک کی ہے دوسری طرف کچھ اخذ کی ہے۔

ماکان لنا ان نشرك باللہ۔ شرک نہ کرنے کے معنے ہیں کہ نہ کوئی خدا کے برابر محبوب ہو نہ کوئی اسکے برابر معظم ہو نہ کوئی اس کے برابر مطاع ہو۔ قضی الامر الذی۔ ایک خواب ہے جس کے وجود میں شک ہو پہر اس کی تعبیر میں وقت ہے پہر یہ مشکل کہ وہ تعبیر پوری بہی ہوگی یا نہیں مگر آپ پیشگوئی کرتے ہیں کہ یہ بات ہو چکی۔ ظنّ انّہ۔ ظن جب اس کے پیچہے انّ آجاوے تو یقین کے معنے دیتا ہے اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنی ہو اس کو چاہیئے کہ ہر عیب سے اپنے آپ کو بچاوے اور پاک و صاف ثابت کرے۔

مورخہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۶)

وقال الملك۔ دیکھئے بادشاہ نے بہی انی ارٰی ہی کہا ہے۔ فی المنام کا ذکر نہیں۔ اضغاث احلام پراگندہ خیالات۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ ہم اس خواب کی حقیقت کو نہیں پہونچ سکتے بلکہ بادشاہ ہی کو بیوقوف بنایا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا والے اپنی کبریائی کے باعث اپنی لاعلمی کو تسلیم نہیں کرتے بعض آدمی سوال کرنے سے پیشتر ہی جواب کے لئے تیار ہو جاتے ہیں دنیا پرست انسان اپنی واقفیت وسیع ثابت کرنے کے لئے کسی کا لحاظ ہی نہیں کرتے۔ نجا منہما۔ دیکھو حضرت یوسف کو محبس میں دیکھ کر کس طرح کہا کہ ہم تجہ کو محسن کہتے ہیں پہر حضرت یوسف نے کس طرح ان کے خواب کی تعبیر بیان کی۔ اور کتنا بڑا وعظ توحید کا بیان کیا لیکن وہاں بادشاہ کے پاس آکر شراب پلانے میں ایسا محو ہوا کہ بہول گیا اسی لئے مجہ کو کسی بڑے دنیا دار سے محبت نہیں اب اس کو جب اپنی ضرورت پڑی تو بات یاد آگئی۔ یوسف ایھا الصدیق۔ پہر آکر نہ کوئی عذر کیا نہ شرمندگی ظاہر کی آتے ہی اپنی غرض اور مدعا بیان کرنا شروع کر دیا۔ لعلّی ارجع الی الناس۔ بادشاہ کا نام نہیں لیا دیکھو اب جب حضرت یوسف نے دیکہا کہ یہ دنیا پرست کے پاس سے آیا ہے تو اب وعظ نہیں کیا بلکہ فوراً جواب دیدیا۔

تحصنون۔ تذخرون تجمعون۔ جو کچھ تم نے جمع کیا۔ عام۔ وہ برس جس میں بہت بارشیں ہوں۔ عوم عربی زبان میں تیرنے کو کہتے ہیں چونکہ جن سالوں میں بارشیں خوب ہوتی ہیں۔ بچے خوب تیرتے ہیں اس لئے اس کا نام عام رکہا گیا۔ اس رکوع میں دنیا پرستوں اور غافلوں کی دوستی کو سمجھایا ہے۔

(سورۂ یوسف رکوع ۱۷)

ائتونی بہ۔ اس دفعہ حضرت یوسف نے خدا پر توکل رکہا اپنے متعلق کچھ نہیں کہا جلد خلاصی ہوئی۔

الی ربك۔ اپنے مالک کے پاس۔ کید۔ تدابیر جنگ۔

حضرت یوسفؑ نے ایسا کیوں کیا۔ مصلح بننے والے تہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنا پیشہ بنانا تہا اس واسطے الزام کو دور کرنا ضرور سمجہا۔ بدنام کی نصیحت کا اثر نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں تہے ایک بیوی مسجد میں آگئیں دوسروں کو نقاب اتار کر دکہایا تاکسی کو وسوسہ نہ ہو۔

الٰان حصحص الحق۔ تبیّن۔ بزور ظاہر ہو گیا۔

ذلك لیعلم۔ اس لفظ کا کہنے والا کون ہے۔ بعض نے کہا کہ یوسف۔ بعض نے کہا کہ امرأۃ العزیز۔ میرا خیال یہی ہے کہ وہ عورت تہی اس نے کہا کہ میں نے سچی گواہی دی۔

یہاں پارہ دوازدہم کے نوٹ ختم ہوئے الحمد للہ رب العالمین

یہ کون صاحب ہیں

جن کا دستخط ہو یہ، کتب مفصلہ ذیل بذریعہ وی پی عنایت فرماویں۔ شہادت القرآن۔ معیار الصادقین۔ ظہور المسیح الاختلاف۔ ازالہ اوہام۔ حجۃ اللہ۔ راز حقیقت بدبار [illegible] عرض کیا جاچکا ہے کہ پتہ پورا مستعلیق ہونا چاہیئے۔ دفتر کے معاملہ میں کبھی ذاتی واقفیت کا لحاظ نہ کیا جائے۔

نکتہ چینی

۱۶ دسمبر کے بدر میں مکرمی ایڈیٹر صاحب نے ایک نہایت ضروری سوال اٹھایا ہے۔ جس کو حل کرنے کا دعوٰی تو میں نہیں کرسکتا ہاں اسے حل کرنے کی راہ بتلانے یا کم از کم اس سوال کو کلیر کرنے کی کوشش قبل اس کے کہ میں گڑبڑی سے اپنے کام پر حاضر ہوں اور میری آواز ایڈیٹوریل سٹاف میں گم ہو جائے ضرور کروں گا۔

میرے خیال میں یہ ایک نہایت امن پسندی۔ سلامت روی یا نیکی کا طریق ہے کہ جس کارخانے یا انجمن یا مدرسے یا مکتب یا دفتر کے کسی کام میں نقص نظر آئے۔ تو اول اس کی برادرانہ شکایت اسی شخص سے کرنی چاہیئے جس سے وہ کمزوری یا نقص یا عیب یا غلطی ظہور میں آئی۔ اس پر بھی جب اصلاح نہ ہو۔ تو پھر ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ میں اس کی رپورٹ کی جاوے۔ اور محترم سکرٹری کا فرض کہ اس پر مناسب نوٹس لے اور اگر کوئی باہمی رنجش یا کسی اور اہم معاملہ کے متعلق مقدمہ ہے۔ تو کمیشن بذریعہ صدر انجمن حسب رضامندی فریقین برائے تصفیہ بٹھائی جاوے اور اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے۔ لیکن اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو۔ تو پھر شاکی کو حق حاصل ہے کہ امیر المومنین کے حضور اپیل کرے اور تمام مسل مقدمہ اس اپیل کے ساتھ ہو۔ یہ ایک بہت بری بات ہے کہ پہلے مرحلہ ہی میں شکایت امیر المومنین کے حضور کر دی جاوے کیونکہ یہ طریق ادب سے بہت دور۔ اور ان کے اوقات گرامی میں حرج کا موجب ہے لیکن مشکل اس سوال کا حل کرنا ہے۔ کہ آیا قادیان کی تمام انجمنیں اور اخبار اور بعض مکاتب وغیرہا۔ اپنے تئیں صدر انجمن احمدیہ جس میں امیر المومنین بحیثیت پریزیڈنٹ شامل ہیں کے ماتحت سمجھتے ہیں یا نہیں اور کیا ان کا اخلاقی فرض اور ایمانی تقاضا الوصیت کی ماتحت یہ ہے یا نہیں کہ وہ اپنی تمام حرکت و سکون کو اس کی ماتحت رکھیں اور اس کے منشاء کے مطابق کام کریں اور آیا ہر انجمن یا کارخانے کا صدر انجمن کے برابر کا جوڑ بن کر امیر المومنین سے براہ راست تعلق ان کے اوقات گرامی کو پریشان کرنے والا اور نظام قومی میں خلل انداز ہے یا نہیں اور ہم موجودہ سلطنتوں میں کیا طرز دیکھتے ہیں اب اس سے بھی زیادہ ایک اور مشکل سوال ہے وہ یہ کہ صدر انجمن کے کام اور فیصلوں پر ہم کو نکتہ چینی کا حق کہاں تک حاصل ہے اس سوال کے جواب کے وقت ہمیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود کی تحریر کو مدنظر رکھ لینا چاہیئے۔ کہ میرے بعد انجمن کی کثرت رائے کا فیصلہ قطعی ہوگا

پس عوام الناس کے لئے تو میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ انہیں فرداً فرداً اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ان صدر انجمن چونکہ تحت ہے مطابق اپنے وعدے کے اس امیر المومنین کی اور جیسا کہ حضرت مغفور نے بھی لکھا ہے۔ احمدی پبلک کی کثرت رائے کی اور اخبار آئینہ ہے پبلک رائے کا۔ اس لئے صدر انجمن کے کام کے متعلق جو شکایت ہے۔ وہ پہلے محترم سکرٹری کے پاس جانی چاہیئے۔ اگر اس پر اصلاح نہ ہو اور جواب تسلی بخش نہ ملے تو پھر ضرور کہ وہ معترض بادی بہ حیثیت مجموعی یا مسالمہ اہل الرائے یا اخبار نویس امیر المومنین کے حضور میں یہ معاملہ پہونچاوے۔ جو فیصلہ ہو وہ آخری سمجھا جاوے لیکن سوال یہ ہے کہ یہاں تک پہونچکر بھی صدر انجمن یا دوسرے کارخانوں کی نقائص کی اصلاح نہ ہو یا پبلک رائے کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اخبار نویس حق رکھتا ہے یا نہیں کہ اس آخری مرحلہ پر پہونچکر اس اعتراض کو پبلک کرے سو یہ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اخبار نویس کو یہ حق اخلاقاً ضرور حاصل ہے اور اگر اخبار کو یہ وقعت نہ دی جاویگی تو پبلک سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس کو بائیکاٹ کردے لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قوم کی موجودہ حالت اس بات کی متقاضی ہے یا نہیں کہ ایسے اہم معاملات کو پبلک کردیا جاوے۔ اور اختلاف رائے وعیب گیری کو غیر احمدی بھی سن لیں۔ بدر نے تو اس سے پہلے ہی سمجھا ہے کہ ابھی قوم کی یہ حالت نہیں اس لئے اس نے بعض معزز احباب سے اپنے تئیں مردہ پرچہ کہلایا مگر اپنے کام کا دائرہ یہیں تک محدود رکھا کہ امام الوقت کے الہامات اور تقریروں کو جس قدر میسر ہوسکیں جلدی شائع کرے چنانچہ اب بھی یہ فخر بدر ہی کو حاصل ہے کہ وہ روزانہ درس پیش کرتا ہے پھر امیر المومنین کے خطبات۔ تقریریں۔ مکتوبات وقتاً فوقتاً بڑی محنت سے جمع کرکے شائع کرتا رہتا ہے۔

(ب) کیا یہ انجمن بھی دوسری انجمنوں کی طرح ہے یا اس کو چند خصوصیتیں حاصل ہیں کہ اس کے ممبر خدا کے برگزیدہ کے برگزیدے ہیں ان کا پریزیڈنٹ تمام قوم کا مسلمہ مفترض الاطاعت امیر ہے۔ لوگوں کا تعلق بطور پیری مریدی ہے پھر ہم نے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ ابھی وقت آیا ہے یا نہیں کہ ٹرسٹیز کی تعداد کو بڑھا دیا جاوے تاکہ صدر انجمن احمدیہ پورے طور پر احمدیہ پبلک کی ریپریزنٹیٹو ہوسکے۔ غالباً میں اس سوال کی جو ایڈیٹر صاحب نے مجمل الفاظ میں کیا ہے۔ کافی تشریح کرچکا ہوں اب ناظرین اس پر اپنی اپنی رائے دیں امید کہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب بھی قوم کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس سوال کا جواب بذریعہ بدر دینگے اور الحکم کی ادارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہونے کی حیثیت سے وہ ایڈیٹر بدر کی رائے کے بعد جو کچھ مناسب سمجھیں لکھ سکتے ہیں صدر انجمن کے تمام ارکان بھی اس طرف توجہ فرماویں۔

(اکمل)

آجکل کے پیر

ملتان سے ایک دوست نے ایک مشہور پیر صاحب کے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کیواسطے ہدیہ ناظرین ہیں۔

میرے مہربان جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور کیا سناؤں؟ تین چار روز تک گدی نشین نے میرے غریب خانہ کے قریب قیام فرمایا۔ ایک تقریب پر آئے تھے قریباً سو آدمی ان کے ہمرکاب تھے کل واپس تشریف لے گئے ہیں ان کی آمد سے یہاں کیا اثر ہوا اس کے پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ عام لوگوں کے لئے خاص زیارت مشکل۔ مگر مراسی اور عورتوں کو لئے بہت ہی سہل تھی رات دن ان کی روحانی غذا انہیں مراسی عورتوں کا گانا بجانا تھا اور جسمانی غذا علاوہ مکلف کھانوں کے صرف نیم تولہ افیون سی جاتی ہے جس کے باعث ان کا چہرہ مبارک زردی مائل رنگت جلا ہوا معلوم ہوتا تھا اور آنکھیں بسبب افیون کے مست یا بے حجاب [illegible] کریں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ شاید شب بیداری اور کثرت عبادت کے باعث سرخ میلی ہو گئی ہیں۔ سخاوت میں نواب کلب علی خان یا محمد شاہ رنگیلے کے ثانی تھے یعنی انہیں عورتوں اور مردوں تک [illegible] سرفراز کرتے تھے) محدود تھا۔ پوشاک مبارک بالکل سادہ یعنی جوتی طلادار (ریشمی) چادر باریک ململ سے بھی کچھ ہی موٹی [illegible] میں باندھے ہوئے اور ململ کی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی پہنتیں۔ سبحان اللہ! ریشمی چادر کی دونوں تہوں سے آرپار کی چیزیں بخوبی نظر آسکتی ہیں۔ چلنے پھرنے مراسیوں پر خاص نظر شفقت کی علاوہ انعام و اکرام کے ان ان کے دو نوکر بالکل نوجوان فربہ تن ریشمی کرتے اور چادریں پہنے ہوئے سونے کے بٹن اور [illegible] سونے کے گلے میں ڈالے ہوئے [illegible] کھڑے ہوئے ولدان مخلدون کا نظارہ بنا رہے تھے۔ [illegible] نماز [illegible] سے ظاہراً پرہیز تھی۔ جلوت گاہ میں تو کبھی [illegible] کا نام بھی کسی کی زبان پر نہیں آیا۔ شاید خلوت گاہ میں ادا فرماتے ہوں [illegible] واللہ [illegible] تمام ہمسایہ [illegible] مسجدیں ساتھ ہیں۔ نماز کہیں نہیں پڑھتے [illegible] مرنے بعد پیر کے عرش [illegible] ہو کر بازار میں جایا کرتے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا کہ ان کو دین کاروبار سے کچھ سروکار نہیں بلکہ یہی زینۃ الحیوۃ الدنیا ہی درکار ہے کیونکہ ایک غیر شہر میں ان کی یہ حالت دیکھی گئی تو اپنے گاؤں میں اس سے بھی بڑھ کر کھل کھیلتے ہونگے۔ اولاد کچھ نہیں بلکہ آگے کی توقع بھی قطع کیونکہ بسبب کثرت افیون کے [illegible] یہ ہیں آجکل کے مشائخ کے حالات قابل التفات مختصر طور پر لکھے ہیں۔

www.aaiil.org

کشتہ جریان (۳)

جریان - مقوی باہ - نزلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خداتعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا - جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا - یہ بیماری چند دنوں میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بیخوابی - غمگینی - خوف وغیرہ نزلہ کسی ایک کلے یا معدے پر یا پھیپھڑے پر گرنا - زکام - ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا اس سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں - مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد - آنکھ کان - دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہر یلی ملاوٹ نہیں انشاءاللہ بہت مفید با برکت ثابت ہوگا - جو صاحب چاہیں ہم سے منگوا سکتے ہیں - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی تولہ - ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار
المشتہر عبدالرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان (گورداسپور)

معہ ۱۱ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کے بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائی پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اسلئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کیلئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونیکے متعلق حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اسی پہلو سے بھی آپکی تصدیق کافی ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکی بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کیموافق ترکیب دیکر تیار رکھے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اسلئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول عہ - دوم ۸ - سوم ۴ - قیمت ممیرا قسم اول عنقا معدوم ہے - المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ ۱۲/۲۴

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ بھی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں ہر قسم کی آہنی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کرسکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کیساتھ سالہا سال خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اسکے بہت سے نیک و بد کی اطلاع ہے ماسوا اسکے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اسلئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو وہ اپنی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاءاللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جائیگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ دو تین الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کر لی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے -

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی ڈیگر بڑی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے فائدہ اٹھا دیں -

المشتہر
حکیم محمد دین - دروازہ دیسہ سنگھ - گوجرانوالہ -

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے جو اختلافات جو صدہا سال چلے آتے تھے - انکو مٹانیکے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار ہے ہر ایک امر میں خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونیکے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر سہ حصہ عہ - ملنے کا پتہ - دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام - واستسقاء - و زردی رنگ - تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار -

(مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

اعلان ۱/۲۴

لنگی پشاوری و کلاہ و ٹوپی کشمیری دلوئی دھینک پسل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کریں فائدہ رہیگا - انشاءاللہ
شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی - وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے

دفتر اخبار بدر سے خرید و

شہادۃ الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۴/ر
معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/ر
ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات و وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آنٹ اختلاف کی عجیب تفسیر کی ہے - قیمت صرف ۶/ر
سر الشہادتین - مصنفہ مثل اردو ہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یسین سے قیمت ۱/ر
عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۲/ر
غلامی کے متعلق تمام اعتراض کے جواب اور فیصلہ کن بحث قیمت ۳/ر
آئینہ صداقت حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱/ر
چشمہ مسیحی حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے خلاف ۳/ر کامن احمدی ۲/ر نظم مستورات ۲/ر
مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کیلئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲/ر
الاستخلاف شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۱/ر
البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۲/ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ۷/ر
مورکھہ سیدھ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہیں انکے جوابات
اسلام کی پہلی کتاب بمصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب بچوں کیلئے قیمت ۱/ر
حضرۃ اقدس کے دعاوی اور انپر اعتراضوں کے جواب کے متعلق مدلل و مکمل عیسائی مذہب عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت قیمت ۲/ر رسالہ قیمت ۳/ر
معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ۱/ر
بگجر مہر سنگھ جس میں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱/ر
القول الصحیح - میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں قیمت ۱/ر
شری نہہ کلنک جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے حجم ۱۴۸ صفحہ
کرشن لیلا - ایک ہندی نظم لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی آمد تک قیمت آدھ آنہ
فتح الدین مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر قیمت ۴/ر

سیر بزید - شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید - قیمت ۸ بجائے ۱۲ کے

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

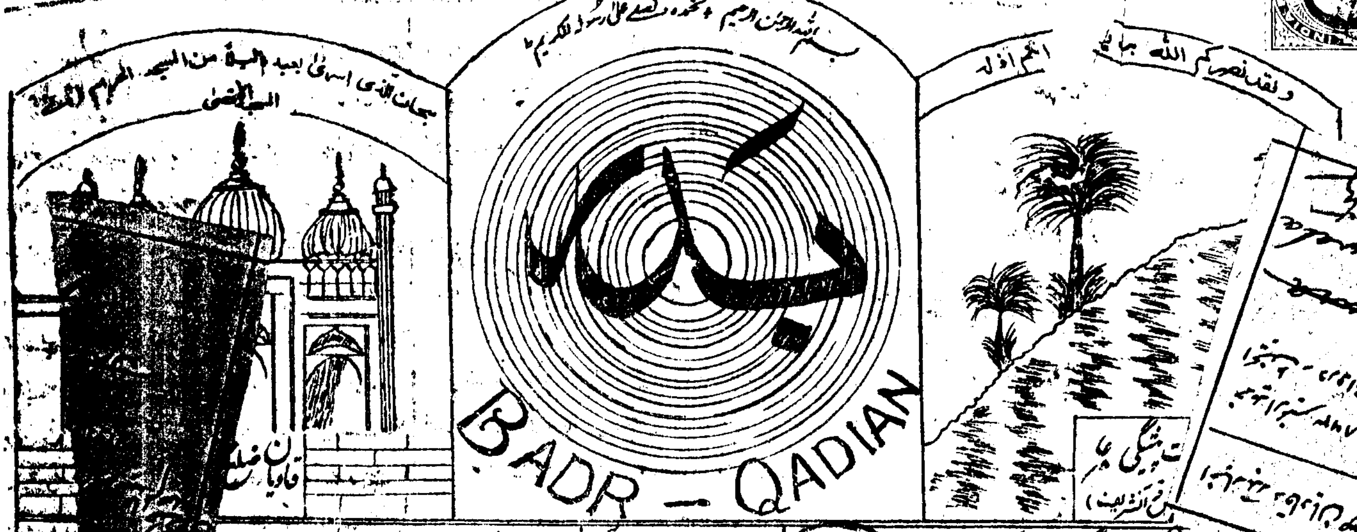

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ضمیمہ پریس قرآن شریف)

جلد ۹

مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲ پوہ سمت ۱۹۶۶ب

نمبر ۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان انجام اوست

آن رسولے کش محمد است نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں کیا ... خط و کتابت کے واسطے جواب کا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ جواب کا ... رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں حاضر ہو کر قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

(فقرات) جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ قرآن و احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوت ...

معراج الدین عمر پروپرائیٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا۔ (بدر پریس قادیان)

www.aaiil.org

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں ۔ درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے اور ایک درس بعد نماز فجر بالخصوص صاحبزادہ میاں بشیر احمد اور شریف احمد کی خاطر مسجد مبارک میں ہوتا ہے ۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں واپس آگئے ہوئے ہیں ۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ایک لمبے سفر کی تکالیف اٹھا کر جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے اور ایک معقول رقم چندہ کی جمع کر کے سالم و غانم واپس دارالامان قادیان میں پہنچ گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد اور شفاخانہ وغیرہ کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اور اب اس کا ایک بڑا حصہ کارکنان صدر انجمن کے سپرد کر دیا ہے تاکہ کام عمارت کا شروع کر دیا جاوے ۔

قاضی اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی گئے ہوئے ہیں غالباً عید تک واپس آجاویں گے ۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب تاحال امروہہ میں ہیں اور احباب و خدام کے واسطے دعاؤں میں اور دینی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں ۔

لاہور میں لیکچر

لاہور میں عیسائیوں نے جلسہ کر کے ایک سلسلہ برپا کیا ہے ۔ جنہیں اسلام پر بھی حملے کئے ہیں ان کے جواب کے واسطے تجویز ہے کہ دسمبر کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے لیکچر ہوں ۔ غالباً یہاں سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے اور بعض دیگر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق لیکچر دینے کیواسطے تشریف لے جائیں گے ۔

خواجہ صاحب گجرات میں

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک لیکچر گجرات میں دیا ہے جسے موقعہ پر لکھ کر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بھیجا ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا ۔

عید قریب ہے ۔
احباب سرگرمی سے متوجہ ہوں ۔

برادران ! صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات کا گوشوارہ آمد و خرچ ہر ماہ میگزین کے آخر میں چھپتا ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا ۔ کہ بعض مدات میں کس قدر کمزوری واقع ہو رہی ہے اب عید قریب ہے ۔ قبل از وقت ہر جگہ عید کے چندے کیواسطے اور ... کی رقم جمع کرنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ متوجہ ... تمام مفید کاموں کے واسطے روپیہ درکار ہے

اور یہ ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ لوگوں کے حصہ ہی میں رکھا ہے ۔ دنیادار اپنے دنیوی عمارتوں کے بنانے میں کن سرگرمیوں اور جوشوں کے ساتھ مصروف ہیں اس دینی عمارت کا کھڑا کرنا جو دنیا میں توحید پھیلانے کا مرکز ہو آپ ہی صاحبان کا کام ہے ۔ ہمت سے کام لو ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کو حاصل کرو ۔ کیونکہ یہ وقت پھر ہمیشہ نہیں رہے گا ۔

یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنے کے واسطے قادیان سے چھپوا کر اخویم خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیج دیا ہے جو ۶ دسمبر کو بمقام جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور میں جاری ہے اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں مسلمانوں کا منشا ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو سنیں ۔ دوم یہ بھی منشا ہے ۔ کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دیں گے یہ دونو امور ہمیں پسند نہیں زبر زوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن مذاہب کی بنیاد ہوں ۔ ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو شناختی کا کام نہیں ۔ مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جس قدر حق شناس ہو اس کو لینا اور جہاں اگر باطل ہے تو صرف اس کا ثابت کرنا ضروری ہے ۔ اس لئے ہم نے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کے ساتھ سن کر ان باتوں کو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پھر ان کا جواب سلسلہ وار دیا جاوے ۔ وجادلھم بالتی ھی احسن ۔ ایک قرآنی ارشاد واجب الاتباع ہے اس لئے ہم انشاء اللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہاں تک ان کا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا ۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

نورالدین ۔ از قادیان ۔ ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا اپنا قائم کردہ سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے ۔ نئے بیعت کنندوں کے خطوط برابر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آتے رہتے ہیں اور ... بہت سے یہاں آکر بھی بیعت کر جاتے ہیں ۔ یہ سب نام ہمارے پاس محفوظ ہیں پہلے نئے بیعت کنندوں کے نام درج اخبار ہوا کرتے تھے ۔ مگر جب سے عاجز بیمار پڑ گیا ۔ یہ اندراج کچھ کمی گنجائش کے سبب بند رہا ہے ۔ اب انشاء اللہ اگلے اخبار سے پھر اس کو جاری کیا جاویگا ۔

ڈاک ولائت

ایسا ہی ڈاک ولائت کا سلسلہ ایک عرصہ سے بند ہے لیکن اکثر دوست بوقت ملاقات یا بذریعہ خطوط اس کیواسطے تحریک کرتے رہتے ہیں اس واسطے اگلے اخبار سے اسے بھی پھر جاری کیا جاویگا ۔ انشاء اللہ

حجام نے بھی کام کیا کس نمود کا
گل لے گیا تراش کے شیخ وجود کا

لڑکے کا ختنہ

لعیع الدین احمد پسر کبیر الدین احمد احمدی اس لڑکے کی بسم اللہ خاص مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلیغ سے ہوئی تھی کہ جو ۱۹۰۷ء کے کسی پرچہ میں چھپ چکی ہے ۔ آج وہ دن ہے کہ اس لڑکے کا ختنہ ابراہیمی ...... بہ رحمت پروردگار مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہو گیا ۔ خوش نصیب ہے وہ لڑکا کہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ... میں مسلمان بنا ۔ فقط ۔

کابل میں فوجی ہل چل

افغانستان میں آہستہ آہستہ جھگڑا برپا ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں ۔ تمام رات اور دن لشکر کابل میں گشت لگاتا ہے ۔ مغرب کے بعد پھر کسی کو شہر کے باہر جانے اور آنے نہیں دیا جاتا ہے ۔ جلال آباد مقام میں کئی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں ۔ لاشوں کو کوئی پہچان نہ سکا ۔ اس لئے کہ ان کے سر اور ہاتھ اور پیر جسم سے علیحدہ کاٹ ڈالے گئے تھے ۔ جدی اوک ۔ سوک پل جلال آباد اور ڈاکہ مقاموں کے راستوں پر مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے چار بھی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں ۔ خوست کا معاملہ ابتر ہو رہا ہے ۔ اس لئے امیر صاحب نے سردار نصر اللہ خان کو اس طرف جانے کا حکم دیا ہے امیر صاحب فی الحال کابل ہی میں ہیں اور راستوں اور نہر کے کام کے متعلق احکامات صادر کرنے میں مشغول ہیں ۔ (زمانہ)

سفید گیہوں

کی نسبت لال گیہوں میں پچاس فیصدی طاقت پرورش زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ بات انگریزی سوداگروں کو معلوم ہوئی ہے ۔ اس لئے امید ہے کہ آئندہ ... کی نہری نو آبادیوں میں لال گیہوں بہت زیادہ بویا جایا کریگا

لاہور کے ایک مقدمہ سڈیشن میں ضیاء الحق ... وہ باغیانہ انجمن کا راز کھولیگا ۔

کلام امیر المومنین

امیر المومنین کی نصیحت طلبۃ المدرسہ کو۔

۱۴ - جولائی ۱۹۰۹ء (بعد عصر)

تم جانتے ہو نہ ہمیں اپنی زندگی کا علم ہے نہ تمہیں اپنی واپسی کا بس میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں جو یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو کام کرو اس میں دیکھ لو کہ تمہارے نفس۔ خواہش۔ دنیا طلبی کا کتنا دخل ہے اور خدا کی رضا اور مخلوق کی شفقت کے خیال کا کتنا دخل ہے۔ بس تم اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھو۔ خدا کی رضا کا علم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے قرآن شریف و احادیث پر اپنا عمل رکھو تمہارے ماں باپ۔ بھائیوں نے تمہاری تعلیم کے لئے بہت کچھ خرچ کیا ہے اگر تم تعلیم اسلام میں پختہ رہو گے۔ تو یہ خرچ ٹھکانے لگے گا۔ ورنہ اگر تم انگریزی کے تمام حروف تہجی کو القاب حاصل کرو گے۔ پھر اگر تمہارے ساتھ کلمہ کا اعتقاد نہیں تو پھر تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ بس پہلی اور آخری وصیت یہی ہے کہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر پکے رہو۔ جس ایمان کا عملی رنگ میں ظہور نمازوں کے ذریعے ہوتا ہے پھر ماں باپ کے ادب پھر بڑے بھائیوں کے ادب پھر گھر کی بڑی بوڑھی عورتوں کے ادب۔

فضولیوں کی عادت مت ڈالو جھوٹ نہ بولو دغا۔ فریب۔ برائی۔ تکبر بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ نیک نمونہ بن کر دکھاؤ۔ خود پسندی اور خود رائی اس تک نہ پہنچو۔ گھر میں جاؤ تو تمہارے ماسٹروں کی تاکید ہے چندہ جمع کر کے لاؤ۔ گو میں چندے کے معاملہ میں کسی اور رنگ کا ہی ہوں۔ کیونکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ خدا مجھے روٹی دیتا۔ کپڑا پہناتا خدا میرے خرچوں کا کفیل ہے اور پھر یہ آخری تاکید ہے۔ کہ اللہ سکھاؤ۔ لئن یھدی اللہ بک رجلا واحداً خیر لک من حمر النعم۔ اگر ایک جان بھی تجھ سے ہدایت پاگئی لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

ب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۔ دو رکعت سنت فجر کی تاکید تمام روایتوں سے زیادہ معلوم کی کتاب [illegible] میں ایک حدیث حضرت ابن مسعود سے مروی [illegible] وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں باوجود [illegible] یہ سنتیں۔ سفر میں موقع ملے تو پڑھ لیں ورنہ نہ پڑھیں۔ کوئی مشکل معاملہ نہیں۔

۲۔ مسافر مقیم کے پیچھے فرض کی اقتدا کرے تو سنتوں میں اس کو ایسا ہی اختیار ہے۔ جیسے تنہائی میں اختیار ہے۔

۳۔ دو وقت کا کھانا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

۴۔ ضرورت اور مصلحت ہو۔ تو دو اذانیں اب بھی آپ دے سکتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہو کہ لوگ دھوکہ میں پڑیں۔

۵۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا سوء ایک خطرناک گناہ ہے اس میں سفارش سے بچو۔

نماز میں مزہ ایک شخص نے حضرت کو لکھا کہ نماز میں مزہ نہیں آتا اور آنکھ بند کر کے نماز پڑھوں یا نہ۔ فرمایا مزہ کوئی چیز نہیں جس کے لئے ہم مامور ہوں۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ مزہ اڑاؤ۔ آنکھ کھول کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ انگریز حکام میں بعض انسان پر نہ اٹھنے سے ابتلا آتا ہے اور نہ اٹھنے سے ریا پیدا ہو سکتا ہے ہر مومن کو ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا لحاظ رکھے۔ (یعنی انگریزوں کی تعظیم کے واسطے اٹھنا چاہیئے)۔

سب کو ساتھ ملاؤ ایک صاحب نے شکایت کی کہ وہاں کے لوگ مخالف ہیں حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ایک مومن دس کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے۔ پس ۱۵ - ۱۵۰ کے لئے کافی ہیں۔ تم کوشش کرو کہ سب تمہارے ساتھ ہو جاویں۔ یہ بڑی آسان عمدہ بات ہے۔ فاوصیک بتقوی اللہ۔ فقط فاذ المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

بدی کو کس طرح دور کرنا چاہیئے ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ۔ یہ ایسی ترکیب ہے۔ کہ وہ خوبیاں رکھتی ہو ہر ایک بدی کو۔ بدی کو دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر کرتے رہو۔ مثلاً بدکار کے لئے دعا کرو جیسے انبیاء کرتے تھے قول موجہ اور دلائل قویہ سے ہر بدکار کو سمجھاؤ۔ اگر مناسب مفید ہو تو اس اعراض کرو۔ ترک سلام کرو۔ حتے کہ مفید ہو تدابیر مناسبہ کے ساتھ پیٹنا سزا دینا جیسے حدود سرقہ وزنا میں وارد ہے مقابلہ ہی دافع بالحسنہ ہے۔ یہ عجیب در عجیب تدابیر سوچنا اور بدی کو دنیا سے یا کسی شخص سے یا قوم سے دور کرنا بڑے صابر و متقی ...... کا کام ہے۔

کم ملنے والے لوگ ایک شخص نے ایک احمدی کی کسی مالی معاملہ میں شکایت کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دولت مند آدمی پھر جو ملے بھی کم (بہت کم ملاقات کرے) اس کی پیری مریدی پر مجھے تو کم اطمینان ہوتا ہے۔ اکثر یہ لوگ اپنا خیال مقدم رکھ لیتے ہیں۔

فرشتے ایک شخص کے خط کا جواب حضرت نے لکھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور وہ بحکم رحمن بندوں کو سکھاتے ہیں۔ بندہ فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے اور فرشتہ بندے کا خادم ہو جاتا ہے۔ عائشہ کی جماعت کا کہیں ذکر نہیں۔ صرف آپ کے گھر میں نو برس کی تھیں کہ آئیں۔

خطبہ جمعہ

۱۳ - اگست ۱۹۰۹ء

فرمایا کہ اذان میں اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے مگر افسوس کہ دن رات باوجود میں پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی عام مسلمانوں کو تو جانے دیجیئے ان کے لیڈروں کی یہ حالت ہو رہی ہے گدی نشینوں کو دیکھو۔ خواہ کس مذہب کا آدمی ہو۔ اور اس کے اعمال کیسے خراب ہوں لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھدے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے علماء ہیں تو ان میں مطلق تقویٰ و خدا ترسی نہیں رہی حتے کہ ان کے درس میں بھی کوئی کتاب خشیۃ اللہ کے متعلق نہیں رہی۔ امراء ہیں تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانوں کے لئے ہے وہ بالکل اباحت کے رنگ میں آ گئے ہیں اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اللہ اکبر چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حد دو تک۔ ان زنا کے ثبوت کے لئے چار کی ضرورۃ ہے پس یہ شہادۃ کس قدر قوی ہے۔ کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ تمام قسم کے نقصوں عیبوں سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کہاں تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہیں۔

پھر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اسکی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہونگے پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پرواہ کرتے ہیں اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو باجماعت کی پابندی نہیں حالانکہ رسول کریم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت میں شامل نہ ہونیوالوں کے گھر جلا دوں۔ امیر وضع کی پابندی پر مسجد میں آنا ہتک سمجھتے ہیں۔ شاہ عبد العزیز کی مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ کہا۔ ہوتا ہے مگر وضعداری اجازت نہیں دیتی کہ نماز پر آنا فلاح پر آنا یعنے تم مظفر و منصور ہو گے۔

www.aaiil.org

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات

از حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

سوالات

۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخی اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے۔ جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرح محمدی کی پابندی لازم ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمانوں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ہم کرتی ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں (خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطے کا پابند نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے) ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکور ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو آپ بلا تردد مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت۔ اولم یکفھم انا نزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔

۲۔ قرآن مجید۔ مشاہدہ وتجارب صحیحہ وعقل صریح غیر مشوب بوہم ونقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف۔ (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا تعقلون۔ اور بار بار افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف تصریح فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے۔ اور ثبوت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ .... ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ فزادتھم ایمانا۔

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت۔ (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ (۳) ولو شاء اللہ لجمعہم علی الھدی فلا تکونن من الجاھلین۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد۔ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ قالت الیھود لیست النصاریٰ علی شیء وقالت النصاریٰ لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتاب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد۔ ثبوت۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ جیسا کسی کا ظاہر ہو ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو۔ اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیوں کا ہے۔ ہر ایک مسلمان کے لئے اطاعت اللہ و اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری۔ اگر اولی الامر صریح مخالفہ فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام و سلطان اول میں اور علماء و حکماء دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے کہ ایمان کا ادنیٰ مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے اس لئے جو لوگ صرف لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑھے اور جو زکوٰۃ و روزہ و حج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑھے۔ علی ہذا۔ اللہ تعالیٰ ہی المومن ہے کیونکہ المومن المہیمن نص قرآنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بارک بھی۔ جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لئے یہ سزا ہے جیسے فرمایا۔ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔ آپ مسلمانوں کو دیکھو لڑکیوں کے حصہ نہ دیئے۔ وراثت خلاف پر مذاہب مہیا موجود ہے اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضرور نہیں ہیں جو سارے جہان کے لئے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہی سامان انجاح مرام لابد ہیں جو تمام مخلوق کے لئے لابد ہیں۔ الٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص۔ حسد۔ طمع اور کسل کو اگر ترک کر دے تو تارک طمع و تارک حسد و تارک کسل کے لئے صرف وہ انعامات مل سکیں گے۔ جو ان رذائل کے ترک کے لئے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرکر تندرست بی بی حاصل نہ کرکے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی۔ پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے تو گو وہ صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و تہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع، حسد، کسل کا مرتکب ہو۔ اولاد سے متمتع ہوگا۔ اسی طرح بادشاہ میں عزت و اکرام اور ملک کے اقوام میں اعزاز و احترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے جو ان قواعد و احکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مکرم من! ہزاروں اُمور قومی سلطنت۔ قومی حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم و صلوٰۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔

مثلاً چوری کا معاملہ۔ چور کی سزا۔ زانی کی سزا۔ ڈاکہ مارنیوالے مرتد کی سزا۔ وغیرہ۔ یہ اُمور سلطنت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا تو اب کیا وضو کے وقت اس کا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اس کی نظیر کو آپ دیکھیں۔ حضرت یوسف ؑ نبی ہیں ان کی اقتدا ہی ہمیں کرنا ہے ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ یہاں صاف ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے پس کیسا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس کو کس طرح پابندی گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت میں احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں۔ یہ تکلیف مالا یطاق ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن و احادیث صحیحہ یا فتوے ملک کے خلاف حکم کرے۔ تو اس مذہبی احکام میں۔ جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسی کے لئے ترک حج۔ اور ایک مولوی اہل اسلام خصوصاً فقراء اہل ...

گورنمنٹ گریجوایٹ کی بیاکی کے احکام ہیں۔

بلکہ یون کہئیے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمداً فجزاءہ جھنم اور قتل المومن کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضے اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروا مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا نے قانون بنا سکنے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی بلکہ مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں خود بھی کر آگئے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے معذبت سہہ کر ہی رہے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آگئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجرون سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل تو ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پہ مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہئیے اس کے لئے سبق اختیار کرتے ہیں۔ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے مکہ میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا ہوگا یہی طریق انبیاء کا ہے جن کی اقتداء کا پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبھداھم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ یہی آخری علاج لکھا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچایتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا۔ جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسالہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرح محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام ۱۔ نبوی فیصلہ ۲۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد ۳۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر، حسن وغیرہ کے فیصلہ کا۔ آپ غور کریں فتاوےٰ عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں ایک ایک ازنبراہی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدینہ کے قواعد کو جہاں جاؤ تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے۔ اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابو حنیفہ، شافعی، مالک، احمد نے ان کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مضامین متعلق چکوال

احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان مضامین کا جواب دیتا ہون جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد بھی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال تو تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد بھی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ برخود نے کنی اسے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئیے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جو کہ ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سیدنا در علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی امداد ہماں" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیر یکٹر کی خوبیون کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادہر ادہر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی تابل تعریف بات ہے۔ کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حسب حدیث ما فوق الاثنین جماعۃ کہ آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام نبی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بابت میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی خیر جب مولوی نے شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانے وہ بھی مومن رہتا ہے۔ تو ہم دعاوی حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ بہ خدا یہ بات سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ علاوہ ازیں یہ شکست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں۔ حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام آپ ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (نا مکمل)

www.aaiil.org

المفتی

۲۱۰ لڑکیون کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ وغیر منقولہ بنام دختر زندہ با اولاد جو اپنے گھر مین آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف مین خداوندکریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ مین ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب مین ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع مین پہلے رہتا تہا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہان لڑکیون کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہین دیتا۔ پھر جہان لڑکیان وارث ہی نہین قرار دی جاوین۔ وہان لڑکیون کا باپ زندگی مین بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیون پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیان ہین۔ تو آپ سوچ لین۔

وارث کے حق مین شریعت اسلام وصیت کونا جائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ مین سوچکر قدم رکہین یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمین تو یہ لوگ فتوے دیتے ہین اور خود لڑکیون کو وراثت دینے مین قرآن کریم کے مخالف ہین۔ اللہ تعالے رحم فرما دے۔ آمین

والسلام - نور الدین - مورخہ ۱۴ ر اگست ۱۹۰۹ء

۲۱۱ آنہ فنڈ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھہ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہین۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد مین تمہارے ماتحت نہین۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

۲۱۲ کیا پاؤن کا دہونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم۔

ارجلکم بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدیکم وایدیکم وارجلکم اس طرز کا عطف عربی مین اثر رکھا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی کے ساتھ پاؤن کا دہونا فرض ہے مین ارجلکم مین لام پر ضمہ ہی

پڑا ہے اور مبتدا بناکر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہین۔ اس مین دو وجہین ہین۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب مین اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہین اور رجل مغسول ہین ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہین یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہین اور قرآن کریم مین بھی کثرت سے واقع ہے۔

۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھہ جس کا کوئی بچہ بھی نہین ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تہی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح مین شریک نہین ہوئی اور اسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تہے اب وہ شخص سید مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہین تو مین ولیمہ کہلاؤن۔ مین نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کہانے مین تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ مین شریک نہ ہون۔ اللہ تعالی مسلمانون پر رحم فرما دے۔ آمین۔ نور الدین

۲۱۴ غیر احمدیون سے چندہ لینا اور انکو دینا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی دنیوی عام خیر خواہی کے کام مین چندہ مانگین تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب مین لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپکے بدل کہتا ہون۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہون۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کرین۔ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہان میر ناصر نواب۔ شفا خانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہین۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلا سے بچو۔ نور الدین ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء

وعا مدد۔ برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے اخبار سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہین۔ بابو صاحب قبل ازین اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہین۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ وغیر احمدیہ کے تہا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت مین بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لاوین مگر وہان کیا تہا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ غیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تہا۔ مگر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو مین تحریر نہین کرسکتا کہ وہ کیون نہین آئے مگر وہان جلسہ مباحثہ مین جس قدر سامان تہے ان پر اثر جو کچھہ ہوا ناظرین خود سمجھہ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تہی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو ہوا اور جو کچھہ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ کو قیام کر کے ۱۷ نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف ہی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت مین جاکر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہین۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسے علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

مین نے عرض کیا کہ وہ تو جہوٹ آپکے خیال کے مطابق بولین گے کیونکہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہین۔ فرمایا کہ عیسے علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پاجاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہین ہوگا۔ پہر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوین گے اب مولوی ثناء اللہ صاحب کیخدمت مین یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ مین نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہین۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دین گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کرین مجھہ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

www.aaiil.org

ن گورنمنٹ گریجوایٹ ہیپاکی کے احکام ہیں۔

بلکہ یون کہئے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور قتل المومن کفر الی نص کے بعد دلاوران علی مرتضےٰ اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروائے مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنے عایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا ایسے قانون بنا سکتے ہیں کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کرکے عیسائی بل مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں یا وحی کرائیں اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے صدر بیت مسجد مکہ میں سجدے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آ گئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر عیسائی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل ستر ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا اچھا جانتے ہیں اور کس طرح امن سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہئے اس سبق کے لئے سبق اقتدا کرتے ہیں۔ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے مکہ میں کئے گئے قرآن کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کرکے ہجرت کرنا مگر یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتدا کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبہداہم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم ۔ یہی آخری علاج لکھا لیفا گیا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریبا سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسالہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیہن۔ ان ربی بکیدہن علیم۔

۳۔ شرح محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام۔ نبوی فیصلے۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ۔ ابو یوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ جات کا۔ آپ غور کریں فتاوے عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں کے ازہزار جگہ قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدنیہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے تو نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۲ و ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند معترضات متعلقہ چکوال

کے احمدیون کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان مخالف تہمتون کا ازالہ جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد بھی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیون کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود ناظر ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال بہ مشکل تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد ہی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیون کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ بر خود کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ دو ہو کے سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کی نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سیدنا در علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی اور ٹھگ" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیریکٹر کی قوموں کے قائل آپ ہی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادھر ادھر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حالانکہ حدیث ما فوق الاثنین جماعۃ کو آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بارہ میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی خیر جب مولوی صاحب شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی مومن رہتا ہے۔ تو ہم دعاوی حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ جس لینے سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ حامل رقعہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام آپ ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (اکمل)

المفتی

لڑکیوں کو وراثت
۲۱۰

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ باولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنی نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچ کر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے مع اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آمین

والسلام - نور الدین - مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء

آنہ فنڈ
۲۱۱

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

کیا پاؤں کا دھونا ضروری ہے
۲۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم -

پڑھو بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے وایدیکم وارجلکم اس طور کا عطف عربی میں اثر رکھتا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی تصدیق کے ساتھ پاؤں کا دھونا فرض ہے بین ارجلکم میں لام پر ضمہ بھی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوحہ ہیں اور رجل مغسولہ ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ
۲۱۳

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اسے یہ خوف ہوا کہ عدت گزرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید۔ مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپ کے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپ نے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اوس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نور الدین

غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا
۲۱۴

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم صفحہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلا سے بچو۔ نور الدین ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد - برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لاویں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولویصاحب نہ آسکے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ان جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ کو قیام کر کے ۱۷ نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپ کے خیال کے مطابق بولیں گے کیونکہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص بھی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر بنہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

www.aaiil.org

التوائے جلسہ سالانہ

سال گذشتہ مین سالانہ جلسہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کے نصف کرایہ کی تخفیف کی منظوری کی وجہ سے بہت سے ایسے احباب خصوصاً دور کے رہنے والے شریک جلسہ ہوسکے۔ جن کا پورا کرایہ ادا کر کے شامل ہونا مشکل تہا۔ امسال بہی دسمبر مین جلسہ کے لئے تخفیف کرایہ ریلوے کی درخواست کی گئی تہی۔ مگر وہ درخواست منظور نہین ہوئی بلکہ جس قدر سوسائٹیون اور انجمنون کی طرف سے دسمبر مین جلسون کے لئے تخفیف کرایہ کی درخواستین تہین وہ سب نامنظور ہوئین۔ اس کی وجہ خصوصیت سے اس سال دسمبر مین لاہور مین نمائش کا ہونا بہی ہے۔ اور علاوہ ازین دسمبر مین عام طور پر بہی آمد و رفت بہت بڑہ جاتی ہے۔ پس چونکہ پہلے ہی سے کثرت سے آمد و رفت ہوگی اور تخفیف کرایہ سے یہ آمد و رفت اور بہی بڑہ جانی ضروری ہے اس لئے (غالباً) گورنمنٹ نے اس سال دسمبر مین کسی قوم کے جلسہ پر تخفیف کرایہ منظور نہین کی۔ سوائے نمائش کے جو ایک قسم کا نیم سرکاری جلسہ سمجہنا چاہیئے اور اس مین بہی نہایت تخفیف خفیف منظور کی گئی ہے۔ یعنے درجہ سوم کے مسافرون کے لئے قریباً آٹہوان یا نوان حصہ کرایہ کا چہوڑا گیا ہے۔ مگر اس سے علاوہ دسمبر کے جلسہ مین (۷ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک) درجہ اول و دوم و انٹرمیڈیٹ کے لئے خاص رعایتین ہوتی ہین۔ پس محکمہ ریلوے نے ان تمام وجوہات متذکرہ بالا کی بنا پر اس سال دسمبر کے مہینے مین جس قدر جلسون کے لئے درجہ سوم و انٹرمیڈیٹ مین نصف کرایہ کی رعایت کی درخواستین تہین انہین نامنظور کیا ہے۔ چونکہ صرف دسمبر کا مہینہ ہی نصف کرایہ کی رعایت کا مانع ہوا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے مارچ کے مہینہ انہی تاریخون کے قریب ہو۔ مارچ مین ۲۴ مارچ سے لے کر ۲۸ مارچ تک پانچ تعطیلین اکہٹی ہین یعنے ایک تعطیل بارہ وفات کی اور چار تعطیلین ایسٹر کی جو جملہ محکمہ جات دفاتر سرکاری وغیرہ مین منظور کی تعطیلین ہین۔

پس ان دنون مین ملازمین سرکاری بہی اسی طرح جلسہ سالانہ مین شامل ہوسکتے ہین۔ جس طرح وہ دسمبر مین شامل ہوسکتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس التوا کو پسند فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اُس وقت یعنے مارچ مین جلسہ کرنے سے وہ رعایت مل سکیگی۔ جو گذشتہ سال ہمارے جلسہ کے لئے ملی تہی۔ یعنے ایک طرف کا کرایہ ادا کر کے آمد و رفت دونون ہوسکین گے اور چونکہ ہماری جماعت مین اکثر حصہ غربا اور زمیندارون کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ کہ جس قدر زیادہ احباب ممکن ہون سالانہ جلسہ مین شامل ہون اس لئے مناسب سمجہا گیا ہے کہ جلسہ ایسے وقت مین کیا جاوے۔ کہ جب کرایہ کی رعایت مل جاوے۔ تاکہ جماعت کا اکثر حصہ جو غربا اور ضعفا ہین اس مین شامل ہوسکے۔ علاوہ برین صاحب استطاعت کرایہ کی رعایت سے فائدہ اٹہا کر وہی روپیہ کسی انجمن کے اور مفید اغراض مین بطور مدد دے سکتے ہین بلکہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا بہت سا حصہ اس طرح پر نکل سکتا ہے چونکہ آخیر مارچ مین زمیندارون کے شامل ہونے مین بہی کوئی امر مانع نہین اور فصل ربیع کی کٹائی مین قریباً تین ہفتے اس وقت باقی ہون گے۔ اس لئے بظاہر یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس مین ہر درجہ وطبقہ کے احباب شامل ہوسکتے ہین۔ آیندہ غیب کا حال تو اللہ تعالے ہی جانتا ہے۔ بعض اور فوائد بہی ماہ مارچ مین جلسہ کرنے مین ہین۔ مثلاً دسمبر مین سخت سردیون کی وجہ سے ایک طرف مہمانون کے بڑے بڑے بستر ساتھ لانے کی مشکلات پیش آتی ہین اور دوسری طرف اس جگہ بہی مکانون کے لئے مشکلات پیش آتی ہین اور بہت سا روپیہ صرف کرنے کے باوجود مکان کا ٹہیک انتظام نہین ہوسکتا مارچ مین کُھلا موسم ہونے کے سبب سے جب نہ زیادہ سردی ہوگی اور نہ ابہی گرمی شروع ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے مشکلات امید ہے پیش نہ آئین گے اور ایک یہ بہی فائدہ ہے۔ کہ دسمبر مین سخت سردی اور چہوٹے دن ہونے کی وجہ سے بہت تہوڑا کام ہوتا ہے صبح دس گیارہ بجے تک سردی کی شدت کی وجہ سے کام نہین ہوسکتا۔ اور رات کو بہی اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ مارچ مین چونکہ موسم نہایت معتدل ہوگا۔ اور دن بہی نسبتاً لمبے ہون گے اس لئے دو دن مین اتنا کام ہوسکیگا جو دسمبر کے چار دن مین ہوسکتا ہے پس بظاہر یہ التوا ہر طرح سے مفید ہی معلوم ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ اس اعلان کا منشا یہ نہین ہے کہ دسمبر کے موقعہ پر جو احباب آنا پسند کرتے ہین وہ نہ آوین۔ اللہ تعالے کے فضل سے مہمانون کی آمد و رفت تو ہر روز ہی ہوتی ہے۔ اور پہر تعطیلون کے دنون مین ملازمین خصوصیت سے آجایا کرتے ہین جو احباب چاہین۔ وہ دسمبر مین آوین۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات اور بابرکت صحبت سے مستفیض ہون۔ اعلان کا منشا صرف اسی قدر ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بجائے دسمبر کے مارچ مین ہوگا اور یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مین جس قدر زیادہ احباب ممکن ہون شامل ہونے کی کوشش کرین۔ کیونکہ ایسا اجتماع خاص برکت کا موجب ہوتا ہے والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۴۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

مسلمانون پر منہ آنا

ریاست پٹیالہ کی گرفتاریون اور دیگر واقعات نے آریہ سماج کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا ضرورتمند بنا دیا تہا اور یہ ضرورت لاہور کے پچھلے سالانہ جلسون مین دونون پلیٹ فارمون پر سے اچہی طرح پوری کی گئی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے لیکچر مین آریہ سماج کے پولیٹیکل باڈی نہ ہونے پر جو بحث شروع کی تہی اسے لالہ منشی رام جی نے اپنی تقریر مین ختم کیا اور مختلف دلائل و براہین سے گورنمنٹ کو سماج کے غیر پولیٹیکل ہونے کا یقین دلایا اس امر کا فیصلہ کرنا گورنمنٹ اور اس کے انتظامی حکام کا منصب ہے کہ دونون معزز لیکچرارون کے دلائل کس حد تک قابل تسلیم اور سماج کی پوزیشن صاف کرنے والے ہین لیکن ہم بہت ممنون ہوتے اگر لیکچرار صاحبان غریب مسلمانون کو اس موقعہ پر اپنی نظر عنایت سے محفوظ رکہتے اور ان کا تذکرہ درمیان لائے بغیر اپنی وفاداری سرکار کے دلائل مکمل کر لیتے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک "خالص مذہبی" اور بقول لیڈران سماج "بالکل غیر سیاسی مجلس" کے لیکچرون مین بہی مسلمانون پر منہ آگیا اور لالہ منشی رام جی نے سماج کی موجودہ مشکلات کو مسلمانون اور عیسائیون وغیرہ کی اندرونی مخالفت سے منسوب کرنے کے علاوہ اہل اسلام پر ان فقرات مین خاص مہربانی فرمائی۔ کہ جبکہ ہمارے دل مین صرف دہرم کا خیال ہے۔ جبکہ ہماری منزل مقصود صرف دہرم ہے۔ تو ہمین کسی غلط فہمی کا جو ہمارے برخلاف پہیلائی جاوے خوف نہین ہوسکتا۔ اگر آریہ سماج دنیاوی بادشاہتون پر لات مار کر شانتی کا راج" پہیلانا چاہتا ہے ...... تو اس کے ممبرون کی یہ ہتک ہے۔ کہ وہ صرف یہ یقین دلانے کے لئے ہاتہ جوڑین۔ کہ ہم نمک حلال ہین۔ آریہ سماج کی پاک اور صاف زندگی ہی اس کے حق مین بہترین گواہی سمجہی جانی چاہیئے۔ ہاتہ جوڑنے کی ضرورت ان کو ہے۔ جن کو ایران روم و کابل کا گہمنڈ ہے۔ صرف انہی کو اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کے لئے قسمین کہانی چاہیئین۔" یہ مسلمانون پر لالہ منشی رام کی عنایت مبذول ہوئی ہے۔ لیکن کیا کبہی مغرور اور گہمنڈی آدمی کسی کے آگے ہاتہ جوڑا کرتا ہے۔ مغرور کی تو تعریف ہی یہ ہے۔ کہ اسے اپنی طاقت کا زعم ہو۔ اور اس زعم مین وہ کسی کو اپنے روبرو موجود نہ سمجہے پس اگر اہل اسلام کو بقول لالہ صاحب موصوف "ایران و روم و کابل کا گہمنڈ" ہے تو وہ گہمنڈی جماعت ہاتہ کس لئے جوڑتی ہے۔ کیا غرور اور خوشامد دونون ایک جگہ جمع ہوسکتے ہین۔ اگر یہ اجتماع ضدین کسی نامعلوم ترکیب سے لالہ صاحب کے نزدیک ممکن ہے تو خیر ورنہ ان کا ایک پوائنٹ ضرور غلط ہوگا۔ رہا سماجی بہائیون کا وفاداری کا یقین دلانے کو اپنی ہتک سمجہنا۔ اسے رفتار زمانہ پر چہوڑتے ہین

(وکیل)

قادیان کے مہاجر اور مخالف مولوی

ہزاروں نیم جاں در پر ترے لے یار بیٹھے ہیں
غالب شہید تیغ ابرو کشتۂ دیدار بیٹھے ہیں
ہے بڑھ کر ظلِ طوبیٰ سے تری دیوار کا سایہ
فزوں تر باغ جنت سے ہے تیرا مرقد عالی
غم فرقت نے گھائل کر دیا ہم خستہ جانوں کو
خدا جانے کہ کیوں پیک اجل نے دیر کی اتنی
ہوا ہے گلستان قادیان اب لالہ زار اپنا
نوائے غم سرود بلبلان باغ مارت ہے
طرب انگیز ہے ہر اک صدا بزم محبان میں
حریم قادیان ہی ہند میں اب کہف و ماں ہے
نہیں عظمت کی کچھ خواہش نہ زر کی احتیاج انکو
و جبکہ وزنے اس میں کیا تھا پھر ظہور اپنا
نہیں دشمن کا کچھ کھٹکا نہ خوف راہزن انکو
ہمارے حامیان دین کرینگے جنگ اب حق سے
شریروں سے محبت ہے بدی ہے انکو الفت ہے
جہاں شیدائیان دین احمد دیکھ لیتے ہیں
اودھر ہے فکر ان کو ہر گھڑی کا فر بنانے کی
عجب ہے یہ دل محزون کہ جن کے غم سے مضطر ہے
ذرا سی انتظار ان کو ہوئی دوبھر میری خاطر
سچائی ماننے میں وہ کہاں کسے برابر ہوں
کہاں تک حوصلہ اپنا دکھائیں گے وہ ہرجائی
تعلق ہے نہ کچھ ہم کو کسی کی بادہ مستی سے
تمنا ہے یہی دل میں کہ ہو اسلام کی رفعت
عدو ان نبی سے چھڑ رہی ہے جنگ اب اپنی
فقط ہے اتنہ میں اپنے کلام اللہ کا حربہ
اسی حربہ نے پس پا کر دیا اہل بطالت کو
جلا دینگے کیونکہ ہم سے وہ باطل کو شیدائی
شہادت دیچکے قرآن سے اپنے زعم باطل پہ
ہوئی ہر بات میں پردہ دری انکی تعجب ہے
بہت سے قابل نفرت ہوئے ظاہر عمل ان کے
ہمارے مولوی صاحب ہیں یا بگلا بھگت ہیں وہ
اگر پیدا نہ ہوتے اس زمانہ میں تو بہتر تھا
حیات ابن مریم کے خیال مشرکانہ سے
نہ بچنے دینگے ہم اس کو یہی منشا و غیرت ہے

پریشان دل اسیر کاکل خمدار بیٹھے ہیں
گنوا کر تیری خاطر اپنا سب گھر بار بیٹھے ہیں
برنگ ساکنان خلد یہاں مختار بیٹھے ہیں
بسان عندلیبان چمن زوار بیٹھے ہیں
ترے در پر مسیحا سینکڑوں بیمار بیٹھے ہیں
جو آنا ہو تو آ جائیں یہاں طیار بیٹھے ہیں
جدہر دیکھو وہیں پہ عاشق خونبار بیٹھے ہیں
ہر اک سوز نغمہ سنج حزن موسیقار بیٹھے ہیں
کہیں ہے بادۂ عرفان کہیں میخوار بیٹھے ہیں
مقابل میں شریروں کے وہاں اخیار بیٹھے ہیں
فقط اصلاح کی خاطر وہاں دیندار بیٹھے ہیں
اسی کی روشنی سے سب پر انوار بیٹھے ہیں
جو اس قدوس کی صحبت میں دو چار بیٹھے ہیں
خدا کے دوستوں سے برسر پیکار بیٹھے ہیں
تعجب ہے کہ پاکوں سے سدا بیزار بیٹھے ہیں
اٹھا کر انگلیاں کہتے ہیں وہ کفار بیٹھے ہیں
غم ایمان سے ان کے ہم ادہر لاچار بیٹھے ہیں
وہی پامال کرنے کو اسے طیار بیٹھے ہیں
مگر ہم ہیں کہ ان کی راہ میں سو سو بار بیٹھے ہیں
اودھر ہے مستی غفلت ادہر ہوشیار بیٹھے ہیں
یہاں ثابت قدم اور استقامت کار بیٹھے ہیں
ہم اپنا جام کوثر پی کے خود سرشار بیٹھے ہیں
محمدؐ کے غلاموں میں سر بار بیٹھے ہیں
بہت کھائے ہوئے سینہ میں ہم سو فار بیٹھے ہیں
عدو گرچہ مقابل میں لئے تلوار بیٹھے ہیں
اسی سے ظالموں پر ہم چلا کر وار بیٹھے ہیں
لگا کر بازیٔ سبقت جو بہت ہار بیٹھے ہیں
نہ سوچا یہ کہ پہلو میں اولو الابصار بیٹھے ہیں
کہ کس برتے پہ اب تک وہ کئے انکار بیٹھے ہیں
اٹھا کر شرم دل سے اپنے شرم مجرم وار بیٹھے ہیں
نگل کر مچھلیاں پانی پہ بو تیمار بیٹھے ہیں
کہ اہل حق کی مسند پر یہ ناہنجار بیٹھے ہیں
بغل میں عیسویت کے کھلے انصار بیٹھے ہیں
کہ بیشک ہم رسول اللہ کے غمخوار بیٹھے ہیں

الہی دشمنان دین احمد سے بچا ہم کو
ہلاک و خاک کر دے اے خدا ایسے شریروں کو
تو ناصر ہو ہمارا ان شریروں کے مقابل میں
خدایا تیری نصرت ہو تو ہو ہم کو ظفر حاصل
جو تو چاہے لگا دے اپنی کشتی اب کنارہ پر

کہ ابراہیم کی امت سے پھر کر خوار بیٹھے ہیں
کہ در پردہ مسلمانوں میں یہ کفار بیٹھے ہیں
سہارا ہے تیری رحمت کا اے غفار بیٹھے ہیں
گھرے ہیں دشمنوں میں ہم تیرا دلدار بیٹھے ہیں
بھنور میں پھنس رہے ہیں اور منجدھار بیٹھے ہیں

خدایا قلزم دنیا سے ہم کو پار کر دینا
مبارک کی طرح کہ دل بہت سے یار بیٹھے ہیں۔
خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ـ معظم و مکرم برادرم مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کے افضال ورحم ہوں آپ پر ـ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ بعد از انتظار یہ چند ضروری عرضیں ہیں۔ امید کہ جواب با برکت سے ستفیض فرمایا جاویگا۔ مستورات کی طرف سے چندہ وصول ہور ہا ہے یہ تحریک سرسبز ہو جاتی تو آپ بھی ہماری طرف سے سرخرو ہو جاتے ـ باہر کی نیک خواتین میں تو عملی طور سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بدر کا خاص اشتیاق رکھتی ہیں ـ مگر قادیان کی نیک بخت خواتین چندہ دینے میں سُستی تو کہیں رہی اب جلسوں میں بھی دلچسپی سے حصہ نہیں لیتیں ـ جس کا نتیجہ بے حد افسوس ہے ـ خیر آپ براہ مہربانی لازمی طور پر کالم مستورات کو دیں اس سے پہلے تو آپ پورا صفحہ عورتوں کے لئے رکھتے تھے مگر جب سے عرض کیا گیا ہے کہ بدر میں مستورات کا بھی حصہ ہو ـ آپنے وہ کالم ہی اڑا دیا۔ کبھی جگہ نکل آتی ہے تو مضمون درج کر دیا جاتا ہے کہ ہر ہفتہ دو کالم بدر خواتین کے لئے خالی رکھیں آپ کا احسان ہوگا (کیونکہ شاید آپ نہیں جانتے کہ ہر ہفتہ کس ارمان بھرے دل سے میری بعض بہنیں محض بدر خواتین کے واسطے اخبار کھولتی ہیں) اگر بدر خواتین نہ نکلے تو ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں۔ سو کمال ہی مہربانی ہو اگر بدر خواتین کے واسطے صفحہ لازمی طور سے رکھیں اور اس کے واسطے مضمون مُہیا کرنا میرے ذمہ دو دن پہلے اطلاع فرما دیا کریں اور بس۔ آئندہ اپنی مرضی مبارک سے اطلاع دیویں ـ آپ کی بہن ـ خاکسار اہلیہ اکمل از قادیان ـ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۹ء

رپورٹ طاعون ـ ہفتہ گزشتہ میں وبائے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۷ فوتیاں ہیں ـ اور وارداتوں کی تعداد ۱۹۰ تھی ـ ضلعوار تفصیل سے ظاہر ہے ـ گوڑگانوں میں ۱۲ کیس و ۵ فوتیاں حصار میں ۱۳۸ و ۹۴ ـ دہلی میں ۲۰ و ۱۴ ـ رہتک ۳۲ و ۲۲ ـ کرنال ۲۷ و ۲۱ ـ لودیانہ ۷۰ و ۴۸ جالندھر ۲ و ۱ ـ ہوشیار پور ۵۳ و ۵۳ ـ فیروزپور ۷۶ و ۵۴ ـ منٹگمری ۲ و ۴ ـ لاہور ۳۱ و ۲۱ ـ امرتسر ۲۲ و ۲۳ ـ گورداسپور ۲۷ و ۲۷ ـ گوجرانوالہ ۸ و ۴ ـ سیالکوٹ ۱ و ۱ ـ لائلپور ۷ و ۴ ـ ریاست پٹیالہ ۲۳۰ و ۱۷۹ ـ ریاست کپورتھلہ ۵۵ و ۴۴ ـ ریاست مالیر کوٹلہ ۱۷ و ۱ ـ ریاست جیند ۸ و ۸ ـ سرحدی صوبہ و بلوچستان بفضل خدا بالکل پاک و صاف ہیں لیکن قلمرو صوبہ جات متحدہ میں طاعون کا زور زیادہ ہے ـ یہاں ۱۴۰ کیس ۱۰۴۱ فوتیاں ہیں سب سے زیادہ زور ضلع بلیا میں جہاں ۹۶ کیس ۳۹۰ فوتیاں ہیں ـ شہر گورکھپور میں ۴۲ و ۴۲ ـ باقی ضلع گورکھپور میں ۱۳۳ و ۱۲۷ ـ اعظم گڈھ میں ۱۹۲ و ۱۷۰ ـ شہر کانپور ۱۲ و ۸ ـ باقی ضلع کانپور میں ۲۲ و ۲۱ ـ متھرا میں ۵۴ و ۴۱ ـ ایٹہ ۲۷ و ۲۶ ـ فرخ آباد ۵۴ و ۲۹ ـ مین پوری ۳۱ و ۲۷ ـ اناؤ ۶۴ و ۵۹ ـ وغیرہ وغیرہ۔

www.aaiil.org

[illegible]

بدر کو اب کیا طرز اختیار کرنا چاہیئے

ناظرین مشورہ دیں

انسان کوئی کام شروع کرے اس پر عیب گیری اور نکتہ چینی کا ہونا ضروری ہے۔ تاریخ زمانہ کا کوئی ورق اٹھا کر دیکھو کوئی قابل ذکر اور لائق تعریف کارنامہ کسی تاریخی انسان کا ایسا نہ ہوگا جس سے اختلاف رائے کا اظہار نہ کیا گیا ہو۔ اختلاف رائے کا معاملہ تو کچھ ایسا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس عالم میں اس کا ہونا ضروری کر دیا ہے۔ یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ اس میں سے بعض دانستہ اس سے اختلاف کریں۔ بلکہ بعض اختلافات تو ایسے ہیں کہ ان کا مٹانا ایک امر لاینحل یقینی ہے کہ آج تک کوئی اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا۔ مثلاً ہمارے آریہ بھائی گائے کے گوشت کے متعلق ہم سے ایسے برگشتہ ہیں۔ کہ آئے دن ہمارے برخلاف اسے واویلا مچایا جاتا ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح کر کے کھا لیتے ہیں۔ اور بھیڑ۔ بکری۔ مرغی۔ تیتر۔ بٹیر وغیرہ بیسیوں جانور جو مسلمان کھاتا ہے۔ ان سے بھی بڑھ کر ہزاروں جانور جو عیسائی کھا جاتا ہے اس پر کوئی توجہ نہیں اور اگر ہے تو نہایت خفیف۔ عیسائی کا مسلمانوں سے بہت بڑھ کر حصہ اس میں اس واسطے ہے کہ ان کے مذہب موجودہ میں ہر شئے کا کھا جانا جائز ہے گویا مذہبی رنگ میں وہ بلا فرش میں ہوا وے کہا جائیں سب حلال۔ خیر۔ تو اس اختلاف کے مٹانے کی طرف تو بہت ہی کم توجہ ہوئی ہے۔ لیکن شیر کی قاعدہ ہو کہ وہ جنگلی جانور مثلاً ہرن وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔ باز اور شکرہ پرندوں سے شکم سیری کرتے ہیں۔ یہ اختلاف جانداروں کے درمیان ایسی قدیمی اور ضروری اور لاینحل چلا آتا ہے۔ کہ کسی مصلح کے کبھی وہم میں بھی نہیں آیا کہ اس کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے۔ ممکن ہے کہ ہمارے اس مضمون کو پڑھ کر کوئی وددان ویدوان آریہ وید کا ایک ایسا خفیہ منتر نکالے اور اس کا ایک ایسا نیا معنی گھڑ لے جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی طرف مائل ہو اور آریہ صاحبان خوشی کے نعرے بلند کریں کہ دیکھو اونٹ کٹھوے ہیتے بیلوں کی طرح یہ بات بھی ہماری ہے۔ وید ان کتاب میں موجود ہے کیونکہ اگرچہ مدعی ہیں۔ کہ وہ ایک مذہبی سوسائیٹی ہے تاہم ان میں اپنی مذہبی کتاب وید کے پڑھنے اور جاننے والے فیصدی ½ سے زیادہ شائد نہ ہوں گے یہی وجہ ہے جہاں کہیں اس پلے سے کوئی بات ویدوں کی طرف منسوب کی سب کے سب انداڈھند اس کو سر دوشے اور بجا رستے کریں

بعض کہا ان کے سپرد اصل مقصد زندگی یعنے پولیٹیکل چالبازیوں اور مسلمانوں اور انگریزوں کی عیب گیری سے اتنی فرصت ہی کہاں ہے کہ وہ اپنی مذہبی کتابوں کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

غرضیکہ تاریخ زمانہ شاہد ہے کہ اختلاف کا ہونا ضروری ہے اگلے دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ جو مذہب عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہو سکتا جو تمام جہان پر چھیل کر سب کو اپنا مطیع کرے اور کوئی فرد بشر اس سے الگ نہ رہے۔ فی الواقعہ یہ سچ ہے ان معنوں میں کوئی مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف تمام جہان کے لئے ہے۔ الی الناس جمیعًا ہونے کا دعویٰ کرنے والی ایک کتاب ہے ایسا ہے لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کے احکام اور تعلیم ایسے ہیں کہ تمام جہان کے لوگ ان پر عمل کر سکتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ برخلاف پہلی کتابوں کے کہ وہ خاص قوموں اور خاص زمانوں اور ملکوں کے واسطے مختص تھیں۔

کوئی ریفارمر۔ مصلح۔ امام۔ ولی۔ نبی ایسا نہیں ہوا جس کے ساتھ اختلاف رائے نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ فرشتوں کے قول سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آدم کی خلافت کے وقت خدا تعالیٰ کے منشا سے بھی اختلاف رائے کا اظہار ہوا۔ سو اختلاف کا ہونا ضروری ہے اور اختلاف ہمیشہ ہر حال میں برا بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے اکثر نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اختلاف امتی رحمۃ کی حدیث خود بتا رہی ہے کہ امت میں اختلاف ہوگا۔ مگر وہ نقصان دہ نہیں لیکن دوسری طرف یہ بات بھی ساتھ ہے کہ جن لوگوں نے انبیاء کے ساتھ اختلاف کیا ان کو جہنم کے داخلہ کا سارٹیفکیٹ حاصل ہوا۔

زمانہ حال میں اختلاف رائے کے اظہار کا کام اخبارات سے لیا جاتا ہے مگر اخبارات نہ صرف اختلاف رائے کو ظاہر ہی کرتے ہیں بلکہ اکثر اختلاف رائے کو پیدا بھی کر دیتے ہیں اور یہ اظہار بڑھتے بڑھتے رفتہ رفتہ نکتہ چینی اور عیب گیری کی حد تک پہنچ جاتا ہے اور قوموں کے درمیان یا قوم کے افراد کے درمیان باہمی تباغض عداوت اور فرقہ بندی کا باعث ہو جاتا ہے۔

ہماری جماعت اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے چار لاکھ سے اوپر کی تعداد میں ہے اور ان کے درمیان انجمنیں اور رسالے اور اخبارات جاری ہیں۔ ان سب کا مرکز قادیان ہے۔ جہاں ہمارے پانچ مدرسے ہیں۔ درس قرآن شریف۔ انگریزی۔ عربی زنانہ۔ اور ان کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کے طلبا رخاص ہیں انگریزی عربی مدرسہ کے متعلق بورڈنگ ہوس۔ لائبریری اور ورزش کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ ہے مہمانخانہ ہے شفاخانہ ہے۔

مقبرہ بہشتی ہے۔ صدر انجمن۔ انجمن تشحیذ الاذہان۔ انجمن ارشاد۔ انجمن ضعفاء ہیں۔ صدر انجمن کے ماتحت متعدد محکمے ہیں۔ مدرسہ کی اور بورڈنگ کی عمارت کئی ہزار روپے میں بننے والی ہے۔ اخبارات ہیں۔ الحکم۔ بدر۔ نور۔ رسالجات ہیں۔ میگزین انگریزی۔ میگزین اردو۔ تشحیذ الاذہان۔ تعلیم الاسلام۔ ان سب کے دفاتر ہیں اور ان کے واسطے اڈیٹر اور محرر وغیرہ مقرر ہیں۔ مشین پریس۔ بدر پریس اور میگزین پریس ہیں۔ ورکتب احمدیہ ہے۔ زنانہ انجمن ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قادیان میں ہے اور اس کے علاوہ بھی ہے اور سب دینی ضرورتوں کے واسطے جاری کئے گئے اور ان سے بڑے بڑے فوائد درجہ بدرجہ نمایاں ہو چکے ہیں لیکن ضرور ہے کہ ان کارخانوں اور محکموں کے افسر کارکن اور ان کے ملازم جہاں بڑے بڑے مفید کام کر رہے ہیں وہاں ان سے کچھ غلطیاں بھی ہوں یا ان کے کاموں میں کچھ نقص بھی پیدا ہوں۔ جن کی اصلاح بہت ضروری ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا اس اختلاف رائے کو یا اس کے سبب جو نکتہ چینی پیدا ہو۔ یا اس نکتہ چینی کے ثبوت میں جس عیب گیری کی ضرورت ہو۔ اس کو ہم اپنے اخبار میں لکھ کر پبلک احمدیہ اور غیر احمدیہ کے سامنے رکھدیں۔ یا اس کے واسطے کوئی دوسری تجویز سوچیں۔ اب تک اخبار بدر کا جو طریق عمل رہا ہے۔ اس سے ناظرین آگاہ ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ آجکل اخباری دنیا کا رنگ بہت بدلا ہوا ہے۔ اور بالکل ایک نیا طرز لٹریچر کا پیدا ہو رہا ہے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست ہمیں مشورہ دیں کہ بدر کے واسطے کون سا طریق عمل بہتر ہوگا۔ میں اپنی رائے ظاہر کرنے سے پہلے پسند کرتا ہوں کہ دوستوں کی رائے دریافت کروں ایسی رائیں جو مختصر اور پُر معنی فیصلہ کن الفاظ میں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک گنجائش اجازت دے گی اور مناسب ہوگا۔ اخبار میں درج کی جائیں گی۔ انشاء اللہ

اعلان

لنگی پشاوری وکلاہ وپٹی کشمیری ولوئی وعینک چپل وکرٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر بھیجے طلب کرے۔ فائدہ رہے گا۔ انشاء اللہ

شیخ غلام نبی سیٹھی بزاز احمدی۔ بازار کلاں راولپنڈی
وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے۔

www.aaiil.org

جزاء الاحسان

سُنا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میں احمد آباد علاقہ بمبئی میں بعض غدار لوگوں نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو وار بم کے گولوں کے کئے مگر خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملہ سے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس قدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے جس امن اور چین سے ہندوستان کے باشندے رہتے ہیں اگر اس کا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہوں کے زمانہ بادشاہت سے ہی کریں۔ تو بے اختیار گورنمنٹ کی تحسین کرنی پڑتی ہے اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالوں میں شکرگزاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہوں اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہوں اور ان کے دل درندوں اور جنگلی جانوروں کی طرح سخت نہ ہو گئے ہوں اور انسانی قوےٰ اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ مر گئے ہوں اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہوں تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگوں کی آنکھیں بند کر دی ہیں اور یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کس قدر گرے ہوئے ہیں اور یہ ان کی حرکتیں شرفاء کی نظر میں کس قدر مذموم ہیں۔ ہمارے حضرت مسیح موعود ہمیشہ اجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے اور اپنی زندگی میں کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی۔ کہ جس میں عام مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنے والی انجمنوں اور سوسائٹیوں کی شرکت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو۔ چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپ سے آپ ظاہر ہو رہی ہے اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے۔ یہ تمام وارداتیں جو بمب کی بارداتیوں کی ہو رہی ہیں یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے تو ہیں اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان اجیٹیشنوں سے بچتے تو آج ہندوستان میں ایسے غدار نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھیں بند کر دیتی ہے۔ اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال آجکل ہندوستان میں بعض شریر لوگوں کا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کے فعل مذموم ہیں وہ محسن کشی کر رہے ہیں وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہیں ہلاکت ان کے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار میں ہے۔ مگر پھر بھی اپنی چال کو سُست نہیں کرتے ایسے لوگ جنگلی درندوں سے بھی زیادہ سخت دل ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان مانتے ہیں چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے اور کُتا جب پاگل ہوتا ہے تو اپنے گھر والوں کو نہیں کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپ سے باہر ہوتے ہیں کہ لڑتے ہیں تو کس سے ایسی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے ان کے عیش و آرام کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں اسباب مہیا کئے ہیں قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اس کا بدلہ احسان میں ہی اسے دو اور اس کی کبھی غداری نہ کرو۔ پس یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور میں اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کیطرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کریں گے اور گورنمنٹ کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے وہ خدا اور رسُول کو خوش کر سکتے ہیں۔ پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ ابتلاؤں سے بچائے اور اسکی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے آمین یا رب العالمین۔ خاکسار میرزا محمود احمدؐ

خواجہ غلام الثقلین صاحب

پیسہ اخبار میں ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ کونسل کی ممبری کے لئے ریفارم کے ماتحت خواجہ صاحب نے اپنے آپ کو امیدوار ممبری پیش کیا ہے اور مسلمانوں کو اپنی خدمات جتا کر ان سے چاہا ہے۔ کہ وہ خواجہ صاحب کو ضرور کونسل کا ممبر منتخب کریں اس پر معزز ہمعصر وکیل نے خواجہ صاحب کے اس درخواست سوال کی تائید کی۔ اب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بھی ممبر کونسل کے امیدوار ہیں اور ضرورت ہے۔ کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جاوے کہ دونوں میں سے کون اس قابل ہے کہ ایسے مسلمانوں کا سچا وکیل قرار دیا جا سکے۔

خواجہ صاحب کچھ شک نہیں اپنے رسالہ عصر جدید کے ذریعہ مسلمانوں میں اصلاح رسوم کے کام پر بہت زور دیتے رہے ہیں لیکن سوال ان کے وعظ کا نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے وہ کتنا وسیع حوصلہ اور محبت رکھتے ہیں اس کے لئے ان کا رسالہ عصر جدید کافی ہے۔ جسمیں مسلمانوں کے مختلف فرقوں پر خطرناک حملے کر کے انہوں نے جتا دیا ہے کہ وہ عام مسلمانوں کے لئے وسعت حوصلہ نہیں رکھتے۔ میں ان کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان پر معترض نہیں ہوں بلکہ اس پہلو سے کہ انہوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے عامۃ الناس سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔ ورنہ نواب فتح علی خان صاحب بالقابہ بھی تو مذہباً شیعہ ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کے لئے وہ ایک خاص ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کے حقوق کی پرواہ کرتے ہیں۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے جو خدمت مسلمانوں کی کر رہے ہیں وہ نہایت وزن دار اور قابل قدر ہے اور اس کے مقابلہ میں خواجہ صاحب کی خدمات کوئی وزن نہیں رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں خواجہ صاحب کا خود اپنے آپ کو پیش کرنا اور اپنی خدمات کی فہرست دینا ان کے علو ہمت سے گری ہوئی بات ہے بہرحال مسلمان غلطی کریں گے۔ اگر وہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کے مقابلہ میں خواجہ صاحب کا نام بھی کونسل کی ممبری کے لئے لیں۔ میری دانست میں خواجہ صاحب کو اگر فی الواقعہ خدمت کرنے کا جوش اور حُب ہے تو ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ذرا اپنے نام کو واپس لے کر صاحبزادہ صاحب کی تائید کریں اور اگر انہوں نے مقابلہ کیا۔ تو مسلمانوں پر یہ حقیقت کھل جاوے گی۔ کہ خواجہ صاحب حب قوم کی بجائے حب جاہ کے دلدادہ ہیں اور ایسے لوگوں سے قومی مفاد کی اُمید کرنا فضول اور لاحاصل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ مسلمان اپنی اسلامی انجمنوں کے ذریعہ اس سوال کو حل کر دینگے۔

راقم دستور

بدر۔ ہم اس وقت صاحبزادہ صاحب یا کسی دوسرے امیدوار کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ **خواجہ صاحب غلام الثقلین** کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ سچ ہے۔ خواجہ صاحب ان مسلمانوں کے حق میں جو ان کے مذہبی عقائد کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ کبھی خیر خواہی کا کلمہ بول نہیں سکتے بلکہ اس معاملہ میں وہ بہت ہی تنگ دل ہیں ان کے حملے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں پر نہ صرف بیجا اور سنجیدگی سے گرے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ نہایت خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں جن سے خواجہ صاحب کی اندرونی صفات و اخلاق بخوبی معلوم ہوتے ہیں۔ اس واسطے ایسا آدمی ہرگز مسلمانوں کا لیڈر نہیں ہو سکتا ایسے ممبر کے ہونے سے تو ممبروں کا نہ ہونا اچھا ہے۔ جس سے مسلمانوں کو ایذاء کا اندیشہ ہو۔

ہندو بھائیوں سے دو باتیں

اخبار اوڈ بنس گزٹ میں ایک صاحب اپنے ہندو بھائیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارھواں ۱۲

سورۂ ہود

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع اول و رکوع دوم)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ولئن اذقنا الانسان۔ جو لوگ خدا کی کتاب اور خاتم النبیین کے حالات و تعلیمات سے ناواقف ہیں ان کی یہ حالت ہوتی ہے

دنیا میں کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ اور کبھی صحت ہوتی ہے اور کبھی بیماری اور کبھی دکھ اور کبھی سکھ۔ انسان پر یہ دونوں حالات ضرور ہوتے ہیں۔ مگر ایک نبیوں کے متبع ہوتے ہیں ایک جو ان کی تعلیمات کی پروا نہیں کرتے۔ یہاں آخر الذکر کا ذکر ہے۔ لیؤس کفور سے ایمان انسان نا امید ہو جاتا ہے مگر نبیوں کے متبع کی نسبت مثنوی میں آیا ہے۔ ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ﴿ زیر او گنج کرم بنہادہ است

ایک بیوی کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ اب اس کی مثل کون ہوگا مگر معاً اس نے استغفار کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ کو سب قدرتیں ہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا۔ اور اس نے خود اقرار کیا کہ یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ یاس مومن کا کام نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ چنانچہ اس کا پھل پایا۔

ولئن اذقناہ نعماء۔ حدیثوں میں ایک شخص کا ذکر ہے جسے جذام تھا اس کے سامنے فرشتہ متشکل ہو کر آیا اور پوچھا کیا چاہتا ہے۔ کہا ہوں حسن۔ رنگ اچھا ہو۔ جسمانی صحت ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا چاہتا ہے۔ کہا۔ مال مویشی اونٹ وغیرہ۔ یہ بھی مل گیا پھر وہی فرشتہ گدا کی شکل میں اس کے سامنے آیا اور سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اسے جھڑکا کہ یوں دینے لگے۔ تمہارے پاس کیا رہے اور اسے ذلیل سمجھا۔ بدبخت انسان تھوڑے سے سکھ پر پھول بیٹھتا ہے اور اکڑ باز بن جاتا ہے۔

فلعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعض حصہ کلام کی مطلق پروا نہیں کرتے دوسروں کی عیب چینی معمولی معمولی باتوں پر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس پر غور نہیں کرتے۔ کہ اہم سے اہم فرض کے تارک ہیں۔

حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا۔ اور پوچھا کہ بے وجہ مکھی مارنے کا کیا قصاص ہے

آپ نے اس سائل کو دیکھ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے گھر کوفہ میں اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے وقت تمہیں فتوے کی ضرورت نہ تھی۔

وضائق بہ صدرک۔ جب کوئی حکم قرآنی آئے تو پھر شرح صدر سے اسے نہیں کرتے۔ بلکہ بہانے بنانے لگتے ہیں کہ اپنی قوم کا لحاظ ہے یہ بات رہ جاتی ہے۔

افمن کان علیٰ بینۃ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین آیا اس کی صداقت کے تین نشان فرمائے۔ ایک بینہ۔ دوم شاہد۔ جو اس کے اندر سے ہو یعنی ضمیر کی شہادت۔ فراست مومن۔ سوم آسمانی کتب۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب کی شہادت۔ انبیاء و فلاسفروں میں یہ فرق ہے کہ فلاسفروں کا آپس میں ضرور فرق ہوتا ہے مگر انبیاء اصولاً سب کے سب متفق ہیں۔

مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع دوم)

ہر حق کے سامنے ایک جھوٹ ہوتا ہے اور ہر جھوٹ کے مقابل سچ۔ یہاں ومن اظلم میں جھوٹے مفتری کا نشان اور اس کا انجام بتاتا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ موسیٰ اور فرعون دونوں مر چکے ہیں مگر موسیٰ پر سب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں اور فرعون پر کوئی رحمت بھیجنے والا نہیں۔

یبغونھا عوجاً۔ بے دین ٹیڑھی راہ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی راہ کو۔ مسلمان بھی اب اس مرض میں گرفتار ہیں۔

وھم بالآخرۃ ھم کافرون۔ ان تمام خرابیوں کی جڑ ایک ہی بات ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ایک وقت آتا ہے۔ جب ہم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ان الذین آمنوا۔ اس میں دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے۔ جو راستبازوں کا گروہ ہے۔

اولٰئک اصحٰب الجنۃ۔ صحابہ کرام کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچ کر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔

ایک شرابی ہی کو لو۔ شراب پی متوالے ہوئے بدررو میں گرے۔ پاس جو نقدی تھی وہ گئی۔

ایک بہشت۔ اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کے لئے۔ مدینہ منورہ ایک بہشت تھا پھر مکہ کی فتح۔ اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم۔ شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن۔ اور اس کی حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پا کر مظفر و منصور ہو کر شاد کام رہتا ہے۔

ایک دفعہ میں سفر کو گیا ایک مولوی سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے پوچھا۔ مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں۔ میں نے کہا علامات المقربین لکھتے ہیں اس میں ایک بات لکھی ہے۔ کہ ان الابرار لفی نعیم۔ وان الفجار لفی جحیم۔ مومن اسی دنیا میں نعمتیں پاتا ہے۔ اور فاجر دوزخ میں ہوتا ہے۔ جل جل کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ مولوی بولا یہ بات تو ٹھیک نہیں دیکھئے ہم نان شبینہ کو ترستے ہیں اور یہ کاذب گرو گھنٹال گذارتے ہمارے سینے پر مونگ دلتے

ہیں۔ میں تو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہوں۔ پاس ایک بدلنج بیٹھے تھے وہ بولے۔ مولوی صاحب کا رنگ بھی تو اسی جلنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے مولوی صاحب بولے۔ سچ کہتا ہے گویا اس طرح پر اس نے اپنی جہنمی زندگی کا اقرار کیا۔

مورخہ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

ان یغویکم۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے تقاضے کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب کسی کے اعمال کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ غوی مقرر ہو تو وہ ایسا ہو جاتا ہے۔

پولوس نے تقدیر کے مسئلہ کو نہیں سمجھا اس لئے اس نے آخر بگڑ کر کہا کہ کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے۔ حالانکہ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ برتن وغیرہ میں تو عقل اور اختیار فعل کسی حد تک بھی نہیں اور انسان میں یہ بات ہے۔

مورخہ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

آسودہ حالوں پر غریب ناصح کی بات کم اثر کرتی ہے حضرت نوح کا زمانہ بہت آسودہ حالی کا تھا اس لئے انہوں نے اپنے ناصح کی باتوں سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بہت افسوس ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ اسی واسطے میں نہیں چاہتا کہ بہت دولتمند میری بیعت میں داخل ہوں۔

کما تسخرون۔ ایک معنے یہ ہیں اس لئے ہم ہنسی کرتے ہیں کہ تم بھی ہنسی کرتے یا یہ معنے کہ ہم اتنی ہنسی کریں گے جتنی تم کرتے رہے۔

فار التنور۔ اس کے پانچ معنے ہیں (۱) تنور کے معنے وجہ الارض زمین کا اوپر کا حصہ (۲) اونچی جگہ۔ یعنی اونچی جگہوں کے چشمے پھوٹ نکلے۔ (۳) اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں یعنے وہاں ہی پانی نہ نکلا۔ (۴) پو پھٹنے کا وقت آ گیا نوح کی قوم پر عذاب سحری کو آیا تھا۔ (۵) اونچے محلوں پر پانی حملہ آور ہوا۔

الا قلیل۔ بہت روایتوں میں میں نے پڑھا ہے کہ ۸۰ سے زیادہ نہ تھے یہ مثال یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا ہے جو تمہارے نفع کے لئے تمہیں سناتا ہوں سفر میں ایک شخص نے حضرت کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ایک ان میں سے اس سبق کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں عمل الترب کے ذریعہ بیماروں کے اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ مسیح سے بڑھ جاؤں۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کی بات کی سخت ہتک ہے نیز ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا میں نے کہا آپ مولوی عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔ جنہوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے کہا ہاں وہ تو میرے پیر و مرشد تھے۔ میں نے کہا سنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا کہا کیوں نہیں تین سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالب علم مسلمان ہو گئے میں نے کہا تم نے تورات پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوح نے ۸۰ آدمی ۹۵۰ برس کی تعلیم میں مسلمان کئے اب میں کس طرح مان لوں۔ کہ مولوی عبداللہ نے چند سالوں میں ۳۰۰ کافر مسلمان کر لئے کیا ایک امتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دیں۔ میں نے کہا سنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوح کے پاس نہیں تھا۔ پس یہ فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔ دوم۔ یہ بتاؤ۔ کہ قرآن شریف خدا کا معجز کلام ہے یا نہیں کہا ضرور۔ میں نے کہا کہ وہ کس زبان میں ہے۔ کہا عربی میں۔ میں نے کہا کہ ابوجہل کون سی زبان بولتا تھا کہا عربی۔ میں نے کہا کہ ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا فعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سن کر مبہوت رہ گیا۔ سوم۔ میں نے اسے کہا آپ ایک تصویر یا بت بناؤ۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہوں اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بت بنانا تو حرام ہے۔ میں حرام فعل کا ارتکاب کیوں کر کروں۔ میں نے دو تین بار یہ فقرہ اس سے دہرایا۔ پھر کہا کہ ہوش کرو۔ ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ (انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔) دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا اور صرف یہی فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں ورنہ ایسا کر سکتا اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب باتوں کا جواب آ گیا یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے خاص فضل سے آتی ہیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴)

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا ادب کس طرح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں بتایا ہے حضرت نوح نے اپنے بیٹے کے لئے دعا کی اس بناء پر کہ اہل کے بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ایک ادب سکھاتا ہے۔

فلا تسئلن مالیس لک بہ علم۔ نوح! تو کیوں کہتا ہے یہ میرا اہل ہے۔ جب ہمارا وعدہ تھا تو ہم کو خود ہی اس کا پاس تھا۔ تم کیا جانو کہ یہ تمہارے اہل میں سے نہیں۔ اب دوسری بات دیکھو۔ کہ اس طریق ادب کے سکھانے کے جواب میں اگر ہم ہوتے تو کیا کہتے۔ مجھے یوں کا علم نہ ہوتا۔ تو میری فطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ میں یہ کہتا آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ مگر حضرت نوحؑ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادب سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور یوں کہا۔ کہ

رب انی اعوذ بک ان اسئلک مالیس لی بہ علم۔ یعنی آپ ہی توفیق دیں کہ میں ایسی دعا نہ کروں۔ جس کا مجھے علم نہ ہو۔ دعوے نہیں کیا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اسی واسطے علماء امت نے لکھا ہے کہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کام چھوڑ دے۔ دوم۔ دعا حفاظت کرے۔ وعدہ کر لینا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ پھر ایسا کرے گا۔ تو ایک گناہ اس بدی کا۔ دوم۔ گناہ وعدہ شکنی کا۔ کیونکہ بعض انسانوں کو ایک بات کی لت ہو جاتی ہے۔ تو وہ جب موقعہ آ جاتا ہے۔ بول اٹھتے ہیں۔ بارہا توبہ شکن آمد وچہ چارہ کنم۔ دیکھو حضرت نبی کریمؐ نے دعا کی ہے۔ رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ۔ قرآن مجید مومنوں کو ادب سکھاتا ہے۔ اور فرمایا۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم کردہ مال غنیمت کی نسبت اتنا کہا کہ یہ انصاف ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ خالد بن ولید قتل کرنے کے لئے اٹھے آنحضرتؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ مومن ہونے کا دعوے کرتا ہے درگذر کرو۔ مگر دیکھو گے کہ ایک قوم اس کے ذریعے پیدا ہو گی۔ قرآن کریم جن کے حلق سے نیچے نہیں گذریگا جمہور اہل اسلام کا

مذہب تھا۔ کہ حضرت علی نے ایسے لوگوں کو قتل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑے الزام لگائے گئے۔ عبد اللہ بن سلام نے سمجھایا۔ کہ تم یہ جرأت و بے ادبی نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت تک تلوار مسلمانوں سے نہ اُٹھیگی قتل کرنے والے نہ مانا تو اس کا نتیجہ بھگتا۔

مکہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے آئے۔ معمولی بات تھی مگر اس کا نتیجہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ حضرت علی بھی مجبور ہوکر مدینہ سے چلے آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر مدینہ دار الخلافہ نہ بنا۔

بسلٰم منّا۔ سلامتی ہماری طرف سے۔ اس تعوذ کا نتیجہ ہے یہ تو بدلہ کا بدلہ ہوا۔ اب برکات تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر ہوں گے۔ یہ اس ادب کا انعام ہے ایک صوفی نے عجیب نکتہ لکھا ہے۔ کہ ساحران فرعون کے ادب کا نتیجہ تھا۔ کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق عطا ہوئی۔ انہوں نے جناب موسیٰ کا ادب کیا۔ اور کہا۔ اما ان تلقی۔ میں نے بھی اس سے ایک نکتہ نکالا ہے۔ وہ یہ کہ مباحثہ میں ہمیشہ پہلے دشمن کو اعتراض کرنے دے پھر اس کا جواب دے مومن اس طریق سے فتح پاتا ہے۔

تلک من انباء الغیب۔ نبی کریم کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ یہ آیندہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ قصہ نہیں۔ فرماتا ہے کہ تم خدا سے دعائیں کرو۔ اور وہ ادب ہیں۔ اور حضرت نوح کی طرح استقلال سے اپنی تعلیم پھیلاؤ۔ وہ تعلیم جسے تو اور تیری قوم اس سے پہلے ہرگز نہ جانتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان العاقبۃ للمتقین۔ انجام کار متقی فتح پائینگے۔

اعبدوا اللہ۔ یہ اصل الاصول بہت ضروری ہے۔ پہلے جو کام کرو۔ خدا کے حکم کی ماتحت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ پھر تمہاری نفسانی غرض اس میں شامل نہ ہو۔

مالکم من اللہ غیرہ۔ اعبدوا اللہ کا یہی مطلب تھا۔ اسے تاکید کے لئے فرمایا ہے۔ کہ کوئی سوائے اللہ کے تمہاری نیت قول و فعل میں محبوب اور مقصود نہ ہو۔

مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۵ و رکوع ۶)

کیدونی جمیعا۔ تم بھی اور تمہارے بُت بھی۔ انبیاء جتھے کے محتاج نہیں ہوتے دیکھو۔ یہاں کا کوئی جتھا نہیں۔ کس تحدی اور جرأت سے اعلان کرتے ہیں۔

وما من دابۃ۔ جب سب جانداروں پر خدا تعالیٰ کی حکومت ہے تو ہمیں کوئی چیز ضرر کیوں کر دے سکتی ہے۔

قریب مجیب۔ قریب ہے دعا سنتا ہے اور پھر قبول کرتا ہے۔

مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۶)

ھذہ ناقۃ اللہ۔ اللہ تعالےٰ جس چیز کو چاہے۔ نشان قرار دے۔ یہاں ایک معمولی اونٹنی کی نسبت کہدیا۔ چلو یہی بطور نشان سہی۔

وعد غیر مکذوب۔ بعض وعدے ٹل بھی جاتے ہیں یہاں غیر مکذوب فرمایا۔ کہ اس کے خلاف نہ ہوگا۔

جٰثمین۔ زمین کے ساتھ لگے رہے۔ مرغی زمین کو دبا کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیتی ہے اسے جثم کہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے۔ جثم الطائر۔

الصیحۃ۔ جیسے ایک مصرع صاح الزمان بال۔

کان لم یغنوا۔ گویا ان کا معنی ہی کوئی نہ تھا مغنی کہتے ہیں۔ آبادی کو۔

قالوا سلٰماً۔ کہتے ہیں سلٰماً سے سلام بڑھ کر ہے۔ سلٰماً کے پہلے کوئی فعل ہوتا جو اوقات سے متعلق ہے یعنی ماضی یا حال یا استقبال کا۔ بہرحال دوام نہیں۔ مگر سلٰمٌ میں زمانہ کوئی نہیں اس میں دوام پایا جاتا ہے۔ گویا ابراہیم نے ان سے بہتر جواب دیا۔ حسب آیت حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا۔

فما لبث ان جاء بعجل۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مہمان سے پوچھا کہ روٹی کھاؤ گے یا نہیں۔ بلکہ جو ماحضر ہو پیش کر دیا ہے۔ تو کھا لے۔

حنیذ۔ تلا ہوا ترجمہ دلی کی روانش کی وجہ سے ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں کہ گوشت کی بساند و رطوبت جلائی گئی تھی۔ ایک پتھر گرم نیچے ایک اوپر رکھدیتے ہیں اور اسی طرح گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی ایسا کرتے ہیں ایک کھال میں رکھ کر گرم ریتے میں رکھدیا

واوجس منھم خیفۃً۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابراہیم کے قلب ..... نے معلوم کر لیا کہ یہ عذاب لائے اور ابراہیم اللہ کے غضب سے ڈرے۔

فضحکت۔ اس کے ایک معنے کرتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں حائض ہوئی۔

یٰویلتیٰ۔ یہ عورتوں کا طرز کلام ہے۔

ھذا بعلی شیخاً۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی۔

علیکم اھل البیت۔ اس سے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ اہل بیت میں بیبیاں شامل ہیں

ھل ادلکم علےٰ اھل بیت یکفلونہ۔

لکم۔ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑا افسوس ہے کہ شیعہ اہل بیت میں بیبیوں کو شامل نہیں کرتے۔ اور بعد کم میں کم ضمیر کو مذکر کے لئے بتلاتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہاں بھی ایک عورت کے لئے جو کہ علیکم آیا ہے۔

ولما جاءت رسلنا لوطاً سیئ بھم۔ چونکہ توراۃ میں لکھا ہے کہ لوط خود ان کو گھر میں لائے۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کے اچھے معنے کئے ہیں۔ کہ لوط اس امر پر تنگ ہوئے کہ یہ کیوں ہمارے ساتھ نہیں چلتے اور مہمان نہیں بنتے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لوط کی سات

www.aaiil.org

بیٹیان تھین۔ پانچ اسی گاؤن مین بیاہی ہوئی تھین تو حضرت لوطؑ نے ان کو شرم دلائی کہ دیکھو سب لڑکیان تمہارے ہی گھرون مین ہین۔ پس کیا مین تمہارے برے مین ہون کہ اپنی لوگون کو بطور جاسوس داخل کرون۔

اطہرلکم۔ یہ لڑکیان مین نے تمہارے تقوے کے لئے پیش کی ہین ان کا معاملہ سوچو۔ کہ جب یہ تمہین دے دین تو مین گاؤن کے برخلاف کوئی منصوبہ کیون کرنے لگا۔

ان لی بکم قوۃ اوآوی الی رکن شدید۔ حضرت لوط نے پہلے قوت کا ذکر کیا۔ مگر پھر انبیاء کے طریق پر اللہ کی طرف جھک گئے اور کہا کہ نہین بلکہ مین اللہ کی پناہ لون گا۔ رکن شدید سے مراد یقیناً اللہ ہے۔

عالیہا سافلہا۔ جو عالی تھے ان کو سافل کر دیا۔ بڑون کو چھوٹا اور چھوٹون کو بڑا بنانا۔ خدا کی عجائبات قدرت کے نمونے ہین۔

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر۸)

رزقنی منہ۔ مین بدمعاملگی نہین کرتا۔ لین دین مین دھوکہ نہین کرتا۔ پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جناب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیون لا ینقصوا المکیال والمیزان۔ پر عمل نہین کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے۔ کہ حصول رزق۔ ناپ تول کی کمی پر موقوف نہین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تہا۔ پاس پیسہ تک نہ تہا اُسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاوین۔ مین آپ کے کہانے کا بندوبست کرتا ہون اس کے بعد انہون نے دُعا کی طرف توجہ کی اور کہا افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ مولا تیرا ہی مہمان ہے یکایک ایک آدمی نے آواز دی۔ کہ لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک قاب پلاؤ کا تہا۔ اس نے اپنا کام بتایا نہ ان کو جلدی مین خیال رہا۔ وہ قاب مدت تک بطور امانت رہا۔ کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ توکل عجیب چیز ہے۔

لا یجرمنکم۔ اللہ تعالیٰ کا تم سے قطع تعلق نہ کر دے۔

ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ انبیاء جو دین لاتے ہین وہ بالکل سہل ہوتا ہے۔ لوگ عجیب عجیب پیچیدہ رسمین ادا کرتے ہین۔ اور خدا کے حکم پر عمل نہین کرتے۔ مین نے ایک غریب قوم شیعہ کو دیکھا ہے مین سو سو سال کے بڈھے ہوگئے اور ختنہ نہین کرایا۔ کیونکہ ختنہ کی کے لئے سو سو روپیہ چاہیئے تہا۔ لوگون نے خدا اپنے تئین تنگ کیا ہے۔

مورخہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ہر فن مین جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات ماننی چاہیئے۔ مثلاً کوئی انگریزی زبان کے متعلق مسئلہ ہو۔ تو انگریزی جاننے والون سے۔ شعر۔ شاعرون سے۔ غرضیکہ ہر ایک کسب اس کے اہل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ دنیا مین ہر قسم کی تجارت وسیاست کو جس طرح یورپ والے جانتے ہین۔ ہم لوگ واقف نہین ہین لہٰذا ان سے سیاست وتجارت کے متعلق باتین دریافت کرنی چاہئین۔ لیکن جن علوم سے وہ ناواقف ہین۔ مثلاً یورپ وامریکہ والے علوم روحانی اور خداشناسی سے بالکل ناآشنا ہین

ولقد ارسلنا۔ ہم نے موسےٰ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون تو اس فن سے ناواقف تہا۔ جس کے متعلق موسےٰ۔ اس کے تبعین نے اس خاص مین بھی فرعون کی ہی اتباع کی۔ پس اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

ورد۔ کاٹھ کا بڑا پیالہ۔ گھاٹ مین اترنے کو بھی کہتے ہین۔ رفد بھی کہتے ہین۔

ذلک من انباء القریٰ۔ یہ باتین ان واقعات وحالات کے متعلق ہین جن کے متعلق انبیاء آتے ہین۔ فرعون کو مصر ہی کا تو گھمنڈ تہا۔ پھر مصر اب موجود ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو بعض ایسی بستیان ہین جو تباہ ہوگئین۔ مثلاً لوطؑ کی بستیان جن کے نام سدام وغیرہ پانچ بستیان۔

تتبیب۔ ہلاکت جیسا کہ سورہ تبت مین بھی آیا ہے۔ صوفیون نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۹ نمبر۱۰)

فاما الذین شقوا۔ جو اپنے مطالب مین کامیاب نہ ہو۔ ناکام نامراد اسے عربی زبان مین شقی کہتے ہین۔

ما دامت السموات والارض۔ کہان کا آسمان وزمین؟ وہان (جنت) کا

الا ماشاء ربک۔ اس کی بابت بہت بحث ہے کہ ماشاء ربک سے کیا مراد ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ دنیا کی زندگی مین جو آسائش پہونچ جاتی ہے۔ اس کا استثنا مراد ہے۔ بعض نے اس فاصلہ کو اور وسیع کیا ہے۔ کہ قبر سے حشر تک۔ بعض نے اور بھی وسیع کیا ہے اور کہا ہے کہ حشر کے فیصلہ تک۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ آخر دوزخ سے سب نکالے جاوین گے۔ میرے نزدیک اس سے اظہار عظمت وجبروت مراد ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ مشیت الٰہی کی ماتحت ہوتا ہے۔

فلا تک۔ یہ خطاب عام ہے۔ ہر مخاطب قرآن سے۔

فاستقم۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھود۔ کہتے ہین اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک استاد کو اپنی جماعت۔ مرشد کو اپنے مریدون کا سخت فکر ہوتا ہے۔ یہان نبی کریمؐ کو استقامت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک۔ انسان کو اپنی ذات کی ذمہ داری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسرون کا ذمہ اٹھانا ہو۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

طرفی النھار۔ صبح وعصر کی نماز۔ (باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

www.aaiil.org

میرے پیارے بزرگو! اور بھائیو!! آپ پر بخوبی روشن ہے کہ آجکل زیادہ زور سوراجیہ پر دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سودیشی کی پکار بھی ہر سو جاری ہے اس لئے یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق لکھوں مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور بھائی اس پر و چار کریں گے اور اگر کہیں سہو ہو تو معاف فرماوینگے سوراجیہ کے متعلق میں یہ لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بزرگوں کی تواریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ پہلو ہمارے بزرگ روئے زمین پر راج کرتے تھے۔ تو کیا ولایت امریکہ جاپان وغیرہ ممالک روئے زمین سے باہر تھے۔ میں تو ضرور کہوں گا ہرگز نہیں اس لحاظ سے تو انگریز ہمارے اپنے ہی بھائی ہیں اور جو چیز وہاں پیدا ہوتی ہے وہ گو ہندوستان کی نہیں مگر بدیشی بھی نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہاں سے یعنے ہندوستان سے ہی سینکڑوں لاکھوں من سوت اور دیگر اشیاء ولائت وغیرہ کو جاتی ہیں وہاں تو صرف چیز تیار ہوتی ہے اس لئے وہ چیزیں جو وہاں سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ بدیشی نہیں کہلا سکتی۔

آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں ذرا خیال کریں کہ اس لائق ہیں کہ سوراجیہ کر سکیں۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے بیٹا باپ کا دشمن ہے۔ ماں بیٹوں کی ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں بہن بھائیوں کے مقدمات عدالتوں میں چلتے ہیں۔ غرض ہر ایک خرابی ہم میں موجود ہے اس لئے ہم کو پرماتما کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی بابرکت گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کا آنند حاصل ہے۔ اگر کوئی دوسرا راج ہوتا۔ تو ہمیں یہ برکتیں ہرگز نصیب نہ ہوتیں جیسا کہ آجکل ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ جو اشخاص یا اخبارات گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف قلم اٹھاتے ہیں ان کو بائیکاٹ کر دیا چاہیئے۔ اور پرماتما کے دوسرے درجہ پر جیسا کہ ہماری کتب میں لکھا ہے راجہ کا مان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص راجہ کا مان کرتے ہیں پرماتما ہی ان سے خوش ہوتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ایشور ہمارے ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے جن کے عہد معدلت مہد میں ہمیں ہر طرح کے سکھ پراپت ہیں۔

بدر۔ روئے زمین کا راج تو خیر جو ہے سو ہے۔ لیکن ہندو صاحبان اسی خیال سے اگر سوراجیہ اور بائیکاٹ کے خودکش مسائل کو ترک کردیں تو امید ہے کہ یہ نصیحت انہیں فائدہ دیوے۔ ہندوؤں کے واسطے تو یہ ہوا۔ مگر آریوں کو کون نصیحت کریگا؟

ہاتھی کی چوری

ہاتھی کی چوری۔ برہما میں ہاتھیوں کے سرکاری سررشتہ جنگلات کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر برج اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ انہوں نے ایک سرکاری ہاتھی چرایا۔ اور اس کا نام بدل کر کسی رئیس کے پاس فروخت کیا۔ رئیس مذکور کو یہ جتلایا گیا تھا۔ کہ ہاتھی برج صاحب کی ملکیت ہے۔ مسٹر برج صاحب کا یہ بیان تھا کہ سرکاری ہاتھی مر گیا لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جو ہاتھی برج نے فروخت کیا تھا اگرچہ اس کا نام دوسرا رکھا گیا تھا لیکن اصل میں وہی سرکاری ہاتھی تھا جس کے مرنے کی خبر دی گئی تھی چنانچہ رنگون کے مسٹر جسٹس ارنسٹ نے جیوری کی رائے سے برج صاحب کو مجرم قرار دے کر تین سال قید سخت کی عبرتبخش سزا دی

تین سادھوؤں کی کرتوت

موضع کوہالی ضلع امرتسر میں تین سادھو چند روز سے مقیم تھے (بلکہ یہی سادھو پہلے بھی موضع مذکور میں کبھی کبھی آکر رہا کرتے تھے) دیوالی کی رات کو ہر سہ سادھو مذکور ایک عورت معہ زیور مالیتی پانسو روپیہ اور نقد پانسو روپیہ لے کر رفوچکر ہوئے۔ تاہنوز سادھوؤں کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عورت کے خاوند نے بہت تلاش کی آخر تھانہ میں حسب ضابطہ رپورٹ تحریر کرائی اور چالیس روپے کا انعام اشتہاری مشتہر ہوا۔ افسوس! یہ سادھوؤں کی کرتوتیں ہیں۔

ایک مسلمان نے حمص و طرابلس کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ترکی میں درخواست پیش کی ہے یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک دولتمند ترک یورپین سرمایہ داروں کے مقابلہ میں ریلوے لائن بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔

مصری۔ شاہزادہ جلال الدین بک بھی اس سال حج کو جانیوالے ہیں۔ کاش ہندوستان کے والیان ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی۔ خدیو مصر کے سفر حج کا انتظام بڑے شان و شوکت سے ہو رہا ہے۔

عرب۔ کی تمام خودمختار ریاستوں کے فرمانروا اس سال حج کے لئے مکہ معظمہ آنے والے ہیں۔ دور سابق میں ان کو حج کی حکماً ممانعت تھی۔

اسلامی۔ مفتیوں اور قاریوں کے مذاکرہ علمی کا مذاق اجلاس آرہ میں ۳۱۔ دسمبر و یکم جنوری کو کیا جاویگا۔

بنگلی سڈیشن کی انجمن

مدراس کی انجمن زمینداران کے ایک تازہ جلسہ میں راجہ صاحب بوبلی نے یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں سڈیشن کی وبا نمودار ہے اس کی قلع قمع کرنے کے لئے ایک شاخ امپیریل لیگ کی جنوبی احاطہ مدراس میں قائم کی جاوے اور ایسے ہی اس شاہی لیگ کی شاخیں اُمید ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں بھی قائم کی جاوینگی یہ تجویز راجہ صاحب کی کامل اتفاق رائے سے پاس کی گئی ہے آپ نے اس کی تائید میں ایک پُراثر تقریر کی جس میں واضح کیا کہ تمام زمینداران کا فرض ہے کہ سڈیشن کی وبا کے اور اس کی جڑھ کاٹنے کی ضروری خدمت کے لئے ہم اتفاق کریں ہم لوگوں کے بزرگوں نے برٹش علم کی برتری کے لئے خون بہائے تھے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی لائق اولاد خود کو ثابت کریں۔ سڈیشن کی موجودگی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ احمد آباد میں حضور وائسرائے پر بھی بزدلانہ وار کرنے سے باز نہ آئے کہ جس سے بڑھ کر بدذاتی اور شورہ پشتی اور کوتہ اندیشی کیا ہوگی؟ راجہ صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا اور اس کے پاس کرنے میں اعلےٰ درجہ کی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے اُمید ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اس تحریک کی تقلید کا عملی ثبوت دینگے یہ سرکار پر احسان کرنا نہیں ہے بلکہ خود اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا تقاضا ہے۔ (عام)

ریلوے کے لیٹرے۔ بمبئی کی ریلوے پولیس نے بہت دنوں سے مسلسل کوشش سے آخرکار ایک گروہ کا پتہ لگایا جو ریلوے ٹرینوں کے لوٹنے میں بہت مشاق تھا اس کی سازش بہت وسیع اور گہری پائی ہے اس کا مرکز پونا سے تھا اور جی آئی پی۔ بی بی سی آئی جنوبی مرہٹہ ریلویز کے سلسلوں پر اس کا جال بچھ رہا ہے بالفعل ستر آدمی گرفتار کئے گئے ہیں لیکن اس گروہ میں کم سے کم ڈیڑھ سو بدمعاش شامل سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ زیادہ تر سندھی یا پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں۔ سوہن آسو رام بشنداس)۔ ان میں بعض نامی بدمعاش اور پہلے کے ...

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی ہائیڈ کو۔ کوٹھی نمبر ۲۱ کولمبو ٹولہ اسٹریٹ۔ کلکتہ

یکمشت چار گھڑی لیکر خریدار کو ایک گھڑی بلاقیمت ملیگی

تازہ شہادت | اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیورواچ

جناب ٹھاکرداس صاحب خزانچی ضلع بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی ارسالہ گھڑی اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیورواچ پہونچی بیشک ویسے ہی قابل تعریف ہے جیسی آپنے تحریر فرمائی ہے مہربانی کرکے تین عدد اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیورواچ اور بہت جلد روانہ فرمایئے

یہ وہ گھڑی نہیں ہے کہ جسکا اشتہار آجکل عام طور سے اشتہاری سوداگر دیتے ہیں بلکہ یہ اصلی سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیورواچ ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ اسکے ڈائل پر انگریزی میں سسٹم اسکوپ پیٹنٹ لیور لکھا ہوا ہے۔ ڈائل چینی کا ہے سوئیاں پیتل کی ہیں ... ٹائم دینے میں تو لاجواب ہے قیمت بھی بجائے ... اشتہاری سوداگر کی ... ۱۹۰۹ء تک بجائے چھ روپے کے تین روپے کردی ہے۔ اگر آپکو کم قیمت اور عمدہ گھڑی کی تلاش ہو تو اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر گھڑی فوراً منگا لیجئے ورنہ تاریخ مقررہ کے بعد پھر پوری قیمت لیجاویگی۔ محصول ڈاک چار آنے

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی ... کوٹھی نمبر ۲۱ کولمبو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

www.aaiil.org

کشتہ جریان

جریان ۔ مقوی باہ ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام [illegible] یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا ۔ جریان کی شناخت ۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے [illegible] کا نکلنا ۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان [illegible] دل کا دھڑکنا ۔ ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی بے خوابی غمگینی خوف وغیرہ ۔ نزلہ ۔ کسی رطوبت کا گلے یا معدے پر یا پھیپھڑے پر گرنا ۔ زکام ۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ۔ ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں ۔ کھانسی ۔ سل ۔ نمونیا ۔ ذات الجنب ۔ فالج ۔ جوڑوں کا درد ۔ آنکھ کان ۔ دانت کی بیماریاں ۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا ۔ جو صاحب چاہیں ہم سے منگا سکتے ہیں ۔ بلحاظ محنت [illegible] کے قیمت بہت کم ہے ۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے ۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا ۔

المشتہر ۔ عبد الرحمان کوغانی احمدی شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان (گورداسپور)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں ۔ کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ مختلف نسخوں میں اسلئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ ۔ دوم ۸ آنہ سوم ۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ ۔ دوم ۔ سے ۔ المشتہر ۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک مشہور ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریاں ۔ صندوق اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو ماہر ہوں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد ہونے سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا ۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ و تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو ۔ تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے ۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے فائدہ اٹھاویں ۔

المشتہر

حکیم محمد دین ۔ دروازہ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے ؟

[illegible] ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں ۔ [illegible] دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے ۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے سے [illegible] شروع کی تھی ۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں ۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا [illegible] بن گیا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸۰ روپے تصدیق کرتے ہیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی بشرطیکہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت ذوق دہلوی کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے ۔ روح حیات کیا چیز ہے ؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے ۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی ۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے ۔ روح حیات [illegible] میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا مغز کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں ۔ ہندوستان ۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین [illegible] ڈاکٹر ۔ اور سینکڑوں کالجوں کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود ایک زمانہ دراز سے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸۰ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے ۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے ۔ یہ صرف دوا ہی نہیں بلکہ اعصاب کی طاقت کو زیادہ کرتی ہے ۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھا کر نشر سرخ کر دیتا ہے چہرے پر رونق آ جاتی اور حاصل ہوتی ہے ۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے ۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ نامردی ۔ ضعف باہ ۔ ضعف مثانہ ۔ جریان ۔ سرعت ۔ رقت ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف معدہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف جگر ۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری ۔ لاغری ۔ بیرونی کمزوری دور کرنے کیلئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے ۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد ۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کمال بنانا اسی روح کا کام ہے ۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور نعمت ہے دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن [illegible] سستی ہے ۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی ۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال [illegible] اور گئے گزرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی ۔ قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (للعہ)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام ۔ لاہور سے طلب کریں ۔